Title - QAWAZIBUL ASYAAF ALI ANAQUL AITISAAF FI RUD MAJMA UL AUSAAF.

Creator - Sayyed Mazhar Hasan.

Publisher - Matba Matlaus Anwaar (Lucknow).

Date - 1318 H.

Pages - 488.

Subjects -

اعلان رسالہ مولوی احمد الدین صاحب پنجابی کے جواب مین بغرض حفاظت مذہب عوام شیعہ خاص شیعون کے لئے یہ کتاب شائع کی گئی ہے اہل سنت اسے ہرگز نہ دیکھیں

جلد اوّل

قواضب الاسیاف علی عنق الاعتساف فی رد مجمع الاوصاف

مصنفہ

عالی جناب ملکی اداب مولوی سید مظہر حسن صاحب قبلہ

تعلقہ دار دامت برکاتہ وزادت

افادتہ مطبوعہ سنہ ۱۳۱۸ ہجری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد لا اله الا
هو الرحمن الرحيم لا شريك له ولا شبيه له ولا نظير له ولا مثال له ولا ضد له ولا ند له لا
اله الا هو الحليم الكريم لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولا ناصرا ولا عضدا فلا اشرك بعبادة
ربي احدا ولا احد من دونه ملتحدا لا اله الا هو العزيز الحكيم لا راد لفضله ولا معقب
لحكمه ولا منازع في سلطانه ولا معارض لبرهانه ولا مشارك في ملكه ولا معجز في خلقه
ولا مقاوم لسخطه وغضبه ولا مانع لعطائه ورحمته ولا مفزع عن بطشه وسطوته ولا نافذ
من اقطار سمواته وارضه ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ليس له جسم ولا
صورة ولا عضو ولا جارحة ولا جوهر ولا عرض ولا اجزاء لا خارجية
ولا ذهنية ولا وهمية ولا عقلية وليس له نقطة ولا خط ولا سطح ولا ثقل ولا خفة
ولا سكون ولا حركة ولا جهة ولا زمان ولا مكان وكل يوم هو في شان
ليس كالظلمة والنور ولا كالظل والحرور ليس كمثله شيء وهو السميع البصير
لا يسئل بالكم والكيف ولا بالحيث والاين ولا يشار اليه بالانامل واليد ولا

بالرّاس والعين ولا يدرك باللّامسة ولا بالذّائقة ولا بالشّامّة ولا بالسّامعة
ولا بالباصرة لا في الدّنيا ولا في الاخرة لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار
وهو اللّطيف الخبير ليس العرش والكرسيّ مكانه ولا السّموات والارض مقامه
وانّه بكلّ شئ محيط واقرب الينا من حبل الوريد فطر الخلائق بقدرته
ورزقهم من فضله وهداهم برحمته وكتب على نفسه الرّحمة بلطفه وعدله
وهو الغفور الودود ذو العرش المجيد فعال لما يريد بعث النّبيّين وارسل
المرسلين مبشّرين ومنذرين والصّلوة على من ختم به النّبوّة والرّسالة
وخاطبه في الكتاب المبين بالمزّمّل والمدّثّر وطه ويس وارسله بالهدى
ودين الحقّ ليظهره على الدّين كلّه ولو كره المشركون وقال مخاطباً له وما
ارسلناك الّا رحمة للعالمين وهو النّبيّ الممجّد والرّسول المؤيّد المبعوث الى
كافّة النّاس من الابيض والاسود اسمه في القرآن محمد وعلى لسان عيسى بن
مريم احمد قال عزّ من قائل تشريفاً له وتفخيماً وانعاماً له وتكريماً انّ الله وملئكته
يصلّون على النّبيّ يا ايّها الذّين امنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليما لبّيك يا ربّ اقول
ايماناً بكتابك وامتثالاً لامرك وتعظيماً لرسولك اللّهمّ صلّ على محمّد وال محمّد
صلوة لا تحصى ولا تعد من الازل الى الابد لا تنقطع ولا تنفد لا سيّما على
وزيره واخيه وخليفته ووصيّه امير المومنين امام المتّقين يعسوب الدّين
قاتل المشركين قائد الغرّ المحجّلين مظهر العجائب والغرائب مفرّق الكتائب
اسد الله الغالب علي بن ابيطالب الذّي ذبّ بسيفه يوم بدر عن الدّين والملّة
اذ المسلمون اذلّة بالفقر والقلّة فصار وانصره الاغنياء والاجلّة ويوم احد
اذ عصى وفشل بعضهم الذين يريدون الدّنيا من بعد ما راوا من الغنائم
ما يحبّون فرجع المشركون واستشهد المومنون وادبر المسلمون

وهم يصعدون ولا يلوون على احد والرّسول يدعوهم في اخراهم ولكنّهم لا
يرجعون وتدقدميه وحسر عن ذراعيه بعضب البتّار وصال صولة تشتت منها الكفار
فاستبان لا فتى الّا علىّ لا سيف الّا ذو الفقار ويوم الاحزاب اذ زاغت الابصار
وبلغت القلوب الحناجر ويظنّون بالله الظّنونا هنالك ابتلى المومنون وزلزلوا
زلزالاً شديداً قتل من كان فارساً شديداً الضربة افضل من عبادة الثقلين
اذا تعدّ الفرائض واصبح بعضهم رعديداً ورد الله الّذين كفروا
بغيظهم لم ينالوا خيرا وكفى الله المومنين القتال بعلىّ وكان
الله قويّاً عزيزاً ويوم خيبر اذ فرّا وارتدّا على اعقابهما يجبّنان اصحابهما
ويجبّنونهما فقال صلى الله عليه واله وسلّم لاعطينّ الرّاية غداً رجلا
يحب الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله كرّاراً غير فرّار يفتح الله عليه
جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره فطمع فيها الطّامعون ورغب الرّاغبون
وتنافس المتنافسون وصاروا العيد العلم كالّذين لا يعلمونه وزعموا
انّ عليّاً ارمد فكانوا بذلك يفرحون فلمّا فلق الصّباح دعاه وسرّ باسرة
وجهه وبريقه ورقى ببريقه واعطى الرّاية بيده فاشار الى مياله من بعده
فاخذها واستظهر بقوّة ذي قوة عند ذي العرش مكين مطاع ثمّ امين
واذا نزل بساحتهم فساء صباح المنذرين وفتح الله الحصن على يده و
هرب اليهود كالظّباء من اسده وانجز وعده بوليه من اثابة المؤمنين
فتحاً قريباً ومغانم كثيرة ياخذونها وكان الله عزيزاً حكيماً ويوم الفتح
اذ وضع قدميه على منكبي خير الانام وكسر الاوثان والاصنام وطهر من
رجسهما بيت الله الحرام وشيّد دين الاسلام ويوم حنين اذا عجبتهم كثرتهم
فلم تغن عنهم شيئاً وضاقت عليهم الارض بما رحبت ثمّ ولّوا مدبرين

ثمّ انزل اللہ سکینتہ علے رسولہ وعلی المومنین الذین اتبعوا امیرہم یعسوب الدین فحملوا علی المشرکین وانزل جنودا لم یروھا وعذّب الذین کفروا وذالک جزآء الکافرین ھٰذہٖ وامثالھا ایام اللہ قد نصر اللہ فیہا رسولہ بصالح المومنین والملئکۃ المسوّمین وقطع دابر الکافرین فالحمد للہ رب العالمین و قد کتب اللہ ولایتہ من بعدہٖ وبعد رسولہ علے المومنین حیث قال فی کتابہ المبین انّما ولیّکم اللہ و رسولہ والّذین امنوا الّذین یقیمون الصّلوۃ ویؤتون الزّکوۃ وھم راکعون فصلوات اللہ وسلامہ علے رسولہ سید المرسلین وولیّہ امیر المومنین وامتہ و بضعۃ رسولہ سیّدۃ نسآء العالمین وابنآء اللہ وذریّۃ رسولہ الائمۃ المعصومین الی یوم الدین **امابعد** پس یہہ عبد ضعیف وذلیل ذو الطبع الکلیل الہاشمی العلوی الفاطمی حسن بن علی المدعو بمظہر حسن النقوی وقاہ اللہ القوی شر کل غبی وغوی لکہنوی مولداً ومنشاءً مصطفےٰ آبادی موطناً وسکناً خدمت مین برادران ایمانی واسلامی کے عرض کرتا ہے کہ یہہ امراظہر من الشمس ہے کہ سنیون نے جب آتش بحث وجدال کو بھڑکایا ہے تو بلو صف کثرت سواد بمصداق کلّما او قدوا نارًا للحرب اطفاھا اللہ خاسر وخائب ہوئی ہین اور شیعیان علی بن ابیطالب اسد اللہ الغالب باوصف قلّت تعداد بمجوائے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ منصور وغالب ہوے ہین اسلئے کہ حق سبحانہ تعالی نے اہل حق کی شان مین فرمایا ہی کہ انّ جندنا لہم الغالبون اور ارباب باطل کی باب مین آیا ہی خسر ھنالک المبطلون لیکن حضرات سنیہ السیہی صاحب غیرت وحیا ہین کہ اسیطرح باز نہین آتی اور مطلق نہین شرماتی جب سی کہ اردو زبان مین تصنیف کا رواج ہوا اس فرقی کو جاہلون نافہمون نی یہہ طریقہ اور وتیرہ اختیار کیا ہی کہ تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کے بعض مضامین کو اردو مین ترجمہ کر کے جھٹ پٹ ایک رسالہ تیار کر دیتی ہین اور اسکو مشتہر کر کے عوام بیچارون کو

دام مکر وفریب مین پھنساتے ہین اور اپنی لیاقت و علم کا اظہار کرتے ہین حالانکہ اس تحفۂ مسروقہ
کے جوابات اسقدر لکھے گئے ہین کہ اگر کوئی شخص تمام عمر اپنی صرف کرے تو مشکل ہے کہ فقط اونکا مطالعہ
کر سکے پہلے جب یہ کتاب لکھی گئی تو ابھی اچھی طرح مشتہر بھی نہین ہونے پائی تھی کہ شاہ صاحب کی
زندگی ہی مین جناب حکیم مرزا محمد صاحب دہلوی نے نزہۂ اثنا عشریہ کہ جو بارہ جلدون مین ہے
اسکا ایسا جواب باصواب دندان شکن لکھا کہ فبہت بعد اوسکے اور علماے اعلام و فضلاے کرام
اسکی طرف متوجہ ہوئے اور بہت سے کتب مبسوطہ و غیر مبسوطہ اسکے جواب مین تالیف و تصنیف
فرمائین مثل صوارم و ذوالفقار و حسام و بوارق و طعن الرماح و جواہر عبقریہ و
تقلیب المکائد و تشیید المطاعن وغیرہا کے اور جناب افضل المتکلمین اٰیۃ اللہ فی العالمین
ونقمتہ علی الجاحدین البری من کل شین جناب مولانا و سیدنا المولوی السید حامد حسین صاحب
طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ نے تو خاتمہ ہی کر دیا اور عبقات الانوار اسطرح کی کتاب لاجواب
تصنیف و تالیف فرمائی کہ تمام علمائے اہل سنت سپر انداختہ ہو گئے اور اب سے قیامت تک اوسکا
جواب محال عادی ہے لیکن عوام بیچارے تو ان باتون کو جانتے نہین اور نہ اسقدر لیاقت رکھتے ہین
کہ اونمین سے بعض کتب کا بھی مطالعہ کر سکین لہذا ان چھوٹے چھوٹے رسالون سے پریشان ہو جاتے
ہین اور اہل علم کو اونکے جواب کی تکلیف دیتے ہین خیر یہ امر تو بجاے خود ہے اندنون مین ایک شخص
پنجابی کچھ عجیب و غریب دماغ کے آدمی پیدا ہوئے ہین اور رسالہ منبع الانصاف کے جواب
مین اسی بنا پر آپ نے بھی ایک رسالہ بے نظیر تحریر فرمایا ہے اور اُسکے آخر مین رسالہ موقظ
اہل سنت کی عبارت سے بھی کچھ تعرض کیا ہے اور نام اوسکا رکھا ہے مجمع الاوصاف مین کہتا ہون
کہ واقعی یہ رسالہ مصنف صاحب کے بہت سی اوصاف کا مجمع ہے چنانچہ اونمین سے بعض کا
مین یہان ذکر کرتا ہون وصف اوّل احمد الدین مصنف رسالہ مجمع الاوصاف نے کہ جسکا
مین جواب لکھنے پر مجبور ہوا ہون شیعون کے مقابلے مین سنیون کی کتابین پیش کی ہین اور
اسکی بعینہ یہ مثال ہے کہ کوئی ہندو کسی مسلمان کے سامنے اپنی کوئی پوتھی پیش کرکے کہے کہ

دیکھو اسمین تتون کی تحریف لکھی ہوئی ہے لہذا تمکو چاہیے کہ بت پوجا کرو پس اسکے جواب مین
جو کچھ کہ وہ مسلمان کہے وہی شیعون کا جواب بھی سنیون کی کتابون کی بابت سمجھ لینا چاہیئے
وصف دوم وصف اول پر یہ اور ترقی کی ہے کہ جو عبارتین سنیون کی کتابون سے نقل کی
ہین اونمین بھی تحریف لفظی و معنوی و کمی و بیشی فرمائی ہے وصف سوم سنیون کی بعض کتابونکو
لکھدیا ہے کہ یہ شیعون کی کتابین ہین وصف چہارم بعض کتب امامیہ
اثنا عشریہ سے جو عبارتین نقل کی ہین اونمین نہایت درجہ تحریف و خیانت کی ہی مگر پھر بھی وہ
عبارتین اونکے مقصود کے موافق نہین ہوئین وصف پنجم فن مناظرہ مین آپکو ایسا
کمال اور اسطرح کا سلیقہ ہے کہ جو بحث اسکات و الزام فرقہ حقّہ مین لکھا ہی اوسمین بعض مضامین
ایسے مندرج کیے ہین کہ خود اپنے فرقہ سنّیہ کو اونسے مغلوب و مبہوت کر دیا ہی مثل بلعم باعور کے کہ گیا تھا
حضرت موسےٰ کے لشکر پر بد دعا کرنے کے لیے اور خود اپنی قوم پر بد دعا کرنے لگا فمثلہ کمثل الکلب
ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث وصف ششم یا وصف اسکے کہ مصنّف صاحب
زبان اردو بالکل نہین جانتے مونث کو مذکر اور مذکر کو مونث بولتے ہین اور پھر یہ رسالہ اردو مین
لکھا ہے کاش اسکو پنجابی زبان مین لکھتے تو مناسب ہوتا وصف ہفتم ماشاء اللہ آپکو شعر کہنے کا
بھی شوق ہے اور تخلص اپنا واعظ فرماتے ہین حالانکہ طبیعت ناموزون ہی چنانچہ اپنے اشعار
ابدار مین آپنے ایسی صنعت کی ہے کہ اگر تمام شعرا سے رو سے زمین علم عروض کو صرف کرین تو ہرگز
اونکو موزون نہین پڑھ سکتے بشرطیکہ الفاظ و معنی صحیح رہین شاید اس صنعت کا نام واعظ صاحب نے
سہل ممتنع رکھا ہوگا انکے سوا اور بہت سے اوصاف ہین کہ جنکی تفصیل مین تطویل ہی سوال و
جواب مین خود ہی معلوم ہو جائینگے ہر اہل انصاف و فہم اس بات کو تسلیم کریگا کہ یہ رسالہ واعظ صاحب کا
اس قابل نہ تھا کہ کوئی شخص اہل علم مین سے اسکے رد کی طرف متوجہ ہو لیکن بعض احباب نے مجھسے
اس امر کو مکرر بیان کیا کہ پنجاب مین اکثر عوام شیعہ اس رسالے کے سبب سے بہت پریشان ہین
اور اسکے جواب کی بابت نہایت الحاح و اصرار فرمایا لہذا مین نے بمجبوری اسکے رد کے لیئے قلم اوٹھایا

مجھے علماء اعلام و فضلاء کرام سے امید ہی کہ مجھسے اس بات کا مواخذہ نکرین کہ کیون ایسے شخص سے مقابلہ کیا اور ہے اس عذر کو مقبول فرمائین والعذر عند کرام الناس مقبول علاوہ اسکے ہر ناظر خبیر ملاحظہ فرمائیگا کہ جس مسئلہ کو مین نے لکھا ہی اوسکی تحقیق اور حل اشکال کیطرف نظر کی ہے نہ واعظ صاحب کی تحریر بیمعنی کی جانب پس حقیقت مین یہ کتاب تمام سنیون کے رد مین لاجواب ہے نہ واعظ صاحب کے رسالہ واہیہ کا جواب واللہ حسبی وھو نعم الوکیل اور بافضال الٰہی و برکات رسالت پناہی جو اوصاف کہ اس کتاب مین مجتمع ہوگئے ہین وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین میرے بیان کرنیکی حاجت نہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید از انجملہ اسکے مخصائص مین سے ایک یہ امر ہے کہ جو شخص طالب حق ہوگا اور تقلید مذہب آبائی و عصبیت و عناد کو طاق نسیان پر رکھکے بنظر غور و تامل و انصاف فقط باب اوّل کو ملاحظہ فرمائیگا انشاءاللہ تعالی مذہب حق اوسپر واضح و روشن ہوجائیگا اور زیغ اوسکے قلب مین باقی نرہیگا اسی سبب سے اسکا نام مین نے **قواضب الاسیاف علی عنق الاعتساف** رکھا ہے واضح ہو کہ رسالہ مجمع الاوصاف احمد الدین واعظ کے گیارہ باب ہین چونکہ باب اوّل کے جواب مین طول بہت ہوگیا ہے لہذا اسکو مین نے اس کتاب کا مجلد اوّل قرار دیا ہے اور یہ نام رکھا ہے جو مذکور ہوا اور مجلد دوم مین پانچ بابونکا جواب ہے اور اوسکا نام مین نے **ارغام الآناف من عصائب الخلاف** رکھا ہے اور مجلد سوم مین بھی پانچ بابون کا جواب ہے اور اوسکا نام مین نے **لفاف لماھو للعجاف** رکھا ہے ہرچند کہ مین نے ابتدا ہی سے اس رسالہ واہیہ کے جواب مین اختصار کا قصد کیا مگر پھر بھی بمجبوری اسقدر طول ہوگیا جس مذہب کے اثبات حقیت پر ہزار ہا دلائل قطعیہ موجود ہون اونکے بیان مین کوئی کہانتک اقتصار کرے اب ہم سنی بھائیونکی خدمت مین چند التماس کرتے ہین **اوّل** یہ کہ اگر کسی صاحب کا مادہ قابل ہو اور اس کتاب کے مطالعہ و ملاحظہ سے ہدایت پائین تو اس عاصی کو بھی مظان اجابت مین دعاے خیر سے یاد فرمائین **دوم** یہ کہ جن لوگون کو بسبب عدم قابلیت مادہ یہ کتاب باعث ہدایت نہوا ہو اون مین سے کوئی صاحب

جواب لکھنے کا قصد فرمائین تو انصاف اسکا مقتضی ہے کہ کل کتاب کا جواب لکھین اور اگر یہ ممکن نہو
اور واقعی ممکن نہین ہے تو پھر کسی ایک ہی پورے باب کا جواب لکھین یہ نہین کہ میری آدھی تقریر کا
جواب لکھین اور آدھی کو حذف کردین جیسا کہ واعظ صاحب نے رسالہ منبع الانصاف کے جواب مین
کیا ہے حالانکہ وہ بہت چھوٹا سا رسالہ اکیس ۲۱ صفحے کا ہے اور تقطیع بھی اوسکی بہت چھوٹی ہے اور اگر
ایسا کرینگے تو یہ فعل اونکے عجز پر حمل کیا جائیگا اور اوس جواب ناقص و ناتمام کے جواب مین فقط چند
الفاظ پر اکتفا کیجائیگی سوم یہ کہ اگر جواب لکھین تو شیعون کی کتابون سے اپنے مطلوب اور مقصود کو
ثابت کرین جیسا کہ ہمنے سنّیون کی کتابون سے ثابت کیا ہے اور اگر واعظ صاحب اوپنے اسلاف
کی تقلید کرکے ہمارے مقابلے مین سنّیون کی کتابون کی عبارتین نقل کرینگے تو بخدائے لایزال ہم بھی اپنی
کتابون کی حدیثین کہ جو مشکوۃ رسالت و مصباح امامت سے اونکے سادات و کبار کی مذمّت مین منقول
و ماثور ہین لکھنا شروع کرینگے پھر اوسکا برا نمانین چہارم یہ کہ جس مسئلہ کا جواب لکھین اوس سے
عدول کرکے دوسرے مسئلے مین نہ تقریر کرنے لگین کہ اسکو فن مناظرہ مین گریز کہتے ہین اور یہ امر مناظر کے
کمال عجز پر دلالت کرتا ہے اب مین بعون اللہ تعالی رسالہ موصوفۃ الصدر کا جواب لکھنا شروع
کرتا ہون لیکن وہ اوصاف یہان کہان کہ جو حضرت واعظ کی تصنیف مین ہین اور جو اوسکی عبارت مین
اغلاط و الفاظ نامناسب و ناملائم و خلاف محاورہ و روزمرہ ہین اونکے تعرض سے بسبب چند وجوہ کے
اعراض کرتا ہون اوّل یہ کہ عبارت عربی مین جو اغلاط ہین اونھین عوام تو سمجھانے سے بھی نہین
سمجھ سکتے اور خواص خود ہی سمجھ لینگے کچھ حاجت بیان نہین ہے دوم یہ کہ خوف طوالت مانع ہے
اس سبب سے کہ اس رسالہ مذکورہ واہیہ کی کوئی سطر ایسی نہین ہے کہ جس مین الفاظ نامربوط نہون یا
اغلاط اوسمین زائد ہین پس یہ ظاہر ہے کہ تفصیل مین کسقدر طول ہوتا سوم یہ کہ مجھکو شرم آتی ہے
کہ ایسے اغلاط صریحہ سے کہ جنکو عوام کالانعام بھی سمجھ سکتے ہین تعرض کرون چہارم یہ کہ مجھکو اس
کتاب کے لکھنے سے احقاق حق و ابطال باطل منظور ہے نہ واعظ صاحب کی تحمیق و تذلیل قولہ
نحمدہ حمدًا کثیرًا علی ماھدینا صراطًا مستقیما ونشکرہ شکرًا جمیلًا علی انعامہ

لنا دینا قویا و نصلی علی افضل رسله افضل الصلوت و نسلم علیه اکمل التسلیمات کثیرا کثیرا الذی شانه رسول الله وخاتم النبیین وعلی اله واصحابه و احبابه وازواجه الخ

تا قوله منه بخط جسیم ستم عظیم لو تم افنا الطاب اقول یہ خطبہ مین نے فقط اسواسطے نقل کیا ہے کہ پورا رسالہ واعظ صاحب کا اس کتاب کے اندر آجاے اور کوئی لفظ اونکی باقی نرہجاے کہ محل شکایت ہو وہ اس خطبہ کی فصاحت وبلاغت اور واعظ صاحب کی عربیت وادبیت ظاہر ہے کما ترے قوله اما بعد عاجز بندہ خادم العلما والمساکین احمد الدین واعظ ابن محمد شہباز اقول اہل فہم واعظ صاحب کی عبارت اور اونکے نام نامی اور اونکے والد صاحب کے اسم گرامی کی ترکیب ملاحظہ فرما کے انصاف فرماوین کہ ایسے شخص سے مقابلہ کرنا کسی اہل علم کو کسقدر شاق وناگوار ہوگا مگر الضرورات تبیح المحذورات قوله متوطن موضع دہابہی تھانہ تلہ گنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم حال وارد موضع ٹھاکرہ موہڑہ تھانہ جاتلی تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی جو حیدان علم وفضل نہین رکھتا مگر اکثر فضلا وصلحا کی مصاحبت سے کچھ تھوڑا اندور اور فرقہ شیعہ کی تبیحہ اور شنیعہ مکائد سے کچھ واقف ہے اقول یہ سب کچھ تو حضرات سنیہ پر ختم ہے اور مکائد مین بھی یہی لوگ ان کیدکن عظیم کے مصداق ہین فرقہ حقہ ناجیہ شیعہ امامیہ کو ان باتون سے کیا علاقہ لیکن اس شخص نے یہ فقرہ شنیعہ اپنے پیر باتمیز شاہ عبدالعزیز دہلوی صاحب تحفہ سارق صواعق نصر اللہ کابلی کی تقلید سے لکھا ہے لہذا اسکو کتاب تقلیب المکائد مطالعہ کرنا چاہیے اور اپنے تئین مع اپنے احزاب کے اس آیہ کریمہ کا مصداق سمجھنا چاہیے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قوله ارباب دانش کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ قرب قیامت کے باعث حسب ارشاد رسول آخر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاہم لا یفتنونکم ولا یضلونکم رواہ مسلم یعنی آخری زمانے مین دجال جھوٹ کہنے والے ایسی باتین لائینگے جو تمھارے باپ دادون کے علم مین بھی نہ ہونگی پس خبردار اون سے بچنا کہ تمھین فتنے مین نہ ڈالین اور تمھین گمراہ نہ کرین میرا علم جہان تک کہ مجھے پتہ دیتا ہے اب وہی زمانہ ہے اور ایسے دجال بھی جو ان ظاہراطلی سے تیا ہے کو سون دور ہین حسب الارشاد جناب مصطفوی

علیہ السلام عوام کو تشویش مین ڈالنے کے لیے بڑی متانت سے مستعد ہین چنانچہ ہمارے
گانون موخر الذکر کے ایک مہربان باشندہ نے ایک کتاب منبع الانصاف ٭ برعکس نہند نام
زنگی کافور ٭ اور ایک دوسری موقظ اہل سنت مرتب کر کے چھاپ دین جنکے الفاظ دیکھیے تو لاحول
ولاقوۃ اور معنی جانچیے تو الٰہی توبہ غرض مسلمانون کے گمراہ کرنے مین حتی المقدور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ
اوٹھا نہین رکھا گیا **اقول** اس عبارت مین واعظ صاحب نے اپنی عقلمندی سے روایت مسلم جو
حدیث لکھی ہے اوسکا مصداق مصنف منبع الانصاف کو قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ میرا علم
جہان تک کہ مجھے پتہ دیتا ہے اب وہی زمانہ ہے اور ایسے دجال بھی الخ کوئی اونسے پوچھے کہ آپ
کیا چیز ہین اور آپ کا علم کیا ہے غالباً آپ کو تو اجتہاد کا بھی دعوی نہ ہوگا اور اگر شاید ہو تو جب
آپ کے عقیدہ فاسدہ مین کل انبیا و مرسلین عموماً اور ہمارے سید المرسلین و خاتم النبیین خصوصاً مجتہد
تھے اور اپنے اجتہاد مین خطا فرماتے تھے تو پھر آپ کے اجتہاد کا کون اعتبار کریگا اور ایسے شخص فاسد
العقیدہ کو کون خطا سے بری سمجھیگا چنانچہ آپ ہی نے اسی رسالہ مہملہ کی تیسری باب مین صفحہ ۳۴ سے ۳۸ تک
لکھا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکر کے کہنے کے موافق العوض مال سب قیدی رہا کر دیے اوسوقت
یہ آیت نازل ہوئی جو پارہ واعلموا کے ربع اول مین ہے ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی
یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ ۔
یعنی نہین لائق کسی پیغمبر کو کہ ہووین اوسکے لیے قیدی یہانتک کہ سخت مارے
انکو زمین مین چاہتے ہو تم متاع دنیا کی اور اللہ تعالی چاہتا ہے تمہارے لیے
درجہ آخرت کا والآیۃ دلیل علی ان الانبیاء یجتہدون وانہ قد یکون
خطاء ولکن لا یقرون علیہ تم عبارت البیضاوی یعنی یہ آیت اس
بات کی دلیل ہے کہ انبیا علیہم السلام اجتہاد کرتے ہین اور کبھی وہ اجتہاد
خطا ہو جاتا ہے لیکن اوسپر قرار نہین پکڑتے یعنی پیغمبران علیہم السلام
بھی مجتہد تھے اور اون کا اجتہاد بھی کبھی اصل مراد کو نہین پہونچتا تھا لیکن

معلوم کرنے کے بعد اوس سے رجوع کرجاتے تھے شیعہ نے اس آیت سے اعتراض کیا ہے کہ مہاجرین
وانصار نے دنیا کی خواہش پر قیدیون کو چھوڑ دیا سو یہ اعتراض صحابہ رضی اللہ عنہم پر کرنا سخت کم فہمی ہے
معلوم نہین کہ یہ شیعہ کچھ علم بھی جانتا ہے یا نہین بلکہ اتنا بھی نہین سمجھتا کہ اگر یہ قیدی صحابہ کی طمع سے رہا
ہوتے تو حق تعالی اپنے نبی کو کیون جھڑک دیتا انتہی کلامہ ولا انتہی ملامہ ان کفریات کا جواب
دندان شکن تو ہم باب سوم کے جواب مین لکھینگے لیکن یہان اسقدر کہتے ہین کہ جو شخص خدا و رسول
و روز جزا پر ایمان لایا ہو وہ ہمکو اس بات کا جواب دے کہ ایمان و اسلام اسی کا نام ہے کہ حمیت
صحابہ کی بریت کے لیے سب انبیا علیہم السلام عموماً اور جناب سید المرسلین خصوصاً مجتہد اور مخطی فی الاجتہاد
قرار دیے جائین اور آپ کی نسبت کہ جو محبوب خدا ہین یہ کلمہ کفر کہا جاے کہ حق تعالی اپنے نبی کو کیون
جھڑک دیتا یا ناعی الاسلام قم فانعہ فقد مات عرف و بدا منکر
و نیز چھٹے باب مین جناب رسول خدا کے اقوال و افعال پر صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۹۵ تک بہت سے
اعتراض کیے ہین اور آپ کی بہت سی خطائین اپنے نزدیک ثابت کی ہین ازانجملہ صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے
بلکہ آن افضل مخلوقات کا اجتہاد بھی کئی بار صواب کو نہین پہونچا۔ آگے اوسکی تفصیل بیان کی ہے
چنانچہ صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے ازانجملہ اونکے ایک وہ ہے جو حضرت رافع بن خدیج متفق علیہ صحابی
انصاری روایت کرتا ہے کہ نبی مدینہ منورہ مین جب تشریف شریف لائے تو اوسوقت وہان کے
لوگ کھجور کے درختون کو بغرض اصلاح تراش رہے تھے جناب رسولخدا نے ارشاد کیا کہ تم لوگ کسلیے
یہ عمل کرتے ہو اور بعض درختون کو کاٹ کر بعض مین لگانا کیا فائدہ ہے لوگون نے گذارش کی
کہ ہم زمانہ قدیم سے اسیطرح کرتے چلے آئے کیونکہ یہ عمل کثرت پھل کا سبب ہے رسول اللہ نے فرمایا
کہ یہ کام چھوڑ دو اور درختون کو اپنی اصلیت پر رہنے دو کہ اس وجہ سے زودتر پھل ہوگا اور بہت
ہوگا اونھون نے رسول پاک کے فرمانے پر اونکو چھوڑ دیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آخر مین پھل بہت ہی کم
لگا جس سے لوگون کا ہزارہا روپیہ کا نقصان ہوا انتہی اور کچھ اسی قدر پر موقوف نہین ہے بلکہ یہ
تمام رسالہ اسیطرح کی کفریات سے مملو ہے یہ تو آپ کے یہان کے اجتہاد کا حال ہے اب ہم اگر کہین کہ ہمارا

یہ اجتہاد ہے کہ جسقدر آیات و احادیث دجالین کذابین و مبتدعین و ضالین و مضلین و
ناکثین و قاسطین و مارقین کے باب مین ہین اون سب سے مراد آپ ہی کے بانیان مذہب
از قسم خلفا و امرا و زہاد و علما و فقہا و محدثین و متکلمین ہین تو آپ بہت خفا ہو جائینگے اور برا مانینگے
حالانکہ اسکے اوپر ادلہ قطعیہ عقلیہ و نقلیہ کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی سے قائم ہین لیکن آپکے
اپنے دعوی بے دلیل کے جواب مین انہین سے بعض کی بھی تفصیل تطویل بے فائدہ ہے
البتہ انہین مین سے مارقین سے مراد خاص کر کے خوارج ہین لیکن آپ اوس فرقہ سے بھی کلیۃً خارج نہین
ہوسکتے چند وجوہ سے اول اصول آپکے اور اونکے اکثر ایک ہین اسلیے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے وہ بھی مثل آپ کے امت کو مطلق العنان اور خود مختار جانتے ہین کہ جسکو چاہین
اپنا خلیفہ اور امیر بنالین اور عدم استخلاف جناب رسالت مآب کے قائل ہین اور حضرت کو مخطی فی الاجتہاد
سمجھتے ہین چنانچہ تقسیم غنایم حنین مین ذو الخویصرہ تمیمی کے اعتراض کا قصہ اظہر من الشمس ہے
کہ اوسنے کہا کہ اعدل یا محمد فانک لم تعدل یعنی عدل کر اے محمد پس تو عدل نہین کرتا ہے آپ نے
اوسکے جواب مین فرمایا کہ ویلک ان لم اعدل فمن یعدل یعنی وائے ہو تیرے اوپر اگر مین عدل نکرونگا
تو پھر کون عدل کریگا بعد اوسکے اوس ملعون نے کہا کہ ہذہ قسمۃ ما ارید بہا وجہ اللہ یعنی یہ ایسی تقسیم ہے
کہ اسکے ساتھ اللہ تعالی کی رضا کا ارادہ نہین کیا جاتا اور حضرت نے اوسکے باب مین فرمایا کہ سیخرج
من ضئضئی ہذا الرجل قوم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ الحدیث یعنی عنقریب اس شخص کی
اصل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ نکل جائینگے دین سے جس طرح کہ نکل جاتا ہے تیر کمان سے اور یہ
حدیث اور مثل اسکے اور بہت سی احادیث خوارج کے باب مین صحاح اہل سنت مین موجود ہین
اور اسی سبب سے وہ لوگ مارقین کہلاتے ہین و نیز حدیث ذو الخویصرہ کو نواب علامہ امیر الملک سید
محمد صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ مطبوعہ مطبع شاہجہانی واقع شہر

[1] کتاب ملل و نحل شہرستانی صفحہ ۸ مطبوع مطبع غیاثیہ ۱۲ منہ [2] صحیح بخاری جلد ثانی باب علامات
النبوۃ مطبوع میمنیہ مصر ۱۳۱۲ ہجری صفحہ ۱۷۲ وغیرہ

بھوپال کے صفحہ ۱۰ فصل یازدہم مین بطور اختصار نقل کیا ہے پس یہ تو ایک ہی اعتراض تھا اور آپنے
بہت سے اعتراض اس رسالہ واہیہ مین جناب رسالتمآب کے افعال و اقوال پر فرمائے ہین کہ حقیقت
مین وہ اعتراض مین جناب باری تعالی عز اسمہ پر اب یہ فرمایئے کہ آپ اور آپکے ہم مشرب کہ جو اوس مخبر
صادق پر اعتراض کرنے والے ہین کہ جسکی شان مین آیا ہے کہ و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی
کیونکر دین کے احاطے کے اندر رہ سکتے ہین دوم آپکے اکثر محدثین مثل بخاری وغیرہ کے بعض شیوخ
خوارج ہین اور یہ لوگ انکو ثقہ اور صادق اللھجہ سمجھتے ہین اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے سوم عداوت
وصی و خلیفہ و جانشین بلافصل سید المرسلین امیر المومنین یعسوب الدین مین آپ اور خوارج دونون شریک
ہین فرق اسقدر ہے کہ وہ لوگ اس امر کا اعلان کرتے ہین اور آپ باوصف قائل ہونے عدم جواز تقیہ کے
اخفا اور مین انشاء اللہ العزیز آپ کا کشف استار و ہتک اسرار اسی رسالہ مہملہ کے جوابات مین مقامات
متعددہ مین کرونگا آپ گھبرایئے نہین اب آپ سے مین اسمقام پر یہ سوال کرتا ہون کہ آپنے جو حدیث مسلم سے
لکھی ہے صحیح ہے یا غلط اگر کہیے گا کہ غلط تو ایک عجب لطیفہ ہوگا کہ خود غلط املا غلط انشا غلط اور اگر کہیے گا کہ صحیح
تو مین آپ سے یہ سوال کرونگا کہ فیع الانصاف و موقظ اہل سنت مین جو احادیث لکھی گئی ہین وہ صحیح ہین یا
غلط اگر آپ کہیے گا کہ صحیح تو ہم کہینگے کہ پھر آپ کی یہ کیا حماقت ہے کہ احادیث صحیحہ کی نقل کرنیوالے کو دجالون
کذابون کے زمرے مین داخل کرتے ہین اور اگر کہیے گا کہ غلط تو آپکے کل محدثین کہ جو مولفین صحاح ستہ وغیرہ
ہین دجالون کذابون کے زمرے مین داخل ہو جائینگے اس سبب سے کہ اون دونون رسالون مین جو احادیث
لکھی گئی ہین وہ آپ ہی کے صحاح سے نقل کی گئی ہین فافھم و تدبر **قولہ** نعوذ باللہ اصحاب کبار رضوان اللہ
علیہم اجمعین کو کافر و منافق اور غاصب حقوق قرار دیکر اور ائمہ کرام کے حق مین شرمناک طعن لکھکر اپنے نامہ اعمال کو
خوب سیاہ کیا **اقول** شیعہ اہلبیت رسالت اصحاب کبار و ائمہ کرام کے حق مین کیا طعن کرینگے نعوذ باللہ منہ
سنی المذہب انبیائے کرام کو عموماً اور ہمارے جناب سید الانام کو خصوصاً عاصی و مخطی و مطعون سمجھتے ہین چنانچہ
خود واعظ صاحب کا یہ رسالہ ان خرافات سے مملو ہے اور ہم بعض صفحات کا نشان بتا چکے ہین
جنمین یہ مغلوطات مندرج ہین ہان بیشک جو صحابی کہ اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون کے مشار الیہ ہین

اور جو انہوں کہ جعلناہم ائمۃ یدعون الی النار کے مصداق ہین و نیز طعن بلکہ لعن کرتے ہین اسلیئے کہ اولئک یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون **قولہ** مگر اس کو عقل نے اتنا نہ سوچا کہ اصحاب کبار کے طعن سے صرف یہی نہوگا کہ ناظرین کتاب کو اونسے نفرت پیدا ہوگی بلکہ یہ نتیجہ نکلیگا کہ دین اسلام مین ایک سخت فتور واقع ہوگا کیونکہ مطعون اصحاب ہی وہ اولو العزم وجود فیض آمود ہین کہ جنھون نے اپنی مساعی جمیلہ و کوشش بلیغ سے دین اسلام کو اقطار عالم مین پھیلایا اور مختلف ممالک کو مفتوح کر کے اسلام کا نقشہ دنیا مین جمایا چنانچہ ہر ایک فرقہ کی تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور صدیق اکبر کے فتوحات نے ہی اسلام کو جزیرۂ عرب سے نکالکر روم - فارس - دمشق - شام وغیرہ وغیرہ ملکون تک بادشاہت کی حد پر پہنچایا پس جب خلفاے اربعہ مین سے پہلے تین خلیفے ابوبکر - عمر - عثمان رضی اللہ عنہم اور اونکے شامل اصحاب ان طاعنین کے نزدیک سخت شرمناک گناہون کے مرتکب ٹھہرے اور پھر اسلام بھی انھین کا سکھایا اور پھیلایا ہوا ہے اور قرآن شریف جسپر اسلام کا مدار اور فرقہاے اسلامیہ کا متفق علیہ اصل الاصول ہے انھین خلفاے ثلثہ کا مرتب کیا ہوا ہے تو پھر یہ نتیجہ نکلا کہ یہ حضرات جو معاذ اللہ بالکل خائن اور دین مین رخنہ انداز تھے اسلام انکا سکھایا ہوا محض ضلالت ہے اور قرآن بھی انکا جمع کردہ بالکل بہتان ہے سو اس صورت مین دین اسلام حقہ کے ساتھ وہ حادثہ ہوا جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ کبھی ہرگز پیش نہ آیا تھا حالانکہ خدا تعالی جل و علا تو ہمارے رسول مقبول کا دین کو خیر الادیان فرماوے اور نسخ و تغیر سے اوسکو پاک اور مبرا کرے اور طاعنین کے نزدیک یہ بات ہے کہ چلنے ہی نہ پایا بلکہ اوٹھتے ہی بیٹھ گیا - آگے قیاس کیجیے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون **اقول** یہ حضرت سنیہ کا شبہہ قدیم ہے اور اونکے یہان کے مناظرین خصوصاً اونمین سے متاخرین کا شیوہ اور طریقہ یہی ہے کہ اوس شبہہ کو آب و تاب تمام عبارت عام فریب مین نہایت طلاقت و ذلاقت سے بیان کرتے ہین و اخطصاحب بسبب جمود طبع و عقود لسان و خمود ذہن اوسکا عشر عشیر بھی نہین بیان کر سکے اور اونکے جوابات شکستہ ہمارے یہان سے بکرات و مرات عدیدہ دیے گئے ہین اور یہ عبدہ ضعیف

وتحقیق بعون اللہ وحسن توفیقہ یہان ایک ایسی تقریر جامع پر اکتفا کرتا ہے کہ اگر ان حضرات کو
کچھ بھی غیرت ہوگی تو پھر کبھی اس شبہہ کا ذکر نکرینگے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب
واضح ہو کہ استبعاد حضرات سنیہ کا ارتداد بعض صحابہ سے چند شبہات پر مشتمل ہے کہ جو وساوس شیطانی
اور تسویلات نفسانی سے اونکو عارض ہوئے ہین اور واعظ صاحب کی عبارت اونکے بیان سے قاصر ہے
لہذا پہلے مین یہان اون کل شبہات کو بطور اجمال واختصار نقل کرتا ہون اور بعد اوسکے اون سب کا جواب
لکھتا ہون تاکہ اس فرقے کے اولین وآخرین کا اسکات وافحام ہوجاے اور پھر کسی کو مجال گفتگو باقی نرہے وہی
ہذہ **اول** یہ کہ شیعہ اکثر صحابہ کو برا جانتے ہین اور بعض کو اچھا پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ جماعت کثیر صحابہ
مین سے گمراہ ہوجاے اور قلیل ہدایت پاے **دوم** عیاذاً باللہ جناب رسولخدا کی دعوت وہدایت پر اس سے
نقص وارد ہوتا ہے کہ اکثر کو اوسکا اثر نہوا **سوم** شیعون کے نزدیک ابوبکر رئیس اہل باطل کے وہی لوگ
ہین کہ جو قبل ہجرت ایمان لائے تھے جبکہ بسبب ضعف اسلام کچھ خوف یا طمع کا احتمال نتھا پس خواہ مخواہ
اون لوگونکا ایمان لانا خالصاً للہ ہوگا اور جب ایسا ہوا تو پھر اون لوگونکا مرتد ہوجانا خلاف عقل ہے
چہارم یہ لوگ حضرت کے ساتھ عبادات وریاضات ومجاہدات مین شریک رہے اور آپکی نصرت ومدد
مین کوتاہی نہین کی پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ سب اعمال اونکے حبط ہوجائین **پنجم** انھین لوگون کے سبب سے
اسلام شایع ہوا اور اکثر ممالک فتح ہوئے پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ لوگ خود ہی ضال ومضل ہون ورنہ اسلام
بھی کہ جو انکا سکھایا ہوا ہے ضلالت ہوگا **ششم** قرآن انھین لوگونکا جمع کیا ہوا ہے جب ان لوگونکے
ایمان کا اعتبار نہین ہے تو قرآن بھی غیر معتبر ہوگا **ہفتم** اس صورت مین دین اسلام کے ساتھ وہ حادثہ ہوا
جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ ہرگز نہ پیش آیا تھا **ہشتم** طاعنین کے نزدیک دین اسلام گویا
شایع ہی نہین ہونے پایا انمین سے چار شبہے واعظ صاحب کی عبارت سے خارج ہین اور چار داخل
اب مین بعون اللہ وحسن توفیقہ انکے رد کیطرف متوجہ ہوتا ہون **واضح ہو** کہ حق سبحانہ وتعالی نے
جب حضرت آدم ابو البشر کو پیدا کیا اور سب فرشتون کو اونکے لیے سجدہ تعظیمی کرنیکا حکم دیا اور ابلیس
لعین نے نافرمانی کی اور مردود بارگاہ صمدیت ہوا تو اوسنے یہ کہا کہ جسکی خبر حق سبحانہ وتعالی کلام مجید مین

دیتا ہے قال فبعزتك لاغوينهم اجمعين ۵ الا عبادك منهم المخلصين
ترجمہ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہے تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین اون آدمیون کو سب کو سوا تیرے
بندون کے کہ جو اون مین سے خالص کیے گئے ہونگے انتہی اور حق سبحانہ وتعالی نے اوسکے جواب مین
فرمایا قال فالحق والحق اقول ۵ لاملئن جهنم منك وممن تبعك منهم اجمعين ترجمہ کہا حق سبحانہ
وتعالی نے کہ پس مین حق ہون اور حق بات کہتا ہون کہ البتہ ضرور بھر دونگا مین دوزخ کو تجھسے اور اون
لوگون سے کہ پیروی کرینگے تیری آدمیون مین سے سب سے انتہی ونیز سورہ بنی اسرائیل مین حق سبحانہ
وتعالی نے قول شیطان کو اسطرح ذکر فرمایا ہے کہ لاحتنكن ذريته الا قليلا
یعنی البتہ ہلاک کر دونگا مین اوسی آدم کی ذریت کو مگر تھوڑے سے لوگون کو کہ وہ ہدایت پر باقی رہینگے انتہی
اور اس طرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین کہ اونمین یہ قصہ اور ابلیس ملعون کا قول کہ مین اکثر
بنی آدم کو گمراہ کرونگا اور کمتر گمراہی سے بچینگے جن سے مراد عباد مخلصین ہین مذکور ہے پس اس سے بخوبی
ثابت ہوگیا کہ بنی آدم مین سے اکثر گمراہ ہوجاینگے اور قلیل ہدایت پر باقی رہینگے اور حق سبحانہ وتعالی نے
اپنے کلام مجید مین خود ہی اسکی تصدیق فرمائی ہے چنانچہ فرماتا ہے ولقد اضل منكم
جبلا كثيرا افلم تكونوا تعقلون ترجمہ اور البتہ تحقیق کہ گمراہ کیا اوسی شیطان نے
تم مین سے لے آدمیو خلق کثیر کو آیا نہین سمجھتے ہو تم انتہی ونیز حق سبحانہ وتعالی نے اپنے کلام
پاک مین مقامات کثیرہ مین کثیر کا گمراہ ہونا ذکر فرمایا ہے چنانچہ اکثر جگہ آیا ہے کہ اكثرهم
لا يؤمنون واكثر الناس لا يؤمنون واكثر الناس لا يشكرون واكثرهم
الفاسقون واكثرهم لا يعقلون واكثرهم لا يعلمون واكثر الناس
لا يعلمون واكثرهم يجهلون وما وجدنا لاكثرهم
من عهد ۵ وان وجدنا اكثرهم لفاسقين وما
اكثر الناس ولو حرصت بمؤمنين وان كثيرا من الناس

ل جزو بست وسوم سورہ ص رکوع سیوم ۱۲ ۵ جزو پانزدہم سورہ بنی اسرائیل رکوع ہفتم ۱۲ ۵ جزو بست وسوم سورہ یسین رکوع دوم ۱۲ ۵ جزو نہم سورہ اعراف رکوع دوم ۱۲ ۵ جزو سیزدہم سورہ یوسف رکوع چہارم ۱۲

لفاسقون وانّ کثیرًا لیضلّون باھوآئھم بغیر علم
وانّ کثیرًا من النّاس بلقاء ربّھم لکفرون
اور اس طرح کے آیات بہت ہین کہانتک تحریر ہوسکتے ہین ونیز یہ آیہ وافی ہدایہ قابل غور وملاحظہ ہے
[1]قل لا یستوی الخبیث والطّیّب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث
ترجمہ کہہ اے محمد صلعم کہ برابر نہین ہے ناپاک اور پاک اگرچہ تعجب مین ڈالے تجھکو کثرت ناپاک کی انتہی
اب قلیل کا حال سنئے کہ حق تعالے فرماتا ہے [2]وقلیل من عبادی الشّکور ترجمہ اور تھوڑے ہین من میرے بندے شکر کرنیوالے انتہی اور انّ کثیرًا من
الخلطآء لیبغی بعضھم علی بعض الا الّذین اٰمنوا وعملوا الصّالحات وقلیل ما ھم [3]ترجمہ اور تحقیق کہ بہت لوگ شریکون سے
البتہ ستم کرتے ہین بعض اونکے اوپر بعض کے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اعمال نیک کیے اور تھوڑے ہین
وہ لوگ انتہی اور [4]فلا یومنون الا قلیلا ترجمہ پس نہین ایمان لاتے ہین مگر تھوڑے
آدمی انتہی اور [5]ثمّ تولّیتم الّا قلیلًا منکم وانتم معرضون ترجمہ
بعد اوسکے پھر گئے تم مگر تھوڑے تم مین سے اور تم منھ پھیرنے والے تھے انتہی اور [6]فلمّا کتب
علیھم القتال تولّوا الّا قلیلًا منھم ترجمہ پس جب کہ واجب کی گئی اوپر اونکے
جنگ تو منھ پھیر لیا اونھون نے مگر تھوڑون نے اونمین سے انتہی اور اس طرح کے آیات بھی بہت
ہین ونیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے [7]یحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول
الّا کانوا بہ یستھزءون ترجمہ کیا افسوس ہے بندون پر کہ نہین آتا تھا اونکے پاس کوئی
رسول مگر وہ لوگ ساتھ اوسکے تمسخر کرتے تھے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ اخیرہ سے یہ امر بخوبی ثابت
ہوگیا کہ جب انبیاء علیھم السلام مبعوث ہوئے ہین توکل یا اکثر آدمیون نے اونکا کہنا نہین مانا اور نہ
ایمان نہین لائے اور اسطرح کے آیات بھی کلام مجید مین بہت ہین اور یہ امر کل انبیا کے حالات کے
ملاحظہ کرنے سے ہر شخص پر واضح ہوسکتا ہے اور مین مختصر یہان اوسکی طرف اشارہ کرتا ہون حضرت
آدم جب زمین پر تشریف لائے تو سوا حضرت حوّا کے کوئی اونکے ساتھ نہ تھا پھر جب اونکے اولاد ہوئی

---

[1] جزو ہفتم سورہ مائدہ رکوع دوم ۱۲ [2] جزو بست و دوم سورہ سبا رکوع ہفتم ۱۲ [3] جزو بست و سوم سورہ ص ۱۲ [4] جزو ششم سورہ نساء رکوع اول ۱۲ [5] جزو اول سورہ بقرہ ۱۲ [6] جزو دوم سورہ بقرہ رکوع پانزدہم ۱۲ [7] جزو بست و سوم سورہ یٰسین رکوع اول ۱۲

اور بڑھی تو خود اونکے بیٹے قابیل نے اونکی صحبت مین ہدایت نہ پائی اور حضرت ہابیل اپنے بھائی کو شہید کیا
اور بعد اوسکے کافر الکفر و فاسق و فاجر ہوگیا تو اریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بت پرستی بھی اوسی کا ایجاد ہے
پس کیا اس سے حضرت آدم پر کچھ الزام یا اونکی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہوسکتا ہے حضرت نوح اپنی قوم
مین نوسو پچاس برس تک رہے کہ جسکے اوپر خود کلام مجید شاہد ہے مگر سوا تھوڑے سے آدمیون سکے اور
کسی کو ہدایت نہوئی چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالے اونکے باب مین فرماتا ہے [۱] وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا
قَلِیْلٌ ترجمہ اور نہین ایمان لائے ساتھ اوسکے مگر تھوڑے لوگ انتھی اور خود اونکا ایک بیٹا اور
ایک زوجہ گمراہی مین مبتلا رہے اور کافرون کے ساتھ ہلاک ہوگئے پس کیا اس سے حضرت نوح کی ہدایت
پر کچھ نقص وارد ہوتا ہے اور یہی حال حضرت ہود اور حضرت صالح کا ہے کہ قوم عاد و ثمود مین سے سوا
چند آدمیون کے اور کسی نے اون دونون بزرگوار ونکا کہنا نمانا حالانکہ حضرت صالح نے کیسا معجزہ باہرہ
تولید ناقہ کا پتھر سے دکھایا پس کیا اس سے اون دونون بزرگوارون کی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہوسکتا ہے
حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بقول سنیون کے والد اور بقول شیعون کے چچا آذر ایمان نہ لائے اور سوا
حضرت لوط کے جو آپ کے بھتیجے تھے اور حضرت سارہ کہ جو آپ کی بی بی تھین آپ کی قوم مین سے
معلوم نہین ہوتا کہ کوئی شخص ایمان لایا ہو یہانتک کہ آپکو ہجرت کرنا پڑی اور بعد ہجرت بھی معلوم نہین
ہوتا کہ سوا آپ کی اولاد و احفاد اور چند آدمیون کے کوئی ایمان لایا ہوا اور خود آپکا قول حق سبحانہ
وتعالی نے کلام مجید مین نقل فرمایا ہے کہ [۲] رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
ترجمہ اے پروردگار میرے بتحقیق کہ گمراہ کردیا ہے اونھین بتون نے بہت سے لوگون کو آدمیون
مین سے انتھی پس کیا اس سے آپ کی ہدایت پر کچھ نقص وارد ہوسکتا ہے حضرت لوط کے اوپر
کوئی ایک شخص بھی معلوم نہین ہوتا کہ ایمان لایا ہوا ور آپ کی زوجہ تک گمراہ تھی یہانتک کہ جب آپ کی
قوم نے آپ کو مہمانون کی بابت کہ جو حقیقت مین فرشتہ تھے نہایت تنگ کیا تو آپ نے مضطر ہوکر
فرمایا کہ [۳] لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ترجمہ کاش ہوتی میرے

---

[۱] جزو دوازدہم سورۂ ہود رکوع سوم ۱۲ [۲] جزو سیزدہم سورۂ ابراہیم رکوع ہفتدہم ۱۲

واسطے تمھارے مقابلے کے لیے قوت یا پناہ لیتا مین طرف قلعۂ محکم کے انتھی پس کیا اس بات سے
آپ کی ہدایت پر کوئی نقص وارد ہوسکتا ہے یہی حال حضرت شعیب پیغمبر کا ہے کہ سوا چند آدمیون کے
کوئی اونپر ایمان نہ لایا پھر کیا اس سے آپ کی ہدایت پر کوئی نقص وارد ہوسکتا ہے اور کچھ کلام مجید پر
موقوف نہین بلکہ کتب ماسبق مین بھی کثیر کی مذمت اور قلیل کی مدح وارد ہوئی ہے چنانچہ
انجیل متی باب ہفتم آیت سیزدہم مین لکھا ہے کہ تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے
وہ دروازہ اور کشادہ ہے وہ رستہ جو ہلاکت کو پہونچاتا ہے اور بہت ہین جو اوس سے داخل ہوتے
ہین کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہونچاتی ہے اور تھوڑے ہین
جو اوسے پاتے ہین انتھی ہر چند کہ توریت و انجیل وغیرہ جو اندنون مین متداول ہین اور یادری
اونکے ترجمے سب کو دیتے پھرتے ہین تحریف سے بھری ہوئی ہین مگر اس مین کچھ شک نہین ہے کہ
کچھ کلام حق بھی اونمین باقی ہے اور اگرچہ عموماً استدلال کے قابل نہین ہین مگر جو مضامین کہ قرآن
و حدیث کے مطابق ہون اونسے استدلال کرنے مین کوئی قباحت نہین معلوم ہوتی چونکہ یہ
مضمون مطابق آیات بینات ماسبق تھا کہ جو مذکور ہوچکی ہین لہذا مین نے اسکو یہان نقل کیا
اور اگر کسیکو کچھ بھی چشم بصیرت ہو تو اوسکو بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ زمانہ حال مین بھی مثل سابق کے
اہل باطل کی کثرت اور اہل حق کی قلت ہے بلکہ جسقدر بطالت ہے اوسیقدر کثرت ہے اور جسقدر
حقیت ہے اوسیقدر قلت چنانچہ بت پرستون اور کافرون کی دنیا مین سب سے زیادہ کثرت ہے
اور اہل کتاب نسبت اونکے کم اور اہل اسلام بہ نسبت اونکے کم ہین اور اسلام مین فرقۂ حقۂ اثنا عشریہ بہ نسبت فرقۂ
اہل سنت و جماعت کے کم ہی اور یہ امر محتاج دلیل و بیان نہین ہے بلکہ حال کی مردم شماری سے ہر شخص اسکو دریافت کرسکتا
ہے پس اے حضرات سنیہ کیا تم اس تقریر کے سننے کے بعد پھر اپنی کثرت پر ناز و فخر کروگے اور شیعون کو
بسبب اونکی قلت کے حقیر سمجھوگے اور انبیا علیہم السلام پر عیاذاً باللہ اونکی ہدایات کی عدم تاثیر کا
الزام رکھوگے دیکھو تمھاری دونون پہلے شبہے آیات قرآنی و کلام ربانی وغیرہ سے کس خوبی اور
ہدایت کے ساتھ رد ہوگئے فبای حدیث بعدہ یومنون شعر تھیرنا انا قلیل

بعد یدیا ؛ فقلت لہا ان الکرام قلیل اب مین شبہ سوم و چہارم کی طرف متوجہ ہوتا ہون اور جناب واعظ صاحب کے رغم الف کے لیے اشخاص امم سابقہ کا ذکر کرتا ہون اسلیے کہ اونھون نے فرمایا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ وہ حادثہ ہوا کہ جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ ہرگز پیش نہ آیا تھا اور خلاصہ ان دونون شبہون کا یہ ہے کہ جب ابتداے اسلام مین ایمان لانے کے سبب سے خوف یا طمع کا کچھ شائبہ نہ تھا اور صحابہ کا ایمان لانا خالصاً للہ تھا تو پھر اون لوگون کا مرتد ہوجانا خلاف عقل ہے کہ اونکے اعمال صالحہ کا حبط ہوجانا غیر ممکن پہلے مین یہ کہتا ہون کہ شیعون کے نزدیک صحابہ مرتدین علی اعقابہم کا ایمان اور عمل خالصاً لوجہ اللہ ہونا ہرگز ثابت نہین اور اسپر ادلہ قاطعہ ور حجج زاہرہ قائم ہین لیکن اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے پہلے مین یہان اس بات مین بحث کرتا ہون کہ بعد ایمان لانے کے پھر کفر ممکن ہے یا نہین پس یہ امر کلام آلہی سے ثابت ہے کہ ممکن ہے بلکہ واقع ہوا ہے چنانچہ منافقون کے باب مین آیا ہے ذلک[ف۱] بانہم آمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون ترجمہ یہ کذب اون منافقون کا اس سبب سے ہے کہ وہ لوگ ایمان لاے بعد اوسکے کافر ہوگئے پس مہر کردی گئی اونکے دلون پر پس وہ لوگ کچھ نہین سمجھتے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ سے منافقین کا پہلے ایمان لانا اور بعد اوسکے کافر ہوجانا بخوبی ثابت ہے پس کفر بعد ایمان کے ممکن ہے و نیز فرمایا ہے ان[ف۲] الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم سبیلا ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لاے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لاے پھر کافر ہوگئے پھر زیادتی کی کفر مین ہرگز نہ بخشنے کا خداے تعالی اونکو اور ہرگز نہ دکھلائیگا اونکو کوئی راہ انتہی ملاحظہ کیجیے کہ اس آیہ کریمہ سے دو مرتبہ ایمان لانا اور دو مرتبہ کافر ہوجانا ثابت ہوتا ہے اور اسطرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین و من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر اب ذرا میری اس تقریر کو بغور و تامل ملاحظہ کیجیے کہ مرتدین علی اعقابہم نے گو کیسے ہی اعمال صالحہ کیے ہون مگر ابلیس لعین کے اعمال کو کب پہونچ سکتے ہین کہ جو کثرت عبادت کے سبب سے زمرہ

ف۱ جزو بست و ہشتم سورہ منافقون رکوع دوازدہم ۱۲ ف۲ جزو پنجم سورہ نسا رکوع شانزدہم ۱۲

ملائکہ مین داخل تھا اور آسمانون پر رہتا تھا پس اپنے عجب و تکبر و حسد کے سبب سے سجدہ حضرت آدم کے باب مین ایک نافرمانی کرنے کے باعث سے مردود بارگاہ صمدیت ہوا اور طوق لعنت اوسکے گلے مین پڑا اور یہ قصہ بکرات و مرات کلام مجید مین مذکور اور افواہ و السنۂ عوام پر مشہور ہے کچھ حاجت بیان نہین پس جب یہ امر مستبعد نہ تھا تو صحابہ کی ضلالت کے باب مین کیا استبعاد ہو سکتا ہے حالانکہ منشا اونکی ضلالت و گمراہی کا بھی وہی عجب و حسد تھا اور طمع زخارف دنیا و حکومت و ریاست اوسپر زائد تھی دوسرا قصہ بنی آدم مین سے بلعم باعور کا ہے کہ وہ بھی عبادت و ریاضت مین مشہور تھا اور اسم اعظم جانتا تھا لیکن طمع دنیا مین مبتلا ہو کر گمراہ ہو گیا اور سب اعمال صالحہ سابقہ اوسکے حبط ہو گئے اور اسکا ذکر بھی سورہ اعراف مین آیا ہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے واتل علیھم نبا الذی اتیناہ ایاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین الایہ ان آیات بینات مین بلعم باعور کا نام نہین ہے اگر آپ کو اپنی بے علمی اور ناواقفیت کے سبب سے کچھ شک ہو تو اپنی ہی تفسیرون کی طرف رجوع کر کے دیکھ لیجیے تیسرا قصہ برصیصا عابد کا ہے کہ جو بنی اسرائیل کے مشہور عابدون مین سے تھا اور سالہاے دراز اوسنے نہایت محنت و مشقت و ریاضت کے ساتھ عبادت کی پھر اوسکے شیطان ملعون کے دام مکر و فریب مین آگیا اور گمراہ ہو کے مرا اور سب اعمال صالحہ سابقہ اوسکے ہباء منثورا ہو گئے اور بعض اقوال علما و مفسرین سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیہ کریمہ مین اوسی کے قصہ کی طرف اشارہ ہے کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف اللہ رب العالمین فکان عاقبتھما انھما فی النار خالدین فیھا و ذلک جزاء الظالمین ترجمہ مثال منافقون کی مانند شیطان کے ہے جس وقت کہ کہا اوسنے انسان کو کہ کافر ہو جا تو پس جب کافر ہو گیا تو کہا شیطان نے کہ مین تجھسے بیزار ہون تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ کو کہ پروردگار عالمون کا ہے پس انجام اون دونون کا یہ ہے کہ وہ دونون آتش دوزخ مین ہین ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین اور یہ سزا ہے ظلم کرنے والون کی

سا جزو نہم سورہ اعراف ۱۲ سے یہ قصہ روضۃ الصفا وغیرہ کتب تواریخ مین مفصل لکھا ہوا ہے ۱۲ منہ سے جزو بست و ہشتم سورہ حشر رکوع چہارم ۱۲

انتہیٰ اب مین حضرات سنیہ سے پوچھتا ہون کہ شیطان اور بلعم باعورا ور برصیصا کیا کچھ خوف
اور طمع کے سبب سے ایمان لائے تھے کیا اونھون نے ریاضات وعبادات مین حد سے زیادہ
کوشش نہین کی تھی بیشبہہ بخیہم ماخوذ ہے واعظ صاحب کی عبارت سے اور وہ دو شبہون
مشتمل ہے ایک یہ کہ جن لوگون کی مساعی جمیلہ سے دین اسلام اقطار عالم مین پھیلا وہ خود ہی
کیونکر گمراہ ہوسکتے ہین دوسرے یہ کہ جو دین گمراہون کا سکھایا ہوا اور پھیلایا ہوا ہو وہ خود بھی ضلالت
ہوگا جواب شق اول اس حدیث سے ظاہر وہویدا ہے کہ جو صحیح بخاری کی کتاب الجہاد
جزء دوم صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۲ مین مروی ہے ان اللہ لیؤید
ھذا الدین بالرجل الفاجر ترجمہ تحقیق کہ اللہ البتہ تائید کرتا ہے اس دین کی ساتھ مرد فاسق کے
انتہیٰ ونیز اس حدیث سے کہ جو کتاب اتقان سیوطی مطبوعہ مصر جزء ثانی کے
صـ ۲۶ ودیگر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین لکھی ہوئی ہی ہے عن ابی موسی الاشعری
قال نزلت سورۃ نحو براءۃ ثم رفعت وحفظ منہا ان اللہ سیؤید ھذا الدین
باقوام لا خلاق لھم ترجمہ ابوموسی اشعری سے منقول ہے
کہ نازل ہوا تھا ایک سورہ برابر سورہ برارت کے بعد اوسکے اوٹھا لیا گیا اور اوس مین سے یہ آیت
لوگون کو یاد رہ گئی کہ تحقیق اللہ تعالےٰ عنقریب مدد کریگا اس دین کی ساتھ ایسی قومون کے کہ اونکا
کچھ حصہ آخرت مین نہ ہوگا انتہیٰ اور اس طرح کی احادیث بہت ہین مین فقط اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون
ونیز نہایت مشابہ ہین حضرت عیسیٰ کی امت کے حالات اس امت سے اس سبب سے کہ رفع عیسیٰ
کے تھوڑے ہی دنون کے بعد آپ کی امت مین مذہب تثلیث پیدا ہوا اور اکثر اقطار عالم مین جنھین
لوگون نے اس مذہب کو پھیلایا کہ جو قائل تثلیث تھے پھر کیا اس سے اون لوگون کی نجات ہوگئی یا اصل
دین میں حضرت عیسیٰ پر کچھ نقص وارد ہوگیا اور آج تک نصرانیت کو روز بروز ترقی ہے اور ظاہر ہے کہ
باعث ترقی وہی لوگ ہین کہ جو قائل تثلیث ہین اور دوسرے شق کا جواب تو ظاہر ہے کہ جیسے خلفائے
غاصبین خود تھے ویسا ہی دین بھی اونھون نے لوگون کو سکھایا یہ کون کہتا ہے کہ اونکا سکھایا ہوا دین

من جمیع الوجوہ حق ہے اور اگر ایسا ہوتا تو پھر شیعہ او رسنی مین اختلاف ہی کیون پیدا ہوتا اور
قول حق اس باب مین یہ ہے کہ ہم خلفاے غاصبین خلافت کو دائرۂ اسلام سے خارج نہین سمجھتے
اس سبب سے کہ قائل و مظہر کلمۂ شہادتین تھے اور نماز و روزہ وغیرہ احکام اسلام کو بجا لاتے
تھے گو بطمع دنیا ہو کہ اگر ہم اسمین فرق کرینگے تو لوگ ہمسے منحرف ہو جائینگے دائرۂ ایمان سے
البتہ خارج سمجھتے ہین اس سبب سے کہ اونھون نے حق امام برحق منصوص من اللہ و من الرسول
کو غصب کر لیا اور ایک اصل یعنی امامت کے اصول دین سے منکر اور معاند ہو گئے اسیطرح
جو اونکے سکھائے اور پڑھائے ہوئے لوگ ہین اونکو ہم مسلمان سمجھتے ہین مگر مومن نہین جانتے
اور یہ تفرقہ اسلام اور ایمان کا خود ہمارے حضرت ہی کے وقت مین موجود تھا کہ مومن اور منافق
دونون طرح کے لوگ آپ کے ہمراہ بلکہ زمرہ اصحاب مین داخل تھے اور دونون پر مسلم کا اطلاق
ہوتا تھا چنانچہ آیات کثیرہ کلام مجید مین منافقون کے وجود پر دلالت کرتے ہین اور کوئی اہل اسلام
شیعہ ہو یا سنی اس بات کا دعوی نہین کر سکتا کہ اون منافقین پر احکام اسلام جاری نہین ہوتے
تھے اور وہ مسلمان نہین کہے جاتے تھے اور ہمارے حضرت کے ساتھ نماز جماعت وغیرہ مین نہین
شریک ہوتے تھے اور مین یہان ایک آیہ وافی ہدایہ ایسا لکھتا ہون کہ اوس سے ہر شخص بخوبی اس
مطلب کو سمجھ لیگا قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم ترجمہ کہا اعراب نے کہ ایمان لائے ہم کہہ اے محمد صلعم کہ حقیقت مین
ایمان نہین لائے تم و لیکن کہو تم کہ اسلام لائے ہم اور ابھی داخل نہین ہوا ہے ایمان تمھارے
دلون مین انتہی اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ اسلام اور چیز ہے اور ایمان اور چیز پس آپ کے
خلفاے ثلثہ کے سبب سے اسلام کی ترقی ہوئی نہ ایمان کی ایمان کی ترقی ہمارے ائمہ معصومین کے
سبب سے ہوئی کہ جنکی مثال جناب سید المرسلین نے اپنی امت کے طوفان بے تمیزی کیوقت سفینہ نوح سے

[illegible]

دی ہے اور نافرمانی و سرکشی کے بعد جو لوگ نادم و تائب ہوئے اونکے واسطے باب حطہ بنی اسرائیل[1]
فرمایا ہے شبہہ ششم کہ جو مصنف کی عبارت سے ماخوذ ہے یعنی مصنف صاحب کہتے ہین کہ قرآن
انہیں لوگون کا جمع کیا ہوا ہے جب ان لوگون کے ایمان کا اعتبار نہین ہے تو قرآن بھی غیر معتبر
ہوگا یہ شبہہ محض ہیچ و پوچ و باد ہوا ہے اسلیے کہ اگر عیاذاً باللہ قرآن ان لوگونکی تصنیف ہوتا تو
البتہ یہ شبہہ وارد ہو سکتا تھا اور جب وہ کلام ربانی ہے اور ان لوگون نے فقط ایک مجلد مین جمع
کردیا ہے تو اونکے جمع کرنے کے سبب سے اصل متن کیونکر بے اعتبار ہو سکتا ہے البتہ ترتیب اونکی
غیر معتبر ہو سکتی ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ موافق تنزیل کے یہ لوگ قرآن کو ترتیب نہین دیسکے اور کیونکر
دیسکتے کہ اتنا اونکو علم ہی نہ تھا کہ اس بات سے واقف ہوتے اور نہ ایسا حافظہ تھا کہ یہ امر یاد
رہتا کہ کون آیت قبل نازل ہوئی ہے اور کون بعد اگر باب العلم کا جمع کیا ہوا قرآن موجود ہوتا
تو وہ البتہ موافق تنزیل تھا ان لوگون نے جس طرح آیات کو پایا اوسی طرح جمع کردیا چنانچہ کوئی
سنی اسکا انکار نہین کرسکتا کہ سورۂ مکیہ مین آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ مین آیات مکیہ داخل ہین تو
پھر وہ بھی ترتیب سے نہین پہلی آیات مدنیہ ہین بعد اوسکے مکیہ و بالعکس اور اس مین طوالت کی کچھ
ضرورت نہین اس سبب سے کہ کوئی سنی اسکا انکار نہین کرسکتا کہ ترتیب حضرت عثمان موافق
تنزیل کے نہین ہے دفع دخل شاید کوئی یہ کہے کہ جب ان لوگون کے ایمان کا اعتبار نہین
تھا تو پھر ممکن ہے کہ قرآن مین انھون نے اپنے مطلب کے لیے کچھ کمی بیشی کردی ہو جواب مسکت اسکا
یہ ہے کہ زیادتی قرآن تو کوئی کرہی نہین سکتا اسلیے کہ جب کل فصحا و بلغاے عرب جنکا مثل و نظیر
عالم مین نہ تھا باوصف تاکید و تحدی متواتر ایک چھوٹے سے سورہ کے برابر بھی کوئی کلام نہ بنا سکے
تو پھر ان بیچارون نے یہ لیاقت کہان سے پائی تھی کہ کوئی جملہ یا عبارت بنا کے قرآن مین شامل کرتے
اور وہ اوس عبارت سے کہ جو اعجاز ہے ملجاتی اور علیحدہ نہ معلوم ہوتی رہی کمی سو خود اہل سنت کی
کتب معتبرہ ایسی روایات سے مملو ہین کہ جن سے اکثر سورون اور آیتون مین کمی کا ہوجانا ثابت ہے

---

[1] و نیز کتاب مذکور کے صفحہ ٢١٦ مین ہے ۔ مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینة نوح من قومہ نوح من رکب فیہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک ومثل باب حطہ بنی اسرائیل (طب عن ابی ذر) یعنی معجم کبیر طبرانی ١٢ منہ

اسکی تفصیل کا یہ مقام نہین ہے لیکن اگر کوئی سنی صاحب اپنی نادانی سے اسکا انکار کرین تو اسکے ثبوت مین کتب مبسوطہ تیار ہوسکتی ہین اور ہمارے بعض علماے اعلام نے اس مبحث کو لکھا بھی ہے چنانچہ کتاب مستطاب استقصار الافحام مین بھی موجود ہے پس اسپر جو کچھ اعتراض وارد ہوتے ہین اونکے جواب کے ذمہ دار خود اہل سنت ہین اور شیعونکے یہان جو روایات کمی کے آئے ہین اہل سنت جو اپنے روایات کے باب مین جواب دینگے وہی جواب شیعون کی طرف سے بھی سمجھ لین شبہہ ہشتم جب اکثر صحابہ مرتد ہوئے تو اس صورت مین دین اسلام حقہ کے ساتھ وہ حادثہ ہوا کہ جو پہلے دینون مین سے کسی کے ساتھ کبھی ہرگز پیش نہ آیا تھا یہ عبارت واعظ صاحب کی ہے اور مین کہتا ہون کہ لعنت اللہ علی الکاذبین ہمیشہ امم سابقہ مین عموماً اور بنی اسرائیل مین خصوصاً ایسے ہی حادثات اور واقعات پیش آئے ہین اسکی تکذیب کلام الہی واحادیث رسالت پناہی کی تکذیب ہے چنانچہ تفصیل اسکی عنقریب آتی ہے شبہہ نہم یہ عبارت واعظ صاحب سے ماخوذ ہے کہ دین اسلام چلنے ہی نہ پایا بلکہ اوٹھتے اوٹھتے بیٹھ گیا اسکا جواب شبہہ پنجم کے جواب مین آگیا ہے کہ حضرات سنیہ کے خلفاے ثلثہ کے سبب سے اسلام کی جتنی ترقی ہوئی ہے ایمان سے کچھ اونکو علاقہ نہین ہے ایمان کی ترقی ہمارے ائمہ معصومین کے سبب سے ہوئی ہے اور اونھین کی ہدایات کا اثر ہے کہ روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے چنانچہ اسوقت تمام عالم مین اسقدر امامیہ اثنا عشریہ موجود ہین کہ آپ کے خلفاے ثلثہ کے زمانے مین کل اہل اسلام اسقدر نہ ہونگے اور کچھ اب نہین ظہور قائم آل عبا بھی قریب ہے اوسوقت آپکو حال معلوم ہوگا اب مین شبہہ ہفتم کی جواب کی طرف کہ جو واعظ صاحب کا گڑھا ہوا فقرہ ہے پھر متوجہ ہوتا ہون اور جس تفصیل کا کہ مین نے وعدہ کیا ہے اوسکو لکھتا ہون اور بعون اللہ وحسن توفیقہ ایسی تقریر متین وزرین کرتا ہون کہ ان کل شبہات کی رکاکت وبطالت اوس سے روشن ہوجائیگی واضح ہو کہ حضرت موسی کلیم اللہ اور ہمارے حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین مین تشبیہ تام ہے اور ان دونون پیغمبران اولوالعزم کی امت مین بھی مشابہت تمام اور یہ بات خود توریت حضرت موسی اور قرآن حضرت خاتم الانبیا ونیز احادیث لاتعد ولاتحصے سے ثابت ہے پس جب

واقعات و حادثات کہ اس امت مین پیش آئے ہین وہ سب حضرت موسی کی امت مین پیش آچکے ہین پس جب اونمین استبعاد نہین ہے تو انمین کیون ہے اور جب وہ بعید العقل نتھے تو یہ کسطرح ہین اور جب اونسے خدا و کلیم خدا و راونکے دین مبین پر کچھ اعتراض نہین وارد ہو سکتا تو اس سے خدا و رسول خدا و راس دین متین پر کیونکر اعتراض وارد ہو سکتا ہے اے اہل البصیرت اپنی آنکھون کو کھولو اور اسکو بغور و تامل ملاحظہ کرو۔ اب پہلے مین مشابہت کو دونون پیغمبران اولوالعزم کے توریت و قرآن سے ثابت کرتا ہون واضح ہو کہ سفر پنجم توریت کہ جسکو **کتاب استثنا کہتے ہین اوسکے باب ہیجدہم مین** یہ عبارت ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو انتہی یہ حضرت موسی کو حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل سے اسطرح ارشاد کرین۔ اور پھر اسی باب مین چند آیتون کے بعد ہے کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا او جو کچھ مین اوس سے فرماونگا وہ سب اونسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے گا تو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا انتہی تمام علماے اسلام سنی ہون یا شیعہ متقدمین ہون یا متاخرین اہل کتاب کے مقابلے مین اس عبارت توریت سے استدلال کرتے چلے آئے ہین کہ یہ ہمارے حضرت کی بشارت ہے اور واقعی ایسا ہی ہے اس مین کچھ شک نہین اور دو باتین اس مین ایسی ہین کہ اوسکی تطبیق سوا ہمارے خاتم النبیین و سید المرسلین کے اور کسی پر نہین ہو سکتی اور انبیاے بنی اسرائیل مین سے کہ جو بعد حضرت موسی علیہ السلام ہوئے ہین کوئی اسکا مصداق نہین قرار پا سکتا اوّل یہ کہ جو بنی اسرائیل سے خطاب ہے کہ تیرے بھائیون مین سے اسلیے کہ یہ ظاہر ہے کہ بنی اسماعیل بنی اسحاق کے بھائی ہین اور سب بنی اسرائیل بنی اسحاق ہین اور ہمارے حضرت بنی اسماعیل مین سے ہین پس اگر اس عبارت سے کوئی نبی بنی اسرائیل کا مراد ہوتا تو یہ عبارت یون ہوتی کہ تمھاری اولاد مین سے اس سبب سے کہ اوس قرن کے بعد جو حضرت موسی کے وقت مین تھا جو انبیا بنی اسرائیل مین

پیدا ہوے وہ اونکی اولاد مین سے تھے نہ بھائیون مین سے اور یہ فقرہ جو اس عبارت مین ہے کہ تیرے ہی درمیان مین سے یہ تحریف ہے نصاریٰ نے زیادہ کر دیا ہے تاکہ حضرت عیسیٰ پر اسکی تطبیق ہو اور ہم اسکو خود توریت و انجیل سے ثابت کر سکتے ہین کہ اصل عبارت توریت مین یہ فقرہ پہلے نہین تھا پڑھایا گیا ہے مگر یہان اسکی ضرورت نہین ہے اسلیے کہ کسی نصرانی سے مناظرہ نہین ہے دوم پہلی عبارت مین زبانی حضرت موسیٰ کے یہ لفظ کہ مانند میرے اور دوسری عبارت مین حق سبحانہ و تعالیٰ کا خطاب حضرت موسیٰ کیطرف کہ تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اس سبب سے کہ سوا ہمارے حضرت کے اور کسی نبی کی مشابہت حضرت موسیٰ کے ساتھ ثابت ہی نہین ہو سکتی اور یہ بات نزول توریت سے ہمارے حضرت کی نبوت تک اسقدر مشہور تھی کہ عموماً ہر شخص جو کچھ بھی توریت سے واقف تھا یا اہل کتاب کی صحبت مین رہا تھا اسکو جانتا تھا چنانچہ حضرت ابو طالب نے جو قصائد ہمارے حضرت کی نعت مین فرماے ہین اون مین سے ایک قصیدے کا ایک مصرعہ یہ ہے رسولاً کموسیٰ خط فی اول الکتب ؁ یعنی جناب محمد مصطفیٰ رسول ہین مثل حضرت موسیٰ کے لکھے ہوے ہین پہلی کتابون مین یعنی توریت و انجیل وغیرہ مین۔ اور یہ قصیدہ بہت طویل ہے اور اکثر کتب شیعہ و سنی مین قوم کے مشہور ہے یہان مین نے بخوف طوالت نقل نہین کیا اور قرآن مجید مین اسطرح آیا ہے کہ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا [1] ترجمہ تحقیق کہ بھیجا ہمنے طرف تمہارے ایک رسول گواہی دینے والا ہے اوپر تمھارے جیسا کہ بھیجا تھا ہمنے طرف فرعون کے رسول انتہی پس اس سے بھی مشابہت ہمارے حضرت اور حضرت موسیٰ کی بخوبی ثابت ہوگئی اور اکثر امور مین یہ مشابہت ہے چنانچہ مین اونمین سے بعض کو بیان کرتا ہون اول ہمارے حضرت پیغمبر اولوالعزم صاحب شریعت و کتاب تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ تھے اور بعد حضرت موسیٰ کے انبیاء بنی اسرائیل سے کوئی پیغمبر اولوالعزم صاحب شریعت و کتاب نہین ہوا البتہ حضرت عیسیٰ پیغمبر اولوالعزم صاحب کتاب تھے مگر اونکے واسطے شریعت کا علحدہ نازل ہونا ثابت نہین ہوتا اسلیے کہ

---

[1] جزو بست و نہم سورہ مزمل رکوع دوازدہم ۱۲

انجیل متداول مین مثل توریت کے احکام عبادات و معاملات کا بیان نہین ہے اکثر مواعظ و نصائح
مین بعض احکام اللہ توریت کے بعض احکام کے ناسخ معلوم ہوتے ہین دوم ہمارے حضرت کی زندگی
مین دین اسلام کا شیوع ہوا جسطرح کہ حضرت موسی کی زندگی مین اونکے دین کا ہوا اور آپ کے ساتھ
افواج کثیرہ مہاجرین و انصار کی موجود تھین جسطرح کہ حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کی فوج
کثیر تھی اور حضرت عیسی کی زندگی مین سوا چند حوارئیین وغیرہ کے اور کوئی ایمان نہین لایا نہ آپ کے
دین کا شیاع ہوا سوم ہمارے حضرت نے بھی جہاد کیا اور حضرت موسی نے بھی اور حضرت عیسی نے
کبھی جہاد نہین کیا چہارم جسطرح حضرت موسی کے بھائی حضرت ہارون کو آپ سے مناسبت تھی
اوسیطرح ہمارے حضرت کے بھائی علی ابن ابیطالب کو سوا نبوت کے اور سب باتون مین آپ سے
مناسبت تھی چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یا علی انت منی بمنزلہ ھارون من
موسی الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ اے علی تم مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر یہ کہ میرے بعد
کوئی نبی نہین ہے انتہی اور حضرت عیسی کے کوئی بھائی نہ تھا اور کسی پیغمبر بنی اسرائیل کا بھی کوئی
بھائی ایسا معلوم نہین ہوتا کہ اوسنے حضرت ہارون سے اوسکو تشبیہ دی ہو اور اس حدیث کے بیان مین
ایک جلد ضخیم کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مطبوع و مشتہر ہو چکی ہے من شاء فلیرجع الیہ پنجم جسطرح
کہ حضرت ہارون کے دو صاحبزادے امام تھے شبر و شبیر اوسی طرح حضرت علی کے بھی دو صاحبزادے
امام تھے حسن و حسین بلکہ یہ زبان عربی مین ترجمہ ہے شبر و شبیر کا اور یہ امر احادیث کثیرہ مسلمۂ فریقین سے
ثابت ہے ششم جسطرح کہ بعد حضرت موسی کے امامت و وصایت حضرت ہارون کی اولاد مین قائم رہی
اور یہ بات توریت کے دیکھنے سے بخوبی ثابت ہوتی ہے اسیطرح ہمارے حضرت کے بعد امامت و وصایت
جناب امیر علیہ السلام کی اولاد مین قائم رہی ہفتم جس طرح حضرت موسی حق سبحانہ و تعالی سے کوہ طور
پر ہمکلام ہوتے تھے اوسی طرح ہمارے حضرت معراج مین بالاے عرش ہمکلام ہوئے اور اس سے
ہمارے حضرت کا علو مرتبہ اور رفعت شان باعتبار رفعت مکان حضرت موسی پر بخوبی ثابت
ہوتی ہے ہشتم جس طرح کہ حضرت موسی نے عصا سے شق بحر کیا اوسی طرح ہمارے حضرت نے

انگشت مبارک سے شق قمر کیا اور مناسبت دریا کی چاند سے ہر اہل علم و فہم پر واضح ہے کہ جزر و مد
دریا کا ماہتاب ہی کی تاثیر سے ثابت ہوتا ہے فرق اسقدر ہے کہ حضرت موسی کا معجزہ زمین پر تھا
اور ہمارے حضرت کا معجزہ آسمان پر اور یہ بھی باعتبار آپکے علو مرتبت و شان کے ہے نہم جسطرح
حضرت موسی نے بحکم خدا پتھر سے پانی جاری کیا اوسی طرح ہمارے حضرت نے اپنی انگشتہائے
مبارک سے اور ظاہر ہے کہ پتھر کو پانی کے جاری ہونے سے مناسبت ہے کہ اکثر دریا پہاڑ سے
نکلے ہین اور انگلیون سے اور پانی کے جاری ہونے سے تباین کلی ہے پس ہمارے حضرت کا
معجزہ کامل اور اکمل ہوا حضرت موسی کے معجزے سے دہم جس طرح کہ حضرت موسی کی نبوت
کی علامت آپکے جسم شریف مین موجود تھی یعنی ید بیضا اوسی طرح ہمارے حضرت کا نشان نبوت
بھی آپ کے جسم مبارک مین موجود تھا یعنی مہر نبوت یازدہم جسطرح حضرت موسی نے کفار مصر
مین نشو و نما پایا اوسی طرح ہمارے حضرت نے کفار مکہ مین دوازدہم جس طرح حضرت موسی
صاحب عیال و اولاد تھے اوسی طرح ہمارے حضرت بھی تھے اور حضرت عیسی کی نہ کوئی زوجہ
تھی نہ کوئی فرزند سیزدہم یہ عجیب تشابہ ہے کہ جسطرح ہمارے حضرت چالیس برس کے سن کے
بعد مبعوث ہوئے اوسی طرح حضرت موسی بھی چالیس برس کے سن کے بعد مبعوث ہوئے چنانچہ
انجیل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے چہاردہم جس طرح حضرت موسی فیصلہ قضایا کرتے تھے اوسیطرح
ہمارے حضرت بھی کرتے تھے اور حضرت عیسی کے واسطے کچھ حکومت ہی نہ تھی کہ وہ فیصلہ قضایا کرتے
پانزدہم جس طرح حضرت موسی زمین مین مدفون ہوئے اوسیطرح ہمارے حضرت بھی اور حضرت
عیسی زندہ آسمان پر تشریف لے گئے شانزدہم جس طرح کہ حضرت موسی حسین و خوبصورت تھے
جیساکہ توریت و انجیل سے ثابت ہے اسیطرح ہمارے حضرت بھی حسن مین شہرہ آفاق تھے
ہفدہم جسطرح حضرت موسی نے مصر سے مدین کیطرف ہجرت کی اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی
مکے سے مدینے کیطرف ہجرت فرمائی ہجدہم جسطرح حضرت موسی نے قبل نبوت شبانی کی ہے
اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی کی ہے نوزدہم جسطرح حضرت موسی نے گوسالہ وغیرہ بتون کو

توڑا اوسیطرح ہمارے حضرت نے بھی تکیے مین بت شکنی کی [۲۰] بستم جس طرح کہ حضرت موسی کی شریعت مین ختنہ ضروری تھا اوسیطرح ہمارے حضرتؐ کی شریعت مین ختنہ کرنا شعار اسلام ہے اور نصاری ختنہ نہین کرتے بست و یکم [۲۱] جس طرح کہ ہمارے یہان حساب سال شہور قمری سے ہے ویسطرح حضرت موسی کی امت مین بھی تھا بست و دوم [۲۲] جسطرح کہ قرآن کا نام فرقان ہے اسیطرح حضرت موسی کی کتاب جو توریت ہے اوسکا نام بھی فرقان ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالے فرماتا ہے ولقد اٰتینا موسی وھارون الفرقان وضیاءً وذکرًا للمتقین بست و سوم [۲۳] جس طرح کہ قرآن کا نام ذکر ہے اوسی طرح توریت کا نام بھی ذکر ہے چنانچہ آیت ماسبق سے ظاہر ہے نیز اس آیت مین بھی ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون بست و چہارم [۲۴] جسطرح ہمارے حضرت امیؐ تھے کتب نصاری سے ثابت ہوتا ہے کہ اسیطرح حضرت موسی بھی امی تھے بست و پنجم [۲۵] یہ تشابہ اس حد تک پہونچا کہ جسطرح ام المومنین عائشہ جناب امیر المومنین وصی و خلیفہ بلافصل حضرت سید المرسلین سے لڑین اوسی طرح صفورا بنت شعیب زوجہ حضرت موسی آپ کے خلیفہ و جانشین حضرت یوشع بن نون سے لڑین بست و ششم [۲۶] جس طرح کہ حضرت یوشع بن نون وصی و خلیفہ حضرت موسی کے لیے رجعت شمس ہوئی اوسی طرح جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہما السلام کے لیے بھی ہوئی اور یہ دونون قصے کتب فریقین مین مذکور ہین بست و ہفتم [۲۷] جس طرح کہ حضرت موسی نے حضرت یوشع کو تمام بنی اسرائیل کو جمع کرکے علی رؤس الاشہاد اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا جیسا کہ کتب تواریخ اہل سنت مین مفصل مذکور ہے اوسی طرح حضرت رسول خدا نے بھی جناب امیر علیہ السلام کو غدیر خم مین تمام مہاجرین و انصار کو جمع کرکے اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اور اوسکے سوا بہت سی مشابہتین حضرت موسی اور ہمارے حضرت مین ہین مگر اونمین سے اسیقدر پر اکتفا کی اب مین حضرت موسی کی امت اور اپنے حضرت کی امت کی تشبیہات کو لکھتا ہون احادیث کثیرہ مستفیضہ فریقین سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنی امت کو حضرت موسی کی امت سے تشبیہ تام دی ہے ہم اپنے بیان کی

حدیثون کو لکھنا تو مناسب نہین سمجھتے اس سبب سے کہ علماء و متکلمین و مناظرین شیعہ کا ہمیشہ سے
یہی دستور ہے کہ خصم کو اوسی کے مسلمات سے معقول اور ساکت بلکہ مبہوت کر دیتے ہین لہذا
ہم اہل سنت وجماعت کے صحاح سے بعض احادیث کو نقل کرتے ہین صحیح بخاری مطبوع
مطبع میمنیہ مصر کے جزء ثانی کتاب بدء الخلق باب ما ذکر عن بنی اسرائیل
صـ ۱۵۵ مین یہ حدیث مذکور ہے عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا
بذراع حتی لو سلکوا جحر ضب لسلکتموہ قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن
ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پیروی
کروگے تم طریقون کی اون لوگون کے کہ جو قبل تمہارے تھے کہ اوسمین بالشت بھر اور گز بھر کا بھی فرق
نہو گا یہانتک کہ اگر گئے ہونگے وہ لوگ سوراخ سوسمار مین البتہ جاؤ گے تم لوگ بھی اوسمین کہا ہم گروہ
اصحاب نے کہ یا رسول خدا وہ لوگ یہود و نصارے ہین آپ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہین انتہی ونیز
صحیح مسلم جلد ثانی مطبوع مطبع انصاری دہلی کے صـ ۳۴۹ مین بھی یہی حدیث
منقول ہے ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع حیدر آباد سنہ ۱۳۱۲ کے
صـ ۹۶ مین یہ حدیث اسطرح منقول ہے عن حذیفہ قال لترکبن سنة
بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة غیر انی لا ادری تعبدون العجل ام لا (ش) ترجمہ
حذیفہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ البتہ چلوگے تم طریقہ پر بنی اسرائیل کے مانند
برابر ہونے نعل کے ساتھ نعل کے اور پر تیر کے ساتھ پر تیر کے سوا اوسکے کہ مین نہین جانتا ہون کہ
تم بھی گوسالہ کی پرستش کروگے یا نہین ونیز تفسیر کشاف جزء اول مطبوع مطبع محمد
افندی کے صـ ۲۱۸ مین یہی حدیث بتفاوت یسیر بروایت حذیفہ منقول ہے ونیز جامع
الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی واقع دہلی سنہ ۱۳۱۵ ہجری مجلد ثانی کے

(ش) یعنی مصنف ابی شیبہ

صداہم مین یہ حدیث منقول ہے عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ لما خرج
الی حنین مر بشجرة للمشرکین یقال لہا ذات انواط یعلقون علیہا اسلحتہم وقالوا
یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم آلہۃ والذی نفسی
بیدہ لترکبن سنۃ من کان قبلکم

ترجمہ ابو واقد لیثی سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا جس وقت کہ حنین کو تشریف
لیے جاتے تھے تو ایک درخت کے پاس پہونچے کہ وہ مشرکوں کا تھا اور اوسکو لوگ ذات انواط کہتے
تھے اور وہ مشرک اپنے ہتھیارون کو اوسپر لٹکا دیتے تھے کہا صحابہ نے کہ اے رسول خدا ہمین بھی
ایک ذات انواط بنا دیجیے جیسا کہ اون لوگون کے لیے ذات انواط ہے پس فرمایا رسول خدا نے
کہ سبحان اللہ یہ تو ویسی ہی بات ہے کہ جیسے کہا تھا قوم موسی نے کہ اے موسی بنا دے تو ہمارے
لیے ایک معبود جیسے کہ اونکے لیے معبود ہین قسم ہے اوسکی کہ جان میری جسکے دست قدرت مین ہے
کہ البتہ چلوگے تم طریقے پر اون لوگون کے کہ جو تم سے پہلے تھے انتہی اور یہ حدیث بتفاوت الفاظ
کتاب کنز العمال جزء سادس صفحہ ۴۴ وغیرہ مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد
سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین کئی کتابون سے بطرق متعددہ منقول ہے اور اسطرح کی
احادیث ثابت صحاح اہل سنت مین بکثرت ہین مین کہانتک لکھتا ہون اب بنی اسرائیل کا حال
سنیے کہ یہ سب حضرت موسی کی امت اور حضرت یعقوب کی اولاد مین تھے چونکہ حضرت یعقوب کا خطاب
اسرائیل تھا لہذا یہ لوگ بنی اسرائیل کہلاتے تھے اور انھین کو یہود بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ یہودا حضرت
یعقوب کے بڑے بیٹے کا نام ہے چونکہ اونکی اولاد سب بھائیون سے زیادہ تھی لہذا کل قوم کا یہی نام ہو گیا
تھا اور نصاری انھین کی فرع ہین اس سبب سے کہ حضرت عیسی بھی بنی اسرائیل مین سے تھے اور انھین مین
مبعوث بھی ہوئے تھے اور یہ ایک ایسی قوم تھی کہ قبل اہل اسلام تمام عالم پر اسکو فضیلت تھی اور انبیا
خود کلام مجید مین ہے جب حضرت موسی مبعوث ہوئے تو ابتدا ہی مین یہ لوگ اونپر ایمان لائے

دس وقت کچھ خوف حضرت موسی کا اونکو نہ تھا اور نہ کسی طرح کی طمع دنیا معلوم ہوتی تھی اسلیے کہ حضرت موسی کے لیے ابتدا مین نہ کسی طرح کی ثروت دنیاوی تھی نہ کثرت عدد اور سوا حضرت ہارون آپ کے بھائی کے کوئی بھی آپ کا شریک و سہیم نہ تھا بلکہ فرعون ملعون کا جو ایک بادشاہ جبار تھا اونکو نہایت خوف تھا یہانتک کہ اپنی جان و مال پر بھی اوس سے مامون و مطمئن نہ تھے چنانچہ خود خداوند عالم خبر دیتا ہے فما آمن لموسی الا ذریۃ من قومہ علی خوف من فرعون وملائہم ان یفتنہم وان فرعون لعال فی الارض وانہ لمن المسرفین ترجمہ پس نہین ایمان لائے واسطے موسی کے مگر اولاد اوسکی قوم سے باوجود خوف کے فرعون سے اور سردارون اونکے سے اس سے کہ عذاب کرے اونکو اور تحقیق کہ فرعون البتہ سرکش تھا بیچ زمین کے اور تحقیق کہ وہ البتہ حد سے گذرجانے والون مین سے تھا انتہی یہ سب کچھ تھا مگر اکثر بنی اسرائیل بعد ایمان لانے کے حضرت موسی کی زندگی ہی مین فقط چند روز کی غیبت کے سبب سے گمراہ ہوگئے اور گوسالہ کی پرستش کرنے لگے اور حضرت ہارون کا کہنا کسی نے نمانا پس اگر اس امت مین سے اکثر لوگ بعد ہمارے حضرت کے گمراہ ہوگئے اور جناب امیر کا کہنا نمانا تو اسکا کیا تعجب ہے اور اسمین کونسا استبعاد ہے حالانکہ مشابہت فیمابین حضرت موسی اور جناب ختم المرسلین و حضرت ہارون و امیر المومنین فی لائل ماسبق سے اور دونون امتون کے درمیان مین قول مخبر صادق سے جسطرح ثابت ہوچکی اس سے زیادہ اور کون سی بات ثابت ہوسکتی ہے اور یون بدیہیات کا انکار کرنا اور سوفسطائیون کی روش اختیار کرنا اسکا تو کچھ علاج ہی نہین ہے حالانکہ بنی اسرائیل کی گمراہی و ضلالت اس امت سے بہت زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے چنانچہ مین اون باتون کا مقابلہ کرتا ہون اور پہلے اس امت کے حالات ضلالت لکھتا ہون واضح ہو کہ حق سبحانہ و تعالی صحابہ کے باب مین کہ جنمین سے اکثر کی ضلالت پیشینون کو نہایت تعجب ہوتا ہے فرماتا ہے

سورۂ جزو یازدہم سورۂ یونس رکوع سیزدہم ۱۲

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وهم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن الله الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین ترجمہ کیا گمان
کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائیں اتنے ہی پر کہ منھ سے کہہ دین کہ ایمان لائے ہم اور وہ
نہ آزمائے جائیں اور البتہ تحقیق کہ آزمایا تھا ہمنے اون لوگون کو کہ پہلے اونسے تھے پس البتہ
ظاہر کردیگا اللہ اون لوگون کو کہ سچ بولے اور البتہ ظاہر کردیگا جھوٹون کو انتہی اب مجھکو کوئی
اہل انصاف تبلائے کہ سوا امر خلافت ووصایت کے اور کون امتحان اس امت کا ہوا ہے کہ
جو عام ہوا اور کل افراد اہل اسلام کو شامل ہوا ہے میں جانتا ہون کہ حضرات سنیہ کہینگے کہ مراد
اس امتحان سے تکالیف شرعیہ ہین مگر یہ قول اونکا پوچ پادر ہوا ہوگا اسلیے کہ تکالیف
شرعیہ ابتدائے اسلام سے اہل اسلام کے ساتھ ہین اور یہان سیاق آیہ کریمہ اس بات پہ
شاہد ہے کہ زمانہ استقبال مین امتحان کرنیکا وعدہ ہے فافہم وتدبر اب مین مخالفین ومعاندین
کے زعم آناف کے لیے ایک اور دلیل کلام مجید سے لکھتا ہون اور وہ یہ ہے کہ جب حق
سبحانہ وتعالی نے بغیبت حضرت موسی مین بنی اسرائیل کا امتحان لیا اور وہ لوگ اوس مین
پورے نہ اوترے اور گمراہ ہوگئے اور گوسالہ کی پرستش کرنے لگے اور حق سبحانہ وتعالی نے
حضرت موسی کو کوہ طور پر اس واقعہ کی خبر دی تو وہان بھی لفظ فتنا ارشاد فرمایا ہے چنانچہ سورہ
طہ مین فرماتا ہے قال فانا قد فتنا قومک من بعدک واضلهم السامری ترجمہ
فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے پس تحقیق کہ ہمنے آزمایش کی تیری قوم کی تیرے پیچھے اور گمراہ کردیا
اونکو سامری نے انتہی اب اہل انصاف وبصیرت ملاحظہ فرمادین کہ آیت سابق سورہ عنکبوت
مین ہے جو فرمایا ہے لقد فتنا الذین من قبلہم اوس سے ٹھیک اسی واقعہ بنی اسرائیل کیطرف
اشارہ معلوم ہوتا ہے یا نہین اور جسکا دیدہ دل کور ہوا وسکا تو کچھ علاج ہی نہین فمن
کان فی هذا اعمی فهو فی الاخرة اعمی واضل سبیلا ۞ یہ بھی مین جانتا ہون کہ بعض حضرات سنیہ فرمائینگے

ل جزو بستم اول سورہ عنکبوت ۱۲ ۲ جزو شانزدہم رکوع دوازدہم ۱۲

کہ مراد اوس امتحان سے کہ جو آیہ سورہ عنکبوت مین ہے ایذا و تکالیف کفار مکہ ہے کہ جو وہ
مسلمانون کو دیتے تھے اس سبب سے کہ سورہ عنکبوت مکیہ ہے لیکن اونکا یہ قول بھی بعد اس
تقریر پرتاثیر کے کہ جو ایک نور ہدایت ہے انوار قرآنیہ مین سے اس آیت کی مصداق ہوگا کہ ومن
لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور ہرچند کہ یہ کلام حضرات سنیہ کا قابل اعتنا نہین ہے
مگر مین اسکے دو جواب مختصر اور مسکت دیتا ہون اول یہ کہ اگر بعض مہاجرین کا یہ امتحان ہوا تو اکثر
مہاجرین اور کل انصار کہ جو بعد ہجرت ایمان لائے ہین اونکا کون سا امتحان ہوا دوم یہ کہ ذرا
اس آیہ وافی ہدایہ کو آنکھین کھول کے دیکھین اگر اونکو چشم بصیرت ہو ما کان اللہ لیذر المومنین
علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب ترجمہ نہین ہے اللہ کہ چھوڑ دے
ایمان والون کو اوپر اوس حالت کے کہ ہو تم اوپر اوسکے یہانتک کہ جدا کر دے ناپاک کو
پاک سے انتہی اب یہ بتائین کہ سوا امتحان کے اور کون سی صورت ہے کہ خبیث اور طیب مین
تمیز ہو سکے ؎ خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ❊ تا سیہ روے شود ہر کہ درو غش باشد
اب یہ آیت کون سے امتحان کی بابت قرار دینگے کیا اس سے بھی ایذاے کفار مکہ مراد لینگے
حالانکہ سورہ آل عمران کہ جس مین یہ آیہ وافی ہدایہ ہے وہ تو مدنیہ ہے فبہت الذی کفر ان
آیات بینات سے بخوبی ثابت ہوا کہ جو لوگ زمانہ جناب رسول خدا مین ایمان لائے تھے اور اون
سب کو حضرات سنیہ زمرہ صحابہ مین داخل سمجھتے ہین اگرچہ آپکی زیارت سے ساعت بھر کے لیے بھی مشرف
ہوے ہون اونکا ایک امتحان عام ہونے والا تھا کہ جملہ اہل اسلام کو شامل ہوا اور مشابہ ہو امتحان
امت موسی سے کہ وہ معاملہ گوسالہ و سامری ہے پس جب کہ اوس امتحان مین اکثر امت حضرت
موسی گمراہ ہو گئی تھی تو کیونکر ممکن تھا کہ اس امتحان مین یہ امت کہ جو اشبہ تھی امت موسی سے اکثر
گمراہ نہ ہو جاتی پس یہ امتحان کونسا ہے بیشک امر خلافت و وصایت و امارت حضرت امیر المومنین
امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب ہے کہ جو بمصداق حدیث منزلت مشابہ تھے حضرت

؎ جزو چہارم سورہ آل عمران رکوع ہشتم ۱۲

ہارون سے اب مین ان دونون واقعونکا مقابلہ کرتا ہون واقعہ اول یہ ہے کہ جب حضرت موسی
کوہ طور پر جانے لگے تو بنی اسرائیل مین حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ مقرر کر گئے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی
اسکی خبر اپنے کلام مجید مین دیتا ہے [1] وواعدنا موسی ثلثین لیلۃ واتممناھا بعشر
فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ وقال موسی لاخیہ ھارون اخلفنی
فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین ترجمہ اور وعدہ دیا ہمنے موسی کو تیس
راتونکا اور پورا کیا ہمنے اوسکو ساتھ دس راتون کے پس کامل ہوا وعدہ پروردگار اوسکے کا
چالیس رات کا اور کہا موسی نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ خلیفہ ہو میرا بیچ قوم میری کے
اور اصلاح کر اور نہ پیروی کر مفسدون کی راہ کی انتہی بعد حضرت کے تشریف لیجانے کے اکثر
بنی اسرائیل سامری کے بہکانے سے گمراہ ہوگئے اور گوسالہ جو اوس نے بنایا تھا اوسکی پرستش
کرنے لگے اور ہرچند حضرت ہارون نے سمجھایا اور منع کیا مگر آپ کا کہنا نہ مانا اور آپکی خلافت کو تسلیم
نکیا واقعہ دوم یہ ہے کہ جب جناب رسولخدا حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے تو مقام خم غدیر مین بحکم
خدا کے قدیر یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک الایہ آپ نے جناب امیر علیہ السلام کو اپنا وصی
و خلیفہ مقرر کیا چنانچہ ثبوت اسکا انشاء اللہ العزیز اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے باب اول کی جواب
فصل مین آئیگا لیکن بعد آپ کی وفات کے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا اور اکثر اہل اسلام
منجملے حضرت اور بڑے حضرت کی اطاعت کرنے لگے اور جناب امیر کا کہنا نہ مانا اب یہان حضرات سنیہ
یہ استبعاد کرتے ہین کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ اکثر صحابہ گمراہ ہوجائین پس ابوبکر پر اونکا اجماع حق تھا لیکن
یہ نہین کہتے کہ کیونکر ممکن ہے کہ اکثر بنی اسرائیل جو اولاد انبیا مین سے تھے گمراہ ہوجائین پس گوسالہ پر
اونکا اجماع حق تھا حالانکہ حضرت موسی کی امت کا واقعہ اس واقعہ سے اعجب ہے اور اس سے
زیادہ مستبعد چند وجوہ سے اول یہ کہ بنی اسرائیل سب اولاد انبیا مین سے ایک خاندان کے
لوگ تھے اور صحابہ حضرت رسول اقوام مختلفہ عرب مین سے کہ اکثر اونمین سے جاہل و نافہم و وحشی

[1] جزو نہم سورہ اعراف رکوع ششم ۱۲

اور بادیہ نشین تھے **دوم** بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کی زندگی مین فقط چند روز کی غیبت مین گمراہ ہوگئے
اور صحابہ بعد وفات سرور کائنات **سوم** بنی اسرائیل جو گمراہ ہوئے تو خدا ہی سے پھر گئے اور گوسالہ
کی پرستش کرنے لگے اور اسکی ضمن مین خلیفہ رسول کی بھی مخالفت کی اور صحابہ جو گمراہ ہوئے تو
فقط حکم خدا اور خلیفہ برحق رسول خدا سے پھرے کوئی بت نہین پوجنے لگے **چہارم** بنی اسرائیل
کو گوسالہ کی پرستش مین کچھ محبت جاہ و ریاست نہ تھی اور کچھ اپنے لیے حکومت و سلطنت کا لے لینا
منظور نہ تھا پس معلوم نہین ہوتا کہ کسی طرح کی طمع دنیا کے سبب سے یہ فعل ولنسے واقع ہوا ہو بلکہ
اپنی حماقت و سفاہت سے سامری کے مکر و فریب مین آگئے اور شیطان بھی اوسکا معین تھا
اور یہان صحابہ کو طمع جاہ و حشمت و محبت ریاست و حکومت و سلطنت موجود تھی اور جناب
امیر سے جو مخالفت کی تو منصب خلافت ظاہری کے خود مالک ہوگئے پس اہل انصاف و ایمان
ملاحظہ فرماوین کہ امر ضلالت بنی اسرائیل زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے یا امر صحابہ اور اوسمین
زیادہ استبعاد ہے یا اسمین پس جب اوسکا اقرار ہے کہ جس مین استبعادات قویہ ہین تو اسکے انکار
محض استبعادات ضعیفہ کی بنا پر کیا معنی پس بعون اللہ و حسن توفیقہ جمیع شبہات حضرات
سنیہ ضلالت صحابہ مین مثل اعمال مرتدین ہباءً منثورا ہوگئے اور مذکورہ بالا مین سے کوئی شبہہ
باقی نہین رہا البتہ ایک شبہہ ان لوگون کا اون شبہات سے جو مذکور ہوئے کسیقدر علیحدہ
ہے اور وہ یہ ہے کہ جن صحابہ کو کہ شیعہ ضال و گمراہ سمجھتے ہین وہ سب مہاجرین و انصار مین سے تھے
ہین اور مہاجرین و انصار کی مدح مین بہت سی آیتین قرآن شریف مین موجود ہین پس کیونکر
ممکن ہے کہ یہ لوگ گمراہ ہوجائین اسکے جواب مین مین بطور اختصار یہ کہتا ہون کہ بنی اسرائیل
کی فضیلت مین بھی بہت سی آیتین قرآن شریف مین موجود ہین پس وہ کیونکر گمراہ ہوگئے چنانچہ
مین اون مین سے بعض کا یہان ذکر کرتا ہون حق سبحانہ و تعالےٰ فرماتا ہے یا بنی اسرائیل[1]
اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین ترجمہ اے

[1] جزو اول سورۂ بقرہ ۱۲

بنی اسرائیل یاد کرو تم میری نعمتون کو کہ انعام کیا مین نے اوپر تمہارے اور تحقیق کہ مین نے فضیلت
دی تمکو تمام اہل عالم پر انتہی اور اسی مضمون کی آیتین بہت ہین کہ جن سے بنی اسرائیل کی فضیلت
تمام اہل عالم پر ثابت ہوتی ہے اور نیز فرماتا ہے ولقد اخترناھم علی علم علی العالمین
ترجمہ البتہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا ہمنے اونھین بنی اسرائیل کو دیدہ و دانستہ تمام اہل عالم پر انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ تمام عالم مین سے حق سبحانہ وتعالی نے بنی اسرائیل کو برگزیدہ کیا تھا
و نیز بنی اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا
فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ترجمہ اور ارادہ کرتے تھے ہم کہ احسان
کرین ہم اون لوگون پر کہ جو ضعیف ہوگئے تھے زمین مین اور گردانین ہم اونکو امام اور گردانین ہم
اونکو وارث اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی اور یہی وہ قوم تھی کہ جنکے اوپر ابر سایہ
کیے رہتا تھا اور جنکے واسطے من وسلوی نازل ہوتا تھا چنانچہ حق سبحانہ وتعالے بنی اسرائیل
سے خطاب کرکے فرماتا ہے وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی
ترجمہ اور سایبان کیا ہمنے اوپر تمہارے ابر کو اور نازل کیا ہمنے اوپر تمہارے من وسلوی
انتہی اور بنی اسرائیل کی فضیلت مین آیات کثیرہ ہین مین کہانتک نقل کرسکتا ہون اب
حضرات سنیہ کی خدمت مین گذارش ہے کہ اکثر بنی اسرائیل کی گمراہی تو ثابت اور کچھ معاملہ
سامری و گوسالہ ہی مین نہین بلکہ اکثر جگہ پس ان آیات کی بابت آپ کیا ارشاد فرماتے ہین
جو کچھ انکی تاویل بنی اسرائیل کے باب مین فرمائیگا وہی ہماری طرف سے اون آیات کی
تاویل کہ جو مہاجرین وانصار کی مدح مین آئی ہین سمجھ لیجیے اور اسی باب مین قول فیصل اور امر
حق وعدل یہ ہے کہ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ قوم بنی اسرائیل قبل اہل اسلام تمام عالم سے
افضل تھی مگر یہ فضیلت اونکی باعتبار انبیا و اوصیا و مومنین کاملین کے تھی نہ باعتبار ضالین
و مضلین و منافقین کے اور اوس قوم مین اچھے اور برے سبھی طرح کے لوگ تھے

ل جزو بست و نہم سورہ دخان کوع چہارم ۱۲ ۲ جزو بستم سورہ قصص ۱۲ ۳ سورہ بقرہ جزو اول ۱۲

اسیطرح شرف صحبت جناب ختم المرسلین و فضلیت ہجرت وجہاد سے کوئی اہل اسلام انکار نہین کرسکتا اور جو کوئی انکار کرے وہ کافر ہے لیکن جو آیات کہ مہاجرین وانصار کے اوصاف مین نازل ہوئی ہین وہ اونھین مومنین مخلصین کے باب مین ہین کہ جنکی شان مین حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے[1] من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا ترجمہ بعض مومنین ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھلایا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ پورا کر چکے اپنا کام (یعنی راہ خدا مین شہید ہوگئے) اور بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ انتظار کرتے ہین اور نہین بدلا ہے اون لوگون نے کسی طرح کا بدلنا انتہی یعنی جو ایمان پر قائم اور اپنے عہد پر استوار رہے اور دین مین کسی طرح کی تبدیل و تغیر نہین کی اور با ایمان اور بلا نقض عہد و پیمان اس دنیاے ناپایدار سے فردوس جنان کی طرف رحلت فرمائی نہ وہ ضال و مضل کہ جو قیامت تک باعث اضلال امت ہوئے

اب مین اون دونون امتونکی توبہ کا حال کہتا ہون کہ جو میری اس تقریر کا متمم اور مشابہت فیما بین کا مکمل ہے پس واضح ہو کہ بنی اسرائیل نے بعد گوسالہ پرستی کے توبہ کی لیکن توبہ اونکی وسوقت مین قبول ہوئی کہ جب اونھون نے آپس مین ایک دوسرے کو قتل کیا چنانچہ حق سبحانہ وتعالی اسکی خبر دیتا ہے[2] وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ترجمہ اور جسوقت کہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے کہ اے قوم میری تحقیق کہ تمنے ظلم کیا اپنے نفسون پر بسبب بنانے اپنے کے گوسالہ کو معبود پس توبہ کرو تم طرف پیدا کرنے والے اپنے کے پس قتل کرو تم اپنے نفسون کو (یعنی اپنے عزیز و اقارب کو) یہ بہتر ہے واسطے تمھارے نزدیک پیدا کرنے والے تمھارے کے

[1] جز و بست و یکم سورۂ احزاب رکوع ہجدہم [2] جز و اول سورۂ بقرہ

پس توبہ قبول کریگا وہ تمھاری تحقیق کہ وہ بہت توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے انتھی اب اس
امت کی توبہ کا حال سنیے کہ جب اس خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ تیسرے حضرت عثمان
غنی منصوب ہوئے اور اونکے ظلم وجور سے تمام عالم بھر گیا اور سب ملکون مین اونکے عمال
کے سبب سے کہ جو سب بنی امیہ اور حضرت عثمان باحیا کے عزیز و قریب تھے داد و فریاد کا شور و
غل مچا اور لوگون کے امن وامان مین فتور کلی واقع ہوا اور تمام رعایا کے نفوس و اموال معرض
نہب و غارت و تلف مین آگئے اور اون بیچارون نے مجبور ہوکر بلوا کر دیا اور حضرت عثمان کو
اونکے دولت خانہ ہی مین قتل کیا اور یہ امت اپنے کیے سے یعنی غصب خلفاے ثلثہ سے پچتائی
اور بعد ندامت و پشیمانی کہ جو لوازم توبہ مین سے ہے امیر برحق اور وصی مطلق کیطرف رجوع کی
اور خلافت اپنے مرکز اصلی کیطرف پھری تو اس امت کی توبہ بھی جب ہی قبول ہوئی کہ جب اپنے بھی
مثل بنی اسرائیل کے اپنے عزیز و اقارب اور برادران اسلامی کو قتل کیا کہ جو حضرت ام المومنین عائشہ
کے ساتھ بصرہ مین اور معاویہ خال المومنین کے ساتھ صفین مین اور اسلام سے خارج ہوکر نہروان مین
جناب امیر المومنین خلیفہ و وصی برحق حضرت ختم المرسلین سے لڑنے آئے تھے فاعتبروا یا اولی الابصار
کیا ظہور ہے شبرا بشبر و ذراعا بذراع کا اور کیا مطابقت ہے طابق النعل بالنعل کی کہ جو مخبر صادق
کے کلام معجز نظام مین واقع ہے تلک حجتنا اتیناھا علی قومہ ان ربک حکیم علیم اور نہایت عجیب و
غریب یہ امر ہے کہ کل صحاح اہل سنت وجماعت اسطرح کی احادیث سے مملو ہین کہ جو بعد رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ارتداد صحابہ پر دلالت کرتی ہین اور پھر یہ خوش فہم استعجاب و استبعاد وانکار کرتے ہین
اور مین یہان چند احادیث پر اکتفا کرتا ہون کشف المغطا یعنی ترجمہ کتاب موطا مطبوع مطبع
مصطفوی دہلی سنہ ۱۲۹۶ مین یہ حدیث مع ترجمہ صفحہ ۱۳۰ سے صفحہ ۲۰۲ تک ہے
عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشہداء احد
ھؤلاء اشہد علیہم فقال ابوبکر الصدیق یا رسول اللہ الستنا باخوانہم اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا
کما جاہدوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی فبکی ابوبکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک ترجمہ

کشف الغطا ابو النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے
شہیدون کے لیے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکا مین گواہ ہون ف یعنی انکی سعی اور کوشش اور صبر پر
اور صحت ایمان پر قیامت کے دن مین گواہی دونگا۔ جنگ احد مین ستر مسلمان شہید ہوے
بعض اونمین سے ایسے تھے جنھون نے تو بیٹیان چھوڑین اور خوشی سے شہید ہوئے بعضون نے
کھجورین ہاتھ سے پھینکدین بعضون نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر کو نجاوین بعضون کو حضرت
بڑھاپے کی وجہ سے چھوڑ گئے مگر وہ شہادت کی آرزو مین چلے آئے ف حضرت ابوبکر صدیق نے
کہا یا رسول اللہ کیا ہم اونکے بھائی نہین ہین مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد
کیا ہمنے جیسے اونھون نے جہاد کیا آپ نے فرمایا ہان مگر مجھے معلوم نہین کہ بعد میرے تم کیا
کروگے تو رونے لگے ابوبکر پھر رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہینگے بعد آپکے انتہی اس حدیث سے
صاف ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر کا اسلام قابل اطمینان نتھا اور ایمان کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہے
پس جب بڑے صاحب کا یہ حال ہے تو پھر اورونکا کیا مذکور و نیز خبر سادس کنز العمال
مذکور کے صفحہ ۳۴۳ مین مرقوم ہے السلام علیکم یا اهل القبور لو تعلمون ما نجاکم اللہ منه
مما هو كائن بعدكم هولاء خير منكم ان هولاء خرجوا من الدنيا ولم يأكلوا من اجورهم
شيئا وخرجوا وانا الشهيد عليهم وانكم قد اكلتم من اجوركم ولا ادري ما تحدثون من بعدي ابن المبارك عن الحسن مرسلا ابن المبارك
عن الحسن مرسلا) ترجمہ سلام ہو تمھارے اوپر اے رہنے والے قبرون کے اگر تم آگاہ ہوتے کہ کس
چیز سے نجات دی ہے تمکو اللہ نے جو کہ تمھارے بعد ہونے والی ہے تو اپنے مرجانے سے بہت خوش
ہوتے (پھر اصحاب سے مخاطب ہوکے فرمایا) یہ لوگ کہ جو اہل قبور ہین تم سے بہتر ہین نکل گئے
دنیا سے اور نہین کھایا اون لوگون نے اپنی مزدوری مین سے کسی چیز کو اور نکل گئے وہ لوگ
دنیا سے درانحالیکہ مین اونکے با ایمان مرنے پر گواہ ہون اور تحقیق کہ تم لوگون نے کھایا اپنی
مزدوری مین سے اور مین نہین جانتا ہون کہ تم میرے بعد کیا کروگے انتہی شاید اسمقام پہ
کہین کہ اس سے امکان ارتداد صحابہ ثابت ہوا مگر اوسکا وقوع کہان سے لازم آیا تو ہم کہینگے

کہ گفتگو تو اس مین ہے کہ بعض صحابہ کا گمراہ ہو جانا کچھ مستبعد اور خلاف عقل اور غیر ممکن نہین ہے اور یہ امر ان دونون حدیثون سے بخوبی ثابت ہوگیا اور انکے سوا اور بہت سی حدیثین اسی مضمون کی اونکے صحاح مین موجود ہین مین کہانتک لکھ سکتا ہون اور وقوع ارتداد صحابہ کے ثبوت کا اور مقام ہے مگر تاہم مین بعض احادیث یہان بھی نقل کرتا ہون چنانچہ اوسی کتاب کنز العمال کے صفحہ ۲۳ مین منقول ہے ان الناس دخلوا فی دین الله افواجا وسیخرجون منه افواجا (حم عن جابر)[۱] ترجمہ تحقیق کہ لوگ داخل ہوے دین مین فوج فوج کرکے اور عنقریب نکل جائینگے اوسی دین سے فوج فوج کرکے انتہی اب فرمایے کہ اس سے زیادہ ثبوت وقوع ارتداد اور کیا ہوگا و نیز اوسی کتاب کنز العمال کے ص ۲۴۴ مین منقول ہے انا اخذ بحجزکم عن النار اقول ایاکم وجهنم ایاکم والحدود فاذا مت فانا فرطکم وموعدکم الحوض فمن ورد فقد افلح ویاتی قوم فیوخذ بهم ذات الشمال فاقول یا رب امتی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم[۲] (طب عن ابن عباس) ترجمہ مین تمہارا روکنے والا ہون آتش جہنم سے کہتا ہون مین کہ ڈرو تم جہنم سے ڈرو تم حدود خدا سے (یعنی اون سے تجاوز نکرو) پس جسوقت کہ مین مرجاونگا تو تمہارا پیشرو ہون اور مقام تمہارے وعدیکا حوض کوثر ہے پس جو شخص کہ وارد ہوا اوسپر تو اوسنے رستگاری پائی اور آینگے ایسے لوگ کہ کھینچے جائینگے وہ بائین طرف (یعنی جہنم کی طرف) پس کہونگا مین کہ اے پروردگار میرے یہ میری امت ہے پس کہا جائیگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ ان لوگون نے تیرے بعد کیا کیا ہے یہ لوگ مرتد ہوگئے تھے انتہی اور اسی کتاب کے اسی صفحہ مین اس حدیث کے قبل و بعد کئی حدیثین اسی مضمون کی صحاح مختلفہ سے منقول ہین و نیز اسی کتاب کی جلد ہفتم ص ۲۳ مین مستدرک حاکم سے منقول ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلعم ما بال اقوام یقولون ان رحمی لا تنفع بلی والله ان رحمی موصولة وانی فرطکم علی الحوض فاذا جئت قام رجال فقال هذا یا رسول الله انا فلان وقال هذا انا فلان فاقول قد عرفتکم ولکنکم احدثتم بعدی ورجعتم القهقری

[۱] یعنی مسند امام احمد حنبل ۱۲ منہ [۲] یعنی معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

ترجمہ ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ کیا حال ہے اون لوگونکا
کہ کہتے ہین کہ میرا رحم (یعنی قرابت) فائدہ نہ بخشیگا بیشک فائدہ بخشیگا قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق میرا
رحم ملا ہوا ہے (یعنی قطع نہین ہوسکتا یعنی نفع اوسکا ضائع نہین ہوسکتا) اور تحقیق کہ مین تمھارا پیشرو
ہون حوض کوثر پس جسوقت کہ مین وہان جاؤنگا تو لوگ کھڑے ہونگے پس یہ شخص کہیگا کہ یا رسول خدا
مین فلان شخص ہون اور وہ شخص کہیگا کہ مین فلان شخص ہون پس مین کہونگا کہ مین تمکو پہچانتا ہون لیکن
تم لوگون نے میرے بعد دین مین بدعت کا احداث کیا اور پھر گئے تم اولٹے (یعنی مرتد ہو گئے) انتہی
ونیز صحیح مسلم مطبوعہ دہلی کے جزو دوم کے صفحہ ۲۴۹ مین منقول ہے عن ابی حازم قال سمعت
سھلا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا فرطکم علی الحوض من ورد شرب ومن شرب
لم یظما ابدا ولیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم قال ابو حازم فسمع
النعمان بن ابی عیاش وانا احدثہم ہذا الحدیث فقال ہکذا سمعت سھلا یقول قال فقلت نعم قال وانا اشہد علی ابی سعید الخدری
لسمعتہ یزید فیقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی
ترجمہ ابو حازم سے منقول ہے کہ مین نے سنا سہل کو کہتے ہوئے کہ مین نے جناب رسول خدا
کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین تمھارا پیشرو ہون حوض کوثر پر جو شخص کہ اوسپر وارد ہوگا پانی پیئیگا اور
جو شخص کہ پانی پی لیگا وہ کبھی پیاسا نہوگا اور میرے پاس ایسے لوگ بھی وارد ہونگے کہ مین انکو پہچانتا
ہونگا اور وہ مجھکو پہچانتے ہونگے بعد اوسکے حائل کردیا جائیگا درمیان میرے اور درمیان انکے
(یعنی مجھ تک وہ نہ پہونچنے پائینگے) پس راوی کہتا ہے کہ جسوقت مین یہ حدیث بیان کررہا تھا
اوسوقت نعمان بن ابی عیاش نے اسکو سنا اور کہا کہ مین نے بھی سہل کو اسی طرح کہتے
ہوئے سنا ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ ہان نعمان نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون
ابو سعید خدری پر کہ مین نے اوس سے سنا ہے کہ وہ یہ فقرہ اس حدیث مین اور زیادہ بیان کرتا
تھا کہ پس فرمائینگے رسول خدا کہ یہ لوگ مجھسے ہین پس کہا جائیگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ تیرے
بعد ان لوگون نے کیا کیا پس مین کہونگا کہ عذاب ہو عذاب ہو واسطے اوس شخص کے کہ جسنے

تبدیل کی میرے بعد (یعنی دین مین بدعت کی) انتہی ونیز صحیح بخاری کی جلد چہارم کتاب الفتن
ص ۱۳۰ مطبوعہ مصر مین بھی اسی مضمون کی حدیث منقول ہے اور اسطرح کی احادیث صحاح
اہلسنت مین بہت ہین مین کہانتک لکھ سکتا ہون شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہین کہ یہ
احادیث عام امت کے باب مین ہین کچھ صحابہ کے باب مین نہین ہین تو یہ قول اونکا باطل ہوگا اس
سبب سے کہ خود سیاق عبارت احادیث اس باب پر شاہد ہے کہ یہ سب خطابات صحابہ سے ہین اور تدبیر علمای اعلام
اونھین ہین سے بعض حضرات ہین لیکن چونکہ ہمکو اتمام حجت منظور ہے لہذا اب ہم ایسی حدیثین نقل
کرتے ہین کہ جن مین لفظ اصحاب منقول ہے چنانچہ صحیح بخاری مطبوعہ مصر جلد چہارم کتاب الفتن کے
ص ۱۳۰ مین منقول ہے عن ابی وائل قال قال عبداللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض
لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقول لا تدری
ما احدثوا بعدک ترجمہ ابو وائل سے منقول ہے کہ کہا عبداللہ نے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے
کہ مین تمھارا پیشرو ہون حوض کوثر پر البتہ آوینگے میری طرف بہت سے آدمی تم مین سے یہانتک کہ
جسوقت مین ارادہ کرونگا کہ اونکو لیلون تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس مین کہونگا کہ ای پروردگار
میرے یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ نہین جانتا ہے تو کہ کیا بدعت کی ہے ان لوگون نے
تیرے بعد انتہی ونیز صحیح مسلم مطبوعہ دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۵۲ مین انس بن مالک سے منقول
ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رایتھم ورفعوا الی اختلجوا
دونی فلاقولن ای رب اصحابی اصحابی فلیقالن لی انک لا تدری ما احدثوا بعدک
ترجمہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ وارد ہونگے میرے پاس حوض کوثر پر
ایسے لوگ کہ جنھون نے میری مصاحبت کی ہوگی یہانتک کہ جسوقت دیکھونگا مین اونکو اور آوینگے
میرے پاس تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس البتہ مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ میرے اصحاب
ہین یہ میرے اصحاب ہین پس کہا جائیگا مجھسے کہ نہین جانتا ہے تو کہ کیا احداث کیا ہے دین مین
ان لوگون نے تیرے بعد انتہی ونیز مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد سوم کے صفحہ ۱۰۲ مین بسطی کی

حدیث منقول ہے ونیز کتاب کنز العمال جلد ہفتم مطبوعہ حیدرآباد دکن ص ۱۲۳ مین ابن ماجہ سے
منقول ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم یرد علی یوم القیامۃ رھط من صحابی فیجلون
عن الحوض فاقول یا رب اصحابی فیقول انک لا علم لک بما احدثوا بعدک انھم ارتدوا بعدک
علی ادبارھم القھقری ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ وارد ہوگا
میرے پاس بروز قیامت ایک گروہ میرے اصحاب مین سے پس دور کیے جائینگے وہ لوگ حوض
کس مین کہونگا کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ تحقیق تجھکو آگاہی نہین ہے
ساتھ اوسکے کہ جو کچھ اونھون نے دین مین کیا ہے تیرے بعد تحقیق کہ یہ لوگ پھر گئے تیرے بعد اپنے پیچھے
اولٹا انتہی اور بعد اس حدیث کے اسی صفحہ مین دو حدیثین اور اسی مضمونکی منقول ہین ونیز اسی
طرح کی صدہا حدیثین طرق متعددہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین منقول و مرقوم ہین کوئی کہان تک لکھے
اب سنیونکو سوائے اس بات کے کہنے کے کچھ چارہ نہین ہے کہ ان حدیثون سے مراد اہل ردہ ہین یعنی
وہ قبائل عرب کہ جو نومسلم تھے اور بعد وفات جناب رسولخدا مرتد ہوگئے لیکن اگر وہ لوگ یہ کہینگے تو ہم
اونسے پوچھینگے کہ تم اونکو زمرۂ اصحاب مین داخل سمجھتے ہو یا نہین اگر کہینگے کہ نہین تو ہم کہینگے کہ پھر
تمھارا یہ کلام بھی نامعقول اور یہ عذر نامقبول ہے اسلیے کہ احادیث منقولہ مین لفظ اصحابی موجود ہے
پس جب یہ لوگ زمرۂ اصحاب ہی مین داخل نہوئے تو پھر ان احادیث کے مصداق کیونکر ہوسکتے
ہین ہمکو چاہیے کہ اون اصحاب کو بتاؤ کہ جو جناب رسالتمآب کے بعد مرتد و گمراہ ہوگئے اور حوض
کوثر پر سے نکالے جائینگے شعر یذب عنہ ابن ابیطالب ذباً کجربی ابل الشرع معلوم نہین کہ
تم صحابہ مین سے کس گروہ کو مرتد اور ان احادیث کا مصداق قرار دوگے اور اگر کہینگے کہ ہم اہل
ردہ کو زمرۂ اصحاب مین داخل سمجھتے ہین تو ہم کہینگے کہ ذرا خواب خرگوش سے بیدار رہو اور اپنی آنکھین
کھولو تمھارا بنایا ہوا کلیہ الصحابۃ کلھم عدول ٹوٹ گیا اور حدیث اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم
کے جو معنی تم کہتے ہو وہ باطل ہوگئے جو کوئی مخبر صادق پر لفظاً یا معنی جھوٹ باندھے وہ یونہین سوا
ہوتا ہے لیکن شاید تم گھبرا کے یہ کہنے لگو کہ اس حدیث مین بعض اصحاب مراد ہین کہ جو با ایمان دنیا سے

گئے اور مرتد نہین ہوئے تو ہم کہینگے کہ نعم الوفاق یہ تو ہمارا عین مذہب ہے لیکن اب ہمکو یہ بتلاؤ کہ
وہ بعض اصحاب کون ہین اگر تم کہوگے کہ فلان وفلان وفلان تو ہم تمہارے دلیلین اونکے احداث فی الدین و
ارتداد پر قائم کر دینگے اور اگر تم ہمسے پوچھوگے کہ پھر وہ لوگ کون ہین تو ہم اون اصحاب باصدق
وصفا و زہد واتقا کا نام لینگے کہ تمکو بھی سوائے امنا وصدقنا کہنے کے کچھ چارہ نہوگا فافہم وما ہو کلام
القوم لا یفقہون حدیثا اب مین بیان حضرات سنیہ کے اون اعتراضات کو رد کرتا ہون کہ جو تقریر سابق
مین نہین آئے لیکن اونکے جوابات مسکتہ اس تقریر متین سے پیدا ہوئے ہین **اول** اکثر حضرات سنیہ
از راہ مکابرہ یہ کہا کرتے ہین کہ جب حضرت علی بن ابیطالب اسد اللہ الغالب تھے تو کیونکر ممکن تھا
کہ کوئی خلافت کو اونسے غصب کر لیتا یا اور انواع واقسام کے کہ جو شیعہ بیان کرتے ہین ایذا
دیتا اور آپ خاموش رہتے اور ذو الفقار سے کام نہ لیتے جواب اوسکا صبر حضرت ہارون سے کالنور
علی شاہق الطور ظاہر ہوگیا حالانکہ حضرت ہارون کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے کہ جنھون نے گوسالہ
کے آگے سجدہ نہین کیا تھا اور یہ بات کتب فریقین سے ثابت ہے لیکن بسبب کثرت بنی اسرائیل کہ
جو جو انکے قریب تھے سوا صبر کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور جب حضرت موسی کوہ طور پر سے واپس
آئے اور قوم کی تنبیہ کے لیے حضرت ہارون[1] پر غضبناک ہوئے تو اونکے جواب مین یہی فرمایا کہ جسکی
حق سبحانہ وتعالے خبر دیتا ہے قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا
یقتلوننی ترجمہ کہا حضرت ہارون نے کہ اے میری مانکے بیٹے تحقیق کہ قوم نے ضعیف سمجھا
مجھکو اور قریب تھا کہ مار ڈالین مجھکو انتہی اور جناب امیر کے ساتھ سوا چند مومنین مخلصین کے
مثل حضرت سلمان فارسی وابوذر غفاری ومقداد ابن اسود وحذیفہ بن الیمان وعمار یاسر وغیرہم
اور بعض بنی ہاشم کے اور کوئی بھی نہ تھا پھر آپ کے صبر کرنے پر کیون تعجب ہے اور کیون استبعاد
ہوتا ہے حالانکہ خود اہل سنت کی کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جب حضرات شیخین اور اونکے اتباع نے
جناب امیر کو بیعت لینے کے واسطے بہت ستایا اور سخت ایذا دی تو آپ جناب رسولخدا کی قبر سے

[1] جزو نہم رکوع ہفتم سورہ اعراف ۱۲

جاکر لپٹ گئے اور روتے تھے اور بآواز بلند فرماتے تھے یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی انشاء اللہ العزیز اسکی تفصیل عنقریب آتی ہے وہان حضرات سنیہ آنکھین کھولکے دیکھینگے علاوہ اسکے خود کتب معتبرہ اہل سنت مین ایسی حدیثین موجود ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو صبر کرنیکا حکم فرمایا تھا لیکن چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہے لہذا مین یہان فقط ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہون کتاب کنز العمال کتاب الفتن جلد ششم کے صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زھد الناس فی الاخرۃ ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما و احبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دخلا ومال اللہ دولا قلت اترکھم وما اختاروا و اختار اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ واصبر علی مصائب الدنیا وبلواھا حتی الحق بک انشاء اللہ قال صدقت اللھم افعل ذلک بہ (الثقفی فی الاربعین) ترجمہ حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا علی کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ لوگ نفرت کرینگے آخرت سے اور رغبت کرینگے دنیا مین اور کھا جاوینگے مال میراث کو کھانا سب کا سب اور دوست رکھینگے مال کو بہت دوست رکھنا اور بناوینگے دین خدا کو مکر و فریب (یعنی باوصف عدم تدین اپنے تئین متدین ظاہر کرینگے) اور بناوینگے مال خدا کو دولت کہا مین نے کہ مین چھوڑ دونگا اونکو اور اوس چیز کو کہ جو اونھون نے اختیار کی ہے اور اختیار کرونگا مین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور خانہ آخرت کو اور صبر کرونگا مین دنیا کی مصیبتون پر اور اوسکی بلاؤن پر یہانتک کہ ملحق ہون مین آپ سے انشاء اللہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ سچ کہا تو نے اے علی بار خدایا کر تو اوسکے ساتھ ایسا ہی انتھی فاعتبروا یا اولی الابصار آپ سنی ہمکو بتلائین کہ وہ کونسا زمانہ تھا اور کون سے لوگ تھے کہ جسکی بابت جناب رسول خدا نے یہ پیشین گوئی فرمائی اور جناب امیر کو صبر اپنے کو فرمایا اور آپ نے اونکی تصویب کی اور حق سبحانہ وتعالی سے دعا مانگی اگر کہین کہ یزید وغیرہ کا زمانہ تھا تو جناب امیر اوسوقت کب موجود تھے اور اگر کہین کہ معاویہ و طلحہ و زبیر و عائشہ یا خوارج کا زمانہ تھا تو

اوسوقت آپنے صبر کیا بلکہ سب باغیونکو تہ تیغ فرمایا سوایے زمانہ خلفاے ثلثہ کے اور کون سے زمانہ پر اس حدیث کی تطبیق ہوسکتی ہے نیز اوسی کتاب کے صفحہ ۹۶ مین منقول ہے ان بعدی ائمۃ ان اطعتموھم اکفروکم وان عصیتموھم قتلوکم ائمۃ الکفر ورؤس الضلالۃ طب عن ابی برزۃ) ترجمہ تحقیق کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے کہ اگر اطاعت کروگے تم اونکی تو کافر کردینگے وہ تمکو اور اگر نافرمانی کروگے تم اونکی تو قتل کرینگے وہ تمکو وہ لوگ امام ہونگے کفر کے اور رئیس ہونگے ضلالت کے انتہی اور اسطرح کی صدہا حدیثین صحاح اہل سنت مین منقول ہین کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد امرا و خلفا و ائمہ ضلالت ہونگے یہان مین نے ایک حدیث بطور مشتی نمونہ از خروارے لکھدی اور انشاء اللہ العزیز مبحث بعض ابواب کے جواب مین بہ تفصیل آویگا فانتظرہ دوم یہ قول حضرات سنیہ کا کہ مذہب شیعہ مین صحابہ رسول مین سے سوا چند اشخاص کے اور سب ناری اور ہالک ہین سرتاپا باطل ہوگیا اسلیے کہ ابتداے خلافت خلیفۂ اول مین بیشک سوا چند اشخاص کے اور سب صحابہ جناب امیر سے منحرف ہوگئے اور بڑے حضرت سے بیعت کرلی لیکن بعد تیسرے حضرت کے اکثر اون مین سے نادم اور تائب ہوئے اور جناب امیر کیطرف رجوع کی جیساکہ مین آخر تقریر مین لکھچکا ہون اور آپ کے ساتھ ناکثین و قاسطین و مارقین سے جہاد کیا پس اُن لوگون کی نجات مین شبہہ نہین اور یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ ان سب معرکون مین اکثر صحابہ جناب امیر کے ساتھ تھے اور قلیل عایشہ کے ساتھ اور اقل قلیل معاویہ کے ساتھ اور خوارج کے ساتھ تو شاید صحابہ مین سے کوئی بھی نرہا ہو پس اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ صحابۂ ناجین ہالکین سے بہت زیادہ تھے اور اگر بسبب بلادت ذہن یہ اجمال واعظ صاحب یا اونکے احزاب کی سمجھ مین نہ آئے تو مین اوسکی تفصیل بیان کرتا ہون کہ جسقدر صحابہ جناب رسول خدا کے وقت مین جہاد کفار مین شہید ہوے وہ اعلاے مراتب شہدا پر فائز ہوے اور جو حضرت کے وقت مین اپنی موت سے باایمان مرے اونکی نجات مین بھی کچھ شک نہین اور جو حضرت نے

لہ یعنی معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

بعد اطاعت جناب امیر مین ثابت قدم رہے اونکو تو شیعہ بعد اہلبیت کے افضل امت جانتے ہین
اور جن لوگون نے کہ بعد عصیان توبہ کی اور حضرت کے ساتھ معارک مین شریک رہے اور
ظاہر ہے کہ یہ الاب والوف تھے اونکی نجات مین بھی کچھ شبہہ نہین پس ثابت ہوگیا کہ ہالکین صحابہ
سے ناجین کی تعداد بہت زیادہ تھی اور یہ بات صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے ورنہ اس مین کچھ
شک نہین کہ اس امت مین جو لوگ غیر صحابہ ہین اون مین ہالکین کی تعداد جناب رسول خدا کے
انتقال کے بعد سے ہمیشہ زیادہ رہی اور اب بھی ہے اب اس تقریر کو بحمد اللہ مین یہان ختم کرتا ہون
اور ایک دوسری بات بیان کرتا ہون کہ جو اسکا ضمیمہ ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرات سنیہ ہرگز یہ
نہ سمجھین کہ اونکے خلفاے ثلثہ باعث اصلاح و ترقی اسلام ہین بلکہ حق یہ ہے کہ جسقدر اسلام مین
رخنے پیدا ہوئے اور خرابیان واقع ہوئین وہ سب شیخین کی بدولت ہوئین اور مین انشاء اللہ العزیز
اسبات کو ایک تقریر مختصر مین بالبداہۃ ثابت کیے دیتا ہون واضح ہو کہ امر حق یہ ہے کہ شیخین خصوصاً
حضرت ثانی نے انہدام بیت رسالت و تخریب ارکان دین و ملت مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا اور
یہ امر بدیہی ہے مگر چونکہ حضرات سنیہ کی آنکھون پر تعصب کے پردے پڑے ہوے ہین اور تقلید
مذہب آبائی مین گرفتار ہین لہذا اونکو معلوم نہین ہوتا اور یہ بحث نہایت طویل ہے اور منظور
یہان اختصار لہذا مین ایک عبارت مختصر مین لکھتا ہون پس آگاہ ہو کہ اسلام مین جو خرابیان
واقع ہوئین وہ سب دو کلیون کے تحت مین مندرج ہین اول تخریب بیت رسالت دوم اختلاف
امت اول اظہر من الشمس ہے ابتداے سلطنت معاویہ سے انقراض دولت بنی امیہ تک باستثناے
سلطنت عمر بن عبد العزیز خاندان نبوت و رسالت پر العیاذ باللہ جو سب و شتم ہوا کیا اوسکو کون

[illegible]

نہین جانتا یہانتک کہ ملا نیند بشیرن خطیب جیسے اعیاد وغیرہ مین بھی سول دج تبول علی ابن ابیطالب و حسنین پر لعن و طعن
ہوتی تھی اوس سے کون واقف نہین ہے شہادت حضرت امام حسین اکثر ذریت رسالت و ہتک حرمت اہلبیت نبوت جو یزید پلید کے
وقت مین ہوئی کسپر ظاہر نہین ہے شہادت ائمہ معصومین ہر دو عباسی و قتل و غارت سادات رفیع الدرجات سبب اوقات
جو عہد دولت و سلطنت و حکومت خلفاء بنی امیہ و بنی عباس مین واقع ہوئے اونکا کون انکار کر سکتا ہے
آخر ان سب امور کا سبب اور باعث سوا اسکے اور کیا تھا کہ خلافت و امامت ظاہری خاندان رسالت سے
چھین لی گئی اور غصب کی گئی اور اہلبیت نبوت ضعیف کر دیے گئے اور آحاد امت کے برابر
بھی اونکی قدر و منزلت باقی نرہی اگر یہ خلافت و امارت بعد حضرت رسالت کے حسنین تک یا
باسلسلہ اونکی اولاد امجاد کو پہونچی پاتی تو کون اونپر لعن و طعن کر سکتا کون اونکو قتل کر سکتا
کون اونکے حرم محترم کو اسیر کر سکتا پس لیے منصفو انصاف کرو کہ بانی اور باعث انتزاع
خلافت کا اہلبیت رسالت سے سوا شیخین کے کیا کوئی دوسرا شخص تھا خصوصاً ثانی الذکر
تدبیر و انتظام مملکت مین لاثانی تھے امر دوم یعنی اختلاف امت اور یہ بھی ایسا مین الامس ہے اور
ہر شخص واقف ہے کہ زمانہ وفات بلکہ مرض جناب رسالتمآب سے آج تک روز بروز زیادہ و بیشمار ہو
باعث اسکا بھی وہی قانون ہے کہ جو حکم خدا و رسول کو منسوخ کر کے شیخین نے بنایا تھا کہ جناب
رسول خدا نے استخلاف نہین کیا یعنی اپنے سامنے کسی کو خلیفہ مقرر نہین کر گئے بلکہ خلافت اختیار
امت مین ہے کہ جسکو چاہین اپنا خلیفہ بنالین جیسے کہ سقیفہ بنی ساعدہ مین کہا کرتے تھے کہ جسکے سر پر
ہم اپنا جوتہ رکھدین وہی بادشاہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ قانون ضلالت مادہ ہے جمیع فسادات
و اختلافات کا اسلیے کہ انسان کی آرا مین بالطبع اختلاف ہوتا ہے اور طمع حکومت و سلطنت اور ہر شخص
پس ظاہر ہے کہ جب خلق مطلق العنان ہو گئی اور کوئی حاکم و امیر اونکا منجانب خدا و رسول منصوص نہ رہا

[illegible] خلیفہ ... استخلاف ... اور اگر چھوڑ دون ... [illegible] ... ان استخلف فقد استخلف من ہو خیر منی ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... بخاری ... [illegible] ... مطبوعہ لاہور مطبع محمدی ... تاریخ الخلفاء سیوطی [illegible]

سلک و مقام مین چند آدمی کسی شخص پر اجماع و اتفاق کرینگے وہی خلیفہ و بادشاہ ہو جائیگا اور جب قرابت رسول ہی باعث تخصیص خدا فضیلت نہ ہوئی تو اور کونسا دوسرا امر مخصص ہو سکتا ہے پس خواہ مخواہ یہ امر باعث کثرت خلفا و سلاطین و امرا و اختلاف رعایا و نزاع و جدال و جنگ و قتال و نہب و غارت اموال ہوگا اور عجب طرح کا ہرج و مرج ملک و ملت مین پیدا ہوگا اور یہی سب کچھ دین اسلام مین واقع ہوا اور کوئی قرن ایسا نہین گذرا کہ اہل اسلام کی تلوار آپس کے قتال و جدال سے فارغ ہو کے میان مین رہی ہو اور جو شخص کہ تھوڑی سی بھی تاریخ جانتا ہے وہ اس سے انکار نہین کر سکتا تفصیل مین نہایت طول ہے آخر اس اختلاف فیما بین کا نتیجہ ہوا کہ اکثر بلاد قبضہ اہل اسلام سے نکل کر اور ونکے قبضے مین آگئے اور جو اب ہین اونکے بادشاہ بھی اضعف ملوک و سلاطین دنیا ہین اور روز بروز ضعف اسلام بڑھتا جاتا ہے اور دیکھا چاہیے کیا اسکا انجام ہوتا ہے اور بیشک یہ ضعف و اضمحلال ترقی کرتا جائیگا جب تک کہ خلیفۂ منصوص و منصوب من اللہ و من الرسول کی سب مسلمان اطاعت نکرین اور وہ زمانہ ظہور قائم آل محمد کا ہے اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجہم واضح ہو کہ امر حق یہ ہے کہ حضرات شیخین ظاہر مین تو بیشک مسلمان ہوئے مگر حقیقت مین صدق دل سے کبھی ایمان نہین لائے اور محبت اصنام و اوثان کہ جنکی پرستش مین شیخوخیت تک مصروف رہے کبھی اونکے دل سے نہین گئی اور تعصب دین آبائی ہرگز اونکے صمیم قلب سے برطرف نہین ہوا ابتدا سے اسلام مین گو بظاہر کچھ طمع دنیا معلوم نہین ہوتی تھی مگر حقیقت مین یہ دنیا ہی کی طمع سے اسلام لائے تھے اس سبب سے کہ نبوت ختم الانبیاء والمرسلین ایک مشہور بات تھی کہ تمام اہل کتاب اسکو جانتے تھے اور کل کاہن اس بات پر اتفاق کر چکے تھے کہ ایک نبی ایسا پیدا ہونے والا ہے کہ جو خاتم الانبیا ہوگا اور تمام ادیان و ملل سابقہ کو منسوخ کر دیگا اور کل علوم از قبیل سحر و کہانت وغیرہ اسکے وقت مین باطل ہو جائینگے چنانچہ سطیح و زرقاء وغیرہ کی پیشین گوئیان مشہور ہین اور کتب تواریخ مین مسطور پس ان دونون بزرگوارون کو یہ حالات زیادہ تر کاہنون کے کہنے سے پہلے سے معلوم

ہو چکے تھے کہ اگر خلافت و حکومت و سلطنت ظاہری بعد آنحضرت صلعم کے انکے اوپر مستقر ہو گا
اور با استقلال بادشاہت کرینگے اور یہ بات ہم اخبار و آثار مقبولہ فریقین سے ثابت کر سکتے
ہین مگر بخوف طوالت یہان کچھ نہین لکھتے ہین اور ان لوگون کے افعال و اقوال و رفتار و کردار
اسپر شاہد ہین اور جس شخص کو کچھ بھی بصیرت ہو گی اور ذرا بھی مزاج مین انصاف ہو گا وہ میری
اس تقریر مختصر سے اس بات کو تسلیم کریگا پس یہ لوگ اوسی بنا پر کہ جو انکے اسلام لانے کا باعث
تھی اول ہی سے اونھین تدابیر مین مصروف ہوے کہ جو اونکے مقصود کے لیے مفید و معین
تھین اور روز بروز عداوت علیؑ ابن ابیطالب انکے دل مین مستقر ہوتی گئی اور یوماً فیوماً ترقی
کرتی گئی اور اسکے چند اسباب تھے **اول** وہی امر ہے کہ جو بیان ہوا یعنی مقصود انکا یہ تھا کہ
بعد حضرت کے امور ریاست و حکومت ہماری طرف منتقل ہون اور آثار و اطوار سے اس بات کا
اونکو یقین ہوتا جاتا تھا کہ جناب رسالت مآبؐ اپنا وصی و خلیفہ علیؑ ابن ابیطالب کو مقرر فرماینگے
اول تو آپ کی شجاعت و سخاوت و علم و حلم و زہد و ورع و عبادت و ریاضت وغیرہ یہ سب
باتین اس امر پر شاہد عادل تھین دوم قربت و قرابت جناب رسول خدا اظہر من الشمس ہے
یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی نے آپ کو آیۂ مباہلہ مین نفس نبی قرار دیا سوم آیات کثیرہ کہ جو آپکی
شان مین نازل ہوا کرتی تھین مثل آیۂ انما و آیۂ قربی و سورۂ ہل اتی وغیرہا کے چہارم احادیث
متواترہ متکاثرہ کہ جو جناب رسالت مآبؐ اپنی زبان معجز بیان سے آپ کے باب مین ہر موقع و
مقام پر ارشاد فرمایا کرتے تھے مثل حدیث نور و حدیث ولایت و حدیث منزلت و حدیث تشبیہ
و حدیث طیر و حدیث خیبر و حدیث مدینۃ العلم وغیرہا کے کہ اگر وہ سب حضرات سنیہ ہی کی کتابون سے
منتخب کر کے لکھی جائین تو ایک مجلد ضخیم تیار ہو جاے **دوم** یہ امر ہے کہ ابتداے حکم جہاد سے آخر
غزوات تک ہزارون کفار و مشرکین آپ کی شمشیر آبدار سے واصل جہنم ہوے چنانچہ اہل سیر و
تواریخ نے اس بات کا تخمینہ کیا ہے کہ تقریباً دس ہزار کافر و مشرک آپ کے ہاتھ سے فی النار ہوے
کہ اون مین سے بعض حضرات شیخین کے عزیز و اقارب بھی تھے اور واقعی یہ ہے کہ اس امر سے

دونون صاحبون کو بہت مدد ملی اور تحصیل مقصود کے لیے اونکو نہایت مفید معین ہوا اسلیے کہ جو لوگ
اسلام لائے خصوصاً مہاجرین اون مین سے بہت کم کوئی شخص ایسا ہوگا کہ جسکا کوئی نہ کوئی عزیز
وقریب آپ کے ہاتھ سے نہ مارا گیا ہو مثلاً ایک حضرات سنیہ کے امیر معاویہ ہین کہ جو خال المومنین
کہلاتے ہین اونکا نانا عتبہ اور اوسکا بھائی شیبہ اور ماموں ولید اور بھائی حنظلہ یہ چارون ایکدن
معرکہ بدر مین آپ کے اور حضرت حمزہ کے دست حق پرست سے اس دنیاے فانی سے اوٹھ گئے
اور جہان گئے ہونگے اونکو حضرات سنیہ خود ہی جانتے ہین اور وہین سے فقط عتبہ کو حضرت حمزہ
سید الشہدا نے قتل کیا اور باقی تین کافر جناب امیر کے ہاتھ سے مارے گئے اور اسی عداوت
معاویہ کی والدہ کہ جنکو حضرات سنیہ سوا اسکے کہ اپنی جدہ فاسدہ کہین اور کیا کہہ سکتے ہین احد مین
لقب آکلۃ الاکباد یعنی جگر خوار سے ممتاز ہوئین پس اس راہ سے حضرات شیخین کو بہت مدد ملی اور
اعوان و انصار بکثرت بہم پہونچے سوم اکثر معارک مین جناب رسول خدا کا جناب امیر کو جمیع صحابہ
مقدم کرنا اور امیر بنانا چنانچہ کتب اخبار و آثار و تواریخ سے ہر شخص پر واضح و ظاہر ہے کہ کبھی جناب پیغمبر
علیہ السلام کو حضرت نے کسی کا محکوم نہین کیا بلکہ جب کوئی لشکر کفار پر آپنے بھیجا ہے تو اگر جناب
امیر اوسمین ہوے ہین تو خود امیر و حاکم ہوئے ہین اور اگر کسی دوسرے شخص کو امیر کرکے بھیجا ہے
تو آپ کو اوس لشکر کے ساتھ نہین بھیجا بخلاف حضرت ابوبکر و عمر کہ اکثر معارک مین یہ لوگ تحت حکومت
عمرو بن العاص و اسامہ بن زید وغیرہ کے رہے اور یہ امر شیخین کے لیے انصار و اعوان کے بہم
پہونچنے کا ایک ذریعہ ہوا کہ اکثر صحابہ کو جناب امیر سے اس بات کا کینہ تھا چہارم حضرت عائشہ
بنت ابوبکر اور حضرت حفصہ بنت عمر کو اولاد جناب خدیجہ الکبرے سے جو عداوت تھی وہ ظاہر ہے
اور قطع نظر سوتاپے کے ایک بڑی جلن ان دونون امہات المومنین کو یہ تھی کہ حضرت خدیجہ الکبرے

ف۱؎ در کل تاریخین بلا اختلاف مشاہد مین ۱۲ [illegible] کل تاریخین مشاہد مین ۱۲ سلہ و حکم عالی چنان صادر شد کہ
اعیان مهاجر و انصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذو النورین و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ بن الجراح
وغیرہم الا علی مرتضی را کہ همراه نکردند در ان لشکر همراه اسامه باشند و نمیخفی حرکات بعضی مردم ایران [illegible] را
برا کابر مهاجرین و انصار امیر گردانید الخ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۱۶۰ مطبوعه مطبع نول کشور لکھنؤ ۱۲ منہ

سلام اللہ علیہا جناب رسالت مآبؐ سے صاحب اولاد تھین اور یہ اس شرف سے بے بہرہ و
بے نصیب چنانچہ جب جناب رسالت پناہ حضرت خدیجہ کی وفات پر اظہار حزن و ملال کرتے تھے تو
حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ آپ کیا ایک ضعیف عورت کے ذکر کا ہیچ کرتے ہین اوسکا ذکر والا کرتے ہین تب آپ
اوسکے جواب مین خفا ہو کے علاوہ اونکے اور فضائل کے اونکے صاحب اولاد ہونیکا بھی ذکر
فرماتے تھے پس چونکہ جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی شادی جناب امیر کے ساتھ ہوئی اور وقت
حسنین علیہما السلام پیدا ہوے لہذا یہ عداوت اون حضرت کے باب مین صرف کرتی تھین اور
اس عداوت کا اثر ان دونون بی بیونکے دونون والد ماجد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دلون
تک علاوہ اور عداوتون کے پہونچتا تھا اور کیونکر نہو کہ علاوہ تعلق ابوت و بنوت کے ان دونون
صاحبونکو بہت بڑی مدد اپنی دونون پیاری بیٹیون سے امر خلافت مین بھی ملنے کی امید تھی
چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جناب رسالت مآبؐ کی مرض موت مین حضرت ابوبکر صدیق نے اجازہ
پیشنمازی اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ ہی سے پایا انتہی از کتاب یہان تک جو یہ تقریر ہوئی تو کسی
چاہیے کہ اسکو یاد رکھے اور اگر طالب حق ہے تو اب حضرات شیخین کی حسن تدبیرات کو ملاحظہ کر
کہ کیا ہوا وہ جنھون نے خلافت لینے کے باب مین کین تدبیر اول سعی کہ جیش اسامہ ہے اور یہ قصہ
مختصر یہ ہے کہ چونکہ جناب رسول خدا اس امر سے واقف تھے کہ حاسدین و مفسدین میری وفات
کے بعد جناب امیر المومنین کو خلافت نہ پہونچنے دینگے اور خود اوسکے مدعی ہو جاینگے لہذا آپ نے
اپنی مرض موت مین چاہا کہ یہ لوگ مدینہ منورہ سے کہین باہر چلے جائین اور میری وفات مین

[illegible]

یہان موجود نرہین تاکہ اس خلافت حقہ مین کوئی نزاع واقع نہو چنانچہ اسی بناپر آپ نے ایک لشکر اسامہ کے ساتھ کیا اور اوسکو کفار موتہ کیطرف جہاد کے لیے روانہ فرمایا کہ اپنے والد ماجد زید کا عوض لینے لے کہ وہ وہان اونھین لوگون کے ہاتھ سے شہید ہوے تھے اور جملہ حساد کو کہ جن سے خوف فساد تھا اوسکے ہمراہ کیا اور یہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور بعد طے کرنے چند منازل کے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے جناب رسول خدا کی اشتداد مرض کی کیفیت شیخین کو لکھ بھیجی اس غرض سے کہ اگر یہ لوگ وقت وفات جناب خاتم الانبیا مدینہ منورہ مین موجود نرہینگے تو مقصود حاصل نہوگا اور مطلب فوت ہو جائیگا پس ان لوگون نے اس باب مین یہ تدبیر کی کہ پہلے تو اسامہ کو دوست بنکے یہ صلاح دی کہ تم مدینے مین واپس جا کے پھر حضرت سے پوچھ لو کہ آپ کے مرض مین زیادتی ہوتی جاتی ہے مین اسوقت مین فتح عزم کردون یا جہاد کفار کی طرف روانہ ہون جب وہ مدینہ مین واپس آیا تو خود بھی اوسکے متعاقب پہونچے اور بنابر عدم موجودگی سردار کل لشکر متفرق ہوگیا اور اکثر صحابہ مدینے کو پھر آئے اور حضرت جب اس واقعہ پر مطلع ہوئے تو متخلفین جیش اسامہ پر لعنت[1] فرمائی اور یہ قصہ بتفاوت یسیر اہل سنت کی اکثر کتب تفاسیر و تواریخ مین ثبت ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ حالت شدت مرض مین کوئی موقع باہر لشکر بھیجنے کا اور صحابہ کو اپنے پاس سے جدا کرنے کا نہ تھا جب تک کہ کوئی مطلب عمدہ اور اہم پر مشتمل نہ ہو وہ یہی تھا کہ آپ نے چاہا کہ سب مفسد مدینہ منورہ سے باہر چلے جائین کہ میرے بعد خلافت علی ابن ابیطالب مین کسی طرح کی نزاع اور فساد نہو اور یون باتین بنانے کی اور بیہودہ تقریرین کرنے کی تو بات ہی اور ہے اور تاویلات کا دروازہ ہر باب مین کھلا ہوا ہے اور اس کتاب کی باب نہم فصل اول مین یہ مبحث لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالے

---

[1] انہ صلعم قال جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا ملل و نحل شہرستانی مطبوعہ مطبع عثمانیہ صفحہ ۹ یعنی تحقیق جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے اللہ اوس شخص پر کہ جو اوس سے تخلف کرے یعنے لشکر کے ہمراہ جانے سے باز رہے ۱۲ منہ

تدبیر دوم قضیۂ طلب قرطاس ہے کہ جناب رسول خدا نے چاہا تھا کہ حالت مرض مین ایسا کچھ لکھدین کہ یہ امت آپکے بعد گمراہ نہو مگر حضرت عمر کو یہ بات پسند نہ آئی اور اونھون نے ہرگز لکھنے نہ دیا اور جناب رسالت مآب کیطرف ہذیان کی نسبت کی اس سبب کہ وہ جانتے تھے کہ کل جو کچھ خم غدیر مین فرمایا ہے اوسی کو آج لکھ بھی دینگے اور تفصیل اسکی انشاء اللہ العزیز اس کتاب کے باب ہشتم مین آتی ہے تدبیر سوم معاملہ امامت نماز جماعت ہے حالت مرض جناب رسالتمآب مین کہ حضرت عائشہ مجتہدہ صدیقہ نے اپنے باپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیدیا اور اظہار اس امر کا کیا کہ جناب رسول خدا کی حکم دیا ہے اور یہ مبحث بھی انشاء اللہ اس کتاب کے باب ہشتم کی فصل دوم مین لکھا جائیگا تدبیر چہارم شورۂ سقیفہ بنی ساعدہ ہے اور اسکی کیفیت مفصل کتب فریقین مین بتفاوت بسیر منقول ہے مختصر یہ ہے کہ جب تک جناب امیر تجہیز و تکفین و تدفین جناب رسول خدا مین مشغول رہے یارون نے اپنا کام کرلیا اور اپنے مقصود اصلی کو کہ جو ابتدا سے اونکے خاطر نشین تھا پہونچ گئے ؎ حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند ٭ تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند

افسوس کہ اونکو وفات جناب سرور کائنات کیطرف کچھ اعتنا بھی نہوئی اور اس واقعۂ ہائلہ کیطرف اپنے مطلب کے آگے مطلق التفات بھی نہ کیا جناب ولایت مآب سے یہ کہان ممکن تھا کہ حضرت رسول کو بے کفن و دفن چھوڑ کے اس صحبت شورے مین شریک ہوتے جب تک آپ تجہیز رسول سے فارغ ہوے صحابہ تجہیز خلیفۂ رسول سے بخوبی فارغ ہو چکے تھے پہلے جب ابوبکر

دیکھا کہ زمانے کا کچھ اور رنگ ہے اور واقعہ خم غدیر کا کوئی ذکر بھی نہیں کرتا تو انصار نے جماعت
میں اختلاف کیا اور کہنے لگے کہ منا امیر و منکم امیر اور چاہا کہ سعد بن عبادہ انصاری کو اپنا امیر کریں
لیکن حضرات شیخین اور اونکے اتباع و اشیاع نے وعد و وعید و ترغیب و تحریص و تہدید سے
اکثر کو ابوبکر کی بیعت پر متفق کر لیا اور مہاجرین کی فضیلت بنا بر ہجرت و قرب جناب رسول خدا
انصار پر ثابت کی واعجباہ کہ مہاجرین کو تو اس سبب سے انصار پر افضلیت ہوئی کہ یہ لوگ
ہموطن و ہمقوم جناب رسولخدا تھے اور علی بن ابیطالب کو قرب و قرابت کے سبب کہ جو اظہر
من الشمس ہے مہاجرین پر کچھ افضلیت نہوئی خیر یہ بحث تو بہت طویل ہے اب میں اصل تقریر
کی طرف رجوع کرتا ہوں بعد اس بیعت اتفاقیہ کے اہل اسلام میں ایسی نااتفاقی پھیلی کہ اکثر
قبائل عرب کہ جو مثل شیخین وغیرہ کے ہمارے حضرت کے وقت میں اسلام لا چکے تھے زمانہ کا
رنگ پھرا ہوا دیکھکر اسلام ہی سے پھر گئے اور مرتد ہو گئے لیکن چونکہ حق سبحانہ وتعالی کو نام
اسلام قائم رکھنا منظور تھا لہذا اہل اسلام کو ونیز فتحیاب کیا اور خلیفہ اول ہی کے وقت
میں اونکا استیصال کلی ہو گیا حضرات سنیہ اس فتح ونیز مابعد کی فتوحات پر کہ جو زمانہ خلفائے
ثلثہ میں ہوئیں کچھ فخر و ناز کرین میں پہلے ہی اس باب میں دو حدیثیں لکھ چکا ہوں ونیز
ایک آیہ اس مقام پر ایسا لکھتا ہوں کہ اوس سے امر حق کا لشمس فی رابعۃ النہار روشن ہے
وہی ہذہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون
فی بضع سنین للہ الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون ۵
بنصر اللہ ینصر من یشاء وھو العزیز الرحیم وعد اللہ لا یخلف
اللہ وعدہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون
ترجمہ مغلوب ہو گئے ہیں رومی بیچ نزدیک ترین زمین کے عرب سے اور وہ بعد مغلوب ہونے
اپنے کے عنقریب غالب آئینگے چند سال میں واسطے خدا کے ہے حکم پہلے سے اور پیچھے سے

لہ جزو بست ویکم سورۂ روم رکوع سوم ۱۲ منہ

اور اوسدن خوش ہونگے سب مومنین ساتھ مدد خدا کے مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے
اور وہ غالب ہے مہربان وعدہ کیا ہے خدا نے نہین خلاف کرتا ہے اللہ وعدہ اپنا و لیکن اکثر
لوگ نہین جانتے ہین انتہی جو کچھ ان آیات بینات کی شان نزول تفاسیر فریقین مین
لکھی ہے ہین اوسکی تلخیص کرکے یہان لکھتا ہون کہ حدود ایران و روم عرب سے ملحق ہین
اور اہل ایران آتش پرست تھے اور اہل روم نصاریٰ جو اہل کتاب ہین اون دونون
ملکون کے بادشاہون مین قریب عرب لڑائی ہوئی اور ایرانی غالب آئے کفار مکہ اس سے
بہت خوش ہوے کہ ایرانی ہم سے مشابہ ہین کہ اہل کتاب نہین اور رومی اہل اسلام سے
اور اہل اسلام کو بہت رنج ہوا حق سبحانہ وتعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ گو اسوقت رومی مغلوب
ہوے ہین مگر بعد چند سال کے غالب آئینگی چنانچہ اسکی بابت یہ آیات نازل ہوے ہین اور
ایسا ہی ہوا کہ بعد چند سال کے جو لڑائی ہوئی تو رومی غالب ہوے اور ایرانی مغلوب اور
یہ دلیل ہین ہے حقیقت قرآن و نبوت پیغمبر آخر الزمان پر کہ اخبار غیب جو فرمایا وہ واقع ہوا
اور تمام تواریخ اہل اسلام و غیر اہل اسلام مین یہ واقعات ثابت ہین کسی مخالف اسلام کو بھی
اس سے انکار نہین ہو سکتا اہل بصیرت و انصاف ملاحظہ فرماوین کہ رومی نصرانی تھے
قائل تثلیث منکر نبوت جناب خاتم الانبیا السیئ کیا اس فتح سے اونکی کچھ حقیقت ثابت ہو گئی
حالانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اونکی فتح کو نصر اللہ فرمایا ہے اور وعدہ فتح کو وعد اللہ پس
کیا اس سے وہ لوگ ناجی ہو گئے اسیطرح فتوحات خلفاے ثلثہ کا بھی حال ہے اور یہ بھی مسلم ہے
کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے کفار و مشرکین پر اپنے حفظ دین مبین کے لیے اونکو نصرت عطا فرمائی
مگر یہ دلیل اونکے نجات و حقیت کی نہین ہو سکتی اور جس طرح کہ اہل اسلام رومیون کی فتح سے
خوش ہوے تھے اوسی طرح شیعہ بھی فتوحات عہد خلفاے ثلثہ سے خوش ہین رنج تو اونکو
اس بات کا ہے کہ خلافت اہل بیت نبوت سے غصب کر لی گئی ورنہ اگر اسد اللہ الغالب کو بھی
پاتی اور ذوالفقار آبدار مثل بدر و احد و خیبر و حنین وغیرہ کے چمکتی تو اس سے بھی زیادہ فتوحات

واقع ہوئین اور کیا بعید تھا کہ اس تیس برس کے عرصے مین کہ جو زمانہ حیات ہادی قوم جناب امیر بعد وفات بشیر و نذیر ہے کوئی کافر و مشرک روے زمین پر باقی نرہتا اور شاید عرب مین یہ دت بھی واقع نہوئی کہ سب تو مسلم کہ جو شیر خدا کے معرکون کو دیکھ چکے تھے خواہ مخواہ آپکی ذو الفقار آبدار سے ڈرتے اور ارتداد کا ارادہ نکرتے اور حضرات شیخین کا لوگونکے دلون مین کیا خوف تھا کہ اونکو بہت سے معرکون مین بھاگتے ہوئے دیکھ چکے تھے زیادہ تر یہی باعث ارتداد معلوم ہوتا ہے لیکن حق سبحانہ وتعالی نے مثل رومیون کے اون لوگون کی بھی مدد و نصرت فرمائی اور اگر حقیقت امر کوئی ملاحظہ کرے تو ان سب فتوحات مین کہ جو واقع ہوئین حضرات ثلثہ کو کیا دخل ہے یہ حضرات تو مسند خلافت پر سے کبھی اوٹھے بھی نہین شیر خدا کی جگہ شیر قالین بنے بیٹھے رہے جتنی لڑائیان فتح کین وہ اہل اسلام نے کہ اونمین سے اکثر وہی لوگ ہین کہ جنھون نے توبہ کی اور جناب امیر کے ساتھ ہوکے ناکثین و قاسطین و مارقین سے لڑے لو مستحق جنات نعیم ہوے ہان خوب یاد آیا ایک مرتبہ خلیفہ ثانی لوگون کی ترغیب و تحریص سے بیت المقدس تک تشریف لے گئے تھے مگر خیریت یہ گذری کہ اونکے سامنے وہان کچھ لڑائی نہین ہوئی ورنہ کیا بعید ہے کہ اون کو وہان بھی اپنا وہ معرکہ یاد آجاتا کہ جو کوہ احد پر کیا تھا اور شاید پھر اپنی شان بزکوہی کے ساتھ دیتے یا معرکہ خیبر و حنین کو یاد کرتے شاید اسمقام پر حضرات سنیہ کہین کہ خود لڑائیون مین تشریف لیجانا اون حضرات کے لیے باعث وہن و سبکی تھا کہ خلیفہ وقت تھے تو پھر اسکا کیا

[illegible]

جواب دینگے کہ جناب رسول خدا اکثر غزوات مین خود بنفس نفیس تشریف رکھتے تھے یہانتک کہ
بعض مین آپ کا جسم مبارک مجروح بھی ہوا اسکا جواب حضرات سنیہ کے پاس اور کچھ نہین ہے
سوا اسکے کہ خلفاے ثلثہ کے مرتبے کو حضرت کے مرتبے سے ارفع و اعلے سمجھین اور یہ سمجھ اون
حضرات سے بعید نہین ہے چنانچہ خود واعظ صاحب نے اسی رسالہ مین حضرت عمر کو سیکڑون
جگہ جناب رسول خدا پر ترجیح دی ہے اور اونکی راے کو حضرت کی راے سے بہتر اور قرین
صواب سمجھا ہے اور حضرت کے بعض اقوال و افعال کو عبث اور بیفایدہ قرار دیا ہے پھر
جب حضرات شیخین انتزاع خلافت حضرت شاہ ولایت و اہل بیت نبوت سے کر چکے اور اس طرف
سے اطمینان ہوا تو چونکہ اول کبیر السن و شیخ فانی تھے اور حضرت ثانی نے اسی بنا پر اونکو خلیفہ
کیا تھا کہ یہ جلد دنیا سے تشریف لیجاینگے اور اونکے بعد مین خلیفہ ہونگا لہذا اونکو اپنے مقصود کے
حاصل کرنے کی فکر ہوئی اور ایسی تدبیر بینظیر کی کہ بلا منازعت خلافت نہایت آسانی سے
خلیفہ ہو گئے اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو نزاع و احتضار کی حالت ہوئی تو اون
بیچارے سے اپنے نام عہدنامہ خلافت لکھوا لیا حالانکہ خود اونکا اجتہاد زمانہ رسول خدا مین اسکی
طرف منحرف ہوا تھا کہ آپ کو کچھ لکھنے نہ دیا اور آپکے کلام ائتونی بقرطاس الحدیث کو ہذیان لغو
سمجھا لیکن یہان اوسکو بھول گئے اور اپنے قول حسبنا کتاب اللہ کو بھی فراموش کر دیا اور اجماع
امت کو بھی بالاے طاق رکھدیا لیکن شاید حضرات سنیہ اس مقام پر یہ کہینگے کہ مجتہد کو اپنی
زندگی مین اپنے اجتہاد سے عدول کرنا جائز ہے سارہا کہون اب ایک لطیفہ اور سنیے
کہ چونکہ حضرت عمر خوب جانتے تھے کہ اجماع کی بنا پر خلافت کا ہونا مثمر نزاع و جدال اور جنگ
و قتال ہے اور انواع و اقسام کے فسادات اسپر مترتب ہو سکتے ہین شاید کبھی میرے خلاف
مجمع ہو جاے یا میرے بعد کبھی لوگ خلافت علی بن ابیطالب پر مجتمع ہو جائین لہذا اوس اپنے کیے
ہوئے کو لڑکون کے گھروندے کیطرح بگاڑ ڈالا اور جھٹ فرما دیا کہ بیعت ابوبکر ناگہان
یکایک واقع ہوگئی اور حق تعالی نے اوسکے شر سے مسلمانون کو بچا لیا اب جو کوئی ایسا کرے وہ

قابل نقل ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اس حدیث حضرت عمر کی تحقیق انشاء اللہ العزیز
اسی کتاب کے باب اول کے جواب مین آئیگی اب یہان خلافت لینے کی تدبیرین تو ختم
ہوگئین اب اون تدبیرون کو سنیے کہ جو حضرات شیخین خصوصاً ثانی نے خاندان رسالت کے
ستانے مین کین اور وہ سب موثر اور کارگر ہوئین تدبیر اول فدک وغیرہ و نیز خمس کو
اہل بیت سے غصب کرلیا تاکہ معاش کیطرف سے اونکو حالت اضطرار پیدا ہوجاے اور
فقر و فاقہ کے سبب سے اہل دنیا مین سے کوئی اونکے نزدیک بھی نجاے اور یہ بحث اس
کتاب کے باب ششم مین آئیگا تدبیر دوم جب ان سب باتون سے اطمینان ہوا اور اپنی
حکومت اور استقلال سلطنت کی بخوبی تدبیرین کرچکے اور اہل بیت علیہم السلام کی تضعیف
مین بھی کامیاب ہوے تو اب اپنے مابعد کی فکر ہوئی اور یہ خوف پیدا ہوا کہ میرے بعد اہلبیت
کی طرف کہین خلافت منتقل نہ ہوجاے لہذا اسکی تدبیر شروع کی چونکہ اس بات کو
خوب جانتے تھے کہ بنی امیہ سے زیادہ کوئی دشمن بنی ہاشم کا روے زمین پر نہین ہے لہذا
چاہا کہ یہ حکومت و سلطنت اونکی طرف منتقل ہو چونکہ جسقدر خاندان رسالت سے عداوت
تھی اوسیقدر اپنے معبودان قدیم یعنی اصنام قریش کی محبت اور ابوسفیان اونکی فوج کا
ہمیشہ سالار و سردار رہا لہذا قربۃ الی اللات والعزے ومناۃ الثالثۃ الاخری اوسکی خلافت
نسبتہ حضرت معاویہ کو پہلے امیر شام مقرر کیا چنانچہ خود واعظ صاحب نے بھی اس کتاب کے
باب نہم فصل سوم صفحہ ۱۴۳ مین لکھا ہے کہ امیر معاویہ حضرت عمر کے دوران مین امیر دمشق بنایا
گیا تھا وہ تو اس بات سے مجبور تھے کہ صحابہ اس امر کو قبول نکرینگے ورنہ اپنی زندگی ہی مین امیر
معاویہ کو امیر المومنین و خلیفہ سید المرسلین بنا دیتے اس سبب سے کہ اس سے زیادہ لائق

لہ کتاب ملل و نحل شہرستانی مطبوع مطبع عثمانیہ کے ص ۱ مین یہ قول حضرت عمر کا لکھا ہوا ہے کہ الا ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق بیعت ابوبکر کی ناگہانی تھی دفع کیا اللہ نے اسکی برائی کو پس جو شخص کہ پھر مثل اسکے کسی سے بیعت کرے تو اوسکو قتل کرو ۱۲ منہ

وفائق اور قابل اونکی جانشینی کے اور دوسرا کون ہوسکتا تھا کہ وہ بھی تدبیر مملکت اور انتظام امور سلطنت مین اونسے کچھ کم نہ تھا چنانچہ وہ خود اکثر تعریفین بھی کیا کرتے تھے لیکن جب اس سے مجبور ہوئے تو مرتے وقت دوسری تدبیر کی یعنی جب ابولولو نے زخم کاری لگایا اور اوس سے جانبری کی کچھ صورت نہ معلوم ہوئی تو اس مطلب کو ایک ایسے پردے مین پورا کیا کہ اوسمین کسی طرح کی بدنامی اپنے ذمے بعد موت بھی عائد ہو اور اہلبیت رسالت کا عموماً اور شاہ ولایت کا خصوصاً کام تمام ہوجاے اور اس آہ سے بھی سنیون کے نزدیک شیعون کو جناب رسالت مآب پر تشنیع ہوسکتی ہے کہ بقول حضرت عمر جناب رسالت مآب نے جو کاغذ اور دوات طلب کی تو یہ ہذیان بکنے لگے تھے اور معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد عقل مین فتور آگیا تھا لیکن نہ مرتے وقت ابوبکر کی عقل مین فتور آیا کہ اونھون نے ثانی لاثانی کے نام خلافت نامہ لکھدیا اور نہ حضرت عمر کی عقل مین کچھ اختلال ہوا کہ اونھون نے اس خلافت کو شورے پر منحصر کیا اب اس باب مین منجملے حضرت کی خوش تدبیری کو ملاحظہ کیجیے کہ یہ فعل انکا کسقدر مصالح پر مشتمل اور اہلبیت رسالت کے لیے کیسا موثر تھا تفصیل مختصر اس اجمال کی یہ ہے کہ اونھون نے یہ حکم دیا کہ میرے بعد چھ آدمی لائق خلافت ہین ایک حضرت علی ابن ابیطالب دوسرے عثمان بن عفان تیسرے سعد بن ابی وقاص چوتھے طلحہ بن عبید اللہ پانچوین زبیر عوام چھٹے عبد الرحمن بن عوف پس یہ چھ آدمی ملکے آپس مین شورے کرین اور تین روز کے اندر اپنے درمیان مین سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرین

لہ کتاب روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور کے ص ۲۶۴ سے ص ۲۶۷ تک اور تاریخ الرسل والملوک لابی جعفر محمد بن جریر الطبری جزو اول مجلد خامس مطبوع مطبع لیڈن کے صفحہ ۲۷۷ سے صفحہ ۲۷۹ تک یہ قصہ شورے مفصل لکھا ہوا ہے جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے اور ان دونون کتابون کے سوا اور کتب تواریخ مین بھی مذکور و مسطور ہے کسی مین بالاجمال اور کسی مین بالتفصیل ۱۲ منہ

اور اگر آپس مین اختلاف آرا ہو تو کثرت رائے پر حکم کیا جایگا اور اگر تین شخص ایک طرف
ہون اور تین شخص ایک طرف تو جس طرف عبد الرحمن بن عوف ہوا وہفین لوگون کی رائے
پر عمل کیا جاے لے منصفو انصاف کرو کہ عبد الرحمن بن عوف کی ترجیح کی وصی رسول و
زوج بتول علی بن ابیطالب پر کون سی وجہ ہو سکتی ہے حضرت عمر نے ان سب حضرات کے
فضائل بھی بیان فرماے تھے اونکی تفصیل مین طول ہے عبد الرحمن بن عوف کی وجہ
افضلیت یہ بیان فرمائی تھی کہ ایکدن اونھون نے حسنین علیہما السلام کو جھوک مین
کھانا کھلایا تھا اور جناب رسول خدا نے اسکے عوض مین دعاے خیر فرمائی تھی مصرع
عجیب واقعہ و طرفہ ماجراے ہست ؂ کہ حسنینؑ کے کھانا کھلانے والے کی تو یہ قدر و منزلت
اور خود وہ صاحبزادے کہ جو بقول جناب رسول خدا سردار جوانان اہل بہشت ہین اور اونکے
والد ماجد کہ جو اپنا افضلہا کی فضیلت سے ممتاز ہین اونکی کچھ بھی وقعت نہو سارا بالکیون
خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب پھر شورے کا حال و حضرت عمر کا حکم محکم سنیے کہ ابو طلحہ انصاری
کو بلا کے حکم دیا کہ تو پچاس آدمی مسلح لیکے اصحاب شورے پر موکل رہ اور اونکو تاکید کر کہ جلد
اس قضیہ کا فیصلہ کرین اور اگر ایک شخص یا دو شخص اختلاف کرین تو فوراً اونکو تیغ تیز سے
قتل کر سبحان اللہ یہان سنیون کی بنائی حدیث عشرہ مبشرہ کی فضیلت بھی رخصت
ہو گئی اسلیے کہ یہ چھ آدمی سب عشرہ مبشرہ مین داخل ہین پس اگر ایک یا دو انمین سے بحکم
حضرت عمر قتل کیے جاتے تو معلوم نہین کہ حضرات سنیہ قاتل و مقتول کے باب مین کیا تجویز
فرماتے لیکن ہان باب اجتہاد وسیع ہے آمدم بر سر مطلب ظاہر ہے کہ اس شورے کے
حکم دینے سے خلیفہ ثانی صاحب کے دو مطلب تھے اول یہ کہ خلافت حضرت عثمان کو پہونچے
کہ وہ بھی بنی امیہ مین سے تھے تاکہ یہ نصیب ہون اور معاویہ امیر شام نائب اور استیصال
اہل بیت کرام مین کوئی دقیقہ باقی نرہے اور اس سر خفی کا کشف اسطرح بخوبی ہوتا ہے کہ حضرت

لہ کتاب روضۃ الصفا مذکور ص [illegible] سنہ [illegible] تاریخ طبری مجلد مذکور ص [illegible] و تاریخ روضۃ الصفا مذکور ص [illegible] ۱۲ منہ

عمر کہ جو افلاطون زمانہ تھے بخوبی جانتے تھے کہ عبد الرحمن بن عوف داماد حضرت عثمان ہے لہذا
اونسے عدول نکریگا اور سعد بن وقاص ابن عم عبد الرحمن بن عوف ہے وہ اوسکی رائے
سے تجاوز نکریگا پس جب تین ایک ہوگئے تو بالفرض واللہ یہ اگر طلحہ و زبیر جناب امیر سے
موافقت بھی کی تو کیا ہو سکتا ہے خواہ مخواہ خلافت عثمان پر منتقل ہوگی اسلیے کہ رائے عبد الرحمن
کی مقدم کی گئی ہے پس اس تدبیر میں بھی خلیفہ ثانی کامیاب ہوئے اور خلافت حضرت عثمان
کو پہونچ گئی اور کیونکر نہ کامیاب ہوتے کہ قاعدہ ہی ایسا سمجھ کے مقرر کیا تھا کہ ناکامیابی
اوسکے کسیطرح ممکن ہی نہ تھی مطلب دوم یہ تھا کہ جناب امیر بھی بہانہ مشورے کے یون شہید
کیے جائیں اور خاندان رسالت تباہ ہو جاے اسلیے کہ حضرت عمر کو گمان غالب تھا کہ وہ
جناب بسبب اپنی حقیت کے دوسرے کی خلافت پر راضی نہ ہونگے اور خواہ مخواہ مثل زمانہ
ابوبکر کے اختلاف کرینگے فقط اسواسطے ابو طلحہ انصاری کو پچاس آدمیون کے ساتھ
مقرر کیا تھا مگر بسبب صبر و سکوت و حلم شاہ ولایت اس مطلب میں کامیابی نہوئی جناب نے بعد فیصلہ
شورے کے آپنے فرمایا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون اب
موافق تدبیر ثانی خلیفہ ثالث کو خلافت پہونچی تو اونھون نے معاویہ درکنار خود مروان بن الحکم
طرید رسول اللہ کو بلا کر اپنا وزیر اعظم کیا اور کل ممالک محروسہ میں بنی امیہ کو حاکم و عامل مقرر
کیا اور روح خلیفہ ثانی کو اسطرح خوش کیا پس تمام دنیا ظلم و جور سے بھر گئی اور چارون
طرف سے اسقدر مال خراج آنے لگا کہ حضرت عثمان غنی کا گھر بھر گیا اور حشم و خدم اور تجمل
و آرایش و نمود و نمایش میں صرف ہونے لگا چنانچہ کئی سو غلام زرین کمر حضرت عثمان کے
ساتھ رہتے تھے اور مخبر صادق کا یہ قول پورا ہوا کہ جو صحاح اہل سنت میں بھی مقامات عدیدہ مین

[illegible]

بعبارت مختلفہ منقول ہے اور مین ایک حدیث یہان کنز العمال کتاب الفتن جلد ششم مطبوعہ حیدرآباد
کے ص ٩٠ سے نقل کرتا ہون اذا بلغت بنو امیۃ اربعین رجلا اتخذوا عباد اللہ خولا
ومال اللہ دخلا وکتاب اللہ دغلا ابن عساکر عن ابی ذر ترجمہ یعنی جسوقت کہ پہونچینگے بنی امیہ چالیس تک اونکی
تعداد کو تو بناوینگے بندگان خدا کو غلام اور مال خدا کو آمدنی اور کتاب خدا کو فریب انتہی اور ظاہر ہے
کہ حضرت عثمان کے وقت مین بنی امیہ کی تعداد چالیس آدمیون کو بخوبی پہونچگئی تھی پس جب اون
لوگون کا ظلم وعدوان وعصیان وطغیان حد سے تجاوز کرگیا تو فریادیان مصر نے کہ جنکے سردار
محمد بن ابی بکر تھے خلیفہ ثالث صاحب کو گھیر کے اونکے دولتخانہ ہی مین قتل کیا اور خود واعظ
صاحب نے اسی کتاب کے باب نہم فصل سوم ص ١٦٠ مین لکھا ہے کہ محمد بن ابی بکر نے عثمان
کی داڑھی پکڑ کے اونکے منھ پر طمانچہ مارا جب خلیفہ ثالث صاحب کا فیصلہ ہوچکا تو اس امت نے
جناب امیر کیطرف رجوع کی اور حق اپنے مرکز کیطرف پھر آگیا اور حضرت عائشہ کا سوتاپا اور
کینۂ دیرینہ کب اس بات کو اپنی آنکھون سے دیکھ سکتی تھین کہ اونکے باپ اور چچا کی جگہ اونکی
سوت کے داماد کو ملے اور پھر اونکی اولاد تک پہونچے چونکہ مجتہدہ تھین لہذا آیہ قرن فی بیوتکن[1] سے
جواز خروج اور حدیث انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم[2] سے اباحت حرب اور حدیث اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ[3] سے وجوب عداوت علی ابن ابیطالب استنباط کرکے ہمراہ جم غفیر و جمع برنا و پیر بصرہ
مین لڑنے کو تشریف لیگئین اور چونکہ طلحہ و زبیر بھی اس سبب سے کہ جناب امیر سے اونھون نے
ملک مصر کی حکومت مانگی تھی اور آپ نے نہین عطا فرمائی تھی خفا ہوکے چلے آئے تھے اور نکث
بیعت کیا تھا اور پہلے سے ام المومنین کے شریک و سہیم ہوگئے تھے لہذا اور بھی اونکی قوت بڑھی

ف١ یعنی بیٹھی رہو اپنے گھرون مین ١٢ منہ ف٢ جامع ترمذی مطبوع مطبع مجتبائی دہلی سنہ ١٣١٥ جلد ثانی صفحہ ٢٢٦ مین یہ حدیث
اس طرح لکھی ہے عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی و فاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربتم وسلم
لمن سالمتم ترجمہ زید بن ارقم سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے فرمایا کہ
مین لڑنے والا ہون جس سے کہ تم لوگ لڑو اور مین صلح کرنے والا ہون جس سے کہ تم لوگ صلح کرو ف٣ سنن ابن ماجہ مطبوع
مطبع فاروقی واقع دہلی کے ص ١۴ مین بھی یہ حدیث منقول ہے ١٢ منہ ف٣ یعنی بارخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو علی کو
دوست رکھے اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو علی کو دشمن رکھے ١٢ منہ

اور غضب بھی کرین لیکن بمصداق اس آیۂ کریمہ کے وان تظاہرا علیه[1] فان الله هو
مولاه وجبریل وصالح المومنین والملئکة بعد ذلک ظهیرا
شکست فاش کھائی اور بڑی زک اوٹھائی اور طلحہ و زبیر دونون بھی قتل ہوگئے و نعم ما قیل
ہے علی سے عایشہ کیا لڑی تھی رسول اللہ سے گویا لڑی تھی جا کر ادھر ہوا وہ خیال
المومنین ہر چند کہ ہر ماہ صدکو طالب ہوئے تھے اور باوصف حکومت شام و اتباع عوام اسکو
کب گوارا کرسکتے تھے کہ جیسا اونکے غیر ما ارب کا قائل ہوا اونکے تحت حکومت مین اسے
کرین اور پھر اسکی لڑی ہی تھا کہ حضرت نے اوسکو فوراً عہدۂ امارت سے معزول کر دینگے
لہذا علیہ طلب خون عثمان کرکے اور اونکے ولی بنکے آمادہ جنگ وجدال و حرب و قتال
ہوئے اور وہی لڑائی کہ صفین مین ہوئی سبھی جانتے ہین اور جب غلبہ اہل حق ہونے لگا
تو مکر و تلبیس عمرو عاص و رفع مصاحف و قصۂ تحکیم و سفاہت و حماقت ابوموسی اشعری و غدر
و خیانت عمرو عاص اس سے کون واقف نہین ہے اور چونکہ باب اختلاف کھل گیا اور خلیفہ
کہ جو بنا بر قانون شیعین غیر منصوص ہونا چاہیے اوسکی کچھ وقعت ہی لوگون کی نظر مین باقی
نہ رہی اور ہر شخص خود مختار و خودرائے اور مطلق العنان ہوگیا لہذا ایک فتنہ خوارج کا پیدا
ہوا اور نہروان مین ذوالفقار اسد اللہ الغالب سے اونکا استیصال کلی ہوگیا لیکن زمانے نے
مہلت نہ دی اور پھر معاویہ سے لڑنے کی نوبت نہ آئی یعنی حضرت تہیۂ جہاد مین مصروف تھے
کہ دفعۃً ابن ملجم ملعون نے شمشیر دغا ایسی آپکے فرق مبارک پر لگائی کہ اوسی ضرب سے آپ
ماہ صیام مین شہید ہوگئے اور اختلافات کا یہ نتیجہ ہوا کہ خلافت ظاہری جس سے مراد سلطنت
و بادشاہت ہے معاویہ پر مستقر ہوگئی اور بالاستقلال وہ سلطنت کرنے لگا اور جو جو ظلم و جور
اوسنے کیے محتاج بیان نہین ہین مثل قتل خواص شیعیان علی بن ابیطالب کہ جو مومنین

---

[1] یعنے اور اگر غلبہ چاہو گی تم دونون اے عائشہ و حفصہ اوپر پیغمبر کے پس تحقیق کہ اللہ اوسکا کارساز ہے اور جبرئیل ہے
اور صالح المومنین ہے اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہین ۱۲ منہ [2] روضۃ الصفا مطبوع مطبع نول کشور از صفحہ ۵۱۰ جلد دوم
دیدنی ۱۲ منہ [3] جلد دوم روضۃ الصفا مذکور از صفحہ ۵۲۲ دیدنی ۱۲ منہ

مخلصین وعارفین کاملین بلکہ اولیاء اللہ مین سے تھے اور حضرات سنیہ بھی اونکی فضیلت سے
انکار نہین کر سکتے مثل حجر بن عدی وعمرو بن حمق وغیرہ کے اور سب و شتم و لعن و طعن
اہل بیت رسالت پر جاری کی اوسکو سب ہی جانتے ہین آخر جعدہ ملعونہ کو کہ جو حضرت
عائشہ کی تلمیذہ رشیدہ تھی طمع زخارف دنیا سے فریفتہ کر کے حضرت امام حسن کو زہر دغا سے
شہید کروایا بعد اوسکے اپنے ہی سامنے یزید پلید شارب الخمر معلن بفسق کو اپنا خلیفہ و ولیعہد
کر گیا اب جو کچھ اوسنے خاندان رسالت کے ساتھ کیا وہ محتاج بیان نہین ہے لیکن چونکہ
اوسکو عقل دنیا بھی مثل اساتذہ کے نہ تھی لہذا اوسنے بڑی نادانی اور حماقت و سفاہت
کی کہ جو سر مکنون کہ شیخین کے وقت سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا اوسکو ظاہر کر دیا اور سب
اپنے مورثون کی قلعی کھولدی چنانچہ ثمرۂ شجرۂ رسالت و گلدستۂ بوستان امامت امام الثقلین حضرت
امام حسین کہ جو اس امت مین حضرت یحییٰ علیہ السلام سے مشابہ ہین جب اونکا سر مبارک جسم
مطہر سے جدا ہو کر مع سرہاے شہداے کربلا اس ملعون کے سامنے آیا تو خوشی سے پھولے نہ
سمایا اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر جاری کیے چنانچہ تاریخ طبری حوادث سنہ ۶۱ ہجری
مطبوعہ لیڈن صفحہ ۳۷۶ مین مرقوم ہین لیت اشیاخی ببدر شہدوا ❊ جزع الخزرج من وقع الاسل
قد قتلنا القرم من ساداتکم ❊ وعدلناہ ببدر فاعتدل ❊ فاہلوا واستہلوا فرحا ❊ ثم قالوا
یا یزید لا تشل ❊ لست من خندف ان لم انتقم ❊ من بنی احمد ما کان فعل ❊ لعبت ہاشم بالملک فلا
خبر جاء ولا وحی نزل ❊ پہلے دو شعر اسمین سے ابن زبعری کے ہین اور باقی یزید پلید کی تضمین
ہے اب مین ان اشعار کا ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ وہ ملعون کہتا ہے کہ کاش میرے بزرگ
جو بدر مین قتل کیے گئے دیکھتے اضطرار کو قبیلہ خزرج کے برچھے سے نیزون کے
تحقیق کہ قتل کیا ہمنے اشرف کو تمہارے سردارون مین سے اور برابر کیا ہمنے بھی کو بدر کے
پس برابر ہو گئے پس چلاتے اور غل و شور مچاتے خوشی مین آکے بعد اوسکے کہتے کہ اے

۱؎ تاریخ ابو الفدا جلد ثانی مطبوعہ مطبع لیڈن صفحہ ۳۶۴ سے صفحہ ۳۶۶ تک قابل ملاحظہ ہے ۱۲ منہ ۲؎ تاریخ ابو الفدا مذکور جلد ثانی صفحہ ۳۶۵ مین لکھا ہے ۱۲ منہ

یزید نہ قتل کیے جائین تیرے ہاتھ نہین تھا مین اولاد خندف سے اگر بدلا لیتا مین ولاد
احمد سے اوسکا کہ جو اونھون نے کیا تھا کھیلتے تھے بنی ہاشم ساتھ ملک کے پس نہ کوئی خبر
آئی ہے اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے انتہی جس شخص کو کہ ذرہ بصیرت ہو وہ بنظر غور
و تامل ملاحظہ کرے کہ اس خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایسا کافر مسند خلافت
رسول پر بیٹھا اور آپکے منبر اقدس کو اپنے جسم پلید کے جسم سے ملوث کیا فانا للہ وانا الیہ
راجعون جب یہ ملعون عذاب الٰہی مین گرفتار ہوا تو عبید اللہ بن زیاد و اہل شام نے موافق
سنت شیخین اجماع کرکے مروان بن حکم کو مسند خلافت رسول پر بٹھا دیا اور چونکہ وہ شیخ فانی
تھا المختصر جلد مرگیا اور اوسکے بعد یہ خلافت مدت مدید تک اس طرید رسول کے اعقاب مین قائم
رہی اور ان لوگون نے کہ جو موافق سنت شیخین خلیفہ رسول وامیر المومنین کہلاتے تھے باستثنائے
عمر بن عبد العزیز کوئی دقیقہ کفر و زندقہ و فسق و فجور کا باقی نہین رکھا یہان تک کہ محارم کے
ساتھ زنا کرنے کو کچھ عیب نہ سمجھتے تھے اور خلافت رسول کو ذریعہ فسق و فجور کا قرار دیا تھا
اور جانتے تھے کہ جو شخص مسند خلافت پر بیٹھے وہ حساب و کتاب اور عذاب و عقاب روز
قیامت سے بری ہے اور کوئی گناہ و عصیان اوسکے نامہ اعمال مین نہین لکھا جاتا جو
چاہے وہ کرے چنانچہ مختصر حالات ان فساق و فجار کے عنقریب باب اول بحث آیہ استخلاف
مین بیان کیے جائینگے بعد اسکے جب بنی عباس انکے اوپر مسلط ہوے اور خلافت اونکی
طرف منتقل ہوئی تو اونھون نے بھی فسق و فجور مین خلفائے بنی امیہ کے قدم بہ قدم رکھا
اور شیخین کی روش اختیار کی بلکہ عداوت اہل بیت رسول مین تو اونسے بھی زیادہ بڑھ گئے
ہوے اور ان سب کے حالات سے کتب تواریخ اہل سنت و جماعت مملو ہین آخر نتیجہ
اس ظلم و عداوت کا یہ ہوا کہ حق سبحانہ و تعالے نے جسطرح بنی اسرائیل پر بخت نصر وغیرہ
کو مسلط فرمایا تھا اوسی طرح اس امت پر چنگیز خان اور ہلاکو خان اوسکے پوتے کو مسلط فرمایا فاعتبروا
یا اولی الابصار یہ نتائج ہین خلافت خود اختیاری اور قانون شیخین کے جسپر سنیون کو بڑا

فرزند نار ہے کیسا کیسا نمرود ثانی اور فرعون ثانی اور کفر و زندقہ و فسق و فجور مین لاثانی مسند
خلافت رسول پر بیٹھا اور پھر آخر اونکے اعمال و افعال کے وبال سے سب مسلمان غضب
الٰہی مین گرفتار ہو گئے تاتاریون کے ہاتھ سے معذب ہوئے اور بنی اسرائیل کے ساتھ
اس امت کی مشابہت پوری ہو گئی اب اگر کوئی خوش فہم سنی اس مقام پر یہ کہے کہ شیعون کے
نزدیک تو حضرت علی خلیفہ منصوص من اللہ و من الرسول موجود تھے پھر اون سے لوگون نے
کیون اختلاف کیا اور کیسا اختلاف کہ بعد جناب رسول خدا خلفائے ثلثہ کے وقت مین تو
کسی نے اونکی خلافت کو تسلیم ہی نکیا اور بعد خلفائے ثلثہ کے جب اونکو خلافت پہونچی بھی
تو انواع و اقسام کے اختلافات واقع ہوئے اور نزاع و جدال و جنگ و قتال یہانتک ہوئے کہ
کبھی فرصت نملی تو ہم کہینگے کہ ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست یہی تو ہم کہتے ہین
کہ خلیفہ برحق و امام مطلق منصوص من اللہ و من الرسول کی خلافت کو تسلیم نکرنے سے اور اونکی
اطاعت سے انحراف و استنکاف کرنے کے باعث سے یہ سب خرابیان پیدا ہوئین جو کہ
بطور اجمال و اختصار بیان کی گئین مفروض تو یہ امر ہے کہ اگر سب خلیفہ برحق رسول کی اطاعت
کرتے تو رونق مذہب اسلام کی اور زیادہ ترقی ہوتی اور کبھی اسطرح کے اختلافات نہ پیدا ہوتے
اور اس امت مین تہتر فرقے نہو جاتے اور یزید پلید و ولید عنید اور اونکے امثال کی مسند
خلافت پر بیٹھنے کی نوبت نہ آتی اس سبب سے کہ لامحالہ بعد علی مرتضی کے یہ خلافت
ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو کہ جو ائمہ ہدایت ہین پہونچتی اور قیامت تک دین اسلام مین
کوئی رخنہ نہ پیدا ہوتا پس جب امت نے خدا و رسول کا کہنا نمانا اور خلیفہ برحق سے بعد بیعت
خم غدیر منحرف ہو گئے تو فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ کے مصداق ہوئے حق سبحانہ و تعالی
کی حجت اوسکے بندون پر تمام ہو گئی کہ للہ الحجۃ البالغۃ پس اگر قیامت مین اون لوگون سے
حق سبحانہ و تعالی سوال کریگا کہ میرے رسول نے میرے حکم سے اپنے مابعد کے لیے
امام و خلیفہ مقرر کر دیا تھا تم اوس سے منحرف ہو گئے اور اوسکی اطاعت سے عدول

کر کے کیون اختلاف مین پڑے اور ضلالت وگمراہی مین مبتلا ہوے تو اسکا کچھ جواب اس امت کے
پاس نہین ہے سوا اسکے کہ اپنے کیے ہوے پر نادم ہون اور اپنے گناہ وعصیان کا اعتراف
کرین فاعترفوا بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر لیکن اگر حق سبحانہ وتعالی سوال کرے کہ تم لوگ میرے
رسول کے بعد کیون اختلاف مین پڑے اور کیون گمراہ ہو گئے اور کیون تہتر فرقون مین متفرق
ہو گئے تو وہ لوگ سنیونکے مذہب کے موافق یہ جواب دیسکتے ہین کہ اے ہمارے رب تیرے
رسول نے نہ کوئی اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا نہ کوئی ہادی نہ معلم کامل کہ جو رافع نزاع واختلاف ہو
احادیث جو اونسے ہم تک پہونچین اونکے راویون مین اختلاف الفاظ مین اختلاف تیرا کلام
پاک موجود تھا ہمنے اوسکے سمجھنے مین کوشش کی مگر بمقتضاے بشریت ہمارے آرا مین اختلاف
ہو گیا کسی نے کچھ معنی سمجھے کسی نے کچھ خلفا جو تیرے رسول کی مسند خلافت پر بیٹھے وہ خود
فاسق وفاجر وظالم وجبار تھے پھر ہم کیا کرتے اور کسکے پاس جاتے اور کس سے رجوع کرتے
اور کون ہمارے اختلاف کو رفع کرتا اور کون ایسا تھا کہ جو قرآن کے معنی ہمکو صحیح بتا دیتا
اور تیرے رسول کے کلام مین سے جو احادیث کہ صحیح غیر موضوعہ تھین اونسے ہمکو آگاہ
کر دیتا اور اونکے معنی جو حق تھے وہ بھی سمجھا دیتا اور وہ خود معصوم ہوتا کہ اوسکے قول وفعل
مین کچھ گمان نقص وعیب وسہو وخطا کا نہوتا پس اے پروردگار رحیم وغفار تو ہی عدل و
انصاف کر کہ ہمارا اسمین کیا قصور ہے پس سنیون کے مذہب کے موافق سواے اسکے
اور کچھ جواب اسکا نہین ہوسکتا کہ العیاذ باللہ حق سبحانہ وتعالی فرماے کہ میرے یہان
عدل وانصاف کچھ بھی نہین ہے سواے ایک فرقہ کے تم سب جہنم مین چلے جاؤ تمنے
قصور کیا ہو یا نکیا ہو تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا بل شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّا
ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ اور واعظ صاحب نے
اپنے کلام نافرجام کے اخیر مین یہ آیت سراپا ہدایت جو لکھی ہے کہ یریدون لیطفئوا

نوراللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولوکرہ الکافرون ؁ اور اوسکا ترجمہ
حاشیہ پر یون لکھا ہے یعنی چاہتے ہین کہ بجھا دین نور خدا کا اپنے مونھون کے ساتھ اور
اللہ تعالی پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ ناخوش رکھین کافر لوگ انتھی پس ظاہر ہے کہ اس
آیت مین نور سے مراد نور محمدی ہے کہ جسکے انوار ہدایت ازل سے ابد تک ساطع ولامع
ہین اور کسی کے بجھانے سے نہین بجھ سکتے یہی وہ نور ہے کہ جسکو حق سبحانہ وتعالی نے اپنی
تمام مخلوق سے پیشتر پیدا کیا اور حضرت ابو البشر کو جب خلق فرمایا تو اونکی صلب مین ودیعت
رکھا اور اونکی پیشانی مین چمکایا اور اسی نور کی برکت وشرافت وعظمت وجلالت کے سبب
فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ تعظیمی کیا اور پھر یہ نور اصلاب پاکیزہ سے ارحام طاہرہ کیطرف
منتقل ہوا کیا یہانتک کہ حضرت عبد المطلب کی پیشانی مبارک مین چمکا اور بعد اوسکے پھر دو حصے
ہوگیا بڑا حصہ حضرت عبد اللہ کی صلب پاکیزہ مین آیا اور اونکی پیشانی نورانی مین چمکا اور اونکی
صلب سے حضرت آمنہ کے رحم پاکیزہ کیطرف منتقل ہوا اور بعد اسکے عالم وجود وشہود مین جلوہ
افروز ہوا یعنی ولادت جناب رسالت مآب اس دنیا مین ہوئی کہ اوس سے یہ عرصۂ غبرا
منور ہوگیا اور شیاطین کا صعود آسمانون پر سے موقوف ہوگیا [1] الا من خطف الخطفۃ
فاتبعہ شہاب ثاقب ؁ اور اصنام سب منھ کے بھل گر پڑے اور آتشکدہ فارس
بجھ گیا اور طاق کسرے شق ہوگیا اور دریاے ساوہ خشک ہوگیا اور اسکی سوا اور آیات کثیرہ عجیبہ
ظاہر ہوئین کہ جنکی تفصیل کتب تواریخ وسیر مین مذکور ومسطور ہے اور چھوٹا حصہ اوس نور کا
حضرت ابو طالب کی صلب مطہر مین آیا اور وہان سے حضرت فاطمہ بنت اسد کے رحم
پاک کیطرف منتقل ہوا اور جب آپکو درد زہ شروع ہوا تو آپ کعبے مین تشریف لیگئین
اور آسانی وضع حمل کے لیے دعا کرین اور اپنے شکم مبارک کو حیطان کعبہ سے مس کیا تو
بحکم خداے قادر ومختار دیوار بیت الحرام شق ہوگئی اور آپ اوسکے اندر تشریف لیگئین اور

[1] سورۂ والصفت جز بست وسوم ۱۲ منہ

جریر شاعر اور اوسکے امثال و نظائر کو کہ جو مخالفین مین سے تھے مخاطب کر کے اپنے ایک قصیدۂ عینیہ مین یہ شعر اسی باب مین کیا خوب کہا ہے ؎ اخذنا بآفاق السماء علیکم لنا قمراها والنجوم الطوالع

اس تقریر تنویر سے واضح و لائح ہو گیا کہ حقیقت مین چہاردہ معصوم کا ایک ہی نور ہے کہ ذریۃ بعضہا من بعض پس ابتدا سے ولادت کثیر السعادت جناب ختمی مآب سے تمام کفار و مشرکین عرب و مخالفین اہل کتاب اطفاء نور رسالت کا ارادہ کرتے رہے مگر بمفاد آیہ کریمہ سابقہ اپنی سعی و کوشش مین خائب و خاسر ہوئے اور روز بروز اس نور الٰہی کی روشنی بڑھتی گئی اور ترقی ہوتی گئی یہانتک کے نور ہدایت جناب رسالت سے تمام عالم معمور ہو گیا اور اسیطرح بعد وفات رسول مختار اونکی آل اطہار کے اطفاے نور مین جو کچھ کہ مخالفین اشرار نے کوششین کین وہ بھی اظہر من الشمس ہین سب جانتے ہین کہ معاندین نے کوئی دقیقہ مخالفت و عداوت و ہتک حرمت و قتل و غارت اہلبیت رسالت کا اوٹھا نہین رکھا اور ائمہ ہدیٰ مین سے بعض کو تیغ جفا اور بعض کو زہر دغا سے شہید کیا اور سنت سب و شتم و لعن و طعن جو شیاطین بنی امیہ نے جاری کی وہ بھی مشہور ہے اور کتب تواریخ و سیر اہل سنت و جماعت مین مذکور و مسطور لیکن روز بروز مخالفین و معاندین کا شجرۂ ملعونہ بیخ و بن سے قطع ہوتا گیا اور اہل بیت طاہرین کا شجرۂ طیبہ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء روز بروز سبز و شاداب و بار آور ہوتا گیا یہانتک کہ یہ نور ہدایت و ولایت کہ جو مشتق ہے نور نبوت و رسالت سے تمام دنیا مین پھیل گیا اور اسوقت بحمد اللہ تعالیٰ لاکھون بلکہ کرورون شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ تمام اقطار عالم مین موجود ہین پس اے اہل انصاف بغور و تامل ملاحظہ کرو کہ نور خدا سے یہ نور ہدایت مراد ہے یا وہ لوگ کہ جنکو واعظ صاحب اور اونکے اقربا اپنے زعم ناقص مین سمجھے ہوے ہین حالانکہ وہ حضرات سن شیخوخت و کہولت تک بت پوجا کیے اور ظلمت کفر و شرک مین مبتلا رہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭٭ و این ہذا من ذالک ہذا اخر ما اردت ایرادہ فی ہذا المقام بعون اللہ الملک المنعام و لعمری انہ

ظاہر فی کمال الظہور کالنور علی شاہق الطور ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور قولہ پس اس نیاز مند اقل خدام
طلبا نے ان دو کتابوں کی تردید میں یہ رسالہ کتب مرقومہ ذیل میں سے لکھا تفسیر ابن عباس
تفسیر مدارک نسفی تفسیر روح البیان تفسیر کبیر امام محمد فخر الدین رازی تفسیر بیضاوی تفسیر حسینی
صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی مشکوۃ باقی کتب صحاح **اقول** واہ واہ صاحب کیا کہنا
ہندی مثل مشہور ہے کہ اپنے منہ میاں مٹھو ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ کتابیں سنیوں کی ہیں یا شیعوں کی
اگر کہیے گا کہ شیعوں کی ہیں تو صریح سفاہت ہم کہینگے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اگر کہیے کہ سنیوں کی
ہیں تو ہم آپ سے پوچھینگے کہ یہ کیا آپ کی نادانی وحماقت وبیہودگی وسفاہت تھی کہ آپ نے
شیعوں کے مقابلے میں سنیوں کی کتابوں سے استدلال کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو
درپردہ اپنے علما و متکلمین ومفسرین ومحدثین سے بھی عداوت ہے کہ شیعوں کے سامنے
انکے اقوال آپ پیش کرتے ہیں تاکہ وہ انکو کچھ کہیں اور آپ اپنے دلمیں خوش ہوں
یا شاید یہ بات ہو کہ ع نیش عقرب نہ از پے کین است ۔ مقتضائے طبیعتش این است
ورنہ پھر اور کیا بات ہے کیا آپ ایسے نادان ہیں اسقدر نہیں سمجھتے ہیں کہ شیعہ علمائے سنیہ کے قول کو کیون
مانینگے اور انکی کتب کو کب معتبر سمجھینگے اسوقت ہزار حدیثوں سے زیادہ شیعوں کی کتب معتبرہ میں
جناب رسالت مآب اور انکی آل اطہار سے ایسی منقول وماثور ہیں کہ جو آپ کے خلفائے ثلثہ
اور انکے اعوان وانصار واحزاب کے کفر ونفاق پر مشتمل ہیں اور انکے لعن وطعن پر دلالت
کرتی ہیں کیا کوئی سنی ان میں سے ایک کو بھی تسلیم کریگا حالانکہ آپ کے یہان کے رواۃ سب
مجروح ومطعون ہیں اور ہمارے یہانکے رواۃ محفوظ ومصئون یہ بحث بہت طویل ہے اور زیادہ
تر کتب رجال سے متعلق اور اس کتاب میں ایسے مباحث لکھنے کی گنجایش کہاں مگر ایک بات
ہم یہان لکھتے ہیں کہ اگر کوئی بے ایمان دغاباز کاذب مفتری خدا ورسول کے اوپر افترا کریگا اور
جھوٹ باندھیگا تو سوائے طمع دنیائے فانی کے اور اسکا دوسرا سبب کیا ہو سکتا ہے اور یہ بات
سنیوں کے یہان ہمیشہ موجود تھی اور ہمارے یہان مفقود بلکہ اظہار تشیع پر گردن ماری جاتی تھی

ایسی ہی فراست کہ کون ایسا نادان شخص ہوسکتا ہے کہ خدا و رسول پر افترا کرکے اور احادیث کاذبہ اپنی
کتابون مین لکھکے اپنا دین و ایمان بھی کھوئیگا اور اپنی جان بھی دیگا فافہم ولا تکن من الغافلین **قولہ**
اور معتبر کتب مذہب شیعہ سے مثل تفسیر مجمع البیان تفسیر عمدۃ البیان تفسیر لوامع التنزیل تفسیر الصافی اصول
کافی فروع کافی نہج البلاغہ شرح نہج البلاغہ مصنفہ مولوی سلطان محمود طبسی شیعی [illegible]
عباسی انوار الہدایہ شرح الیقین حق الیقین ابواب الجنان تحفہ احمدیہ زاد المعاد تحفۃ العلوم براہین الانصاف قرۃ
اخبار ماتم تحفۃ الاثنا عشریہ ابطین حدیقۃ الشیعہ کتاب جمل حدیث زیب شیعہ وغیرہ وغیرہ **اقول** یہ واعظ صاحب نے
عجب مکر و کید کیا ہے انمین سے بعض کتابین تو سنیون کی ہین کہ انکو شیعون کی کتابون مین محسوب
کیا ہے اور بعض کتابین بالکل غیر معتبر ہین اور پھر یہ عجب لطیفہ ہے کہ ایسی کتب غیر معتبرہ سے بھی جو عبارت
نقل کی ہے وہ بھی اونکے مطلب کے موافق نہین ہے لہذا اوسمین بھی تحریف کی ہے اور بعض کتابین
ایسی غیر مشہور ہین کہ ہم انکو جانتے بھی نہین دنیا مین بہت سی کتابین روز تصنیف ہوا کرتی ہین کوئی
کہانتک اونکا اعتبار کرسکتا ہے متکلم کو چاہیے کہ طرف مقابل کی ایسی کتابون سے استدلال کرے
جو مشہور ہون اور انکو ہر اہل علم جانتا ہو اور بعض کتابین بیشک معتبر ہین مگر اونسے جو عبارتین نقل کی ہین
اونمین اپنے اساتذہ کی سنت پر عمل کرکے تحریف لفظی و معنوی کردی ہے تاہم وہ سنیون کے مطلب کے
موافق نہو سکین وحق یہ ہے کہ وہ بیچارے مجبور ہین کیونکہ شیعون کی کتابون سے انکا مطلب
ثابت ہونا محال ہے تحریف و تبدیل ہی کرکے اونھون نے اپنے جاہل اور نادان ہم مذہبون کا
دل خوش کر دیا اور سمجھ لیا ہے کہ واعظ بیوقوف نہین ہے اونکے اساتذہ و اسلاف کا ہمیشہ سے
یہی طریقہ و شیوہ رہا ہے لیکن اس شخص نے یہ ایک عجیب حرکت کی ہے کہ اپنی کتابون سے جو عبارتین
نقل کی ہین انکو بھی بغیر تحریف کے نہین چھوڑا انشاء اللہ العزیز بندہ ضعیف تصنیف آن مقالات کے
جواب مین کہ جہان واعظ صاحب نے عبارات کتب مذکورہ نقل کی ہین اونکی قلعی کھولدیگا اور اونکے
مکر و کید کو مثل تار عنکبوت پارہ پارہ کر دیگا **قولہ** اور جس کتاب سے کوئی مسئلہ لکھا گیا ہے تو ناظرین
کی سہولت کے لیے حتی الامکان بقید جلد و صفحہ لکھا گیا ہے **اقول** یہ بھی عجیب و غریب بات ہے کہ واعظ صاحب نے

کتاب منقول عنہ کے جس صفحہ کا نشان بتلایا ہے اگرچہ اوس صفحے میں وہ عبارت نہیں نکلتی بلکہ دوسرے
صفحہ میں نکلتی ہے اسکی کیفیت بھی اپنے مقام پر معلوم ہوگی قولہ اور اس کتاب کا نام عجب الاوصاف
فی تنزیہ اہل البدع والاعتساف رکھا گیا اقول واعظ صاحب نے اس رسالہ کا نام جو
اوصاف بھی کے ہیں اونمین سے بعض کی تفصیل اس کتاب کے شروع میں لکھ چکا ہوں اور باقی
انشاء اللہ العزیز آیندہ اپنے اپنے مقام پر بیان ہونگے قولہ وما توفیقی الا باللہ اقول حق سبحانہ و
تعالی شانہ علم یا توفیق قول و فعل باطل کی نہیں عطا کرتا ہے بلکہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم
قولہ فہذا ما اجتمع من الفتن الداعی لطلب اثبات وجہ فی تحریر ہذا النبذۃ لقطع التشویہ فضلا عن سبر
مہدا صلاحہا و اخضر المسلمین ولی الامر فی ہذا التحریر الی فاضل وحید اہل عصرہ فی غرضی حسب
التحریر الاسلامیۃ والتشبث بہ علیہ المسئول من اللہ تعالی ان یعفو عن خطایا و یجود و یتجاوز عنہ بجاہ
خیر البریۃ و اشرف قوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یقبلہ بقبول حسن و یجعلہ وسیلۃ للعفو و ذخیرۃ العاقبۃ
اقول واعظ صاحب نے یہ عبارت عربی اسواسطے لکھی کہ وہ لوگ کہ علم نافہم ہیں اپنے کو عربی دان سمجھکر
دیکھکر خوش ہوں اور جانیں کہ ہمارے مجتہد نے کیسی عربی عبارت لکھ لی ہے ورنہ ایسی
عبارت بے ربط لکھنے سے کیا فائدہ قولہ چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب تحفہ احمدیہ مطبوعہ مطبع
مرتضان لکھنو جلد اول صفحہ ۱۱ سطر ۷ میں لکھا ہے کہ جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہیں اور بدعت
دین میں پیدا کرتے ہیں مثلاً علماء ہیں یا جمع خلائق میں مضامین باللہ و دروغ ذکر کرتے ہیں پس
لوگوں پر فرض و متحتم ہے کہ اظہار و اعلان اونکے فریب و دروغ کا کریں۔ انتہی مخلصاً پس
شیعہ کی اس روایت کے مطابق بھی شیعہ کی بدعت و دروغ کا ظاہر کرنا ضروری ہوگیا ولا قوۃ
الا باللہ اقول واعظ صاحب نے جو عبارت کہ تحفہ احمدیہ سے نقل کی ہے وہ کلام حق و صدق ہے
لیکن وہ اس اپنی نقل میں خوارج کے مشابہ ہیں کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ ان الحکم الا للہ جناب امیر
المومنین خلیفہ بلا فصل جناب سید المرسلین نے اسکو سنکے فرمایا کہ کلمۃ حق یراد بہ الباطل یعنی یہ کلمہ
حق ہے مگر اس سے باطل کا ارادہ کیا جاتا ہے اس مکر و کید میں واعظ صاحب نے عمرو عاص کی تقلید

کی ہے اعنی صفین مین جب اہل بغاوت وطغیان جند اللہ سے لڑائی مین عاجز ہوئے تو عمرو عاص
نے رفع مصاحف کیا اور لشکر جناب امیر کو مخاطب کرکے کہا کہ ہم کو قرآن کی طرف دعوت کرتے ہین
جو کچھ اس مین لکھا ہوا وسپر عمل کرو اور یہ قصہ مشہور ہے او کتب تواریخ و سیر مین مسطور و مذکور و یہ
ظاہر ہے کہ اگر لشکر معاویہ کتاب خدا پر عمل کرتا تو مخبر صادق کی زبان وحی ترجمان سے فیۂ باغیہ کا کیون خطاب
پاتا چنانچہ حدیث حضرت عمار یاسر مشہور ہے اور حضرت امیر المومنین وصی و خلیفہ بلا فصل جناب
سید المرسلین اوس لشکر باغی سے کیون جہاد کرتے اور جو یہ واعظ نے کلام بیہودہ کہا ہے کہ شیعہ کی
اس آیت کے مطابق ہین شیعہ کی بدعت و دروغ کا ظاہر کرنا ضروری ہوگیا تو یہ اوسکا ایسا
دروغ ہے کہ جسکو کسیطرح فروغ نہین ہوسکتا شیعون کے یہان بدعت و دروغ کہان وُنکے
مذہب کے تو جملہ اصول و فروع و کل مسائل دینیہ جزئیۃ و کلیۃ مقتبس ہین انوار ہدایت مشکوۃ
رسالت و مصباح امامت و ولایت سے اور اونکو دروغ کہنا خدا و رسول خدا و ائمہ ہدیٰ پر افترا
کرنا ہے ومن اظلم ممن افترےٰ علی اللہ کذبا قولہ اور اس کتاب کی جملہ گیارہ باب بنائے گئے ہین اقول
شیخ الانصاف کہ واعظ صاحب جسکا جواب لکھنے کے مدعی ہین ایک چھوٹا سا رسالہ ہے کئیس صفحہ کا
تاہم بیچارے اوسکے ایک حرف کا بھی جواب نہین لکھ سکے اور یہ گیارہ باب اونھون نے اسواسطے
بنائے ہین کہ اوسکی عبارت متفرق ہوجائے اور ایک سلسلے مین اوسے کوئی نہ دیکھے تاکہ ایسا نہو
کہ کلام صدق انجام سے کسیکو ہدایت حاصل ہو ورنہ واسطے مناظرہ یہ ہے کہ جس کتاب کا جواب لکھنا
منظور ہو تو جس ترتیب و سلسلے سے وہ کتاب ہو مجیب کو چاہیے کہ اوسی ترتیب و سلسلے سے اسکا
جواب بھی لکھے متکلمین کا ہمیشہ سے یہی طریقہ و دستور رہا ہے اور اسپر بھی اس شخص نے اوسکی عبارت

۵۱ ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یدعوہم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار صحیح بخاری کتاب الجہاد باب مسح الغبار یعنی
عمار کا حال قابل رحم ہے کہ قتل کریگا اوسکو لشکر باغی بلاتا ہوگا عمار اون لوگون کو طرف بہشت کے اور بلاتے ہونگے وہ لوگ
اوسکو طرف آتش دوزخ کے انتہی نہایت تعجب کی بات ہے کہ حضرات سنیہ ایسی احادیث کے ملاحظہ
کرنے کے بعد بھی معاویہ اور اوسکے لشکر کو مخطی فی الاجتہاد اور ناجی سمجھتے ہین حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ جو لشکر مخبر صادق
سے باغی کا خطاب پائے اور لوگونکو آتش جہنم کی طرف بلائے وہ ناجی کیونکر ہوسکتا ہے بل سولت لہم انفسہم امرا ۱۲ منہ

کہین پوری نقل نہین کی کہ ناظر کو سوال وجواب کا حال معلوم ہو اور وہ اسکا انصاف کر سکے
کہ سوال کیسا تھا اور جواب کیسا ہی انشاء اللہ العزیز آیندہ اسکی کیفیت بخوبی معلوم ہوگی **قولہ** پہلا باب
ثبوت خلافت خلفاء الراشدین کے بیان مین **اقول** جنکو کہ آپ خلفاء راشدین سمجھتے ہین امیر المومنین
جناب امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کی خلافت کا منصوص من اللہ و
من الرسول اور آپکا خلیفہ بلافصل جناب سید المرسلین ہونا یہ تو شیعون کا دین ایمان ہے اور
قرآن وحدیث اسپر ناطق ہے رہے آپ کے خلفاء ثلثہ آپ بیچارے ان تینون کی خلافت کیا
ثابت کیجیے گا ہمین گوے وہمین میدان اور یہین تو زبان ہر شخص کے قابو مین ہے جسکا جی چاہے
چاہے دعوی کرے ممکن ہے کہ کوئی شخص کہے کہ مین نمرود و فرعون و شداد کی الوہیت یا
مسیلمہ کذاب و سجاج و اسود بن عیسی کی نبوت ثابت کرونگا نعوذ باللہ منہا مگر ایسے دعاوی
باطلہ کا ثابت ہونا محال ہے لان الحق ابلج والباطل لجلج **قولہ** اہل اسلام پر واضح رہے کہ جب
حق تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اون دس سنتون کا امر کیا جس مین ختنہ اور لبون کا
کاٹنا بھی ہے اور آپ حسب الارشاد اونکو بجا لائے تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ مین تیری اولاد
مین سے بھی بجز ظالمون کے امام وپیشوا بناونگا جیسے حق تعالی فرماتا ہے واذ ابتلی
ابراہیم ربہ بکلمات الی قولہ عہدی الظلمین یعنی یاد کر اے محمد صلعم جس وقت
آزمایا ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے رب نے کئی باتون کے ساتھ پس پورا کیا اونکو ابراہیم نے
فرمایا اللہ نے مین تحقیق کرنیوالا ہون تجھکو لوگون کے لیے امام حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ
الٰہی میری اولاد مین سے بھی کوئی امام کر خدا نے فرمایا کہ مین تیری اولاد کو امام کرونگا پر عہد میرا
ظالمون کو نہ پہونچیگا **اقول** واہ وا واعظ صاحب سبحان اللہ کیا کہنا ہے آپ تو چلے تھے
خلفاے ثلثہ کی خلافت وامامت ثابت کرنے لیکن یہان آپ نے ایسی دلیل مین کلام مجید سے
اونکی خلافت وامامت کے ابطال پر قایم کردی کہ جسکی بابت ابتدا ہی سے علماء و متکلمین
حضرات سنیہ روتے چلے آتے ہین اور کچھ جواب اوسکا نہین ہوسکتا آپکی تو وہی مثل ہے

کیطرف رجوع کرے کہ اوس مین مفصل و مدلل اکثر لکھے ہوئے ہین اور کل کا احاطہ تو بہت مشکل ہے اب مین یہان فقط اس امر کو ثابت کرتا ہون کہ یہ حضرات باتفاق فریقین معصوم نہ تھے اور اس باب مین بھی اختصار کرتا ہون یعنی کتب متعددہ سنیہ سے استدلال نہین کرتا ورنہ بہت سی کتابون سے ممکن تھا و ناظرین اس اختصار کو بھی ملاحظہ فرمائین کہ کس مزہ او لطف کا ہے یعنی ایک ایسی کتاب کی عبارت اس امر کے ثبوت مین نقل کرتا ہون کہ جو ہزار کتابون کے برابر ہے یعنی تحفہ اثنا عشریہ اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جو شخص اپنے مخالف کی رد مین کوئی کتاب لکھتا ہے وہ خواہ مخواہ اسکا بہت اہتمام کرتا ہے کہ ایسی کوئی بات اسمین نہ آجاے کہ ہمارے خصم کو کسی اعتراض کا موقع ملے لہذا شاہ صاحب نے جو عدم عصمت خلفاے ثلثہ کا اقرار کر لیا تو ظاہر ہے کہ یا اس سبب سے تھا کہ تمام حضرات علماے سنیہ کا اسپر اتفاق ہے اور اونکو سواے اقرار کے کچھ چارہ نہوا ورنہ وہ کب ایسی بات لکھنے والے تھے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ لکھنؤ مطبع منشی نولکشور ص ۲۹۳ مین شاہ صاحب جواب طعن سوم ابوبکر مین کہ جو تخلف جیش اسامہ ہے بعد چند جوابات مہملہ کے کہ جنکا جواب الجواب تشئید المطاعن مین قابل دید ہے لکھتے ہین کہ نہایت کار آنست کہ عصمت او مخل خواہد شد و عصمت در امامت شرط نیست بلکہ ضروری عدالت ست و از ارتکاب یک دو گناہ صغیرہ عدالت برہم نمی شود ترجمہ نہایت کار یہ ہے کہ تخلف کرنا جیش اسامہ سے ابوبکر کی عصمت مین مخل ہوگا اور عصمت امامت مین شرط نہین ہے بلکہ جو ضروری ہے وہ عدالت ہے اور ایک دو گناہ صغیرہ کے ارتکاب سے عدالت برہم نہین ہوتی انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ مثل مشہور ہے چھوٹے تو چھوٹے ہی تھے بڑے اور سبحان اللہ ہم تو وعظ بیچارے کی سفاہت پر ہنستے تھے مگر اونکے پیر اونسے بھی زیادہ نکلے کوئی اہل انصاف ملاحظہ کرے کہ تخلف جیش اسامہ کہ جس پر جناب رسول خدا نے لعنت فرمائی ہے اوسکو گناہ صغیرہ سمجھتے ہین اگر ایسا ہی ہے تو پھر ابلیس کا فعل کہ جسپر حق سبحانہ تعالی

لہ کتاب ملل و نحل شہرستانی مطبوعہ مطبع عنانیہ کے صفحہ ۹ مین مرقوم ہے الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال جہزوا جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا ترجمہ دوسرا اختلاف آپکی مرض مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے اللہ اوس شخص پر کہ جدا ہو اوسکے ساتھ جانے سے ۱۲ منہ

نے فرمایا ہے کہ ان علیک لعنتی الی یوم الدین وہ بھی گناہ صغیرہ ہوگا اور ابلیس کی عداوت اوس سے برہم نہوئی ہوگی خیر ہمکو تو اختصار منظور ہے اور اس سالہ واہیہ کے جواب مین زیادہ اپنی تضییع اوقات ہم پسند نہین کرتے ورنہ اس مقام پر شاہ صاحب کی خوب ہی خبر لیتے علاوہ اسکے جو کچھ کہ تشیید المطاعن مین لکھا گیا ہے اوسیقدر کیا کم ہے لہذا پھر ہم اپنے اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین کہ اس عبارت شاہ صاحب سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ عصمت امامت مین شرط نہین ہے اور حضرت ابوبکر معاصی کے مرتکب ہوتے تھے اب ایک اور لطیفہ سنیے کہ خود حضرت ابوبکر بھی اپنی عصمت کے قائل نہین تھے چنانچہ شاہ صاحب موصوف اسی تحفہ اثنا عشریہ کے ص ۲۷۴ طعن ہشتم کے جواب مین لکھتے ہین کہ بعد از رحلت پیغمبر وانعقاد خلافت خود اول خطبہ کہ ابوبکر صدیق خواند ہمین بود کہ گفت کہ اے یاران رسول من خلیفہ پیغمبرم لیکن دو چیز کہ خاصہ پیغمبر بود از من نخواہید اول وحی دوم عصمت از شیطان و این خطبہ او در مسند امام احمد و دیگر کتب اہل سنت موجود است و در آخر خطبہ اش این ہم است کہ من معصوم نیستم پس اطاعت من بر شما در ہمان امور فرض است کہ موافق سنت پیغمبر و شریعت خدا باشد اگر بالفرض بخلاف آن شما را بفرمایم قبول نمائید و مرا آگاہ کنید و این عقیدہ ایست کہ تمام اہل اسلام بران اجماع دارند و کلامی ست سراسر انصاف انتہی موضع الحاجۃ چونکہ عبارت نہایت واضح ہے لہذا تطویل لاحاصل سمجھکر مین نے اسکا ترجمہ نہین لکھا کیون حضرات سنیہ اب بھی کیا تمکو کچھ اپنے خلفاے ثلثہ کی عدم عصمت مین شبہ باقی رہگیا حالانکہ اس عبارت مین خود ابوبکر صدیق کا قول اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تصدیق مکسں شد بدست موجود ہے اور جب بڑے صاحب مین عصمت نہوئی تو منجھلے اور چھوٹے صاحب مین بدرجہ اولی نہوگی کہ اونکے اہل سنت وجماعت ثانی وثالث کا مرتبہ اول سے کم سمجھتے ہین اور اگر کسی سفیہ ونادان کو اسپر بھی ثانی وثالث کے باب مین کچھ شبہہ ہو تو اس عبارت کو شاہ صاحب کے ملاحظہ کرے کہ جو عبارت ماقبل کے بعد بلافاصلہ مذکور ہے ۔ وچون مردم خوگر بودند بریاست پیغمبر و در ہر مشکل بوحی الٰہی رجوع می آوردند وبسبب عصمت پیغمبر او را در ہمہ امور بیچون وچرا اطاعت میکردند

اول خلفا را لازم بود کہ ایشان را آگاہ سازند بر آنکہ این ہر دو چیز از خواص پیغمبر است کہ یوجد فیہ
ولا یوجد فی غیرہ ترجمہ یافتہ میشود در وے ویافتہ نمیشود در غیر وے انتہی کلامہ بس اس سے
تو ثابت ہوگیا کہ عدم عصمت خلفاے اہل سنت کے لیے ضروری ہے اور اس امر کا اظہار بھی
اونپر لازم ہے کہ ہم معصوم نہین ہین اور واقعی بات یہ ہے کہ تمام علماے اہل سنت کا اسپر اجماع
ہے کہ خلفاے ثلثہ معصوم نتھے لیکن مین نے واعظ صاحب ورا ونکے اتباع کی نافہمی اور بے
علمی سے اس عبارت تحفہ کو نقل کیا کہ شاید وہ اسکا انکار کرین ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی پس جب
خلفاے ثلاثہ معصوم نتھے تو خواہمخواہ گناہون کے مرتکب ہوتے ہونگے اور جو گناہ کا مرتکب ہو
وہ پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے کہ ظالم ہے اور اس آیہ وافی ہدایہ اور ترجمہ خود واعظ صاحب سے ثابت
ہو چکا ہی کہ ظالمون کو امامت نہین پہونچ سکتی پس ثابت ہوگیا کہ خلفاء ثلاثہ کو امامت نہین پہونچ سکتی اب کوئی واعظ
صاحب سے پوچھی کہ آپ نے یہ باب تو اثبات خلافت خلفای ثلاثہ کے لیے منعقد کیا تھا پھر آپکی یہ کیا حماقت
تھی کہ اوسمین ایک ایسی آیت لکھدی کہ جس سے اونکی اساس خلافت کا انہدام کلی ہوگیا میرے ذہن مین آتا ہے
کہ واعظ صاحب اسکے جواب مین فرماینگے کہ اسی ایک پر کیا منحصر ہے مین نے تو اس رسالے مین
بہت سی حماقتین کی ہین کوئی کہانتک مجھسے ہر ہر حماقت پر سوال کریگا آخر تھک کر ساکت ہو جائیگا
ہذا ما تضحک منہ الثکلی اب مین بعون اللہ تعالی حضرات سنیہ کے اور علماے اعلام کی عبارت سے
اپنے مطلب کو ثابت کرتا ہون چنانچہ **تفسیر کشاف مطبوع مطبع محمد افندی جز اول**
صفحہ ۳۲ ذیل تفسیر آیہ لاینال عہدی الظالمین مین لکھا ہے وکیف یجوز نصب
الظالم للامامۃ والامام انما ہو لکف الظلمۃ فاذا نصب من کان ظالما فی نفسہ فقد جاء المثل السائر
من استرعی الذئب ظلم ترجمہ اور کیونکر جائز ہو نصب کرنا ظالم کا واسطے امامت کے حالانکہ امام
سوا اسکے نہین ہے کہ ہوتا ہے واسطے دفع کرنے ظالمون کے پس جسوقت کہ نصب کیا جائیگا
وہ شخص کہ فی نفسہ ظالم ہو تو ٹھیک ہو جائیگی مثل مشہور کہ جس شخص نے کہ چرواہا بنایا بھیڑیے کو
ظلم کیا انتہی اور تفسیر بیضاوی جلد اول مطبوع لکھنؤ مطبع منشی نولکشور ص ۷۷ مین قال لاینال عہدی

الظالمین کی تفسیر مین لکھا ہے اجابۃ الی ملتمسہ وتنبیہ علی انہ قد یکون من ذریتہ ظلمۃ وانہم لاینالون الامامۃ لانہا امانۃ من اللہ وعہد والظالم لایصلح لہا وانما ینالہا البررۃ الاتقیاء منہم ترجمہ یہ قول حق سبحانہ وتعالی کا اجابت ہے واسطے التماس حضرت ابراہیم کے اور تنبیہ ہے اوپر ثابت ہونے کہ تحقیق کہ اونکی ذریت مین سے ظالم بھی ہونگے اور تحقیق کہ وہ لوگ نہین پاسکتے امامت کو اس سبب سے کہ وہی امامت امانت ہے اللہ کی جانب سے اور عہد ہے اور ظالم اوسکی صلاحیت نہین رکھتا اور سوا اسکے نہین ہے کہ پاتے ہین اوسی امامت کو وہ لوگ کہ جو ابرار اور پرہیزگار ہون ذریت حضرت ابراہیم مین سے انتہی اس عبارت سے دو مطلب ثابت ہوے ایک یہ کہ جو لوگ ظالم ہین وہ امامت کو نہین پاسکتے اور دوسرے یہ کہ امامت امانت اور عہد ہے خدا کی جانب سے بس باطل ہوگیا سنیون کا مذہب کلیۃً اس سبب سے کہ وہ امام کو معصوم نہین جانتے ہین اور امامت کو آدمیونکی طرف سے سمجھتے ہین یخربون بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار اب ذرا اپنے امام صاحب کا قول بھی سنیے کہ تفسیر کبیر مطبوع باطنیہ مصر ۱۳۰۸ جزو اول کے صفحہ ۷۴۷ مین لکھا ہوا ہے قولہ انی جاعلک للناس اماما یدل علی انہ کان معصوما عن جمیع الذنوب لان الامام ہو الذی یوتم بہ ویقتدی فلو صدرت المعصیۃ منہ لوجب علینا الاقتداء بہ فی ذلک فیلزم ان یجب علینا فعل المعصیۃ وذلک محال لان کونہ معصیۃ عبارۃ عن کونہ ممنوعا من فعلہ وکونہ واجبا عبارۃ عن کونہ ممنوعا من ترکہ والجمع بینہما محال ترجمہ قول حق سبحانہ وتعالی کا تحقیق کہ گردانئے والا ہون مین تجھکو واسطے آدمیونکے امام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ تحقیق وہی حضرت ابراہیم معصوم تھے کل گناہون سے دلیل اسپر یہ ہے کہ تحقیق امام وہ شخص ہے کہ جسکی اقتدا اور پیروی کیجاے پس اگر صادر ہو معصیت اوس سے البتہ واجب ہوگا ہمارے اوپر پیروی کرنا اوسکی اوس معصیت مین بھی پس لازم ہوگی یہ بات کہ واجب ہوجائیگا ہمارے اوپر کرنا معصیت کا اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ ہونا اوس فعل کا معصیت اسکا یہ مطلب ہے کہ کرنا اوسکا ممنوع ہے اور ہونا اوس فعل کا واجب اس کا یہ مطلب ہے

کہ ترک کرنا اوسکا ممنوع ہے اور جمع کرنا اون دونون کا محال ہے انتہی امام المشککین نے اس
آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر مین اپنے مذہب کے تحفظ کے لیے بڑی بڑی طویل تقریرین کین اور
بہت ہاتھ پاوٴن مارے اور اودھر اودھر بھرے مگر اس سے غافل تھے کہ ان ربک لبالمرصاد
آخر حق سبحانہ وتعالیٰ نے انما الحجۃ اونکی زبان سحر بیان پر ایسی دلیل قاطع جاری کر دی کہ انہدام
اساس مذہب نواصب کے لیے بیل و کلنگ کا کام کر گئی اور قطع شجر نصب کیواسطے تیشہ آبدار سے
بڑھ گئی تبیین اس مقال کی یہ ہے کہ امام صاحب موصوف نے اپنی دانست مین یہ دلیل قائم کی فقط
حضرت ابراہیم کے معصوم ہونے پر اور یہ نہ سمجھے کہ بعینہ یہی دلیل بین ہے امام المسلمین خلیفہ سید المرسلین کے
معصوم ہونے پر بھی اسلیے کہ بنا اس دلیل کی وجوب اطاعت امام ہے اوسکے کل افعال و اقوال مین
اور جسطرح کہ نبی کی اطاعت واجب ہے اوسی طرح امام کی بھی اطاعت واجب ہے اور مین پھر اس
دلیل کو اس مطلب پہ پکر ر بیان کرتا ہون تاکہ عوام کو بھی سمجھنے مین کچھ دقت نہو ظاہر ہے کہ جسطرح ہمارے
رسول آخر الزمان مبعوث ہوے ہین کافۂ انام پر اور تمام خلق پر اونکی اطاعت واجب ہے اسیطرح
اونکے بعد امام کہ جو خلیفہ اور جانشین رسول ہے منصوب ہے تمام خلق پر اور کل امت پر اوسکی طاعت
واجب ہی اور امام وہ ہے کہ جسکی اقتدا اور پیروی کیجاے پس اگر صادر ہو معصیت اوس سے البتہ
واجب ہوگا ہمارے اوپر پیروی کرنا اوسکی اوس معصیت مین بھی پس لازم ہوگی یہ بات کہ واجب ہو جائیگا
ہمارے اوپر کرنا معصیت کا اور یہ محال ہے اس سبب سے کہ ہونا اوس فعل کا معصیت اسکا یہ
مطلب ہی کہ کرنا اوسکا ممنوع ہے اور ہونا اوس فعل کا واجب اسکا یہ مطلب ہے کہ ترک کرنا اوسکا
ممنوع ہے اور جمع کرنا اون دونونکا محال ہے پس ثابت ہوگیا کہ صحت امامت و خلافت کے لیے
عصمت ضروری ہے اور خلفاے ثلاثہ بین باقرار سنیان عصمت نہ تھی پس اونکی خلافت
و امامت صحیح نہین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین اب بمقتضاے الغریق یتشبث
بکل حشیش سنیونکو سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ وجوب اطاعت امام کا انکار کرین اور اپنے
منصوب اول یعنی حضرت ابوبکر کے اوس قول کو بہیان وارد کرین کہ جو مین تحفہ اثنا عشریہ سے اسکے

قبل ازانکہ پیدا کنند یعنی من معصوم نیستم پس اطاعت من بر شما در ہمان امور فرض است کہ موافق سنت پیغمبر و شریعت خدا باشد اگر بالفرض بخلاف آن شمار امر نمایم قبول مدارید و برآن انکار کنید اور یہ قول نامعقول اور مردود ہے رد مختصر اسکی یہ ہے کہ جب رعایا کو مخالفت امام جائز ہوئی تو خواہ مخواہ اونکے آپس مین اختلاف ہوگا اور یہ رفع نہین ہوسکتا جب تک کہ کوئی شخص ثالث حکم نہو اور وجود ثالث محال ہے اسلیئے کہ بعد رسول خدا حصر ہے تمام خلق کا امام و رعایا مین یعنی خواہ مخواہ ایک امام ہوگا اور تمام خلق اوسکی رعیت اور اگر کوئی ثالث فرض بھی کیا جاے تو اوسکے کلام کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے اسلیے کہ عصمت تو بعد نبی بقول خود شاہ عبد العزیز صاحب مفقود ہے اور اگر اوسمین عصمت فرض کیجاے گی تو وہ افضل ہوجائیگا امام سے اور تفضیل مفضول لازم آئیگی اگر کہین کہ حسبنا کتاب اللہ جو کہ حضرت عمر نے کہا تھا تو یہ بھی نامعقول ہے اسلیے کہ اصل محل اختلاف تو یہی ہے تمام اہل اسلام قرآن کو مانتے ہین اور اوسپر ایمان لاے ہین اور پھر اوسمین ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہین ایک فرقہ ایک آیت کے معنی کچھ اور سمجھتا ہے اور دوسرا اوسی آیت کے معنی کچھ اور اور اسیطرح تہتر فرقے ہوگئے کہ سب قرآن پر ایمان لائے ہین پس خواہ مخواہ اس اختلاف کے رفع کرنے کے لیے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوئی کہ جو وہ معنی قرآن کے سمجھے اور بیان کرے اور اوسمین کسیطرح کی شک و شبہہ کو راہ نہو اور یہ بات بغیر عصمت کے حاصل نہین ہوسکتی پس بعد رسول خواہ مخواہ معصوم کا وجود ضرور ہوا اور لامحالہ وہی امام ہوگا نہ غیر اوسکا اور اگر وجود معصوم ضروری نہین ہے تو پھر اختلاف کا رفع ہونا بھی محال ہے اور جب اختلاف نہ رفع ہوا تو انواع و اقسام کا ہرج و مرج پیدا ہوگا اور نوبت جنگ و جدال و جبر و قتال اونکی جیسا کہ اس اصل اصیل کے ترک کرنے سے آج تک ہوا اور کبھی اہل اسلام کی تلوار کبھی خونریزی سے فارغ ہوکر نیام مین نہین رہی اور تفصیل اسکی اس کتاب کی ابتدا مین بیان ہوچکی ہے و نیز رعایا کو خروج کرنا خلیفہ وقت پر ممنوع نہوگا اسواسطے کہ جمیع اقوال و

افعال مین اوسکی متابعت تو واجب ہی نہین پس اگر رعیت کسی قول و فعل امام کو خلاف
قرآن و حدیث سمجھے اور امام با وصف افہام و تفہیم کہنا نمانے تو پھر بیچاری رعایا کو سوائے
خروج کے چارہ کیا ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ انہین اقوال واہیہ سے لوگون کو امام
خلیفہ وقت پر خروج کی جرأت ہوئی اور فرقۂ خوارج پیدا ہوا اور جو اسلام مین خرابیان
واقع ہوئین وہ محتاج بیان نہین ہین پس اگر کوئی سنی صاحب کہین کہ اس قول سے معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر بہت منصف مزاج تھے تو ہم کہینگے نہین بلکہ وہ اس بات کے کہنے پر مجبور
تھے اسلیے کہ جو شخص چالیس برس کی عمر سے زیادہ تک بت پوجا کیا ہو اور بعد اسلام بھی انواع و
اقسام کے معاصی مین مبتلا رہا ہو اور پھر آیندہ بھی اپنے نفس پر گناہ کرنے سے مطمئن نہو اور سب
صحابہ اوسکے ان حالات سے واقف ہون کیونکر ممکن ہے کہ وہ شخص اپنی عصمت کا دعوی کر سکے
پس اگر کوئی کہے کہ وہ ساکت ہی رہتے سوا انصاف کے اسکے اظہار کی کیا وجہ ہے تو ہم کہینگے
کہ اسکی دو وجہ وجیہ ہین مگر تمکو بوجہ محبت حضرت ابوبکر کے کچھ سجھائی نہین دیتا لان حب الشی یعمی
ویصم **وجہ اول** یہ کہ وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ اس سلطنت جمہوری مین جو گناہ ان سے
سرزد ہون ایسا نہو کہ کوئی اونپر معترض ہو اور انسے مواخذہ کرے یا لوگون کے اختلاف کا باعث
ہو لہذا پہلے ہی اونھون نے اس امر کا خود اعتراف کر دیا تا کہ آیندہ اونکا عذر مقبول ہو وجہ دوم
یہ ہے کہ وہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ جناب امیر المومنین خلیفہ برحق رسول خدا مین صفت عصمت
بدرجۂ اتم موجود ہے پس انھون نے چاہا کہ پہلے سے لوگون کے دلمین یہ راسخ کر دین کہ
امامت و خلافت کے لیے عصمت کی ضرورت نہین ہے تا کہ لوگ کسی وقت مین سمجھ کے
منحرف ہو کے اوس جناب کی طرف رجوع نکرین اور باقی مباحث متعلق خلافت و امامت
انشاء اللہ تعالی اسی باب مین آتے ہین **قولہ** تفسیر کبیر جلد ا مطبوعہ مصر ص ۱۱ مین اس آیت
کی تفسیر یون لکھی ہے ان اللہ تعالی اجاب دعاء ابراہیم علیہ السلام فی المومنین من ذریتہ کاسمعیل
واسحق ویعقوب ویوسف وموسی وہارون وداود وسلیمان وایوب ویونس وزکریا ویحیی

وعیسی علیہم السلام وجعل آخرہم محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ذریتہ الذی ہو افضل الانبیاء والائمۃ علیہم السلام اور ترجمہ حاشیہ پر واعظ صاحب اسطرح لکھتے ہین یعنی اللہ تعالی نے قبول کیا حضرت ابراہیم کی دعا کو مومنون مین اوسکی اولاد مین سے اور اونکو امام بنایا جیسے اسمعیل وغیرہ مذکورین اور اخر کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم کی اولاد مین سے وہ جو افضل ہے سب انبیا اور ائمہ علیہم السلام سے بعد اوسکے خود فرماتے ہین کہ پس آپ ہی کے وجود باجود پر امامت مین جہت نبوت تو حسب آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین خاتمہ کو پہونچ گئی پھر آنحضرت کے بعد اولاد ابراہیم مین یہ امامت مین جہت خلافت جاری ہوئی اقول تفسیر کبیر مطبوعہ مصر ہمارے پاس بھی موجود ہے اوسکی جلد اول تو ص ۵۰۷ پر تمام ہوگئی اور واعظ صاحب ص ۷۱۱ کا حوالہ دیتے ہین یہ عجیب بات ہے البتہ ص ۶۶۴ مین یہ عبارت منقول ہے معلوم نہین کہ یہ کیا بات ہے چونکہ اسکا احتمال ہے کہ واعظ صاحب کے پاس تفسیر کبیر کا شاید کوئی دوسرا نسخہ مطبوعہ مصر ہو لہذا ہم اوسپے زیادہ مواخذہ نہین کرتے اب اونکی خدمت مین ہم یہ عرض کرتے ہین کہ واعظ صاحب آپ نے فخر رازی کی اس عبارت کی نقل کرنے مین بھی دو حماقتین کی ہین اول یہ کہ شیعون کے مقابلے پر ایسے شخص کا قول نقل کرنا کہ جسکو وہ ائمہ ضلالت مین سے سمجھتے ہین کیا معنی اور دوسری یہ کہ آپ نے اونکا قول بھی نقل کیا ہے تو ایسا کہ جو آپ کے قول سے بالکل خلاف ہے یعنی آپ نے تو امامت کہ جو اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے اوسکی دو جہتین قرار دی ہین ایک جہت نبوت اور دوسری جہت خلافت اور اونکی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ فقط جہت نبوت کو مانتے ہین اور جہت خلافت کو نہین مانتے ہین بلکہ کئی جگہ اسکی تصریح کر دی ہے کہ اس آیت مین امامت سے مراد نبوت ہے چنانچہ اسی تفسیر کبیر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۶۶۴ مین لکھا ہے کہ قال اہل التحقیق المراد من الامام ہہنا النبی و یدل علیہ وجوہ یعنی اہل تحقیق نے کہا مراد امام سے اسجگہ نبی ہے اور دلالت کرتی ہین اسپر کئی وجہین انتہی بعد اسکے کئی دلیلین اس امر کے ثبوت مین لکھی ہین پھر اون سب دلائل کے بعد ص ۶۶۴ مین لکھا ہے کہ فوجب حمل ہذہ الامامۃ علی النبوۃ یعنی پس واجب ہوا حمل کرنا اس امامت کا اوپر نبوت کے

انتہی اور وجہ یہ ہے کہ فقیہ محقق اپنے اس آیہ وافی ہدایہ سے جو دلائل کہ ابطال خلافت خلفاء ثلاثہ پر قایم کیے ہیں وہ شہاب ثاقب کا کام کر گئے اور آپ کے امام صاحب اوس سے بہاگے اور گریز کرکے یہ مضمون گڑہا کہ اس آیت میں امامت سے مراد امامت نہیں ہے بلکہ نبوت ہے چنانچہ ص ۳۰ میں پہلے تو دلائل فقیہ کو کچھ کمی وبیشی کرکے بیان کیا ہے بعد اوسکے کچھ اوسکا جواب بہی دیا ہے لیکن جب کچھ بن نہیں پڑی تو یہ کرو حیلہ کیا کہ فرمانے لگے علی انا بینا ان المراد من الامامۃ فی ہذہ الآیۃ النبوۃ فمن کفر باللہ طرفۃ عین فانہ لا یصلح للنبوۃ یعنی جو جواب ہمنے شیعوں کو دیا اوسکے اوپر یہ بات زائد ہے کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ تحقیق مراد امامت سے اس آیت میں نبوت ہے پس جو شخص کہ طرفۃ العین بہی ساتھ اللہ کے کافر ہو وہ نبوت کی صلاحیت نہیں رکھتا انتہی مطلب امام صاحب کا یہ ہے کہ خلفائے ثلثہ تو بڑہاپے تک کافر مشرک وبت پرست رہے اور اس آیہ کریمہ کی رو سے ظالموں کو امامت پہونچ نہیں سکتی اور شرک وکفر سے بڑا کوئی ظلم نہیں پس اس آیت سے اونکی امامت وخلافت کیونکر نہ باطل ہوگی لہذا کہدیا کہ یہاں امامت سے مراد امامت نہیں ہے بلکہ نبوت ہے اور کافر ومشرک نبوت کی صلاحیت نہیں رکھتا یعنی امامت وخلافت ہر کافر وبت پرست کو مباح ہے اور یہ نہ سمجھے کہ سوا میرے اس دام کید ومکر میں سوا احمق کے اور کون پہنسیگا اگر خود لفظ امامت امامت پر نہ دلالت کرے تو چاہیے کہ لفظ نبوت بہی نبوت پر نہ دلالت کرے اور اسیطرح کل الفاظ کا دلالت کرنا اپنے مدلولات پر بے اعتبار ہو جائے پس آدمی قرآن وحدیث کے لفظ سے اونکے معنی کیونکر سمجھے ونیز اپنے مافی الضمیر کا کیونکر اظہار کرے اور اگر ایسا ہی ہے تو حضرات سنیہ کو چاہیے کہ شیعہ جو الفاظ اونکے خلفا وعلما وکبرا کی نسبت استعمال کرتے ہیں اونسے اونکے مدلولات نہ مراد لیا کریں اور کسی بات کا برا نہ مانا کریں ونیز امام صاحب اسی تفسیر کے ص ۳۹ میں فرماتے ہیں کہ فالامام اسم من یؤتم بہ کالازار لما یؤتزر بہ یعنی پس امام نام ہے اوس شخص کا کہ جسکی متابعت کیجائے مانند ازار کے کہ جو پہنی جائے انتہی اوس عبارت میں امام صاحب کی فصاحت وبلاغت وتہذیب تشبیہ بہی قابل دید ہے خیر وہ کسی عبارت میں

اپنے مطلب کو ادا کرین مگر ہمارا مقصود اس سے بخوبی حاصل ہوگیا کہ امام نام ہے اوس شخص کا
کہ جسکی متابعت کیجاے پس خلیفۂ رسول کہ بعد رسول جسکی متابعت تمام امت پر واجب ہے
وہ کیونکر اس لفظ سے خارج ہوجائیگا خیر ہمکو تو زیادہ فرصت نہین ہے اور نہ اس رسالہ
واہیہ کے جواب مین طوالت منظور ہے ورنہ اس باب مین ہم امام صاحب کے کل اقوال نقل
کرکے ایسے جوابات مسکتہ لکھتے کہ اونکے تمام اتباع وامومین مبہوت ہوجاتے علاوہ اسکے
کچھ ضرورت بھی نہین ہے اسلیے کہ خطاب ہمارا واغط صاحب سے ہے اور انھون نے خود ہی اپنے
امام صاحب کی تکذیب کردی اور اونکو لعنۃ اللہ علے الکاذبین کا مصداق قرار
دیا اور اگر یہ بات ناگوار ہو تو اونکے کلام کی تصدیق کرین اور اپنے تئین اس آیت کا مصداق قرار
دین لیکن ہم تو واغط بیچارے کے کلام کی تصدیق کرتے ہین اور خود بھی کہتے ہین کہ امامت من جہت
نبوت حضرت ابرہیم کی اولاد مین جناب سید المرسلین وخاتم النبیین کے وجود باجود پر ختم ہوگئی
پھر آنحضرت کے بعد اولاد ابراہیم مین یہ امامت من جہت خلافت جاری ہوئی لیکن اس خلافت سے
خلافت خلفاء ثلاثہ نہین مراد ہوسکتی اسلیے کہ وہ گروہ ظالمین مین داخل ہین جیسا کہ اس سے قبل ہم
ثابت کرچکے ہین بلکہ خلافت وامامت حقہ امیر المومنین امام المتقین ودیگر ائمہ معصومین مراد ہے
اور تفصیل اسکی انشاء اللہ اسی باب مین آیندہ آئیگی قولہ اور حق تعالی نے خلافت کا وعدہ اس
امت مرحومہ کو بدین الفاظ عنایت کیا جو سورہ نور مین ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ الی قولہ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ یعنی وعدہ کیا ہے
اللہ تعالی نے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور کیے ہین کام نیک البتہ خلیفہ کریگا
اونکو زمین مین جیسا کہ خلیفہ کیا تھا پہلون مین سے اور البتہ محکم کریگا اونکے لیے دین اونکا جو
پسند کردیا اونکے لیے اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے
وہ خلفاء زمانہ خلافت مین شریک نہ کرینگے میرا کوئی آہ تفسیر بیضاوی جلد ۲ نسخہ قلمی وتفسیر
مدارک علی الحسینی جلد ۲ صفحہ ۹۹ مین بعبارات مختلفہ بیک مضمون لکھا ہے ان ہذہ الایۃ اوضح

دلیل علی صحۃ خلافۃ خلفاء الراشدین الاربعۃ لان المستخلفین الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہم ہم
یعنی یہ آیت واضح تر دلیل ہے اوپر صحت خلافت چار خلیفوں کے کیونکہ مستخلفین جو
ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ یہی ہین **اقول** وباللہ نستعین اس بات کو سب جانتے
ہین کہ مدعی کے ذمے اوسکے دعوی کا اثبات ہوتا ہے واعظ صاحب نے جو دعوی کیا ہے
کہ یہ آیہ قرآنی ہدایہ صحت خلافت خلفاے ثلثہ پر دلالت کرتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام کو
بھی اوسمین شامل کرکے اربعہ کہتے ہین اب اہل انصاف کو دیکھنا چاہیے کہ مدعی صاحب اپنے
دعوی کے اثبات مین کیا کیا ثبوت پیش کرتے ہین پہلا ثبوت تو دیکھو ہین نے تفسیر بیضاوی
اور تفسیر مدارک سے دیا ہے اب کوئی واعظ صاحب سے پوچھے کہ یہ شیعونکی کتابین ہین یا سنیونکی
اگر کہینگے کہ شیعون کی تو ہم کہینگے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اگر کہینگے کہ سنیونکی ہین تو ہم
کہینگے کہ مخالف کا قول قابل تسلیم ہی یا نہین اگر کہینگے کہ ہے تو ہم کہینگے کہ شیعونکی کتابون مین
بہت سی انکی تفسیر اور سیکڑون بلکہ ہزارون حدیثین خلفاے ثلثہ کے کفر وفسق وارتداد
کے ثبوت مین لکھی ہوئی ہین براہ عنایت واعظ صاحب اون مین سے ایک ہی کو تسلیم کرلین
اور اگر کہینگے کہ مخالف کا قول قابل تسلیم نہین ہے تو ہم کہینگے کہ پھر آپ نے کیا سمجھکر اپنی کتابونکی
عبارتین اپنے دعوی کے ثبوت مین شیعونکے مقابلے مین پیش کی ہین اور کچھ ایک دو جگہ نہین بلکہ
تمام رسالہ انہین مزخرفات سے مملو ہے اور پھر ایک اور بہت بڑا تکلف ہے کہ واعظ صاحب
اپنی کتابونسے بھی جو عبارتین نقل کرتے ہین اوسمین بھی تحریف کرتے ہین چنانچہ اسکی تفصیل آئندہ
معلوم ہوگی **قولہ** بیان شیعہ کہتے ہین کہ اس آیت مین اس وعدے کے موعود لہ یا تو حضرت علی
ہین اور یا حضرت امام مہدی اور قولہ منکم وغیرہ مین ضمیر تعظیماً فرمائی گئی ہے کذا وکذا **اقول**
سنیون سے شیعون کی کسی بات کا جواب تو ہو نہین سکتا اس سبب سے ان لوگون کا دستور
قدیم ہے کہ شیعونکا پورا قول نہین نقل کرتے بمصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ کمی وبیشی کرکے
اپنے حسب دلخواہ لکھتے ہین تاکہ جواب دینے مین آسانی ہو اور پھر بھی کچھ نہین بن پڑتا حق

حق ہے اور باطل باطل انشاء اللہ تعالی یہ بندہ ضعیف ونحیف اس آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر بین
جو امر حق ہے اوسکو عنقریب بیان کریگا فانتظرہ قولہ لیکن یہ فقیر کہتا ہے کہ قولہ تعالی ان اللہ
لا یخلف المیعاد جو سورۂ آل عمران مین آیا ہے اور قولہ ان وعد اللہ حق اہ وغیرہ اس قسم کے
آیات سے باتفاق ہر مذہب وملت کے ثابت ہے کہ اللہ تعالے کا وعدہ سچا ہے اور اللہ
جل شانہ سے خلاف وعدہ محال ہے اقول آمنا وصدقنا یہ تو ہمارا دین وایمان ہے کہ اللہ
تعالی کا وعدہ سچا ہے اور اللہ جل شانہ سے خلف وعدہ محال ہے اس سبب سے کہ خلف
وعدہ عقلا قبیح ہے اور جو فعل کہ قبیح ہو وہ حق سبحانہ وتعالی کے لائق نہین ہے لیکن سنیونکا
مذہب اسکے خلاف ہے اس سبب سے کہ وہ حسن وقبح اشیا کو عقلی نہین سمجھتے ہین اور کہتے
ہین کہ گو اللہ تعالی نے مطیعین کو جنت کا اور عاصیین کو جہنم کا وعدہ فرمایا ہے لیکن اگر وہ سبکو بہشت
یا سبکو جہنم مین داخل کردے تو ممکن ہے چنانچہ ابو الحسن اشعری کہ جو بانی اور مخترع مذہب اہل سنت ہین
نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب نے جنکا علم وفضل وتحقیق وتدقیق سنیون کے یہان
اظہر من الشمس ہے اپنی کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ مین اونکے اعتقادات مقریزی سے
صفحہ ۱۲۴ سے ۱۲۵ تک نقل کیے ہین اور یہ کتاب مطبوعہ بھوپال ہے انھین اعتقاد مین سے
صفحہ ۱۲۵ مین لکھا ہے کہ وہو المالک لخلقہ الفعل بالیشاء ویحکم بما یرید فلو ادخل الخلائق بأجمعہم
النار لم یکن جورا ولو ادخلہم الجنۃ لم یکن حیفا یعنی اور وہی اللہ مالک ہے اپنی خلق کا کرتا ہے
جو کچھ کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جسکا کہ ارادہ کرتا ہے پس اگر داخل کرے کل خلائق کو آتش
جہنم مین تو نہوگا ظلم اور اگر داخل کرے اون سب کو جنت مین تو نہوگا حیف انتہی اور شاہ
عبد الحق صاحب دہلوی کہ جو سنیون کے خاتم المحدثین ہین اپنے رسالہ اعتقادیہ مین کہ جسکا نام
تکمیل الایمان رکھا ہے صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۵ مین فرماتے ہین کہ وے خبر دادہ است کہ مطیعان را ثواب
دہم وعاصیان را عقاب کنم اینچنین خواہد بود کہ وے گفتہ است ولیکن بروے واجب نیست

ے اور یہ عبارت مع شے زائد کتاب ملل ونحل شہرستانی مطبوعہ مطبع غنا ... صفحہ ۷۵ ذیل اعتقادات اشعریہ مین بھی مرقوم ہے ۱۲ منہ

و اگر خواہد خلاف آن کند دیگرے را مجال نہ کہ گوید چرا چنین کردی انتہی شاہ صاحب نے
شیعوں کے خوف سے اس اعتقاد کے لکھنے میں بہت احتیاط کی ہے اور بہت سے پہلو بچا کے
عبارت لکھی ہے ولیکن لا یصلح العطار ما افسدہ الدہر آخر مطلب اسکا وہی ہے کہ اگر حق سبحانہ
و تعالی اپنے وعدہ کے خلاف کرے تو ممکن ہے کوئی قباحت نہیں ہے یہ رسالہ تکمیل الایمان آتی
چھپا ہے مگر اوسکے اول و آخر میں کہیں مطبع کا نام نہیں لکھا ہے قولہ پس اب ہم پوچھتے ہیں
کہ اگر وعدہ آیت وعد اللہ الذین مذکورہ بالا کے موعود لہ حضرت مولا علی تھے تو کسلیے برخلاف
وعدہ حق تعالے نے یہ خلافت حضرت ابا بکر کو عنایت کر دی معلوم ہوا کہ شیعہ کے نزدیک
العیاذ باللہ خدا تعالی بھی وعدہ خلافی کرتا ہے اقول و اعتراض آپ نے ابوبکر کو حق تعالی کا
خلافت عطا کرنا کہاں سے ثابت کیا اور کون سی دلیل اسپر قائم کی اگر حضرت ابوبکر کے
محض تغلب و تصرف کو آپ عنایت حق تعالی سمجھتے ہیں تو پھر دنیا میں جتنے سلاطین جور
گذرے ہیں اس عنایت کے سبب سے آپکو سبکی خلافت و حکومت و سلطنت حق ماننا پڑیگی یہانتک
کہ نمرود و فرعون و شداد کی بھی اور نمرود کی پادشاہت پر تو بموجب آپکی اس تقریر مہمل کے
نص قرآنی موجود ہے کہ حق سبحانہ و تعالے نے اوسکو ملک عطا فرمایا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی
فرماتا ہے الم تر الی الذی حاج ابراہیم فی ربہ ان اتاہ اللہ الملک
الآیۃ ترجمہ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اوس شخص کے کہ حجت کرتا تھا ابراہیم سے اپنے
پروردگار کے باب میں مقابلا اسکے کہ دیا تھا اوسکو اللہ نے ملک انتہی آپکو تو قرآن و حدیث
کے سمجھنے کی کچھ لیاقت تو ہی نہیں نہ آپکا فہم درست ہے نہ دماغ صحیح ہے چونکہ حق تعالی
نے حضرت ابراہیم کو کل آدمیوں کا امام بنانے کا وعدہ فرمایا تھا اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ
ملک نمرود کو عنایت کیا لہذا اپنی تقریر کی بنا پر آپ نمرود کی سلطنت و حکومت حق سمجھیے اور
اللہ جل جلالہ و جل شانہ اور اوسکے خلیل کی نسبت جو آپکا جی چاہے اور منہ میں آئے وہ

ف سورۂ بقرہ جزو سوم ۱۲

کفر بک دیجیے آپ کی زبان مین لگام تو بہی نہین لیکن اس آیہ وافی ہدایہ کا خیال کر لیجیے کہ ما یلفظ
من قول الا لدیہ رقیب عتید **قولہ** بعض شیعہ اس آیت کا معنی یون کرتے ہین کہ قولہ تعالی
یعبدوننی لا یشرکون آہ کی فاعل آیت مذکورہ بالا مین کل لوگ ہین جو حق تعالی کی عبادت
زمانہ خلافت موصوفہ مین کرینگے پس اس آیت مین سے خلفائے ثلاثہ کا زمانہ خارج ہو گیا کہ اونکے
زمانے مین اکثر بلاد مین شرک تھا اور اس وعدے کے موعود لہ امام مہدی ہی ہونگے کہ اونکے
زمانے مین شرک نہوگا **اقول** موافق عادت مستمرہ اسلاف سنیہ کے اس نقل مین بھی اغلاط صاحب نے
کمی و بیشی کی ہے لیکن اس قول ناقص و ناتمام کا بھی کچھ اونسے جواب نہ بن پڑا اور جو کچھ آگے
لکھتے ہین وہ اونکی عبارت اور اس بندۂ ضعیف کا جواب قابل ملاحظہ ہے **قولہ** ہم اسکے
جواب مین کہتے ہین کہ یعبدوننی لا یشرکون کے فاعل اس آیت مین اس وعدے کے موعود لہم
ہین اور حق تعالی اونھین کی خبر دیتا ہے کہ وہ میری عبادت باخلاص و خشوع اپنی خلافت
پاکیزہ کے مبارک اور خجستہ زمانے مین کرینگے اور میرے ساتھ کوئی شریک نہ پکڑینگے پس یعبدون
لا یشرکون سے کل لوگ مراد لینا بالکل خلاف ظاہر ہے اور قرآن کی آیات کے ساتھ افترا پردازی ہے
اقول اس آیت کے موعود لہم آپ اپنے خلفائے ثلثہ اور ہمارے جناب امیر علیہ السلام کو قرار
دیتے ہین اور اب اس عبارت سے یعبدوننی اور لا یشرکون کا فاعل بھی آپنے اونھین کو قرار
دیا ہے جسطرح کہ خلافت اونکے اپنے زمانے مین اونپر منحصر تھی اوسیطرح عبادت خدا اور نفی شرک
بھی انھین لوگون پر منحصر ہو گئی پس بنا بر آپ کے قول فاسد کے یہ لازم ہوا کہ سوا انکے اور کوئی
مسلمان نہ عبادت خدا کرتا تھا نہ شرک سے احتراز بلکہ معاذ اللہ سب بت پرست اور مشرک تھے
نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات اب فرمایئے کہ قرآن کی آیت کے ساتھ کسکی افترا پردازی ثابت
ہوئی **قولہ** بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ امام ممدوح اس آیت کے نزول کے وقت حاضر کیا
بلکہ پیدا بھی نہین ہوے تھے پس خطاب جمع حاضرین متکلم کو غائب واحد پر بولنا اور ضمیر جمع ماضی
استوا وغیرہ کو مفرد وغیر مذکور اور غیر موجود کے لیے تجویز کرنا شیعہ کی ہی افترا پردازی ہے **اقول**

واعظ جی آپ بھی تو نزول قرآن کے وقت موجود نہ تھے پس جو اوسمین حاضرین سے خطاب ہین اوسمین آپ اپنے تئین داخل سمجھتے ہین یا خارج اگر کہیے گا کہ داخل سمجھتے ہین تو بنا بر اپنے مذہب کے حاضر کی ضمیرون مین غائب کو کیونکر داخل سمجھیے گا اور اگر کہیے گا کہ خارج سمجھتے ہین تو اقیموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ سنے چاہیے کہ آپ پر نماز اور زکوۃ واجب نہو اسلیے کہ اسمین اقیموا و آتوا دونون صیغے امر حاضر معروف کے ہین اور کتب علیکم الصیام سے روزہ بھی آپ پر واجب نہوگا اس سبب سے کہ علیکم ضمیر اسمین جمع حاضر کی ہے پس چاہیے کہ نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور روزہ رکھنا سب ترک کر دیجیے جو چیز کہ آپ پر واجب ہی نہین ہے اوسمین زحمت اوٹھانے سے کیا فائدہ ہے ونیز انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ اس مین اجتنبوہ جمع امر حاضر کا صیغہ ہے اور آپ غائب اوسمین داخل نہین ہین لہذا شراب خواری اور قمار بازی وغیرہ اپنے اوپر مباح اور حلال سمجھیے ونیز حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر الایہ اس مین بھی علیکم کی ضمیر جمع مذکر حاضر ہے اس خطاب سے بھی اپنے تئین خارج سمجھکر جو چیزین اس ایت مین ہین اونکو اپنے اوپر حلال سمجھیے اور شراب پینے کے بعد لحم خنزیر کے کباب چکھا کیجیے کہ اس سے بہتر کوئی گزک آپکو نہ ملیگی ونیز لا تقربوا الزنا مین ضمیر جمع حاضر کی ہے اس سے اپنے تئین آپ خارج سمجھکر زنا کو بھی اپنے اوپر مباح سمجھیے ونیز لا تجعل مع اللہ الہا آخر مین لا تجعل صیغہ واحد مذکر حاضر کا ہے اور بنا بر آپ کے مذاق کے ایک ہی شخص کو کہ جو اوسوقت موجود رہا ہوگا ممانعت شرک کی ثابت ہوگی پس آپ تو اس ممانعت مین کسی طرح داخل نہین ہو سکتے لہذا جی چاہے تو شرک بھی ہو جایے اور اگر ان سب باتون سے آپ کے لیے لذات دنیویہ پوری نہون تو ملاحظہ کیجیے کہ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم الایہ مین علیکم ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے پس آپ تو اوسوقت موجود ہی نہ تھے جب یہ آیت نازل ہوئی آپ کو اس ممانعت سے کیا علاقہ لہذا جمیع محارم کو کہ جنکی حرمت اس آیت مین ہے اپنے اوپر حلال سمجھیے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واعظ صاحب آپ کیون

اسطرح کی باتین بناتی ہین جن سے ایسی زک اوٹھاتے ہین اب رہا یہ امر کہ جمع کا اطلاق واحد پر کیونکر ہوسکتا ہے اسکا
جواب میری اس تقریر سے کہ جواب میں شروع کرتا ہون خود ہی ناظرین کی سمجھ مین آجائیگا واضح
ہو کہ امر حق یہ ہے کہ جناب رسول خدا بعد نبوت دس برس مکے مین رہے اور اسلام اسوقت نہایت
ضعیف تھا اور جو لوگ کہ مسلمان ہوے تھے وہ کافرون کے ہاتھ سے بہت تکلیفین اوٹھاتے تھے
اور خوف جان ومال وآبرو مین بسر کرتے تھے بعد اوسکے جب آپنے مدینہ منورہ کو تشریف آوری
فرمائی اور حکم جہاد وارد ہوا جب بھی بوجہ قلت اہل اسلام وکثرت کفار امن حاصل نہوا اور مسلمان
ہمیشہ خوفناک رہتے تھے اور بوجہ خوف کے کسی وقت ہتھیار اپنے جسم سے جدا نہین کرتے تھے
پس حق سبحانہ وتعالی نے یہ وعدہ فرمایا کہ جو اس آیہ وافی ہدایہ مین ہے اور یہ وعدہ ہمارے حضرت
ہی کے وقت مین وفا ہوا کہ خوف اہل اسلام کا امن سے مبدل ہوگیا اور تمام عرب آپکے قبضہ
اقتدار مین آگیا اور اکثر قبائل عرب فوج فوج اسلام مین داخل ہوے اور دین مرتضی کی
جو اس آیت مین ہے تمکین حاصل ہوگئی چنانچہ یہ سورہ مبارکہ اسپر شاہد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ترجمہ
جس وقت آئی مدد خدا کی اور فتح اسلام کی اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین دین خدا
مین فوج فوج کر کے پس تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور استغفار کر تو اوس سے تحقیق
کہ وہی اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے انتہی پس کوئی حالت منتظرہ اس آیہ کریمہ کے مواعید مین باقی
نرہی اور سب وعدے وفا ہوگئے سوا اسکے کہ تمکین دین بعض طبقات زمین مین ہوئی نہ کل مین اور نہ
بعض آدمی مسلمان ہوے نہ کل اور امن بھی فی الجملہ حاصل ہوا نہ کلیۃً پس اس وعدے کا ظہور
فی الجملہ حضرت کے وقت مین ہوا اور جناب مہدی دین کے وقت مین پورا اور کامل ہوگا اور اتمام
کو پہونچیگا کہ تمام عالم کفر وشرک سے خالی ہوجائیگا اور سواے دین مرتضی یعنی اسلام پسندیدہ
کہ جو اس آیت مین موعود ہے اور کوئی دین باطل تمام عالم مین باقی نرہیگا جیسا کہ

اس آیہ کریمہ مین ہے کہ هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ ترجمہ وہ خدا ایسا ہے کہ بھیجا اوسنے رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اوسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش ہون مشرک انتہی پس فی الجملہ غلبہ اسلام کا تو ہوا مگر پورا اور کامل غلبہ اوسی وقت ہوگا کہ جب امام آخرالزمان ظہور فرمائینگے پس اس آیہ وافی ہدایہ استخلاف مین خطاب ہی جناب رسول خدا و کل مومنین سے کہ جو آپکے ساتھ تھے اور فی الجملہ وعدہ بھی آپ ہی کے وقت مین پورا ہوا اور جناب امیرالمومنین کا عہد خلافت بھی مثل آپ ہی کے عہد کرامت عہد کے ہے اور اس وعدے کی تکمیل اور تتمہ باذن اللہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہین اگر کوئی کہے کہ اس آیہ مین وعدہ ہے استخلاف کا اور اوسکے معنی خلیفہ کرنے کے ہین اور خود جناب رسول خدا کے اوپر استخلاف کیونکر صادق آئیگا کیا وہ بھی کسی کے خلیفہ تھے تو ہم اسکا جواب دینگے کہ جسطرح حضرت آدم پر صادق آیا کہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یعنی تحقیق کہ مین گردانے والا ہون زمین مین ایک خلیفہ انتہی تو کیا حضرت آدم کسی کے خلیفہ تھے حالانکہ آپ تو ابوالبشر ہین اور آپکے قبل تو کوئی آدمی بھی روے زمین پر نہ تھا اور حضرت داود کے باب مین آیا ہے یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ یعنی اے داود گردانا ہمنے تجھکو خلیفہ زمین مین انتہی حالانکہ وہ بھی کسی کے خلیفہ نہ تھے بلکہ بعد طالوت کے حق سبحانہ وتعالی نے اونکو ملک عطا فرمایا اور یہ مشابہت کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ سے ایسی ظاہر و روشن ہے کہ جو شخص کچھ بھی چشم بصیرت رکھتا ہو وہ اسکا انکار نہین کرسکتا پس اگر کوئی کہے کہ لیستخلفنہم مین ضمیر جمع ہی اسکا اطلاق فقط آپکی ذات مبارک پر کیونکر ہو سکتا ہے تو ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہی جناب رسول خدا اور کل مومنین سے کہ جو آپکے ساتھ تھے اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ استخلاف کے معنی کسی کو اپنی جگہ خلیفہ مقرر کرنے کے ہین مگر جبکہ اسکی اسناد کسی مخلوق کیطرف ہو لیکن جب اسکی

---

[1] جزو دہم رکوع دہم سورۂ توبہ ۱۲

اسناد حق سبحانہ و تعالی کیطرف ہوتی ہے تو ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنے کے معنی ہو جاتے ہین
چنانچہ بنی اسرائیل کے باب مین آیا ہے کہ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ
فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ترجمہ قریب ہے کہ پروردگار تمہارا ہلاک کرے
تمہارے دشمن کو (یعنی فرعون کو) اور خلیفہ کرے تمکو زمین مین پھر دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہو تم
انتہی ظاہر ہے کہ اس آیت مین خطاب کل بنی اسرائیل سے ہے اور یہ وعدہ اسطرح وفا ہوا
کہ حق سبحانہ و تعالی نے فرعون اور اوسکی قوم کو ہلاک کیا اور بنی اسرائیل کو اونکی جگہ حکومت
اور سلطنت اور خلافت عطا فرمائی اور حاکم اور رسول اونکے حضرت موسی تھے اسیطرح اس آیت
مین خطاب ہے کل مومنون سے اور یہ وعدہ اسطرح وفا ہوا کہ حق سبحانہ و تعالی نے بعض کفار
کو ہلاک کیا اور بعض کو مغلوب کیا اور مسلمانون کو تمام عرب پر مسلط کیا اور کفار کی جگہ اونکو
حکومت و سلطنت و خلافت عطا فرمائی اور حاکم اور رسول اونکے حضرت رسول خدا تھے
حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ کما جاء فی الاحادیث وکما جاء فی القرآن اِنَّا اَرْسَلْنَا
اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا یہ امر حق و صدق
ہے کہ اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین جسکے بیان کرنیکا ہمنے وعدہ کیا تھا اور خود سنیونکی تفاسیر
معتبرہ سے ثابت ہے کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور کل مومنین سے کہ جو
آپ کے ساتھ تھے چنانچہ تفسیر کشاف جزء ثانی مطبوعہ مطبع محمد افندی ص ۹۸
مین ہے الخطاب للرسول صلعم ولمن معہ ومنکم للبیان یعنی خطاب ہے واسطے رسول خدا اور واسطے
اون لوگون کے کہ جو آپ کے ساتھ تھے اور منکم واسطے بیان کے ہے انتہی و نیز تفسیر
بیضاوی جلد دوم مطبوعہ لکھنؤ مطبع منشی نولکشور کے صفحہ ۹۰ مین ہے کہ خطاب للرسول وللامۃ
اولہ ولمن معہ ومن للبیان یعنی خطاب ہے واسطے رسول کے اور واسطے امت کے یا خطاب ہے
واسطے رسول کے اور واسطے اون لوگون کے کہ جو حضرت کے ساتھ تھے اور من واسطے بیان کے

لہ جزو نہم سورہ اعراف رکوع چہارم ۱۲

انتہی اور جو کچھ کہ مین نے یہان لکھا ہے محققین اہل سنت وجماعت کی تفاسیر معتبرہ مین حرف بحرف موجود ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء چنانچہ تفسیر نیشاپوری صفحہ مذکورہ بالا مین مرقوم ہے کان رسول اللہ صلعم واصحابہ مکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ثم ہاجروا الی المدینۃ وکانوا یصبحون فی السلاح ویمسون فیہ حتی انجز اللہ وعدہ فاظہرہم علی العرب کلہم یعنی جناب رسولخدا اور اونکے اصحاب دس برس مکے مین رہے حالت خوف مین بعد اوسکے ہجرت کی مدینے کیطرف اور وہ لوگ ایسی حالت مین تھے کہ صبح اور شام یعنی ہر وقت ہتھیار باندھے رہتے تھے یہانتک کہ وفا کیا اللہ نے وعدہ اپنا پس غالب کر دیا اونکو تمام عرب پر انتہی موضع الحاجۃ ونیز تفسیر کشاف صفحہ مذکورہ بالا مین مرقوم ہے وعدہم اللہ ان ینصر الاسلام علی الکفر ویورثہم الارض ویجعلہم فیہا خلفاء کما فعل ببنی اسرائیل حین اورثہم مصر والشام بعد اہلاک الجبابرۃ وان یمکن الدین المرتضی وہو دین الاسلام وتمکینہ وتثبیتہ وتوطیدہ وان یومن سربہم ویزیل عنہم الخوف الذی کانوا علیہ وذلک ان النبی صلعم واصحابہ مکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ولما ہاجروا وکانوا بالمدینۃ یصبحون فی السلاح ویمسون فیہ حتی قال رجل ما یاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال صلعم لا تغبرون الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیا لیس معہ حدیدۃ فانجز اللہ وعدہ واظہرہم علی جزیرۃ العرب یعنی موعدہ کیا اونھین جناب رسالتمآب اور مسلمانون سے اللہ نے یہ کہ نصرت دے اسلام کو اوپر کفر کے اور وارث کرے اونکو زمین کا اور گردانے اونکو اوسی زمین مین خلیفہ جیسا کہ کیا ساتھ بنی اسرائیل کے جسوقت کہ وارث کیا اونکو مصر اور شام کا بعد ہلاک کرنے سرکشون کے اور یہ کہ تمکین دے دین مرتضے کو اور وہ دین اسلام ہے اور تمکین اوسکی ثابت کرنا اوسکا ہے اور قائم کرنا اوسکا اور یہ کہ امن عطا کرے اونکے نفس کو اور زائل کرے اونسے اوس خوف کو کہ جس پر وہ تھے اور وہ یہ ہے کہ تحقیق نبی صلعم اور اصحاب اونکے دس برس مکے مین رہے حالت خوف مین اور جسوقت کہ اون لوگون نے ہجرت کی تو مدینے مین بھی ہر وقت ہتھیار باندھے رہتے تھے یہانتک کہ کہا ایک شخص نے کہ کب آئیگا ہمارے اوپر

ایسا دن کہ ہم اوسمین بخوف ہوجائینگے اور ہتھیار نہ باندھینگے پس فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ نہین باقی رہوگے تم اس حالت مین مگر تھوڑے دن یہانتک کہ بیٹھے گا تم مین سے ہر شخص
ایک گروہ عظیم مین ایسی حالت مین کہ کپڑے پہنے ہوگا اور اوسکے پاس لوہا نہ ہوگا (یعنی کوئی
ہتھیار نہوگا) پس وفا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور غالب کردیا جناب رسول خدا اور مسلمانون کو
اوپر جزیرۂ عرب کے انتہی موضع الحاجۃ ونیز تفسیر نواب علامہ صدیق حسن خانصاحب مسمے
فتح البیان مطبوع بولاق مصر جلد ششم صفحہ ۳۳۳ مین ہے کہ الخطاب للنبی صلعم و
لمن معہ یعنی خطاب ہے واسطے نبی صلعم کے اور واسطے اون لوگون کے کہ جو آپ کے ساتھ تھے
انتہی ونیز اسی تفسیر کے صفحہ ۳۲۹ مین ہے وعن البراء قال فینا نزلت ونحن فی خوف
شدید وعن ابی العالیۃ قال کان النبی صلعم واصحابہ بمکۃ نحوا من عشر سنین یدعون الی اللہ وحدہ و
الی عبادتہ وحدہ لا شریک لہ سرًا وہم خائفون لا یومرون بالقتال حتی امروا بالہجرۃ الی المدینۃ فقدموا
المدینۃ فامرہم اللہ بالقتال وکانوا بہا خائفین یمسون فی السلاح ویصبحون فی السلاح فغبروا بذلک ما شاء
اللہ ثم ان رجلا من اصحابہ قال یا رسول اللہ ما یاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال رسول اللہ صلعم
لن تغبروا الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی الملاء العظیم محتبیا لیست فیہم حدیدۃ فانزل اللہ وعد اللہ
الذین امنوا الی آخر الایۃ فاظہر اللہ نبیہ علی جزیرۃ العرب فامنوا ووضعوا السلاح یعنی اور براء سے
منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ یہ آیت ہمارے باب مین نازل ہوئی ہے درانحالیکہ ہم لوگ
خوف شدید مین تھے اور ابو العالیہ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ نبی صلعم اور اونکے اصحاب مکے
مین قریب دس برس کے رہے کہ دعوت کرتے تھے لوگون کی طرف خدا کے واحد اور طرف اوسی خدا وحدہٗ لاشریک لہ کے
عبادت کی پوشیدہ درانحالیکہ وہ لوگ خائف تھے نہین حکم کیے گئے تھے واسطے جہاد کے یہانتک کہ وہ لوگ
حکم کیے گئے واسطے ہجرت کے طرف مدینے کے پس آئے وہ لوگ مدینے مین پس حکم کیا اونکو اللہ نے جہاد کا
اور وہ لوگ مدینے مین بھی حالت خوف مین رہتے تھے کہ شب و روز ہتھیار باندھے رہتے تھے پس باقی رہے
اسی حالت پر جبتلک کہ چاہا اللہ نے بعد اوسکے تحقیق ایک شخص نے آپ کے اصحاب مین سے کہا کہ

اے رسول خدا کب آئیگا ہمارے اوپر ایسا دن کہ ہم اوسمین بیخوف ہوجائینگے اور ہتھیار اپنے رکھدینگے
پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نہین باقی رہوگے تم اس حالت مین مگر تھوڑے دن یہانتک
کہ بیٹھیگا تم مین سے ہر شخص ایک گروہ عظیم مین ایسی حالت مین کہ کپڑے پہنے ہوگا اور اوسکے پاس
لوہا نہوگا (یعنی کوئی ہتھیار نہوگا) پس نازل کیا اللہ نے وعد اللہ الذین آمنوا آخر آیت تک
پس غالب کردیا اللہ نے اپنے نبی کو اوپر جزیرۂ عرب کے پس بیخوف ہوگئے سب مسلمان اور
رکھدیے اون سب لوگون نے ہتھیار انتہی پس اب جسکا جی چاہے میری عبارت کو سنیونکی
اون معتبر تفسیرونکی عبارت سے کہ جو مین نے نقل کی ہے مطابق کرلے کسی بات کا فرق
نہین ہے پس بالاتفاق ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور
کل اون مسلمانون سے کہ جو آپ کے ساتھ تھے اور وہی اس آیت کے موعود لہم ہین اور
جناب مہدی آخرالزمان صلوات اللہ علیہ وعلے آبائہ الطاہرین کے باب مین بھی سنی
اور شیعہ کا اتفاق ہے کہ آپ یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یعنی بھردینگے
زمین کو عدل وانصاف سے جسطرح کہ بھرگئی ہوگی ظلم وجور سے اور تمام عالم مین ایک ہی دین
و مذہب ہوجائیگا اور سیکڑون حدیثین سنیونکی کتابون مین اس باب مین منقول ہین مین
بخوف طوالت ونیز بسبب کثرت وشہرت اون احادیث کو یہان نقل نہین کرتا ہون پس
کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت مین جو وعدہ ہے اوسکے آپ کامل کرنے والے اور پورا
کرنے والے نہ قرار دیے جائین اب جو کچھ اختلاف فیما بین ہے وہ بعد جناب رسول خدا
امر امامت وخلافت مین ہے کہ شیعہ جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کو خلیفۂ بلافصل
منصوص من اللہ ومن الرسول سمجھتے ہین اور سنی خلفاے ثلاثہ کو خلیفہ جانتے ہین خلافت
جناب امیر علیہ السلام تو بالاتفاق حق ہے لہذا لامحالہ اس آیت کے تحت مین داخل ہے لیکن
خلافت خلفاے ثلثہ پس وہ ہرگز اس آیت سے ثابت نہین ہوسکتی اسلیے کہ اگر بسبب
کثرت فتوحات وہ لوگ اس آیت کے وعدے مین داخل سمجھے جائینگے تو کوئی وجہ نہین ہے

کہ خلفاے بنی امیہ و بنی عباس اس سے خارج سمجھے جائیں کہ اونکے وقت مین بھی فتوحات عظیمہ ہوئی ہین اور اسلام کی کثرت اور ملک و سلطنت کی وسعت زمانہ خلفاے ثلثہ سے اضعاف مضاعف ہوگئی تھی حالانکہ خود کتب تواریخ و احادیث اہل سنت سے اون لوگون کا فسق و فجور و کفر والحاد ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ بعض اون مین سے اپنے وقت مین فرعون ثانی تھے اور تفصیل ان باتون کی انشاء اللہ عنقریب آئیگی و نیز ایسے ادلۂ قطعیہ بیان کیے جائینگے کہ جن سے ثابت ہو جائیگا کہ نہ خلافت خلفاے ثلثہ صحیح تھی اور نہ وہ اس آیت کے موعود لہم ہوسکتے ہین پس اب مین واعظ صاحب کے باقی کلام نافرجام کے نقض و ابرام کیطرف متوجہ ہوتا ہون **قولہ** حق تعالی نے ہر چہار خلیفون کے حالات کی آیت مذکورۂ بالا مین صراحت سے بوجوہ ذیل خبر دی ہے **اقول** یہ وجوہ ذیل اور انکا جواب قابل دید ہے **قولہ** (۱) خلافت صحیحہ **اقول** واعظ صاحب آپ نے کونسی دلیل اس آیت سے خلفاے ثلثہ کی خلافت کے صحیح ہونے پر قائم کی ہے کہ یہان بے تکلف لکھدیا کہ خلافت صحیحہ کیا ان تینون کا نام اس آیت مین مذکور ہے اور یہ بھی اب آپ نہین کہہ سکتے کہ اگر یہ لوگ اس آیت کے موعود لہم نہین ہین تو پھر اور کون ہین اس سبب سے کہ تقریر سابق مین ہم بخوبی آپ ہی کی تفاسیر صحیحہ معتبرہ سے ثابت کرچکے ہین کہ اس آیت مین خطاب جناب رسول خدا اور کل مسلمانون سے ہے اور وہی سب اس آیت کے موعود لہم ہین اور حضرت ہی کے وقت مین بس عدے کا ایفا ہوگیا اور تمام عرب مین اسلام پھیل گیا اگر آپ کہیے گا کہ اون مسلمانون مین جو حضرت کے ساتھ تھے خلفاے ثلثہ بھی موجود تھے پھر خواہ مخواہ یہ بھی اس آیت کے موعود لہم مین داخل ہوے تو ہم جواب دینگے کہ یہ آپ کے دعوے کے خلاف ہے اس سبب سے کہ آپ تو ثلاثہ کو اس آیت کا موعود لہم بنابر اونکی خلافت کے قرار دیتے ہین نہ بنابر ہمراہی جناب رسول خدا علاوہ اسکے بہت سے منافق بھی آپ کے ہمراہ تھے کہ جنکے وجود پر آیات کثیرہ دلالت کرتی ہین کیا اونکو بھی آپ اس آیت کے موعود لہم مین داخل سمجھیے گا اور اگر سمجھیے گا تو آپکو اختیار ہے بس جس حیثیت سے کہ آپ اونکو داخل سمجھیے گا اوسی حیثیت سے ہمکو بھی آپ کے خلفاے ثلثہ کے ادخال مین کچھ عذر نہوگا اب آپ نے

جس خلافت کی بغیر کسی دلیل کے تصحیح کی ہے مین اوسکی تغلیط ادلۂ قطعیہ سے کرتا ہون **دلیل اول**
اصل اصیل مذہب اہل سنت یہ ہے کہ امام و خلیفہ کو بعد رسول خدا منصوص من اللہ و من الرسول نہین
سمجھتے بلکہ کہتے ہین کہ امت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے اپنا رئیس بنالے اور اسپر کوئی دلیل قائم کرنیکی
ضرورت نہین ہے مگر واعظ صاحب اور اونکے اتباع کی جہالت کے سبب سے مین لکھتا ہون کہ شاہ
عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ کے باب ہفتم کے صفحہ ۲۰۲ نسخۂ مطبوعہ لکھنو مطبع منشی نولکشور مین لکھتے
ہین باید دانست کہ اول مسائل خلافیہ درین باب آنست کہ اہل سنت گویند کہ بر ذمۂ مکلفین واجب ست کہ شخصے را
از میان خود رئیس گردانند و اتباع او در آنچہ موافق شرع است لازم گیرند و او را در امور شرعیہ مدد و
معاون باشند **انتہی** اور نیز ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر کی خلافت اجماع اہل سنت سے منعقد ہوئی اور
حضرت عمر کی خلافت خلافت نامہ حضرت ابوبکر سے کہ جو اونھون نے لکھدیا تھا اور حضرت عثمان کی
شوریٰ سے پس سنیونکو کسی آیت یا حدیث سے خلافت خلفاے ثلثہ پر استدلال کرنا اپنے مذہب
کی جڑ اور بنیاد کا کھودنا ہے اور یخربون بیوتہم بایدیہم کا مصداق ہونا ہے و نیز شاہ عبد الحق صاحب دہلوی
اپنے رسالۂ اعتقادیہ مین کہ جسکا نام تکمیل الایمان رکھا ہے صفحہ ۱۰۳ مین فرماتے ہین و مختار نزد اہل تحقیق آنست
کہ در ہیچ جانب یعنی نہ در خلافت ابوبکر و نہ در خلافت علی نص قطعی از پیغمبر واقع نشدہ **انتہی** شاہ صاحب جو نص خلافت
علی بن ابیطالب کے منکر ہوئے ہین یہ انکار اونکا شیعون پر تو حجت ہو نہین سکتا لیکن خلافت ابوبکر پر جو
عدم نص کے قائل ہین وہ سنیون پر حجت ہے اور سنی بیچارے اس سے اختلاف ہی کب کرتے ہین
سب ہی اس بات کے قائل ہین کہ خلافت ثلاثہ منصوص نہین ہے لیکن شاید واعظ صاحب اپنے
مذہب سے خروج کرین یا اپنے اتباع کے اخراج کا باعث ہون لہذا جو ادلۂ قطعیہ کہ شاہ عبد الحق
صاحب نے عدم نص خلافت خلفاے ثلثہ پر قایم کیے ہین اونکو مین یہان صفحۂ مذکورۂ بالا یعنی
۱۰۴ سے ۱۰۶ تک نقل کرتا ہون و اگر نصے بر خلافت ابوبکر وجود میداشت تقاول مہاجرین و انصار
کہ منا امیر و منکم امیر درست نبودے و برد و بدل آن احاجت نمی شد چنانچہ در قضیۂ نصب خلافت
در کتب مذکور ست و اگر گویند تواند کہ این تقاول و تخالف از برائے تحقیق حجت و تفتیش نص بود

ازجہت خفاے آن و عدم علم بعضے از اصحاب بدان پس تنزل ابوبکر ازان مقام و تخییر وے علی را و
سائر اصحاب را در بیعت چہ معنی وارد چہ در امر واجب منصوص تخییر و تواضع گنجایش ندارد و نیز نقل
کردہ اند کہ ابوبکر صدیق دست عمر بن الخطاب و ابوعبیدہ بن الجراح کہ پیغمبر خدا او را امین امت خواندہ
است بگرفت و بانصار گفت کہ امامت حق قریش است و غیر قریش کسے را نرسد کہ دعوی امامت کند
شما ازین دو کس ہر کہ را خواہید بیعت اختیار کنید اگر نص درین باب از پیغمبر بودے اختیار عمر و ابوعبیدہ در بیعت
نبودے پس حق آنست کہ نصب خلافت باجتہاد صحابہ و اجماع ایشان بود انتہی و نیز چند سطر و
بعد لکھے ہین و چون خلافت ابوبکر باجماع ثابت و امتثال امر او بر کافہ مسلمانان لازم گشت و وے
در وقت رحلت خود تفویض امر بعمر فاروق کرد و او را خلیفہ ساخت و عہد نامہ بنام او نوشت
و مردم را بمتابعت ہر کہ دران نامہ است امر کرد و تمامہ صحابہ با وے بیعت کردند و علی مرتضے نیز
بیعت نمود و فرمود رضینا من فیہ وان کان عمر خلافت عمر نیز باجماع ثبوت یافت و عمر در وقت
شہادت خود امر خلافت را میان شش کس عثمان و علی مرتضے و عبدالرحمن بن عوف و طلحہ و زبیر
و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم مشترک گذاشت و ایشان تفویض برائے عبدالرحمن بن عوف
کردند و وے عثمان را اختیار کرد پس علی مرتضے و تمامی صحابہ بعثمان بیعت کردند و منقاد امر وے
شدند و در احکام دین و دنیا او را امیر و حاکم دانستند خلافت عثمان نیز باجماع ثبوت یافت انتہی پس
اے منصفو انصاف کرو کہ اگر آیہ استخلاف یا اور کوئی دوسری آیت خلفائے ثلاثہ کی خلافت کے
باب مین نازل ہوئی ہوتی تو اوسکو کیا صحابہ نہ جانتے اور خود خلفائے ثلثہ بھی اوس سے واقف
نہوتے پھر ان معرکون مین کہ جو شاہ عبدالحق صاحب کی عبارت مین موجود ہین اوس آیت سے اپنی
خلافت پر استدلال کیون نکرتے بلکہ اگر کوئی حدیث بھی ہوتی تو اوسی سے استدلال کرتے اور
سنی اپنا مذہب یہ کیون قرار دے لیتے کہ خلیفہ رسول منصوص نہین ہوتا پس اب اس سے بخوبی ثابت
ہوگیا کہ جسقدر آیتون کی کہ اہل سنت تاویل کرکے خلافت خلفائے ثلاثہ کے ثبوت مین پیش کرین
یا جسقدر حدیثین کہ اس باب مین نقل کرین وہ سب تاویلین ان لوگون کی غلط اور وہ سب جعلی حدیثین

کذب و افترا سے مخصوص ہین اور یہ امر بحمد اللہ خود شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی تقریر سے
ثابت ہو گیا اب شیعون کو کسی دلیل کے بیان کرنے کی احتیاج باقی نہین رہی وکفی اللہ المؤمنین
القتال دلیل دوم ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین جو منکم ہے اوسمین
من تبعیض کے لئیے ہے یا بیان کے لیے اگر کہینگے کہ تبعیض کے لیئے ہے تو یہ قول اونکا غلط
ہوگا اسلیے کہ ایمان اور عمل صالح بھی بعض کے ساتھ مخصوص ہو جائیگا کہ جنکو واعظ صاحب
اس آیت کا موعود لہم قرار دیتے ہین اور بعد وفات ولایت کرون کے قائل بھی وہی لوگ قرار
پائینگے جیسا کہ واعظ صاحب نے اس رسالہ کے صفحہ ۵ مین کہا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا
کہ سواے چار آدمیون کے کہ جنکو واعظ صاحب خلیفہ اور اس آیت کا موعود لہم قرار دیتے
ہین صحابہ رسول خدا مین سے نہ کسی کا ایمان ثابت ہوگا نہ عمل صالح نہ عبادت کرنا نہ شرک
سے احتراز کرنا اور یہ بالاجماع غلط ہے پس یہ قول بھی غلط ہوا کہ من واسطے تبعیض کے
ہے اور جب یہ قول غلط ہوا تو خلافت خلفاے ثلاثہ پر اس سے استدلال کرنا بھی غلط ہو گیا اور اگر کہینگے
کہ من واسطے بیان کے ہے تو اس آیت مین خطاب ہوگا جناب رسول خدا صلعم اور کل مسلمانون سے
اور وہی سب اسکے موعود لہم بھی قرار پائینگے اور جب وہ سب اسکے موعود لہم قرار پائے تو خلفاے
ثلاثہ کی کچھ تخصیص نرہی اور جب انکی تخصیص نرہی تو اس آیت سے انکے خلافت پر استدلال کرنا بھی
باطل ہو گیا اور ہم اس امر کو ثابت کر چکے ہین کہ محققین مفسرین اہل سنت اسی بات کے قائل ہین کہ من
واسطے بیان کے ہے اور انکی تفاسیر معتبرہ کی عبارت بھی نقل کر چکے ہین دلیل سوم دار و مدار
سنیونکے استدلال کا اس آیت سے لیستخلفنهم فی الارض مین ہے پس جب تک یہ امر ثابت نکرین
کہ استخلاف سے مراد خلافت بعد رسول ہے اونکا دعوی ثابت نہین ہو سکتا اور اسکو وہ تا
قیامت تک ثابت نہین کر سکتے اسلیے کہ ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ استخلاف کے معنی کسی کو اپنی جگہ مقرر
کرنیکے اسوقت ہوتے ہین کہ جب اسکی اسناد مخلوق کیطرف ہو لیکن جب اسکی اسناد حق سبحانہ
و تعالی کیطرف ہوتی ہے تو ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنے کے معنی ہو جاتے ہین اور نظایر ہے

کہ اس آیہ کریمہ مین لیستخلفنہم کی اسناد حق سبحانہ وتعالی کیطرف ہے پس ثابت ہوگیا کہ مراد یہان معنی ثانی ہین اور ان معنی ثانی کی اثبات پر خود کلام مجید ناطق ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے ان یشاء یذہبکم و یستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاءکم من ذریۃ قوم آخرین[1] ترجمہ اگر چاہے اللہ تو دور کرے تمکو اور قائم کرے تمہارے بعد جسکو چاہے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد سے اور لوگون کے انتہی ظاہر ہے کہ اس آیہ کریمہ مین استخلاف سے مراد خلافت مصطلحہ نہین ہے بلکہ ایک کو دوسرے کی جگہ قائم کرنا مراد ہے ونیز حق سبحانہ وتعالی حضرت ہود کی زبانی فرماتا ہے کہ آپنے اپنی قوم سے ارشاد کیا کہ ویستخلف ربی قوما غیرکم[2] یعنی اور قائم مقام کریگا پروردگار میرا کسی قوم کو تمہارے سوا انتہی ونیز بنی اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے عسی ربکم ان یہلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون اور یہ آیت مع ترجمہ پہلے نقل ہوچکی ہے ونیز خلافت کے معنی بادشاہت وحکومت کے بھی ہین جیسے کہ حضرت آدم کے باب مین آیا ہے کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ اور حضرت داود کے باب مین آیا ہے یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ظاہر ہے کہ حضرت آدم اور حضرت داود کسیکے خلیفہ وجانشین نہ تھے خصوصاً حضرت آدم کہ ابو البشر ہین اور اونکے قبل کوئی آدمی ہی دنیا مین نہ تھا جیسا کہ سابق مین بیان ہوا پس ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین مراد لیستخلفنہم سے معنی ثانی ہین اس سبب سے کہ استخلاف کی اسناد جناب رسول خدا کیطرف نہین ہے بلکہ حق سبحانہ وتعالی کی طرف ہے اور ہم کتب معتبرہ اہل سنت سے ثابت کرچکے ہین کہ اس آیت مین خطاب ہے جناب رسول خدا اور کل مومنون کو جو آپ کے ساتھ تھے اور آپ ہی کے وقت مین یہ وعدہ وفا ہوا کہ تمام عرب پر آپ کو تسلط حاصل ہوگیا پس استخلاف سے بھی یہان یہی مراد ہوگی کہ حق سبحانہ وتعالی نے کفار کے بدلے جناب رسولخدا اور اہل اسلام کو حکومت عرب عطا فرمائی اور اونکو استقرار دیا اور دین مرتضے کو تمکین عطا فرمائی

[1] جزو ہشتم سورہ انعام رکوع دوم ۱۲ [2] جزو دوازدہم سورہ ہود رکوع چہارم ۱۲

اور اونکے خوف کو امن سے بدل دیا اور ظاہر ہے کہ وہ سب عبادت حق سبحانہ و تعالی کی کرتے تھے
اور کسی کو اوسکا شریک مقرر نہین کرتے تھے اور اگر اسقدر ہمارا بیان کافی نہو کہ جسقدر ہم سابق مین
کہہ چکے ہین تو ہم خاص کرکے اس بات کو بھی تفاسیر معتبرہ اہل سنت سے ثابت کیے دیتے ہین چنانچہ نواب
علامہ صدیق حسن خانصاحب اپنی تفسیر فتح البیان کی جلد ششم صفحہ ۲۳۳ مین لیستخلفنہم فی الارض کی
تفسیر مین لکھتے ہین بدلا عن الکفار و نیز تفسیر جلالین مین بھی لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر مین بعینہ یہی لفظ
لکھی ہوئی ہین کہ بدلا عن الکفار اور کما استخلف الذین من قبلہم کی تفسیر مین لکھا ہے من بنی اسرائیل
بدلا عن الجبابرۃ پس اس تقریر سے و نیز تقریر سابق سے کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہوگیا کہ اس
آیت مین استخلاف سے مراد خلافت بعد رسول خدا نہین ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کفار
کو ہلاک اور مغلوب کرکے جناب رسول خدا اور اہل اسلام کو اونکی جگہہ حکومت اور استقلال و استقرار
زمین مین عطا فرمائیگا اور یہ وعدہ حضرت ہی کے وقت مین وفا ہوگیا کہ تمام عرب آپ کے قبضۂ اقتدار
مین آگیا کما لا یخفی دلیل چہارم شیعہ تو جناب امیر المومنین کو خلیفۂ بلا فصل جناب سید المرسلین سمجھتے
ہین مگر سنیون سے پوچھتے ہین کہ بعد زمانہ ثلاثہ وہ حضرت کی خلافت کو خلافت حقہ سمجھتے ہین یا نہین
اگر کہینگے کہ نہین تو دایرہ اسلام سے خارج ہوکر زمرۂ خوارج مین داخل ہوجاینگے اور اگر کہینگے کہ ہان تو ہم
کہینگے کہ آپ کو بھی اس آیت کے موعودلہم مین داخل سمجھتے ہین یا نہین اگر کہینگے کہ ہان جیساکہ واقع حسب
فی الواقع ہے تو ہم کہینگے کہ یہ اونکے اصول مذہب کے خلاف ہے اور اونکے مفسرین اور متکلمین معتبرین نے
اس سے انکار کیا ہے چنانچہ سنیونکے امام فخر رازی صاحب تفسیر کبیر مذکور کے صفحہ ۳۰۰ جلد ششم مین فرماتے
ہین و معلوم ان بعد الرسول الاستخلاف الذی ہذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر و عمر و عثمان لان
فی ایامہم کانت الفتوح العظیمۃ و حصل التمکین و ظہور الدین و الامن و لم یحصل ذلک فی ایام علی رضی اللہ
عنہ لانہ لم یتفرغ لجہاد الکفار لاشتغالہ بمحاربۃ من خالفہ من اہل الصلوۃ ترجمہ اور معلوم ہے یہ بات تحقیق
کہ بعد رسول کے ایسا استخلاف کہ جسکی یہ صفت ہے سوا اسکے نہین ہے کہ حاصل ہوا تھا ایام ابوبکر و عمر

۱؎ مطبوعہ مطبع حیدری واقع بمبئی ۱۲۹۵ھ جلد ثانی ص

وعثمان مین اس سبب سے کہ اونکے ایام مین فتوح عظیمہ ہوئین اور حاصل ہوئی تمکین اور ظہور دین اور حاصل ہوا امن اور نہین حاصل ہوئی یہ بات ایام مین علی رضی اللہ عنہ کے اس سبب سے کہ نہین فارغ ہوے وہ حضرت واسطے جہاد کفار کے بسبب اپنے اشتغال کے لڑائی مین اون لوگون سے کہ جنھون نے آپ سے خلاف کیا اہل صلوۃ مین سے (یعنی مسلمانون مین سے) انتھی پس اس سے ثابت ہوگیا کہ سنیونکے نزدیک جناب امیر آیت کے موعودلہم مین داخل نہین ہین اس سبب سے کہ آپکے وقت مین تمکین دین اور امن کہ جو اس آیت مین استخلاف کے شرائط مین حاصل نہین تھی اور یہان ایک عجیب لطیفہ ہے کہ واعظ صاحب نے اسی صفحہ مین کہ جسکا مین جواب لکھ رہا ہون عبارت تفسیر کبیر کی نقل کی ہے اور بمقتضاے یحرفون الکلم عن مواضعہ تحریف کرکے یہ عبارت جو مین نے لکھی وہین سے نکال ڈالی ہے چنانچہ اسکا بیان آگے آئیگا ونیز نواب علامہ صدیق حسن خانصاحب اپنی تفسیر فتح البیان مذکور جلد ششم کے صفحہ ۲۳۰ مین بعد اوس عبارت کے کہ جو مین پہلے نقل کرچکا ہون لکھتے ہین ثم ان اللہ قبض نبیہ وکانوا کذلک امنین فی زمان ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتی وقعوا فیما وقعوا وکفروا النعمۃ فادخل اللہ علیہم الخوف الذی کان رفع عنہم واتخذوا الحجر واشرط وغیروا فغیر بہم یعنی بعد اوسکے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے قبض روح کرلی اپنے پیغمبر کی پس تھے وہی مسلمان اسطرح بخوف زمانہ ابوبکر وعمر وعثمان مین یہانتک کہ پڑے وہ لوگ اوس چیز مین کہ پڑے اور ناشکری کی اونھون نے نعمت خدا کی پس داخل کیا اللہ نے اونکے اوپر اوس خوف کو کہ جو اونسے رفع کردیا تھا اور مقرر کیا اونھون نے لوگ اپنی حفاظت کے لیے اور بدل ڈالا اونھون نے نعمت خدا کو پس بدل دیا اللہ نے جو کچھ کہ اونکے واسطے تھا (یعنی امن وغیرہ) انتھی یہان اس عبارت مین نواب صاحب کا تعصب اور عداوت خاندان رسالت قابل دید ہے کہ زمانہ ثلثہ کے بعد کو کفران نعمت کا زمانہ قرار دیتے ہین اور جناب امیر کو معاذاللہ اسی مین داخل سمجھتے ہین پس اس سبب سے کہ اونھون نے کوئی لفظ ایسی نہین لکھی کہ جو حضرت کے عدم دخول پر دلالت کرے پس اونکے نزدیک ہمارے حضرت کیونکر اس آیت کے موعودلہم قرار پاسکتے ہین اور ایون زمانے

کہیں کہ حضرت علی بھی اس آیت کے موعود لہم مین شامل ہین اس سے کیا ہوتا ہے یہ قول حضرات سنیہ کا منافقانہ
ہوگا اس سبب سے کہ اصل مذہب اونکا اسکا متحمل نہین ہے جیسا کہ ان دونون تفسیرون کی عبارت سے
ثابت ہوگیا نیز شاہ ولی اللہ صاحب والد شاہ عبد العزیز صاحب مقصد اول کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ
بریلی مطبع صدیقی کے صفحہ ۳۹۴ مین لکھتے ہین کہ مرتضی در زمن خلافت مانند زمان ثانی نبود ونماند
جارحہ بر اینسان اتمام مراد حق و قوم مامور شدند کہ تحت رایت او قتال کنند چنانکہ مامور شدند بقتال تحت رایت
مشایخ ثلاثہ ومطابق آنچہ از حدیث مفہوم شدہ بود بعیانہ در خارج دیدیم کہ در زمان حضرت مرتضی عنایت الٰہی
کہ سابق فوج فوج نازل میشد منقطع گشت و کوشش بسیار فائدہ نداد سکہ ہم نماند و خیریت کہ عبارت از الفت مسلمین
فیما بینہم وترک منازعت است واتفاق بر جہاد کفار و روز بروز شکست بر کفار افتادن روبتنازل نہاد
ومعنی ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم یعنی لیمکنن لیسعیہم وبہم صورت نبست وتمکین فی الارض کہ برائے
قمع کفار واعلائے کلمۃ الاسلام مقرر بود واقع نشد انتہی اب اس عبارت کے بعد کسطرح کا شک
وشبہ باقی رہا کہ محققین علمای اہل سنت جناب امیر کو اس آیت کے موعود لہم مین داخل نہین
سمجھتے نیز شاہ صاحب موصوف اپنے ایک رسالہ مسماۃ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مین لکھتے ہین صفحہ
۹۹ مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی و حضرت مرتضی در ایام خلافت خود مشغول بمناقشہا بود از عہد او دو
در ایام او ہیچ بلد مفتوح نشد وہیچ فتحے ظاہر نگردید بلکہ جہاد بالکلیہ مسدود ماند انتہی مین نے نسخۂ مطبوعہ
نقل مین علماون کے قول پر اکتفا کی ہے اب ہم حضرات سنیہ سے کہونگا اور وہ اعتقادات سنیہ سے پوچھتے
ہین کہ جناب امیر کا عہد خلافت خلافت حقہ ہے یا نہین اگر کہینگے کہ نہین تو زمرۂ خوارج مین داخل و نیز
اسلام سے موافق قول مخبر صادق خارج ہو جائینگے کہ سیکڑون حدیثین خوارج کے باب مین اس مضمون کی
صحاح اہل سنت مین موجود ہین کہ یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ یعنی نکل جاینگے خوارج
دین سے جسطرح کہ نکل جاتا ہے تیر کمان سے اور اگر کہینگے کہ آپکی خلافت بھی خلافت حقہ ہے تو ہم
پوچھینگے کہ اس آیہ وافی ہدایہ کے تحت مین داخل ہے یا نہین اگر کہینگے کہ داخل ہے تو ہم اوپر ثابت
کر چکے ہین کہ انکے علماء محققین کے اقوال اسکے خلاف ہین اور اونکے نزدیک مصداق آیہ مذکورہ کی

تطبیق آپکے عہد خلافت پر نہین ہوتی اور اگر کہینگے کہ نہین فی اصل ہے تو اسکے کیا معنی کہ خلافت خلیفۂ
برحق اس آیت کے تحت مین داخل نہو اسکا کچھ جواب سنیون کے پاس نہین ہے سوائے اسکے کہ وہ اس
بات کو تسلیم کرلین کہ یہ آیہ کریمہ خلافت خلفا کے باب مین نہین نازل ہوئی بلکہ مراد اس سے عہد حضرت رسالتمآب
جناب رسول خدا صلعم و نصرت اسلام ہے کہ آپ ہی کے وقت مین تمکین دین اسلام حاصل ہوگئی اور
خوف اہل اسلام امن سے مبدل ہوگیا اور تمام عرب آپ کے قبضے مین آگیا اور دین اسلام شائع
ہوگیا اور حق سبحانہ و تعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اس آیت کی من جمیع الوجوہ تطبیق ہوگئی اور کوئی [illegible]
خطرہ باقی نرہی جیسا کہ ہم کتب اہل سنت و جماعت سے بخوبی یہ مطالب ثابت کرچکے ہین پس آپکے
جسکی خلافت باطل ہے اوسکی باطل ہے اور جسکی حق ہے اوسکی حق ہے خواہ اس آیت کی تطبیق
اوسکی خلافت پر ہو خواہ نہو اور اگر کثرت فتوحات وغیرہ کے سبب سے خواہ مخواہ خلفا سے ثلثہ اس آیت کے موعود
لہم مین داخل سمجھے جائین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ خلفاۂ بنی امیہ و خلفاۂ بنی عباس خارج کردیئے جائین اسلیے
کہ اونکے عہود خلافت مین اور زیادہ کثرت فتوحات ہوئی اور شیوع اسلام اضعاف مضاعف ہوگیا کما مر
آنفا و یجیٔ باقی انشاء اللہ تعالی دلیل پنجم پیران نمی پرند مریدان می پرانند تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ خلفا سے خالف بیچارے تو خود اپنے تئین خلیفہ نہین سمجھتے تھے مگر سنی جو اونکے مرید ہین خواہ مخواہ اس
بار خلافت سے اونکو گرانبار کرتے ہین و لیحملن اثقالہم و اثقالا مع اثقالہم و لیسئلن یوم القیمۃ عما کانوا
یفترون چنانچہ تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ ۹۵ مین ہے
واخرج ابن سعد عن زاذان عن سلمان ان عمر قال لہ املک انا ام خلیفۃ فقال لہ سلمان ان انت جبیت
من ارض المسلمین درہما او اقل او اکثر ثم وضعتہ فی غیر حقہ فانت ملک غیر خلیفۃ فاستعبر عمر یعنی اور
اس حدیث کو ابن سعد نے زاذان سے اونسے سلمان سے تحقیق کہ کہا حضرت عمر نے سلمان سے کہ مین
بادشاہ ہون یا خلیفہ ہون پس کہا اوس سے سلمان نے کہ اگر تو نے خراج مین لیا ہے زمین
مسلمانون سے ایک درہم یا کم یا زیادہ پھر اوسکو رکھا ہے تو نے اوسکے مقام ناحق مین پس تو بادشاہ
ہی خلیفہ نہین ہے پس رونے لگے حضرت عمر انتہی اس سے ثابت ہوگیا کہ حضرت عمر بیچارے کو خود

نہیں معلوم تھا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں دوسروں سے پوچھتے پھرتے تھے افسوس ہے
کہ واعظ صاحب اوسوقت موجود نہوئے ورنہ جواب میں اسقدر طوالت کا ہیکو کرتے بلا تکلف کہدیتے
کہ دیکھئے ہمیں آپ خلیفہ برحق ہیں اور آیہ استخلاف کو اثبات خلافت میں پیش کر دیتے مگر
حضرت عمر کی اسسے تسکین نہوتی اسلیے کہ وہ بالیقین جانتے تھے کہ آیت ہماری خلافت کے
باب میں نازل نہیں ہوئی وغیرہ اس کتاب کے اسی صفحہ میں بعد حدیث سابق کے بلا فاصلہ لکھا
واخرج عن سفیان بن ابی العرجاء قال قال عمر بن الخطاب واللہ ما ادری اخلیفۃ انا ام ملک فان
کنت ملکا فہذا امر عظیم فقال قائل یا امیر المؤمنین ان بینہما فرقا قال ما ہو قال الخلیفۃ لا یاخذ الا حقا
ولا یضعہ الا فی حق وانت بحمد اللہ کذلک والملک یعسف الناس فیاخذ من ہذا ویعطی ہذا فسکت عمر
یعنی اور روایت کی ہے ابن سعد نے سفیان بن ابی العرجاء سے کہ اوس نے کہا کہ عمر
بن الخطاب نے کہا کہ واللہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں پس اگر میں
بادشاہ ہوں تو یہ امر عظیم ہے پس کہا ایک شخص نے کہ ای امیر المؤمنین ان دونوں میں فرق ہے
عمر نے کہا کہ وہ کیا ہے اوس شخص نے کہا کہ خلیفہ نہیں لیتا ہے مگر حق اور نہیں رکھتا ہے اوسکو
مگر حق کی جگہ اور تو بحمد اللہ ایسا ہی ہے اور بادشاہ ظلم کرتا ہے لوگوں پر پس لیتا ہے ایک سے
اور دیتا ہے دوسرے کو پس چپ ہو گیا عمر انتہی اس روایت سے تو ثابت ہو گیا کہ حضرت
عمر شک کرتے تھے کہ مجھے علم نہیں ہے کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں اب ہم پوچھتے ہیں حضرات
سنیہ کو اس باب میں اوسنے اعلم کہیں یہ تو وہی مثل ہے کہ مدعی سست و گواہ چست وغیرہ
صحیح بخاری جزو ثانی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر ۱۳۱۲ ہجری کہ جسکو کاتب نے
غلطی سے ۱۲۱۲ ہجری لکھا ہے اوسکے صفحہ ۳۰۰ باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان
و مقتل عمر میں یہ قول حضرت عمر کا لکھا ہوا ہے ووددت ان ذلک کفافا لا علی ولا لی ترجمہ کہا
عمر نے کہ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ تحقیق یہ خلافت کافی ہو کہ مجھکو بعد موت کے نہ مجھے
نقصان پہونچا سکے اور نہ نفع انتہی وغیرہ کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ مطبوعہ مطبع

شاہجہانی واقع بھوپال کے صدر وامین نواب علامہ صدیق حسن خانصاحب نے اس روایت کو اسطرح لکھا ہے روایت ہے ابن عمر بن الخطاب کہ گفت وددت انی سلمت من الخلافۃ کفافا لا علی ولا لی ترجمہ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ اونھوں نے کہا کہ دوست رکھتا ہوں میں کہ خلافت کے وزر و وبال سے سالم رہوں اور قیامت میں اسکے سبب سے مجھکو نقصان پہونچے نہ نفع انتہی ترجمہ مظاہر حق پس کیونکر اپنی خلافت کو حق اور آیات واحادیث سے ثابت سمجھیگا وہ ایسا نہیں کہہ سکتا اگر کوئی سنی صاحب کہیں کہ خلیفہ ثانی صاحب کے اقوال از راہ انکسار تھے تو نامعقول ہے کیا کوئی نبی اپنی نبوت میں شک کرسکتا ہے یا یہ بات کہہ سکتا ہے کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں کہ میں نبوت ختم ہو جانے سے چھٹ جاؤں کہ مجھکو آخرت میں اس سے کچھ نفع پہونچے نہ نقصان پس جسطرح کسی کی امامت وخلافت آیات قرآنی واحادیث نبوی سے ثابت ہو تو جسطرح رسول منجانب من اللہ ہوتا ہے اوسیطرح یہ خلیفہ بھی منصوب من اللہ ومن الرسول ٹھہرا پس اسطرح کے شکوک خلیفہ کو اوسکو اپنی خلافت میں کیونکر جائز ہوسکتے ہیں دلیل ششم تمام مسلمان قرون اولے کہ جنکو اہل سنت قرون مشہود لہا بالخیر کہتے ہیں اگرچہ حضرات ثلثہ کو مجازاً خلیفہ رسول کہتے تھے مگر حقیقتاً نہیں جانتے تھے کہ یہ ہمارے ہی بنائے ہوئے خلیفہ ہیں اور انکی خلافت کو منصوص نہیں سمجھتے تھے اور اسکی تفصیل میں طول ہے مگر میں مختصر لکھتا ہوں کہ علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں مطبوعہ مطبع واقع مصر مطبوعہ ۱۳۰۵ ہجری اخرج ابن عساکر عن معاویۃ بن قرۃ قال کان یکتب من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ فلما کان عمر بن الخطاب ارادوا ان یقولوا خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ قال عمر ہذا یطول قالوا لا ولکنا امرناک علینا فانت امیرنا قال نعم انتم المؤمنون وانا امیرکم فکتب امیر المؤمنین یعنی نکالی ہے یہ حدیث ابن عساکر نے معاویہ بن قرہ سے کہ اونہوں نے کہا کہ پہلے ابوبکر خلیفہ رسول اللہ لکھے جاتے تھے جب عمر کا وقت ہوا تو لوگوں نے ارادہ کیا اس بات کا کہ انکو خلیفہ خلیفہ رسول اللہ لکھیں کہا عمر نے کہ یہ طول ہو جائیگا ان لوگوں نے کہا کہ اچھا نہ سہی ولیکن ہمنے امیر بنایا ہے تجھکو اوپر اپنے پس تو ہمارا امیر ہے کہا عمر نے کہ ہاں تم سب مومن

اور مین تمھارا امیر ہون پس لکھا گیا عمر امیر المومنین انتہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا و رسول
نے شیوخ ثلاثہ کو خلیفہ بنایا تھا نہ امیر بنایا تھا امت ہی نے یہ عہدے اونکو دیئے تھے پٹن سے
حیف کی بات ہے کہ سنی خدا و رسول سے مطلق نہین ڈرتے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ اور
امیر کو منصوب من اللہ و من الرسول سمجھتے ہین اور اونکی اثبات خلافت مین احادیث و آیات
پیش کرتے مین سبحانک ہذا بہتان عظیم دلیل ہفتم حدیث خلفاے اثنا عشر ہے کہ جو سنیون کے
اس قول کو کہ آیہ استخلاف خلفاے ثلاثہ کے باب مین نازل ہوا ہے کلیۃ و جزیۃ باطل کرتی ہے
اور تفصیل اسکی انشاء اللہ العزیز اسی بحث کے اخیر مین آتی ہے فاتطرہ مین نے یہ سات دلیلین
موافق عدد سبع مثانی تیمنا و تبرکا لکھی ہین ورنہ بہت سی دلیلین اس بات پر قائم ہو سکتی ہین کہ آیہ
استخلاف و نیز کسی آیت و حدیث سے خلفاے ثلثہ کی خلافت ثابت نہین ہو سکتی اور مطلق ادلہ
قطعیہ جو کہ ابطال خلافت ثلاثہ پر علماے دین نے قائم کیے ہین اونکی تو کچھ حد و انتہا نہین ہے
چنانچہ علامہ حلی علیہ الرحمہ والرضوان نے کتاب الفین مین دو ہزار دلیلون سے زیادہ اثبات
خلافت جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب ابطال خلافت خلفاے ثلاثہ پر قائم کی ہین
وہ کتاب موجود ہے اور چھپ گئی ہے جسکو کچھ علم و فہم ہو وہ اوسکا مطالعہ کرے مین بندہ
ضعیف و نحیف اس مختصر مین کہانتک لکھ سکتا ہون قولہ (۲) تمکین دین اسلام اقول
ہم واعظ صاحب اور اونکے اتباع سے پوچھتے ہین کہ تمکین سے مراد تمکین کلی ہے یعنی تمام عالم مین
یا جزئی یعنی بعض اقطار عالم مین اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو ہم کہینگے لعنۃ اللہ علی الکاذبین خلفاے
ثلثہ کے وقت مین کب ہوا تھا کہ تمام عالم شرک و کفر سے خالی ہو جاے یہ تو ہمارے امام دوازدہم فرزند
جناب سید المرسلین مہدی دین کے وقت مین ہوگا اور اگر شق ثانی کے قائل ہونگے تو ہم کہینگے کہ بعض
اقطار عالم مین جناب رسول خدا کے عہد کرامت مہد مین تمکین دین اسلام ہو چکی تھی اور وعدہ الٰہی وفا
ہو چکا تھا پھر تخصیص عہد ثلاثہ کیون ہے اگر کہینگے کہ انکے وقت مین اور زیادہ ہوئی تو ہم کہینگے کہ
خلفاے بنی امیہ و بنی عباس کے وقت مین اور زیادہ ہوئی پھر اونکو بھی اس آیت کے موعود لہم

مین داخل سمجھیے اگر کہینگے کہ جناب رسول خدا صلعم نے زمانہ خلافت اپنے بعد تیس برس تک محدود کر دیا تھا جو حضرت امام حسنؑ کے زمانہ خلافت تک ختم ہوگیا لہذا ہم زمانۂ مابعد کو زمانۂ خلافت رسول نہین سمجھتے تو ہم کہینگے کہ یہ حدیث سنیون کے یہان کی ہے ہمارے اوپر حجت نہین ہو سکتی و نیز حدیث خلفاے اثنا عشر اسکی مبطل ہے چنانچہ تفصیل اسکی آگے آتی ہے اسکا جواب کچھ سنیون کے پاس نہین ہے اور سوا اسکے چارہ نہین ہے کہ وہ خلفاے بنی امیہ اور بنی عباس کو بھی اس آیت کا موعود لہم سمجھین خصوصاً اون خلفا کو کہ جنکو حدیث خلفاے اثنا عشر کا موعود لہم سمجھتے ہین اور اگر جاپر و نا چار اسکے قائل ہوے تو پھر اونکو اسلام کو سلام کرنا پڑیگا اور عداوت خاندان رسالت و محبت یزید پلید وغیرہ کو تسلیم کر لینا ہوگا اور تفصیل اس اجمال کی صفحہ ؟ مجمع الاوصاف کے جواب مین آتی ہے یہ تقریر بنا بر اصول مذہب اہل سنت ہے ورنہ اہل حق کے نزدیک دین مرتضی یعنی پسندیدہ کہ جسپر لفظ آیت یعنی ارتضی دلالت کرتی ہے وہ ہے کہ جو ہمارے جناب رسول خدا کے وقت مین تھا اور اوسکی تمکین بھی آپ کے زمانے مین ہوئی اور بعد آپ کے دین مرتضی وہ ہے کہ جس مین خلافت بلافصل جناب علی مرتضی تسلیم کیجاے بدلیل آیت اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتی ورضيت لكم الاسلام دينا اس سبب سے کہ ارتضی مشتق ہے رضا سے اور اسکی تفصیل بحث خم غدیر مین آئیگی پس دین مرتضی کی تمکین فی الجملہ بعد جناب رسول خدا عہد خلافت ظاہری جناب امیر مین ہوئی اور اتمام و اکمال اس تمکین کا جناب صاحب الامر کے وقت مین ہوگا زمانہ خلافت ثلاثہ اس سے خارج ہے جسطرح کہ زمانہ خلافت بنی امیہ و بنی عباس خارج ہے **قولہ** (۳) تبدیل خوف با من **اقول** جو حال کہ تمکین کا ہے وہی امن کا بھی ہے کہ کلیۃً کفار سے امن نہوا اور جزئیہ یعنی بعض اقطار عالم مین جناب رسول خدا کے وقت مین حاصل ہو چکا تھا اور دلیل زیادت منتقض ہے زیادتی زمانۂ بنی امیہ و بنی عباس سے کما مر اور حق یہ ہے کہ عہود ثلاثہ مین منافقین کا خوف جو کہ زمانۂ جناب رسول خدا مین تھا وہ تو بے شک امن سے بدل گیا لیکن اہلبیت طاہرین و مومنین خالصین کا معاملہ بالعکس ہوگیا یعنی جناب ختم المرسلین کے وقت مین جو ان لوگون کو امن تھا وہ خوف سے بدل گیا اور تفصیل مختصر اس اجمال کی قابل ملاحظہ ہے

اول حالات جناب فاطمہ بضعہ رسول و حضرت علی مرتضی زوج بتول با معان نظر دیکھنا چاہیے کہ شیخین کے
ہاتھ سے کسطرح کے مصائب عظیمہ مین مبتلا ہوے اور انکا امن کیسا خوف سے مبدل ہوگیا اور مین اسمقام پر
عبارت کتاب الامامہ والسیاسۃ ابن قتیبہ ایک نسخہ قلمی سے کہ جو میرے پاس موجود ہے نقل کرتا ہون
کیف کانت بیعۃ علی ابن ابیطالب وان ابابکر اخبر بقوم تخلفوا عن بیعتہ عند علی فبعث الیہم عمر
بن الخطاب فجاء فناداہم وہم فی دار علی فابوا ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن
اولاحرقنہا علیکم علی من فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمۃ فقال وان فخرجوا فبایعوا الا علیا فانہ زعم
انہ قال حلفت ان لا اخرج ولا اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القرآن فوقفت فاطمۃ علی بابہا فقالت
لا عہد لی بقوم حضروا اسوأ محضر منکم ترکتم جنازۃ رسول اللہ بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامرونا ولم
تردوا لنا حقا فاتی عمر ابابکر فقال لہ الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر یا قنفذ وہو مولی لہ اذہب
فادع علیا قال فذہب قنفذ الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوک خلیفۃ رسول اللہ قال علی لسریع ما
کذبتم علی رسول اللہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابوبکر طویلا فقال عمر الثانیۃ لا تمہل ہذا المتخلف
عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر لقنفذ عد الیہ فقل امیر المؤمنین یدعوک لتبایع فجاء قنفذ فادی ما امر بہ فرفع
علی صوتہ فقال سبحان اللہ لقد ادعی ما لیس لہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابوبکر طویلا ثم قام عمر
فمشی ومعہ جماعۃ حتی اتوا باب فاطمۃ فدقوا الباب فلما سمعت اصواتہم نادت باعلی صوتہا یا ابتاہ یا
رسول اللہ ماذا لقینا بعدک من ابن الخطاب وابن ابی قحافۃ فلما سمع القوم صوتہا وبکاءہا انصرفوا باکین
فکادت قلوبہم تتصدع واکبادہم تتفطر وبقی عمر معہ قوم فاخرجوا علیا فمضوا بہ الی ابی بکر فقالوا لہ بایع
فقال ان لم افعل فمہ قالوا اذًا واللہ الذی لا الہ الا ہو نضرب عنقک قال اذًا تقتلون عبد اللہ واخا
رسولہ قال عمر اما عبد اللہ فنعم واما اخو رسولہ فلا وابوبکر ساکت لا یتکلم فقال لہ عمر الا تامر فیہ بامرک فقال لا اکرہہ علی شیء
ما کانت فاطمۃ الی جنبہ فلحق علی بقبر رسول اللہ یصیح ویبکی وینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی و
کادوا یقتلوننی یعنی اور تحقیق ابوبکر کو خبر پہونچی اون لوگون کی جنہون نے اوسکی بیعت سے تخلف
کیا تھا کہ علی علیہ السلام کے پاس مین پس بھیجا ابوبکر نے اونکی طرف عمر بن الخطاب کو پس آیا وہ اور

پکارا اونکو اور وہ لوگ حضرت علی کے گھر مین تھے پس اون لوگون نے باہر نکلنے سے انکار کیا پس
عمر نے لکڑی منگوائی اور کہا کہ قسم ہے اوسکی کہ جان عمر کی جسکے ہاتھ مین ہے اگر تم لوگ نہ نکلوگے تو مین
اس گھر کو تمہارے اوپر جلا دونگا مع اون لوگون کے جو اوسمین ہین پس لوگون نے اوس سے کہا کہ اے
ابو حفص تحقیق اس گھر مین فاطمہ ہین پس عمر نے کہا کہ اگرچہ ہون پس وہ لوگ باہر نکلے اور بیعت کی سوا
حضرت علی کے اس سبب سے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ مین باہر نہ نکلونگا اور اپنے کپڑے کو اپنے کندھے
پر نہ ڈالونگا یہانتک کہ قرآن کو جمع کرلون پس کھڑی ہوئین حضرت فاطمہ اپنے دروازے پر اور
کہا کہ نہین عہد ہے واسطے میرے ساتھ ایسے لوگون کی کہ حاضر ہوے ہین بہت برا حاضر ہونا تم مین سے
چھوڑ دیا تم نے لاش جناب رسول خدا کو ہمارے آگے اور فیصلہ کرلیا اپنے کام کا اپنے درمیان مین نہ تمنے
ہمکو امارت دی اور نہ تمنے ہمارے لیے کچھ حق تجویز کیا پس آیا عمر ابو بکر کے پاس اور اوس سے کہا کہ کیون
نہین گرفتار کرتا ہے تو اس باز رہنے والے کو اپنی بیعت سے پس کہا ابو بکر نے اے قنفذ اور وہ اوسکا غلام
تھا کہ جا تو پس علی کو بلا لا راوی کہتا ہے کہ پس گیا قنفذ حضرت علی کے پاس پس انھون نے کہا کہ تیری
کیا حاجت ہے کہا قنفذ نے تمھین خلیفہ رسول خدا بلاتے ہین کہا علی نے کہ کسقدر جلد جھوٹ باندھ لیا
تمنے جناب رسول خدا پر پس پھر آیا قنفذ ابو بکر کے پاس اور حضرت علی کا پیغام اوس سے بیان کیا راوی
کہتا ہے کہ پس رویا ابو بکر دیر تک پس کہا عمر نے دوسری دفعہ کہ کیون نہین شامل کرلیتا ہے تو اس باز
رہنے والے کو تجھسے ساتھ بیعت کے پس کہا ابو بکر نے قنفذ کو کہ پھر جا تو حضرت علی کے پاس اور کہہ کہ امیر
المومنین تجھکو بلاتا ہے تاکہ تو بیعت کرے پس آیا قنفذ اور ادا کیا اوس پیغام کو کہ جسکا ابو بکر نے اوسکو حکم دیا تھا پس
حضرت علی نے باواز بلند کہا کہ سبحان اللہ تحقیق دعوی کرتا ہے ابو بکر اوس چیز کا کہ جو اوسکے واسطے نہین ہے
پس پھر آیا قنفذ اور پہونچا دیا پیغام راوی کہتا ہے کہ پس رویا ابو بکر دیر تک بعد اوسکے کھڑا ہوا عمر پس چلا اور ہمراہ
اوسکے ایک جماعت تھی یہانتک کہ آئے وہ لوگ دروازے پر فاطمہ کے پس کھٹکھٹایا دروازے کو پس جسوقت
کہ فاطمہ نے اونکی آوازین سنین تو زور سے پکار کر کہا درانحالیکہ وہ روتی تھین کہ اے رسول خدا کیا مصیبت پہونچی
ہمکو بعد آپ کے ابن خطاب اور ابن ابی قحافہ سے پس جسوقت کہ سنی لوگون نے آواز اونکی اور رونا اوسکا تو روتے

ہوسے چلی گئی اور قریب تھا کہ دل اونکے شق ہو جائین و کلیجے اونکے پھٹ جائین اور باقی رہگیا عمر ایک گروہ
کے ساتھ پس نکالا اون لوگون نے حضرت علی کو اور لائے اونکو ابو بکر کے پاس اور کہا اونسے کہ بیعت کرو پس آپنے
کہا کہ اگر مین نہ بیعت کرونگا تو کیا ہوگا اون لوگون نے کہا کہ اوسوقت قسم ہے اللہ کی کہ سوا اوسکے کوئی معبود
نہین ہے کہ ہم تیری گردن مارینگے آپنے کہا کہ اوسوقت قتل کروگے تم خدا کے بندے کو اور رسول کے بھائی کو
کہا عمر نے کہ تم خدا کے بندے تو ہو ولیکن رسول کے بھائی نہین ہو اور ابو بکر چپ تھا کچھ بولتا نہین تھا پس کہا اوس سے
عمر نے کہ کیون نہین حکم کرتا ہے تو اوسکے باب مین ساتھ اپنے حکم کے پس کہا ابو بکر نے کہ نہین مجبور کرونگا مین اوسکو
کسی بات پر جب تک کہ فاطمہ اوسکے پہلو مین ہے پس حضرت علی جناب رسولخدا کی قبر سے جا کر لپٹ گئے در انحالیکہ
چلاتے تھے اور روتے تھے اور پکارتے تھے یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی ای میری ماں کے
بیٹے تحقیق کہ قوم نے ضعیف کر دیا مجھکو اور قریب تھا کہ مار ڈالین مجھکو انتہی کیون ای اہل انصاف تبدیل خوف
بامن کے یہی معنی ہین کہ اہلبیت مصطفے خصوصاً علی مرتضی و حضرت فاطمہ بضعہ رسولخدا کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ
کیا جاے اور جنکی کتاب سے کہ مین نے اس عبارت کو نقل کیا ہے وہ ابن قتیبہ ہین کہ جنکے باب مین ابن خلکان نے
کتاب وفیات الاعیان مین لکھا ہے کتاب مذکور جلد اول صفحہ ۲۵۱ مطبوع مطبع میمنیہ مصر
سنہ ۱۳۱۰ ہجری حرف العین (ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری وقیل المروزی النحوی
اللغوی صاحب کتاب المعارف وادب الکاتب) کان فاضلا ثقۃ سکن بغداد وحدث بہا عن اسحق بن
راہویہ وابی اسحق ابراہیم بن سفیان بن سلیمان ابن ابی بکر بن عبد الرحمن بن زیاد ابن ابیہ الزیادی و
ابی حاتم السجستانی وتلک الطبقۃ وروی عنہ ابنہ احمد وابن درستویہ الفارسی وتصانیفہ کلہا مفیدۃ
الخ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اور بعضون نے کہا ہے مروزی نحوی تھے
لغوی تھے صاحب تھے کتاب المعارف اور ادب الکاتب کے فاضل تھے ثقہ تھے بغداد مین رہتے تھے
اور وہان حدیث کی روایت کرتے تھے اسحاق بن راہویہ سے اور ابو اسحاق ابراہیم بن سفیان بن
سلیمان بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن زیاد بن ابیہ الزیادی سے اور ابو حاتم سجستانی سے اور اس طبقے کے
لوگون سے اور روایت کرتا تھا اونسے ابن قتیبہ سے اونکا بیٹا احمد اور ابن درستویہ فارسی اور تصانیف اونکی

ابن قتیبہ کی کل مفید ہیں ونیز اوسی کتاب کے اوسی صفحہ میں ہے (ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ بن المرزبان
الفارسی الفسوی النحوی) کان عالما فاضلا اخذ فن الادب عن ابن قتیبۃ المقدم ذکرہ وعن المبرد وغیرہما
ببغداد واخذ عنہ جماعۃ من الافاضل کالدارقطنی وغیرہ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ
فارسی عالم تھا فاضل تھا حاصل کیا تھا فن ادب کو ابن قتیبہ سے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور مبرد وغیرہما سے بغداد
میں اور حاصل کیا ہے اوسے ابن درستویہ سے ایک جماعت نے فاضلوں میں سے مثل دارقطنی وغیرہ کے
انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دارقطنی صاحب کہ جو سنیوں کے عمدہ محدثین میں سے ہیں ابن قتیبہ
کے شاگرد کے شاگرد تھے ونیز علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں انکی توثیق اسطرح کی ہے کتاب
مذکور مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنؤ جسکے مہتمم شیخ بہادر ہیں اوسکی جلد ثانی
صفحہ ۵۶ میں یہ عبارت علامہ ذہبی کی ہے عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ ابو محمد صاحب التصانیف
صدوق قلیل الروایۃ روی عن اسحق بن راہویہ وجماعۃ قال الخطیب کان ثقۃ دینا فاضلا ترجمہ
عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد صاحب تصانیف تھے سچے آدمی تھے قلیل الروایت تھے روایت
کرتے تھے اسحاق بن راہویہ سے اور ایک جماعت سے خطیب نے کہا ہے کہ وہی ابن قتیبہ ثقہ تھے دیندار تھے
فاضل تھے ونیز علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد البلوی نے کتاب محاضرات
میں کہ جسکا نام ومضمون کتاب الف با رکھا ہے انھیں ابن قتیبہ سے روایتیں
نقل کی ہیں چنانچہ کتاب مذکور مطبوع مطبع وہبیہ مصر جزو اول کے صفحہ ۲۱۳ سے ص ۲۱۴ تک
بھی ایک روایت انھیں ابن قتیبہ سے بابت خطبہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے لکھی ہے کہ جو آپنے
عمرو بن العاص اور معاویہ کے کہنے سے ارشاد فرمایا تھا ونیز کتاب تاریخ بغداد میں کہ جسکا
مختار مختصر نام ہے شیخ یحیی بن علیسی بن خبرلہ نے جلد اول میں لکھا ہے عبد اللہ
بن مسلم بن قتیبۃ ابو محمد الکاتب الدینوری کان فاضلا وہو صاحب التصانیف المشہورۃ والکتب
المعروفۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد کاتب دینوری فاضل تھے اور وہ صاحب ہیں تصانیف
مشہورہ کے اور کتب معروفہ کے [illegible] چونکہ یہ کتاب میرے پاس قلمی ہے لہذا صفحہ کا نشان نہیں دے سکتا

نہین کہا و نیز نواب بہوپالی علامہ صدیق حسن خان صاحب نے کتاب التاج المکلل مین اسطرح لکہا ہے چنانچہ کتاب مذکور مطبوعہ مطبع صدیقی واقع بھوپال ۱۲۹۹ ہجری کے صفحہ ۲۹ مین اونکی عبارت یہ ہے ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری و قیل المروزی صاحب کتاب المعارف کان فاضلا ثقۃ سکن بغداد و حدث بہا عن اسحق ابن راہویہ و ابی حاتم السجستانی و تلک الطبقۃ و روی عنہ ابنہ احمد و ابن درستویہ تصانیفہ کلہا مفیدۃ ترجمہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اور بعضون نے کہا ہے کہ مروزی صاحب کتاب معارف فاضل تہے ثقہ تہے بغداد مین رہتے تہے اور وہان حدیث کی روایت کرتے تہے اسحق بن راہویہ اور ابو حاتم سجستانی اور اس گروہ کے لوگون سے اور روایت کی ہے اونسے اونکے بیٹے احمد نے اور ابن درستویہ نے اور تصانیف ابن قتیبہ کی کل مفید ہین و نیز کتاب اتحاف النبلاء مطبوعہ مطبع نظامی واقع کانپور کے صفحہ ۲۷۳ مین انہین نواب بھوپالی کی یہ عبارت ہے ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری و قیل المروزی النحوی اللغوی صاحب کتاب المعارف و ادب الکاتب فاضل ثقہ بود در بغداد سکونت داشت از اسحق ابن راہویہ و ابو حاتم سجستانی و زیادی و طبقۂ ایشان روایت حدیث کردہ و پسرش احمد و ابن درستویہ الفارسی ازوے روایت دارند تصانیفش ہمہ خوب و مفید ست و نیز مجلد حدیث منزلت مطبوعہ مطبع نور لکھنؤ ۱۲۹۵ ہجری کہ جو مجلد ثانی ہے منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار کا اوسکے صفحہ ۲۲۴ سے ۲۴۰ تک صحت نسبت کتاب الامامۃ والسیاسۃ طرف ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری کے علمائے اعلام و فضلائے کرام اہل سنت و جماعت کے کلام سے اسطرح لکھی ہوئی ہے کہ کسی سنی کو مجال انکار باقی نہین ہے لہذا مین یہان اسقدر توثیق پر اکتفا کرتا ہون چونکہ یہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ میرے پاس قلمی تہی لہذا مین نے اوسکی اور اوسکے مصنف کی اسقدر توثیق بیان کردی ہے تاکہ کسی سنی صاحب کو شک و شبہہ باقی نرہے اور ہمیشہ سے علمائے شیعہ کا یہی دستور ہے کہ کتب معتبرہ اہلسنت سے اپنے مطلب پر استدلال کرتے ہین اور اگر کسی طرح کا محل شک ہے

توکتاب منقول عنہ اور اوسکے مصنف کی توثیق کردیتے ہین نہ مثل واغط صاحب کے کہ سنی کی کتاب سے عبارت نقل کرین اور کہدین کہ شیعہ کی کتاب ہے چنانچہ اسکا بیان اپنے اپنے مقامات پر آئیگا اور کچھہ اسی کتاب پر منحصر نہین ہے بلکہ اور بہت سی کتابون مین عمر کا جناب سیدہ کے گھر جلانیکا ارادہ کرنا اور آگ ہمراہ لیکے جانا لکھا ہوا ہے چنانچہ تاریخ طبری مطبوعہ بریل پریس لیڈن انگلستان کی جلد اول حصہ چہارم کے صفحہ ۱۸۱۸ مین یہ عبارت موجود ہے کہ ثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن مغیرۃ عن زیاد بن کلیب قال اتی عمر بن الخطاب منزل علی وفیہ طلحۃ والزبیر ورجال من المہاجرین فقال واللہ لاحرقن علیکم او لتخرجن الی البیعۃ فخرج علیہ الزبیر مصلتاً بالسیف فعثر فسقط السیف من یدہ فوثبوا علیہ فاخذوہ یعنی روایت کی مجھسے ابن حمید نے اونسے جریر نے اونسے مغیرہ نے اونسے زیاد بن کلیب نے کہ آیا عمر بن الخطاب گھر پر علی کے اور اوس مین طلحہ و زبیر تھے اور لوگ مہاجرین مین سے تھے پس کہا عمر نے کہ واللہ مین تمہارے اوپر اس گھر کو جلا دونگا یا باہر نکلو بیعت کرنے کے لیے پس زبیر عمر کے مارنے کے لیے تلوار کھینچے ہوے باہر نکلا پس اوسنے ٹھوکر کھائی اور تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی پس لوگون نے دوڑ کر اوسکو پکڑ لیا انتہی اور ابن عبدربہ[ا] اپنی کتاب العقد الفرید[ب] فصل سقیفہ بنی ساعدہ مین لکھتے ہین الذین تخلفوا عن بیعۃ ابی بکر علی والعباس والزبیر وسعد بن عبادۃ فاما علی والعباس والزبیر فقعدوا فی بیت فاطمۃ حتی بعث الیہم ابوبکر عمر بن الخطاب لیخرجہم من بیت فاطمۃ وقال لہ ان ابوا فقاتلہم فاقبل بقبس من نار علی ان یضرم علیہم الدار فلقیتہ فاطمۃ فقالت یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم یعنی جو لوگ کہ باز رہے بیعت سے ابوبکر کے وہ علی اور عباس اور زبیر اور سعد بن عبادہ تھے لیکن علی اور عباس اور زبیر پس بیٹھے گھر مین حضرت فاطمہ کے یہانتک کہ ابوبکر نے عمر بن الخطاب کو اونکی طرف بھیجا کہ اونکو فاطمہ علیہا السلام کے گھر سے باہر نکالے اور یہ بھی کہدیا کہ اگر باہر آنے سے انکار کرین تو اونسے مقاتلہ کر پس متوجہ ہوا عمر آگ لیکے اس بنا پر کہ اون لوگون کے اوپر گھر کو جلا دے پس ملاقات کی حضرت فاطمہ نے اور کہا کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تو اسواسطے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلا وے عمر نے کہا ہان مین جلا دونگا انتہی اور عبدالحمید بن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ جلد اول جزء دوم ذیل شرح قول جناب امیر علیہ السلام مین فنظرت فاذا لیس لی معین الا اہل بیتی

[ا] شہاب الدین الامام احمد بن محمد بن عبد ربہ الاندلسی المالکی ۱۲ منہ [ب] کتاب العقد الفرید جزء ثانی مطبع مطبع ذات التحریر مصر محمد افندی سنہ ۱۲۹۳ھ ۱۲

بہت سی روایتین ابوبکر جوہری وغیرہ سے لکھی ہین ہم بسبب طوالت کے فقط ایک روایت مختصرہ پر اکتفا کرتا ہون قال ابوبکر وقد روی فی روایۃ اخری ان سعد بن ابی وقاص کان معہم فی بیت فاطمۃ والمقداد بن الاسود ایضاً وانہم اجتمعوا علی ان یبایعوا علیاً فاتاہم عمر لیحرق علیہم البیت فخرج الیہ الزبیر بالسیف وخرجت فاطمۃ تبکی وتصیح الخ یعنی ابوبکر جوہری نے کہا کہ دوسری روایت مین اسطرح مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود بھی اون لوگون کے ساتھ حضرت فاطمہؑ کے گھر مین تھے اور وہ مجتمع ہوے تھے اس بات پر کہ بیعت کرین علیؑ سے پس آیا اونکے پاس عمر تاکہ جلادے اون لوگون کے اوپر گھر کو پس نکلا اوسکی طرف زبیر ساتھ تلوار کے اور نکلین جناب فاطمہؑ درانحالیکہ روتی تھین اور چلاتی تھین ونیز کتاب المختصر فی اخبار البشر یعنی تاریخ اسمٰعیل ابی الفدا جلد ثانی مطبوعہ لنڈن کی ص ۲۴ سے ص ۲۰۶ تک یہ عبارت ہے وبادر واستقبۃ بنی ساعدہ فبایع عمر ابابکر وانثال الناس یبایعونہ فی العشر الاوسط من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ خلا جماعۃ من بنی ہاشم والزبیر وعتبۃ بن ابی لہب وخالد بن سعید بن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسی وابی ذر وعمار بن یاسر والبراء بن عازب وابی بن کعب مالوا مع علی بن ابیطالب وقال فی ذلک عتبۃ بن ابی لہب ؎ ماکنت احسب ان الامر منصرف ٭ عن ہاشم ثم منہم عن ابی حسن ٭ عن اول الناس ایماناً وسابقۃ ٭ واعلم الناس بالقرآن والسنن ٭ واخر الناس عہداً بالنبی ومن ٭ جبریل عون لہ فی الغسل والکفن ٭ من فیہ ما فیہم لایمترون بہ ٭ ولیس فی القوم ما فیہ من الحسن ٭ وکذلک تخلف عن بیعۃ ابی بکر ابوسفیان من بنی امیۃ ثم ان ابابکر بعث عمر بن الخطاب الی علی ومن معہ لیخرجہم من بیت فاطمۃ رضی اللہ عنہا وقال ان ابوا علیک فقاتلہم فاقبل عمر بشیء من نار علی ان یضرم الدار فلقیتہ فاطمۃ وقالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ فخرج علی حتی اتی ابابکر فبایعہ کذا نقلہ القاضی جمال الدین ابن واصل واسندہ الی ابن عبد ربہ المغربی وروی الزہری عن عائشۃ قالت لم یبایع علی ابابکر حتی ماتت فاطمۃ وذلک بعد ستۃ اشہر لموت ابیہا ٭ ترجمہ اور گئے لوگ سقیفہ بنی ساعدہ مین پس بیعت کی عمر نے ابوبکر کی اور ازدحام کیا

۱؎ شرح نہج البلاغہ ابوحامد عبد الحمید بن ابی الحدید المعتزلی مطبوعہ طہران سنہ ۱۳۰۲ ص ۶۷

لوگون نے کہ بیعت کرتے تھے سب اوس سے ابوبکر کی بیچ عشرۂ اوسط کے ربیع الاول سے ۱۱ ہجری مین سوا ایک جماعت کے کہ وہ بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن عاص اور مقداد بن عمر اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب تھے مائل ہوے یہ لوگ ساتھ علی بن ابیطالب کے اور کہا اسی باب مین عتبہ بن ابی لہب نے ترجمہ اشعار نہین گمان کرتا تھا مین کہ تحقیق امر خلافت منصرف ہوجائیگا بنی ہاشم سے بعد اوسکے اونہین سے ابوالحسن سے وہ ایسے ہین کہ جو اول ہین سب آدمیون کے ایمان مین اور سابق ہین اونکے اور سب آدمیونسے زیادہ جاننے والے ہین قرآن کے اور سنتون کے اور آخر مین سب آدمیونسے از روے عہد کے ساتھ نبی صلعم کے اور وہ شخص ہین کہ جبرئیل مددگار تھے اونکے غسل مین اور کفن مین جناب رسولخدا کے وہ شخص ہین کہ اونہین وہ سب فضائل ہین کہ جو اون لوگون مین ہین وہ لوگ اوسمین کچھ شک نہین کرسکتے اور نہین ہین قوم مین وہ خوبیان کہ جو اونہین ہین اور اسی طرح باز رہا بیعت ابوبکر سے ابوسفیان بنی امیہ مین سے بعد اوسکے تحقیق ابوبکر نے بھیجا عمر بن الخطاب کو طرف علی کے اور اون لوگونکے کہ جو آپ کے ساتھ تھے تاکہ باہر نکالے اون لوگون کو گھر سے فاطمہ علیہا السلام کی اور کہدیا کہ اگر وہ لوگ اوس سے انکار کرین تو اونسے مقاتلہ کرے پس آیا عمر کچھ آگ لیکر کہ اون لوگونپر گھر کو جلادے پس ملاقات کی اوس سے فاطمہ علیہا السلام نے اور کہا کہ کہان آیا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کیا اسواسطے آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلادے کہا عمر نے کہ ہان یا داخل ہوتم لوگ اوس چیز مین کہ داخل ہوئی ہے اوسمین امت (یعنی ابوبکر کی بیعت کرو) پس باہر نکلے علی یہانتک کہ آئے ابوبکر کی پاس اور بیعت کی اونسے اسطرح نقل کی ہے قاضی جمال الدین بن واصل نے اور اسناد کی ہے اسکی طرف ابن عبدربہ المغربی کی اور روایت کی ہے زہری نے عایشہ سے کہ اونسے کہا کہ نہین بیعت کی علی نے ابوبکر کی یہانتک کہ انتقال کیا فاطمہ نے اور یہ بعد چھ مہینے کے تھا اونکے والد ماجد کے انتقال فرمانے سے انتہی اور اسطرح کی بہت سی روایتین کتب معتبرۂ اہل سنت مین موجود ہین مین نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی جسکا تفصیل کے دیکھنے کو جی چاہے وہ کتاب تشیید المطاعن علامہ سید محمد قلی طاب ثراہ کیطرف

رجوع کرے کہ اونھون نے سنیونکی بہت سی کتب معتبرہ سے ان روایات کو نقل کیا ہے اور راویونکے مصنفین و رواۃ کی اسطرح اقوال و دیگر علماے اعلام اہل سنت سے توثیق کر دی ہے کہ کسی سنی کو مجال انکار کی باقی نہین رہ سکتی و نیز حکایت اسقدر کتب اہل سنت مین مشہور ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثناعشریہ بھی اسکا انکار نہین کرسکے اور چونکہ اونکی باتین بنانے کی عادت ہے لہذا اسمین بھی بات بنانے لگنے حالانکہ ایسی بات کہان بن سکتی ہے چنانچہ صفحہ ۲۶۴ و ۲۶۵ کتاب مذکور مطبوعہ مطبع نولکشور مین وجہ تخویف و تہدید اسطرح فرماتے ہین کہ وجہش آنست کہ این تخویف و تہدید کسانے را بود کہ خانہ حضرت زہرا را ملجا و پناہ ہر صاحب خیانت دانستہ و حکم حرم مکہ معظمہ دادہ در انجا جمع میشدند و فتنہ و فساد منظور میداشتند و برہم زدن خلافت خلیفہ اول را بکنکاشہا و مشورہاے فساد انگیز قصد می کردند حضرت زہرا ہم ازین نشست و برخاست مکدر و ناخوش بود لکن بسبب کمال حسن خلق بآن ہا بے پردہ نمیفرمود کہ در خانہ من نیامدہ باشند عمر بن الخطاب چون دید کہ حال این مشورت و اجتماعت را تہدید نمود کہ من خانہ را بر شما خواہم سوخت انتہی شاہ صاحب تو دنیا سے کوچ کرگئے اب ہم اونکے مریدون سے پوچھتے ہین کہ جن کو آپ کے پیرجی نے مفسد و فتنہ انگیز قرار دیا ہے وہ کون لوگ تھے اونکے والد شاہ ولی اللہ صاحب تو لکھتے ہین کہ زبیر و بنی ہاشم تھے چنانچہ مقصد دوم کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ بریلی مطبع صدیقی کے صفحہ ۲۹ مین یہ قول اونکا موجود کہ درہمین ایام مشکلے دیگر کہ فوق جمیع مشکلات توان شمرد پیش آمد و آن این بود کہ زبیر و جمعے از بنی ہاشم در خانہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا جمع شدہ در باب نقض خلافت مشورتہا بکار می بردند حضرت شیخین آنرا بہ تدبیر یکہ بایستے برہم زدند انتہی موضع الحاجۃ اور آگے وہی تدبیر گھر جلانیکی لکھی ہے مین نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی اگر آپ لوگ اونکے باپ کی و نیز دیگر علما کی کہ جنکی ہمنے عبارتین نقل کی ہین تکذیب کیجیے تو پھر فرمایے کہ اور کون لوگ تھے کیا کہین سے کفار یا منافقین آکر جناب سیدہ کے بیت الشرف مین جمع ہوتے تھے پھر جب زبیر کہ سنیونکے عشرہ مبشرہ مین شامل ہین اور جناب امیر اور حضرت عباس و نیز دیگر بنی ہاشم اور خالد بن سعید بن عاص اور مقداد اور سلمان فارسی و ابوذر

اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب وغیرہم مفسد و فتنہ انگیز قرار پائینگے تو اس
امت مین مصلح کون باقی رہیگا یہی آپ کے شیخین اور اونکے اتباع سبحان اللہ اوسپر طرفہ یہ
شاہ صاحب یہ نہ سمجھے کہ اجماع تو تشریف لیگیا جب ثابت ہوگیا کہ تمامی خاندان رسالت و خواص
اصحاب نے خلیفہ اول کی خلافت کو تسلیم نہین کیا تھا اور اونکے برہم ہونے کی تدبیرین کرتے تھے
تو پھر اجماع امت کیونکر منعقد ہوا کیا ان لوگون کا اتنا بھی مرتبہ نہین ہے کہ امت رسول مین داخل بھی سمجھے جاتین
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جو شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت زہرا ہم از نشست و برخاست
مکدر و ناخوش بود اسکا ثبوت تو کچھ لکھا نہین پھر شیعہ فقط اونکے قول کو کیونکر تسلیم کر لینگے کیا اگر کوئی
علماے شیعہ مین سے یہ کہدے کہ حضرات ثلثہ مجمع مین تو نماز پڑھتے تھے اور اپنے گھرون مین جاکر تنہائی مین
بت پوجا کرتے تھے تو کوئی سنی صاحب اسکو مان لینگے اپنے دل سے ایک بات بنا کر کہدینا اور شیعون کے
مقابلے مین بغیر کسی دلیل کے پیش کرنا سنیون ہی کا کام ہے آخر بیچارے کیا کرین کسی بات کا جواب
تو بن نہین پڑتا جو منہ مین آتا ہے وہ کہنے لگتے ہین اس سبب سے کہ مذہب آبائی کا چھوڑنا بہت مشکل ہے
اور ہمنے تو جو عبارتین کتب علماے اہل سنت سے نقل کی ہین اون سے یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ خطاب
خلیفہ ثانی صاحب کا خود جناب سیدہ سے تھا اور جب آپ نے فرمایا کہ ای ابن الخطاب کیا تو میرے گھر کو
جلا دیگا تو حضرت عمر نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ ہان جلا دونگا پھر اب ایسی دلیل واہی کی گنجائش کہان
رہی اور ہم تو سنیونکی کتب معتبرہ سے یہ بھی ثابت کر چکے ہین کہ جناب امیر خود اس مشورے مین شریک
تھے پھر کیا حضرت زہرا آپکی نشست و برخاست سے بھی مکدر و ناخوش تھین سبحانک ہذا بہتان عظیم اسکے
بعد شاہ صاحب نے اور بہت سی مہمل باتین لکھی ہین کوئی عاقل و منصف اور مسلم و دیندار اونکی طرف
التفات نہین کرسکتا چونکہ اونکی نقل اور رد و قدح مین تطویل بلاطائل تھی لہذا مین نے اسیقدر پر اکتفا
کی ہے اور شاہ صاحب کی زبان حال سے اس مصرعہ کو پڑھتا ہون ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا
علاوہ اسکے کتاب تشیید المطاعن اسی باب مطاعن کے جواب مین کہ باب دہم تحفہ اثنا عشریہ ہے مطبع
مجمع البحرین لودھیانہ مین مطبوع ہوکر مشتہر ہو چکی ہے شاہ صاحب نے اس طعن کو طعن دوم حضرت عمر

منجانب شیعہ اثنا عشریہ قرار دیا ہوا اور اوس میں جو گفتگو ہے لاجی کی ہے اوسکا جواب کتاب مذکور میں جس شرح و بسط و تحقیق و تدقیق کے ساتھ علامہ صاحب موصوف نے لکھا ہے وہ قابل ملاحظہ اہل انصاف ہے جس شخص کو میری اسقدر تحریر کافی نہو وہ اوس کتاب کیطرف رجوع کرے اور اگر اوسکے فہم کی لیاقت نہو تو مین ایک بات اور بتاتا ہون کہ ایک بزرگ نے اسی طعن کا ترجمہ کتاب مذکور سے اردو زبان مین لکھا ہے اور اوسکا نام النار الحاطمہ لقامع اعداء بیت فاطمہ رکھا ہے کل اس رسالہ اردو کے ۱۰۰ صفحے ہین اور مطبع مطلع الانوار لکھنؤ مین چھپکر مشہور ہوچکا ہے اوسکو منگا کر ملاحظہ کرے وہن لا کفیۃ الیسیر لا تکفیہ الکثیر و نیز جناب سیدہ سے فدک کا غصب کر لینا اور خمس کا چھین لینا اظہر من الشمس ہے اور یون شاہ صاحب کیطرح باتین بنانے کی تو اور ہی بات ہے اور یہ مبحث انشاء اللہ العزیز اسی کتاب کے باب ششم کے جواب مین آئیگا اس سے معلوم ہوا کہ ان خلفائے ثلثہ کے وقت مین معاش کیطرف سے بھی اہلبیت کو اطمینان باقی نرہا تھا و نیز اصحاب خاص جناب رسول خدا و محبان اہلبیت مصطفے کے ساتھ جو کچھ کہ ان خلفائے ثلثہ نے کیا اوسکی تفصیل کہانتک بیان ہوسکتی ہے چنانچہ حضرت عمار یاسر کو خلیفہ ثالث نے اسقدر مارا کہ وہ بیہوش ہوگر پڑے اور بہت دیر تک اونکو افاقہ نہوا ایسا تک کہ نماز بھی قضا ہوگئی اور اوس ضرب کا اثر یہ باقی رہا کہ اونکو فتق کا عارضہ پیدا ہوگیا اور حضرت ابوذر غفاری کو معاویہ کی خاطر سے شام سے مدینہ منورہ مین بلوایا اور یہان سے بذلت و خواری تمام ربذہ مین نکلوا دیا اور وہان اوس مومن کامل نے فقر و فاقے مین انتقال فرمایا یہ سب باتین سنیون کی کتابون مین لکھی ہوئی ہین لیکن چونکہ طول بہت ہوا جاتا ہے لہذا مین اونکی تفصیل نہین لکھتا ہون اور ظاہر ہے کہ جو معاملات ظلم و تعدی اہلبیت رسالت کے ساتھ کیے گئے اونمین سے بعض کی تفصیل مختصر مین بیان کر چکا ہون اور بعض کی تفصیل آیندہ آتی ہے جب اوس کے دیکھنے سے کسیکو عبرت نہوگی تو ان بیچارے امتیون کے حال کثیر الاختلال پر کون توجہ کریگا کیون منصفو یہی معنی ہین تبدیل خوف بامن کے کہ جو واعظ صاحب نے لکھا ہے اب مجھکو انصاف سے جواب دو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین خاندان رسالت اور اونکے محبان خالص کے لیے تبدیل امن بخوف ہوئی یا نہین **قولہ** (۳۰) عبادت کرنا خلفا کا باخلاص و خشوع یعنی بلا شرکت **اقول** یہ تو ہم بھی کہتے ہین کہ خلفائے ثلثہ نے جب سے بت پرستی چھوڑی پھر ظاہر مین کبھی نہین کی لیکن معلوم نہین کہ واعظ صاحب نے

فقط عدم شرک ہی اخلاص وخشوع کیونکر نکالا یون تو خلفاے بنی امیہ مثل یزید و ولید وغیرہ کے بھی ظاہر مین شرک نہین کرتے تھے اور بت نہین پوجتے تھے پھر اونکے اخلاص وخشوع کے بھی قائل ہوجائین اور یہ ہر چہ ظاہر ہے کہ اخلاص وخشوع بغیر ایمان ویقین کامل کے حاصل نہین ہوسکتا اور آپ کے خلفاے ثلثہ کو جب جناب رسول خدا کے زمانہ مین یقین کامل نہ تھا تو بعد حضرت کے اوسکے تکمیل کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ثبوت مختصر اسکا یہ ہے کہ شاہ عبد الحق صاحب دہلوی باب صلح حدیبیہ مین فرماتے ہین اور مدارج النبوۃ مطبوعہ مطبع نولکشور جلد دوم کے ص ۲۸۷ مین بھی اونکی عبارت یہی نقل ہے از عمر بن الخطاب کہ گفت در آمد دران روز در دل من امر عظیم و مراجعت کردم با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم ورفتم نزد رسول وگفتم کہ آیا تو پیغمبر حق نیستی فرمود بلے ہستم گفتم نہ ما بر حقیم ومخالفان ما بر باطل گفت بلے گفتم پس چرا ما اینہمہ ذلت و حقارت کشیم وباین طور صلح نمودہ باز گردیم آنحضرت فرمود ای پسر خطاب بدرستیکہ من فرستادہ خدا ام و بیفرمانی وے نمی کنم و وے ناصر ومعین من ست و مرا ضائع نخواہد گذاشت و ازینجا معلوم شد کہ این صلح بوحی واقع شدہ نہ براے واجتہاد و عمر گفت رضی اللہ عنہ گفتم یا رسول اللہ نہ تو ما را وعدہ کردی کہ زود باشد کہ بمکہ رویم وطواف خانہ کعبہ بجا آریم فرمود آرے کردم ولیکن نہ گفتم کہ امسال ای عمر تو خور کہ تو بزیارت کعبہ خواہی رسید وطواف خواہی کرد انتہی ونیز معارج النبوۃ کا مصنف مطبوعہ مطبع نولکشور کے رکن چہارم کے صفحہ ۱۹۱ مین یہ عبارت ہے علماے فن سیر چنین آوردہ اند کہ در وقت صلح حدیبیہ یاران بغایت اندوہناک ومحزون گشتند ومقصود ایشان آن بود کہ بعد ازان سال نتیجہ خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر گردد و فتح مکہ میسر شود و مسلمان باشادکام بمسجد حرام درآیند و بشرائط زیارت کعبہ قیام نمایند وگویند در خاطر بعضے از اہل اسلام شبہہ ہا در آمد کہ مناسب عقیدہ ایشان نبود نقل ست کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نزد حضرت رسالت آمد گفت نہ تو پیغمبر حقی فرمود بلے عمر گفت نہ ما بر حقیم ودشمنان ما بر باطل فرمود کہ بلے گفت کہ پس چرا این ہمہ خست وحقارت ومنقصت وذلت قبول کنیم وصلح بر این نہج نمودہ مراجعت می نمائیم فرمود من رسول خدا ام و نافرمانی او نکنم و او ناصر ومعین من ست انتہی اور کچھ انہین دونون کتابون پر موقوف نہین ہے اکثر کتب اہل سنت مین یہ شک وشبہہ حضرت عمر کا مندرج ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرح کا شک ایمان و

یقین کامل کے ساتھ جمع نہین ہوسکتا و نیز اسی کتاب معارج النبوۃ کے ص ۱۹۲ مین ہے کہ روایت ست کہ دران زمان کہ فاروق از حضرت این سوال بکرد کہ نہ تو وعدہ کردی کہ چنین خواہد بود حضرت جواب داد کہ ا سے کہ جماعۂ مرقوم کلاک بیان گشت بعد ازان روے بعمر آورد و گفت کہ شما را فراموش شدکہ درروز احد راہ گریز پیش گرفتہ بودید و من شما را میخواندم و ہیچ یکے از شما را بمن مجال التفات نبود انتہی اس عبارت مین ملا معین صاحب نے جس خوبی کے ساتھ ان لوگونکا احد سے بھاگنا ثابت کیا ہے وہ قابل ملاحظہ ہے کہ مخبر صادق صلعم کی زبانی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جہاد سے وہی شخص بھاگیگا کہ جسکا دین و یقین کامل نہ ہوگا اب بمقام ایک لطیفہ سمجھے اور یاد آیا کہ شاہ صاحب حضرت عثمان کے بھاگنے کے بارے مین کیا عذر معقول لکھتے ہین صفحہ ۲۷۰ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع لکھنو جواب آنکہ چون گریختن روز احد از عثمان و از جمیع صحابہ غیر از سیزدہ کس بوقوع آمدہ تنہا بر عثمان جاے طعن نیست انتہی عذر گناہ بدتر از گناہ اسکو کہتے ہین کہ شاہ صاحب نے سوا تیس آدمیون کے عثمان کے ساتھ کل صحابہ کا بھاگنا ثابت کردیا اور یہ شاہ صاحب کا فرمانا کہ تنہا بر عثمان جاے طعن نیست ناشی ہے اونکی کمال نافہمی سے ہم فقط حضرت عثمان پر کب طعن کرتے ہین ہمارے نزدیک تو سب ہی بھاگنے والے مطعون ہین البتہ اسقدر ہے کہ اون بھاگنے والون مین سے جن لوگون نے کہ دعوی امامت نہین کیا اون سے ہمکو کچھہ زیادہ تعرض نہین ہے کہ حق سبحانہ تعالی غفور رحیم ہے اور صحابہ معصوم نہین ہین لیکن جو لوگ کہ مدعی امامت و خلافت ہوے اونکو ہم البتہ نہایت تعجب کی نظر سے دیکھتے ہین کہ اقوال و افعال اور حرکات و سکنات تو اون لوگون کے یہ کہ صلح کے وقت نبوت مین شک کرین اور لڑائی کے وقت رسول خدا کو ہجوم کفار مین تنہا چھوڑ کر بھاگ جائین اور پھر وہی لوگ قابل خلافت و نیابت رسول الثقلین کیے جائین اور اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب برادر رسول زوج بتول کرار غیر فرار قاتل کفار پر ترجیح دیے جائین ان ہذا لشی عجاب مگر دیکھیے شاہ صاحب پھر اسی باب مین کیا خوب ارشاد فرماتے ہین تحفہ صفحہ ۲۷۰ و اول ۲۷۱ مین نزد اہل سنت بعد وقوع فرار کہ نہایتش ارتکاب کبیرہ است و توبہ محو شدہ لیاقت امامش باے نرفتہ انتہی تخلف حضرت ابو بکر و عمر کا جیش اسامہ کے

جواب یہ ہے کہ جیسے بقول مخبر صادق لعن خدا وارد ہوئی ہے یہی شاہ صاحب فرما چکے ہیں کہ وہ گناہ صغیرہ
تھا جیسا کہ میں سابق میں لکھ چکا ہوں اور یہاں احد سے بھاگنے کو گناہ کبیرہ قرار دیکے یہ فرماتے ہیں ہم کہتے
ہیں کہ یہاں ان سنیوں کے امام کی بھی عجب لیاقت ہے کہ نہ اوسکو صغیرہ ضرر پہونچا سکتا ہے نہ کبیرہ سے
این امامت با وجود این صفات ٭ ہست دائم برقرار و بر ثبات ٭ ہر سرش با اہل تکرہ و لا و لیس ٭ این
امامت ہست کوہ بو قبیس ٭ می نیابد اختلال از ہیچ چیز ٭ چون وضوے محکم بی بی تمیز ٭ بود در شہرے حرہ
بیوہ زنے ٭ کہنہ رندے حیلہ سازے پرفنے ٭ نام او بی بی تمیزہ خالدار ٭ در نمازش بود رغبت بیشمار ٭ با وضو
صبح خفتن میگذارد ٭ تا مراد ان سا وصلے وا رسے مراد ٭ وہم سازی او باسش رند بود ٭
وانکہ اطاعوہ اسش دگر بود ٭ گفت با و رندکے کای نیکزن ٭ ہیچ تے دارم زدن
کارہ تو من ٭ این چنا بتھا ہے پدر پیچ کہ ہست ٭ ہیچ نایدرہ وضو شکست ٭ گفت آوا این حکم وضو ٭
ناکند در اندوے کرم با من بگو ٭ این وضو از سنگ روقائم ترست ٭ این وضو چون سد اسکندرست ٭ اب
اہل فضائل ملاحظہ کریں کہ خلفاے ثلاثہ کی امامت بی بی تمیزہ کی وضو سے کیا کم مستحکم ہے کہ کسی صغیرہ و کبیرہ سے
اسکی قابلیت میں خلل نہیں پیدا ہوتا اور فقرہ بیان جب بڑا استحکام ہے کہ آیہ کریمہ لاینال عہدی الظالمین سے
بھی نہیں ٹوٹتی قولہ اور یہ چاروں خلفا کی خلافت میں وعدہ کے موافق ظاہر ہوئے چنانچہ تفسیر کبیر
جلد ۶ کے صفحہ ۳۰۳ میں لکھا ہے ان المراد بہذا الوعد ہولاء الائمۃ الاربعۃ لان استخلاف غیرہ لایکون الا بعدہ
ومعلوم انہ لانبی بعدہ لانہ خاتم الانبیاء فاذن المراد بہذا الاستخلاف طریقۃ الامامۃ ومعلوم ان بعد الرسول علیہ
السلام الاستخلاف الذی ہذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم لان فی ایامہم کانت
الفتوح العظیمۃ وحصلت التمکین وظہور الدین فثبت بہذا دلالۃ علی صحۃ خلافۃ ہولاء الاربعۃ وبطل قول الرافضۃ
الطاعنین علی الثلاثۃ وبطل قول الخوارج الطاعنین علی علی رضوان اللہ علیہم اجمعین انتہی ملخصا من عینیہ
یعنی اس وعدے سے مراد رسول خدا کے بعد یہی چار خلیفہ ہیں اسلیے کہ خلیفہ بنانا غیر کو نہیں ہوتا مگر بعد ان حضرت کے
اور معلوم ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں کیونکہ وہ خاتم الانبیا ہیں پس اس استخلاف سے مراد امامت کا
طریقہ ہے اور معلوم باتوں میں سے ہے کہ رسول خدا کے بعد خلافت موصوفہ ابابکر عمر عثمان علی کے ایام میں پیدا ہو

ہوئی پس اس حقیقت سے پایۂ ثبوت کو پہونچی دلالت صریحہ اوپر خلافت خلفاے اربعہ کے اور باطل ہوا روافض طاعنین کا قول خلفاے ثلثہ پر اور باطل ہوا قول خوارج طاعنین کا حضرت علی پر **اقول** نہ خلفاے ثلاثہ کی خلافت صحیحہ تھی نہ اونکے زمانے مین تمکین دین مرتضی ہوئی نہ مومنین کاملین کے لیے تبدیل خوف بامن ہوا نہ اونکی عبادت مین اخلاص و خشوع ثابت ہوا چنانچہ ہم ان سب باتونکا بیان کر چکے ہین اور اس امر کو بھی دلیل چہارم ابطال خلافت مین ثابت کر چکے ہین کہ محققین علما و مفسرین اہل سنت جناب امیر کو اس آیت کے موعودلہم مین داخل نہین سمجھتے پس واعظ صاحب کو بنا بر اونکے مذہب کے چار خلفا نہ کہنا چاہیے بلکہ تینہی خلیفون کا ذکر کرنا چاہیے تھا اور یہان واعظ صاحب نے بنا بر اپنی سفاہت مستمرہ کے تفسیر کبیر کی وہ عبارت نقل کی ہے کہ جو اونکے دعوی کے بالکل خلاف ہے مگر اوسمین تحریف کر کے اپنے مطلب کے موافق کر لی ہے لیکن اتنا نہ سمجھے کہ جب کوئی شیعہ اس تفسیر کو دیکھیگا تو میری تحریف کیونکر نہ اوس پر ثابت ہوگی اور کیونکر میری قلعی نہ کھلجائیگی اور اسکا ذکر بھی ہم دلیل چہارم مین کر چکے ہین اب یہان اوسکی تفصیل بیان کرتے ہین پہلے تفسیر کبیر مین فقط ہولا ہے اوسمین واعظ صاحب نے الائمۃ الاربعۃ بڑھا یا ہے اور بعد اوسکے فی ایام ابی بکر و عمر و عثمان ہے واعظ صاحب نے علی اوسکے بعد اپنی طرف سے بڑھا یا ہے اور ایک عجیب بات کی ہے کہ فخر رازی کی عبارت کا یہ فقرہ تو نقل کیا ہے کہ لان فی ایامہم کانت الفتوح العظیمۃ و حصلت التمکین و ظہور الدین مگر اسکا ترجمہ نہین لکھا اور اسکے معنی یہ ہین کہ اس سبب سے کہ اونکے ایام خلافت مین فتوح عظیمہ ہوئین اور حاصل ہوئی تمکین اور حاصل ہوا ظہور دین کا انتہی اور ظہور الدین کے بعد والامن ولم یحصل ذلک فی ایام علی رضی اللہ عنہ لانہ لم یتفرغ لجہاد الکفار لاشتغالہ بمحاربۃ من خالفہ من اہل الصلوۃ حذف کر دیا ہے اور ترجمہ اسکا یہ ہے کہ اور امن اور نہین حاصل ہوا یہ (یعنی تمکین اور ظہور دین اور امن) ایام علی مین اس سبب سے کہ نہین فارغ ہوے وہ واسطے جہاد کفار کی بسبب مشغول ہونے اپنے کے ساتھ محاربہ اون لوگون کے کہ خلاف کیا تھا اونھون نے آپسے اہل صلوۃ مین سے انتہی یہ عبارت صریحًا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فخر رازی کے نزدیک حضرت علی اس آیت کے موعودلہم مین داخل نہین ہین اور اخیر مین جو ہولا ہے اوسمین واعظ صاحب نے الاربعۃ پھر بڑھا یا ہے بعد اوسکے فخر رازی کی عبارت کا ایک اخیر ٹکڑا لیا ہے اور اوسمین سے قول الخوارج الطاعنین علی عثمان و علی اوسمین سے لفظ عثمان حذف کر دی ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ

خوارج فقط حضرت علیؓ پر طعن کرتے ہین عثمان پر نہین کرتے اور پوری عبارت فخر رازی کی کہ جس مین اس شخص نے
تحریف وتبدیل کی ہی ص ۲۰۸ و ص ۲۰۹ تفسیر کبیر جلد سادس مطبوعہ باطنیہ مصر مین ہے جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے
اور یہ بھی عجب بات ہی کہ واعظ صاحب نے اس کتاب کے ص ۴۲۸ کا حوالہ دیا ہی معلوم نہین ہے کہ یہ کیا بات ہی اونکے
پاس اور کوئی نسخہ اس کتاب کا ہی کہ جسکے صفحہ ۴۲۸ مین یہ عبارت ہو یا یہ بھی اونکا مغالطہ ہی اہل انصاف واعظ
صاحب کی تحریف کو ملاحظہ فرمائین اور اونھون نے جو لکھا ہی کہ لطفاً من عندہ انصاف کرین کہ تلخیص کا یہی طریقہ
ہی کہ اپنے مطلب کی عبارت تو لکھین اور جو خلاف مطلب ہو اوسکو حذف کردین اور اپنے مطلب کے موافق
الفاظ بھی اپنی طرف سے زیادہ کرین اہل بصیرت کو بامعان نظر دیکھنا چاہیے کہ یہ حضرات سنیہ اسقدر عاجز ہین
کہ شیعونکی کتابون سے اپنا مطلب ثابت کرنا تو اونکو کہان میسر ہو سکتا ہی اپنی کتابون سے بھی جو عبارت
نقل کرتے ہین اوسمین بھی اس طرح تحریف وتبدیل وتغیر کرتے ہین کہ موافق اپنے مطلب کے ہو جاوے مین کہتا ہون
کہ اون لوگون کے عجز کا جب یہی حال ہے تو پھر میدان مناظرہ مین اونکو پاؤن رکھنے سے کیا فائدہ لیکن ہان یہ
بات البتہ ہی کہ اگر میدان مین آکے فرار اختیار نکرین تو پھر اونکے اسلاف کی تقلید کیونکر پوری ہو اور جو یہ فخر رازیکا
قول ہی کہ لان استخلاف غیرہ لایکون الابعدہ اسکی رد ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ یہان استخلاف سے مراد خلافت
مصطلحہ نہین ہے اب یہان اوس تقریر کے اعادہ کی کچھ ضرورت نہین قولہ پس ظاہر ہے کہ اگر ان خلفا پر ظلم یا فسق
کا طعن لگایا جاوے تو معاذ اللہ باری تعالیٰ کی نسبت جہل لازم آتا ہے **اقول** اصل یہ ہے کہ سنیونکو
خدا ورسول سے عداوت ہی اور وجہ عداوت کی یہ ہے کہ وہ اپنے دلمین اس بات سے جلتے ہین کہ خدا
ورسول نے شیوخ ثلٰثہ کو کیون نہ امام وخلیفہ مقرر فرمایا کہ خواہ مخواہ اونکو بعد رسول خدا غصب خلافت کرنا پڑا
اور تمام خلق مین مطعون ہوئے لہذا وہ اپنے جلے دلکے پھپھولے پھوڑتے ہین کہ کوئی پردہ رکھکے کبھی رسول پر
طعن کرنے لگتے ہین کبھی خدا پر اور اگر یہ بات نہین ہے تو پھر کیا باعث ہی کہ خود ہی تو اس بات کے قائل ہون
کہ شیوخ ثلٰثہ سن شیخوخت تک مشرک وبت پرست رہے اور خود ہی اس آیت پر ایمان لانے کا بھی اظہار کرین
کہ ان الشرک لظلم عظیم اور خود ہی شیوخ ثلٰثہ کی عدم عصمت کے قائل ہون ونیز کہین کہ صلح کیوقت وہ
نبوت مین شک کرتے تھے اور لڑائی کے وقت کفار سے بھاگ جاتے تھے اور فرار کو گناہ کبیرہ بھی کہین اور

خود بھی اس بات کی قائل ہون کہ ہر گناہ کرنے والا ظالم ہے چنانچہ یہ باتین ثابت ہو چکی ہین اور فخر رازی کا
قول نقل ہو چکا ہے کہ کل عاص فانہ ظالم لنفسہ لیکن جب کوئی دوسرا ان خلفا پر ظلم یا فسق کی طعن کرتے تو یہین
معاذ اللہ باری تعالی کی نسبت جہل لازم آتا ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا اور حق یہ ہے کہ حق
سبحانہ و تعالی چونکہ ہر چیز کا عالم ہے اور علم اوسکا جمیع اشیاء کو احاطہ کیے ہوے ہے اور ازل آزال مین وہ سب
کچھ جانتا تھا جو کہ ابد الآباد تک ہوگا لہذا وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اولاد حضرت ابراہیم و امت خاتم الانبیا مین ایسے لوگ
بھی پیدا ہونگے کہ باوصف ارتکاب ظلم و فسق دعوی امامت کرینگے لہذا اوسنے پہلے ہی حضرت ابراہیم کے سوال کے
جواب مین فرما دیا تھا کہ لا ینال عہدی الظالمین یعنی میرا عہد جو امامت ہے وہ ظالمون کو نہین پہنچ سکتا انتہی
تاکہ خلق پر اتمام حجت ہو جاے اور جب گروہ ظلمہ امامت کا دعوی کرین تو اونکے تغلب و تصرف کے سبب سے کوئی دہوکا
نکہاے اور اونکو امام حق نہ سمجہنے لگے پس حضرات سنیہ نہ اس آیت کا انکار کر سکتے ہین نہ اپنے خلفاے ثلثہ کو
دائرہ ظلم سے خارج کر سکتے ہین نہ بوجہ تقلید مذہب آبائی اونکی امامت کا انکار کر سکتے ہین آخر مجبور ہو کے
کیا کرین کفر بکنے لگتے ہین اور حق سبحانہ تعالی کیطرف جہل کی نسبت کرنے لگتے ہین اور الزام اہل حق پر رکہتے
ہین اور خود آیہ وافی ہدایہ استخلاف خلفاے ثلثہ کے فسق پر دلالت کرتا ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ ہم
پہلے ہی اس بات کو سنیونکی کتابونسے ثابت کر چکے ہین کہ اس آیہ کریمہ مین خطاب ہے جناب سالتمآب اور کل
اون لوگون سے کہ جو آپکے ہمراہ تھے بلکہ کل امت سے پس کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت کے آخر کا ٹکڑا
فمن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ایسے لوگون پر دلالت کرے کہ
جو کہ اس آیت کے خطاب سے خارج ہون پس صاف صاف بلا تاویل اس آیت کے معنی یہ ہوتے ہین کہ جن لوگون
کیلیے استخلاف و تمکین دین مرتضی و تبدیل خوف بامن کا وعدہ ہوا ہے یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا مین
داخل ہین پس انہین سے جو لوگ کہ بعد اس نعمت کے حاصل ہونیکے کفر کرینگے یعنی اس نعمت الہی کے منکر
ہونگے یا ناشکری کرینگے تو وہ لوگ فاسق ہین اور اس امر کو ہم ثابت کر چکے ہین کہ یہ وعدے جو اس آیت
مین ہین جناب رسول خدا کے عہد کرامت مہد مین وفا ہو چکے اور کفار ہلاک و مغلوب ہو چکے اور اہل اسلام کو
تمام عرب مین تمکین حاصل ہو گئی اور اس بات کو ابحاث مذہبیہ مین انشاء اللہ العزیز ثابت کرینگے کہ خلفا لیکے بعد

بعد حجۃ الوداع کی جناب امیر کو اپنا خلیفہ اور وصی و جانشین مقرر فرمایا اور کمال دین و اتمام نعمت وقوع
مین آیا اور رضای پروردگار حاصل ہوئی پس بعد جناب رسولخدا کی خلافت حقہ جناب امیر کی تھی پس جن لوگون نے
کہ اس نعمت عظمی کی قدر نہ کی و کفران نعمت کیا اور آپکی خلافت سے منکر ہو کر خود ناحق خلیفہ بن بیٹھے وہ
بلاشبہہ من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون کی تحت مین داخل ہونگے اور ظاہر ہے کہ وہ خلفای ثلاثہ اور
اونکے اتباع و اشیاع ہین اور ان معانی پر جو ہمنے بیان کیے ہین خود سیاق آیہ کریمہ شاہد ہے اور جو شخص
کچھ بھی علم ادب جانتا ہوگا اور بالکل بے ادب نہ ہوگا اور تعصب کے پردے اوسکی آنکھون پر نہ پڑے ہونگے
وہ اس بات کو بخوبی سمجھ لیگا اب رہا یہ امر کہ خلفاے ثلاثہ کے وقت مین فتوحات متواترہ و ممالک فتح ہوئین سلمنا
لیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لوگ حکم خدا اور رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے تو اور زیادہ نصرت خدا شامل
حال ہوتی اور ہند و سند و چین و ماچین مین بھی ذوالفقار حیدری چمکتی مگر لوگون نے نمانا اور خلفای جور کی اطاعت
قبول کی پس خواہ مخواہ تابع و متبوع اولئک ہم الفاسقون کی تحت مین داخل ہوے لیکن حق سبحانہ و تعالی
بالکل اپنی نصرت کو اون لوگون سے باز نہین رکھا اور فتوحات متواترہ عطا فرمائین اس سبب سے کہ یہ لوگ آخر اسلام
کا نام لیتے تھے اور اوسکی حبیب اور رسول کا کلمہ پڑھتے تھے پس یہ اکمال اور اتمام وعدہ کا ہے حق سبحانہ
و تعالی کی جانب سے کہ باوصف فسق بھی ببرکت جناب رسول خدا اپنی نصرت کو مرتفع نہین کیا اور نقص ہے
خلق کی جانب سے کہ حکم خدا و رسول پر عمل نہین کیا اور کچھ تخصیص خلفاے ثلثہ کی نہین ہے بلکہ خلفای بنی امیہ و بنی عباس بھی
کہ جن مین کا ایک ایک فرعون ثانی تھا نصرت حق سبحانہ و تعالی باوصف فسق و فجور مسلمانون کے شامل حال رہی
اور فتوحات کثیرہ کفار پر حاصل ہوا کین بلکہ محمود غزنوی تک یہی کیفیت مستمرہ رہی پس کیا ان سب کی خلافت حق
ہو جائیگی اور اس آیہ کریمہ کے مواعد مین داخل سمجھی جائیگی حالانکہ اس سلسلہ خلافت مین مثل یزید پلید و ولید عنید کے
خلفا موجود ہین اور جو کوئی اونکو برحق سمجھے وہ ہرگز اسلام کی دائرے مین نہین رہ سکتا اس مقام پر ایک نکتہ باریک لطیف و
عنایات الہی و برکات رسالت پناہی سے اس حقیر کے ذہن مین آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ظاہر ہے کہ جو چیز جس شخص
یا قوم کے لیے حق سبحانہ و تعالی نے مقدر فرمائی ہے وہ خواہ مخواہ اوسکو ملتی ہے لیکن اوسکی کسب مین انسان کو اختیار ہے
خواہ حلال سے حاصل کرے خواہ حرام سے مثلا رزق کا دینا حق سبحانہ و تعالی نے اپنے ذمہ کیا ہے چنانچہ وہ خود

فرماتا ہی کہ ما من دابۃ الا علی اللہ رزقہا پس جو رزق جسکے لیے مقرر ہے وہ اوسکو ملیگا خواہ وہ حلال سے
کسب کرے خواہ حرام سے لیکن جو شخص کہ حرام سے حاصل کریگا تو حلال مین مجرا ہو جائیگا یعنی اگر وہ شخص حرام سے
کسب نکرتا تو خواہ مخواہ اسیقدر رزق اوسکو حلال سے ملتا پس جس شخص نے کہ حرام سے کسب کیا مثل سرقہ و
خیانت و رشوت وغیرہ کی وہ یہ نہین کہہ سکتا کہ ہمارے اوپر یہ کسب حلال ہو گیا کہ موجب وعدہ حق سبحانہ تعالی
ہمکو رزق ملا اسیطرح خلافت و بادشاہت اس امت کے لیے مقرر و موعود تھی پس جناب رسالت مآب کیوقت مین
جو لوگون نے حضرت کی اطاعت کی اور یہ وعدہ پورا ہوا تو یہ کسب حلال تھا اور بعد آپکے بھی مقدر یہی تھا کہ
امت مین بادشاہت و خلافت رہے پس لوگون نے جو حکم خدا و رسول کو نمانا اور خلیفہ برحق یعنی علی ابن ابیطالب
کی اطاعت نکی اور خلفای جور کے مطیع ہوے تو یہ فعل حرام تھا لیکن وعدہ حق سبحانہ و تعالی پورا ہوا پس محض تغلب و نیل
حقیت خلافت خلفای جور نہین ہو سکتی اور کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ چونکہ وعدہ حق تعالی اونکے وقت مین پورا
ہوا لہذا اونکی خلافت حق تھی جیسا کہ بسبب کثرت فتوحات و تمکین دین اسلام خلافت خلفای بنی امیہ و بنی
عباس حق نہین ہو سکتی کمامر اور وہ لوگ اور اونکے اتباع خواہ مخواہ فمن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون مین
داخل ہین اگر کوئی اسمقام پر یہ کہے کہ تمنے تو کہا کہ اگر لوگ حکم خدا و رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے
تو اور زیادہ نصرت خدا شامل حال ہوتی پس جناب امیر کی خلافت ظاہری کیوقت کیون نہ کثرت فتوحات کفار سے
حاصل ہوئی تو ہم کہینگے کہ یہ شبہہ بھی ناشی ہے کمال غفلت و نافہمی سے اس سبب سے کہ ہمارے کلام مین یہ شرط موجود ہے
کہ اگر لوگ حکم خدا و رسول کو مانتے اور خلیفہ حق کی اطاعت کرتے اور ظاہر ہے کہ اکثر اہل اسلام نے مثل عائشہ و طلحہ
و زبیر و معاویہ و عمرو عاص وغیرہ کے آپکی اطاعت نہین کی اور ناکثین و قاسطین و مارقین کی لڑائیون سے کبھو
فرصت ہی نملی کہ کفار کیطرف متوجہ ہوتے ورنہ ظاہر ہے کہ بعد وفات جناب رسول خدا سے وفات جناب امیر تک کہ
تیس برس کے قریب گذری اگر اس مدت مدید مین کل اہل اسلام آپ کی اطاعت کرتے تو ممکن تھا کہ کفر کا نام دنیا مین
باقی نرہجاتا اسلیے کہ جناب رسول خدا کے وقت مین باوجود قلت اہل اسلام تمام کفار عرب ذو الفقار حیدر کرار
کی تاب نہ لا سکے اور جو لڑائی کہ فتح ہوئی آپ ہی کی شمشیر آبدار اوسکی مفتاح تھی اور بعد آپکے جبکہ ہزارون بلکہ
لاکھون مسلمان آپکے ساتھ ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ فتوحات عظیمہ و کثیرہ حاصل ہوتین اب سمجھیے اسمقام پر شبہ

معلوم ہوا کہ واعظ صاحب کی ایک عبارت کہ جو صفحہ کے حاشیہ پر لکھی ہوئی ہے نقل کرون اور اوسکا جواب بھی لکھون
تاکہ اونکو محل شکایت باقی نہ رہجاے کہ میری ایک بات کا جواب رہگیا **وہی ہذہ** مظاہر حق شرح مشکوۃ مطبوعہ مطبع
نولکشور جلد ۴ ص ۳۰۵ مین لکھا ہے کہ منکر صحت خلافت خلفا کی خارج ہین دائرۂ ایمان سے کیونکہ فرمایا اللہ
تعالی نے بعد آیت مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی جنھون نے کفر کیا کہ اللہ تعالی کے
وعدے کو سچ نمانا اور حق نجانا اونکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیے کہ فاسق عرف قرآن مین آیا ہے
بمعنی فاسق کامل کے اور وہ کافر ہے جیسی اس آیت مین ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون انتہی
اقول اس بات کو ہمنے مان لیا کہ فاسق اس آیت مین بمعنی فاسق کامل کے ہے اور وہ کافر ہے لیکن جو
صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ منکر صحت خلافت خلفا خارج ہین دائرۂ ایمان سے اسکے جواب مین ہم
کہتے ہین کہ منکر خلافت حقہ بیشک خارج ہے دائرۂ ایمان سے اور خلافت حقہ وہ ہے کہ جو بنص قرآن و حدیث
ثابت ہوا اور یہ خلافت جناب امیر کی ہے نہ کسی غیر کی پس اونکی خلافت کا منکر بیشک دائرۂ ایمان سے
خارج ہوگا نہ یہی خلافت خلفاے ثلاثہ پس حضرت ابوبکر کی خلافت تو خود بقول حضرت عمر اتفاقیہ تھی چنانچہ وہ
فرماتے ہین کہ الا ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ المومنین شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق
بیعت ابوبکر کی ناگہانی تھی بچایا اللہ نے مومنون کو اوسکے شر سے پس جو کوئی کہ عود کرے طرف مثل اس
بیعت کے پس قتل کرو اوسکو انتہی اور شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی تحفہ اثنا عشریہ کے صفحہ ۲۴۴ مین حضرت
عمر کے اس کلام کو تسلیم کر لیا ہے پس جس چیز کے ارتکاب سے شخص مرتکب بقول حضرت عمر واجب القتل ٹھہرے اوسکا
فساد ظاہر ہے اور حضرت عمر کی خلافت بناے فاسد علی الفاسد ہے اس سبب سے کہ وہ حضرت ابوبکر کے خلیفہ بنائے
ہوئے ہین اور حضرت عثمان بحکم حضرت عمر عبد الرحمن بن عوف کے بنائے ہوئے خلیفہ ہین پس ایسی خلافتوں کا منکر
دائرہ ایمان سے کیونکر خارج ہوسکتا ہے یہ عجیب زبردستی کی بات ہے کہ چند آدمی جو کہ بالاتفاق غیر معصوم ہون
آپ ہی کسی کو خلیفہ بنالین اور پھر اونکے تابعین کہین کہ اس خلافت کا منکر دائرۂ ایمان سے خارج ہے کوئی
ان حضرات سے پوچھے کہ آخر یہ لوگ کون ہین پیغمبر ہین یا معاذ اللہ خود خدا ہین کہ اونکے حکم سے انحراف
کرنے والا ایمان سے خارج ہوگا آخر جو لوگ کہ اونکے خلفاے منصوصہ کو نہین مانتے وہ بھی مثل اونکے آدمی ہین

پھر انکے اوپر کیونکر اونکا قول حجت ہوسکتا ہی حالانکہ وہ لوگ کہ جو ناصب خلفا ہین خود اپنے قول و فعل کو قرآن
وحدیث سی مستند نہین سمجھتے اور یہ لوگ کہ جو منکر خلافت کذائی ہین وہ اپنے قول پر قرآن و حدیث سی نصوص
کثیرہ کی ساتھ متمسک ہین یہی خود یہ آیت استخلاف پس ہم بیان کر چکے ہین کہ خلفاے ثلاثہ کی خلافت اس سے
ہرگز ثابت نہین ہوسکتی بلکہ خود خلفای ثلثہ اور اونکے اتباع بسبب انکار خلافت حضرت امیر المؤمنین و امام
المتقین من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون مین داخل ہین **قولہ** اب ہم الزامی جواب سے حضرات شیعہ
کی تسلی کرتے ہین **اقول** واعظ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اب ہم شیعون کی کتابون سے سند لاتے ہین
مین کہتا ہون کہ واعظ صاحب آپ خود اپنی کتابون سے تو اپنا مطلب ثابت نہین کر سکے شیعون کی کتابون
کیا ثابت کیجیے گا **بیت** تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ **قولہ** دیکھو شیعہ کی معتبر
کتاب تفسیر مجمع البیان کی جلد ۲ سورۂ تحریم مین زیر آیت واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا لکھا ہے
روی عن النبی انہ خلا یوما لعائشۃ مع جاریتہ القبطیۃ فوقفت حفصۃ رضی اللہ عنہا علی ذلک فقال لہا رسول اللہ
لا تعلمی عائشۃ رض بذلک وحرم ماریۃ علی نفسہ ولما حرم ماریۃ اخبر حفصۃ انہ یملک من بعدہ ابوبکر وعمر انتہی ملخصا
من عینہ اور حاشیہ پر اس عبارت کا ترجمہ واعظ صاحب اس طرح ارقام فرماتے ہین یعنی رسول خدا نے عائشہ کے
دن مین اپنی لونڈی قبطیہ سے خلوت کی پس بی بی حفصہ رض اس پر واقف ہوگئی فرمایا آنحضرت نے کہ اے حفصہ عائشہ رض
کو خبر نکرنا اس بات کی اور جھٹ حرام کر دیا ماریہ قبطیہ کو اپنے پر پس خبر دیدی حفصہ نے عائشہ کو راز مذکور کی
اور پوشیدہ کیا آنحضرت سی پس خبر دی اللہ تعالی نے اپنی نبی کو اس بات سی اس آیت کے ساتھ واذ اسر النبی آہ
اور جب حرام کیا آپنے ماریہ کو تو خبر دی کہ بعد میرے ابابکر و عمر و عثمان رض میرے خلیفہ بنینگے اور میری امت کے
مالک ہونگے ۔ احمد الدین **اقول** اس عبارت مین مجمع البیان کے واعظ صاحب نے عجب طرح کی تحریف
کی ہے اور نام ہوسکا رکھا ہی تلخیص چنانچہ اپنی عبارت کے اخیر مین فرماتے ہین کہ ملخصاً من عینہ اور وہ
تحریف یہ ہی کہ مجمع البیان مین اس طرح ہی وقیل ان النبی خلا فی یوم لعائشۃ اور واعظ صاحب نے اوسکو تحریف
کرکے اسطرح لکھا ہے کہ، روی عن النبی انہ خلا یوما لعائشۃ اور سبب اس تحریف کا یہ ہی کہ اس بات کو سب
جانتے ہین کہ علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے جو یہ تفسیر لکھی ہے تو اوسمین موافق و مخالف سب کے قول نقل کیے ہین

اور اسی سبب سے اوسکا نام مجمع البیان رکھا ہے کہ بیان فریقین کا مجمع ہے اور اونکی عادت ہے کہ جہان سنیونکی یہانکی روایت نقل کرتے ہین تو اکثر قیل کرکے لکھتے ہین اور سب جانتے ہین کہ قیل ضعف روایت پر دلالت کرتا ہے پس واعظ صاحب نے قیل کی جگہ روی لکھا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ صاحب تفسیر مجمع البیان نے سنیونکی یہان کی روایت نہین نقل کی بلکہ اپنے یہانکی روایت لکھی ہے اور حاشیہ پر جو ترجمہ لکھا ہے اوس مین تو عجب طرح کی تحریف معنوی کی ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل اور احمق سے احمق بھی ایسا نکریگا اول یہ کہ اصل عبارت مجمع البیان مین تو فقط ابو بکر و عمر ہے اور ترجمہ مین واعظ صاحب نے کرخیکا نام بمقتضای برعکس نہند نام زنگی کافور ہے احمد الدین ہے عثمان کی لفظ بڑھا دی معلوم نہین کہ اسطرح کی حضرتی تحریف سے کیا فائدہ دوسرے یہ کہ اصل عبارت مین یملک کی لفظ ہے اور واعظ صاحب نے اوسکا ترجمہ لکھا ہے کہ میرے خلیفہ بنینگے اور میری امت کے مالک ہونگے اب کوئی اس شخص صاحب غیرت وحیا سے پوچھے کہ خلیفہ کی لفظ متن مین کہان ہے جو تمنے ترجمے مین لکھی اور ہر شخص جو تھوڑی سی بھی استعداد رکھتا ہوگا وہ اسکو بخوبی سمجھ لیگا کہ یملک کی لفظ ملک و سلطنت پر دلالت کرتی ہے نہ امامت وخلافت پر اور یہ امر مسلم ہے کہ ابو بکر وعمر بعد رسول خدا کے بادشاہ ہوے لیکن یہ بادشاہت اونکی تغلب وغصب تھی نہ خلافت حقہ پس جناب رسول خدا نے جو امر کہ آپکے بعد واقع ہونیوالا تھا علم نبوت سے اوسکا اخبار فرمایا اور پیشین گوئی کی اس سے ابو بکر وعمر کی خلافت کی حقیت کہان سے ثابت ہوئی بلکہ اکثر احادیث کہ جو خود اہل سنت کی کتابون مین موجود ہین وہ ابطال خلافت خلفاے ثلثہ پر صریحًا دلالت کرتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگے آتا ہے **قولہ** اور نیز شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عمدۃ البیان مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی جلد ۲ صفحہ ۵۸۲ پر سورۂ تحریم مین لکھا ہے کہ رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنے پر حرام کیا اور حضرت حفصہ کو اس راز کی پوشیدہ رکھنے کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ ایک راز میرا اور ہے تیرے روبرو اوسکو بھی بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ میرے پیچھے ابو بکر اور عمر باپ تیرا رضی اللہ عنہما مالک اس امت کے ہونگے اور بادشاہی کرینگے اور اونکے بعد حضرت عثمان حکومت کریگا حفصہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور دونون راز حضرت کی عائشہ سے جاکر کہدیے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ انتہی کلامہ سبحان اللہ کیسی صاف صاف خلفاے ثلثہ کی خلافت بلا فصل

شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوئی جسکا جی چاہے دیکھ لے **اقول** تفسیر عمدۃ البیان مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی کی جلد سوم کی یہ عبارت جو واعظ صاحب نے تحریف کر کے نقل کی ہے ص ۱۲۲۲ مین ہے اور وہ لکھتے مین کہ جلد ۲ ص ۵۸۲ مین ہے عجیب بات ہے کہ مجھے سمجھ مین نہین آتی اب واعظ صاحب نے جو اس عبارت مین تحریفین کین وہ بھی قابل ملاحظہ ہین اونکی جاننا چاہیے کہ صاحب عمدۃ البیان بھی شیعہ وسنی فریقین کی روایتین نقل کرتے ہین اور شروع اس عبارت کا عمدۃ البیان مین یون ہے اور کہتے ہین کہ رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سنیون کی یہاں کی روایت ہے ورنہ مولوی عمار علی صاحب کہتے ہین نہ لکھتے اور واعظ صاحب نے جو عبارت نقل کی ہے تو اول ہی کہنے مین حذف کر دیا اور رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو یہان سے لکھا ہے تاکہ کوئی یہ نجانے کہ سنیون کے یہان کی روایت ہے بلکہ بادی النظر مین یہ معلوم ہو کہ خود مولوی عمار علی صاحب کا یہ قول ہے یا شیعون کے یہان کی روایت ہے دوسری تحریف یہ ہے کہ حفصہ کے نام پر حضرت کی لفظ بڑھائی ہے تیسری تحریف یہ ہے کہ تیرے روبرو اوسکو بیان کرتا ہون اور وہ یہ ہے اسکی درمیان سے اسقدر عبارت حذف کر دی اوسکو بھی کسی سے نہ کہنا اور اوسکے پوشیدہ رکھنے مین خیانت نکرنا یعنی اوسکو کسی پر ظاہر نکرنا اور غرض واعظ صاحب کی اس عبارت کے حذف کرنے سے یہ ہے کہ اس سے حفصہ کی صاف صاف خیانت ثابت ہوتی ہے پس اونکی دل نے نمانا کہ اوسکو لکھین چوتھی تحریف یہ ہے کہ لفظ ابو بکر و عمر کے بعد رضی اللہ عنہما اپنی طرف سے بڑھایا ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ علماے شیعہ بھی ان حضرات کے نام کے بعد ایسے الفاظ لکھتے ہین پانچوین تحریف یہ ہے کہ لفظ عثمان کے قبل حضرت کی لفظ بڑھائی ہے اور یہ جو واعظ صاحب نے لکھا ہے کہ سبحان اللہ کیسی صاف صاف خلفاے ثلثہ کی خلافت بلافصل شیعہ کی کتابونسے ثابت ہوئی جسکا جی چاہے وہ دیکھ لے اسکا جواب خود مولوی عمار علی صاحب نے اسی تفسیر عمدۃ البیان کے اسی صفحہ ۱۲۲۲ مین بخوبی دیدیا ہے مگر واعظ صاحب کے تعصب نے اونکی آنکھون کو اسقدر نہ کھلنے دیا کہ اوسکو ملاحظہ فرما لیتے اب مین مولوی عمار علی صاحب کی پوری عبارت صفحہ مذکور سے جو واعظ صاحب نے تحریف کر کے نقل کی ہے جواب کی آخر تک لکھے دیتا ہون تاکہ ناظرین اونکی تحریفات کی بھی تطبیق کر لین اور جواب کو بھی بخوبی سمجھ لین وہی ہذہ اور کہتے ہین کہ رسولخدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور حفصہ کو اوس راز کے پوشیدہ رکھنے کی بہت تاکید کی تو فرمایا کہ ایک راز میرا ور ہے کہ تیرے روبرو اوسکو بیان کرتا ہون اوسکو بھی تو کسی سے نکہنا اور اوسکے پوشیدہ رکھنے مین خیانت نکرنا یعنی اوسکو

کسی پر ظاہر نکرنا اور وہ یہ ہے کہ بعد میرے ابوبکر اور تیرا باپ عمر مالک اس امت کے ہونگے اور بادشاہی کرینگے اور بعد اونکے
عثمان حکومت کریگا حفصہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوئی اور یہ دونوں راز حضرت کے عائشہ سے جا کر کہدیے خداتعالی نے
یہ آیت نازل کی **واذ اسر النبی** اور یاد کرو تم اے مومنین جسوقت وہ راز کہا پیغمبر علیہ السلام نے **الی بعض ازواجہ**
طرف بعض بی بیوں اپنی کے یعنی طرف حفصہ کے پوشیدہ کہا حدیثا ایک بات کو کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا اور حکومت
ابوبکر اور عمر اور عثمان کی ہے اور رسول خدا نے جو فرمایا تھا کہ ابوبکر اور عمر مالک اس امت کے ہونگے اس سے کوئی یہ
نہ سمجھے کہ مالک ہونا اونکا حق پر تھا اور وہ خلیفہ حق تھے اسواسطے کہ رسول خدا نے اپنے بعد کی خبر دی تھی کہ
بعد میرے وہ مالک اور خلیفہ ہونگے خواہ حق پر ہوں خواہ باطل پر اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ خلیفہ میرے ہونگے اور حق پر ہونگے
اور ایسا کیونکر فرماتے کہ وہ حضرت تو جانتے تھے کہ بعد میرے خلفا ہونگے اور وہ حق پر نہونگے چنانچہ صحیح مسلم میں مذکور ہے
حذیفہ سے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ بعد میرے امام و پیشوا ہونگے کہ وہ میری ہدایت پر اور میری سنت پر نہونگے
اور سوا اسکے یہ روایت کیونکر معتبر ہو کہ وقت معرکہ خلافت ابوبکر کے کسی نے بھی ذکر نہ کیا کہ رسول خدا فرما گئے ہیں کہ بعد میرے
ابوبکر اور عمر خلیفہ اور مالک ہونگے اور نہ ابوبکر نے ذکر کیا ایسے معرکہ کی باتکا کہ جسکی شان نزول میں ایک سورہ نازل ہوا اور فدک کے قصہ میں تو فاطمہ
زہرا سے ابوبکر نے بیان کیا کہ جسکو کسی نے رسول خدا سے نسنا تھا جب اہلبیت کو بیان کیا کہ جسکو کسی نے رسول خدا سے نسنا تھا تو ایسے معرکہ کی بات
کیوں نہ کہا کہ وہ بادشاہی اور سرداری کی بات تھی **انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ** اب اہل انصاف ملاحظہ
فرمائیں کہ جس روایت کی بابت خود مولوی عمار علی صاحب کہتے ہیں کہ یہ کسیطرح معتبر نہیں ہو سکتی اور اوسکے عدم
اعتبار پر اونھوں نے ایک دلیل بھی قائم کردی کہ جسکا جواب کسی سنی صاحب سے ممکن نہیں اوسی روایت کو
اونھیں کی تفسیر سے نقل کرکے حقیت **خلافت خلفا** پر استدلال کرنا کسقدر بیشرمی ہے اور یہ حرکت
کسقدر ان حضرات کی عجز پر دلالت کرتی ہے اور مولوی صاحب موصوف نے ائمہ ضلالت کے باب میں کہ جو بعد جناب
رسول خدا کے ہوے بسبب ضیق مقام فقط صحیح مسلم کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں
حدیثیں صحاح اہل سنت میں اس مضمون کی موجود ہیں کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد ائمہ کفر و بدعت و رؤسا
ضلالت ہونگے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور کسیطرح اہلسنت و جماعت اپنی خلفاے ثلثہ کو اس پیشین گوئی سے
خارج نہیں کرسکتے چنانچہ انھیں سے بعض احادیث ہم اس کتاب کی شروع میں نقل کر چکے ہیں و نیز بعض احادیث رسالہ

مختصرہ منہج الانصاف مین بھی نقل کی گئی تھین واعظ صاحب نے اوسکے جواب کے لیے اس رسالہ مجمع الاوصاف کا چوتھا
باب منعقد کیا ہے اور عجب عجب جواب بے سروپا دیے ہین اور جو احادیث کہ منہج الانصاف مین منقول ہین اونمین سے
جس حدیث کا جو چاہا جواب مہمل دیا ہے اور جس حدیث کو چاہا بمصداق نہ بندہ ورانظہور ہضم ترک کر دیا ہے اور عجیب و
غریب تکلمات کیے ہین مثلاً منہج الانصاف مین یہ حدیث خلفا سے جور کے باب مین صحیح مسلم سے لکھی ہے قال حذیفۃ
بن الیمان قلت یا رسول اللہ انا کنا بشر فجاء اللہ بخیر فنحن فیہ فہل من وراء ہذا الخیر شر قال نعم قلت ہل وراء ذالک الشر خیر قال نعم قلت فہل
وراء ذالک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال تکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیہم رجال قلوبہم
قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب
ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے منقول ہے کہ مین نے عرض کی کہ یا رسول خدا ہم لوگ
ایک شر مین تھے پس لایا اللہ خیر کو (یعنی آپ مبعوث ہوے) پس ہم اوسمین ہین (یعنی بسبب آپ کے راہ ہدایت پر ہین)
پس کیا بعد اس خیر کے پھر کوئی شر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا کہ کیا بعد اس شر کے پھر کوئی خیر ہے حضرت نے
فرمایا کہ ہان مین نے کہا کہ پس بعد اوس خیر کے پھر کوئی شر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا کہ کیونکر حضرت نے فرمایا کہ میرے
بعد ایسے امام ہونگے کہ میری ہدایت پر نہ چلینگے اور میری سنت پر نہ چلینگے اور عنقریب قائم ہونگے اونمین ایسے لوگ کہ قلوب اونکے
مانند قلوب شیاطین کے ہونگے جسم مین آدمیون کی حذیفہ نے کہا کہ مین نے عرض کی کہ کیا کرون مین اے رسول خدا اگر اوس
وقت کو پاؤن حضرت نے فرمایا کہ مناسب یہ ہے کہ تو اونکی بات کو سنا کرے اور اونکی اطاعت کرے اور اگر تو مارا جاے اور تیرا
مال چھین لیا جاے تب بھی تو اونکی بات کو سن اور اونکی اطاعت کر انتہی اس حدیث کے جواب مین واعظ صاحب
اس اپنے رسالے کے باب چہارم ص ۴۹ کے آخر مین فرماتے ہین کہ معترض نے اس حدیث کو بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے
اولٹ پلٹ کر کے لکھا انتہی اب کوئی اہل انصاف صحیح مسلم مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کی جلد ثانی ص ۱۲۷ مین
ملاحظہ کرے کہ یہ حدیث بعینہ حرف بحرف اوسمین لکھی ہے یا نہین اسمین اولٹ پلٹ کیا ہے کاش واعظ صاحب
اوس اولٹ پلٹ کو بیان کرتے مگر وہ کیا بیان کرتے جب کچھ ہو بھی اپنے جاہل مریدون کی بہکانے کے لیے یہ ایک
فقرہ بھی لکھدیا اور اسکے بعد ایک عجیب حرکت یہ کی ہے کہ مشکوۃ سے ایک دوسری حدیث بروایت حذیفہ لکھدی ہے
کہ جسکے الفاظ اس حدیث سے کسیقدر مختلف ہین کہیے یہ کونسا جواب ہے سنیون کی کتابون مین ہزارون حدیثین ایسی لکھی ہوئی ہین

کہ شیعون کی مذہب کی خلاف ہین پھر اس سے کیا ہوتا ہی شیعہ تو اوسکو محض کذب و افترا و بہتان سمجھتے ہین اپنے مخالف
کی کتابون کو وہ کیون تسلیم کرنے لگے لیکن سنی خود اپنی کتابونکی حدیثون کو کیونکر نہ تسلیم کرینگے اور کیونکر اوس سے گریز
کرسکتے ہین خصوصاً ایسی کتابین کہ جو اونکے یہان مثل صحیح بخاری و مسلم کے اصح الکتب سمجھی گئی ہون جواب اولاً چاہیئے
تھا کہ وہ اس بات کو ثابت کردیتے کہ صحیح مسلم مین یہ حدیث نہین ہے اور منہج الانصاف مین غلط نقل
کی گئی ہے وانی لہم التناوش من مکان بعید ۔ او پھر ظاہر ہے کہ اس حدیث مین جو پہلے شر کا ذکر ہے اوس سے مراد زمانہ
جاہلیت قبل بعثت جناب رسول خدا ہے اور بعد اوسکے خیر کا ہونا آپکا عہد کرامت مہد ہی بعد اس خیر کے پھر شر کا
ہونا اس سے مراد زمانہ خلفائے ثلثہ ہے اور بعد اس شر کی پھر خیر کا ہونا اس سے مراد زمانہ خلافت شاہ ولایت ہے اور بعد
اس خیر کے پھر شر کا ہونا اس سے مراد زمانہ معاویہ و دیگر بنی امیہ و بنی عباس ہے اور اس حدیث مین مخبر صادق نے
جو ائمہ ضلالت کا حال بیان کیا ہی وہ لفظ بعدی کی بعد ارشاد فرمایا ہی کہ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ بعد رسول خدا بلا فاصلہ
ائمہ ضلالت کا زمانہ شروع ہوجائیگا جیسا کہ واقع ہوا اب اہل انصاف واعظ صاحب کے اوس قول کو یاد کرین کہ سبحان اللہ
کیسی صاف صاف خلفائے ثلثہ کی خلافت بلافصل شیعہ کی کتابون سے ثابت ہوئی جسکا جی چاہے دیکھ لے اور پھر
اس جواب کو ملاحظہ فرمائین ہم کہتے ہین کہ شیعونکی کتابون سے تو کچھ بھی نہین ثابت ہوا مگر لیکن سبحان اللہ کیسا صاف صاف
انصاف خلفائے ثلاثہ کا بعد جناب رسول خدا بلافصل ائمہ ضلالت ہونا سنیون کی کتابون سے ثابت ہوا جسکا جی چاہے
دیکھ لے اس سے زیادہ اور تطبیق پیشین گوئی کی کیا ہوسکتی ہے سنیونکو سامنے جب ایسی حدیثین اونہین کی معتبر کتابون سے پیش
کیجاتی ہین تو وہ سخت حیرانی و پریشانی مین مبتلا ہوتے ہین نہ اونسے اپنا مذہب آبائی چھوڑا جاتا ہے نہ ایسی باتون کا اونکو
کچھ جواب آتا ہی آخر بیچارے کیا کرین احمد الدین واعظ کیطرح واہیات بکنے لگتے ہین اور بیہودہ باتین بنانا شروع
کردیتے ہین مگر ایسی باتین بنانے سے کب بنتی ہین لایصلح العطار ما افسدہ الدہر اب اس سے زیادہ اس بحث کو
ہم یہان طول دینا فضول سمجھتے ہین انشاء اللہ العزیز باب چہارم کا جواب قابل دید ہوگا اور وہان بہت سی
حدیثین مثل اس حدیث کی نقل کیجائینگی اور اونکی تطبیق خلفای جو پر کردی جائیگی ے پچھلی باتون کو دہراتا ہی
گیا ۔ آگے اگر دیکھو تو ہوتا ہی کیا ۔ اس واعظ صاحب کی اولٹ پلٹ کا جواب بھی انشاء اللہ المستعان ہم
اچھی طرح دیا جائیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ پس جب باتفاق فریقین خلفا کی

خلافت قرآن سے ثابت ہوئی **اقول** حضرات ثلاثہ کی خلافت کب ثابت ہوئی اور کہان ثابت ہوئی واعظ
صاحب خود اپنی ہی کتابون سے نہ ثابت کر سکے شیعون کی کتابون کا کیا ذکر ہے اور پھر کہتے ہین کہ باتفاق فریقین
خلفا کی خلافت قرآن سے ثابت ہوئی یہ وہی مثل ہے کہ دروغ گویم برروے تو ہمنے البتہ ابھی ایک حدیث صحیح مسلم
نقل کرکے ان حضرات کا ائمہ ضلالت ہونا ثابت کر دیا اور باقی ثبوت کا آیندہ وعدہ کیا ہی وکل ما ہو آت قریب
قولہ تو اللہ تعالی کے قول کے مطابق آنحضرت نے ارشاد کیا کہ خلافت میرے بعد جو میری سنت کے مطابق ہوگی تیس
برس تک ہیگی پھر اوسکے بعد بادشاہت ہو جاویگی چنانچہ صحیح ترمذی مطبوعہ مطبع احمدی میرٹھ کی جلد ۲ صفحہ ۵۰ مین
سفینہ سے مروی ہے قال قال رسول اللہ الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنۃ ثم یکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر
ثم خلافۃ عمر ثم خلافۃ عثمان ثم خلافۃ علی رضی اللہ عنہم یعنی میری امت مین خلافت میری سنت کے موافق تیس برس
تک ہیگی اوسکے پیچھے بادشاہت آجاویگی پھر کہا ہے سفینہ نے سمجھائی کیواسطے کہ یاد رکھو خلافت ابی بکر کی پھر خلافت عمر کی
بعدہ خلافت عثمان کی اوسکے بعد خلافت علی کی مظاہر حق مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ کے صفحہ ۳۰۳ پر روایت جامع الاصول سے منقول ہے
کہ حضرت ابابکر کی خلافت دو برس چار مہینے رہی اور حضرت عمر کی خلافت دس برس چھ مہینے اور حضرت عثمان کی خلافت
بارہ برس چند روز کم اور خلافت مولانا علی کی چار برس نو مہینے اس حساب سے چارون خلیفون کی خلافت انتیس برس اور سات
مہینے مین تمام ہوئی ہے اور پانچ مہینے جو باقی رہے اون مین حضرت امام حسن خلیفہ ہوے اسلیے وہ بھی داخل خلفا ہین انتہی مختصراً **اقول**
واعظ صاحب اور اونکے بعض اسلاف نے پہلا جھوٹ حق سبحانہ وتعالی پر باندھا کہ آیہ استخلاف کے معانی مین
تحریف کرکے کہدیا کہ یہ آیت خلافت خلفاے ثلثہ کے باب مین نازل ہوئی ہے مگر دروغ کو فروغ کب ہوتا ہے
ہمنے بعون اللہ تعالی ثابت کردیا کہ یہ تاویل اونکی غلط ہے دوسرا جھوٹ رسول خدا پر باندھا کہ یہ حدیث آپ کی طرف
منسوب کی تیسرا جھوٹ سفینہ بیچارے پر باندھا اور چونکہ یہ حدیث صحیح ترمذی سے کہ جو سنیون کی کتاب ہے لکھی ہے اور ہمارے
اوپر حجت نہین ہو سکتی لہذا ہمین فقط اوس سے انکار کرنا کافی ہے لیکن تاہم ہم سنیون ہی کی کتابون سے ثابت کیے
دیتے ہین کہ یہ حدیث وضعی ہے چوتھا جھوٹ خاص واعظ صاحب کا باندھا ہوا ہے کہ اس حدیث کے ترجمے مین (میری
سنت کے موافق) اضافہ کیا ہے حالانکہ حدیث موضوع مذکور مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکے یہ معنی ہون اب ہم
اس حدیث کے معارضہ مین حدیث خلفاے اثنا عشر پیش کرتے ہین چنانچہ اکثر صحاح و کتب احادیث و تفاسیر اہل سنت مین

یہ حدیث بطرق متعددہ و الفاظ مختلفہ منقول ہے قال رسول اللہ صلعم لایزال الدین قائما حتی
تقوم الساعۃ ویکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہمیشہ
دین قائم رہیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت اور ہونگے تمہارے اوپر بارہ خلیفہ کہ وہ کل قریش سے
ہونگے انتہی اور کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ اس حدیث سے انکار کرسکے اور اگر ہم اس حدیث کی سب
طرق لکھین اور سب کتابون سے کہ جن مین یہ حدیث منقول ہے عبارتین نقل کرین تو ایک کتاب ضخیم
تیار ہوجاوے اور حق یہ ہے کہ اس حدیث سے مراد ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہین کہ جو اول عمر سے آخر عمر
تک معصوم ہین اور گناہ و معصیت کی جنس سے پاک ہین لیکن علما و مفسرین اہل سنت وجماعت نے بنابر
عداوت خاندان رسالت کہ جسکا ذکر جابجا ہوچکا ہے اس حدیث مین ایسے الفاظ بڑھا دیے ہین کہ اونسے
ثابت ہو کہ ائمہ معصومین اس سے مراد نہین ہین چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تاریخ الخلفا مین کہتے
ہین اور صفحہ ۷ مین یہ عبارت ہے عن النبی صلعم قال لایزال ہذا الامر عزیزا ینصرون علی من ناواھم علیہ
اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش اخرجہ الشیخان وغیرہما یعنی جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ ہمیشہ یہ دین غالب رہیگا نصرت دیے جاوینگے وہ اوس شخص کے کہ جو اونسے اوس دین پر عداوت کریگا
بارہ خلیفہ کہ وہ کل قریش سے ہونگے نکالا ہے اسکو شیخین وغیرہما نے یعنی بخاری و مسلم وغیرہما نے انتہی اس مین نصرت
و غلبہ وغیرہ کی قید بڑھائی گئی ہے اور اوسی صفحہ مین بقول ابن حجر کلھم تجتمع علیہ الناس زیادہ کیا ہے یعنی وہ بارہ
خلیفہ ایسے ہونگے کہ سب آدمی اونپر اجماع کرینگے اور کوئی اونسے اختلاف نہ کریگا لیکن بقول مشہور کہ دروغ گو
را حافظہ نباشد یہ حضرات اسقدر نہ سمجھے کہ ہم جو تیس برس اور چار خلیفہ کی بابت حدیث بنا چکے ہین اول تو اصل
حدیث خلفاے اثنا عشر اوسکی مبطل ہے اور دوسرے جسقدر کہ ہم یہ قیود غلبہ او راجماع وغیرہ بڑھاتے
جاوینگے اور بھی اوسکا ابطال اظہر من الشمس ہوتا جاویگا اس لیے کہ پھر کسی بابت مین تخصیص خلفاے اربعہ
کی باقی نرہیگی اب کوئی محدث اہل سنت ہمکو بتاوے کہ یہ دونون حدیثین کیونکر جمع ہونگے اگر چار خلیفہ و
بارہ خلیفہ کو ایک ہی سمجھینگے تو یہ قول مشابہ ہوجاویگا قول نصاری سے کہ وہ توحید و تثلیث کو ایک ہی چیز

۱ صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی ۱۲ منہ ۲ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور ۱۲ منہ

سمجھتے ہین ورنہ پھر بتائیں کہ جب جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس برس ہوگی بعد اسکے
ملک ہوجائیگا اور بقدر اس مدت خلافت سے چار خلیفونکی خلافت ہے یا حضرت امام حسن ملا کے پانچ
سے تھی تو آپ نے یہ کیونکر ارشاد فرمایا کہ اس امت مین بارہ خلیفہ ہونگے پس معلوم ہوگیا کہ حدیث خلافت
ثلثون سنۃ جو واعظ صاحب نے لکھی ہے وہ موضوع ہے ورنہ کلام جناب سید المرسلین مین تناقض
کیسا اب ہم کلام علماے اہل سنت وجماعت خلفاے اثنا عشر کے باب مین لکھتے ہین تاکہ اہل انصاف
ملاحظہ کرین کہ ان حضرات نے سفینۂ اہلبیت سے تخلف کرکے دریاے ضلالت مین کیسے غوطے کھاے ہین
چنانچہ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی پدر شاہ عبد العزیز صاحب
تحفہ مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی کے صفحہ ۲۰۷ مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ تحقیق درین مسئلہ آنست
کہ چہار خلیفہ راشد و بعد از ایشان معاویہ و عبد الملک و چہار پسر او و عمر بن عبد العزیز و ولید بن یزید بن
عبد الملک را اعتبار کنند انتہی عبد الملک کے چار بیٹون سے مراد اس عبارت مین ولید اور سلیمان اور یزید اور
ہشام ہے اور شاہ صاحب کی یہ تحقیق انیق قابل ملاحظہ ہے چنانچہ جن فساق اور فجار کو کہ ایک ایک اونمین سے
فرعون ثانی تھا اونھون نے خلفاے اثنا عشر مین محسوب و معدود کیا ہے اونکے فسق و فجور و کفر و الحاد کا بیان
انشاء اللہ المستعان عنقریب آویگا اور یہ امر بھی بیان کیا جاویگا کہ چار خلیفہ کو راشد اور باقی کو غیر راشد قرار دینا
اصول مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اس سبب سے کہ الفاظ حدیث خلفاے اثنا عشر سے ہرگز یہ تفریق ثابت نہین
ہوتی اور تاریخ الخلفاے علامہ سیوطی کے صفحہ ۷ سے صفحہ ۸ تک یہ عبارت منقول ہے قال القاضی عیاض
لعل المراد بالاثنی عشر فی ہذہ الاحادیث وما شابہہا انہم یکونون فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ
والاجتماع علی من یقوم بالخلافۃ وقد وجد ہذا فی من اجتمع علیہ الناس الی ان اضطرب امر بنی امیہ ووقعت بینہم الفتنۃ
زمن الولید بن الیزید فاتصلت بینہم الی ان قامت الدولۃ العباسیۃ فاستاصلوا امرہم قال شیخ الاسلام
ابن حجر فی شرح البخاری کلام القاضی عیاض احسن ما قیل فی الحدیث وارجحہا لتائیدہ بقولہ فی بعض طرق الحدیث
الصحیحۃ کلہم یجتمع علیہ الناس وایضاح ذلک ان المراد بالاجتماع انقیادہم لبیعتہ والذی وقع ان الناس اجتمعوا

۱؎ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲ منہ

علی ابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معاویۃ یومئذ بالخلافۃ ثم اجتمع
الناس علی معاویۃ عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی ولدہ یزید ولم ینتظم للحسین امر بل قتل قبل ذلک ثم لما مات
وقع الاختلاف الی ان اجتمعوا علی عبد الملک بن مروان بعد قتل ابن زبیر ثم اجتمعوا علی اولادہ الاربعۃ
الولید ثم سلیمان ثم یزید ثم ہشام وتخلل بین سلیمان ویزید عمر بن عبد العزیز فہولاء سبعۃ بعد الخلفاء الراشدین
والثانی عشر ہو الولید بن یزید بن عبد الملک اجتمع الناس علیہ لما مات عمہ ہشام فولی نحو اربع سنین ثم قاموا علیہ فقتلوہ
وانتشرت الفتن وتغیرت الاحوال من یومئذ ولم یتفق ان یجتمع الناس علی خلیفۃ بعد ذلک یعنی کہا ہے
قاضی عیاض نے کہ شاید مراد اثنا عشر سے ان حدیثوں میں اور جو انکے مشابہ ہیں یہ ہے کہ ہونگے وہ لوگ مدت
میں عزت خلافت کے اور قوت اسلام کے اور قائم رہنے میں اوسکی امور کے اور اجماع میں اوپر اوس شخص کے
کہ قائم ہو ساتھ خلافت کے او تحقیق کہ پائی گئی ہیں یہ باتیں اون لوگوں میں کہ اجماع کیا ہے اوپر آدمیوں نے
یہانتک کہ مضطرب ہوگیا کام بنی امیہ کا اور واقع ہوا درمیان میں اونکے فتنہ زمانے میں ولید بن یزید کے پس
متصل رہا یہ فتنہ اونکے درمیان میں یہانتک کہ برپا ہوئی دولت عباسیہ کی پس مستاصل ہوگیا کام اونہیں بنی امیہ کا
کہا شیخ الاسلام ابن حجر نے شرح بخاری میں کہ کلام قاضی عیاض کا بہت اچھا ہے اون اقوال میں کہ جو کہے
گئے ہیں حدیث میں اور راجح تر ہے واسطے تائید اوس حدیث کے ساتھ قول آنحضرت کے بیچ بعض طرق حدیث کے
کہ جو صحیح ہیں کہ کل اونہیں بارہ خلیفہ پر سب آدمی مجتمع ہونگے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ تحقیق کہ مراد ساتھ اجتماع کے
اطاعت اونہیں آدمیوں کی ہے واسطے بیعت اوسی خلیفہ کے اور جو کچھ کہ واقع ہوا ہے یہ ہے کہ تحقیق سب آدمی مجتمع
ہوئے ہیں پہلے ابوبکر پر بعد اوسکے عمر پر بعد اوسکے عثمان پر بعد اوسکے علی پر یہانتک کہ واقع ہوا امر حکمین صفین میں بعد اوسکے نام رکھا
گیا معاویہ اوس دن ساتھ خلافت کے بعد اوسکے مجتمع ہوئے سب لوگ اوپر معاویہ کے وقت صلح کرنے حسن کے بعد اوسکے
مجتمع ہوئے سب اوپر بیٹے اوسکے یزید کے اور نہیں انتظام پایا واسطے حسین کے کسی امر نے بلکہ مقتول ہوئے وہ
قبل اوسکے جس وقت کہ مرا یزید واقع ہوا اختلاف یہانتک کہ مجتمع ہوگئے لوگ اوپر عبد الملک بن مروان کے بعد قتل ابن زبیر کے
بعد اوسکے مجتمع ہوئے لوگ اوپر اولاد اوسی عبد الملک کے کہ وہ چار تھے ولید بعد اوسکے سلیمان بعد اوسکے یزید بعد اوسکے
ہشام اور خلل ڈال دیا درمیان سلیمان اور یزید کے عمر بن عبد العزیز نے پس یہ سات ہیں بعد خلفائے راشدین کے اور

بارھوان خلیفہ وہی ولید بن یزید بن عبد الملک ہی کہ مجتمع ہوگئی لوگ اوسکی اوپر جسوقت کہ مرگیا اوسکا چچا ہشام
پس خلیفہ رہا وہی ولید بن یزید بقریب چار برس کے بعد اوسکے کہڑی ہوگئی لوگ اوسکی عداوت پر اور
قتل کیا اوسکو اور پھیل گئے فتنے اور متغیر ہوئے احوال اوسدن سے اور نہ اتفاق ہوا اسبات کا کہ مجتمع ہوتے لوگ
اوپر کسی خلیفہ کے بعد اسکے انتہی بعد اسکے اپنے اس کلام پر دلائل لکھے ہین اور اس امر کو ثابت کیا ہے کہ
بعد ولید بن یزید بن عبد الملک کی خلفای بنی امیہ خلفای بنی عباس مین سے کسی پر اجماع کل مسلمانونکا
نہین ہوا مین نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی کیون واعظ صاحب حصر خلافت اربعہ تو ٹوٹ گیا اور
تیس برس کا زمانہ بھی سو برس سے بڑھ گیا اور آپ کی حدیث ثلثون سنۃ تشریف لیگئی اب ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ
یہ خلفا مابعد اربعہ جنکے نام بنام کی تصریح آپ کی علمائی فرمائی ہی آپ انکو داخل وعدۂ آیہ استخلاف سمجھتے
ہین یا نہین اگر کہیے گا کہ نہین تو ہم کہینگے کہ چار باتین جو آپنے خلفائی اربعہ کی باب مین لکھی ہین اونکو آپ منکرین
خلافت ثلاثہ کی مقابلہ مین ہرگز ثابت نہین کرسکتے اس سبب سے کہ آپنے کوئی دلیل اونکی کتب مسلمہ سے پیش نہین کی
اور تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عمدۃ البیان کی جو عبارت لکھی اوس سے کچھ مطلب آپ کا ثابت ہوا لیکن ہم اون چارون
باتونکو آپکی مسلمات سے ان خلفا مابعد کی باب مین ثابت کیے دیتے ہین (۱) خلافت صحیحہ پس جب یہ خلفا حسب
تصریح آپکی علمای اعلام کے حدیث خلفای اثنا عشر مین داخل ہین تو اونکی خلافت کی باب مین نص قطعی
اخبار مخبر صادق سے بخوبی ثابت ہوگئی پھر انکی خلافت کی صحت مین کیا کلام ہوسکتا ہی (۲) تمکین دین اسلام
پر ظاہر ہے کہ خلفائے ثلثہ سے انکی قلمرو کی وسعت بہت زیادہ تھی پھر عدم تمکین کی کیا وجہ ہے اگر ان خلفا کی
وقتکی فتوحات لکھی جائین تو بہت طول ہوجای لیکن مین تاریخ الخلفاء سیوطی کی صفحہ ۱۵۲ سے فقط ولید بن
عبد الملک کے وقت مین جو ملک فتح ہوئے ہین اونکی فہرست لکھے دیتا ہون و بخوف طوالت یہی عبارت نقل نہین
کرتا ہون آپ تو عربی دان ہین اوس صفحہ کو ملاحظہ کرکے اس فہرست سے تطبیق دیجیے ۸۶ھ مین بیکند بخارا - سردانیہ
مطمورہ قمیم بحیرۃ الفرسان - یہ ملک فتح ہوئے اور ۸۸ھ مین جرثومہ - طوانہ - اور ۸۹ھ مین جزیرۂ منورقہ - میورقہ
اور ۹۱ھ مین نسف - کش - شیرمان - مدائن - اور چند قلعے دریای آذربیجان اور ۹۲ھ مین کل ملک
اندلس فتح ہوگیا اور شہر ارمائیل - قرتون - اور ۹۳ھ مین دیبل وغیرہ کرج - برہم - باجا - بیضا - خوارزم - سمرقند

سنہ۔ اور سنہ ۹۰ میں کابل۔ فرغانہ۔ شاش۔ سندرہ وغیرہ اور سنہ ۹۴ میں موقان۔ شہر الباب اور سنہ ۹۶
میں۔ طوس وغیرہ اور اسی سنہ میں خلیفہ ولید صاحب مر گئے اب اس کتاب کی مختصر عبارتون کو بھی سن لیجیے
صفحہ ۲۰۵ میں ہے اقام الجہاد فی ایامہ وفتحت فی خلافتہ فتوحات عظیمۃ یعنی قائم کیا ولید نے جہاد کو اپنے
زمانے میں اور اوسکی خلافت میں فتوحات عظیمہ حاصل ہوئین انتہی نیز اوسی صفحہ میں ہے قال ابن ابی عبلۃ
رحم اللہ الولید واین مثل الولید فتح الهند والاندلس وبنی مسجد الدمشق الخ یعنی کہا ابن ابی عبلہ نے کہ رحم کرے
اللہ ولید پر اور کہان ہو سکتا ہے کوئی مثل ولید کے فتح کیا اوسنے ہند اور اندلس کو اور بنایا مسجد دمشق کو انتہی
ونیز ص ۲۱۵ میں ہے قال الذہبی عاش الجہاد فی ایامہ وفتحت فیہا الفتوحات العظیمۃ کایام عمر بن الخطاب یعنی
کہا ذہبی نے کہ زندہ ہو گیا جہاد اوسکے زمانے میں اور حاصل ہوئین فتوحات عظیمہ مانند زمانہ عمر بن خطاب کے
انتہی اب فرمایئے کہ تمکین اسلام کا ان خلفا کے وقت میں کیونکر انکار کیجیے گا (۳۳) تبدیل خوف بامن
ظاہر ہے کہ یہ بھی تابع ہے امر دوم کا یعنی تمکین دین اسلام جب ملک کی وسعت اسقدر ہو گئی تو پھر مسلمانون کو کہ
جو خلفائے خلافت ثلاثہ تھے کس بات کا خوف باقی رہگیا ہوگا (۳۴) عبادت کرنا خلفا کا باخلاص وخشوع یعنی
بلا شرکت اس میں خضوع وخشوع تو آپنے اپنی طرف سے بڑھایا ہے آیت میں تو فقط یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا
ہے اور پھر خلفائے ثلثہ کا خضوع وخشوع آپ نے مطلق ثابت نہیں کیا ہمنے رد البتہ کر دی ہے رہا عدم شرک تو
اسمین ان خلفا کو آپکے حضرات ثلثہ پر ترجیح ہے کہ وہ لوگ بڑھاپے تک بت پوجا کیے اور ان خلفا کا اول
عمر سے اخیر عمر تک بت پوجنا ثابت نہیں ہوتا اب معلوم نہیں کہ کونسی وجہ آپ اونکے اخراج کی نکالیے گا
شاید آپ کہیے کہ آیت میں لفظ منکم جمع حاضر کے لیے ہے تو ہم کہینگے کہ قرآن میں جو خطابات کہ حاضرین سے
ہین اونسے غائبین بلا وجہ وجیہ خارج نہین ہو سکتے ورنہ اوامر ونواہی قران کے کہ جو بصیغہ حاضر مین منحصر
ہوجائین اہل سلام موجودین عہد رسالت پناہی مین اور سب لوگ کہ جو آپکی وفات کے بعد پیدا ہوے ان خطابات سے
خارج ہوجائین اور تکالیف شرعیہ اونپر سے مرتفع ہوجائین اور جو شخص اس قول کا قائل ہو وہ یقینا باتفاق فریقین
کافر ہے علاوہ اسکے نواب صدیق حسن خانصاحب بھی آپ کے اس قول کی رد لکھ چکے ہین چنانچہ تفسیر فتح البیان
کی جلد ۶ صفحہ ۳۴۳ میں لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر میں فرماتے ہین بدلا عن الکفار وہو وعد یعم جمیع الامۃ وقیل خاص بالصحابۃ

ولا وجہ لذلک یعنی خلیفہ کریگا حق سبحانہ وتعالی انہیں اہل اسلام کو عوض میں کفار کے اور یہ ایسا وعدہ ہے کہ عام
ہے تمام امت کو اور کہا گیا کہ وہ خاص ہے ساتھ صحابہ کے اور اسکی کوئی وجہ نہیں ہے انتہی ونیز اوسی صفحہ میں بعد تین
سطروں کے فرماتے ہیں وقوله بعده قال انها مختصة بالخلفاء الاربعة او بالمهاجرين یعنی اور تحقیق کہ بعد اوسکے کہا ہے
حق سے وہ شخص کہ جس نے کہا کہ تحقیق کہ وہ خلافت مخصوص ہے ساتھ خلفاے اربعہ کے یا ساتھ مہاجرین کا انتہی اب
کہیے واعظ صاحب آپ کہاں جائیے گا اور کیا کیجیے گا اور کونسا رستہ چلیے گا میری فہرست میں خلفاے ثلثہ کی نسبت میں اس
شعر کو انشاد فرمایے شعر فقہ جنم ضاقت علی المذاهب * فقولوا لاهدی الی ای المذاهب یعنی آپ لوگو کی محبت میں مجھ پر
اور سب راستے بند ہو گئے ہیں پس واللہ میں نہیں جانتا کس طرف جاوں لیکن ہاں کہیے آپکے دل کی بات ہم کہدیں کہ چونکہ
عداوت خاندان رسالت آپکے دل میں مضمر ہے لہذا ان دونوں فہرستوں کو کہ جنکے آپ کے علماے اعلام کے
کلام سے تعداد خلفاے اثنا عشر میں نقل کی ہیں ادنکو آپ اس سبب سے نہ مانیے گا کہ ان میں حضرت علی اولاد رسول کا نام
بھی ہے لیکن ہم کہینگے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کی فہرست کو چاہیے اس بنا پر مانیے کہ اوس میں یزید بن معاویہ کا نام ہے [illegible]
لیکن قاضی عیاض کا قول اور اپنے شیخ الاسلام ابن حجر کی شرح تو آپ کو ضرور مان لینا چاہیے اس سبب سے کہ انہوں نے
داد نصب و عداوت جیسا کہ چاہیے دی ہے اور آپکی طرح انکار دستار نہیں کیا حضرت علی کو بیشک چوتھا خلیفہ شمار
کیا ہے مگر [illegible] ایک بعد اوسکے تو خلافت کو اونسے شروع سمجھا ہے اور یزید معاویہ کے خلف الرشید کو [illegible]
خلیفہ مان لیا ہے اور یہی کہدیا ہے کہ حسین کے لیے کسی بات کا انتظام نہیں ہوا وہ پہلے ہی قتل ہو گئے اب اس سے زیادہ
اور نصب کیا ہو گا اور صریحاً اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب یزید کی خلافت حق تھی تو معاذ اللہ حضرت امام حسین کا اوسپر
خروج کرنا ناحق ہوا اور آپکی شہادت صحیح نہ ہوئی ہمارے نزدیک تو زیادہ نہیں نکل سکتا محبت خاندان رسول سے
مجبور ہیں آپ جو چاہیے اپنے مطلب کو موافق اسکے معنی سمجھ لیجیے اس سبب سے کہ اسکے بہت سے معانی موافق مذاق نواصب
و خوارج کی پیدا ہو سکتے ہیں اور اگر اتنی بات پر آپکا دل خوش نہو تو دیکھیے ہم تفسیر موضح القرآن سے ایک عبارت نقل
کرتے ہیں جسبات کو اس فہرست خلفا کے ساتھ ضم کیجیے گا تو آپکے بہت سے مقصد حاصل ہو جائینگے چنانچہ قرآن مجید مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی میں ترجمہ لفظی فارسی واردو کہ جسکے حاشیہ پر تفسیر شاہ عبدالقادر صاحب کہ جو شاہ عبدالعزیز صاحب کے عزیز ہیں
اوسمیں چھپی ہوئی ہے اور کوئی سنی صاحب اس تفسیر سے عدول نہیں کر سکتے اوسکے صفحہ ۱۱۹ میں تفسیر آیہ ولقد اخذ اللہ میثاق

بنی اسرائیل وبعثنا منہم اثنے عشر نقیبا الخ کے ذیل مین بعد ترجمہ ف بناکر لکھا ہی ف یہ بیان فرمایا ہی بنی اسرائیل سی عہد لینا حضرت موسی کی آخر عمر مین یہ اقرار لیئے ہین یہ سورت حضرت کی آخر عمر مین نازل ہوئی شاید یہ ہمکو سنایا اسواسطے کہ ہمکو بھی یہی تقید ہی ایک عہد اوس امت سی تھا کہ رسول جو بعد بہیجا ہون انکی مدد کرو اور اوسکے بدل ہمسے یہ ہی کہ خلفا کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سردار انکا یہان فرمایا اسی اشارہ کیو کہ حضرت نی بتایا ہی میری امت مین بارہ خلیفہ ہونگے قوم قریش سے اور فرمایا ہی کہ جو خرابی ہوئی پہلی امت مین سو ہوگی تم مین سے جیسے وہ خراب ہوئی پیغمبرونکی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کرکر انتہی اب فرمائیے کہ جب یزید خلیفہ برحق ٹہرا تو بنابر آپ کی علما کے اقوال کے حضرت امام حسینؑ کا کیا نتیجہ ہوگا اب کیا اس سے بھی آپکا دل نہ خوش ہوا ہوگا اور آپ بھی اس فہرست کو نہ مانیے گا لیکن شاید آپ اپنے دلمین یہ کہین کہ جب تک فہرست خلفا سی حضرت علیؑ کا نام خارج نکیا جائیگا ہم کسیطرح خوش نہ ہونگے تو خیر ہم ایک فہرست خلفا کی اور پیش کرتے ہین اگر شاہ ولی اللہ اور قاضی عیاض اور ابن حجر صاحب کی فہرست کو آپ نہ مانین تو اب اسکی ماننی مین آپ کو کیا عذر ہو سکتا ہی کنز العمال مولفہ ملا علی متقی جلد ششم کتاب الفتن مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد کی صفحہ ۳۲ مین لکھا ہی عن عبد اللہ بن عمر قال تکون فی ہذہ الامۃ اثنا عشر خلیفۃ ابوبکر الصدیق اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ عثمان بن عفان ذو النورین قتل مظلوما اوتی کفلین من الرحمۃ ملک الارض المقدسۃ معاویۃ وابنہ ثم یکون السفاح ومنصور وجابر والامین والسلام وامیر العصب لا یری مثلہ ولا یدری مثلہ کلہم من بنی کعب بن لوی فیہم رجل من قحطان۔ اس حدیث مین بارہوان خلیفہ قحطانی کو قرار دیا ہی اب مین اسی مضمون کی دوسری حدیث کو تاریخ الخلفای سیوطی کی صفحہ ۱۴ سی لکھتا ہون واخرج ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر قال ابوبکر الصدیق اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ ابن عفان ذو النورین قتل مظلوما یؤتی کفلین من الرحمۃ معاویۃ وابنہ ملکا الارض المقدسۃ والسفاح والسلام والمنصور وجابر والمہدی والامین وامیر العصب کلہم من بنی کعب بن لوی کلہم صالح لا یوجد مثلہ قال الذہبی لہ طرق عن ابن عمر ولم یرفعہ احد انتہی اور انکا اس حدیث کو ابن عساکر نے عبد اللہ ابن عمر سی کہ کہا اونسے کہ پہلا ابوبکر صدیق ہی پایا گیا تم اوسکو دوسریکا نام عمر فاروق ہی کہ جو ایک سینگ ہے لوہے کا پایا گیا تم اوسکو تیسرے کا نام عثمان بن عفان ہی کہ جو صاحب دو نور ہی قتل کیا گیا مظلوم دیا جائیگا دو

مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲ منہ

رحمت سے چوتھا معاویہ ہی پانچوان اوسکا بیٹا (یعنی یزید) یہ دونون بادشاہ ہین زمین مقدس کے (یعنی شام)
چھٹا سفاح ساتوان سلام آٹھوان منصور نوان جابر دسوان مہدی گیارہوان امین بارہوان امیر العصب کل
یہ خلفا اولاد سے کعب بن لوی کی ہونگے کل کچھ صالح ہین کہ انکا مثل نہین پایا جاتا کہا ذہبی کہ اس
حدیث کی بہت سے طرق ہین ابن عمر اور کسی نے رفع نہین کیا انتہی یہان ایک امر اور قابل ملاحظہ و غور ہی کہ
بانیان خلافت خلفا اہل سنت نے صحت خلافت کیلئے چار قاعدے مقرر فرمائی ہین کہ اگر ان مین سے ایک بھی
متحقق ہو جاویگا تو پھر صحت خلافت مین کسیطرح کا شک و شبہہ نہین ہو سکتا اول اجماع کہ جو خلیفہ اول
کیلئے اونکی نزدیک محقق ہوا اور اونکی خلافت جس سے قائم ہوئی حالانکہ وہ بھی ناقص و ناتمام تھا دوم استخلاف کہ جو
خلیفہ ثانی کیلئے ہوا یعنی بڑے صاحب اونکو سند خلافت وقت لکھ گئی سوم شوریٰ کہ جسکی سبب سے حسب تدبیر حضرت ثانی
ثالث صاحب خلیفہ ہوے چہارم قہر و غلبہ کہ جو باعث امیر معاویہ خال المؤمنین کی صحت خلافت کا ہوا اب
انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہئے کہ ان حضرات اربعہ کیلیے تو انمین سے ایک ایک امر ثابت کرتی ہین اور یزید بن معاویہ کی لیے
چارون یا تین مجتمع ہین استخلاف تو ظاہر ہی کہ خال المؤمنین اپنے سامنے اونکو خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اجماع
امت ہونے مین بھی کچھ شک نہین کہ سوا حضرت امام حسین اور چند آدمیونکی اور کسینے خلاف نہین کیا اور ان دونون
باتون کی محقق ہونیکی بعد شوریٰ کی تو کچھ ضرورت ہی نرہی اور قہر و غلبہ اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ اپنی
دانست مین اوسنے خاندان رسالت کا استیصال کلی ہی کر دیا اور کسی اہل اسلام نے دم نہ مارا پس
ثابت ہو گیا کہ یزید کی خلافت خلافت ثلثہ و نیز اوسکے باپ معاویہ سے زیادہ مستحکم تھی اور یہی حال
اوسکی مابعد کے خلفا کا ہی خصوصاً عبد الملک بن مروان سے ولید بن یزید بن عبد الملک تک کہ جو بقول شیخ الاسلام
ابن حجر سنیونکا بارہوان خلیفہ اور خاتم الخلفا ہے پس اب ان لوگونکی خلافت کی صحت مین شک کرنیوالا دائرہ مذہب
اہل سنت و جماعت سے بالیقین خارج ہی اب حضرت واعظ صاحب اور اونکے اہل مذہب کو سوا اسکی کچھ چارہ
نہین ہی کہ شق اخیر کو اختیار کرین یعنی خلفاء مابعد کو داخل موعود لہم آیہ استخلاف سمجھین اور اونکی خلافت
کو صحیح جانین لیکن اس شق اخیر کے اختیار کرنے مین کہ جس سے اونکو کچھ چارہ نہین ہی دو امر اونکے اوپر لازم ہو
جاتے ہینگے اول عداوت خاندان رسالت جو اونکے دل مین مستتر ہی اوسکا اظہار کرنا پڑیگا دوم دائرہ اسلام سے

خارج ہونا اونکا ضروری ہوگا بیان امر اول یہ کہ فہرستہاے مذکورہ بالا مین اکثر خلفاے بنی امیہ ہین اور اونہون نے
جو کچھ سلوک اہلبیت سے کیا وہ ظاہر ہے پس اونکی خلافت کا صحیح جاننے والا ضرور ہے کہ العیاذ باللہ حضرت امام حسین کو
خارجی سمجھے کہ آپ نے یزید خلیفہ برحق اہل سنت پر خروج کیا اور شہادت آپ کی صحیح نہ جانے اور زید شہید ابن امام زین العابدین
کو بھی خارجی سمجھے کہ اونہون نے بھی خلفاے بنی امیہ پر خروج کیا تھا پس ایسے شخص کو سوا اظہار عداوت اہلبیت رسالت
کی کیا چارہ ہی اور بنا بر مذہب اہل سنت و جماعت کہ اسمین کچھ قباحت بھی نہین معلوم ہوتی چنانچہ اونکی تکفیر علماے
اعلام و صوفیہ صافیہ کے اسلاف کے اقوال منقول و مشہور ہین چنانچہ نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب
حجج الکرامہ کے ص ۲۸۶ مین لکھتے ہین کہ ابن العربی مالکی گفت کشتہ نشد حسین مگر بہ سیف جد وی یعنی بحیث آنکہ
یزید گزیدہ بود حسین بروی باغی باشد زیرا کہ کسان بسیار اقدام بہ بیعت وے کردند و استخلاف پدر او را براے
وی اختیار کردند با وجود استخلاف این بغی شرعا نباشد و شک نیست کہ پدرش معاویہ خلیفہ حق بود پس قول امام حسن
از براے وے و اتباع مردم بروے انتہی اب فرمائیے کہ اس سے زیادہ اظہار عداوت اہلبیت اور کیا ہو سکتا ہے
کہ یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسین کو باغی کہے اور بیان امر ثانی کا یہ ہے کہ خلفاے بنی امیہ کے فسق و فجور
و کفر و زندقہ کا کوئی سنی بھی انکار نہین کر سکتا پس جو شخص کہ با وجود ان سب باتون کے اونکو خلیفہ برحق سمجھے
وہ ہرگز دائرہ اسلام مین نہین رہ سکتا تفصیل مین بہت طول ہے مگر بعض خلفا کے حالات لکھتا ہون ولید بن
عبد الملک جنکی کثرت فتوحات تاریخ الخلفاے علامہ سیوطی سے مین نقل کر چکا ہون اونکے باب مین اسی کتاب کے
ص ۱۴۵ مین لکھا ہی کان الولید جبارا ظالما غشوما یعنی ولید جبار اور ظالم تھا انتہی و نیز اوسی کتاب کے ص ۱۴۴ مین سلیمان
بن عبد الملک کی زبانی کہ وہ بھی خلفاے اثنا عشر اہلسنت مین محسوب ہے لکھا ہی کہ کان الولید جبارا و انا الملک
الشاب یعنی ولید جبار تھا اور مین جوان بادشاہ ہون انتہی اور نواب علامہ صدیق حسن خان صاحب نے
اپنی کتاب حجج الکرامہ مین خلفاے بنی امیہ کے بہت سے قبائح و شنائع لکھے ہین منجملہ اونکے صفحہ ۱۹۶ مین لکھتے ہین کہ
دیگر آنکہ اعتقاد داشتند کہ ہر کہ متولی خلافت گشت از حساب و عقاب و ثواب و عذاب رست ہشام بن عبد الملک روزے
در خطبہ خواند الحمد للہ الذی انقذنا من النار بہذا المقام یعنی تمام حمد ثابت ہین واسطے ایسے اللہ کے جسنے بچایا ہمکو آتش
جہنم سے بسبب اس مقام کے انتہی و نیز اوسی صفحہ مین لکھا ہی کہ یزید بن عبد الملک کہ بعد از عمر بن عبد العزیز خلیفہ شد

نیست کہ بسیرت عمر زندگانی کند جہل کس از پیران آن روزگار کہ از انصار آن ظالمان فجار بودند آمدہ اند کہ
شہادت بودند کہ بر خلفا حساب و عذاب نیست لہذا باز بہ تبعیت اسلاف خود رفت انتہی واضح ہو کہ یزید بھی خلفائے
اثنا عشر اہل سنت و جماعت مین موافق تحریر ابن حجر داخل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جن لوگون کا یہ اعتقاد ہوگا پھر اونکو
کسی گناہ و معصیت کی کرنے مین کیا باک ہوگی ونیز اوسی صفحہ مین لکھا ہے ولید بن یزید بن عبد الملک ادراک کردہ بود کہ بیک
مملکت بیا بکم بیشہ بسبب تغیر دارد و شقاوت خود را از انچہ بود روشن تر ساز د آنا بیش از وقوع آن خبر داد رسول علیہ السلام
بتکلم جبار عنید الا انتقام بقبض روحش پرداخت و بدرک الاسفل روانہ ساخت انتہی واضح ہو کہ یہ ولید بن یزید
بموجب تحریر شیخ الاسلام ابن حجر سنیون کے بارھوین خلیفہ اور متمم الخلفا ہین ونیز اسی صفحہ مین لکھا ہی کہ در
مسند امام احمد حدیثے آمدہ لیکونن فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ یعنی البتہ
ہوگا اس امت مین ایک مرد کہ نام ہوگا اوسکا ولید البتہ وہ زیادہ شدید ہوگا اس امت پر فرعون سے واسطے اوسکے قوم کے
انتہی بعد اوسکے نواب صاحب موصوف فرماتے ہین کہ سید حسن بن علی شقفۃ المدنی در تاریخ خود مسمی بنزہۃ الریاض
بعد ذکر ولید و ایراد این حدیث مع الزیادہ بروایت سعید بن مسیب گفتہ کہ مردم گمان میکردند کہ آن ولید بن عبد الملک است
پس معلوم شد کہ مراد ولید بن یزید است انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہی کہ ان دونون مین سے کوئی ولید مراد ہو ہمارا
مطلب حاصل ہے کہ دونون سنیون کے خلفائے اثنا عشر مین محسوب و معدود ہین ونیز اسی صفحہ مین لکھا ہی کہ ذکر الذہبی
باسنادہ عن عمر رضی اللہ عنہ قال ولد لاخی ام سلمۃ ولد فسموہ الولید فقال رسول اللہ صلعم سمیتموہ باسم فراعنتکم لیکونن فی ہذہ
الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد لہذہ الامۃ من فرعون لقومہ یعنی ذکر کیا ذہبی نے ساتھ اپنی اسناد کے عمر سے کہ
کہا اونھون نے کہ پیدا ہوا واسطے میرے بھائی سلمہ کے ایک لڑکا کہ نام رکھا لوگون نے اوسکا ولید پس فرمایا جناب
رسول خدا نے کہ تم لوگون نے اوسکا اپنے فراعنہ کے نام پر نام رکھا البتہ ہوگا اس امت مین ایک ایسا شخص کہ نام اوسکا
ولید ہوگا البتہ وہ زیادہ شدید ہوگا واسطے اس امت کے فرعون سے واسطے اوسکی قوم کے انتہی یہ بندۂ ضعیف کہتا ہے
کہ ولید کی فرعونیت احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کچھ انھین ایک دو حدیثون پر موقوف و منحصر نہین ہے اور وہ سب
صحاح اہل سنت و جماعت مین موجود ہین لیکن مین بخوف طوالت اسی مضمون کی فقط ایک حدیث کنز العمال جزو
سادس کتاب الفتن صفحہ ۳۰ مطبوعہ حیدرآباد سے بھی نقل کرتا ہون عن ابن المسیب قال ولد لاخی ام سلمۃ غلام فسموہ الولید

فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سمیتموہ باسماء فراعنتکم لیکونن فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید ہو شر علی ہذہ الامۃ من فرعون علی قومہ قال (الزہری) ان استخلف الولید بن یزید فہو ہو والا فالولید بن عبد الملک (نعیم) ترجمہ ابن مسیب سے منقول ہے کہ میرے بھائی سلمہ کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا گرلوگوں نے اوسکا نام ولید رکھا بعد اوسکے ذکر کیا اس بات کا رسول خدا سے پس آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس لڑکے کا نام اپنے فرعونوں کے نام پر رکھا ہے البتہ ہوگا اس امت میں ایک شخص کہ وہ ولید کہا جائیگا وہ بُرا ہے اس امت پر فرعون سے اوسکی زہری نے کہا ہے کہ اگر خلیفہ ہوا ولید بن یزید تو وہ یہ فرعون ہے وگرنہ پس ولید بن عبد الملک ہے انتہی یہ بندۂ ضعیف کہتا ہے کہ ظاہر لفظ حدیث اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ولید بن یزید و ولید بن عبد الملک دونوں مراد ہیں اس سبب سے کہ حدیث میں فراعنہ بصیغہ جمع واقع ہوا اور تثنیہ پر اطلاق جمع کا کرنا زبان عرب میں شائع ہے کما لا یخفی علی المتتبع الخبیر و نیز مجمع الکرامین میں ص ۱۹۰ سے صفحہ ۱۹۱ تک لکھا ہے و مصطفی افندی رومی در تاریخ خود گوید منقول است از ولید بن یزید فسق و کفریات بسیار از انجملہ این است کہ روزی در مجلس او درآمد دختر خود را دید کہ نزد داہ خود نشستہ است برجست و بکارت اورا ازالہ کرد داہ گفت این دین مجوس است این بیت برخواند شعر من راقب الناس مات غما ؏ و فاز باللذۃ الجسور ۔ یعنی جو شخص کہ خیال کرے آدمیوں کی ملامت کا مرجاتا ہے غم میں اور پاتا ہے لذت کو جو شخص کہ دلیر ہے انتہی و نیز اسی صفحہ ۱۹۱ میں لکھا ہے روزی مصحف را کشود این آیت بر آمد و خاب کل جبار عنید گفت مرا می ترسانی مصحف را بند کرد و تیر کہ در دست داشت بدان قرآن را زدن و پارہ کردن گرفت تا آنکہ دریدہ شد بعدہ این ابیات بخواند اشعار اتوعد کل جبار عنید ۔ فہا انا ذاک جبار عنید ۔ اذا ما جئت ربک یوم حشر ۔ فقل یا رب مزقنی الولید ۔ ترجمہ اشعار آیا ڈراتا ہے تو ہر جبار سرکش کو پس آگاہ ہو کہ میں جبار سرکش ہوں جس وقت کہ ملاقات کرے تو اپنے پروردگار سے حشر کے دن تو کہہ دینا کہ اے میرے پروردگار پھاڑ ڈالا مجکو ولید نے انتہی و نیز اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ روزے اذان شنید و دست جاریۂ بود کہ باوی شراب میخورد و بآواز اذان برخاست و او را وطی کرد و سوگند خورد کہ جز آن جاریۂ دیگرے این وقت با مردم نماز نگذارد پس آن جاریہ ہمچنان بدمست برخاست و لباس آن ناپاک بر خود پوشیدہ

لہ کنیزک از رشیدی و برہان ۱۲ غیاث۔

وتبدیل صورت نمودہ با مردم نماز کرد و همچنین با امہات اولاد پدر خود وطی میکرد و اکثر این شنائع مع شئے
زائد در طبقات محمود شاہی مذکور ست از انجملہ دران نقل کردہ کہ می گفت من بہ نیابت خالق ارض و سماء و صنع
جہان را نظم و نسق میدہم و محمد رسول خدمت و نائب از رسول اعلےٰ ست و در روضۃ الصفا گفتہ کہ این
دو بیت نسبت با نحضرت صلعم گفتہ بود و شعر تلعب بالخلافۃ ہاشمی ** بلا حق اتاہ و لا کتاب ** فقل للہ
یمنعنی طعامی ** وقل للہ یمنعنی شرابی ** و ہمان چند روز کہ این ابیات گفت کشتہ شد انتہی ترجمہ
اشعار کھیلا ساتھ خلافت کے ایک ہاشمی (یعنی جناب رسول خدا) بغیر کسی حق کے کہ آیا ہو اوسکے پاس
اور بغیر کتاب کے پس کہہ واسطے اللہ کے کہ روک دے مجھکو میرے کھانے سے اور کہہ واسطے اللہ کے کہ روک
دے مجھکو میری شراب سے انتہی اب بعد اسکے تو الحق جو مطاعن جو تقریر سید صاحب فرماتے ہیں وہ بھی قابل ملاحظہ ہے
القصہ افسانہائے این ناپاکان بسیار دراز ست اینقدر کہ مذکور شد برائے اعتبار و تنبیہ اہل دل کافی ست و
سبیل اہل اسلام ہمان ست کہ در اثناء گفتہ کہ طریق سلامت و ورع سکوت ست از ایشان و اشتغال بعیوب
نفس خویش و ذکر خدا زیرا کہ اشتغال با ایشان بابے عظیم ست از ابواب شیطان و لقد احسن من قال اشعار
لعمرک ان فی ذہنی لشغلا ** لنفسی عن ذنوب بنی امیہ ** علی ربی حسابہم تناہی ** الیہ علم ذلک لا الیہ ** و
لیس بضائری ما قد محوہ ** اذا ما اللہ یغفر ما لدیہ ** ترجمہ اشعار یعنی قسم ہے تیری جان کی تحقیق میرے ذہن میں
البتہ شغل ہے اپنے نفس کے ساتھ گناہوں سے بنی امیہ کے اوپر پروردگار میرے کے حساب انکا ہے منتہی ہوتا ہے
طرف اوسکے علم اسکا نہ طرف میرے اور نہیں ہے ضرر پہونچانے والا مجھکو جو کچھ کہ بے کیا اون لوگون نے جس وقت
کہ اللہ بخشدے جو کچھ کہ میرے پاس ہے (یعنی گناہ) انتہی اے منصفو برائے خدا انصاف کرو کہ خود ہی تو نواب
صاحب یہ سب کچھ فسق و فجور و کفر و الحاد بنی امیہ کا بیان کریں اور پھر اس کتاب کی صفحہ ۹۵ میں لکھیں کہ عمال بنی امیہ
در خطبہ روز جمعہ عثمان را دعا و علی را سب کردند و نام او نمی بردند بلکہ ابو تراب می گفتند انتہی اور ص ۹۵ میں
تحریر فرماتے ہیں کہ ہشتم عمر بن عبد العزیز ست مادرش دختر عاصم بن عمر بن خطاب بود و بسبب وصیت سلیمان بجائے
او خلیفہ شد تا زمان او یعنی تا اول سنہ تسع و تسعین و اہم سب علی جاری بود وے بمجرد جلوس نواب و عمال
خود حکم بابطال سب نوشت و در خطبہ بجای آن قولہ تعالی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الآیہ بخواند ۔۔

ازان باز دشنام دہی علی موقوف و قرأت این آیۂ کریمہ معمول خطبا ساخت گردید جزاہ اللہ خیرا انتہی اور صفحہ ۱۹۵
مین بعد ذکر شہادت حضرت یحییٰ بن زید ارقام فرماتے ہین کہ این بود شرح آنچہ در زمان تسلط بنی امیہ بر عترت مصطفویہ
واقع شد باختصار و ایجاز و ازین قبیل فتنہا و بدعتہا در زمان تسلط ازین جماعت بسیار بوقوع آمدہ سر ہمہ بدعتہا لعن
کبرائے دین و ملت است کہ تا شصت و چند سال در جمعات و اعیاد بعمل می آمد و عمر بن عبد العزیز بہ رفع این بدعت
موفق گردید انتہی و نیز ص ۱۹۷ این فرماتے ہین کہ و گذشت ذکر لعن ایشان بر لسان نبی ایشان انتہی اور پھر خود ہی
ان ملاعنہ کی لعن وطعن سے سکوت کرنے کو طریق سلامت و ورع قرار دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ اشتغال بایشان باب
عظیم است از ابواب شیطان الخ جیسا کہ ابھی مذکور ہو چکا عجب مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا اور عجب حال ہی اونکے
علما کا فاعترفوا بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر لیکن وہ کیا کرین اپنے مذہب کی اصول سے مجبور ہین چنانچہ نواب صاحب نے
جو لکھا ہی کہ اشتغال بایشان باب عظیم است از ابواب شیطان اسکا یہ مطلب ہے کہ جب ان لوگون پر لعن وطعن کا دروازہ کھل گیا تو رفتہ رفتہ لوگونکو اونکے
اساتذہ کی باب مین بھی گستاخی کرنیکی جرأت ہوگی اسلیے کہ بانی مبانی انکے قصر خلافت کے دار الامارۃ کی وہی بزرگوار ہین کہ انکے
کہ پھر شیعہ بیچارون پر کیون لعن وطعن کرتے ہین اونکا سوا اسکے اور کیا قصور ہے کہ جن لوگون کو وہ دشمن اہلبیت
رسالت و غاصب خلافت حقہ سمجھتے ہین اونکو برا کہتے ہین اگر علماے اہلسنت کی نزدیک اونکی ایسے خطا پر
تو پھر اونکی خطاے اجتہادی کیون نہین قائل ہو جاتے باب اجتہاد تو اونکے یہان وسیع ہی بڑے ظلم و ستم
کی بات ہی کہ بنی امیہ کیفیت الحاد کرین فسق و فجور حد کو پہنچا دین کہ علانیہ شراب پئین اور اپنی مان بیٹی تک
کو نہ چھوڑین اور خاندان رسالت کی قتل و غارت مین کوئی دقیقہ اوٹھا رکھین اور اونپر جمعہ و اعیاد وغیرہ مین
علانیہ منبرون پر سب و شتم و لعن وطعن کرین لیکن اونکا برا کہنا ممنوع اور وہ خلفاے اثنا عشر مین محسوب معدود
اور جو کوئی ان لوگون کو اور انکے اساتذہ کو برا کہے وہ رافضی ملعون کا خطاب پاے ربنا افتح بیننا وبین
قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین نواب صاحب نے تو بہت کم لکھا ہی اور علماے اعلام
اہل سنت تو یزید کو خلیفہ بر حق اور حضرت امام حسین کو معاذ اللہ خارجی و باغی قرار دیتے ہین چنانچہ ابن عربی کا
قول انہین نواب صاحب کی کتاب سے نقل ہو چکا ہے قاتلہم اللہ انی یؤفکون اب مین یہ کہتا ہون کہ اگر شیعہ انکو
اسقدر قبائح و فضائح بنی امیہ کے جو نقل ہوئے کافی نہ ہون تو اس آیہ وافی ہدایہ کو ملاحظہ کرین کہ حق سبحانہ و تعالی

اپنے حبیب کو مخاطب کر کے کیا ارشاد فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ترجمہ اور نہین کردانا ہمنے اوس خواب کو کہ دکھلایا ہمنے تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگون کے اور درخت لعنت کیا ہوا قرآن مین اور ڈراتے ہین ہم اونکو پس نہین زیادہ کرتا اونکو یہ ڈرانا مگر سرکشی بزرگ کو انتہی اس آیۂ کریمہ مین خواب سے مراد وہ خواب ہے کہ جو جناب رسول خدا نے خلافت بنی امیہ کے باب مین دیکھا تھا اور شجرۂ ملعونہ سے مراد شجرۂ نسب بنی امیہ ہے چنانچہ تاریخ الخلفا کے علامہ سیوطی کے صفحہ ۹ مین بحوالہ تفسیر ابن جریر یہ عبارت منقول ہے رأی رسول اللہ صلعم بنی الحکم بن الحکم بن ابی العاص ینزون علی منبرہ نزو القردۃ فساءہ ذلک فما استجمع ضاحکا حتی مات وانزل اللہ فی ذلک وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس یعنی دیکھا رسول خدا صلعم اولاد حکم بن ابی العاص کو (یعنی بنی مروان کو) کہ اوچکتے ہین آپ کے منبر پر مانند اوچکنے بندرون کے پس برے آپکو رنج ہوا پس قیت وفات تک پھر آپ کبھی نہین ہنسے اور نازل کی اللہ عز و جل نے اس باب مین یہ آیت ما جعلنا الرؤیا التی الخ انتہی ونیز تفسیر بیضاوی کے صفحہ ۴۴۶ مین اسی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے وقیل رای قوما من بنی امیۃ یرقون منبرہ وینزون علیہ نزو القردۃ یعنی اور کہا گیا ہے کہ خواب مین دیکھا جناب رسول خدا نے ایک قوم کو بنی امیہ مین سے کہ چڑھتے ہین آپ کے منبر پر اور اوچکتے ہین اوسپر مانند اوچکنے بندرون کے انتہی اب ملاحظہ کیجیے کہ قاضی صاحب اسکے بعد کیا خوب تاویل فرماتے ہین اور رسول خدا پر جھوٹ بناتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ فقال ہو حظہم فی الدنیا یعطونہ باسلامہم یعنی بس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ وہی مرد (یعنی صعود منبر کہ جس سے مراد خلافت ہی) حق انھین بنی امیہ کا ہے دنیا مین کہ عطا کیے جاینگے وہ لوگ بسبب اونکے اسلام کے انتہی مین کہتا ہون کہ غنیمت ہی کہ قاضی صاحب نے دنیا ہی مین اونکا حق اسلام خلافت کو تجویز کیا اور آخرت مین کوئی حق نہین قرار دیا اور پھر بعد اوسکے فرماتے ہین وعلی ہذا کان المراد بقولہ الا فتنۃ للناس ما حدث فی ایامہم یعنی اور بنا بر اسکے ہونگے مراد ساتھ قول اللہ تعالی الا فتنۃ للناس کے وہ فتن کہ جو انھین بنی امیہ کے زمانہ خلافت

ا جزو پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ششم ۱۲ ۲ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲ ۳ مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنؤ جلد اول ۱۲ منہ

میں حادث ہوئے انتہی ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست ۔ و نیز تفسیر کشاف[1] جلد اول صفحہ ۱۱ میں اس
آیت کی تفسیر میں لکھا ہے وقیل رای فی المنام ان ولد الحکم یتداولون منبرہ کما یتداول الصبیان الکرۃ یعنی اور کہا
گیا ہے کہ دیکھا جناب رسول خدا نے خواب میں تحقیق کہ اولاد حکم کھیلتے ہیں اونکے منبر سے جیسے کہ کھیلتے ہیں لڑکے
گیند سے انتہی ان تفاسیر میں علماے اہل سنت کی، دوباہ بازی قابل ملاحظہ ہے کہ فتنۃ للناس تک تو یہ
آیت باب بنی امیہ میں لکھتے ہیں اور شجرۂ ملعونہ کہ جو اوسکے بعد بلا فاصلہ واقع ہے اور اوسی پر معطوف ہے اور اسی
عطف کی سبب سے منصوب ہے اوسکو علیحدہ کیے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے مراد شجرۂ زقوم جہنم ہے مثل تارکان
صلوۃ کی کہ لاتقربوا الصلوۃ پر عمل کرتے ہیں وانتم سکارے کو الگ کردیتے ہیں علاوہ اسکے یہ بھی نہیں سمجھتے کہ درخت کا
کیا قصور ہے کہ مستحق لعنت قرار پاے اور ملعونہ کہا جاے جو مکلف ہوگا وہی افعال حسنہ سے مستحق رحمت اور افعال
قبیحہ سے مورد لعنت ہوسکتا ہے پس سیاق آیت و نیز اس دلیل قطعی سے ثابت ہوگیا کہ شجرۂ ملعونہ سے شجرۂ نسب
بنی امیہ مراد ہے اور ہم لوگون کو مثل واعظ صاحب کے خصم کے مقابلے میں اپنی کتابون سے لکھنے کی تو عادت
نہیں ورنہ اس مقام پر بہت کچھ لکھ سکتے تھے اب جناب واعظ صاحب آپکو سخت مشکل پیش آئی کہ کوئی مفر و مہرب
آپکے لیے باقی نرہا لیکن شاید اس مقام پر آپ یہ کہیے کہ آیۂ استخلاف میں عملوا الصالحات کی قید ہے اور چونکہ خلفاے
بنی امیہ فاجر و فاسق تھے لہذا اس آیت کی موعودلہم میں داخل نہیں ہوسکتے لیکن اگر یہ ارشاد فرمائیگا تو اور بھی
اشکال بڑہ جائیگا اور آپسے سخت مواخذہ کیا جائیگا چند وجہ سے اول یہ کہ آپکے اپنے خلفاے ثلاثہ کے اعمال
صالحہ کہان ثابت کیونکہ اس آیۂ کریمہ میں کچھ اون لوگون کا نام تو ہی نہیں اور یہ آپ ہی کی کتابون سے محقق ہوچکا
کہ اس آیت کے مواعد عہد کرامت عہد جناب رسول خدا میں وفا ہوچکے پس آپکو چاہیے کہ پہلے اون حضرات کے
اعمال صالحہ دلائل خارجیہ سے ثابت کیجیے بعد اوسکے جناب رسول خدا کے بعد اونکے زمانے کو اس آیت کا مصداق
قرار دیجیے اور یہ امر موقوف ہے اونکی خلافت کے حق ہونے کے ثبوت پر اسلیے کہ غاصب خلافت حقہ کا کوئی عمل صالح
قابل قبول نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ عبادت و ریاضت میں بلعم باعور سے بھی زیادہ ہوجاے پس یہ بحث منجر ہوجائیگا
بحث خلافت کیطرف اور آپکو لازم ہوجائیگا کہ پہلے اونکی خلافت ثابت کیجیے بعد اسکے اس آیت کو اونکے فضائل میں

[1] مطبوعہ مطبع محمد مصطفی افندی ۱۲ منہ

پیش کیجیے اور محال ہے دوم جب آپ کے علماے اعلام نے اس بات کو مان لیا کہ مصداق حدیث خلفاے
اثنا عشر خلفاے بنی امیہ ہین تو اب آپکو سمجھنا چاہیے اور مطلق دم نہ مارنا چاہیے اور اگر آپ کو انکی
خلافت کی قبول کرنے مین کسیطرح کا عذر وحجت ہو تو اپنے علما کے سامنے پیش کیجیے اور انکو کاذب ومفتری
قرار دیجیے ورنہ آپکی تکذیب کرین اور فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ کے مصداق ہو جائیے وکفی اللہ
المؤمنین القتال سوم ہمنا اگر آپنے اپنے علما کو کاذب ومفتری بھی قرار دیا اور اس بحث مین آپ انکے او پر غالب
بھی آگئے تو پھر آخر حدیث خلفاے اثنا عشر کا مصداق آپ کس کو قرار دیجیے گا اسلیے کہ سوا خلفاے بنی امیہ وبنی عباس
کے اور کون ہے اور بغیر ان خلفا کے شامل کیے ہوے بارہ خلیفہ کہان سے پورے ہونگے زیادہ یہین نہیں ہے کہ آپ بعض بنی امیہ
کو نکال کے بعض بنی عباس کو اس فہرست مین داخل کیجیے گا پس اس سے کیا ہوگا بنی عباس بنی امیہ سے کس بات مین کم ہین
فسق وفجور مین یا عداوت خاندان رسول مین بنی عباس مین سے تو کوئی ایک خلیفہ بھی ایسا نہ پائیگا کہ جو عمر بن عبد العزیز
کے سے بھی صلاحیت رکھتا ہو اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو ہم ان لوگون کے فسق وفجور کو بھی بتفصیل بیان کرتے اور
عداوت خاندان رسول تو ظاہر ہے کہ بنی امیہ کے وقت سے بھی زیادہ ان لوگون کے وقت مین قتل سادات وبنی فاطمہ
واقع ہوا اما عالم اسکو جانتا ہے آپ خود اپنے کتب تواریخ مین ملاحظہ کر لیجیے اور اگر آپ تیسری فہرست کو مانیے گا جو
کہ ہمنے تاریخ الخلفاے سیوطی سے بحوالہ ابن عساکر وذہبی لکھی ہے تو اوس مین اول تو جناب امیر کا نام مندرج نہین ہے
اور دوسرے معاویہ اور یزید یہ دونون محسوب ومعدود ہین پھر اسکا ماننا پہلی فہرستون سے بھی زیادہ آپکے
اور آپکے مذہب کے حق مین مضر ہوگا اس سبب سے کہ عداوت خاندان رسالت کی قبول کر لینے مین پھر آپ کو کوئی
عذر نہین ہو سکتا اور یزید سے زیادہ کون فاسق وفاجر ہو سکتا ہے پس ایسے شخص کو جو شخص خلیفہ برحق سمجھے وہ دائرہ
اسلام مین کیونکر داخل رہ سکتا ہے اب آپ پہنچے تو کوئی چوتھی فہرست تیار کیجیے گا او جنکو کہ اپنے نزدیک خلفاے بنی امیہ
وبنی عباس مین سے صالح ولائق سمجھیے گا انکو اوسمین داخل کیجیے گا ہم کہینگے کہ اول تو ان دونون سلسلون
مین کسی ایسے شخص کا کہ جو صالح ہو ملنا محال ہے دوسرے یہ کہ آپکے بعض علمانے اس مسلک کو بھی اختیار کیا ہے
اور بہت سی فہرستین اس بنا پر بھی تیار کی ہین کہ آپس مین ایک دوسرے سے مختلف ہین پھر کوئی اسکو نکر محقق ہوگا اور یہ
بارہ خلیفہ کیونکر معین ہونگے اگر ہمکو خوف طوالت نہ ہوتا تو ہم بہت سی فہرستین آپ کے علما کی بنائی ہوئی پیش کر سکتے

اور کون اہل انصاف اس بات کو مان سکتا ہے کہ جناب رسول خدا ایسے بارہ خلیفہ مقرر فرما جائیں کہ جنکو اونکی امت ہرگز
نہ پہچان سکے اور قیامت تک معین اور مشخص نہ کر سکے کہ وہ کون لوگ ہیں شاید آپ یہ کہیے کہ ان بارہ خلفا میں سے ہم
چار پانچ کی خلافت کو راشدہ سمجھتے ہیں اور باقی کو غیر راشدہ تو اول جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ اگر خلافت
خلفاے ثلاثہ داخل آیۂ استخلاف ہو تو خلفاے مابعد بھی اوس سے خارج نہیں ہو سکتے تو یہ تفریق کہان سے نکلیگی کہ بعضون
کی خلافت راشدہ ہو اور بعضونکی غیر راشدہ دوسرے الفاظ حدیث بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائیے کہ بعض میں آیا ہے
کہ لایزال ہذا الامر عزیزا اور بعض میں لایزال ہذا الامر صالحا اور بعض میں ان ہذا الامر لاینقضی اور بعض میں لایزال الاسلام
عزیزا اور بعض میں لایزال ہذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم تجتمع الامۃ علیہ اور بعض میں لا تہلک ہذہ الامۃ
حتی یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی و دین الحق اور یہ اختلافات میں نے مختصر تاریخ الخلفاے سیوطی کے
حصے میں سے منتخب کر کے لکھے ہیں اور اگر اور کتب کیطرف رجوع کیجائے تو اور بہت سے الفاظ بیچ خلفاے اثنا عشر
میں نکل سکتے ہیں پس جب فرما دیا کہ بین خلفا کے زمانہ میں ہو گا اور انکے سبب سے اسلام کی عزت ہوگی اور یہ دین
قائم رہیگا اور یہ امت ہلاک نہ ہو گی اور وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کرینگے اور رسول اللہ نے انکے فضائل کے عنوان علامات
مختلفہ سے لکھے ہیں پس ایسے خلفا کی خلافت غیر راشدہ کیونکر ہو سکتی ہے علاوہ اسکے جو تیسری فہرست ہمنے تاریخ الخلفاے
سیوطی وابن عساکر وغیرہ کی لکھی ہے اوس میں معاویہ اور یزید کا نام نامی بھی مندرج ہے خود اوسکے اخیر میں یہ عبارت موجود ہے
کہ کلہم صالح وال یزید لیس منہم یعنی وہ سب صالح ہونگے اور کوئی اونکا مثل نہین پایا جائیگا انتہی اب صالح اور
غیر صالح اور راشد و غیر راشد کا فرق کہان سے نکالیگا اسیہم کل سنیون سے خطاب کر کے کہتے ہیں کہ اے حضرات
اہل سنت و جماعت اگر تم خدا اور رسول اور روز جزا و سزا پر ایمان لائے ہو تو تمکو اوس رسول کو قادان سے کہ جسکا
کلمہ پڑھتے ہو کیا عذر ہو گا کہ اس حدیث خلفاے اثنا عشر کی ہزار ہزار طرح سے اونکے دشمنون پر اور قاتلون پر
تطبیق کرتے ہو اور یہ کسیطرح نہیں ہو سکتی اے مسلمانو اگر تم اپنے اسلام میں سچے ہو اور محبت رسول و آل رسول کا
دعوی ہے تو اس حدیث سے وہ ائمہ اثنا عشر کیون نہیں مراد لیتے کہ جنکے اول برادر و داماد رسول و وصی مقبول
اور باقی سب گیارہ ائمہ جگر گوشۂ جناب محمد مصطفی اور قرۃ العین فاطمہ زہرا و حضرت علی مرتضی ہیں کہ آخر
اونکے حضرت مہدی دین قائم آل محمد ہیں سب کے سب طیب و طاہر اور پاک پاکیزہ ہیں اور اول عمر سے آخر

عمر تک ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ سے معصوم ہیں اور ہر عیب ونقص سے پاک ہیں صلوات اللہ علیہم اجمعین الی یوم
الدین اگر تم کہوگے کہ وہ تو خود خوف وتقیہ میں بسر کرتے تھے پھر اس آیہ استخلاف کی تطبیق اونپر کیونکر ہوگی تو ہم کہینگے
کہ ہم کب اہل سنت کی مقابلے میں اس آیہ کریمہ سے اون سب کی امامت وخلافت پر استدلال کرتے ہیں ہم تو کتب
اہل سنت ہی سے ثابت کر چکے کہ فی الجملہ یہ وعدہ خداوند بحضرت علی مرتضی کی زمانے میں وفا ہوے اور
اتمام وکمال اسکا حضرت صاحب الزمان مہدی دین کے زمانے میں ہوگا کہ جو ہمارے بارہویں امام ہیں حضرات
ائمہ اثنا عشر کی اثبات امامت وخلافت پر اور بہت سی ادلہ قطعیہ ہیں کہ انھیں میں سے ایک یہ حدیث خلفا
اثنا عشر بھی ہے اگر تم کہوگے کہ خدا و نبی امت نے اجماع کیا نہ اونکی بیعت واقع ہوئی پھر اونکی خلافت کیونکر متحقق ہوگی
اور ہم کیونکر اونکو خلیفہ سمجھیں تو ہم کہینگے کہ دیکھو اسکے جواب کو اچھی طرح سمجھ لو اور ہم جانتے ہیں کہ یہی بہت بڑا شبہ
کہ تمکو عارض ہوتا ہے اور حق کیطرف رجوع نہیں کرنے دیتا پر سبب اسکا یہ ہے کہ تم اچھی طرح خدا کو پہچانتے ہو نہ رسول
کو نہ دنیا کو نہ آخرت کو اور امام کو تو بالکل ہی نہیں جانتے اس سبب سے یہ شبہ تمکو عارض ہوتا ہے پس اب ہم تمکو ایک
مختصر تقریر میں سب باتیں سمجھا دیتے ہیں پہلے سمجھو کہ حق سبحانہ وتعالی خالق ہے جمیع مخلوقات وممکنات
کا اور غنی بالذات ہے وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں پس اگر تمام عالم کافر و گمراہ ہو جاوے اور اسکی خدائی سے
انکار کرے تو اوسکی خدائی میں کیونکر فرق آسکتا ہے اور اوسکے ملک وسلطنت میں کیا نقص وارد ہوسکتا ہے اگر کتب
تواریخ واحادیث کو دیکھو تو تمکو معلوم ہو جاوے کہ بہت سی زمانے اس دنیا کے ایسے گذر چکے ہیں کہ سوا چند
نفوس معدودہ کی اور کوئی خدا کو پہچانتا بھی نہیں تھا اور نہ اوسکی عبادت کرتا تھا پس اس سے معاذ اللہ کیا اوسکی
خدائی میں فرق آگیا دوسرے یہ سمجھو کہ نبی نائب ہوتا ہے خدا کا اور بھیجا جاتا ہے اوسکی طرف سے تمام خلق یا بعض خلق
کی ہدایت کے لیے پس اگر کوئی اوسکا کہنا نہ مانے اور اوسکی اطاعت نکرے تو اوسکی شان نبوت میں کچھ فرق نہیں آسکتا
اور وہ ہر حال میں نبی ہے خواہ اوسپر کوئی ایمان لاوے یا نہ لاوے تیسرے یہ سمجھو کہ امام نائب وخلیفہ ہوتا ہے
رسول کا اور منصوب اور منصوص ہوتا ہے خدا و رسول کیجانب سے پس اگر کوئی اوسکی اطاعت نکرے اور اوسکا
کہنا نمانے تو کچھ اوسکی امامت وخلافت میں فرق نہیں آسکتا وہ ہر حال میں امام وخلیفہ رسول ہی ہوتے چوتھے یہ سمجھو کہ یہ
دنیا ناپائدار نجس بیمقدار اور ذلیل وخوار ہے حق سبحانہ وتعالی کے نزدیک ولا اچھے فرشتے میں کچھ ازل سے

ابتک اوسکی عبادت وتقدیس وتہلیل وتمجید وتحمید مین مشغول ہین بعض قیام مین ہین اور بعض قعود مین اور بعض رکوع
مین اور بعض سجود مین پس اہل زمین کی عبادت کی اونکی عبادت کے سامنے کیا وقعت ومقدار ہے حالانکہ حق
سبحانہ وتعالی بے نیاز ہے اور عبادت اہل آسمان وزمین کسی کی اوسکو پروا نہین ہے اسلیے کہ وہ غنی بالذات ہے
جو بندہ عبادت کرتا ہے وہ اپنے واسطے جو اطاعت کرتا ہے وہ اپنے واسطے کہ اوسکا نفع اسی عبد کیطرف راجع ہوتا ہے
نہ معبود کیطرف چنانچہ وہ خود فرماتا ہے ومن کفر فان ربی غنی کریم اسی طرح اوسنے اپنے انبیا اور اولیا اور اپنے
انبیا کے نوابا وخلفا کے لیے جو مراتب ومدارج آخرت مین معین فرمائے ہین اور جنکی بابت کہ فرماتا ہے واذا رایت
ثم رایت نعیما وملکا کبیرا اونکو آگے اس دنیا سے ناپایدار کی کیا حقیقت اور یہان کے ملک وسلطنت وبادشاہت کی
کیا وقعت ہو سکتی ہے اگر تمام دنیا اونکے برخلاف ہو جاے تو اون حضرات کو کیا غم ہے اور اگر کوئی اونکی اطاعت
نکرے تو اونکی نبوت وامامت وخلافت مین کیا نقص وارد ہو سکتا ہے بلکہ جسقدر منکرین ومدبرین سے اس دنیا
فانیہ مین ان حضرات کی ذوات مقدسہ کو ایذا وزحمت وتکلیف پہونچتی ہے اوسیقدر اونکے لیے اعلاے مراتب
اخرویہ ہوتا ہے اسلیے کہ حق سبحانہ وتعالی نے محض اپنے لطف ورحمت سے کہ جسکو اوسنے خود ہی اپنے اوپر واجب
فرمایا ہے بدلیل آیہ وافی ہدایہ کتب علی نفسہ الرحمۃ انبیا ورسل کو اپنے خلق کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور بعد اونکے
امام اور خلیفہ مقرر کیے کہ خلق ہدایت پائے اور عبادت حق سبحانہ وتعالی بجالائے اور خود ہی اوسکا نفع اوٹھائے
اور نعمات اخرویہ کے کہ جو بے فنا اور بلا زوال اور غیر منقطع ہین مستحق ہو پس جو کام حق سبحانہ وتعالی کا تھا وہ آپنے
پورا کر دیا اور اطاعت کرنا اور نکرنا اور ایمان لانا اور نہ لانا یہ خلق کا کام ہے حق سبحانہ وتعالی کسی پر جبر وظلم
نہین کرتا چنانچہ خود فرماتا ہے کہ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر اور نیز فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد
تبین الرشد من الغی پس عدم اطاعت خلق کا ضرر خود اوسی خلق کیطرف متوجہ ہوگا نہ خدا کی خدائی مین
اس سے کچھ ہرج نہ نبی وامام کی نبوت وامامت مین اس سے کچھ نقص وارد ہو سکتا ہے اے حضرات اہل سنت
وجماعت بہت سے نبی دنیا مین ایسے گذرے ہین کہ جنکی نبوت کو کسی ایک نے بھی نہین تسلیم کیا اور تم خود بھی
اونکو نبی سمجھتے ہو پھر کیا اس سے اونکی نبوت مین کچھ فرق آگیا اگر تم کہوگے کہ امم سابقہ نے جو انبیا کا کہنا نہ مانا
اور اونپر ایمان نہ لائے تو اونپر عذاب الہی نازل ہوا اور سب کے سب ہلاک ہوگئے مثل قوم نوح وہود وصالح

ولوط و شعیب وغیرہم کے کہ اونکے قصے خود قرآن مین مذکور ہین اس امت مین ائمہ معصومین کی تکذیب کا نتیجہ تو کچھ بھی نہ ہوا
تو ہم کہینگے کہ اولا تو اپنے مقام پر یہ بات ثابت ہو چکی ہی کہ اس امت سے برکت جناب رسول خدا ایسا عذاب مرتفع
ہو چکا ہے اور ہمین بیان بھی ایک حدیث کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد جلد ششم کتاب الفتن صفحہ ۹۰ سے نقل کرتا ہون
انہا صلٰوۃ رغبۃ ورہبۃ سالت اللّٰہ فیہا ثلاث خصال فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سالتہ ان لا یصیبکم بعذاب اصاب
من کان قبلکم فاعطانیہا وسالتہ ان لا یسلط علی بیضتکم عدوا فیجتاحہا فاعطانیہا وسالتہ ان لا یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم
باس بعض فمنعنیہا (طب والضیاء عن خالد الخزاعی) (حم ن حب والضیاء عن خباب) ترجمہ تحقیق نماز ہین
جو رغبت اور خوف کی ساتھ تھی مین نے اللہ تعالی سے تین چیزونکا سوال کیا پس دو مجھے عطا فرمائین اور ایک نہین عطا
فرمائی سوال کیا مین نے کہ تمکو ایسے عذاب سے نہ ہلاک کرے کہ جو تمھارے قبل کے لوگون پر نازل ہوا ہے پس میری
یہ دعا قبول فرمائی اور سوال کیا مین نے کہ تمھارے ملک کے اوپر کسی دشمن کو مسلط نکرے کہ اوسکو برباد کر دے
پس میری یہ دعا بھی قبول فرمائی اور سوال کیا مین نے کہ نہ کر دے تمکو گروہ گروہ اور نہ چکھاوے تمھارے
بعض کو لڑائی بعض کی یہ دعا میری نہین قبول فرمائی انتہی وثانیا انبیاے موصوفین پر کچھ موقوف نہین
بہت سے ایسے انبیا بھی گذرے ہین کہ اونکی امتون نے اونکی تکذیب کی یہانتک کہ اونکو شہید کیا اور پھر اونپر
کچھ عذاب دنیا مین نازل نہین ہوا اور خصوصاً یہ واقعات بنی اسرائیل مین اکثر ہوئے ہین کہ جنسے اس امت کی مشابہت
حذو النعل بالنعل ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی اپنی کتاب حمید مین مقام متعددہ مین خبر دیتا ہے سورۂ آل عمران جزو چہارم
مین یہود سے خطاب کرکے فرماتا ہے فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین[1] ونیز اوسی سورے مین فرماتا ہے سنکتب
ما قالوا وقتلہم الانبیاء بغیر حق[2] اسمین بھی ہم کی ضمیر یہود ہی کیطرف پھرتی ہے کہ جو بنی اسرائیل تھے ونیز
سورۂ محصنات جزو ششم مین فرماتا ہے فبما نقضہم میثاقہم وکفرہم بایات اللہ وقتلہم الانبیاء بغیر حق[3]
اس آیہ مین بھی مراد یہود سے ہے ونیز سورۂ ال عمران جزو چہارم مین فرماتا ہے یقتلون الانبیاء بغیر حق[4]

---

[1] پس کیون قتل کیا تمنے اون انبیا کو اگر تم سچے تھے ۱۲ [2] عنقریب لکھینگے ہم جو کچھ کہ وہ یہود کہتے تھے اور اونکے قتل کرنے کو انبیا کے نہین ناحق ۱۲ [3] پس بسبب اون یہود کے عہد توڑنے کے اور کفر اونکے کے ساتھ آیات خدا کے اور قتل کرنے اونکے کے انبیا کو ناحق ۱۲ [4] اور قتل کرتے تھے وہی یہود انبیا کو ناحق ۱۲

مین نے بخوف طوالت یہ آیتین پوری نہین لکھین جن سنی صاحب کا جی چاہے اپنی ہی تفاسیر مین ملاحظہ کرلین کہ ان
آیتون مین صراحتاً قتل انبیا سے بنی اسرائیل ہین یا نہین اور اس طرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین اوسپر
اس مشابہت کو دیکھنا چاہیے کہ وہ لوگ بھی خدا اور اوسکے رسول موسیٰ اور اونکی کتاب توریت پر ایمان لانے کا
دعوی کرتے تھے کہ جو انبیا کو قتل کرتے تھے اور اس امت مین بھی جو لوگ خدا اور اوسکے رسول جناب محمد مصطفے اور اونکی
کتاب قرآن پر ایمان لانے کا دعوی کرتے تھے اونھین نے ذریت سید المرسلین ائمہ معصومین کو قتل کیا کہ جو علماے امتی
کانبیاے بنی اسرائیل کے مصداق ہین جیسے بنی اسرائیل اون انبیا پر ایمان نہ لائے ویسے ہی یہ لوگ ان ائمہ پر ایمان
نہ لائے طابق النعل بالنعل اسمین سمجھاو کونسا ہے اگر تم کہوگے کہ انبیاے بنی اسرائیل نے تقیہ نہین کیا یہانتک کہ وہ
شہید ہوے ائمہ معصومین نے کیون تقیہ کیا تو ہم کہینگے کہ ہم جانتے ہین کہ تم اپنے اس شبہہ کو بھی نہایت قوی
سمجھتے ہو اسکے جواب کو اچھی طرح غور کرکے ملاحظہ کرو تاکہ یہ شبہہ تمھارا رفع ہوجاے واللہ یہدی من یشاء الی صراط
مستقیم اب ہم اسکے چند جواب دیتے ہین کہ ہر ایک انمین سے حق و صدق و راست و درست ہے اول یہ کہ ہم اس بات
کو تسلیم نہین کرتے کہ انبیا نے کسی وقت تقیہ نہین کیا بلکہ حق یہ ہے کہ بعض اوقات مین وہ حضرات تقیہ کرتے تھے
اور بعض مین نہین کرتے تھے اور یہ بموجب حکم الٰہی کے تھا کہ جسوقت جو حکم ہوتا تھا وہ بجا لاتے تھے اور حضرت موسیٰ اور
حضرت ابراہیم وغیرہ کا بعض اوقات مین تقیہ کرنا خود اہل سنت وجماعت کی کتابون سے ثابت ہے اسی طرح جناب رسول خدا
بھی ابتداے اسلام مین تقیہ فرماتے تھے اور خود واعظ صاحب نے باب نہم فصل نہم صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے کہ تقیہ کا حکم اول
زمانۂ اسلام مین تھا مگر وہ بھی چند ماہ تک رہا اور حق یہ ہے کہ آپ ابتداے بعثت سے کئی برس تک تقیہ فرماتے تھے اور لوگون کو
خفیہ اسلام کیطرف دعوت کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیۂ کریمہ نازل ہوا فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین
یعنی پس ظاہر کرو اوس چیز کو کہ ساتھ اوسکے حکم کیا جاتا ہے تو اور اعراض کر مشرکون سے انتہی (جزو چہاردہم سورہ
حجر) اور بعد اس آیت کے نازل ہونے کے آپ نے اظہار دعوت اسلام کیا اور اوسی حالت تقیہ مین حضرت
ابوبکر نے جو آپ کے حکم کے خلاف اظہار کیا تو کفار نے جیسی اونکی زد و کوب کی سب ہی جانتے ہین چنانچہ کسیقدر
تاریخ الخلفاء سیوطی مذکور کے صفحہ ۲۰ مین یہ کیفیت لکھی ہے اور باقی اور کتب تواریخ مین مفصل لکھا ہوا ہے جسکا جی
چاہے ملاحظہ کرے پس جسوقت تک حکم خدا رہا آپ نے تقیہ فرمایا اور جب حکم خدا ہوا آپنے اظہار کیا اور جب

حکم خدا جہاد کے لیے آیا تو آپ نے جہاد شروع فرمایا اسی طرح بعض ائمہ معصومین نے بموجب حکم خدا و رسول تقیہ
کیا اور بعض نے بعض اوقات مین نہین کیا اول فعل معصوم پر غیر معصوم اعتراض نہین کر سکتا اس سبب سے کہ اونکے
سب اقوال و افعال موافق حکم خدا کے ہوتے ہین اور جواز تقیہ اور بعض اوقات مین وجوب تقیہ آیات متعددہ
اور خود اہل سنت و جماعت کی کتابون کی احادیث کثیرہ سے ثابت ہوا ور مبحث باب پنجم اور باب نہم فصل
پنجم کے جواب مین آئیگا یہ مقام اسکی تفصیل کا نہین ہے فانتظروا اگر تم کہوگے کہ انبیا اگر تقیہ کرتے تو بعض شہید
کیون ہوتے تو ہم کہینگے کہ ائمہ معصومین دشمنون کے ہاتھ سے کب بچے جناب امیر اور حضرت امام حسین
تلوار سے شہید ہوئے اور نو امام زہر سے شہید کیے گئے اور بارہوین امام موجود ہین مگر غائب و مستور بحکم خدا
ہوگا تو ظاہر ہونگے پس اس سے معلوم ہوا کہ شہادت دلیل عدم تقیہ نہین ہے اگر تم کہوگے کہ جب جان ہی کی
حفاظت نہ ہوئی تو پھر تقیہ سے کیا فائدہ ہوا تو ہم کہینگے کہ ایک مدت تک ہوئی اور بعض اوقات مین نہ ہوئی
اور اگر اظہار کرتے تو اول امامت ہی مین شہید کیے جاتے اور باب ہدایت مسدود ہو جاتا اسی طرح ممکن ہے
کہ جو انبیا بنی اسرائیل کے ہاتھ سے شہید ہوئے اونھون نے بعض اوقات مین تقیہ کیا ہو اور بعض مین
نہ کیا ہو یہانتک کہ نوبت شہادت آئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ خود اونھون نے اظہار حق نہ کیا ہو اور منافقین
باعث افشاے اسرار ہوئے ہون اور یہ افشا موجب شہادت ہوا ہو اور یہی شق اخیر احادیث اہل بیت سے
ثابت ہوتی ہے مگر ہم اپنے یہان کی احادیث مخالفین کے مقابلے مین پیش نہین کرتے اس مقام پر اتنا کافی
ہے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال یعنی جب یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اونھون نے قبل شہادت بعض اوقات
مین تقیہ کیا ہو اور وقت شہادت حکم خدا اظہار کے لیے ہوا ہو و نیز یہ احتمال کہ وہ حضرات حالت تقیہ ہی مین
بسبب افشاے اسرار منافقین شہید ہوئے ہون تو اب شہادت سے اون حضرات کی عدم تقیہ پر استدلال
نہین ہو سکتا دوم یہ کہ انبیا کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے اظہار حق کی بہ نسبت ائمہ کے اور سبب اسکا یہ ہے
کہ نبی مبعوث ہوتا ہے حق سبحانہ و تعالی کیجانب سے پس جبتک کہ وہ اپنی نبوت کا اظہار نہ کرے امت پر
اتمام حجت نہین ہو سکتا اور امام منصوب من اللہ و من الرسول ہوتا ہے اور نبی اوسکو اپنے سامنے امت پر
اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کر جاتا ہے پس نبی کے سامنے امام کے باب مین اتمام حجت ہو جاتا ہے لیکن بالتقیہ

امام کا نبی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے سوم یہ کہ حضرت موسیٰ خاتم الانبیا نہ تھے اور ایک وقت
ایک زمانے مین بہت سے نبی مبعوث ہوتے تھے کہ جو تابع اونھین کی شریعت کے ہوتے تھے پس شہادت
بعض اگر بسبب عدم تقیہ بھی ہو تو بسبب وجود بعض دیگر باب ہدایت بالکل مسدود نہین ہو سکتا تھا اور ہمارے رسول
خاتم الانبیا تھے اور تمام عالم پر مبعوث پس آپ کا خلیفہ اور جانشین بھی ایک ہی شخص ہوتا تھا کہ جو ہدایت ہر ایک
کا فرد تام ہوتا تھا پس اگر اوسکی شہادت بسبب عدم تقیہ قبل وقت ایسے آگے واقع ہوتی تو باب ہدایت بالکلیہ
مسدود ہو جاتا اگر تم اعتراض پر کہو گے کہ جب حضرت ائمہ تقیہ کرتے تھے تو باب ہدایت کا کھلا کہاں ثابت ہوا بلکہ
وہ خود ہی تقیہ سے مسدود ہو گیا تو ہم کہینگے کہ یہ اعتراض بھی ناشی ہے تمھاری نافہمی اور عدم تدبر سے ائمہ معصومین
کلیۃً امر حق کا اخفا اور استتار نہین فرماتے تھے بلکہ اپنے خواص اصحاب کے کہ جو عہد رسول خدا پر کہ جو باب خلافت
وصایت امیر المومنین و ائمہ معصومین مین واقع ہوا تھا قائم تھے و نیز ایسے لوگون پر کہ جن مین قابلیت قبول حق
کی پاتے تھے اپنی امامت کا اظہار کرتے تھے اور اسی سبب سے لوگ ہدایت پاتے تھے جیسا کہ رسول خدا ابتدا ے
اسلام مین بعض لوگون پر جنمین قابلیت قبول اسلام کی پاتے تھے خفیہ و پوشیدہ عرض اسلام کرتے تھے
اور لوگون کی ہدایت بعض ائمہ کے وقت مین کم اور بعض مین زیادہ ہوئی جیسا کہ بعض ازمنہ عہد رسول خدا
مین لوگ کم ایمان لائے اور بعض مین زیادہ چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے وقت مین ہزارون
آدمیون کا ہدایت پانا ثابت ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے وقت مین تو اسقدر اس مذہب کا
شایع ہوا کہ آپکے معتقدین امامت کی تعداد آلاف الوف کو پہونچ گئی اور اسی سبب سے یہ مذہب جعفری کہلاتا
اور آپ کی طرف منسوب ہے جیسے کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب اصول دین مین ابو الحسن اشعری کیطرف
منسوب ہے اور یہ لوگ اشاعرہ کہلاتے ہین اور فروع یعنی فقہیات مین اونکے ائمہ اربعہ کیطرف اور یہ لوگ
حنفی اور مالکی اور حنبلی اور شافعی کہلاتے ہین اگر تم اعتراض پر کہو گے کہ جب تمھارے ہی بیان سے ثابت
ہو گیا کہ بعض ائمہ کے ہزارون آدمی تابع تھے تو پھر اونکو تقیہ کیونکر جائز ہوا بلکہ خروج و ظہور و جہاد کرنا چاہیے
تھا تو ہم کہینگے کہ یہ شبہ تمھارا قوی ہے مگر باطل محض اور بالکل مشابہ ہے تمھارے رئیس الرؤسا و
امیر الامرا خلیفہ ثانی صاحب کے شک و شبہہ سے کہ جو اونکو صلح حدیبیہ مین واقع ہوا تھا بلکہ حقیقت مین یہ دونون

شبہ کے ایک ہی ہین اور جناب رسول خدا کی یہ صلح بالکل مشابہ تھی تقیہ حضرت امام محمد باقر وحضرت امام جعفر صادق
علیہما السلام سے کہ آپ کے ساتھ باوصف اسکے کہ چودہ سو آدمی تھے لیکن آپ نے کفار سے ایسی صلح کی کہ جس سے
ظاہر مین معلوم ہوتا تھا کہ معاذ اللہ آپ اونسے دب گئے خصوصًا اس شرط صلحنامہ سے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہو کے
حضرت کے پاس آئے تو آپ اوسکو واپس کردین اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کے کافرونکے پاس جائے تو وہ
اوسکو نہ پھیرین چنانچہ مدارج النبوۃ مطبوعہ مطبع نولکشور جلد دوم کے ص ۲۸۴
و معارج النبوۃ مطبوعہ مطبع مذکور رکن چہارم ص ۱۰۹ مین اس صلحنامہ کا مضمون بیان
ہے اور ابو جندل کا قبل تکمیل صلحنامہ مسلمان ہو کے آنا اور حضرت کا اوسکو مشرکون کے حوالہ کردینا لکھا ہوا ہی وغیرہ
اور بہت سی کتب سیر وتواریخ مین لکھا ہے پس ایسی ہی باتون سے خلیفہ موصوف کو نبوت ہی مین شبہہ پڑ گیا
اور اوسکو نہایت آب وتاب سے تلمیع وتذہیب کر کے اپنے اقران وامثال سے بیان کرتے تھے وکذلک
جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا
اور جواب حق وصدق اسکا یہ ہے کہ غرض بعثت انبیاء وائمہ سے یہ ہے کہ خلق ہدایت پاوے اور یہ غرض کبھی اظہار
حق سے حاصل ہوتی ہے اور کبھی تقیہ سے اور انکے مواقع کو سوا خدا اور رسول وائمہ کے اور کوئی نہین جان سکتا
ظاہر ہے کہ صلح حدیبیہ سے اسلام کی اسقدر ترقی ہوئی کہ قبل اوسکے کسی لڑائی سے اوسکا عشر عشیر بھی نہ ہوئی
تھی چنانچہ کتاب معارج النبوۃ ملا معین مطبوعہ مطبع نولکشور کے رکن چہارم صفحہ ۱۰۹ مین یہ عبارت لکھی ہے نقل است
کہ در مدت صلح حدیبیہ چندان مشرک مسلمان شد کہ برابری میکرد از ابتدای بعثت تا حین این مصالحہ وصدیق اکبر رضی اللہ
عنہ گفت کہ ہیچ فتحے در اسلام برابر صلح حدیبیہ نبود اما ادراک عقل ما بآن نمیرسید وآن سری بود میان او وپروردگار او
لیکن بندگان تعجیل مینمودند وخداوند جل وعلا از عجلہ بندہ مبرا است انتہی ونیز کتاب مدارج النبوۃ شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۸۴ مین سطر ۱۰ سے ۱۳ تک یہی عبارت بعینہ بتفاوت بعض الفاظ لکھی ہوئی ہے
اور بعد اسکے اور بہت سی فوائد اس صلح کے لکھے ہین یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ یہ قول صدیق اکبر کا رد اکبر ہے شک اکبر
فاروق اکبر کے کہ جو اکبر الکبائر تھا اور مین انھین دونون کتابون سے قبل کے نقل کر چکا ہون ونیز کتاب معارج النبوۃ
مذکور کے صفحہ ۱۱۶ مین سورہ انا فتحنا کے باب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ ورد اہل تفسیر گفتہ اند کہ مراد از فتح مبین

صلح حدیبیه سے جو این فتح مقدمه فتوحات کثیره بود انتهی ونیز ظاہر ہے کہ ابتداے بعثت جناب رسولخدا سے صلح حدیبیه تک قریب انیس ۱۹ برس کے ہوتے ہین اس مدت قلیل مین اسقدر کثرت اسلام ہوئی کہ جب آپ نے مدینه منوره سے نہضت فرمائی تو قریب بارہ ہزار آدمیون کے آپکے ہمراہ رکاب تھے اسی طرح ائمه معصومین کے تقیه کا یہ نتیجه ہوا کہ روز بروز مذہب حقه اہلبیت کی ترقی ہوتی گئی ہزارون سے لاکھون کی نوبت آئی اور لاکھون سے کرورون کی کثرهم الله فی البلاد انشاء الله العزیز عنقریب البسا زمانه آتا ہے کہ سوا اہل حق کے تمام دنیا مین اور کوئی نہوگا اُسوقت دنیا دنیا ذره ذره ہوگا اگر تم کہوگے کہ یہ کہان سے ثابت ہوا کہ اگر حضرات ائمه دعوی امامت وخلافت کرتے تو کوئی اسکا تابع نہوتا اور یہ بالکل خلاف عقل ہے کہ لوگ خلفاے بنی امیه وبنی عباس کی خلافت کو تو تسلیم کرین اور اولاد رسول مین سے جو کوئی دعوی امامت وخلافت کرے تو اوسکو قبول نکرین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان حضرات نے کبھی دعوی امامت وخلافت کیا ہی نہین تو ہم کہینگے کہ اس شبهه کو جس شجاعت واستقلال کے ساتھ حضرت امام حسین نے رفع کیا ہے تمام عالم اوسکو جانتا ہے حالانکہ یزید کے برابر کوئی فاسق وفاجر کبھی اہل اسلام مین پیدا ہی نہین ہوا اور مثل حضرت امام حسین کے کوئی ائمه بعد مین جناب رسول خدا سے اقرب تھا پس جب یزید کے مقابلے مین حضرت امام حسین کی کسی نے اطاعت نکی حالانکه بعض مہاجرین وانصار بھی موجود تھے اور اکثر تابعین مگر کسی سے اتنا نہوسکا کہ سبط رسول قرة العین بتول اور آپکے سب احباب واصحاب وعزیز واقارب کو قتل سے اور آپکے حرم محترم کو کہ جو حقیقت مین حرمت رسول تھے غارت واسیری سے بچا لیتے پھر کیونکر امید ہوسکتی تھی کہ اور ائمه معصومین کا اور خلفا کے مقابلے مین ساتھ دیتے چونکہ حسین مظلوم شہید علیه السلام کا یہان ذکر آگیا لہذا مجھے مناسب معلوم ہوا کہ آپکی مشابہت جو حضرت یحیی علیه السلام کے ساتھ ہے اوسکو کسیقدر بیان کرون کہ ذکر عباد مخلصین رب العالمین باعث تنویر قلوب مومنین واکثر سبب ہدایت منافقین ہوتا ہے واضح ہو کہ ان دونون بزرگون مین مشابہت تامہ ہے اور مین بعض وجوه مشابہت کو بیان کرتا ہون اوّل یہ کہ حضرت یحیی کی مدت حمل چھ مہینے تھی اور حضرت امام حسین کی مدت حمل بھی چھ مہینے تھی اور بعض روایات سے حضرت عیسی کی بھی مدت حمل اسیقدر معلوم ہوتی ہے اور سوا ان تین بزرگون کے معلوم نہین ہوتا کہ کوئی لڑکا چھ مہینے کا پیدا ہوا ہو اور پھر زنده رہا ہو دوم یہ کہ عبادت وریاضت وزہد وورع مین بھی یہ دونون

بزرگ بہت مشابہ ہین چنانچہ خود اہل سنت وجماعت کی کتابون مین لکھا ہی کہ لوگون نے حضرت امام زین العابدین سے
پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ آپ کے والد ماجد کی اولاد بہت کم ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اسی کا تعجب ہے کہ ہم لوگ کیونکر پیدا ہوے
اس سبب سے کہ حضرت امام حسین کو نماز سے کب فرصت ملتی تھی کہ وہ عورتون کے پاس جاتے وپیز منقول وماثور ہی کہ آپ
علاوہ صلوٰۃ مکتوبہ کے ہزار رکعت نماز ہر روز پڑھتے تھے تفصیل مین طول ہے لہذا اسیقدر پر اکتفا کی گئی سوم حضرت یحییٰ بھی
ابن نبی و معصوم ابن معصوم تھے اور حضرت امام حسین بھی امام ابن امام و معصوم ابن معصوم تھے چہارم عجیب و غریب مشابہت
ہی کہ حضرت یحییٰ کے والد بزرگوار حضرت زکریا کے فرق مقدس پر ارہ ظلم وستم چلا اور حضرت امام حسین کے والد ماجد علی بن
ابیطالب کے سر مبارک پر بھی شمشیر بغی وعناد لگی کہ اوسی سے آپ کی شہادت واقع ہوئی پنجم حضرت یحییٰ کا سر مبارک
جسم مقدس سے جدا کر کے ایک بادشاہ جبار کے سامنے کہ جو شاہان بنی اسرائیل مین سے تھا طشت مین رکھا گیا
اور حضرت امام حسین کا سر مبارک بھی یزید پلید کے سامنے طشت مین رکھا گیا ششم حضرت یحییٰ کا سر مبارک جسم مطہر سے
جدا ہونے کے بعد گویا ہوا اور بادشاہ بنی اسرائیل نے جس عورت کے لیے آپ کو شہید کیا تھا کہا کہ تقید این سر
آواز آئی کہ یہ عورت تیرے اوپر حلال نہین ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک بھی نیزے پر آیات
سورۂ کہف پڑھتا تھا ہفتم حضرت یحییٰ کے قاتل بھی دعوی اسلام کرتے تھے اور حضرت موسی کی نبوت کے قائل تھے
اور حضرت امام حسین کے قاتل بھی دعوی اسلام کرتے تھے اور جناب رسالت مآب کی نبوت کے قائل تھے ہشتم حق سبحانہ
وتعالی نے بعد شہادت حضرت یحییٰ ایک بادشاہ مجوسی کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ آپ کے خون کے عوض مین اوسنے
قریب ستر ہزار کے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور حضرت امام حسین کی شہادت کے بعد حق سبحانہ وتعالی نے مختار ابن ابو عبید
ثقفی وغیرہ کو اون لوگون پر جو آپ کے قتل مین شریک تھے مسلط فرمایا کہ اونھون نے بھی قریب ستر ہزار آدمیون کے
اہل کوفہ وشام مین سے قتل کیے نہم بادشاہ بنی اسرائیل قاتل حضرت یحییٰ قبل تسلط شاہ فارس وقتل بنی اسرائیل
عذاب الٰہی مین گرفتار ہو کے واصل جہنم ہوا اور یزید پلید بھی قبل تسلط مختار وغیرہ بعد شہادت امام حسین تھوڑے
ہی دنون کے بعد عذاب الٰہی مین گرفتار ہو کے داخل دار البوار ہوا دہم حضرت یحییٰ اولاد اسباط بنی اسرائیل سے
تھے اور حضرت امام حسین خود سبط رسول تھے بخوف طوالت مین نے اسیقدر پر اکتفا کی ورنہ اور بہت سی
مشابہتین ہین و من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر سبحان اللہ کیا ظہور ہے کلام صدق انجام مخبر صادق انتہی ادنی شبہ

الا مہ بنی اسرائیل کا اور کیا تطبیق ہے حذو النعل بالنعل کی چنانچہ مین اس مضمون کی بعض احادیث اول کتاب مین
لکہہ چکا ہون اب اگر اس مقام پر تم کہوگے کہ حضرت امام حسین نے تقیہ کیون نہ کیا تو ہم جواب دینگے کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے
ہین کہ معصوم پر غیر معصوم کو اعتراض نکرنا چاہیے اس سبب سے کہ جمیع اقوال و افعال اونکے بحکم خدا واقع ہوتے ہین
اور ہر قول و فعل اونکا مصالح و حکم کثیرہ پر مشتمل ہوتا ہے ولیکن عقل ناقص انسان ہر مصلحت کو دریافت نہین کر سکتی
لیکن ہمارا اسقدر لکہدینا مخالفین خصوصاً معاندین کو کافی نہوگا لہذا ہم بعض مصالح و اسباب کو تقیہ نہ کرنے کے بقدر فہم
و نیز گنجائش مقام کے لکہتے ہین پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جو حق سبحانہ و تعالی کے عباد مخلصین ہین خواہ انبیا ہون خواہ
ائمہ اونکا تقیہ اس سبب سے نہین ہوتا کہ وہ حیات کو دوست رکہتے ہون اور موت کو مکروہ سمجھتے ہون اگر اون
حضرت کے لیے ہزار جان گردی ہون تو رضاے مولا و آقا مین اونکو فدا کرنے مین کچھ دریغ نہو اور جس شخص نے
ان حضرات کا تتبع آثار و اخبار کیا ہے وہ اسکو بخوبی سمجھتا ہے اور جانتا ہے اون حضرات کا تو بڑا مرتبہ ہے اون کے
غلامون سے کہ جو مومن کامل تھے ایسے اقوال و آثار منقول و ماثور ہین چنانچہ جب کربلاے معلی مین شب شہادت حضرت
امام حسین کے تو آپنے اصحاب سے فرمایا کہ میری شہادت ضرور واقع ہوگی لہذا مین تم کو اجازت دیتا ہون کہ میرے اہلبیت
کو لیکے تم کسی طرف چلے جاؤ اس سبب سے کہ اس قوم کو فقط مجھسے مطلب ہے اگر مجھکو پا جاینگے تو اور کسی سے تعرض نکرینگے
پس اسکے جواب مین جو کچھ اون مومنین کاملین نے کہا ہے وہ کتب تواریخ و مقاتل مین لکھا ہوا ہے مثل قول زہیر بن
قین کے کہ واللہ یا ابن رسول اللہ لوددت انی قتلت ثم نشرت الف مرۃ یعنی واللہ اے فرزند رسول خدا البتہ مین
دوست رکہتا ہون کہ مین قتل کیا جاؤن بعد اوسکے زندہ کیا جاؤن ہزار مرتبہ انتہی اور مثل قول محمد بن بشیر حضرمی
کے کہ اکلتنی السباع حیا ان فارقتک یعنی کہا جاوین مجھکو درندے زندہ اگر مین آپسے جدا ہون انتہی مین نے بخوف
طوالت اسیقدر تلخیص کر کے لکہدیا ہے جس شخص کا ان اقوال پر تفصیلاً مطلع ہونیکو جی چاہے وہ کتب تواریخ خصوصاً مقاتل
کیطرف رجوع کرے پس ظاہر ہے کہ حضرات ائمہ معصومین کا تقیہ بنا بر تعمیل حکم رب العزت و تشیید دین و ملت تہا جب
یہ معلوم ہو چکا تو اب ہم بعض مصالح عدم تقیہ کو بیان کرتے ہین اول تو ہم یہ کہتے ہین کہ حضرت امام حسین کو موقع تقیہ کا نہین
ملا تفصیل مختصر یہ ہے کہ سب جانتے ہین کہ ہزارون خطوط روساے کوفہ کے آپکے نام اس مضمون کے آئے کہ ہمارا کوئی امام
و ہادی نہین ہے اور یزید فاسق و فاجر و شارب خمر ہے لہذا آپ تشریف لایے تو ہم آپکے ہمراہ رکاب جہاد کرین اور بدل

پاتین بعد ان خطوط کو آنے کے حضرت خود نہین تشریف لیگئے بلکہ مسلم بن عقیل کو بھیجا اور ہزارون آدمیون نے کوفے مین
اونکے ہاتھ پر بیعت کی جب اونھون نے آپ کو یہ حالات لکھے تو کیونکر ممکن تھا کہ باوصف اظہار اطاعت خلق کثیر آپ
اوسوقت تقیہ فرماتے اور اقامت دین حق کے لیے تشریف نہ لیجاتے لہذا آپ نے عزم سفر فرمایا اور رستے مین کوفیونکی
بیوفائی اور شہادت مسلم بن عقیل کے حالات آپ کو معلوم ہوئے مگر حر بن یزید بن ریاحی نے بحکم ابن زیاد رستے
مین آپ کو آگے گھیر لیا اور پھر جانیکا رستہ بند کردیا اور جب کربلا کے جنگل مین آپ پہونچے تو افواج کثیرہ نے کہ جنکا
سردار عمر سعد تھا آکے آپکا احاطہ کرلیا حالانکہ آپنے یہ بھی فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانیکی اجازت دو یا میرے ساتھ
پیچھلو مگر کسی نے آپ کا کہنا نہ مانا پس اوسوقت مین سوا جہاد کے آپ کو چارہ کیا تھا اسلیے کہ پہلے سے تقیہ کرنے
کی اور بات تھی لیکن جب میدان جنگ مین آپ تشریف لیگئے تو پھر اوسوقت تقیہ کرنا موجب وہن دینکا تھا
کہ معاندین کی زبان طعن آپکی طرف دراز ہوتی اور نہایت مشابہ ہے آپکا یہ حال آپکے جد امجد جناب رسول خدا سے
کہ مکہ معظمہ مین باوصف اسکے کہ بہت سے لوگ اسلام لاچکے تھے اور آپکی ذات مقدس ونیز آپکے اصحاب کو انواع واقسام
کی ایذا وتکلیف پہونچاتے تھے لیکن آپنے جہاد نہ کیا اور جب میدان جنگ مین مقابلہ کفار مین تشریف لائے تو
بعض معارک مین مثل احد وحنین سب صحابہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور آپ اور جناب امیر دونون بھائی تنہا
رہگئے لیکن اوسوقت مین کیونکر آپ جہاد سے باز رہ سکتے تھے چنانچہ احد مین جو صدمات آپکو پہونچے وہ سب
جانتے ہین یہانتک کہ آپکے دندان مبارک شہید ہوگئے اگر کہو گے کہ حضرت امام حسن کے ساتھ بھی تو خلق کثیر
تھی پھر آپنے کیون تقیہ کیا اور معاویہ کے ساتھ صلح کی تو ہم کہینگے کہ اول تو بعد شہادت جناب امیر اکثر امرا اور رؤسا
فوج معاویہ سے جا ملے تھے اور جو باقی تھے اونکی بھی بیوفائی کا یقین آثار واطوار سے تھا دوسرے آپ علم امامت و
نیز اخبار جناب رسول خدا سے بھی جانتے تھے کہ غلبہ بنی امیہ کو ہوگا چنانچہ تاریخ الخلفاء[1] علامہ سیوطی کے صفحہ
نہم مین یہ حدیث ترمذی سے لکھی ہوئی ہے کہ قام رجل الی الحسن بن علی بعد ما بایع معاویۃ فقال سودت وجوہ المؤمنین
فقال لا تؤنبنی رحمک اللہ فان النبی صلعم اُری بنی امیۃ علی منبرہ فساءہ ذلک فنزلت انا اعطیناک الکوثر ونزلت انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر یملکہا بعدی بنو امیۃ یا محمد قال القاسم فعددنا

---

[1] مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور [illegible] ۱۲ منہ

تا ذاہی الف شہر لا تتزید و لا تنقص یعنی اوٹھا ایک شخص طرف حسن بن علی علیہ السلام کے جب کہ آپ معاویہ سے
بیعت کر چکے تھے پس کہا کہ آپ نے مومنوں کو روسیاہ کر دیا پس آپ نے فرمایا کہ تو مجھکو ملامت نکر خدا تیرے اوپر
رحم کرے اس سبب سے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے خواب میں دیکھا بنی امیہ کو اپنے منبر پر پس آپ کو یہ امر برا معلوم
ہوا پس نازل ہوا سورہ انا اعطیناک الکوثر اور نازل ہوا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس سورہ مبارکہ میں جو یہ ہے
کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے تو ان ہزار مہینوں سے مراد سلطنت بنی امیہ کی ہے جو بعد رسول خدا
کی ہونگی قاسم راوی حدیث کہتا ہی پس ہم نے شمار کیا تو سلطنت بنی امیہ ہزار مہینے تھی نہ کچھ کم نہ کچھ زیادہ تھی اگر
تم کہو گے کہ کیا حضرت امام حسین جانتے تھے تو ہم کہینگے کہ بیشک جانتے تھے اور اوسکے ساتھ یہ بھی جانتے تھے کہ میری
شہادت بھی ضروری ہے اور جناب رسول خدا آپ کو اور آپکے بھائی حضرت امام حسن کو اور آپ کی والدہ ماجدہ
جناب سیدہ کو اور آپکے والد ماجد جناب امیر کو پہلے ہی اس بات کی خبر دے چکے تھے اور یہ سب حضرت امام حسین کی زندگی
ہی میں رو چکے تھے اور حضرت ام سلمہ کو کربلا کے معلے کی مٹی حجاز سے منگا کر دیگئے تھے اور یہ فرما گئے تھے کہ جس روز یہ
مٹی خون تازہ ہو جاے اوس روز تم جاننا کہ حسین شہید ہوا اور نیز اور اصحاب کو بھی آپ نے اس واقعہ کی خبر دی
تھی اور یہ واقعہ آپ ہی کے زمانے سے مشہور تھا اور خود اہل سنت و جماعت کی کتابیں اس طرح کی احادیث سے مملو ہیں
اب ہم ان مصالح کو بیان کرتے ہیں کہ جنکے سبب سے آپ کی شہادت واقع ہوئی اور آپنے جان مبارک اپنی جد امجد
کے دین و ملت کی حمایت میں ابتغاء لمرضات اللہ دیدی اور جسکا وعدہ ہم پہلے کر چکے ہیں اول یہ کہ یزید فاسق
و فاجر معلن تھا یعنی انواع و اقسام کے فسق و فجور و کفر و الحاد کا کہ جنکی تفصیل میں طول ہے علانیہ مرتکب ہوتا تھا کوئی
اہل اسلام اسکا انکار نہیں کر سکتا پس اگر حضرت امام حسین تقیۃً اوسکی اطاعت منظور کر لیتے تو پھر کسی شخص کو مسلمانوں
میں سے یہ جرأت و جسارت باقی نہ رہتی کہ اوسکے ان افعال کا انکار کر سکے اور اسمین کمال وہن و سستی و ہتک حرمت
اسلام تھی اور رفتہ رفتہ یہ فسق و فجور و کفر و الحاد معمول و معتاد تمام اہل اسلام کا ہو جاتا کہ الناس علی دین ملوکہم اور آخر کو
انجام یہ ہوتا کہ اسلام نام کو بھی باقی نہ رہ جاتا اور طریق کفار مکہ و سنن اہل جاہلیت پھر زندہ ہو جاتے اور مخالفین اسلام
کو مثل یہود و نصاریٰ کے یہ کہنے کا موقع ملجاتا کہ دین اسلام میں یہ سب باتیں جائز ہیں جب تو اونکے خلفاء و سلاطین
اونکے مرتکب ہوے اور اہل اسلام میں کوئی اونکا انکار نکر سکا اور مخالف تو صد ہا ایسی باتوں کو دیکھا ہی چاہتے ہیں خلیفہ

ثانی نے جو کتب خانہ اسکندریہ جلوا دیا تھا او سپر آج تک نصاری معترض ہین اگر تم کہو گے کہ او ر بنی امیہ بھی فسق و فجور
بالاعلان کرتے تھے پھر او ر ائمہ نے کیون نہ اونپر خروج کیا تو ہم کہینگے کہ اول تو حضرت امام حسینؑ کی شہادت سے او نکا
عذر واضح ہوگیا کہ اگر خروج کرتے تو وہ حضرات بھی شہید کیے جاتے اور باب ہدایت بالکل مسدود ہوجاتا اور
ائمہ معصومین کی تعداد بارہ کو نہ پہونچتی یعنی جب ائمہ اولین شہید ہوجاتے تو پھر ائمہ آخرین کیونکر پیدا ہوتے
تفصیل مختصر ہوتی تمھارے سمجھانے کیواسطے بیان کرتا ہون کہ چونکہ حق سبحانہ وتعالی کو منظور تھا کہ بعد شہادت حضرت
امام حسینؑ باب ہدایت بالکل مسدود نہ ہوجاوے اور سلسلہ ائمہ طاہرین اہلبیت باقی رہے لہذا آپ کی شہادت
کیوقت حضرت امام زین العابدینؑ سخت علیل ہوگئے کہ جہاد اونپر سے رفع ہوگیا ورنہ لامحالہ وہ بھی شہید ہوجاتے
اور سلسلہ ہدایت یہین سے منقطع ہوجاتا اسیطرح جو امام کہ خروج کرتا پھر اوسکی اولاد کیونکر باقی رہ سکتی تھی کہ باقی
ائمہ معصومین پیدا ہوتے اور یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ہر شخص علالت حضرت زین العابدینؑ کے واقعہ پیش
آنا اس سبب سے کہ یہ مصالح و حکم خالق علیم و حکیم و کریم و رحیم کے ہین جسوقت جسطرح پر چاہتا ہے اوسیطرح
اپنے بندون کے حق مین اپنے لطف و احسان کو قائم رکھتا ہے نہ بہ نسبت کی عقل ناقص کو اسمین کیا
دخل ہوسکتا ہے دوسرے یہ کہ اگر تم تواریخ و آثار کو دیکھو تو تم کو بخوبی معلوم ہوجاوے کہ خلفاے بنی امیہ
و بنی عباس مین سے اکثر خلفا کے زمانے مین بنی فاطمہ نے اونپر خروج کیا مثل زید شہید و یحیی بن زید وغیرہ کے
پس کوئی نہین کہہ سکتا کہ بنی امیہ و بنی عباس کے فسق و فجور کو کل اہل اسلام نے مان لیا اور کوئی اسکا انکار
نکرسکا دوم یہ کہ جو موانع عدم خروج جناب امیرؑ و حضرت امام حسنؑ کے تھے وہ حضرت امام حسینؑ کے
وقت مین مرتفع ہوگئے تھے تفصیل مختصر اسکی یہ ہے کہ جناب امیرؑ کے وقت مین ابتداے اسلام تھی اور بعد وفات
جناب رسول خداؐ تمام عرب مین ارتداد پھیل گیا تھا اور سلاطین و ملوک اطراف عرب بھی انہدام ارکان
اسلام پر مستعد تھے پس جناب امیرؑ نے اپنے حق کا دعوی تو بیشک کیا جیساکہ سنیون کی کتابون مین
بھی لکھا ہوا ہے تاکہ اتمام حجت ہوجاوے لیکن جب آپنے دیکھا کہ اگر مین اسپر اصرار کرونگا تو ہم خلافت جنگ
وجدال کیطرف منجر ہوجائیگی تو آپنے سکوت اختیار فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ بعد وفات جناب رسول خداؐ اگر
اہل اسلام کے آپس ہی مین لڑائی شروع ہوجاتی تو کفار و مرتدین غالب آجاتے اور بعض حضرات کا

بنای اسلام محض خلافت و امارت و حکومت پر تھی جب وہ اس سے مایوس ہوئی تو پھر اظہار اسلام کی اونکو ضرورت
ہی کیا تھی وہ بھی مرتدین سے علی اعلان بھی ظاہر بظاہر جا کر ملجاتے اور انجام اسکا یہ ہوتا کہ اسلام کا نام بھی دنیا مین باقی
نرہتا اور پنجگانہ نماز کے وقت جو اذان و اقامت مین نام خدا و رسول سننے مین آتا تھا یہ بھی نہ سنائی دیتا اور یہ
وجہ جو جناب امیر کے کلام معجز نظام سے ثابت ہے نیز جناب رسول خدا کی اسی سبب سے آپ کو صبر کرنے کی
وصیت فرمائی تھی چنانچہ خود کتب اہل سنت و جماعت مین لکھا ہوا ہے اور ایک حدیث اسی مضمون کی مین کنز العمال
سے اسی رسالہ کے اول مین نقل بھی کر چکا ہون اور جناب امام حسین کے وقت مین یہ معاملہ بالعکس ہو گیا تھی
چونکہ اکثر اقطار عالم مین اسلام مستقل و مستقر ہو گیا تھا لہذا آپکے خروج سے اوسکے زوال کا خوف نہ تھا بلکہ بسبب
فسق و فجور و کفر و الحاد یزید کے عدم خروج مین البتہ اوسکے زوال کا خوف تھا پس ظاہر ہو گیا کہ جناب
امیر کا تقیہ باعث بقاے اسلام تھا اور جناب امام حسین کا خروج و شہادت اور ثابت ہو گیا کہ حضرات
معصومین مین سے جس شخص نے تقیہ کیا ہے ابقاے دین و ملت و افعال باسباب ہدایت کے لیے کیا ہے اور جسنے
جہاد کیا ہے اسیواسطے کیا ہے اور بسبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ اگر بفرض محال نام اسلام باقی بھی رہتا تو ایک
دوسرا فساد پیدا ہوتا کہ جو قریب اول کی تھا اور وہ یہ ہے کہ حضرات اہل سنت و جماعت مین سے اولین آخرین
خلفاے ثلثہ کو اصحاب کبار اور اول کو یار غار اور ثانی کو ایسا مجتہد سمجھتے ہین کہ جناب رسول خدا کی راے
اونکی اجتہاد کو ترجیح دیتے ہین چنانچہ خود واعظ صاحب نے اس رسالہ کے ابواب آتیہ مین بکرات و مرات اسکو
لکھا ہے اور ثالث صاحب کو بھی ذوالنورین کہتے ہین اور چونکہ ظاہر مین جناب امیر کی خلافت اون تینون
خلافتون سے موخر ہے لہذا محض اسی بنا پر خلفاے ثلثہ کو آپ پر تفضیل و ترجیح دیتے ہین ورنہ اور کوئی وجہ
نہین کہ نفس رسول پر غیر کو ترجیح ہو مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ پس اگر آپ خلفاے ثلثہ مین
سے کسی پر خصوصا اول پر خروج کرتے اور اونسے لڑتے تو بسبب قلت اعوان و انصار ظاہر و ہویدا تھا کہ آپ شہید
ہو جاتی پس اول تو سلسلہ ہدایت اول ہی سے منقطع ہو جاتا اور دوسرے ممکن نہ تھا کہ اونکی اتباع و اشیاع
پھر آپ کی حقیت کی قائل رہتے اور مثل معاویہ اور اوسکے مقلدین کے خاندان رسول پر لعن و طعن نکرتے
پس حق بالکل مضمحل بلکہ کالعدم ہو جاتا یعنی کوئی اہل حق کا نام لینے والا بھی دنیا مین باقی نرہتا کیا

نہین دیکھتے ہو تم کہ اسی بنا پر بعض علماے اہل سنت نے یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسینؑ کو معاذ اللہ باغی قرار
دیا ہے چنانچہ بعض کا قول نقل بھی کیا گیا لیکن اکثر اہل سنت و جماعت کو بسبب کفر و فسق یزید کے یہ جرأت نہوئی
کہ حضرت امام حسینؑ کے مقابلے مین اوسکو حق پر سمجھین پس ثابت ہو گیا کہ یہ سبب بھی عدم خروج کا حضرت امام
حسینؑ کے وقت مین مرتفع تھا اور حضرت امام حسنؑ اگر معاویہ سے صلح نہ کرتے تو ضرور تھا کہ شہید ہوتے اس
سبب سے کہ بنی امیہ کو سلطنت کا پہونچنا لابدی تھا جیسا کہ حدیث قردہ اور آیت شجرہ ملعونہ سے ظاہر ہو گیا
اور جب امام حسنؑ شہید ہوتے تو ضرور تھا کہ حضرت امام حسینؑ بھی انکے ساتھ شہید ہوتے پس قبل تولد ہونے
کہ حضرت امام حسینؑ کے لیے امامت متحقق ہوتی اور تعداد خلفاے اثنا عشر پوری ہوتی وہ سلسلہ
ہدایت بیچ مین سے منقطع ہو جاتا اور ممکن تھا کہ اہل سنت و جماعت خال المومنین کے مقابلے مین خاندان رسالت
کا کچھ ادب و پاس نکرتے اور سب و شتم مین شیعیان معاویہ کے تابع ہو جاتے اور ان سب باتون کا نتیجہ
یہ ہوتا کہ باب ہدایت مسدود ہو جاتا اور یہ شبہہ استعمام پیدا نہین ہو سکتا کہ جسطرح حضرت امام زین العابدینؑ کو
بوجہ علالت حق سبحانہ و تعالی نے بچا لیا اوسیطرح حضرت امام حسینؑ کو بھی بچا لیتا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا نیز
اگر بالفرض کسی وجہ سے حضرت امام حسنؑ کی شہادت واقع ہوتی تو چونکہ اہل سنت کے یہان قہر و غلبہ دلیل حقیت ہے
لہذا حضرت امام حسنؑ کی شہادت کے بعد معاویہ کی حقیت تو ثابت ہی ہو جاتی جیسا کہ اب بھی اوسکو امیر برحق سمجھتے
ہین پس حضرت امام حسینؑ کے خروج پر بھی کہ جو یزید پر ہوتا کوئی ثمرہ مترتب نہوتا اس سبب سے کہ لوگ یہی کہتے کہ اس خاندان کا
دستور ہی یہی ہے کہ خلیفہ برحق پر خروج کیا کرتے ہین اور یزید کی حقیت کے بھی قائل ہو جاتے وکذا من المصالح التی
لا یعلمها الا اللہ والراسخون فی العلم سوم اگر کسی کو کچھ بھی چشم بصیرت ہو تو اوسکو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ شہادت
امام حسینؑ دلیل واضح ہے ابطال خلافت و سلطنت جمہوری و احقاق خلافت منصوصہ من اللہ و من الرسول بیان
اسکا یہ ہے کہ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ جو چار قاعدے اہلسنت و جماعت نے ثبوت خلافت کے لیے مقرر کیے ہین چارون
یزید مین متحقق تھے استخلاف اس سبب سے کہ خود خال المومنین امیر معاویہ صاحب اوسکو اپنے سامنے خلیفہ مقرر کر گئے
تھے اور اجماع اوسکے بعد متحقق ہو گیا کہ جسقدر لوگ خلفاے ثلاثہ پر مجتمع تھے اوسکے اضعاف مضاعف یزید پر مجتمع ہو گئے
اور بعض کا اختلاف بنا بر مذہب اہل سنت و جماعت قادح نہین ہو سکتا جسطرح کہ خلافت اوسکے ...

کی بعد اوسکے ضرورت نرہی اور قہر و غلبہ خود ثابت ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سبط رسول اور اکثر اولاد رسول کو قتل کیا اور حرم محترم کو غارت و اسیر کیا اور کوئی مسلمان دم نہ مار سکا لیکن با وصف ان سب باتونکے بعد شہادت حضرت امام حسینؑ اکثر اہل اسلام کو یہ جرأت نہین ہو سکتی کہ یزید کو خلیفہ برحق اور حضرت امام حسینؑ کو باغی سمجھین پس شہادت حضرت امام حسینؑ ہی سے یزید کی خلافت کا بطلان ثابت ہوگیا اور فساد اجماع و استخلاف وغیرہ کہ جو بلا حکم خدا و رسول ہو ظاہر ہوگیا اور جب یزید کی خلافت باطل ہوئی حالانکہ یہ اوصاف اربعہ اوسمین محقق تھے تو خلافت خلیفۂ اول کہ جو محض اجماع ناقص کی بنا پر تھی اور خلافت ثانی کہ جو محض استخلاف طبعی کی سند پر تھی اور خلافت ثالث کہ جو محض شوریٰ سے تدبیر خلیفۂ ثانی و نصب عبد الرحمن بن عوف کی سبب سے ہوئی بدرجہ اولیٰ باطل ہوگئی اور جب یہ سب خلافتین باطل ہوگئین تو مذہب اہل سنت و جماعت کی حقیت بھی تشریف لیگئی اور جب یہ سب باطل ہوگیا تو ثابت ہوگیا کہ خلیفہ برحق وہی ہے کہ جو منصوص من اللہ و من الرسول ہو پس واضح ہوگئی حقیت مذہب فرقۂ حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریۃ اور ثابت ہوگیا کہ خلفاے اثنا عشر سے مراد ائمہ اثنا عشر ہین نہ خلفاے جور فاما الزبد فیذہب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کذلک یضرب اللہ الامثال اگر تم کہو گے کہ اس حدیث کی بعض الفاظ ایسے ہین کہ کسیطرح اوسکی تطبیق ائمہ معصومین پر نہین ہوتی پھر ہم کیونکر مان لین کہ خلفاے اثنا عشر سے مراد وہی حضرات ہین تو ہم کہینگے کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ بعض طرق حدیث مین بعض الفاظ اسیواسطے بڑھاے گئے ہین کہ اوسکی تطبیق اون حضرات پر نہو لیکن اتنا ہمارا کہنا تمھارے لیے کافی نہوگا لہذا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تم اس حدیث کی کل الفاظ مختلفہ کو کہ جو طرق متعددہ سے وارد ہین صحیح جانتے ہو یا بعض کو اگر کہو گے کہ ہم کل کو صحیح جانتے ہین تو یہ قول تمھارا بالبداہتہ غلط ہوگا اس سبب سے کہ بعض احادیث کی کل الفاظ کی صحیح جانتے مین تم سنی کیا بلکہ مسلمان ہی نہین رہ سکتے چنانچہ جو حدیث کہ ہمنے کنز العمال صفحہ ۲۲ و نیز تاریخ الخلفا سیوطی کی صفحہ ۳۴۸ سے نقل کی ہے اول تو اوسمین حضرت علیؑ کا نام نہین ہے پس جب تم اوسکو تسلیم کرو تو خواہ مخواہ خوارج مین شامل ہونا پڑیگا دوسرے یہ کہ یزید کا نام اوسمین مندرج ہے اور آخر مین لکھا ہے کہ کلہم صالح لا یوجد مثلہ پس تمکو یزید کو خلیفہ بھی ماننا پڑیگا اور صالح بھی جاننا پڑیگا اور یہ اعتقاد تمھین مذہب خوارج سے نکال کے

بالکل اچھا تھا اسلام سے باہر کردیگا اس سبب سے کہ اگر تم اپنے اصول و قواعد مذہب کی بنا پر حضرت امام حسین کے
شہید کرنے کو یزید کے کفر و فسق کے لیے کافی نہ سمجھو گے تو واقعہ حرہ کو کیا کرو گے کہ اس واقعہ میں جو ظلم و ستم و فسق و فجور
فوج یزید نے مدینہ طیبہ میں کیا ہے اور جو ہتک حرمت روضہ مبارک کی کی ہے اوس سے زیادہ کفار سے بھی ممکن
نہیں تفصیل میں اسکے بہت طول ہے اور اکثر تواریخ میں یہ واقعہ مفصل لکھا ہوا ہے مگر میں تاریخ الخلفاء سیوطی
مذکور کے صفحہ ۲۰۹ سے ایک مختصر عبارت نقل کرتا ہوں کانت واقعة الحرة على باب طيبة وما ادريك ما وقعة
الحرة ذكرها الحسن مرة فقال والله ما كاد ينجو منهم احد قتل فيها خلق من الصحابة ومن غيرهم ونهبت المدينة وافتض فيها
الف عذراء فانا لله وانا اليه راجعون قال صلعم من اخاف اهل المدينة اخافه الله وعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين رواه مسلم ترجمہ ہوا تھا واقعہ حرہ مدینہ طیبہ کے دروازہ پر اور کیا جانتی تو کہ کیا ہے واقعہ حرہ ذکر کیا اوسکا حسن
نے ایک مرتبہ پس کہا کہ واللہ قریب تھا کہ نجات پائی اون اہل مدینہ میں سے کوئی شخص قتل کی گئی اوسمین بہت
سی لوگ صحابہ میں سے اور غیر صحابہ میں سے اور لوٹا گیا مدینہ اور ازالہ بکارت کیا گیا اوس میں ہزار زنان باکرہ
کا فانا لله وانا اليه راجعون فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص ڈراے اہل مدینہ کو ڈراے گا اوسکو اللہ اور
اوسکے اوپر لعنت ہے خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سبکی روایت کی اسکی مسلم نے انتہی عجب حال ہے سنیوں کا
کہ بعض سنیوں سے تو یزید کو خلفاے برحق میں شمار کرتے ہیں اور بعض سنیوں سے اوسکو مستحق لعنت
خدا و ملائکہ و مردم قرار دیتے ہیں اور یزید کو اور سپہ اوسکی امثال پر لعنت کرنے سے منع کرتے ہیں نیز اسی
صفحہ میں عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ سے بحوالہ واقدی مروی ہے کہ اوسنے یزید کی باب میں کہا ان رجلا
ينكح امهات الاولاد والبنات والاخوات ويشرب الخمر ويدع الصلوة یعنی یزید ایسا شخص تھا کہ اپنے باپ
کی ازواج کے ساتھ کہ جو امہات اولاد تھیں اور بیٹیوں کے ساتھ اور بہنوں کے ساتھ نکاح کرتا تھا اور شراب
پیتا تھا اور نماز کو ترک کرتا تھا انتہی نیز ہتک حرمت بیت اللہ کو کیا کروگے کہ جو یزید کے ہاتھ سے واقع
ہوئی چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی کے اوسی صفحہ میں لکھا ہے کہ وسار جيش الحرة الى مكة لقتال ابن الزبير فمات
امير الجيش بالطريق فاستخلف عليهم اميرا واتوا مكة فحاصروا ابن الزبير وقاتلوه ورموه بالمنجنيق وذلك في صفر
سنة اربع وستين واحترقت من شرارة نيرانهم استار الكعبة وسقفها وقرنا الكبش الذي فدى به اسمعيل فكانا

فی النصف یعنی اور گیا لشکر حرہ طرف مکہ کے واسطے قتال ابن زبیر کے پس راستے مین مر گیا سردار لشکر پس حاکم کیا
یزید نے اوس لشکر پر دوسرے امیر کو اور آئے وہ لوگ مکہ مین پس گھیر لیا عبد اللہ بن زبیر کو اور لڑے
اوس سے اور مارا اوسکو ساتھ سنگہاے فلاخن کے اور یہ واقعہ ماہ صفر مین ہوا سنہ ۶۴ھ مین اور اون لوگون کی آگ کی
چنگاریون کے سبب کعبے کے پردے جل گئے اور اوسکی چھت جل گئی اور دونون سینگ گوسپند کے جو حضرت
اسماعیل کے عوض مین ذبح ہوا تھا اور وہ دونون کعبے کی چھت مین تھے وہ بھی جل گئے انتہی کیون حضرات اہل سنت
وجماعت یہ تو تمہارے خلیفہ صاحب یزید کفار مکہ سے بھی بڑھ گئے کہ وہ لوگ بھی کعبے کا ادب کرتے تھے اور اوسکی
حرمت کو نگاہ رکھتے تھے پھر کیا اب بھی تم اوسکو خلیفہ اور صالح سمجھو گے اور پھر اسلام کا دعوی کرو گے اور
اگر خلیفہ وصالح نہ سمجھو گے تو پھر تمکو اس حدیث اور اوسکے امثال کو وضعی سمجھنے کے سوا چارہ کیا ہے اسی طرح اور
بہت سے الفاظ حدیث کے ہین کہ جو ایک دوسرے سے مخالف ہین اور سب کے صحیح جاننے مین اجتماع نقیضین لازم
آتا ہے اپنی کتب احادیث کیطرف رجوع کرو تو معلوم ہو لہذا تمکو ضرور ہے کہ بعض الفاظ کو صحیح سمجھو اور بعض کو
غیر صحیح پس تمکو اہلبیت رسالت سے کیا عداوت ہے کہ جو الفاظ تمہارے نزدیک ان احادیث مین اونکی امامت کے
منافی ہون اونکو غیر صحیح نہ سمجھو حالانکہ بہت کم الفاظ ایسے نکلین گے جنکی تطبیق ہمارے ائمہ معصومین پر نہوتی ہو
وہ بھی ظاہر الفاظ ورنہ تاویل کرنے سے وہ بھی مطابق ہو سکتے ہین مثلا بعض احادیث مین ایسے الفاظ ہین کہ جو
مشعر ہین غلبہ خلفاے اثنا عشر پر جنکی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے کہ اہل حق اگرچہ فوج ولشکر سے اہل باطل پر
کسی وقت مین غالب نہ ہون لیکن حجت وبرہان کی راہ سے ہمیشہ غالب ہین چنانچہ قرآن مین بھی حق سبحانہ
وتعالی فرماتا ہے کہ ان جندنا لہم الغالبون یعنی تحقیق کہ لشکر ہمارا پس وہی لوگ غالب ہین انتہی اور ظاہر ہے
کہ لشکر خدا سے مراد اہل حق ومومنین ہین اور یہ امر اول کتاب مین قرآن وحدیث سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے
وغیر جس شخص نے تتبع تواریخ وآثار کیا ہوگا وہ بخوبی اس بات کو جانتا ہے کہ ابتداے آدم سے تا این دم اکثر
ازمنہ مین اہل حق مخذول ومغلوب اور اہل باطل قاہر وغالب رہے ہین پھر اون اوقات مین اس آیت کی وجہ
سوا اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ گو ظاہر مین مغلوب تھے مگر حقیقت مین حجت اور برہان کی راہ سے غالب تھے
اور یہ جو بعض احادیث مین آیا ہے کہ کلہم تجتمع الامۃ علیہ یہ فقرہ صریحی وضعی ہے اسکی تاویل کرنے کی ہمین

کوئی ضرورت نہین ہے اگر یہ فقرہ صحیح مانا جاوے تو بنا بر اصول اہل سنت وجماعت جناب امیر کی خلافت کیونکر
صحیح ہو سکتی ہے اس سبب سے کہ کل امت نے تو آپ پر اجماع نہین کیا پس اس فقرہ کو صحیح ماننے مین سنی
دو بلاؤن مین مبتلا ہو جاوینگے یعنی یا تو جناب امیر کی خلافت کو صحیح سمجھینگے اور فرقہ خارج مین ملجاوینگے یا
حضرت عایشہ ام المومنین اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور عمرو عاص وکل عساکر جمل وصفین کو کہ جنھون نے
جناب امیر پر اجماع نہین کیا اور آپکی خلافت کو صحیح نہین مانا امت مین داخل نہ سمجھینگے اور جو امت محمدی
مین داخل نہو وہ یقینا کافر ہے پس سنیون کو بجز اسکے چارہ نہین ہے کہ وہ بھی اس فقرہ کو [illegible]
اور اسطرح کی الفاظ کہ جو خلفاے اثنا عشر تک اس دین وملت کی بقا اور اس امت کی عدم ہلاکت پر دلالت
کرتے ہین اونمین کوئی منافات نہین اسواسطے کہ ہمین شک نہین ہے کہ اس امت بلکہ اس دنیا کی بقا وجود
فیض آمود حجت حق پر موقوف ومنحصر ہے اور جب کوئی امام حق خلیفہ صدق باقی نہ رہیگا تو قیامت
قائم ہو جائیگی اور تمام دنیا فنا ہو جائیگی اور اوسکے ساتھ یہ امت بھی ہلاک ہو جائیگی اور ظاہر ہے کہ جناب
رسول خدا خاتم النبیین ہین اور اونکا دین قیامت تک قائم ہے اور اونکی امت کلیۃً فنا نہین ہو سکتی
جب تک کہ قیامت نہ قائم ہو اور قیامت نہین قائم ہو سکتی جب تک کہ حجت حق زمین پر باقی ہے
اور بعض احادیث خلفاے اثنا عشر مین جو حتے تقوم الساعۃ کی قید ہے وہ صریح اس بات پر دلالت کرتی ہے
کہ زوال دین متین سید المرسلین وانقراض خلفاے اثنا عشر وقیام قیامت ان تینون باتونکا ایک ہی مآل ہے
اور ہم اس بات کو دلائل عقلی ونقلی سے ثابت کرسکتے ہین اور تفصیل مین طول ہے لہذا ہم بالاجمال والاختصار
کہتے ہین کہ دلیل عقلی یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی فیاض علی الاطلاق ہے اوسکے یہان کچھ بخل نہین ہے لیکن مادہ
مین قابلیت کا ہونا ضرور ہے کہ اوسکے لیے فیضان رحمت ہو پس یہ آسمان کسکے لیے بلند کیے گئے ہین اور زمین
کسکے لیے بچھائی گئی اور جبال کسکے لیے نصب کیے گئے اور آسمان کسکے لیے مینہ برساتا ہے اور زمین کسکے لیے
دانہ اوگاتی ہے کیا بندگان باغی وطاغی وعاصی کے لیے ہرگز کوئی عاقل اسکو قبول نہین کرسکتا اسلیے
کہ یہ وضع الشی فی غیر محلہ ہے کہ جو خلاف عدالت وحکمت ہے اور حق سبحانہ وتعالی عادل وحکیم ہے ایسا فعل اوس سے
کیونکر سرزد ہو سکتا ہے پس یہ سب خوان رحمت والوان نعمت نہین مہیا کیے گئے ہین مگر اون ذوات

مقدسہ کے لیے کہ جو عباد مکرمون ہین اور ہر امر جزئی وکلی مین مطیع و منقاد خالق عالم اور اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہین ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ سے اور مصروف ہین عبادت واطاعت حق سبحانہ وتعالی مین اور بلا شک وشبہہ وہ انبیا ومرسلین اور اونکے اوصیا اور نائبین ہین خصوصاً سرور کائنات علت غائی ممکنات جناب سید المرسلین اور اونکی اولاد طیبین کہ جو ائمہ معصومین ہین پس جب تک کہ اون حضرات مین سے کوئی ایک شخص بھی باقی ہے جب تک یہ زمین وآسمان وما فیہما وما بینہما بھی باقی ہین اور جب اونمین سے کوئی باقی نہ رہیگا تو خواہ مخواہ قیامت قائم ہو جائیگی اور سب موجودات معرض فنا وزوال مین آجائینگی اور یہ امت بھی ہلاک ہو جائیگی کہ اسکا باقی رہنا قیامت تک ضروری ہی اور دلیل نقلی یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے حبیب کو خطاب کرکے فرماتا ہے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی اور نہین بھیجا ہے ہمنے تجھکو مگر واسطے رحمت کے تمام عالمون پر انتہی اس سے ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا رحمت ہین حق سبحانہ وتعالی کی تمام اہل عالم پر یعنی آپ ہی کے وسیلہ اور ذریعہ کی سبب سے سب پر فیضان رحمت ہوتا ہے اور اوسکے عموم مین مومن کافر سب داخل ہین مومنونکا داخل ہونا تو ظاہر ہے اور کافر اس سبب سے ہین کہ قیام آسمان وزمین آپ ہی کے وجود کی سبب سے ہی اور انہی زندگی مین وہ لوگ بھی نعمات دنیا سے متنعم ہوتے ہین علاوہ اسکے آپ ہی کے وجود مبارک کی سبب سے جو عذاب کہ امم سابقہ پر ہوتے تھے وہ اس امت سے مرتفع ہو گئے پس کفار کو بھی اسکا نفع پہونچا کہ آپ کی سبب سے باوصف کثرت کفر وعصیان عذاب بنیا سے محفوظ رہے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی اور نہ عذاب کریگا اللہ اون لوگون کو جب تک کہ تو اونمین ہے انتہی اور بعد آپکے آپکے جانشین وقایم مقام اور خلیفہ ائمہ معصومین ہین پس جب تک کہ اون حضرات کا قدم درمیان مین ہے اس امت پر عذاب نہین نازل ہو سکتا اور یہ امت ہلاک نہین ہو سکتی اور قیامت کا برپا ہونا یہ بھی عذاب الٰہی ہے بلکہ عذاب اکبر اور عام ہے جمیع خلق پر چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی نے اول سورہ حج مین قیامت پر عذاب اللہ شدید کا اطلاق فرمایا ہے پس اون حضرات کی موجودگی مین قیامت نہین قایم ہو سکتی اور یہ مضمون اکثر صحاح اہل سنت مین بھی موجود ہی اور مین یہان ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہون کہ جو شیخ احمد حسین خانصاحب ورقہ دا

ا؎ جزو ہفدہ سورہ انبیا رکوع ششم ۱۲ ؎ جزو نہم سورہ انفال رکوع ہفدہم ۱۲

پریانوان ضلع پرتاب گڑھ نے اپنے ایک رسالہ موسومہ بانوار المطالب مطبوعہ مطبع گلشن محمدی واقع پرتاب گڑھ کے صفحہ ۵۲ مین نقل کی ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلعم النجوم امان لاہل السماء اذا ذہبت النجوم ذہبوا واہل بیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہل بیتی ذہب اہل الارض ترجمہ حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نجوم (ستارے) اہل آسمان کے لیے امان ہین جب ستارے جاتے رہینگے وہ بھی جاتے رہینگے (یعنی نرہینگے) اور میرے اہل بیت امان ہین اہل زمین کیواسطے پس جب میرے اہل بیت جاتے رہینگے اہل زمین بھی جاتے رہینگے (یعنی نرہینگے) انتہی کلامہ یہ احمد حسین خانصاحب سنی المذہب لیکن منصف مزاج آدمی ہین شاید اہل سنت وجماعت اونکا اعتبار نکرین اس سبب سے کہ اونکی تصانیف سے ثابت ہوتا ہے کہ اونپر محبت اہل بیت غالب ہے لہذا مین کہتا ہون کہ انھون نے اسی صفحہ کی حاشیہ پر[1] کا ہندسہ بناکر اون کتابونکا حوالہ دیدیا ہے کہ جنمین یہ حدیث بالفاظ مختلفہ موجود ہے اور وہ یہ ہین مسند احمد حنبل وحاکم ونوادر الاصول وابو یعلی وطبرانی وسیوطی در احیاء المیت پس اس حدیث سے ہمارا یہ مطلب بخوبی ثابت ہوگیا اور چند مطالب اور ثابت ہوے اول یہ کہ اہل بیت سے مراد عترت طاہرہ رسول ہے نہ ازواج جیساکہ واعظ صاحب نے اس رسالے کے بعض مقامات پر لکھا ہے اسواسطے کہ ازواج جناب رسول خدا کی چند روز کے بعد ختم ہوگئین پس وہ کیونکر امان اہل ارض ہوسکتی ہین دوسرے یہ کہ اس حدیث مین جو اہل بیت کا لفظ ہے اوس سے مراد ائمہ معصومین ہین نہ کل سادات بنی فاطمہ اس سبب سے کہ بدیہی ہے کہ سادات مین سے اکثر فاسق وفاجر ہین اور معصوم توسوا ائمہ کے کوئی ایک بھی نہین ہے پس غیر معصوم کو کیونکر یہ قابلیت ولیاقت ہوسکتی ہے کہ امان اہل ارض ہو اور اوسکے وجود کے ساتھ وجود خلق وابستہ ہو تیسرے اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ بعد جناب رسول خدا کے کوئی زمانہ امام معصوم سے خالی نہونا چاہیے ورنہ ذہاب اہل ارض لازم ہوجائیگا چھٹے سنی جو اس بات کے قایل ہین کہ مہدی آخر الزمان ابھی تک پیدا نہین ہوے یہ مذہب اونکا باطل ہوگیا اور شیعون کا مذہب ثابت ہوگیا کہ وہ حضرت امام حسن عسکری گیارہوین امام کے صاحبزادے ہین اور اسی زمین پر موجود مگر غائب ومستور جب حکم خدا ہوگا تو ظاہر ہونگے اور دشمنان خدا ورسول کو ہلاک کرینگے اور زمین کو عدل وداد سے بھر دینگے اور حضرت عیسی

---

[1] وغیرہ یہ حدیث جزو سادس کتاب کنز العمال مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدر آباد کے صفحہ ۲۱۶ مین کتب مندرجہ سے بالفاظ مختلفہ مرقوم ہے ۱۲ منہ

روح اللہ او نهین کی پیچھے نماز پڑھینگے اس سبب سے کہ اگر وہ حضرت موجود نہوتی تو پھر گیارہ امام گذر چکے تھے
اب اولاد جناب رسول خدا مین سے اور کسکو ایسی لیاقت وقابلیت باقی رہگئی تھی کہ جسکے سبب سے یہ دنیا قائم رہتی
پس ہماری اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ اس حدیث اثنا عشر کے اکثر طرق مین جو اسطرح کے الفاظ آئے ہین کہ لا یزال
ہذا الدین قائما ولا تهلک ہذہ الامۃ حتی یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ ہو اسکا مصداق سوا ائمہ معصومین کے اور کوئی نہین
ہوسکتا اور کون عاقل تجویز کرسکتا ہے کہ طغاۃ بنی امیہ وعصاۃ بنی عباس باعث بقاے دین وملت وعدم ہلاک امت ہوگے
حالانکہ وہ بھی سب منقرض ہوگئے اور اپنے اپنے مقام مناسب مین چلے گئے ونیز بعض احادیث مین یہ الفاظ ہین کہ کلہم
یعمل بالہدی ودین الحق پس اسکی تطبیق تو جیسی ہمارے ائمہ معصومین پر ہوتی ہے اوسمین کسیکو مجال گفتگو نہین
ہوسکتی اور خلفاے بنی امیہ وبنی عباس مین سے کسی پر بھی اسکی تطبیق نہین ہوسکتی **قولہ** شیعہ نے منہج الانصاف
کی صفحہ ۳۰ و ۴۴ پر بعبارت طویل لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ صحیح مسلم ومسند احمد اور تفسیر ثعلبی وغیرہ کتب صحاح مین مروی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین تم مین دو شی نفیس چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن دوسرے اہل بیت جب تک تم
تابع قرآن واہل بیت دونون کے رہوگے گمراہ نہوگے پس باتفاق اجماع امت بحدیث ثقلین ثابت ہوا کہ اصحاب
وغیرہ کل امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تابع ومحکوم اہلبیت کا کیا ہے نہ اہل بیت کو تابع کسی صحابی
کا پس اہلبیت رسول علیہ السلام بعد رسول حاکم علی الکل ہوے۔ انتہی ملخصاً **اقول** منہج الانصاف ایک بہت
چھوٹا سا رسالہ ۲۱ صفحہ کا ہے اور تقطیع بھی بہت چھوٹی ہے اور واعظ صاحب اوسکی عبارت کو طویل بتاتے
ہین کوئی اونسے پوچھے کہ جب ایسی چھوٹے سے رسالہ کی بھی آپنے تلخیص کی تو پھر آپ کو اوسکا جواب بھی لکھنے
کی کیا ضرورت تھی لیکن غرض واعظ صاحب کی تو اس تلخیص سے یہ ہے کہ جو اوس مین دلائل قویہ تھے اون کو حذف
کردیا ہے اور اپنے مطلب کے موافق کمی وبیشی کرکے لکھا ہے تاکہ جواب مین آسانی ہو لیکن پھر بھی اوسکے ایک حرف کا
جواب واعظ صاحب سے نہین ہوسکا اور اختصار کا عذر پیش کرتے ہین حالانکہ واعظ صاحب کی تطویل بلاطائل
تو ایسی ہی ہے کہ اونھون نے اپنے رسالے مجمع الاوصاف کو اپنی ہی کتابون کی روایتون اور حدیثون سے
بھر دیا ہے کہ اون سبکے جواب مین شیعون کو اتنا کہدینا کافی ہے کہ سب یہ روایتین جھوٹی اور حدیثین
وضعی ہین اور پھر ایک بڑی چالاکی یہ کی ہے کہ منہج الانصاف کی جو کچھ تھوڑی سی عبارت تھی کمی بیشی کر کے لکھی

بھی ہے وہ ابواب و فصول مین متفرق کر دی ہے تاکہ ناظر ایک سلسلے مین اوسکو نہ دیکھ سکے اس خوف سے کہ ایسا نہو
کہ کلام حق کا کسی پر اثر ہو جاے اور کوئی ہدایت پاے ورنہ کل مناظرین کا دستور یہی ہے کہ جس کتاب کا جواب
لکھتے ہین اونکی پوری عبارت نقل کرتے ہین اور جس ترتیب و سلسلے سے کہ وہ کتاب ہوتی ہے اوسی
ترتیب و سلسلے سے اوسکا جواب بھی لکھتے ہین تاکہ ناظرین کو اصل کتاب اور اوسکے جواب کا حسن و قبح بخوبی
معلوم ہو جاے اور وہ اس بات مین انصاف کر سکین جیسا کہ ہمنے کیا ہے کہ باوجود واعظ صاحب کی
تطویل بیفائدہ کے کل عبارت اونکی نقل کر دی ہے اور ترتیب مین بھی فرق نہین کیا **قولہ** الجواب دیکھو شیعہ
کیسا چالاک آدمی ہے روایات اظہر من الشمس کو کیسا اولٹا بیان کرتا ہے **اقول** یہ فقط واعظ صاحب کی
سمجھ کا پھیر ہے ورنہ منہج الانصاف مین تو کوئی بات اولٹی نہین ہے یہ کیسی ظلم کی بات ہے کہ واعظ صاحب
سیدھی بات کو اولٹی کہتے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] **قولہ** حالانکہ حدیث
مسند لہ مخالف جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ مین مروی ہے یون ہے قال رسول اللہ انی تارک فیکم ثقلین اولہما
کتاب اللہ فیہ الہدی و النور فخذوا بکتاب اللہ و استمسکوا بہ ثم قال و اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی یعنی مین
تمہارے درمیان دو چیزین چھوڑنے والا ہون جو اول اونمین سے قرآن ہے اوسمین راہ راست کا بیان ہے ہم گران
اور اوسمین نور ہے پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسائل کرو اوس سے اور یاد کرو اوسکو اور چنگل
مارو اوسکے ساتھ اور دوسری چیز میرے گھر کے لوگ ہین یاد دلاتا ہون تمکو خدا کے لیے اور ڈراتا ہون
تمھین اوسکے عذاب سے بیچ قصور کرنے میرے گھر والونکی محبت کے **اقول** چونکہ واعظ صاحب نے اس حدیث کے
الفاظ مین خیانت کی ہے کہ جسکو ہم مبحث غدیر خم مین بیان کرینگے لیکن یہان جو اپنے ہی الفاظ منقولہ کے ترجمہ مین
تحریف کی ہے اوسکو اہل انصاف ملاحظہ کرین اور واعظ جی کو زمرہ یحرفون الکلم عن مواضعہ مین داخل سمجھین
پہلے قال رسول اللہ کا ترجمہ حذف کر دیا دوسرے ترجمہ مین (اور یاد کرو اوسکو) اپنی طرف سے بڑھایا ہے
حالانکہ حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکا یہ ترجمہ ہو ہرچند کہ شیعون کے نزدیک بھی قرآن کے
یاد کرنے کی بڑی فضیلت ہے اس مین کسیکو کچھ کلام نہین مگر گفتگو تو اسمین ہے کہ جو مضمون اصل حدیث مین

[1] جزو نوزدہم سورہ شعرا ۱۲

نہوا اوسکو ترجمہ مین اپنی طرف سی بڑھا نا کیا معنی و غرض واعظ صاحب کی اس تحریف سے یہ ہی کہ عوام کو فریب
دین کہ دیکھو ہمارے یہان حافظ اکثر ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ چند اندھے سنی جو طوطی کیطرح قرآن یاد کر لیتے ہین
اس سے کیا ہوتا ہے اصل فضیلت قرآن کی حفظ کرنے کی تو یہ ہے کہ اوسکے معانی سمجھین اور اوسپر عمل کرین ورنہ
مثل یہود کے اس آیت کی مصداق ہونگے مثل الذین حملوا التوریۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور اکثر سنیون کی حافظ ایک حرف
بھی قرآن کا نہین سمجھتے اور جو بات سمجھتے بھی ہین تو اوسپر عمل نہین کرتے اس سبب سی کہ اصل مذہب اونکا قرآن کے
مخالف ہی تفصیل مین نوبت طول ہی اور اسکے بیان مین کتب ضخیمہ تیار ہو سکتی ہین مگر مین انشاء اللہ ابھی بعد اس بحث کے
تمام ہونے کے چند آیات کا ذکر کرونگا کہ اوس سے بطور مشتے نمونہ از خروارے ثابت ہو جائیگا کہ سنی اپنے اصول و
فروع مین قرآن سے بالکل مخالف ہین تیسرے چونکہ اہل ہند کی محاورے مین زوجہ کو گھر کے لوگ کہتی ہین لہٰذا
واعظ صاحب نے اہل بیت کا ترجمہ (گھر کے لوگ) کیا ہی تاکہ عوام بیچارے دھوکا کھائین اور دام فریب مین آجائین
اور سمجھین کہ اہل بیت سے مراد ازواج جناب رسول خدا ہین والیٰ لہم التناوش من مکان بعید چوتھے اذکرکم اللہ
فی اہل بیتی کے ترجمہ مین محبت کی لفظ بڑھائی ہے حالانکہ حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے کہ جسکے یہ معنی ہون
اور غرض واعظ صاحب کی اس سے یہ ہی کہ عوام بیچارون کو یہ معلوم ہو کہ اہلبیت رسالت سی فقط محبت کرنیکا حکم ہے
کچھ اونکی اطاعت کرنے کی ضرورت نہین اور ظاہر ہے کہ واعظ صاحب نے یہ سب تحریفات مثل اپنے اساتذہ کی
بمقتضائے جنسیت بشکل بہ اکل کی ہین فویل لہم مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون قولہ اور ایک روایت مین
یون آیا ہے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی لن
یتفرقا حتی یردا علی الحوض ترجمہ واعظ صاحب بر حاشیہ یعنی مین تمہارے درمیان دو چیزین گران
اور نفیس چھوڑنے والا ہون جب تک تم اونکے ساتھ متمسک ہوگے تو بعد میرے گمراہ نہوگے ایک اون
دونون سے اعظم ہے دوسرے سے وہ قرآن ہے اور عترت میری اہل گھر میرے کے ہین جدا نہونگے یہ دونون
آپس مین سے اوسوقت تک کہ دونون میری طرف حوض پر پہونچینگے ۱ه **اقول** اس حدیث کی ترجمے مین بھی واعظ
صاحب کی چالاکی قابل غور ہے کہ چونکہ اس مین قرآن و اہلبیت دونون کی تمسک پر عدم ضلالت منحصر ہے لہٰذا
واعظ صاحب بہت گھبرائے اور کچھ بن نہ پڑا لیکن تمسک کی معنی یہان چنگل مارنے کے نہ لکھے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے

کہ انکی اطاعت کرنیکا حکم ہی بلکہ تمسک لکھدیا اسلیے کہ عوام اس لفظ کو نہ سمجھین اور اس ترجمے کو حاشیہ پر لکھدیا تاکہ اگر کوئی اوسے نہ دیکھے تو اور بھی اچھا ہے اور عترتی اہلبیتی کا ترجمہ لکھا ہے (اور عترت میری اہل گھر میرے کی ہین) اگر غور کیا جاے تو یہ ترجمہ کفر صریح ہی اس سبب سے کہ عترت کی معنی لغت مین اولاد و عزیز و اقارب ہین اور واعظ صاحب نے جو (اہل گھر میرے کے ہین) لکھا ہی یہ صریح ترجمہ اہل خانہ کا ہے اور اہل خانہ ہندوستان مین زوجہ کو کہتی ہین پس عزیز و اقارب رسول خدا پر ازواج رسول کا اطلاق کرنا سواے کفر صریح اور بیحیائی و بے غیرتی کے اور کیا ہے اور اسی خوف سے واعظ صاحب نے عترت کا ترجمہ نہین لکھا کہ کوئی اونکا منہ نہ توڑے اور بحث اسکی ابھی آتی ہے **قولہ** یہ روایت بھی من جمیع الوجوہ پہلی ہی روایت کے مطابق ہی **اقول** کہان مطابق ہے اوسمین تمسکوا بہ ہے کہ اوسکی ضمیر فقط قرآن کیطرف پھرتی ہے اور اسمین ان تمسکتم بہما ہے اور بہما کی ضمیر ثقلین کیطرف پھرتی ہے اسمین لن تضلوا بعدی ہے اوسمین نہین ہے اسمین عترتی کا لفظ ہی اوسمین نہین ہے اسمین لن یتفرقا حتے یردا علی الحوض ہے اوسمین اذکرکم اللہ فی اہلبیتی ہے اسمین نہین ہے اور ان سب الفاظ کی معنی مختلف ہین اور ہر لفظ انمین کا فوائد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے **قولہ** کیونکہ دونون ثقلین آپسمین موافق ہین نہ مخالف اور قرآن اعظم ہے اہلبیت سے اور دونون کا جدا ہونا بھی غیر ممکن ہے بسبب ارشاد آنحضرت کے پس تمسک کرنا باعظم الثقلین لازم ہوگیا **اقول** یہ عجب مہمل تقریر ہے کہ جسکا کچھ مطلب سمجھہ ہی مین نہین آتا خود ہی تو اس تقریر سے ثابت کرتے ہین کہ ثقلین آپسمین موافق ہین اور دونون کا جدا ہونا بھی غیر ممکن ہے اور نتیجہ اوسکا یہ نکالتے ہین کہ تمسک کرنا باعظم الثقلین لازم ہوگیا چونکہ اعظم الثقلین قرآن ہے لہذا اسکے یہ معنی ہوے کہ فقط قرآن سے تمسک لازم ہی اور اہلبیت سے کچھ مطلب نہین پس واعظین کی تقریر سے قرآن و اہل بیت مین جدائی لازم آتی ہے کیون منصف ہوتا تو ایسا شخص مہمل کہ مجذوب کی سی بڑ ہانکی اوسکا کوئی کیا جواب دے یہ تو ایسی تقریر ہے کہ کوئی کہے کہ زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے پس اس سے لازم ہوگیا کہ زید حیوان نہین ہے **قولہ** اور ان احادیث مین آنحضرت نے واسطے دوستی و محبت اہل بیت کی بطور مبالغہ و تاکید کے بیان فرمایا **اقول** دوستی و محبت اہلبیت کی ہمارا دین و ایمان ہے مگر ان دونون حدیثون مین تو دوستی اور محبت کا بیان نہین ہے بلکہ انکے ساتھ تمسک کرنیکا بیان ہے کہ سوا اسکے اور کوئی صورت نجات کی نہین ہوسکتی اور قرآن کے ساتھ تمسک کرنا منحصر ہے اہلبیت کی ساتھ

تمسک کرنے مین چنانچہ اسکا بیان آگے آتا ہے **قولہ** اور اس سے تخصیص کرنا ایک کسی کو اہلبیت مین سے ناجائز ہے
بلکہ کل ازواج مطہرات و اقربا و اولاد رسول کی دوستی مراد ہے جسکا مفصل ذکر انشاء اللہ باب تعریف اہلبیت مین
آویگا **اقول** ہم اہلبیت سے مراد خود جناب رسول خدا اور جناب علی مرتضی اور جناب فاطمہ زہرا خیر النسا اور جناب حسن مجتبیٰ
اور جناب حسین شہید کربلا لیتے ہین اور اون مین سے کسیکی تخصیص نہین کرتے بلکہ سب کو ہادی اور مہدی جانتے
ہین نبوت کی تخصیص البتہ جناب رسول خدا کی ساتھ ہے کہ اونپر ختم ہوگئی بعد ان حضرت کے انکی اولاد مین سے اون
حضرات کو آیۂ تطہیر اور ان احادیث کا مصداق سمجھتے ہین کہ جو معصوم ہین اس سبب سے کہ غیر معصوم جو ہے گناہون کی
نجاست مین مبتلا ہوتا ہے لہذا اوس سے ذات جس کا اطلاق ہوسکتا ہے نہ اوسکے ساتھ تمسک اجب ہوسکتا ہے
اور نہ یہ تمسک گمراہی سے بچا سکتا ہے رہین ازواج وہ ہرگز اہلبیت مین داخل نہین ہوسکتین اور اگر بفرض محال داخل
بھی ہون تو اون مین سے جنھون نے مخالفت خدا و رسول کی وہ مثل زن نوح و زن لوط و پسر نوح کے خارج
ہوجاینگے اور ہم یہان چند دلائل قویہ قطعیہ سے کہ جو ان دونون حدیثون سے پیدا ہوتی ہین ثابت کیے دیتے ہین
کہ اہلبیت مین ازواج ہرگز داخل نہین ہوسکتین باقی مفصل ذکر اسکا انشاء اللہ العزیز باب پنجم کی جواب مین آئیگا کہ جو
باب تعریف اہلبیت ہے اور وہان ہم سنیون کی کتابون سے بہ تفصیل اس بات کو ثابت کرینگے **بیان
دلائل** ـ **اول** خود جناب رسول خدا نے اس حدیث مین اپنی عترت کو اپنا اہلبیت فرمایا ہے اور عترت کے
معنی اولاد و عزیز و اقارب کے ہین پس کون ایسا بیحیا شخص ہوگا کہ معاذ اللہ عترت کو ازواج مین یا ازواج کو عترت
مین داخل کرے یہ تو حماقت کے علاوہ صریحی کفر ہے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا **دوم** حضرت نے قرآن و اہلبیت
کی باب مین فرمایا ہے کہ لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض یعنی یہ دونون آپس مین ایک دوسرے سے جدا نہونگے یہانتک
کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر انتہی اس سے ظاہر ہے کہ قرآن و اہل بیت کا قیامت تک ساتھ ہے
اور ازواج جناب رسول خدا چند روز کے بعد سب تمام ہوگئین **سوم** یہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا
بعدی یعنی جب تک کہ تمسک کروگے ساتھ انھین دونون کے ہرگز نہ گمراہ ہوگے میرے بعد انتہی اس سے بھی بقا
اہل بیت کی اور معیت اونکی قرآن کے ساتھ قیامت تک ثابت ہوتی ہے اس سبب سے کہ احکام خدا و رسول عام
امت کے لیے ہین قیامت تک پس جب تھوڑے ہی دنون مین ازواج جناب رسول خدا مستغرق ہوگئین تو پھر

اونکے بعد کسکے ساتھ تمسک کرنیکے سبب سے امت گمراہی سے بچ سکتی ہے اور خود لن تضلوا بعدی جو اسمین داخل ہے وہ دلالت
کرتا ہے نفی ضلالت ابدی پر خصوصاً جبکہ اوسکے بعد لفظ بعدی بھی لاحق ہے اس سبب سے کہ بعد وفات جناب رسولخدا
سے قیامت تک کا زمانہ سب آپ کے بعد مین داخل ہے چہارم آیۂ تطہیر و نیز احادیث دلالت کرتی ہین
عصمت اہلبیت پر اور ازواج بالاتفاق معصوم نتھین پس اہلبیت مین کیونکر داخل ہو سکتی ہین اور بیان اسکا انشاء
اللہ عنقریب آتا ہے **قولہ** اب معلوم ہوا کہ تارک دوستی اہلبیت ایمان سے خارج ہوگا **اقول** آپ کو اب معلوم ہوا
اور ہمکو ابتدا ہی سے معلوم ہے جب سے کہ آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نازل ہوا ہے اور اسکے سوا اور بہت
سی آیات اور احادیث اسپر دلالت کرتی ہین لیکن یہان دوستی کا ذکر کرنا آپ کی محض حماقت ہے کہ ان دونون
حدیثون مین کہین دوستی کا ذکر نہین ہے بلکہ تمسک کا بیان ہے کہ جس سے مراد اطاعت ہے **قولہ** جیسا شیعہ
لوگ کہتے ہین کہ بعض اہلبیت کے محب اور بعض کے دشمن ہین **اقول** ان ہذا الا بہتان عظیم شیعہ تو اہل بیت کی دوستی کو
اپنا دین وایمان سمجھتے ہین رہے ازواج وہ ہرگز اہل بیت مین داخل نہین لہذا جو اونمین سے محب اہل بیت
تھین اونکے شیعہ بھی محب ہین اور جو اونمین سے دشمن اہلبیت تھین اونکے شیعہ بھی دشمن ہین سنی البتہ کل اہلبیت کے
دشمن ہین اور اگر دشمن نہ ہوتے تو جن حضرات نے خلافت کو خاندان رسول سے غصب کرلیا اونسے دوستی نہ رکھتے
اور خلفای بنی امیہ و بنی عباس کو داخل خلفاے اثنا عشر نجانتے اور یزید پلید کو خلیفہ برحق اور جناب امام حسینؑ کو
(معاذ اللہ) باغی نہ کہتے کما مر **قولہ** ان روایات سے خلافت ہرگز ثابت نہین ہوتی کیونکہ خلافت کچھ اور چیز ہے
دوستی ومحبت کچھ اور **اقول** منبع الانصاف مین تو اس مقام پر کہین خلافت کا ذکر نہین ہے مگر اب ہم کہتے ہین
کہ ان روایات سے بیشک خلافت ثابت ہوتی ہے اور تھوڑا صبر کیجیے کہ ہم آپ ہی کا قول آپ پر وارد کرتے ہین اور
دوستی ومحبت کو آپ کیا رٹے جاتے ہین ہم تو مکرر کہہ چکے کہ ان دونون حدیثون مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے کہ جسکے
یہ معنی ہون **قولہ** مخالف نے لکھا ہے کہ ان احادیث مین آنحضرت نے جملہ صحابہ کو تابع ومحکوم حضرت علیؑ کا کیا ہے سو اوسکا
یہ بیان مفہوم روایات کے بالکل مخالف ہے کیونکہ ان روایات مین سے کسی ایک کو تخصیص کرنا یا دوستی سے خلافت
مراد لینا خلاف ظاہر ہے **اقول** واعظ صاحب نے جو عبارت منبع الانصاف کی نقل کی ہے اوسمین یہ کہان ہے
کہ ان احادیث مین آنحضرت نے جملہ صحابہ کو تابع ومحکوم حضرت علیؑ کا کیا ہے بلکہ اوسمین تو یہ ہے کہ حدیث ثقلین

ثابت ہوا کہ اصحاب وغیرہ کل امت کو رسول اللہ نے تابع ومحکوم اہل بیت کا کیا ہے نہ اہل بیت کو تابع کسی
صحابی کا پس اہلبیت رسول بعد رسول حاکم علی الکل ہوے پس باطل ہوگیا یہ قول واعظ صاحب کا کہ سو اوسکا
یہ بیان مفہوم روایات کی بالکل مخالف ہی اس سبب سی کہ اہلبیت کی تمسک کو ان روایات مین باعث عدم
ضلالت قرار دیا ہی اور ینبع الانصاف مین بھی اہلبیت ہی کی بابت گفتگو ہی پس یہ بیان مفہوم روایات کے
بالکل موافق ہے نہ مخالف اور یہ قول واعظ صاحب کہ کیونکہ ان روایات مین سے کسی ایک کو تخصیص کرنا
یہ بھی باطل ہوگیا کہ ینبع الانصاف مین حضرت علی کی تخصیص نہین کی ہے تخصیص عجب مہمل ہے کہ جو عبارت ینبع الانصاف
کی اسنے نقل کی ہی اوسکا اور ہی کچھ مطلب ہے البتہ جو عبارت ینبع الانصاف کی نقل نہین کی اوسکا یہ مفہوم ہی کہ خود اہل سنت
وجماعت کی تفاسیر وکتب احادیث سی ثابت ہی کہ ازواج وخلفاے ثلاثہ داخل اہل بیت نہین ہین اور جناب امیر المومنین
علی ابن ابیطالب کہ نفس رسول ہین بموجب آیہ مباہلہ داخل اہلبیت محمد بلکہ افضل آل محمد ہین پس جب اہل بیت کی ساتھ تمسک
کرنیکا حکم ہی تو جناب امیر کے ساتھ بدرجہ اولی ہوا انتہی اور مین کہتا ہون کہ بعد رسول خدا کی انحصار تھا اہلبیت کا حضرت
علی وحضرت فاطمہ وحسنین مین حسنین صغیر سن تھے اور حضرت فاطمہ عورت تھین پس تمسک سی جب ہم خلافت ثابت
کرینگے تو ثابت ہوجائیگی خلافت بلافصل علی بن ابیطالب اور واعظ صاحب نے ینبع الانصاف کی عبارت مذکورہ
بالا اس سبب سی نقل نہین کی کہ وہ ایسا دعوی تھا کہ اوسکی دلیل اوسکے ساتھ موجود تھی لیکن یہ اونکی اور بھی زیادہ حماقت
ہی کہ جو مضمون عبارت منقولہ مین موجود نہو اوسپر اعتراض کرین اور یہ جو واعظ صاحب کہتے ہین کہ دوستی سے خلافت مراد
لینا خلاف ظاہر ہے ہم بھی کہتے ہین کہ محض دوستی سی خلافت مراد لینا خلاف ظاہر ہے لیکن واعظ صاحب سی کہتے ہین کہ ای
شخص مہمل عقل کے دشمن ان روایات مین دوستی کا ذکر کہان ہے کہ تو بار بار اوسی کو لیکے جاتا ہی بلکہ رسولخدا نے تو صاف حکم
اس حدیث مین تو ثقلین کے ساتھ تمسک کرنے کو باعث ہدایت یعنی عدم ضلالت قرار دیا ہی پس تمسک کی معنی دوستی
کیونکر ہوسکتی ہین تمام دنیا مین جتنی لغت کی کتابین ہین اونمین سے کسی ایک مین بھی تمسک کی معنی دوستی کے ہمکو واعظ صاحب
دکھائینگے اور پھر خود ہی پہلی حدیث مین تمسک کی معنی چنگل مارنے کے لکھتے ہین اور پھر یہان دوستی کے معنی بنا رکھے ہین یہ عجب خبط و
جنون ہی بھلا وہ اسکے ثقلین کے ساتھ تمسک کرنے کا حکم ہے کہ جس مین قرآن بھی داخل ہے پس کیا اسکے یہ معنی ہونگے
کہ قرآن کے ساتھ فقط دوستی رکھو اور اوسکے اوامر ونواہی کی اطاعت نکرو علاوہ اسکے قرآن مین آیا ہے کہ

فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا

یعنی پس جو شخص کہ کافر ہوا ساتھ طاغوت (یعنی بت و شیطان و ائمہ کفر و ضلالت) کے اور ایمان لایا ساتھ اللہ کے پس تحقیق تمسک کیا اوسنے ساتھ مضبوط رسّی کے کہ اوسکے واسطے ٹوٹنا نہین ہے انتہی کیا واعظ صاحب اپنے مذاق کی موافق اسکے یہ معنی کہینگے کہ عروۃ الوثقے کے ساتھ فقط دوستی رکھنا چاہیے لاحول ولا قوۃ الا باللہ مین بھی کس شخص مہمل کے مباحثہ و مناظرہ مین مبتلا ہوا ہون آخر مجبور ہوکر واعظ صاحب سے خطاب کرکے مرزا جعفر علی صاحب فصیح مرحوم و مغفور کے یہ دو شعر پڑھتا ہون ؎ نہ تھا تو گفتگو کرنیکے قابل ٭ نہ ہوتا مین کبھی تیرے مقابل ٭ مگر یہ دل مین میرے دھیان آیا ٭ لڑے تھے ابن بوسفیان سے مولا ٭ قولہ چنانچہ ہم ابھی شیعہ کی دو معتبر تفاسیر مجمع البیان اور عمدۃ البیان سے ہر سہ خلفا کی خلافت ثابت کرچکے ہین اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین قولہ اذا عرفت ہذا فنقول فی سنن الترمذی المطبوعۃ فی المطبع الاحمدی جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ باسنادہ عن حذیفۃ قال کنا جلوساً عند النبی فقال لا ادری مابقائے فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر یعنی ترمذی مین حذیفہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ تمہارے درمیان میری کتنے حیاتی ہی پس پیروی کرو تم میرے پیچھے ابوبکر اور عمر کی یعنی بعد میرے انکو خلیفہ میرا جانو اور انہین سے اقتدا کرو اقول معلوم ہوتا ہی کہ واعظ صاحب کو اپنے محدثین سے بھی عداوت ہی کہ اونکی کتابون سے شیعون کے مقابلے مین جھوٹی حدیثین نقل کرتے ہین کہ شیعہ اونکو سچ کہین لیکن ہم تو یہان ایک حدیث کی لکھنے پر اکتفا کرتے ہین کہ جو صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۲۰ مین جناب رسول خدا سے منقول ہے من کذب علیّ فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو شخص کہ جھوٹ باندھے میرے اوپر پس چاہیے کہ مہیا رکھے اپنے مقام کو آتش جہنم مین سے انتہی ہرچند جو حدیثین کہ واعظ صاحب اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین ہمکو اونکی تکذیب کافی ہی مگر تبرعاً اتنا اور کہتے ہین کہ یہ حدیث خود بقول واعظ صاحب ابوبکر و عمر کی خلافت پر دلالت کرتی ہی اور اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ہمارے حضرت خود اپنی زندگی مین بقول سنیون کی ایک چھوڑ دو خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور خود سنیون کا مذہب ہے کہ حضرت نے استخلاف نہین کیا یعنی کسیکو اپنا خلیفہ مقرر نہین فرمایا جیسا کہ آیہ استخلاف کی بحث مین ثابت ہوچکا ہی پس ثابت ہوگیا کہ یا سنیون کا اصل مذہب باطل ہے یا یہ حدیث بنائی گئی ہے اور مخبر صادق پر جھوٹ باندھا گیا ہی اور جو شخص

کہ اس طرح کی جھوٹی حدیثیں بناسے یا اپنی کتابون میں لکھی یا اونکی روایت کرے وہ فلیتبوا مقعدہ من النار کا مصداق ہی اب ہم واعظ صاحب سی پوچھتے ہین کہ آپ کی اس جھوٹی حدیث مین جو اقتدا کا لفظ ہی اوس سے تو آپ خلافت مراد لیتے ہین پس اگر شیعہ حدیث ثقلین مین تمسک سی مراد خلافت لین تو آپ کیون خفا ہوتے ہین حالانکہ اقتدا سے تمسک کی لفظ ابلغ و اعم ہے اور دلالت اوسکی خلافت پر اوضح و اظہر چنانچہ ہم بیان اب اس بات کو کہ یہ لفظ تمسک خلافت پر بابلغ وجوہ دلالت کرتی ہے بیان کرتے ہین واضح ہو کہ تمسک کے معنی خود بقول واعظ صاحب چنگل مارنے کے ہین اور ظاہر ہے کہ کسی چیز کے ساتھ چنگل مارنے سے مراد یہ ہے کہ اوسکو مضبوط پکڑے اور ثقلین کے مضبوط پکڑنے سے یہ مراد ہے کہ اونکی طاعت کرے پس اب ہم سنیون کو مخاطب کرکے پوچھتے ہین کہ اہلبیت کی ساتھ بموجب اس حدیث کی اونکی بعض اقوال و افعال مین تمسک کرنا چاہیے یا کل مین اگر کہوگے کہ بعض مین تو ہم کہینگے کہ مخبر صادق نے قرآن و اہلبیت دونون کی تمسک مین اہلبیت کو منحصر فرمایا ہے پس تمہارے اس قول سے لازم آئیگا کہ قرآن کے بھی بعض احکام پر عمل کرنیکا حکم ہوا ور بعض پر نہو پس اگر تم اسکے قایل ہوگی تو زمرہ تومنون بالکتاب کلہ سے نکل کر افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض مین داخل ہوجاوگے اور اگر تم کہوگے کہ اون سے کل اقوال و افعال مین تمسک کرنا چاہیے تو ہم کہینگے کہ پس عصمت اہلبیت ثابت ہوگی اس سبب سے کہ سوا معصوم کی اور کسی شخص مین یہ صلاحیت نہین ہوسکتی کہ کل اقوال و افعال مین اوس سے تمسک کیا جاے اور جو دلیل کہ تفسیر کبیر سے ایہ کریمہ لاینال عہدی الظالمین کی ذیل تفسیر مین عصمت امام کی بابت پہلے نقل کی ہے وہی بعینہ یہان جاری ہوسکتی ہے اگر تم یون نہ سمجھو تو ہم ایک مثال سمجھاے دیتے ہین کہ جب ام المومنین عائشہ نے جناب امیر پر خروج کیا اور اون سے لڑین تو تمہارے نزدیک بھی حق حضرت علی کیطرف تھا پس کیونکر ممکن ہے کہ ام المومنین کے اس فعل کے ساتھ تمسک کرنا موجب ہدایت و عدم ضلالت ہو اور اگر تم اس مثال سے بھی نہ سمجھو تو ہم تمکو دوسری مثال دیتے ہین کہ حضرت ام المومنین حفصہ نے افشاے اسرار رسول کیا اور اسکے سبب دونون بی بیان مورد عتاب الٰہی ہوئین جیسا کہ سورہ تحریم سے ظاہر ہے پس کیونکر ممکن ہے کہ جو ام المومنین کے اس فعل سے تمسک کرکے بعض خدا و رسول کے اسرار کو افشا کرے وہ ضلالت سے بچے اور ہدایت پاے اور اس بات کا قائل ہونا کفر صریح ہے پس اس تقریر سے دو مطلب بخوبی ثابت ہوگئے اول عصمت اہلبیت دوم خارج ہونا غیر معصوم کا ان اہلبیت سے جنکی شان مین

آیۂ تطہیر و حدیث ثقلین سے اور جب عصمت اہلبیت ثابت ہوگئی تو اونکی خلافت بھی ثابت ہوگئی اس سبب سے
کہ معصوم کی موجودگی میں غیر معصوم کو خلیفہ برحق سمجھنا تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح ہے اب رہی خلافت
بلا فصل امیر المومنین پس ظاہر ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے انحصار معصومیت کا علی و فاطمہ و حسنین میں
علیہم السلام تھے اور جناب سیدہ خیر النسا پس بعد جناب رسول خدا منحصر ہوگئی خلافت جناب امیر پر اور یہ دلیل بعینہٖ
جاری ہوتی ہے خلافت و امامت ائمہ معصومین کے باب میں اسطرح کہ بعد جناب امیر کے دو معصوم موجود تھے
مگر ایک وقت میں دو امام و خلیفہ نہیں ہوسکتے لہذا ترجیح ایک کی ضروری تھی اور وہ ثابت ہوگئی استخلاف
امیر المومنین سے حضرت امام حسنؑ کے باب میں اور بعد حضرت امام حسنؑ کے خود انحصار معصومیت تھا حضرت
امام حسینؑ میں اسیطرح بعد آپکے انحصار معصومیت تھا علی بن الحسین زین العابدین میں اور بعد آپکے آپ کے
صاحبزادے حضرت امام محمد باقر ہیں اور بعد آپ کی آپ کے صاحبزادے امام جعفر صادق ہیں اور بعد آپ کی آپکے
صاحبزادے حضرت امام موسیٰ کاظم ہیں اور بعد آپ کی آپکے صاحبزادے حضرت امام علی رضا ہیں اور بعد آپکے
آپکی صاحبزادے حضرت امام محمد تقی ہیں اور بعد آپ کی آپ کی صاحبزادے حضرت امام علی نقی ہیں اور بعد آپکے
آپکی صاحبزادے حضرت امام حسن عسکری ہیں اور بعد آپ کی آپ کی صاحبزادے حضرت صاحب الزمان مہدی
دین ہیں کہ جو موجود مگر غائب و مستور ہیں اور جب حکم قادر مطلق ہوگا تو ظاہر ہونگے اور دنیا کو عدل و داد سے
بھر دینگے اور یہ دلیل عصمت عام ہے ائمہ اثنا عشر کی امامت کے باب میں موافق و مخالف سب کے لیے اس سبب سے
کہ بعد رسول خدا کے سوا ان حضرات کی اور کسی کی نسبت کسی شخص نے دعویٰ عصمت اصلاً و مطلقاً نہیں کیا اعم
اس سے کہ ثابت ہونا یا نہونا علاوہ اسکے ایک امام کا اپنی حیات میں دوسرے امام کو اپنا وصی و خلیفہ کر جانا
علی التواتر مثل استخلاف جناب رسول خدا امیر المومنین کو شیعوں کے یہاں ثابت و محقق ہے پس اگر اہل سنت
ان حضرات کی امامت کے منکر اور اونکی اطاعت سے منحرف ہوں تو پھر ہم کو دوسرے کسی ایک ہی شخص کا نام بتا دیں
کہ اوسکے کل افعال و اقوال قابل تمسک ہوں اور عدم ضلالت اس تمسک کے ساتھ وابستہ ہو اگر تم کہو گے کہ قرآن
جو اعظم الثقلین ہے وہ تمسک کرنے کے لیے کیا کم ہے کہ ہر زمانہ میں موجود ہے اور جب ہم اوسکے ساتھ تمسک کرینگے تو
اہلبیت کے ساتھ بھی تمسک کرنا ثابت ہوجائیگا اس سبب سے کہ ثقلین ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے تو ہم کہینگے

کہ یہ امر مسلم ہی کہ نجات و ہدایت منحصر ہے قرآن و اہلبیت کی ساتھ تمسک کرنے پر اور تمسک سے مراد اطاعت ہی اور یہ بھی مسلم ہی کہ ایک کی اطاعت مستلزم ہی دوسرے کی اطاعت کو مگر گفتگو اس مین ہے کہ کوئی شخص بغیر وسیلہ و ذریعہ اہل بیت قرآن کی اطاعت کر سکتا ہی یا نہین پس اگر تم کہو گی کہ کر سکتا ہی تو ہم کہینگے کہ قرآن کی اطاعت موقوف ہے اوسکے معانی و مراد کی صحیح سمجھنے پر یا نہین اگر تم کہو گے کہ نہین تو کفر کے ساتھ حماقت کی بھی تمھاری طرف نسبت ہو گی اسلیے کہ جس کتاب کے معانی آدمی صحیح نہ سمجھے گا اوسپر عمل کیونکر کریگا اور اگر شق اول کو اختیار کرو گی تو ہم پوچھینگے کہ تم قرآن کی معنی صحیح سمجھے ہو یا غلط اگر کہو گی کہ غلط تو پھر تمھارا مذہب ہی غلط ہو جائیگا اور اگر کہو گے کہ صحیح تو ہم کہینگے کہ اسلام مین تہتر فرقے ہین اور سب قرآن کو مانتے ہین لیکن اوسکی معنی و مراد کی سمجھنے مین ایک دوسرے سے مختلف ہے اور پھر ہر فرقہ یہی کہتا ہی کہ جو کچھ ہم سمجھے ہین صحیح ہی لہذا اس پر کون سی دلیل مسکت و مفحم ہی کہ جو معنی تم سمجھے ہو وہی صحیح ہین جسقدر دلیلین کہ تم پیش کرو گی اوس سے زیادہ دوسرا فرقہ اپنے فہم کی صحت پر پیش کر سکتا ہی اور اگر تم ہمسے یہی سوال کرو گی تو ہم اوسکا یہ جواب دینگی کہ جو معانی کہ ہم سمجھے ہین وہ ماخوذ ہین قول معصوم سے لہذا اونکی صحت مین کچھ شبہہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ معصوم خطا سے مبرا ہوتا ہی اور تمھارے یہان کوئی معصوم نہین کہ تم اوسکی قول کی ساتھ متمسک ہو پس ثابت ہو گیا کہ تمسک بقرآن منحصر ہے تمسک باہلبیت مین اور اسکا عکس بھی صحیح ہے یعنی اگر کوئی تمام قرآن کی معنی صحیح سمجھے تو خواہ مخواہ وہ اہلبیت کی حقیت کا قائل ہو گا اور اون کے ساتھ متمسک ہو گا لیکن بغیر عصمت کی یہ محال ہے اور عصمت بعد رسول خدا کی منحصر ہے اہلبیت مین پس منحصر ہو گیا فہم معنی قرآن متابعت اہلبیت مین اگر تم کہو گی کہ اس سے معلوم ہوا کہ معاذ اللہ قرآن مین نقص ہے اور وہ ہدایت کی لیے کافی نہین کہ دوسرے کا محتاج ہی تو ہم کہینگے کہ یہ تمھاری نافہمی ہی اس سے قرآن مین نقص نہین لازم آتا بلکہ خلق کی فہم کا نقص ثابت ہوتا ہی کہ بغیر معلم کامل وہ اوسکے سمجھنے مین معذور ہین اور اگر تم بنظر غور و تامل دیکھو اور چشم بصیرت سے ملاحظہ کرو تو اس حدیث سے تمکو معلوم ہو جاے کہ جناب خاتم النبیین کہ جو اپنی امت پر رؤف و رحیم تھی اپنے بعد وہ کتاب اللہ کو بھی چھوڑ گئی اور اوسکی معلمین بھی مقرر فرما گئی تاکہ یہ امت اپنی عقل ناقص پر اعتماد کرکے اور ہواے نفسانی مین مبتلا ہو کی فہم معنی قرآن مین غلطی نہ کرے اور گمراہ نہ ہو جاے پس اگر اس پر بھی تم اون معلمین کاملین پر ایمان نہ لاؤ اور اونکے کلام کیطرف نہ رجوع کرو اور قرآن کو چاہو کہ خود ہی سمجھ لین اور پھر نہ سمجھو اور گمراہ ہو جاؤ تو اس مین خدا و رسول کا کیا قصور ہے ہمارے حضرت تو ابواب

ہدایت کو کشادہ کر گئے ہیں اور انوار حق و صدق کو روشن فرما گئے ہیں لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ اور تمہاری مزید بصیرت کے لیے ہم اسقدر اور بیان کرتے ہین کہ بالبداہت ثابت ہو کہ نبی نوع انسان کی طبیعت بمجبور و مجبول اختلاف پر ہیں ضروری ہے کہ اونکی آرا باہمین مختلف ہوں از سلف تا خلف و از آدم تا اینندم کون سا الہی کتاب یا کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ جو محل نظر و مورد فکر عقلا ہوا ہو اور پھر اوسکے فہم مین اختلاف نہ واقع ہوا ہو اور ہرگز وہ اختلاف مرتفع نہین ہو سکتا بغیر اسکے کہ کسی معصوم نے اگر اوسکو رفع کیا ہو جب نبی سابق کی امت آپسمین مختلف ہوئی ہے تو ہرگز وہ اختلاف نہین رفع ہوا جبتک کہ دوسرا نبی مبعوث نہ ہوا ہو پس ابتدا ہی سے ہر نبی لاحق نے نبی سابق کے اختلاف امت کو رفع کیا ہے اور امر مختلف فیہا مین سے امر حق کو بتادیا ہے وہ امت تسلیم کرے یا نہ کرے اور اوس نبی پر ایمان لاے یا نہ لاے اس سبب سے کہ حق سبحانہ و تعالی اتمام حجت کر دیتا ہے من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر ہمارے حضرت خاتم النبیین تھے اور کوئی نبی اونکے بعد مبعوث ہونے والا نہ تھا اور فہم معنی قرآن مین مثل کتب سابقہ اختلاف امت بھی ضروری تھا پس اس سبب سے جناب رسول خدا اپنے اہلبیت کو اس کتاب عزیز کا معلم اور اس کنز مختوم کا خازن مقرر فرما گئے ہین فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اے عزیز دنیا مین بہت سے علوم متداول ہین اور اونکی کتب موجود و مشہور ہیں خواہ مخواہ اونکی فہم و اکتساب مین معلم کامل کیطرف رجوع کرنیکی ضرورت ہوتی ہے مثلاً علم طب ہے کہ کتابین اوسکی موجود ہین پس کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص بغیر طبیب حاذق کیطرف رجوع کیے ہوے اون کتابون کے مطالعہ سے خود طبیب ہو جاے اور علاج کرنے لگے اور اوسکے مطالب کے فہم مین غلطی نکرے لیکن چونکہ یہ کتب انسان کی وضع کی ہوئی ہین لہذا اونکے اکتساب و فہم کے لیے علماے انسانی کیطرف رجوع کی ضرورت ہوتی ہے اور قرآن چونکہ حق سبحانہ و تعالی نے نازل فرمایا ہے لہذا خواہ مخواہ اوسکے فہم و اکتساب و رفع اختلاف کے لیے علماے ربانی کیطرف رجوع کرنے کی ضرورت ہوگی اور وہ اپنے زمانے مین جناب رسول خدا تھے کہ جن پر یہ کتاب عزیز نازل ہوئی اور بعد آپ کے آپکے اہلبیت ہین اور اس تقریر سے کسی کو یہ شبہہ نہو کہ قرآن کیا کوئی چیستان ہے یا پہیلی ہے کہ جو کسی کی سمجھ مین نہ آسکے یہ بات نہین ہے بلکہ بات یہ ہے کہ بعض آیات قرآن مین محکمات ہین کہ جو ہر عالم کی سمجھ مین آجاتی ہین اور اونمین کچھ اختلاف بھی امت مین نہین ہوا مثل آیات وجوب نماز و روزہ و حج و زکوۃ و حرمت زنا و شرب خمر و اکل لحم خنزیر وغیرہ کے اور بعض آیات متشابہات ہین اور انہین مین اختلاف واقع ہے پس اسکے رفع کے لیے کوئی

معلم ربانی ضرور ہے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم[1] ترجمہ وہی اللہ ہے جسنے کہ نازل کی تیرے اوپر کتاب اوسمین سے بعض آیتین محکم ہین وہ اصل ہین کتاب کی اور بعض دوسری آیتین متشابہ ہین پس لیکن وہ لوگ کہ اونکے دلون مین کجی ہے پس پیروی کرتے ہین اون آیتون کی کہ متشابہ ہین اوسی قرآن مین سے واسطے طلب فتنہ کے اور واسطے طلب کرنے اوسکی تاویل کے اور نہین جانتا ہے اوسکی تاویل کو مگر اللہ اور وہ لوگ کہ ثابت قدم ہین علم مین انتہی اس آیہ وافی ہدایہ سے ثابت ہو گیا کہ قرآن مجید مین بعض آیتین محکم ہین کہ اونکے معنی ظاہر ہین اور بعض آیتین متشابہ ہین کہ اونکی تاویل یعنی معنی صحیح کو سوا حق سبحانہ وتعالی اور راسخون فی العلم کے کوئی نہین جانتا اور اس مین کچھ شک نہین ہے کہ راسخون فی العلم بعد ہمارے رسول کے ائمہ اہلبیتؑ ہین اور اسی سبب سے جناب رسول خدا نے اونکو قرآن سے قرین کیا ہے کہ جن آیت کے معنی کو امت نہ سمجھ سکے یا اوس مین اختلاف کرے اوسے ان حضرات سے پوچھ لے اور جو لوگ کہ بغیر وسیلہ وذریعہ عالم ربانی تاویل متشابہات کے در پے ہوتے ہین اونکی کیفیت کو بھی اس آیت مین بیان فرما دیا ہے کہ اونکے دلون مین کجی ہے اور کچھ شک نہین ہے کہ یہ وہی لوگ ہین کہ جو تمسک عترت سے منحرف اور سفینہ اہلبیت سے متخلف ہین اور یہ حدیث ثقلین و دیگر احادیث جو اسی مفہوم ومضمون کی ہین گویا اسی آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر ہین یعنی انسے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ راسخون فی العلم سے مراد اہلبیتؑ ہین کہ اونکا اور قرآن کا ساتھ ہے اس آیت مین بنا بر عداوت اہلبیت سنیون نے یہ چالاکی کی ہے کہ الا اللہ پر وقف لازم بنا دیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ والراسخون فی العلم مبتدا ہے اور واو استیناف کے لیے اور جملہ مابعد یعنی یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب اوسکی خبر ہے اور یہ اسم وخبر ملکر جملہ مستانفہ ہوا جسکے معنی یہ ہونگے کہ متشابہات کی تاویل کو سوا خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور یہ معنی بالبداہتہ صحیح نہین ہو سکتی اسواسطے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے رسول پر ایسی آیات قرآنی نازل فرمائے کہ خود رسول ہی اوسکی معنی نہ سمجھے پس تنزیل عبث ہو گی اور حق سبحانہ وتعالی حکیم ہے اور فعل عبث اوسے روا نہین اور حق یہ ہے کہ اللہ معطوف

---

[1] جزو سوم سورہ آل عمران رکوع ہشتم ۱۲

علیہ ہے اور واو عطف کا ہے اور راسخون فی العلم معطوف اور یقولون حال ہے اور جملہ یا بعد اوس سے حال ہے اور
معنی اسکے وہی ہین کہ جو ہم پہلے بیان کر چکے یعنی متشابہات کی تاویل کو سوا خدا اور راسخون فی العلم کے
کوئی نہین جانتا اور آیہ مابعد کا یہ ترجمہ ہے کہ کہتے ہین وہی راسخون فی العلم کہ ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے کل
قرآن نزدیک سے ہے ہمارے پروردگار کے اور نہین نصیحت قبول کرتے ہین مگر صاحبان عقل انتہی اور چونکہ
اہل سنت وجماعت تمسک اہلبیت سے منحرف ہین اور تاویل متشابہات قرآن کے درپے لہذا انکے مذہب کے
اصول وفروع محکمات قرآن کے بھی مخالف ہو گئے ہین اس سبب سے کہ اونھون نے اپنی عقل ناقص پر اعتماد
کیا اور متشابہات کو نہ سمجھا اور کسی معلم ربانی کی طرف رجوع نہ کی پس خواہ مخواہ گمراہی مین مبتلا ہو گئے اور اس
مخالفت کے بیان کے لیے تو کتب ضخیمہ بھی کافی نہین ہو سکتین لیکن مین یہان بطور مشتے نمونہ از خروارے
چند مسائل اصول وفروع کو باجمال واختصار عبرۃ للناظرین بیان کرتا ہون اول توحید ہے کہ اصل بناے اسلام ہے
اور تمام انبیا اسی واسطے مبعوث ہوے ہین کہ خلق کو توحید کی طرف دعوت کرین اور شرک وکفر سے منع فرماوین
لیکن حضرات صوفیہ جو سنیون کے پیرو مرشد ہین وحدت وجود کے قائل ہین یعنی سب موجودات کو عین ذات
باری تعالی سمجھتے ہین اور ہمہ اوست کہتے ہین چنانچہ محی الدین ابن العربی کتاب فتوحات مکیہ مین لکھتے ہین کہ سبحان
من اظہر الاشیاء وہو عینہا یعنی پاک ہے وہ کہ جسنے ظاہر کیا اشیاء کو حالانکہ وہ عین اونھین اشیاء کا ہے اور مفہوم اوسکا
یہی ہے کہ انسان وحیوان اور کتا اور بلی تک معاذ اللہ سب خدا ہین اور یہ بدترین اقسام شرک ہے بلکہ اس سے زیادہ
کوئی شرک ہو ہی نہین سکتا اور اسی بنا پر یہ لوگ خود اپنے تئین بھی خدا کہتے ہین کوئی باک نہین کرتے چنانچہ بایزید
بسطامی کا قول مشہور ہے کہ لیس فی جبتی سوی اللہ یعنی میرے جبہ مین سوا خدا کے اور کوئی نہین ہے مطلب وہ یہ ہے
کہ مین خود خدا ہون اور مولوی روم صاحب انکے قول کی یون حکایت کرتے ہین ع با مریدان آن فقیر محتشم
بایزید آمد کہ نک یزدان منم ۰ گفت مستانہ عیان آن ذوفنون ۰ لا الہ الا انا ہا فاعبدون ۰ ترجمہ مصرعہ آخر یہ
ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہین ہے پس میری عبادت کرو اور منصور حلاج کی انا الحق کہنے سے تو سبھی واقف ہین

له چنانچہ مثنوی مولوی روم مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۳۵ مین انھین بایزید بسطامی کے قول کا ترجمہ بسطرح لکھا ہے شعر مست ان [illegible]
[illegible] مثنوی [illegible] ۱۲ منہ [illegible] صفحہ ۳۴۶ و ۳۵ [illegible]

حالانکہ کلام مجید مین کوئی آیت متشابہ بھی ایسی نہین ہے کہ جسکا ظاہر لفظ بھی اس کلمہ کفر اور قول واہی پر دلالت
کرتا ہو دوم تقدیس و تنزیہ ہے یعنی حق سبحانہ و تعالی کو صفات مخلوق سے پاک و مبرا سمجھنا اور اہل سنت و جماعت
جسم و صورت و اعضا و جوارح کے قائل ہین شاید کوئی سنی صاحب اس سے انکار کرین لہذا مین شاہ عبد القادر
صاحب موضح القرآن کی ایک عبارت نقل کرتا ہون کہ جو انھون نے سورہ نون و القلم کی آیت یوم یکشف
عن ساق و یدعون الی السجود کی ذیل تفسیر مین لکھی ہے ف حشر کے دن امت جسکو پوجتی تھی اوسکے ساتھ ہو جاویگی
مسلمان کھڑے رہجاوینگے پروردگار آویگا جس صورت مین نہ پہچانین فرماویگا مین تمھارا رب ہون میرے ساتھ
آؤ کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا کچھ اوسکا نشان جانتے ہو کہینگے جانتے ہین پھر ظاہر
ہوگا انکی پہچان موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدے مین گرینگے انتہی موضح الحاجۃ سنیون نے معاذ اللہ
خدا کو بہروپیا قرار دیا ہے کہ کبھی کوئی صورت بنکے آویگا اور کبھی کوئی اور پھر جب اوسکے لیے پنڈلی ثابت کی
تو اور اعضا و جوارح کیون نہونگے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر
اکتفا کی ہے جس شخص کا مفصل ان اعتقادات کی ملاحظہ کرنے کو جی چاہے وہ اور کتب سنیہ کیطرف رجوع کرے اور
اسمین کچھ شک نہین ہے کہ ترک تمسک اہل بیت و پیروی آیات و احادیث متشابہات کی سبب سے انکو عقاید مین اسطرح
کا فساد پیدا ہوا ہی ورنہ کلام مجید مین آیات محکمات بکثرت موجود ہین کہ جو حق سبحانہ و تعالی کی تقدیس و تنزیہ پر
دلالت کرتی ہین مگر شیطان اونکو اونکی طرف نہین رجوع کرنے دیتا چنانچہ اونھین آیات بینات مین سے ایک
یہ آیہ محکم بھی ہے لیس کمثلہ شیء وہو السمیع البصیر یعنی نہین ہے مثل اوسکے کوئی شئے اور وہ سمیع و بصیر ہے
سیوم رویت بصر کے قائل ہین اور اسپر کوئی سند لکھنے کی حاجت نہین اسلیے کہ عام سنی جانتے ہین کہ ہمکو
دیدار خدا حاصل ہوگا اور یہ بھی پیروی متشابہات کا باعث ہی اور یہ ظاہر ہی کہ رویت بصر مستلزم ہے جسم و صورت
و مکان و جہت وغیرہ کو اور بغیر انکے ممکن نہین اور یہ سب باتین صفات مخلوقات مین سے ہین اور آیات محکمات
نفی رویت پر دلالت کرتے ہین چنانچہ اونھین مین سے ایک آیہ وافی ہدایہ یہ ہے کہ لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار
وہو اللطیف الخبیر یعنی نہین دریافت کر سکتے ہین اوسکو آنکھین اور وہ دریافت کر لیتا ہے آنکھون کو اور وہ لطیف
و خبیر ہے انتہی چہارم حق سبحانہ و تعالی کو عادل نہین جانتے یعنی خیر و شر سب خدا کی جانب سے جانتے ہین

اور کہتے ہین کیا افعال عباد کا فاعل خود معبود ہے اور اس سے زیادہ کوئی ظلم نہین ہے کہ خود ہی بندون سے افعال خیر و شر کرا دے اور خود ہی اونکو جزا و سزا دے اور یہ عقیدہ فاسدہ بھی پیروی متشابہات سے پیدا ہوا ہے ورنہ آیات محکمات کثیرہ نفی جبر و ظلم پر دلالت کرتے ہین چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر یعنی جو شخص کہ چاہے پس ایمان لاوے اور جو شخص کہ چاہے پس کافر ہو جاوے انتہی و نیز فرماتا ہے من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعلیها یعنی جو شخص کہ عمل صالح کرے پس واسطے نفس اپنے کی ہے اور جو شخص کہ برائی کرے پس ضرر اوسکا اوسی کے نفس کے لیے ہے انتہی و نیز فرماتا ہے ذالک بما قدمت ایدیکم وان الله لیس بظلام للعبید یعنی یہ عذاب قیامت بدلے مین اوس چیز کے ہے کہ جو تمھارے ہاتھون نے پہلے ہی بھیجی ہے اور تحقیق الله نہین ظلم کرنیوالا ہے بندون کا انتہی و نیز فرماتا ہے وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون یعنی اور اونپر الله نے ظلم نہین کیا و لیکن وہ خود اپنے نفسون پر ظلم کرتے تھے انتہی اور اسطرح کی آیات کلام مجید مین بہت ہین اور سیکڑون جگہ کسب و اکتساب کی نسبت حق سبحانہ و تعالی نے بندون کی طرف کی ہے پنجم انبیا کو معصوم نہین سمجھتے اور یہ بحث طویل ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خود ہمارے حضرت کو کہ جو خاتم النبیین ہین ایک مجتہد سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ انکا اجتہاد کبھی صواب پڑتا تھا اور کبھی خطا چنانچہ خود واعظ صاحب نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ آن افضل مخلوقات کا اجتہاد کئی بار صواب کو نہین پہونچا اور اسکے سوا بہت سے اعتراض ابواب آئندہ مین آپ کے اقوال و افعال پر کیے ہین کہ اونکی تفصیل انشاء الله العزیز جوابات مین معلوم ہوگی حالانکہ حق سبحانہ و تعالی حضرت کی شان مین فرماتا ہے وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی[۱] یعنی اور نہین کلام کرتا ہے وہی رسول خواہش نفس سے نہین ہے اوسکا کلام مگر وحی کہ جو بھیجی جاتی ہے انتہی اور یہ عقائد فاسدہ سنیون نے اسواسطے اختیار کیے ہین کہ اگر شیعہ اونکے خلفا پر اعتراض کرین تو اوسکے جواب مین وہ ان بنائی ہوئی باتون کو پیش کر دین ششم امامت و خلافت کو امت کے اختیار مین سمجھتے ہین کہ جسکو چاہین امام و خلیفہ بنا دین حالانکہ خود حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے وربک یخلق ما یشاء ویختار[۲]

---

[۱] جزو بست و ہفتم سورہ والنجم ۱۲ [۲] جزو بستم سورۂ قصص رکوع ہفتم ۱۲

ماکان لہم الخیرۃ سبحان اللّٰہ و تعالیٰ عما یشرکون و ربک یعلم ما تکن صدورہم و ما یعلنون یعنی اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہی جسکو چاہتا اور اختیار کرتا ہی جسکو چاہتا ہی نہین واسطے اون لوگون کے اختیار کرنا کسی نبی یا امام مقرر کرنیکا پاک ہی اللّٰہ اور برتر اوس چیز سے کہ وہ شریک کرتے ہین (اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا نبی یا امام مقرر کرنا اپنے اختیار مین سمجھنا شرک ہی) اور پروردگار تیرا جانتا ہی اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھتی ہین دل اون آدمیون کے اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہین یعنی انسان کے ظاہر اور باطن سے خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کون نبوت کے قابل ہے اور کون امامت کے آدمی کیا جانین اسلیے کہ بعض لوگونکا ظاہر اچھا ہوتا ہی اور باطن برا انتہی یہ مجمل حال اونکے اصول عقاید کا ہی اور فروع کی مختصر کیفیت یہ ہی کہ کل تکالیف شرعیہ دو قسم پر ہین اوّل عبادات دوم معاملات عبادات مین ظاہر ہی کہ سب سے افضل نماز ہی اور صحت نماز موقوف ہی طہارت پر اور یہ دو طرح پر ہے اوّل خبث یعنی نجاست کا پانی وغیرہ سے دفع کرنا دوم حدث کا غسل و وضو سے رفع کرنا اول کا انکے یہان یہ حال ہے کہ مشرکین و کفار کو پاک سمجھتے ہین پس اونکی نجاست سے کیون احتراز کرنے لگے حالانکہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہی انما المشرکون نجس یعنی سوا اسکے نہین ہے کہ مشرک نجس ہین انتہی اور انکے امام اعظم صاحب تو کتّے کو نجس نہین جانتے چنانچہ اونکے مذہب مین کتّے کو ذبح کرکے پر چڑھا لو اور اوسکی کھال کو پہن کے نماز پڑھنا جایز ہے و نیز اوسکے چمڑے کا مصلے اور ڈول بنانا جایز ہے اور ثبوت بین اسکا عنقریب آتا ہی اور دوسری قسم کی طہارت کا یہ حال ہے کہ کلام مجید مین تو وضو مین پاؤن کے مسح کرنیکا حکم ہے اور یہ خواہ مخواہ اس حکم کو ترک کرکے اونکو دھوتے ہین اور آیہ وضو یہ ہی[۱] یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو جس وقت کہ اوٹھو تم طرف نماز کے تو دھوؤ تم مونھون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو کہنیون تک (یعنی کہنیون سے تجاوز نکرو) اور مسح کرو تم سرون اپنے کا اور پاؤن اپنے کا گٹون تک انتہی فاغسلوا صیغہ امر ہے اور اوسکے بعد دو چیزونکا ذکر ہے وجوہ اور ایدی اسیطرح امسحوا کے بعد کہ انکی مسح کرنیکا حکم ہی اور ارجلکم کا عطف وجوہکم و ایدیکم پر لینا اور بیچ کی الفاظ چھوڑ دینا صریح تحریف کرنا ہی معنی قرآن مین اور اسکے سوا ترتیب جو اس آیہ مین ہے اوسکو وضو مین واجب نہین سمجھتے اور نیت کرنا بھی واجب نہین سمجھتے

ص پس ظاہر ہے کہ اونکے دھونے کا حکم ہے اور امسحوا بھی صیغہ امر ہے اور اوسکے بعد بھی دو چیزون کا ذکر ہے رؤس اور ارجل

[۱] جزو ششم سورہ مائدہ رکوع پنجم ۱۲

اور نبیذ شرابات وضو کرنا جائز سمجھتے ہیں اور نماز کا انکی یہ حال ہے کہ فقط ایک چھوٹی سی آیت کا وہ بھی فارسی میں
ترجمہ کرکے پڑھ لینا کافی سمجھتے ہیں اور رکوع میں طمانینت اور قیام بعد رکوع میں سیدھا ہونا و اعتدال اور جلسہ بین السجدتین
و طمانینت فی السجدتین کچھ واجب نہیں جانتے اور بعد تشہد سلام کی جگہ فقط حدث کرنا کافی سمجھتے ہیں چنانچہ
مذہب ابو حنیفہ کہ جو سنیوں کے امام اعظم ہیں اور ہندوستان میں اکثر سنی مذہب و مسلک کے انھیں
کی مقلد ہیں انکی نماز کا حال لکھتا ہوں کتاب وفیات الاعیان تاریخ ابن خلکان ترجمہ سلطان محمود جلد ثانی چھاپہ
مصر مطبوع مطبع میمنیہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری کے صفحہ ۸۶ میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ذکر امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک
الجوینی الفقیہ فی کتابہ الذی سماہ مغیث الخلق فی اختیار الاحق ان السلطان محمود المذکور کان علی مذہب
ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ وکان مولعا بعلم الحدیث وکانوا یسمعون الحدیث من الشیوخ بین یدیہ وہو یسمع وکان یستفسر
الاحادیث فوجد اکثرہا موافقا لمذہب الشافعی رضی اللہ عنہ فوقع فی خلدہ حکۃ فجمع الفقہاء من الفریقین فی مرو
والتمس منہم الکلام فی ترجیح احد المذہبین علی الآخر فوقع الاتفاق علی ان یصلوا بین یدیہ رکعتین علی مذہب الامام
الشافعی رضی اللہ عنہ وعلی مذہب ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ لینظر فیہ السلطان ویتفکر ویختار ما ہو احسنہما فصلی القفال
المروزی وقد تقدم ذکرہ بطہارۃ مسبغۃ وشرائط معتبرۃ من الطہارۃ والسترۃ واستقبال القبلۃ واتی بالارکان
والہیئات والسنن والآداب والفرائض علی وجہ الکمال والتمام وقال ہذہ صلاۃ لا یجوز الامام الشافعی دونہا رضی
اللہ تعالی عنہ ثم صلی رکعتین علی ما یجوز ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فلبس جلد کلب مدبوغا ثم لطخ ربعہ بالنجاسۃ وتوضا
بنبیذ التمر وکان فی صمیم الصیف فی المفازۃ واجتمع الذباب والبعوض وکان وضوءہ منکسا منعکسا ثم استقبل
القبلۃ واحرم بالصلاۃ من غیر نیۃ فی الوضوء وکبر بالفارسیۃ ثم قرا آیۃ بالفارسیۃ دوبرگ سبز ثم نقر نقرتین کنقرات
الدیک من غیر فصل ومن غیر رکوع وتشہد وضرط فی آخرہ من غیر نیۃ السلام وقال ایہا السلطان ہذہ صلاۃ
ابی حنیفہ فقال السلطان لو لم تکن ہذہ الصلاۃ صلاۃ ابی حنیفہ لقتلتک لان مثل ہذہ الصلاۃ لا یجوزہا ذو دین
فانکرت الحنفیۃ ان تکون ہذہ صلوۃ ابی حنیفہ فامر القفال باحضار کتب ابی حنیفہ وامر السلطان نصرانیا کاتبا
یقرا المذہبین جمیعا فوجدت الصلوۃ علی مذہب ابی حنیفہ علی ما حکاہ القفال فاعرض السلطان عن مذہب
ابی حنیفہ وتمسک بمذہب الشافعی رضی اللہ عنہ ترجمہ اور ذکر کیا ہے امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک جوینی نے

کہ اونکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اپنی ایک کتاب مین کہ اوسکا نام اونھون نے مغیث الخلق فی اختیار الاحق رکھا ہے
اس بات کو کہ سلطان محمود مذہب ابوحنیفہ پر تھا اور وہ علم حدیث کا شائق تھا اور لوگ اوسکے سامنے شیخون سے
حدیث سنتے تھے اور وہ خود بھی سنتا تھا اور وہ حدیثون کو دریافت کیا کرتا تھا اکثر کو مذہب شافعی کے موافق
پاتا تھا پس حکم شافعی کا اوسکو دل سے پسند آیا پس جمع کیا اوسنے فقیہون کو فریقین مین سے (یعنی شافعیہ و
حنفیہ مین سے) مقام مرو مین اور سوال کیا اون لوگون سے بحث کرنیکا ترجیح دینے مین ایک مذہب پر سب نے
اس بات پر اتفاق کیا کہ دو رکعت نماز پڑھین سامنے سلطان محمود کے مذہب امام شافعی کی بنا پر و نیز مذہب
ابوحنیفہ کی بنا پر تاکہ سلطان اوسمین نظر کرے اور فکر کرے اور اختیار کر لے اوس مذہب کو کہ جو دونون مین اچھا
ہو پس نماز پڑھی قفال مروزی نے کہ جس شخص کا ذکر پہلے آچکا ہے ساتھ طہارت کاملہ کے اور شرایط
معتبرہ کے طہارت سے اور ستر عورتین سے اور قبلہ کیطرف منھ کرنے سے اور بجالایا ارکان کو اور وضو نماز
نماز کو اور سنتون کو اور آداب کو اور فرضون کو اوپر وجہ کمال اور تمام کے اور کہا کہ یہ ایسی نماز ہے کہ امام
شافعی سوا اسکے جائز نہین سمجھتے بعد اوسکے دو رکعتین پڑھین اوس بنا پر کہ جسکو ابوحنیفہ جائز سمجھتا ہے
پس پہن لیا چمڑا کتے کا دباغت کیا ہوا بعد اوسکے چوتھائی مین نجاست بھر لی اور وضو کیا ساتھ شراب
خرما کے اور انچا لیکہ عین گرمی مین میدان مین تھا اوس جمع ہو گئین مکھیان اور مچھر اور وضو اوسکا اولٹا تھا
برعکس ترتیب کے بعد اوسکے قبلہ کیطرف منھ کیا اور احرام باندھا واسطے نماز کے بغیر نیت کے وضو مین اور تکبیر
کہی فارسی مین بعد اوسکے ایک آیت پڑھی فارسی مین دو برگ سبز (یہ ترجمہ مدھامتان کا ہے) بعد اوسکے دو سجدے
کیے مانند چونچ مارنے مرغ خانگی کے بغیر فصل کے اور بغیر رکوع کے اور تشہد پڑھا اور ایک گوز کیا اوسکے آخر مین
بغیر نیت سلام کے اور کہا کہ اے بادشاہ یہ نماز ہے ابوحنیفہ کی پس کہا بادشاہ نے کہ اگر نہوگی یہ نماز ابوحنیفہ کی تو
البتہ مین تجھکو قتل کرونگا اس سبب سے کہ مثل اس نماز کے کوئی اہل دین جائز نہین کر سکتا پس گروہ حنفیہ نے انکار
کیا اس بات سے کہ یہ نماز ابوحنیفہ کی ہو پس قفال نے کتب ابوحنیفہ منگوائین اور حکم دیا بادشاہ نے ایک نصرانی کو
کہ جو پڑھے لکھے تھا کہ دونون مذہبون کو پڑھے پس پائی گئی نماز بنا بر مذہب ابوحنیفہ کے موافق اوسکے کہ جو قفال نے
نقل کی تھی پس اعراض کیا بادشاہ نے مذہب ابوحنیفہ سے اور تمسک کیا ساتھ مذہب شافعی کے انتہی کیون حضرات

حنفیہ آپ نے اپنے امام اعظم صاحب کی نماز کا حال سنا جس مذہب میں کہ اس طرح کی نماز جائز ہو اوسکو ہمارا
سلام ہے اور اہل مذہب کے اسلام میں کلام ہے اور ابن خلکان فرقہ سنیہ میں ایسے مشہور مورخ و محدث ہیں کہ کوئی
سنی اونکی عظمت و جلالت و صداقت میں گفتگو نہیں کر سکتا اور کچھ اسی کتاب پر موقوف و منحصر نہیں ہے کہ یہ سب
ارکان طہارت و نماز امام اعظم کی تمام کتب فقہ حضرات سنیہ میں مذکور و مسطور ہیں اور کوئی اہل علم اسکا انکار نہیں کر سکتا
مگر میں امام اعظم صاحب اور اونکی اتباع کی رفع جہالت کے لیے ان ارکان کو دیگر کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے بھی
ثابت کیے دیتا ہون **رکن اول کتے کے چمڑے میں نماز کا جائز ہونا** پس کتاب ہدایہ جلد اول
صفحہ المطبوع مطبع شیخ یحیی میں یہ عبارت ہے وکل اہاب دبغ فقد طہر وجازت الصلاۃ فیہ والوضوء منہ الا جلد الخنزیر
والآدمی ترجمہ جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پس تحقیق کہ پاک ہو گیا اور جائز ہوئی نماز بیچ اوسکے اور وضو اوس سے
مگر چمڑا سور اور آدمی کا انتہی اس سے معلوم ہوا کہ سوا سور اور آدمی کے سب جانوروں کا چمڑا دباغت سے
پاک ہو جاتا ہے اور اوسے پہنکے نماز پڑھنا جائز ہے خواہ کتے کا ہو خواہ بھیڑیے کا خواہ ریچھ وغیرہ کا اب ایک اور
لطیفہ سنیے کہ امام محمد جو شاگرد رشید امام اعظم صاحب کے ہیں وہ بغیر دباغت کے بھی کتے او بھیڑیے کے چمڑے پر
نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں چنانچہ فتاوے قاضی خان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۰ میں یہ عبارت ہے
وذکر الناطفی عن محمد اذا صلی علی جلد کلب او ذئب قد ذبح جازت صلاتہ ترجمہ اور ذکر کیا ناطفی نے کہ منقول ہے
امام محمد سے کہ جسوقت نماز پڑھے کوئی شخص کتے یا بھیڑیے کے چمڑے پر کہ جو ذبح کیا گیا ہو تو نماز اوسکی جائز ہے
انتہی سبحان اللہ کیا خوب جا سے نماز تجویز کی ہے اور اسپر اور طرہ ہے کہ امام ابو یوسف صاحب جو امام اعظم حنیفہ
کے دوسرے شاگرد رشید ہیں سور کے چمڑے کو بھی دباغت سے پاک سمجھتے ہیں اور اوسکی بیع کو بھی جائز جانتے ہیں
چنانچہ کتاب منیۃ المصلی المطبوع مطبع ہاشمی واقع میرٹھ سنہ ۱۲۸۳ کے صفحہ ۴۶ و ۴۷ میں یہ عبارت لکھی ہے اما النجاسۃ
الغلیظۃ کالعذرۃ والبول والدم والخمر ونحو الکلب ولحم الخنزیر وجمیع اجزائہ ولحم ما لا یوکل لحمہ اذا لم یکن مذبوحا بالتسمیۃ
اما اذا ذبح بالتسمیۃ وصلی مع لحمہ او جلدہ قبل الدباغۃ یجوز الا جلد الخنزیر فانہ اذا ذبح بالتسمیۃ لا یطہر ولو دبغ جلدہ ففی
ظاہر الروایۃ عن اصحابنا لا یطہر وعلیہ عامۃ المشائخ وروی عن ابی یوسف رح انہ یطہر ویجوز بیعہ ترجمہ لیکن نجاست غلیظہ ہے
مانند فضلہ آدمی اور پیشاب اور خون اور شراب اور فضلہ کلب اور گوشت خنزیر اور اوسکے جمیع اجزا اور گوشت حرام

جانور کے جسوقت نہ ذبح کیا جاوے ساتھ بسم اللہ کے لیکن جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ بسم اللہ کے اور نماز بھی
جاوے اوسکے گوشت مین یا چمڑے اوسکے مین قبل دباغت کے جائز ہے مگر چمڑا سور کا کہ وہ بسم اللہ کے ساتھ ذبح کیے
جانے سے بھی نہین پاک ہوتا اور اگر دباغت کیا جاوے چمڑا اوسکا تو ہمارے اصحاب کی ظاہر روایت مین یہ ہے کہ
نہین طاہر ہوتا اور اسی پر بنا ہے عام مشائخ کی اور روایت کی گئی ہے ابو یوسف سے کہ پاک ہو جاتا ہے اور اوسکا بیچنا
بھی جائز ہے انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ گوشت اور چمڑا غیر ماکول اللحم کا مثل کتے وغیرہ کے
بغیر دباغت کے بھی پاک ہے اور نماز اوسمین جائز ہے فقط سور کو مستثنی کیا ہے اور ابو یوسف کے قول پر
کہ اوسکا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور صاحب درمختار نے تو صاف صاف لکھدیا ہے کہ کتا
امام اعظم صاحب کے نزدیک اصل ہی مین نجس نہین ہے اور اونکی عبارت اور تفصیل قابل ملاحظہ ہے
چنانچہ درمختار مطبوع سنہ [illegible] مطبع بمبئی کے صفحہ ۲۸ مین یہ عبارت ہے واعلم انہ لیس الکلب بنجس العین عند الامام
وعلیہ الفتوی وان رجح بعضهم النجاسة کما بسطه ابن الشحنة فیباع ویؤجر ویضمن ویتخذ جلده مصلی ودلوا ولو اخرج
حیا ولم یصب فمه الماء لا یفسد الماء ولا الثوب بانتفاضه ولا بعضه ما لم یر ریقه ولا صلاة حامله ولو کبیرا
اور آگاہ ہو کہ تحقیق کتا نجس العین نہین ہے نزدیک امام کے اور اوسی پر فتوی ہے اگرچہ بعض لوگون نے
نجاست کو ترجیح دی ہے جیسا کہ تفصیل بیان کی ہے اوسکی ابن شحنہ نے پس بیچ کیا جاویگا وہی کتا اور اجارہ
مین دیا جاویگا اور ضمانت مین لیا جاویگا اور اوسکے چمڑے کا مصلی نماز پڑھنے کے لیے اور ڈول بنایا جاویگا
اور اگر زندہ نکالا جاویگا اور منھ اوسکا پانی تک نہ پہونچیگا تو آب چاہ نجس نہوگا اور نہ کپڑا نجس ہوگا اوسکی چھینٹون سے
اور نہ اوسکے چبانے سے جبتک کہ اوسکا آب دہن نہ دکھائی دے اور نہ فاسد ہوگی نماز اوسکے حامل کی اگرچہ
بڑا کتا ہو (یعنی اگر کتے کو کندھے پر چڑھا کر یا بغل مین دبا کر نماز پڑھے تو صحیح ہے) انتہی کہیے حضرات حنفیہ
اب آپ خوش ہوئے قفال بیچارے نے تو کتے کی کھال دباغت کی ہوئی پہنکے نماز پڑھی تھی اور یہان تو
علاوہ اوسکے اصل کتے کا طاہر ہونا اور اوسکی کھال پر بغیر دباغت کے بھی نماز کا جائز ہونا اور اوسکو کندھے پر چڑھا
کے نماز پڑھنا اور پھر نماز کا صحیح ہونا یہ سب باتین آپکی ایسی کتب معتبرہ سے ثابت ہوگئین کہ آپ اوسمین
کچھ چون و چرا نہین کرسکتے اب دوسرے رکن کو ملاحظہ کیجیے یعنی اگرچہ تہائی کپڑے مین نجاست بھری ہو

تو آپکے امام اعظم کے نزدیک نماز صحیح ہے جلد اول کتاب ہدایہ مطبوع مطبع شیخ یحیی کے ص ۴۲ مین یہ
عبارت ہے وان کانت مخففۃ کبول ما یوکل لحمہ جازت الصلوۃ معہ حتے یبلغ ربع الثوب یروی ذلک عن
ابی حنیفہ ترجمہ اور اگر ہوگی وہی نجاست خفیفہ مانند پیشاب اون جانورون کی کہ جنکا گوشت کھایا جاتا ہے
تو اوسکے ساتھ نماز جائز ہوگی یہانتک کہ چوتھائی کپڑے تک پہونچ گئی ہو مروی ہے یہ جواز ابو حنیفہ سے انتہی
و نیز شرح وقایہ کتاب الطہارۃ مطبوع مطبع نولکشور کہ جو پانچوین مرتبہ لکھنؤ مین چھپی ہے اوسکے صفحہ ۱۰۳ مین یہ
عبارت متن کی ہے فما دون ربع الثوب من مخفف کبول فرس وما یوکل لحمہ وخرء طیر لا یوکل لحمہ عفو وان ادلا
ترجمہ پس جو نجاست کہ چوتھائی کپڑے سے کم مین ہوگی اوس قبیل سے کہ جو خفیف ہو مانند گھوڑے کے پیشاب کے
اور اون جانورون کے پیشاب کے کہ جنکا گوشت کھایا جاتا ہے اور اون طائرونکی بیٹ کی کہ جنکا گوشت نہین
کھایا جاتا ہے معاف ہے اور اگر چوتھائی کپڑے سے زیادہ مین ہو تو معاف نہین انتہی و نیز کتاب درمختار مطبوع
بمبئی سنہ ۱۲۸۸ کے ص ۴۴ مین یہ عبارت ہے وعفی دون الربع جمیع بدن وثوب یعنی معاف ہے وہ نجاست کہ جو
کم چوتھائی سے ہو کل بدن مین اور کپڑے مین انتہی لیجیے اس فقرے سے درمختار کے تو ثابت ہوگیا کہ اگر
چوتھائی بدن مین بھی نجاست بھری ہوگی تو معاف ہے کپڑے کو کون پوچھتا ہے و نیز فتاوی عالمگیری مطبوعہ مطبع نولکشور کے
جلد اول ص ۴۴ مین یہ عبارت ہے والثانی المخففۃ وعفی منہا ما دون ربع الثوب کذا فی اکثر المتون ترجمہ اور دوسری قسم
نجاست مخففہ ہے اور معاف ہے اوس نجاست سے اوسقدر کہ چوتھائی کپڑے سے کم ہو جیسا کہ اکثر متون مین لکھا ہوا ہے
انتہی تیسرا رکن نماز امام اعظم صاحب حضرات سنیہ کا وضو کرنا ہے شراب خرمات اب اسکا ثبوت سنیے کتاب
منیۃ المصلی مطبوع مطبع ہاشمی میرٹھ کے صفحہ ۲۰ مین یہ عبارت ہے من لم یجد الا نبیذ التمر فعند ابی حنیفۃ یتوضا بہ یعنی
جو شخص نہ پاوے کوئی پانی سوا شراب خرما کی تو نزدیک ابو حنیفہ کے اوسی سے وضو کریگا انتہی اور فتاوی
عالمگیری جلد اول مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کے ص ۲ مین یہ عبارت ہے ولو قدر علی الماء کرہ ہیتوضا بنبیذ التمر ولو وجدہ
علی ما مشکوک وعلی نبیذ التمر عند ابی حنیفۃ رح ترجمہ اور اگر قادر ہو اوپر آب کرہ کی تو وضو کریگا ساتھ شراب خرما کے
اور اگر قادر ہو اوپر آب مشکوک کے اور اوپر شراب خرما کی اور مٹی کے تو وضو کریگا ساتھ شراب خرما کی نزدیک ابو حنیفہ کے
انتہی یعنی نہ آب مشکوک سے وضو کریگا نہ مٹی سے تیمم کریگا شراب خرما ہی سے وضو کریگا و نیز کتاب ہدایہ چھاپہ

نبیذ التمر

انتہی مطبوع مطبع شیخ یحیی کے ص ۸ امین یہ عبارت ہے فان لم یجد الا نبیذ التمر قال ابو حنیفة رحمہ اللہ یتوضأ بہ ولا یتیمم لحدیث
لیلة الجن فان النبی علیہ السلام توضأ بہ حین لم یجد الماء ترجمہ پس اگر نہ پاوے کوئی پانی سوا شراب خرما کے
کہا ہے ابوحنیفہ نے کہ وضو کریگا ساتھ اوسکے اور تیمم نہ کریگا بسبب حدیث لیلة الجن کے (یعنی جس رات کو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم جنوں کی دعوت کو تشریف لیگئے تھے) اس سبب سے کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے
وضو کیا ہے ساتھ اوسی شراب خرما کی جس وقت کہ نہیں پایا ہے پانی کو انتہی معاذ اللہ اس جھوٹ کی بھی کچھ
حد و انتہا ہے ان سنیوں کو کسقدر جرأت و جسارت ہے کہ جناب سرور کائنات علت غائی ممکنات پر ایسا صریح
افترا و بہتان کرتے ہیں کہ آپ نے شراب خرما سے وضو کیا فقط اسواسطے کہ اونکے امام اعظم پر کوئی طعن نکرے لیکن
میرا تو یہ گمان ہے کہ خود امام اعظم صاحب نے یہ حدیث بنائی ہے اور افضل المرسلین و خاتم النبیین پر افترا کیا ہے معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت سنیوں کے امام اعظم کو شراب کا نہایت ذوق تھا اسی سبب سے وہ اوسکی حلت کا بھی فتوی دیتے تھے
چنانچہ اسی کتاب ہدایہ مذکور کے ص ۱۹۸ کی سطر ۲۱ سے ۲۲ تک یہ عبارت ہے وان اشتد فعند ابی حنیفة یجوز التوضی
بہ لانہ یحل شربہ عندہ وعند محمد لا یتوضأ بہ لحرمة شربہ عندہ ترجمہ اور اگر قلیان پیدا ہو گئی وہی شراب خرما تو نزد
ابوحنیفہ کے جایز ہے وضو کرنا ساتھ اوسکے اس سبب سے کہ حلال ہے پینا اوسکا نزدیک اوسی ابوحنیفہ کے اور نزدیک
محمد کے نہ وضو کیا جائیگا ساتھ اوسکے اس سبب سے کہ اوسکے نزدیک اوسکا پینا حرام ہے انتہی پس بخوبی ثابت ہو گیا
کہ اس سے قبل جو عبارتیں کہ میں نے نقل کی ہیں اون میں تو کچھ شک تھا کہ شاید کہ کوئی سنی صاحب کہدیں کہ نبیذ خرما
شراب خرما نہیں بلکہ آب خرما اور ہے لیکن اب امام اعظم صاحب کے اس فتوے کو کیا کہینگے کہ وہ اشتداد کی
حالت میں بھی وضو اوس سے جایز اور پینا اوسکا حلال سمجھتے تھے پس معلوم ہوتا ہے کہ امام محمد صاحب کو کچھ شراب کا
شوق نہ تھا لہذا وہ اس مسئلے میں اپنے استاد کی تقلید نکر سکے اس سبب سے کہ یہ ظاہر ہے کہ جب [illegible] کا شیرہ غلیان میں آ
گیا اوسی میں نشہ بھی پیدا ہو جائیگا اور جس چیز میں کہ نشہ ہو وہ باتفاق اہل اسلام حرام ہے لیکن شاید حضرات سنی
حنفیہ اسکا انکار کریں اور یہ فرمائیں کہ خرما کے شراب میں نشہ نہیں ہے اور امام اعظم صاحب مسکر کو حلال نہیں
جانتے لہذا میں حضرات سنیہ کے افہام و الزام کے لیے یہ بھی صاف صاف ثابت کیے دیتا ہوں کہ نبیذ
خرما اگر نشہ لاوے جب بھی امام اعظم صاحب کے نزدیک حلال ہے چنانچہ کتاب الظفر المبین حصہ دوم مطبوع

مطبع محمدی واقع لاہور کے ص ۱۰ میں یہ عبارت ہے کہ مسئلہ ششم امام اعظم صاحب فرماتے ہیں کہ نبیذ کھجور
وغیرہ کا اگرچہ اس میں شدت بھی پیدا ہو جاوے اور نشہ بھی لاوے حرام نہیں ہے سو یہ مسئلہ انکا مخالف ہے جمہور علماء
کے چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے واختلف العلماء فی من شرب النبیذ وہو ما سوی عصیر العنب من الانبذة
المسکرة فقال الشافعی ومالک واحمد رحمہم اللہ تعالی وجماہیر العلماء من السلف والخلف ہو حرام یحد فیہ شاربہ
الذی ہو مذہب سواء کان یعتقد اباحتہ او تحریمہ وقال ابو حنیفہ والکوفیون لا یحرم ولا یحد شاربہ یعنی اختلاف
کیا ہے علماء نے اوس شخص کے حق میں جو انگوری شراب کے سوا اور نشہ دار نچوڑوں کو پیے ہیں کہا امام شافعی
اور مالک اور احمد اور جمہور علماے سلف و خلف نے کہ وہ حرام ہے کوڑے مارا جاویگا اوس پینے کو جیسے کہ کوڑے مارا
جاتا ہے انگوری شراب پینے والا خواہ اوسکی اباحت کا اعتقاد رکھے یا اوسکی حرمت کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ وہ
حرام نہیں اور اوسکے پینے والے کو حد ماری جاوے انتہی کلامہ اب اس عبارت سے صاف صاف ثابت
ہو گیا کہ سوائے شراب انگوری اور سب شرابیں حلال ہیں اس سبب سے کہ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ نشہ دار نچوڑ
اور شراب میں کچھ فرق کیا جاوے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ ہندوستان میں انگور کہاں جس سے وہ وغیرہ
کی نچوڑ کی شراب بنتی ہے پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ حضرات حنفیہ اوسکو نوش نہ فرماتے ہوں گویا ایک
شاعر نے علماے حنفیہ ہی کی شان میں یہ شعر موزون کیا ہے **شعر** رفتم از مدرسہ پرسیدم سبب حرمت می
در ہر کس زدم ہیچ ذوالعقل نبود ۔ اگر کوئی حنفی صاحب اس مقام پر یہ فرماویں کہ صاحب ظفر المبین شاگرد
نذیر حسین اور غیر مقلد ہیں اونکی بات کا امام اعظم صاحب کے باب میں کچھ اعتبار نہیں ہے تو ہم کہینگے
کہ سلمنا اونکی بات کا اعتبار نہ کیجیے لیکن اونہوں نے کچھ اپنی طرف سے تو کہا نہیں بلکہ آپ کے امام نووی صاحب
کی عبارت نقل کر دی ہے اور حاشیہ پر صحیح مسلم مطبوعہ انصاری کے ج ۲ ص کا پتہ بھی لکھ دیا ہے اسکو کیا
کیجیے گا اور اس بندہ نحیف نے خود اس عبارت کا اصل کتاب منقول عنہ سے مقابلہ کر لیا ہے ایک حرف کا فرق
نہیں ہے اور ایک لطیفہ سنیے کہ امام اعظم صاحب شراب کی تجارت کو بھی جائز سمجھتے ہیں چنانچہ کتاب ظفر المبین
مذکور کے ص ۲۰ میں لکھا ہے مسئلہ صد و چہارم اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف آیت قرآن کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے واذا امر المسلم نصرانیا ببیع خمر او بشرائہا ففعل ذلک جاز عند ابی حنیفہ

یعنی اور اگر مسلمان کسی نصرانی کو شراب کی بیچنے یا خریدنے کا حکم کرے اور وہ نصرانی اوسکے حکم سے شراب خرید کر لیوے یا بیچ ڈالے تو امام اعظم کے نزدیک جائز ہے مطلب اوسکا یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی نصرانی وغیرہ کو وکیل بنا کر شراب کی تجارت کر لیوے تو اس حیلہ سے شراب کی تجارت جائز ہے انتہی رکن چہارم نماز امام اعظم صاحب یہ ہے کہ وضو مین نیت واجب نہین ہے اب اوسکا ثبوت ملاحظہ کیجئے کہ ہدایہ مذکورہ الصدر کے ص ۴ مین یہ عبارت متن کی لکھی ہے قال ویستحب للمتوضی ان ینوی الطہارۃ یعنی اور کہا ہے متن نے کہ مستحب ہے واسطے متوضی کے یہ کہ نیت کرے طہارت کی اور اوسکی شرح مین صاحب ہدایہ فرماتے ہین کہ فالنیۃ فی الوضوء سنۃ عندنا وعند الشافعی رح فرض یعنی پس نیت وضو مین سنت ہے ہمارے نزدیک (یعنی حنیفہ کے نزدیک) اور نزدیک شافعی کے فرض ہے انتہی اور شرح وقایہ مذکور الصدر کے ص ۶ و ۷ مین یہ عبارت متن کی لکھی ہے وسنۃ للمستیقظ غسل یدیہ الی رسغیہ ثلاثا قبل ادخالہما الاناء وتسمیۃ اللہ تعالی ابتداء والسواک والمضمضۃ والاستنشاق بمیاہ والنیۃ والترتیب الذی نص علیہ ترجمہ اور سنت اوسی وضو کو واسطے نیند سے جاگنے والے کے دھونا ہے دونون ہاتھ کا دونون گٹون تک قبل داخل کرنے دونون ہاتھون کے ظرف مین اور بسم اللہ کہنا ابتدا مین اور مسواک کرنا اور کلی کرنا ساتھ کئے پانی کے اور ناک مین پانی ڈالنا کئی مرتبہ اور نیت کرنا اور ایسی ترتیب جسپر نص ہے آیت وضو مین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ وضو مین نیت اور ترتیب واجب نہین ہے بلکہ مثل اور مستحبات کے ہے اور بغیر ان دونون کے وضو صحیح ہے جسطرح کہ اور مستحبات کے ترک کرنے سے وضو مین خلل نہین ہوتا اسی طرح نیت اور ترتیب کے ترک کرنے سے خلل نہین ہوتا اور صاحب شرح وقایہ نے اسکی شرح نہایت بسط سے لکھی ہے اور ہمارے شافعی وغیرہ جو نیت اور ترتیب کو فرض سمجھتے ہین اونکے مذہب کی رد بہت دلیلون سے کی ہے مین نے بخوف طوالت فقط متن کی عبارت تلخیص کر کے لکھدی ہے من شاء فلیرجع الی الشرح لیکن اسقدر عبارت شرح وقایہ کی بھی لکھے دیتا ہون کہ جو صفحہ ۷ مین ہے کما فی سائر الشرائط کتطہیر الثوب والمکان وستر العورۃ فانہا لا تشترط النیۃ فی شئ منہا یعنی وضو مین نیت شرط نہین ہے جیسا کہ اور شرائط نماز مین ہے مانند پاک کرنے کپڑے کے اور مکان کے یا ستر عورت کے اس سبب سے کہ ان مین سے کسی چیز مین نیت شرط نہین ہے انتہی اور بعد اس عبارت کے بلا فاصلہ ترتیب کے واجب ہونے پر شافعی کی دلیل بیان کی ہے اور اوسکو رد کرے

اپنے نزدیک ثابت کیا ہے کہ ترتیب وضو مین ہرگز واجب نہین ہے رکن پنجم نماز امام اعظم صاحب
عدم وجوب ترتیب ہے وضو مین اور یہ امر شرح وقایہ کی عبارت سے بخوبی ثابت ہو گیا و نیز غنیۃ المستملی مذکورۃ الصدر
مین صفحہ ۵ سے وضو کی سنتون کا بیان ہے اونیت اور ترتیب کو اونمین مین محسوب کیا ہے چنانچہ ص ۲۵ مین
لکھا ہے والنیۃ والترتیب یعنی نیت اور ترتیب سنن وضو مین سے ہے اور لفظ ترتیب پر جو کہ ہندسہ بنا ہوا ہے
اور حاشیہ پر یہ عبارت لکھی ہے کہ ای الترتیب المذکور فی آیۃ الوضوء سنۃ ولیس بفرض لان فیہا العطف بالواو وہی
لمطلق الجمع من غیر تعرض للترتیب ترجمہ یعنی ترتیب جو آیت وضو مین مذکور ہے سنت ہے فرض نہین ہے اس سبب
کہ اوسی آیت مین عطف ہے ساتھ واو کے اور یہ واو مطلق جمع کے لیے ہے ترتیب سے کچھ واسطہ نہین ہے و نیز کتاب
مذکور کے صفحہ ۴ مین یہ عبارت ہے والترتیب فی الوضوء سنۃ عندنا وعند الشافعی فرض لقولہ تعالیٰ فاغسلوا
وجوہکم الآیۃ والفاء للتعقیب ولنا ان المذکور فیہا حرف الواو وہی لمطلق الجمع باجماع اہل اللغۃ ترجمہ اور ترتیب
وضو مین ہمارے نزدیک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فا آیہ وضو مین تعقیب
کے لیے ہے اور ہماری یہ دلیل ہے کہ اوس آیت مین حرف واو مذکور ہے اور یہ باجماع اہل لغت مطلق جمع کے لیے ہے
انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ جب ترتیب وضو مین واجب نہ ہوئی تو اگر وضو کرنیوالا پہلے پاون دھولے
بعد اوسکے ہاتھ بعد اوسکے منھ تو جب بھی ابو حنیفہ اور اونکے اتباع کے نزدیک وضو اوسکا صحیح ہوگا اسی بنا پر
قفال نے اولٹا وضو کیا تھا رکن ششم نماز امام اعظم صاحب تکبیر کہنا اور نماز پڑھنا ہے بزبان
فارسی مین اور اسکی بابت کتاب ہدایہ جلد اول مطبوع مطبع مذکور کے ص ۹۴ مین لکھا ہوا ہے فان افتتح الصلوٰۃ
بالفارسیۃ او قرأ فیہا بالفارسیۃ او ذبح وسمی بالفارسیۃ وہو یحسن العربیۃ اجزاہ ترجمہ پس اگر شروع کرے
نماز کو ساتھ زبان فارسی کے (یعنی تکبیرۃ الاحرام کو فارسی مین کہے) یا قرأت کرے اوسے نماز مین ساتھ فارسی کے
(یعنی فارسی مین نماز پڑھے) یا ذبح کرے کسی جانور کو اور فارسی مین خدا کا نام لے اگرچہ عربی اچھی طرح جانتا ہو
تو بھی اوسکو کافی ہے انتہی و نیز درمختار مطبوع مطبع مذکور کے ص ۶۵ مین ہے کہ قرأ بالفارسیۃ او التوراۃ او الانجیل
ان قصصا تفسد وان ذکرا لا یعنی نماز پڑھے ساتھ فارسی کے یا ساتھ توراۃ کے یا ساتھ انجیل کے اگر قصہ ہے تو نماز
فاسد ہو جائیگی اور اگر ذکر خدا ہے تو نہ فاسد ہوگی انتہی اور اس سے قبل ص ۶۴ مین بھی صاحب درمختار

یہ فرما چکے ہین کہ کچھ فارسی کی تخصیص نہین ہے جس زبان مین چاہے نماز پڑھے صحیح ہے چنانچہ اوسی صفحہ مین یہ
عبارت ہے صح لو شرع بغیر عربیۃ ای لسان کان وخصہ البردعی بالفارسیۃ یعنی صحیح ہے اگر شروع کرے
نماز کو بغیر زبان عربی کے یعنی جس زبان مین چاہے شروع کرے اور تخصیص کی ہے اوسکی بردعی نے ساتھ زبان
فارسی کی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ فقط بردعی نے فارسی کی تخصیص کی ہے ورنہ ترکی پشتو انگریزی اردو پنجابی
وغیرہ سب زبانون مین حنفیہ کے نزدیک نماز پڑھنا صحیح ہے و نیز کتاب فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۷۸ مطبوعہ مطبع
نولکشور مین یہ عبارت ہے ولو کبر بالفارسیۃ جاز کذا فی المتون سواء کان یحسن العربیۃ اولا الا اذا کان یحسنہا یکرہ
وعلی قول ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ لا یجوز اذا کان یحسن العربیۃ کذا فی المحیط وعلی ہذا الخلاف جمیع اذکار الصلوۃ من
التشہد والقنوت والدعاء وتسبیحات الرکوع والسجود وکذا کل ما لیس بعربیۃ کالترکیۃ والزنجیۃ والحبشیۃ والنبطیۃ
ہکذا فی فتاوی قاضیخان ترجمہ اور تکبیر کہے فارسی مین تو جائز ہے اسیطرح بہت سے متنون مین ہے برابر ہے کہ نماز پڑھنے
والا اچھی طرح سے عربی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو مگر یہ کہ جب وہ اچھی طرح عربی جانتا ہو تو فارسی مین نماز پڑھنا مکروہ ہے
اور اوپر قول ابو یوسف اور محمد کے فارسی مین نماز پڑھنا جائز نہین ہے جبکہ اچھی طرح عربی جانتا ہو اسی طرح محیط مین
لکھا ہوا ہے اور اوپر اسی اختلاف کے کل اذکار مین نماز کے تشہد اور قنوت اور دعا اور تسبیحات رکوع و سجود اور اسی
طرح ہر ایسی زبان ہے کہ جو عربی نہو مثل ترکی اور زنجی اور حبشی اور نبطی کے اسیطرح فتاوی قاضیخان مین ہے انتہی
رکن ہفتم نماز امام اعظم صاحب اختصار کرنا ہے نماز مین ایک آیت پر اگرچہ وہ چھوٹی ہی ہو کتاب فتاوے
عالمگیری جلد اول مذکور کے ص ۷۰ مین یہ عبارت لکھی ہے ومنہا القراءۃ وفرضہا عند ابی حنیفۃ رح قدر آیۃ
واحدۃ وان کانت قصیرۃ کذا فی المحیط وفی الخلاصۃ وہو الاصح کذا فی التاتارخانیۃ ترجمہ اور فرائض نماز مین سے
قرات ہے اور فرض اوسکا ابوحنیفہ کے نزدیک اسقدر ہے کہ ایک آیت پڑھی جاوے اگرچہ چھوٹی ہی ہو جیسا کہ
محیط مین ہے اور خلاصہ مین ہے اور یہ اصح ہے جیسا کہ تاتارخانیہ مین ہے انتہی و نیز منیۃ المصلی چھاپہ مذکور کے
ص ۹۴ مین ہے واما تقدیرہا فی الفرض قراءۃ آیۃ واحدۃ وان قصیرۃ نحو قولہ تعالی ثم نظر عند ابی حنیفۃ رح ترجمہ ولیکن مقدار
اوسی قرات کی فرض مین پڑھنا ایک آیت کا ہے اگرچہ چھوٹی سی ہو مثل قول اللہ تعالی ثم نظر کے نزدیک ابوحنیفہ کے
انتہی سبحان اللہ یہ تو امام اعظم صاحب نے مدہامتان سے بھی زیادہ اختصار کر دیا لیکن اسقدر وقت ہے کہ ثم کا ترجمہ

فارسی یا اردو میں قل ہو اسی سبب سے قفال مروزی نے دو برگ سبز یا ستان کا ترجمہ پڑھا تھا لیکن یہ ترجمہ بھی صحیح نہوا
اگر دو بوستان سبز یا دو گلستان سبز یا دو باغ سبز پڑھتا تو اس سے بہتر ہوتا و نیز صحیح مسلم مطبوعہ مطبع انصاری دہلی
کہ جسپر نووی کی شرح بھی چھپی ہوئی ہے اوسکی جلد اول ص ۱۷۰ کی تحت میں یہ عبارت شرح کی ہے قال ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ وطائفۃ قلیلۃ لا تجب الفاتحۃ بل الواجب آیۃ من القرآن یعنی ابو حنیفہ اور چند لوگوں سے کہا ہے کہ سورہ
فاتحہ نماز میں پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ واجب ایک آیت ہے قرآن میں سے انتہی رکن ششم نماز امام
اعظم صاحب رکوع و سجود میں طمانینت کا فرض ہونا اور قومہ دونوں سجدوں میں مثل مرغ کے دو چونچ
مار لینا کافی ہے ہدایہ جلد اول چھاپہ مذکور کے صفحہ ۹۳ میں یہ عبارت ہے واما الاستواء قائما فلیس بفرض وکذا الجلسۃ
بین السجدتین والطمانینۃ فی الرکوع والسجود وہذا عند ابی حنیفۃ ومحمد یعنی لیکن برابر کھڑا ہونا بعد رکوع کے فرض
نہیں ہے اور اسیطرح بیٹھنا درمیان دونوں سجدوں کے اور طمانینت رکوع اور سجود میں بھی فرض نہیں ہے اور یہ نزدیک
ابوحنیفہ اور محمد کے ہے انتہی یہ ظاہر ہے کہ جب نہ رکوع میں طمانینت فرض ہوئی نہ بعد رکوع کے کھڑا ہونا تو پھر رکوع و
سجود میں کوئی فاصل باقی رہا اور درمیان دونوں سجدوں کے نہ بیٹھنا واجب ہوا نہ سجدوں میں طمانینت تو
پھر کیا باقی رہا فقط وہی مرغ کیطرح دو چونچیں یا کوے کیطرح دو ٹھونگیں مار لینا رہ گیا و نیز فتاوی عالمگیری جلد
اول مذکور کے صفحہ ۷۰ میں یہ عبارت ہے تعدیل الارکان الاعتدال فی قومۃ الرکوع لیس بواجب عند ابی حنیفۃ
ومحمد رحمہما اللہ کذا فی الظہیریۃ وکذا الطمانینۃ فی الجلسۃ کذا فی الکافی یعنی اجماع کیا ہے سب نے اس بات پر
کہ اعتدال قیام بعد رکوع میں واجب نہیں ہے ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک ایسا ہی ظہیریہ میں ہے اور اسیطرح
طمانینت جلسہ بین السجدتین میں واجب نہیں ہے اسیطرح سے کتاب کافی میں انتہی کافی حنفیہ کے یہاں کی
بھی ایک بہت معتبر کتاب ہے و نیز اسی فتاوی عالمگیری کے صفحہ ۷۷ میں سجدہ کرنیکا ایک عجیب مقام لکھا ہوا ہے
کہ لو سجد علی ظہر رجل ہو فی الصلوۃ یجوز یعنی اگر سجدہ کرے ایسے شخص کی پیٹھ پر کہ جو نماز میں ہو تو جائز ہے اور لطیفہ
سنیے کہ امام اعظم صاحب کے نزدیک فقط ناک سے سجدہ کرنا کافی ہے کچھ پیشانی لگانے کی بھی ضرورت نہیں ہے
چنانچہ شرح وقایہ مذکور کے صفحہ ۱۴۴ میں یہ عبارت ہے کہ یجوز عند ابی حنیفۃ رح الاکتفاء بالانف عند عدم العذر یعنی
جائز ہے نزدیک ابوحنیفہ کے اکتفا کرنا ساتھ ناک کے نزدیک عدم عذر کے انتہی لیکن فہم امام اعظم صاحب کا

کو گوز ناماز مین بیجاے سلام کے شرح وقایہ چھاپہ مذکور کے ص ۲۵ مین ہے ولو احدث عمدًا بعد التشہد وعمل عملاً
ینافی الصلوۃ تمت صلوتہ یعنی اور اگر حدث کرے عمدًا بعد تشہد کے یا کوئی ایسا عمل کرے جو خلاف ہی نماز کی تو نماز پوری
ہوجاویگی انتہی یہ نہ صرف ضعیف کہتا ہی کہ قفال بیچارے نے تو سلام کی جگہ فقط گوز ہی کیا تھا مگر اس عبارت سے
تو معلوم ہوا کہ بول و براز کرنے سے بھی نماز پوری ہوجاتی ہے اس سبب سے کہ لفظ حدث عام ہے اور ان سب چیزون پر
دلالت کرتی ہے و نیز ہدایہ چھاپہ مذکورہ کے ص ۲۳ مین بھی اسی طرح لکھا ہے وان تعمد الحدث فی ہذہ الحالۃ او تکلم
او عمل عملاً ینافی الصلوۃ تمت صلوتہ یعنی اگر عمدًا حدث کرے اس حالت مین (یعنی بعد تشہد وقبل سلام) یا کلام
کرے یا کوئی ایسا عمل کرے کہ جو خلاف نماز کے ہو تو اوسکی نماز پوری ہوجاتی ہے انتہی یہ ہے مختصر ثبوت اجزاے
نماز امام اعظم کا کہ جسکی نقل قفال مروزی نے سلطان محمود کے سامنے کی تھی اور اسیقدر اونکی مقلدین کے رونے
کیواسطے اور غیر مقلدین کے ہنسنے کے لیے کافی ہے اور کسی سنی صاحب سے ممکن نہین ہے کہ اسکی رد کر سکین
اور ظاہر ہے کہ جس مذہب مین نماز کی یہ کیفیت ہوگی کہ جو افضل عبادات ہی او نکے ہان اور عبادات کا کیا حال ہوگا
ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اور معاملات مین سب سے اول واہم نکاح ہی کہ باعث بقاے نوع انسانی ہے
اس باب مین حضرات سنیہ کا یہ حال ہے کہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ یعنی
پس جو عورتین کہ متعہ کیا ہے تم نے ساتھ اونکے اونھین عورتون مین سے کہ جو حلال ہین پس دو تم
اونکو مہر اونکا در انحالیکہ فرض ہے انتہی ظاہر ہے کہ اس آیت سے جواز متعہ ثابت
ہے مگر یہ لوگ قول حضرت عمر کو اس آیت کا ناسخ سمجھتے ہین اور متعہ کو حرام جانتے ہین اور جو
کچھ کلام مجید مین ہے وہ حق ہے فما ذا بعد الحق الا الضلال یہ تو اس باب مین ان لوگون
کی تفریط ہوئی اور افراط کو ملاحظہ کیجیے کہ انکے امام صاحب کا یہ فتوی ہے کہ جو شخص محرمات سے مثل مان بہن بیٹی وغیرہ
کی نکاح کرکے ہم بستری کرے تو اوسپر شرعی حد جاری نکرنا چاہیے چنانچہ ہدایہ چھاپہ مذکورہ کے ص ۱۸۳ مین لکھا ہے و
من تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا فوطیہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ رح یعنی اور جو شخص کہ نکاح کرے ایسی عورت سے
کہ اوسکا نکاح اوسکے واسطے حلال نہین ہے بعد اوسکے اوس سے ہم بستری کرے تو اوسکے اوپر حد جاری کرنا
ابوحنیفہ کے نزدیک واجب نہین ہے انتہی ظاہر ہے کہ جن عورتون کا نکاح حلال نہین ہے اون مین مان بہن

بیٹی دادی نانی خالہ پھوپھی سب محرمات میں داخل ہیں بدلیل آیۂ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم الایۃ اب اس فتوی امام اعظم صاحب کی دلیل سنیے کہ ہدایہ مذکورہ کی صفحہ مسطورہ میں اس طرح لکھی ہوئی ہے ولابی حنیفۃ ان العقد صادف محلہ لان محل التصرف ما یقبل مقصودہ والانثی من بنات بنی آدم قابلۃ للتوالد وہو المقصود یعنی دلیل ابو حنیفہ کی یہ ہے کہ تحقیق عقد محرمات کا محل صادق ہے اس سبب سے کہ محل تصرف کا وہ ہے کہ قبول کرے مقصود نکاح کو اور عورت لڑکیوں میں سے بنی آدم کے قابل ہے واسطے اولاد کے اور یہی اولاد کا ہونا مقصود ہے نکاح کا انتہی مطلب امام اعظم صاحب کا یہ ہے کہ ان میں بیٹی خالہ پھوپھی وغیرہ کی ساتھ بھی نکاح اور ہم بستری کرنے سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے اور مقصود نکاح کا حاصل ہو سکتا ہے شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر جہالت یا کج بحثی کے سبب کہیں کہ لا یحل لہ کا حاصل یہ ہے ماں بہن وغیرہ نہیں بلکہ اور محرمات مراد ہیں تو وہ اور بھی سخت مصیبت میں مبتلا ہونگے اس سبب سے کہ جن عورتوں کا نکاح حلال نہیں ہے اگر ماں بہن اوس میں داخل نہ ہوں خارج ہوئیں تو چاہیے العیاذ باللہ ان کا نکاح حلال ہو جاوے اور اس بات پر کوئی سنی راضی نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ دین اسلام کو چھوڑ کے دین مجوس اختیار کرے باوصف اس دلیل بین کے چونکہ مجکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا میں انکے امام اکبر کی تفسیر کبیر جلد ثالث مطبوع مطبع عالیہ مصر طبع اولی کے صفحہ ۱۸۲ سطر ۲۵ و ۲۶ سے یہ عبارت نقل کرتا ہوں جو آیہ حرمت علیکم امہاتکم کی ذیل تفسیر میں ہے المسئلۃ الثالثۃ قال الشافعی رحمہ اللہ اذا تزوج الرجل بامہ ودخل بہا یلزمہ الحد وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ لا یلزمہ ترجمہ مسئلہ تیسرا کہا شافعی نے کہ جس وقت بیاہ کرے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ اور ہم بستری کرے اوسکے ساتھ لازم ہے اوس پر حد جاری کرنا اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ نہیں لازم اوس پر حد انتہی کیوں حضرات سنیہ اب آپ خوش ہوئے اور ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے امام اعظم صاحب نے آپ لوگوں کے لیے کسقدر تسہیل کر دی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک اور لطیفہ سنیے کہ حضرت امام اعظم صاحب فتوی دیتے ہیں کہ اگر مرد مشرق میں ہو اور عورت مغرب میں اور مرد وہیں سے بیٹھے بیٹھے اوس عورت کی ساتھ نکاح کر لے اور یہاں عورت کے اولاد ہو تو وہ اولاد اوس مرد کی ثابت ہو گی اگرچہ کبھی اون دونوں میں ملاقات کی نوبت نہ آئی ہو چنانچہ تفسیر کبیر مذکور کے صفحہ ۱۸۳ میں یہ عبارت فخر الدین رازی صاحب کی ہے ان المشرقی اذا تزوج بالمغربیۃ وحصل ہناک ولد فابو حنیفۃ اثبت النسب ہنا مع القطع بانہ غیر مخلوق من مائہ ترجمہ تحقیق مرد مشرقی

جسوقت نکاح کرے ساتھ عورت مغربیہ کے اور اوس عورت کے یہان لڑکا پیدا ہو تو ابوحنیفہ صاحب نسب کو یہان ثابت کرتے ہین (یعنی اوس لڑکے کو اوسی مرد ناکح کا بیٹا سمجھتے ہین) باوجود یقین کے ساتھ اس بات کے کہ وہ لڑکا اوس مرد کے نطفہ سے پیدا نہین ہوا انتہی سبحان اللہ کیا خوب اجتہاد کا ثمرہ پیدا ہوا امام اعظم صاحب نے صدہا آیات واحادیث کو اپنے قیاس فاسد الاساس کے بنا پر رد کر دیا عقل کو حیرت ہے کہ اس مسئلہ مین اونھون نے اسقدر بلند پروازی کس علت سے فرمائی اور اونکی دقت نظر نے مرد مشرقی کے نطفے کو زن مغربیہ تک کس طرح پہونچا دیا تار برقی کی بھی صنعت سے زیادہ صناعی کر دکھائی رسائی قیاس کا نتیجہ کس خوبی سے ظاہر فرمایا ذہن ایسا چاہیے جب اجتہاد کے مقابلہ پر کمر باندھی جاسکتی ہے الحاصل یہ چند مسائل ہین کہ امام اعظم صاحب کے عبادات ومعاملات کی بابت بطور مشتے نمونہ از خروارے ہمنے یہان لکھدیے ہین اور استیعاب کل کے لیے تو کتب مبسوطہ بھی کافی نہین ہوسکتی ہین چنانچہ صاحب الظفر المبین نے کہ جو غیر مقلد ہین کتاب مذکور کے حصہ دوم مین ایک سو پانچ مسئلہ امام اعظم صاحب کے ایسے لکھے ہین کہ جو آیات قرآنی واحادیث نبوی سے بالکل مخالف ہین اور اون احادیث کو بھی لکھدیا ہے اور ایک سو ایک مسئلے ایسے لکھے ہین کہ جو جمہور علماے سنیہ کے مخالف ہین اور پھر بھی اونھون نے استیعاب کا دعوی نہین کیا و نیز چونکہ وہ خود سنی المذہب ہین لہذا اونھون نے وہی مسائل لکھے ہین کہ جو اونکے نزدیک بھی خلاف ہین اور جو اصل مین مخالف قرآن وحدیث ہین لیکن مذہب اہل سنت وجماعت کی بنا پر صحیح ودرست ہین اور حد سے زیادہ قبیح وشنیع ہین اونکو وہ کاہے کو لکھنے لگے کہ اونکا اصل مذہب اوس سے باطل ہوتا ہے مثلاً کتے کی کھال امام اعظم صاحب کے نزدیک دباغت سے پاک ہوجاتی ہے اسپر غیر مقلدین کیونکر اعتراض کرسکتے ہین اسلیے کہ اونکے اصل مذہب کا مقتضا یہ ہے کہ سور کی کھال کو بھی دباغت سے پاک سمجھین[1] اور ان باتون کی تفصیل مین طول ہے مجھکو تو یہان فقط امام اعظم صاحب کے بعض فتاوی لکھنا منظور تھے لیکن جو مسائل کہ مین نے یہان لکھے ہین شاید کوئی سنی صاحب اونکو ملاحظہ کرکے یہ خیال فرماوین کہ شافعی صاحب بہت اچھے امام ہین کہ ان فتاوی مین امام اعظم صاحب سے مخالف ہین لہذا مجھکو

[1] صحیح مسلم جلد اول مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کے ص ۱۵۹ کے تحت مین شرح نووی کی یہ عبارت ہے السادس یطہر الجمیع و الکلب والخنزیر ظاہراً وباطناً وہو مذہب داود واہل الظاہر وحکی عن ابی یوسف ۱۲ منہ

ضرور ہوا کہ چند فتاوی نادر اونکے بھی یہان ثبت کرون واضح ہو کہ امام شافعی صاحب ایسی لڑکی کو کہ جو زنا سے پیدا ہوئی ہو اوسکے باپ کی اوپر حلال سمجھتے ہین شوق سے اوسکے ساتھ نکاح کرے اور اپنی جورو بنائے چنانچہ تفسیر کبیر مذکور مجلد مسطور کی صفحہ ۱۰۲ سطر ۳۲ مین امام فخر رازی کی یہ عبارت ہی (المسئلۃ الثانیۃ) قال الشافعی رحمہ اللہ البنت المخلوقۃ من ماء الزنا لا تحرم علی الزانی وقال ابو حنیفۃ تحرم ترجمہ مسئلہ دوسرا کہا ہے شافعی نے کہ جو بیٹی نطفہ زنا سے پیدا ہوگی وہ زنا کرنے والے پر حرام نہین ہے اور کہا ہے ابو حنیفہ نے کہ حرام ہے انتہی اب آگے فخر رازی نے امام شافعی کے صحت فتوی پر کچھ دلیلین طول وطویل لکھی ہین ہرچند کہ اونکا ملاحظہ خالی لطف سے نہ تھا لیکن بخوف طوالت مین نے اونکو نقل نہین کیا کیون حضرات شافعیہ اب آپ حنفیہ پر کیا ہنسیے گا اگر اونکے امام نے مان کے ساتھ نکاح کرکے ہمبستری کرنے والے پر سے حد شرعی کو ساقط کر دیا تو آپ کی امام صاحب نے باپ کو بیٹی کے ساتھ عقد وہمبستری کرنا بے حلال ومباح کر دیا و نیز ہی امام شافعی صاحب شطرنج کھیلنا حرام نہین سمجھتے چنانچہ اونکی شاگرد رشید امام نووی صاحب صحیح مسلم جلد دوم مین تحریر فرماتے ہین اور کتاب مذکور مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی کے ص ۲۴۰ کی تحت مین یہ عبارت شرح کی ہی واما الشطرنج فمذھبنا انہ مکروہ لیس بحرام وھو مروی عن جماعۃ من التابعین ترجمہ لیکن شطرنج پس ہمارا مذہب یہ ہی کہ وہ مکروہ ہی حرام نہین ہے اور یہ عدم حرمت روایت کی گئی ہے ایک ایسی گروہ سے جو تابعین مین سے تھی انتہی لیجیے امام نووی صاحب نے اپنی استاد کی بریت کی لیے بیچارے تابعین کے اوپر بھی یہ الزام رکھدیا کہ وہ شطرنج کو حرام نہین جانتے تھے و نیز ہی امام شافعی صاحب منی کو طاہر سمجھتے ہین چنانچہ شرح مسلم مذکور جلد اول صفحہ ۱۴۰ کی تحت مین یہ عبارت نووی صاحب کی ہی وذہب کثیرون الی ان المنی طاہر روی ذلک عن علی بن ابی طالب وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وعائشۃ وداود واحمد فی اصح الروایتین وھو مذھب الشافعی واصحاب الحدیث وقد غلط من اوہم ان الشافعی رحمہ اللہ تعالی منفرد بطہارتہ ترجمہ اور گئے ہین اکثر لوگ اس بات کیطرف کہ منی طاہر ہے مروی ہی یہ علی بن ابی طالب اور سعد بن وقاص اور عبد اللہ بن عمر اور عائیشہ اور داؤد اور احمد سے بیچ صحیح تر کے دونون روایتون سے اور یہی ہے مذہب شافعی اور اصحاب حدیث کا اور بیشک غلطی کی ہے اوس شخص نے کہ جسنے وہم کیا ہے اس بات کا کہ فقط شافعی اوسکی طہارت کا قائل ہے انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہی کہ عذر بدتر از گناہ اسی کو کہتے ہین کہ اس شخص نے اپنے امام کی بریت کے لیے صحابہ

وتابعین ونیز ام المومنین کیطرف اس قول شنیع کی نسبت کردی ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔
لیکن خاک بدہان نسبت امام معصوم باب العلم پر بھی افترا و بہتان کیا ہے تاکہ شیعہ بھی اوسکے امام پر اعتراض نکر سکین
جیساکہ حنفیہ نے اپنے امام پر سے اعتراض کے دفع کرنے کے لیے جناب مدینۃ العلم سید المرسلین پر تہمت کی تھی آپنے
کبھی بشکر جب پاسی وضو کیا تھا بڑے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ خدا و رسول و امام کسی پر تہمت و افترا کرنے سے نہین ڈرتے
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ونیز کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ مطبوع مطبع میمنیہ مصر کہ جو شعرانی کی میزان
الکبری کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے اوسکی جلد اول ص ۱۲ کے حاشیے کی پہلی سطر مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے والاصح من
مذہب الشافعی طہارۃ المنی مطلقا الا من الکلب والخنزیر والاصح من مذہب احمد انہ طاہر من الآدمی ترجمہ اور صحیح
مذہب شافعی سے طہارت ہے منی کی مطلقا (یعنی آدمی اور جانور سب کی منی طاہر ہے) سوا کتے اور سور کے اور
اصح مذہب احمد حنبل سے یہ ہے کہ آدمی کی منی طاہر ہے انتہی واضح ہو کہ مصنف کتاب رحمۃ الامہ بھی شافعی المذہب
ہین ایک عجیب لطیفہ ہوا کہ مجھے تو فقط امام شافعی صاحب کے چند فتاوی لکھنا منظور تھے لیکن اوسی کی ضمن مین
یہ بھی معلوم ہوگیا کہ امام احمد حنبل صاحب بھی منی کو طاہر جانتے ہین چونکہ تین اماموں کا ذکر آگیا لہذا اب مجھکو
مناسب معلوم ہوا کہ امام مالک کا بھی ایک فتوی لکھدون تاکہ کسی سنی صاحب کو محل شکایت نہ ہو کہ ہمارے
ائمہ اربعہ مین سے ایک امام کا کیون نہ ذکر کیا واضح ہو کہ امام مالک صاحب کل جانورون کو مع حشرات
الارض حلال سمجھتے ہین اور تفصیل اسکی کتاب رحمۃ الامہ مذکور سے قابل دید ہے حاشیہ جلد اول ص ۱۴۸
واتفق الائمۃ الثلثۃ ابو حنیفۃ والشافعی واحمد علی تحریم کل ذی مخلب من الطیر یصید بہ علی غیرہ کالعقاب والصقر
والبازی والشاہین وکذا ما لامخلب لہ الا انہ یاکل الخبیث کالنسر والرخم والغراب الابقع والاسود واباح ذلک
مالک علی الاطلاق ترجمہ اور متفق ہین تینون امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد حنبل اوپر حرام کرنے ہر پنجہ کش
کی طیور سے کہ وہ دوسرے جانور پر دوڑتا ہے مانند عقاب اور چرغ اور باز اور شاہین کے اور اسی طرح ہر ایسا
جانور کہ جسکے پنجے شکار کے لائق نہون مگر وہ مردارخوار ہو مانند گدھ اور گرگس اور کوے کے خواہ وہ سفید یا ابلق
ہو خواہ سیاہ ہو اور حلال کیے ہین یہ سب جانور امام مالک نے مطلقا (یعنی کسیکو اسمین سے مستثنی نہین کیا) انتہی
دفعہ اسی صفحہ مین ہے (فصل) واتفقوا ایضا علی تحریم کل ذی ناب من السباع یعدو بہ علی غیرہ کالاسد والنمر

والضبع والذئب والدب والہرۃ وتفضیل للامام مالک فانہ اباح ذالک مع الکراہۃ ترجمہ ونیز اتفاق کیا ہے انہیں تینوں اماموں نے
اوپر حرام کرنے ہر ایسے جانور کے کہ جو دندان نیش رکھتا ہو درندوں سے کہ دوڑے دوسرے جانور پر جیسے شیر اور چیتا اور تیندوا
اور بھیڑیا اور ریچھ اور بلی اور ہاتھی مگر مالک نے اونکو حلال کیا ہے کراہت کے ساتھ انتہی وادر سے شیر ونیز اوسی کتاب کے صفحہ
۹۹ میں ہے (فصل) وتحریم اکل حشرات الارض کالفار عند الثلاثۃ وقال مالک بکراہتہ من غیر تحریم ترجمہ اور حرام ہے
کھانا حشرات الارض کا مانند چوہے کے تینوں اماموں کے نزدیک اور مالک اوسکی کراہت کے قائل ہیں مگر حرام نہیں کہتے ہیں
انتہی ونیز اوسی صفحہ میں ہے ومنہا القنفذ وہو حلال عند مالک والشافعی ترجمہ اور انہیں جانوروں میں سے خارپشت یعنی
سائی ہے اور وہی حلال ہے نزدیک مالک و شافعی کے انتہی ونیز اوسی صفحہ میں ہے وقال مالک لا باس باکل الحلزون
والحیات اذا ذکیت ترجمہ اور کہا ہے مالک نے کچھ قباحت نہیں ہے کہانے میں گھونگھے کے اور ہر قسم کے سانپ کی جبکہ وہ
ذبح کیے جائیں انتہی ونیز اوسی صفحہ میں ہے واختلفوا فی ابن اوی فقال ابوحنیفۃ واحمد ہو حرام وہو الاصح
من مذہب الشافعی وقال مالک ہو مکروہ ترجمہ و اختلاف کیا ہے ائمہ اربعہ نے شغال یعنی سیار کے باب میں پس ابوحنیفہ
اور احمد نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور یہی اصح ہے مذہب شافعی سے اور کہا ہے مالک نے کہ وہ مکروہ ہے انتہی
ونیز اوسی صفحہ میں ہے (فصل) حیوان البحر السمک منہ حلال بالاتفاق واما غیرہ فقال ابوحنیفۃ لا یوکل من حیوان
البحر الا السمک وما کان من جنسہ خاصۃ وقال مالک یوکل السمک وغیرہ حتی السرطان والضفدع وکلب الماء وخنزیرہ
لکنہ کرہ الخنزیر وحکی انہ توقف فیہ وقال احمد یوکل ما فی البحر الا التمساح والضفدع والکوسج[۱] ویفتقر عندہ غیر السمک الی
الذکاۃ کخنزیر البحر وکلبہ والنساۃ ترجمہ دریائی جانوروں میں سے مچھلی حلال ہے بالاتفاق ولیکن اوسکے سوا میں ابو حنیفہ
نے کہا ہے کہ نہ کھائی جاویگی دریائی جانوروں میں سے کوئی چیز سوا مچھلی کے اور جو جانور کہ اوسکی جنس سے ہو خاص کر
اور مالک نے کہا ہے کہ مچھلی وغیرہ سب چیزیں کھائی جاوینگی یہانتک کہ کیکڑا اور مینڈک اور کتا آبی اور سور آبی لیکن
اوسنے آبی سور کو مکروہ سمجھا ہے اور یہ بھی حکایت ہے کہ اوسنے آبی سور کے کہانے میں توقف کیا ہے اور امام
احمد صاحب فرماتے ہیں کہ سب دریائی جانور کہائے جاوینگے سوا گھڑیال اور مینڈک اور کوسج کے اور اونکی تذکیہ

---

[۱] کوسج بجیم بفتح کوسہ فارسی ست معرب و نوعے از ماہی کہ بینی وے ہموارہ باشد وانکہ دندانش کم باشد ۱۲ منتہی الارب

سوا مچھلی کے اور سب جانوروں مین تزکیہ یعنی ذبح کرنے کی ضرورت ہوگی مانند خوک آبی و سگ آبی و انسان آبی کے انتہی
بیہنا. ضعیف کہتا ہے کہ ہندوستان مین جو لوگ کہ ہر چیز کو کھاتے ہین مثل کنجر وغیرہ کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ سب
امام مالک صاحب کی تقلید مین ملاحظہ کیجیے کہ بازا و بہری اور کوا اور گدھ اور ہاتھی اور شیر اور چیتیا اور بھیڑیا اور ریچھ
اور سیار اور بلی اور چوہا اور چھچھوندرا اور سانپ اور گیکڑا اور مینڈک اور سگ آبی اور خوک آبی وغیرہ کون سا ایسا جانور
باقی ہے کہ جو امام مالک صاحب نے حلال نکر دیا ہو لیکن امام احمد حنبل صاحب ایک فتوی مین تو اون سے بھی
بڑھ گئے کہ امام مالک صاحب نے تو آبی سور کی کھانے مین توقف کیا ہے یا اوسکو مکروہ سمجھا ہے اور اونھون نے تو
دریائی کتے کے ساتھ دریائی سور اور دریائی آدمی کو بھی حلال کرکے بلاتکلف کھانا جائز کر دیا ہے ع این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ع وہ تو مرشد تھے یہ ولی نکلے ❊ یہی مختصر حال اون حضرات کی ائمہ اربعہ کا کہ جو متمسک عترت سے منحرف
اور سفینہ اہلبیت سے متخلف ہین ورنہ ظاہر ہے کہ دار و مدار مذہب اہل سنت و جماعت کا انھین چارون اماموں کی اوپر ہے
افسوس کہ اول تو مجھکو فرصت بہت کم ہے دوم یہ مقام زیادہ طوالت کا نہین سوم مجھکو اس بات کا بھی خوف ہے
کہ غیر اہل اسلام پر یہ ہنسینگے کہ اس دین مین اسطرح کے قبایح و شنائع ہین وہ لوگ سنی اور شیعہ کیا جانین
وہ تو سبکو مسلمان سمجھتے ہین اس سبب سے مین نے نہایت کراہت کے ساتھ ان چند مسائل و فتاوی پر اکتفا کی کہ
جو سو مین سے ایک اور ہزار مین سے دس کے برابر بھی نہین ہین لیکن اگر کسی سنی صاحب کو ان مسائل کے
ملاحظہ و مطالعہ کا شوق ہو تو مجھکو مطلع کرین مین اونکی طلب اور درخواست پر اس باب مین ایک کتاب ضخیم
اونکی کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے تیار کر سکتا ہون بشرطیکہ وہ حضرت مذہب حق اختیار کرنیکا بھی وعدہ محکم
و اقرار واثق کرین ورنہ ع مارا چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت ❊ **قولہ سوال** شیعہ جب رسول خدا حجۃ الوداع سے
واپس تشریف لائے تو خم غدیر مین جو ایک بستی کا نام ہے نازل ہوے اور وہان آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم الخ جو سورہ مائدہ مین ہے نازل ہوئی اور سید المرسلین نے مولانا علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
یعنی جسکا مین مولا ہون اوسکا حضرت علی بھی مولا ہے پس حضرت علی کی خلافت نص جلی اور حدیث صریح سے
ثابت ہوئی **اقول** واعظ صاحب نے وع کتاب مین کہتے ہین کہ مین نے کتاب منہج الانصاف اور کتاب تقط
اہل سنت ان دونون کتابون کی تردید مین یہ رسالہ لکھا ہے اور یہان حدیث غدیر کے جواب کے درپے ہوے ہین

مین کہتا ہون کہ واعظ صاحب اون دونون چھوٹے چھوٹے رسالون کے ایک حرف کی تردید تو کر نہین
سکے اس حدیث کا وہ بیچارے کیا جواب لکھینگے کہ جو مثل آفتاب کے روشن ہی اور سوال شیعہ جو لکھا ہی
تو اس باب مین شیعو نکی عبارت تو کچھ نقل نہین کی کہ اوسکا جواب محال تھا اپنی طرف سے کچھ عبارت
کمی بیشی کر کے لکھدی ہی چنانچہ اسکا بیان عنقریب آتا ہے **قولہ** جواب اللہ اکبر شیعہ اس استدلال مین بڑے
جوش و خروش مین ہین اور اصل مین بات کچھ بھی نہین **اقول** ان سنیون کو مطلق حیا و شرم نہین ہے
کہ مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار مین احادیث کے باب مین چھپکر شائع ہو گئی ہین اونکا پھر ذکر کرتے
ہین اور رد و قدح کے درپے ہوتے ہین حالانکہ کسی علامہ سنیہ سے ممکن نہین ہے کہ اوسکا جواب اب تک قیامت
تک لکھ سکے چنانچہ فقط اس حدیث غدیر کے باب مین دو ہزار دو سو اونسٹھ صفحہ لکھے گئے ہین اور چار حصہ
کر کے چھپے ہین اور مشتہر و شائع ہو کر عرب و ایران و توران تک پہونچ چکے ہین اور تمام دنیا مین کوئی ایسا
اہل علم نہین ہے کہ جو ان سے واقف نہو پھر اب بغیر ان مجلدات غدیر کے جواب لکھی ہوے کہ جو محال ہے
اس حدیث مین کلام کرنا سنیون ہی کا کام ہے کوئی غیرت دار تو ایسا نہین کر سکتا **قولہ** کیونکہ اس آیت کا نزول
بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد حجۃ الوداع مین عرفات پر ہوا جسکا خلاصہ باب وفات النبی علیہ السلام مین انشاء اللہ
آویگا **اقول** بڑے افسوس کی بات ہی کہ واعظ صاحب آپ اسقدر نہین سمجھتے کہ جب کوئی شخص خصم کے مقابلے
مین کوئی دعوی کرتا ہے تو اوسکو لازم ہوتا ہے کہ اوسی کے مسلمات سے کوئی دلیل بھی پیش کرے ورنہ مجرد دعوی
کیونکر کافی ہو سکتا ہے ع باطل است آنچہ مدعی گوید ۔ آپنے جو یہان دعوی کیا کہ اس آیت کا نزول بعد
حجۃ الوداع عرفات پر ہوا تو آپ کو شیعون کی کتابون سے ثابت کرنا چاہیے تھا جیسا کہ شیعہ سنیون کی سیکڑون
کتابون سے اپنے دعاوی کو ثابت کرتے ہین ورنہ آپکی مجرد دعوی کو کون تسلیم کریگا اور سولے کاذب کے
آپ کو کیا کہیگا اگر اسکے جواب مین آپ یہ کہیے گا کہ ہم کیا کرین مجبور ہین کہ شیعون کی کسی کتاب مین ہمارے دعوی
کا ثبوت ملتا ہی نہین سکتا تو یہ عذر آپ کا بدتر از گناہ ہوگا ہم کہینگے کہ پھر آپ میدان مناظرہ مین کیون قدم رکھتے
ہین بلکہ اوس مذہب کو کیون نہین اختیار کر لیتے کہ جسکے اصول و فروع کی صحت و حقیقت اور اوسکے مذہب
مخالف کی بطالت و ضلالت خود اوسکے مخالفون کی سیکڑون ہزارون کتابون سے کالشمس فی رابعۃ النہار روشن

وثابت ہو اور جو آپ نے فرمایا کہ جسکا خلاصہ باب وفات النبی علیہ السلام مین آویگا ہم خوب سمجھتے ہین کہ اس بات سے آپکے
دو مطلب ہین اوّل یہ کہ پورا بحث خم غدیر ایک جگہ نہو تا کہ شیعہ جو جواب لکھین اونکی تقریر بھی پریشان اور متفرق
ہوجاوے اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ ایک جگہ اس بحث کے دیکھنے سے کسی کے قلب پر زیادہ اثر ہوجاوے اور وہ
ایمان لاوے اور ہدایت پاوے اور اکثر عوام کا قاعدہ ہے کہ پوری کتاب کو نہین دیکھتے لیکن ہم آپکے اس فریب مین
کب آنیوالے ہین اس بحث کو اسی جگہ انشاء اللہ القدیر اس طرح لکھے دیتے ہین کہ جس شخص مین کچھ بھی قابلیت ہوگی
وہ امامت وخلافت بلا فاصلہ امیر المومنین کو تسلیم کریگا اور دل اوسکا نور ایمان ویقین سے منور ہوجائیگا ومن
لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور دوسرا آپکا یہ مطلب ہے کہ عوام اس بات کو نہ سمجھین کہ احمد الدین اغط (بر عکس نہند نام
زنگی کافور) نے یہ دعوی بلا دلیل لکھا ہے بلکہ یہ جانین کہ جس باب مین اس بحث کے لکھنے کا وعدہ کیا ہے وہان عمدہ
عمدہ دلیلین چھانٹ کر لکھی ہونگی لیکن یہ آپ کا قول بمقتضائے الغریق یتشبث بکل حشیش حالت اضطرار مین واقع
ہوا ہے ورنہ جسکو کچھ بھی آپ کے کشف استار کا شوق ہوگا وہ آپکے اوس مقام کو بھی ملاحظہ کریگا پھر فرماتے
کہ وہان سوا ڈھاک کے دو پتون کے اور کیا ہے آپ نے جس باب کا حوالہ کیا ہے وہان صفحہ ۱۲۷ مین اپنے
اس دعوی پر کہ یہ آیہ جبل عرفات پر نازل ہوا ہے روضۃ الصفا و تفسیر کبیر سے آپ سند لاے ہین پھر اس سے کیا ہوگا
یہان ہم فقط آپکی تکذیب کرتے ہین وہان آپکی اور صاحب روضۃ الصفا اور آپکے امام فخر رازی تینون کی
تکذیب کرینگے ہماری کسی کتاب معتبر سے اگر کوئی دلیل لاتے تو البتہ ہم جانتے کہ آپ مرد میدان ہین یہان آپکو
سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ کہیےگا کہ میرا اس مین کیا قصور ہے ہمیشہ سے میرے اساتذہ کا یہی دستور رہا ہے
کہ بسبب عجز وبیچارگی کے شیعون کے مقابلے ومناظرے مین اپنی ہی کتابون سے سند لاتے ہین اس سبب سے
کہ شیعون کی تو کسی ایک کتاب معتبر سے بھی سنیون کا مطلب ثابت نہین ہوسکتا پھر آخر کرین کیا آپ دور کیون جایئے
تحفہ اثنا عشریہ کو دیکھ لیجیے کہ شاہ صاحب اس چھوٹی سی کتاب مین اپنی ہی سیکڑون کتابون اور حدیثون سے
سند لاے ہین تو ہم اسکے جواب مین کہینگے کہ بہت بہتر آپ آخرت مین خدا کے سامنے بھی یہی فرمایئےگا کہ ربنا
انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ربنا اٰتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا اب ملاحظہ کیجیے کہ باوجود
اسکے کہ آپ نے اپنے دعوی پر کوئی دلیل نہین لکھی اور ہمکو فقط اوسکا انکار اور آپکی تکذیب کافی ہے مگر جب بھی

ہم آپ ہی کے علمای اعلام کے کلام سے کسطرح ثابت کیے دیتے ہین کہ یہ آیہ وافی ہدایہ الیوم اکملت لکم دینکم غدیر خم مین نازل ہوا ہی جبکہ جناب رسولخدا نے جناب امیر علیہ السلام کے باب مین حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہی چنانچہ روایت کی ہی اس مضمون کی احمد بن موسی بن مردویہ اصفہانی نے اور ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی نے اور ابو الحسن علی بن محمد جلابی نے کہ جو معروف با بن المغازلی ہین اور موفق بن احمد نے کہ معروف با خطب خوارزم ہین اور محمد بن علی بن ابراہیم نطنزی نے اور ابو حامد محمود بن محمد بن حسین بن یحیی صالحانی نے اور ابراہیم بن محمد بن المؤید الحموینی نے اور ان سب علما کے نام اور اونکی عبارتین اور اونکی کتابون کے نام تفصیر یہ عبارتین موجود ہین کتاب عبقات الانوار مجلد دوم حدیث غدیر کے حصہ اول مطبوع مطبع مطلع الانوار لکھنؤ کے صفحہ ٥٤٨ سے ٥٥٣ تک منقول ہین نیز ان لوگون کا علماے جلیل الشان و محدثین اعیان اہل سنت و جماعت سے ہونا اور اونکی جلالت و اعتبار و ثقاہت کا بیان دیگر مشاہیر علماے حضرات سنیہ کے کلام سے اسی خوبی کے ساتھ ثابت کیا ہی کہ کوئی سنی انکے باب مین کسیطرح کی قدح نہین کر سکتا اس مقام پر ان سبکی عبارتین نقل کرنے مین بہت طول ہی لہذا نقل عبارت بعض پر مین اکتفا کرتا ہون مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی نے کتاب مفتاح النجا مین لکھا ہی اخرج عبد الرزاق الرسغی عن ابن عباس رض قال لما نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ واخرج ابن مردویہ عن ابی سعید الخدری رض مثلہ وفی اخرہ فنزلت الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ فقال النبی اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ ورضی الرب برسالتی والولایۃ لعلی بن ابیطالب ترجمہ روایت کی عبد الرزاق رسغی نے ابن عباس سے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک پکڑا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ علی کا پس فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ اور روایت کی ہی ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے اسطرح اور اوسکے آخر مین یہ ہی کہ پس نازل ہوا آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ پس فرمایا نبی نے اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین اور تمام کرنے نعمت اور راضی ہونے رب کے ساتھ رسالت میری اور ولایت علی ابن ابیطالب کے انتہی

؁١ صفحہ ٥٤٩ مجلد مذکور عبقات ١٢ منہ

اس روایت کی نقل سے چند فوائد حاصل ہوئے اول یہ کہ معلوم ہوا کہ مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی نے بھی اس روایت ابن مردویہ کی تصدیق کی اور اونکو ثقہ اور معتبر سمجھا کہ اپنی کتاب مین اونکی روایت کو لکھا دوسرے یہ کہ جناب رسولخدا نے جس کلام معجز نظام پر تکبیر کہی اوس سے صاف ثابت ہوگیا کہ اکمال دین اور اتمام نعمت اور رضاے رب رسالت جناب رسولخدا اور ولایت علی مرتضیٰ سے حاصل ہوئی اور ولایت سے مراد صریح خلافت ہے اس سبب سے کہ بعد رسالت سواے خلافت کے اور کوئی امر عظیم ایسا نہین ہوسکتا کہ جسکے سبب سے اکمال دین و اتمام نعمت ہو اور ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی علیہ السلام مین اپنے اسناد سے نقل کی ہے عن قیس بن الربیع عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری ان الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا الناس الی علی فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم وذلک فی یوم الخمیس فدعا علیًا فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ ثم لم تفرقوا حتی نزلت ہذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا فقال رسول اللہ اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی من بعدی الخ[1]

ترجمہ روایت کی ہے ابونعیم مذکور نے قیس بن ربیع سے اوسنے ابوہارون عبدی سے اوسنے ابوسعید خدری سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لوگونکو طرف علی کے غدیر خم مین اور حکم کیا درخت کے نیچے سے کانٹونکے صاف کرنے کا پس صاف کئے گئے اور یہ روز پنجشنبہ کو ہوا پس بلایا علی کو پس پکڑے دونون بازو علی کے پس اوٹھایا یہانتک کہ دیکھا لوگون نے سفیدی کو زیر بغل رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لوگ نہین متفرق ہوئے تھے کہ نازل ہوئی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پس فرمایا رسولخدا نے اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ رسالت میری کے اور ساتھ ولایت علی کے بعد میرے انتہیٰ

اب اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہوگا کہ حضرت رسولخدا نے خود تصریح فرمادی کہ میری رسالت اور میرے بعد علی کی ولایت سے دین کامل ہوا اور نعمت پوری ہوئی اور خدا راضی ہوا اب جو کوئی اسکا انکار کرے تو اوسنے خدا اور رسول کی تکذیب کی اگر کوئی سنی صاحب واعظ جی کی طرح یہان بھی کہین کہ ولایت سے مراد دوستی اور محبت ہے تو یہ بات نامعقول ہے اس سبب سے کہ خود جناب رسول خدا نے من بعدی کی قید لگادی ہے پس اسکے یہ معنے ہونگے کہ جناب

---

[1] صفحہ ۵۴۹ مجلد مذکور عبقات ۱۲ منہ

رسول خدا کے سامنے دوستی و محبت جناب امیر علیہ السلام کی کچھ ضروری نہ تھی کہ بعد آپ کی ضروری ہوئی اور
یہ بات محل اور بے معنی ہے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ ولایت سے مراد خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن
ابراہیم النطنزی نے کتاب الخصائص میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور یہ وہی کتاب کی عبارت ہے
عن ابی ہریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وہو یوم غدیر خم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی
فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب
بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولائی ومولی کل مسلم فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا کتب لہ صیام ستین شہرا انتہی [1] یعنی ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ذوالحجہ
کی اٹھارویں کا اور وہ روز غدیر خم ہے جس وقت کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ علی کا پکڑا اور
فرمایا کہ کیا میں مومنوں کی جانوں سے اولی نہیں ہوں سب نے کہا کہ ہاں یا رسول خدا آپ نے فرمایا کہ جس
شخص کا میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے پس کہا عمر بن خطاب نے کہ ای بیٹے ابو طالب کے آج ہوئے تم مولا
میرے اور مولا ہر مسلمان کے پس نازل کیا اللہ نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
دینا لکھے جاوینگے اوسکے واسطے روزے ساٹھ مہینے کے انتہی ای منصفو انصاف سے جواب دو کہ اٹھارویں
ذیحجہ یعنی روز عید غدیر کا اسقدر شرف کہ اوس دن کا روزہ ساٹھ مہینے کے روزے کی برابر ہو کس سبب سے
ہوسکتا ہے اور اوس دن دین کیون کامل ہوا اور نعمت خدا کیون پوری ہوئی کیا فقط اسی سبب سے کہ جناب
رسول خدا نے جناب امیر کو سب مومنوں کا دوست قرار دیا حاشا وکلا ایسے امور عظیم نہیں ہوسکتے مگر کسی امر عظیم
کے سبب سے اور وہ بعد رسالت کی اسلام میں سوای نصب امام و خلیفہ کے اور کون سا امر ہوسکتا ہے میں نے بخوف
طوالت فقط چند علمائے اعلام اہل سنت وجماعت کی عبارت یہاں نقل کی ہے جس شخص کو اسقدر
کافی نہو وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے اور باقی اس آیت کی تحقیق شان نزول انشاء
اللہ تعالی ضمن دلائل قسم سوم میں بیان کیجائیگی **قولہ** اور حدیث کا مضمون جو شیعہ نے سمجھا ہے بالکل باطل ہے
کیونکہ مولی کا لفظ کئی معنی رکھتا ہے چنانچہ کتب لغت مثل لطائف وصراح وغیرہ میں مولی بفتح میم ولام بمعنی

---

[1] صفحہ ۵۵ مجلد مذکور عبقات ۱۲ منہ

یار و غلام و ہمسایہ و ناصر یعنی مددگار و خداوند و مہتر و معتِق و معتَق و یاری دہندہ و نعمت دادہ شدہ و صاحب و محب و صادق
وغیرہ وغیرہ پایا گیا تو ایسی حالت میں معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و
قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا جیسا کہ شیعہ نے لکھا ہے **اقول** واعظ صاحب نے اس عبارت میں مولی کے
بہت سے معنی کتب لغت سے لکھے گئے ہیں سوا خدا و خداوند رسالت اون معانی کے لکھے ہیں کہ جو اس حدیث
میں مقصود و مراد نہیں ہیں تاکہ ہو لیکن چونکہ کلمہ حق زبان پہ جاری ہو جاتا ہے لہذا اونکی عبارت اخیرہ سے
صاف ثابت ہو گیا کہ جو معنی کہ مقصود شیعہ ہیں اون پر بھی یہ لفظ حدیث دلالت کرتا ہے ورنہ وہ یہ نہ
کہتے کہ معنی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا
جیسا کہ شیعہ نے لکھا ہے اسواسطے کہ شیعوں کی طرف سے جو عبارت کہ واعظ صاحب نے نقل کی ہے
اوسکے یہ اخیر الفاظ ہیں کہ پس حضرت علی کی خلافت بنص جلی اور حدیث صریح سے ثابت ہوئی پس خود
واعظ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ لفظ مولی خلافت پر دلالت کرتا ہے لیکن چونکہ کثیر المعنی ہے لہذا اسکی
مشترکہ میں سے بعض معنی کا حدیث بالا میں متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا لہذا ہمارے
ذمہ فقط یہ بات رہ گئی کہ ہم دلائل و قرائن سے ثابت کر دیں کہ لفظ مولی کے معنی مشترکہ میں سے اس حدیث غدیر
میں خلافت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام مراد ہے اب ہم واعظ صاحب سے کہتے ہیں کہ علمائے
سنت ہم بسر و چشم اس بات کو ثابت کرینگے اور بحمد اللہ و عونہ موجود ہیں لیکن چونکہ آپ ایک مطلب کو متفرق
و مکرر بیان کرتے ہیں لہذا آپکی کل عبارت نقل کرنیکے بعد ہم اپنی ادلہ قاطعہ لکھنا شروع کرینگے تاکہ ہماری تقریر
متفرق و پریشان نہو جاوے واللہ المستعان وعلیہ التکلان **قولہ** اور اس حدیث کا اصل واقع جیسا کہ مشکوۃ مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی کے صفحہ ۵۶۵ میں منقول ہے اسطرح پر ہے کہ جب آنحضرت غدیر خم میں تشریف لائے تو حضرت
علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم
وال من والاہ و عاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئا یا ابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولی کل مومن و
مومنۃ رواہ احمد مختصر اس کا یہ یعنی فرمایا رسول خدا نے کیا تم نہیں جانتے کہ میں قریب تر اور اولی تر ہوں مومنوں کے
ساتھ اونکی جانوں سے صحابہ نے کہا کہ حق ہے آپ ویسے ہی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یا خدایا جس کا

ہین یا اوسکا دوست و محب ہون پس حضرت علی بھی اوسکا دوست و محب ہی خداوندا دوست رکھ اوسکو جو دوست
رکھے حضرت علی کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے حضرت علی کو اسکے بعد حضرت عمر حضرت علی سے ملے پس کہا
عمر نے کہ اسے بیٹے ابیطالب کے خوشی ہو خوشی آپ ہوگئے صبح و شام یعنی ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت
مسلمان کا اقول اس عبارت مین واعظ صاحب نے یہہ چالاکی کی ہی کہ مولی کی معنی دوست و محب کے
لکھے ہین تاکہ عوام سمجھین کہ حدیث کا بھی مطلب ہی اس سبب سے کہ وہ بیچارے عربی نہین جانتے واعظ صاحب کو
چاہیے تھا کہ جس لفظ کے معنون مین نزاع تھا اوسکو بعینہ لکھدیتے یعنی اسطرح لکھتے کہ جس شخص کا مین اوسکا
مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے تاکہ عوام خود سمجھ جاتے اور دام کید و مکر مین نہ آتے لیکن اس سے کیا ہوتا
ان کید الشیطان کان ضعیفا یہان حضرت عمر کا قول جو اونھون نے نقل کیا ہے اوسی سے اونکی قلعی کھلگئی اور معلوم
ہوگیا کہ مولی سے مراد اس حدیث مین فقط دوست نہین ہی ورنہ عمر صاحب کا کلام مہمل و بیمعنی و بے موقع ہوجاتا
دوسرا اس سبب سے کہ اگر جناب رسولخدا نے جناب امیر سے فقط دوستی کرنیکا حکم دیا تھا تو اوسکی بابت حضرت
عمر کو مبارکباد دینے کی کیا ضرورت تھی یہہ کونسا ایسا امر عظیم و عجیب تھا ہر مومن آپس مین ایک
دوسرے کا دوست ہی اور حضرت عمر کے قول مین جو لفظ بخٍ ہی اوسکا ترجمہ واعظ صاحب نے عوام کے فریب دینے کیلئے
خوشی ہو خوشی لکھا ہے لیکن یہہ جو مثل مشہور ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد وہ خود اپنی اس کید کو بھول گئے
اور صفحہ سوا مین جہان روضۃ الصفا کی عبارت کی وہ نقل کی ہی اوسکا ترجمہ یون لکھدیا کہ حضرت عمر نے
فرمایا کہ مبارکباد ہو آپکو اسے ابن ابیطالب اور یہہ امر ظاہر ہی کہ مبارکباد ایسی ہی مقام پر کسیکو دیجاتی ہی
کہ وہ کسی مرتبہ عالی پر فائز ہوا ہو پس یہان فقط دوستی کیونکر مراد ہو سکتی ہی جو مومنین کی آپس مین ایک
معمولی بات ہی دوسرے اس سبب سے کہ ہر چند واعظ صاحب نے حضرت عمر کے قول کے معنی صحیح نہین لکھے مگر
تاہم اونھین کے لکھے ہوئے معنون سے ہم استدلال کرتے ہین کہ اسکا کیا معنی کہ آپ ہوئے صبح و شام یعنی ہر وقت
مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے کیا پہلے دشمن تھے جو یہہ کہدیا ہی کہ وہ دوست ہوئے علاوہ اسکے کون عاقل
اسکو تسلیم کریگا کہ اسقدر اہتمام اور مجمع عام جناب رسولخدا نے فقط اس بات کو فرمانے کے لیئے کیا تھا
کہ لوگ علی کو اپنا دوست سمجھین حالانکہ احکام دین مین سے کسی حکم کی تبلیغ کیلئے عادۃً نہین ہوا کہ آپنے یہہ اہتمام

تبلیغ فرمایا ہو پس ظاہر ہوگیا کہ یہ امر اہم سوا ے خلافت اور وصایت کے اور کوئی دوسرا نہین ہو سکتا اب یہان
ایک اور لطیفہ سنیے کہ واعظ صاحب نے شیعون کا یہ قول ہے کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی سے مراد فقط دوست
اور محب نہین ہے ص ۱۳۰ مذکور مین کچھ تعرض کیا ہے لہذا مجھکو یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ مین اونکے اقوال کو یہان
نقل کرکے اوسکا جواب لکھدون تاکہ ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ واعظ صاحب کو کیا خوب طریقہ استدلال
معلوم ہے **قولہ** یہان شیعون کو ایک اور خبط پیدا ہو گیا ہے کہتے ہین کہ اہل سنت جو حدیث مذکور مین لیے
کے معنی دوست اور محب لکھتے ہین تو ہم اونسے پوچھتے ہین کہ کیا غدیر خم سے پہلے جناب علی امیر المومنین کے عدو تھے
جو اوس دن مین دوست قرار دیے گئے کیا وہ آگے کسی کے دوست نہین بنتے تھے الخ اس جسیر پوز قول کی جواب
تو بہت ہین مگر عدم گنجایش سے صرف چند فقرات نہایت اختصار سے لکھتا ہون (۱) پارہ لا یحب اللہ کے
سورۃ المائدہ مین آیت ذیل کو دیکھو جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۱ کے حاشیہ پر لکھی گئی ہے انما ولیکم اللہ ورسولہ و
الذین امنوا الایۃ یعنی سوا اسکے نہین کہ دوست تمہارا ہے اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یعنی
حضرت علی پھر کیا شیعہ بتائین کہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے بزعم شیعہ معاذ اللہ حق تعالے اور نبی صلعم حضرت
علی مومنین کے دشمن تھے یا کیا **اقول** تمام دنیا بھر کے سنیون مین سے جو مثل واعظ صاحب کے جاہل اور نافہم
اور سفیہ نہ ہوگا وہ اس بات کو جانتا ہوگا کہ شیعہ اس آیۃ وافی ہدایہ سے جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب کی
امامت پر استدلال کرتے ہین اور ولی کے معنی اولی بالتصرف کے سمجھتے ہین جسطرح کہ حدیث غدیر مین مولی
کے معنی ہین اب ہم واعظ صاحب سے پوچھتے ہین کہ آپ نے اس آیت مین ولی کے معنی دوست کہان سے لکھے اگر
اہل سنت کی تفاسیر و تراجم کی بنا پر لکھے ہین تو شیعہ اوسکا ہمکو مانینگے اور اگر اپنے زعم ناقص مین شیعون کے
یہان سے لکھے ہین تو آپ کو چاہیے تھا کہ پہلے اونکے یہان کی کتب معتبرہ سے اس بات کو ثابت کرتے کہ اس
آیت مین ولی سے مراد دوست ہے بعد اوسکے یہہ جواب مہمل دیتے اور یہہ محال ہے اس سبب سے کہ اس آیت مین اگر
ولی کے معنی دوست کے لیے جائین تو ہرگز صحیح و درست نہین ہو سکتی پس شیعون کی کتابون سے اس بات کا
ثابت ہونا غیر ممکن ہے کہ اس آیہ کریمہ مین لفظ ولی بمعنی دوست معین ہے تو آپ کا یہہ جواب بالکل لوچ اور بیجر
اور بادر ہوا ہے مگر مجھے اس بات کا یقین ہے کہ واعظ صاحب بھی ایسے جاہل نہین ہین کہ اسکو نہ سمجھتے ہون بلکہ

تجاہل کرتے ہین اور عوام کو فریب دینے کے لیے ولی کے معنی دوست کر لکھدیے ہین اور باقی یہ بحث صلا
پر جو واعظ صاحب کا حاشیہ ہے اوسکے جواب مین لکھا جائیگا فانتظر قولہ (۳) حق سبحانہ و تعالی پارۂ اکیل
مااوحی کی سورۃ الاحزاب مین فرماتا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم الآیۃ تفسیر رؤفی مطبوعہ بمبی کی جلد ۲ مین
صفحہ ۲۳۸ پر اس آیت کا ترجمہ یون لکھا ہے کہ پیغمبر بہت شفقت والا ہے مسلمانون پر جانون اونکے سے
نسبت کامون مین پس ہم شیعہ سے مستفسر ہین کہ اس آیت سے پہلی جناب سید المرسلین مسلمانون پر ظہر اور تحکم کرنیوالے
تھے یا کیا استغفر اللہ **اقول** یہ جواب پہلے جواب سے بھی زیادہ عجیب ہے کہ لفظ اولی جو اس آیہ کریمہ مین ہے وہی بعینہ
حدیث غدیر مین بھی ہے بلکہ اسی آیت کی بنا پر جناب رسول خدا نے مسلمانون سے خطاب کرکے فرمایا
کہ الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم جیسا کہ واعظ صاحب نے ص ۹ کی سطر ۱ مین حدیث غدیر کے شروع
مین لکھا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ شیعہ اولی کے معنی اولی بالتصرف کے سمجھتے ہین اور مراد اس سے یہ ہے کہ جو خود شاہ
عبد القادر صاحب موضح القرآن نے اس آیت کی ذیل تفسیر مین لکھی ہے **ف** نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان و مال
مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ مین ڈالنی روا نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہے
انتہی الفضل ما شہدت بہ الاعداء دیکھو سنیو شیعہ اسطرح اپنے مذہب حق کو تمھاری معتبر کتابون سے ثابت
کرسکتے ہین کہ جو اولی کے معنی وہ خود لیتے تھے وہی شاہ عبد القادر صاحب کے کلام سے بخوبی ثابت ہوگئی اور اسوقت
یہ تفسیر موضح القرآن تمام ہندوستان مین مشہور و متداول ہے اور کوئی قرآن مترجم سنیون کے یہان اس
زمانے مین نہین چھپتا ہے کہ جسپر یہ تفسیر نہ چڑھائی جاتی ہو مگر شاذ و نادر اور تمام ہندوستان کے سنی اسپر ایمان
لائے ہین اور کوئی اس تفسیر کے ایک حرف کا انکار نہین کرسکتا پس جو معنی اولی کے اس آیت مین ہین کوئی
وجہ نہین ہے کہ وہی معنی حدیث غدیر مین نہون اور جو معنی کہ اولی کے ہونگے وہی معنی خواہ مخواہ مولی کے
بھی ہونگے ورنہ جناب رسول خدا حدیث کی تمہید مین اس لفظ کو نہ لاتے اور اس آیت کی طرف اشارہ
نفرماتے پس جب ثابت ہوگیا کہ مولی اس حدیث مین بمعنی اولی بالتصرف ہے جیسے کہ اولی ابتداے حدیث
و آیہ مشار الیہا مین ہے تو امامت جناب امیر علیہ السلام کی بھی بالیقین وجوہ ثابت ہوگئی اس سبب سے
کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس کا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس جس طرح کہ جناب

نہین اتا ہی کہ سابق مین وہ صفت آپ مین موجود نہی ہو تو ہم جواب دینگی کہ قیاس حدیث غدیر کا اور ایات و احادیث پر قیاس مع الفارق ہی اور فارق امین اہتمام جناب خیر البشر و تہنیت حضرت عمر و دیگر قرائن و اعمدہ دلائل ظاہرہ ہین کما مر انفا و سیجی بالبقی انشاء اللہ تعالی **قولہ** ۳ ہم جملہ دلائل سی درگذری **اقول** آپکی دلائل ہی ایسی مہمل ہین سوا اونسی درگذر نیکی اور آپکو چارہ ہی کیا ہی **قولہ** اہل شیعہ ایہ تطہیر کی حقیقت کو دیکھین جو اس کتاب کی صفحہ ۵ پر گذری ہی پھر فرمائین کہ اہلبیت پاک بزعم شیعہ ایت تطہیر کی نازل ہونیسی پہلے معاذ اللہ پلید تھی یا کیا انہو یا بعد مین فذلک **اقول** ای شخص عقل کے دشمن یہہ ایت تطہیر سے کہان ثابت ہوتا ہی کہ قبل اس ایت کی نازل ہونیکی اہلبیت علیہم السلام پاک نہ تھی اور حدیث غدیر سی تو بموجب کی اور نیز حضرت عمر کے کلام سی خصوصا بخوبی ثابت ہی کہ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام اوس روز بارگاہ صمدیت و پیشگاہ رسالت سی نعمت تازہ عطا ہوی تھی یعنی خلافت و امامت ورنہ جناب رسولخدا اسقدر اہتمام اس حکم محکم کی تبلیغ مین نکرتی اور حضرت عمر مبارکباد دیتی اور ظاہر ہی کہ کسی نئی بات پر کہ جو انسان کو حاصل ہو مبارکباد دیجاتی ہی اسی سبب سی شیعہ کہتی ہین کہ کیا روز خم غدیر سے پہلے سب مومنین جناب امیر کو دوست نہ تھی اوسی روز یہہ نئی بات ہوی تھی کہ جسکی واسطے جناب رسولخدا نی اسقدر اہتمام کیا اور حضرت عمر نی مبارکباد دی اور سنیون کو اسکا جواب کچھہ نہین اتا سواے ایسی ہی مہمل باتون کے کہ جو یہان واعظ صاحب نی کی ہین **قولہ** یا اللہ اس فرقہ دور از راہ راست افتادہ کو راہ راست پر لا **اقول** یہہ ویسی ہی دعا ہی کہ جیسے ابو جہل نی روز جنگ بدر اپنی اور مسلمانون کی باب مین کی تھی چونکہ یہہ بیان اوسکی لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی لہذا اوس سے اعراض کرتا ہون اگر سننا ہی چاہتی تو اپنی ہی کتابون مین دیکھہ لین اب اس مقام پر جوابات واعظ صاحب کہ جو ص ۱۲ سی ۱۳ تک تھی ختم ہوگئی اور ناظرین نی بھی سب ملاحظہ کر لی لہذا پھر مین اپنی بحث اول کیطرف رجوع کرتا ہون واضح ہو کہ واعظ صاحب نی صفحہ ۹ مین سطر ۱ تک جو کچھہ مہمل و بیہودہ دلیل تقریر کی تھی اوسکا جواب مختصر مین لکھہ چکا ہون اور اوسکی مابعد مین دو دلیلین مختصر اوسی مضمون تحفہ اثنا عشریہ سی سرقہ کرکے لکھی ہین اور بعد اوسکی پھر اور کچھہ کلام مہمل کیا ہی لہذا اب مین بعون اللہ تعالی مقدمات اثبات خلافت و وصایت و امامت شاہ ولایت کو شروع کرتا ہون اور انشاء اللہ تعالی بعد اتمام مقصد و مرام واعظ صاحب کی باقی کلام نافرجام سے کے نقص و ابرام

کی طرف متوجہ ہونگا جسکے کان ہون وہ اس صحبت کو سنے اور جسکی آنکھین ہون وہ بامعان نظر ملاحظہ کرے ساقی نامہ

از مولف کتاب غفراللہ لہ ولوالدیہ

چہ جامے کہ چون مہر معمور نور   چہ آبی کہ نامش شراب طہور

صلا دہ بہر مومن متقی   کہ دارد بدل مہر وحب علی

پیاپے بدہ جام خورشید رنگ   کہ بزداید از شیشۂ قلب زنگ

گہ از خمر انہار خلد برین   کہ باشد درو لذت شاربین

کہ ظاہر ازو نہ باطن بود   ہم آب او غیر آسن بود

گہ از بادہ وار اسند از زبان   تغیر نیابد گہے طعم آن

بدہ جرعہ از کمال کرم   کہ چسپید لبہم از حلاوت بہم

کہ نوشم یکے را بیاد نبی   خورم دیگرے را بنام علی

چو از شراب این ہر شوم تر دماغ   بی راہ دین برفروزم چراغ

کہ از نور حق باشد او مقتبس   نہ از نار دنیا بود مقتبس

فروزان شد از نور او این چراغ   کہ از پرتوش راغ شد رشک باغ

سویدائے شان گشت مثل سپند   کہ سوزند از بہر دفع گزند

زمین و زمان ہر دو پر نور شد   ہمہ ظلمت کفر کافور شد

دران روز فرخ کہ نوروز بود   بہ برج شرف عالم افروز بود

بیا ساقیا جام زرین بیار   دران جام خوش آب تشین بیار

نخواہم کہ تنہا خورم این شراب   کہ دارم ز اخوان تشنیم خود آب

شراب مصفی مے لعل گون   ولا غول فیہا ولا ینزفون

گہ از مزج کافور گہ زنجبیل   گہ از کوثر و گاہ از سلسبیل

اگر تشنگی سوزتش را تاب   بیامیز از نہر با آب تاب

ولیکن اقتصار ای فدای تو من   بدہ ساغرے ہم ز نہر لبن

ز نہرے کہ باشد در و شہد ناب   فروزان تر از چشمۂ آفتاب

رحیقے کہ از مسک دارد ختام   بدہ زان مے ناب ساقی دو جام

نبی آنکہ او سرور انبیاست   علی آنکہ او افسر اوصیاست

چراغے کہ نورش چو پیدا شود   رہ حق ز باطل ہویدا شود

بود نور حق آن بشیر و نذیر   کہ خواندش حق او سراج منیر

ز رشکے کہ این نور افروختہ   دل دشمنان از غضب سوختہ

بگویم از ایشان کہ موتوا بغیظ   کہ شد مہر طالع درایام قیظ

گذشتہ بد از ماہ حج ہشت و دہ   کہ خورشید آمد بہ برج بره

خدا کرد اکمال دین مبین   ہم اتمام نعمت پی مومنین

---

۱ لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون ۲۳ جزو ۳۷ سورہ والصافات ۲ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا ۱۲ جزو ۲۹ سورۃ الدہر ۳ یسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا عینا فیہا تسمی سلسبیلا ۱۲ جزو ۲۹ سورۃ الدہر ۴ وانہار من خمرۃ للشاربین جزو ۲۶ سورہ محمد ۵ فیہا انہار من ماء غیر آسن ۱۲ جزو ۲۶ سورہ محمد ۶ وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ جزو ۲۶ سورہ محمد ۷ وانہار من عسل مصفی جزو ۲۶ سورہ محمد ۸ یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک ۱۲ جزو ۳۰ سورۃ المطففین ۹ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ۱۲ جزو ۲۲ سورۃ الاحزاب ۱۰ قل موتوا بغیظکم جزو ۴ سورہ آل عمران

۱۱ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۱۲ جزو ۶ سورۃ المائدہ

رضا شد از دین اسلام شد — همه کار امت سرانجام شد
که بنشست هادی بجای نذیر[1] — بحکم خدای علیم و خبیر

که داند محل رسالت جز او[2] — که داند مقر امامت جز او
که او هست عالم بما فی الصدور — نه غیرش بود واقف این امور

کند هر که را خواهد او اختیار[3] — جز او را به برگزیدن چه کار
ز درگاه او جبرئیل امین — بیامد بر سید المرسلین

بیاورد آن آیه دلفروز — کزو شب گشت از نور مثل روز
نبی را به تبلیغ مامور کرد[4] — دل اهل ایمان پر از نور کرد

حدیث پیمبر بیان می کنم — سخنهای حق را عیان می کنم
که چون کرد سید به خم غدیر — علی را بر امت امام و امیر

نترسم ز بسیاری دشمنان — اگر یار باشد خدای جهان
همین هست آن نور افشان چراغ — کزو شد دل دشمنان داغ داغ

واضح ہو کہ حضرت آدم کے وقت سے سب انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا یہی دستور رہا ہے کہ اپنی حیات میں قبل وفات اپنی اولاد یا عزیز و اقارب میں سے ایک شخص کو اپنا وصی و خلیفہ و جانشین مقرر فرما دیتے تھے تاکہ بعد اونکی امت اضلال و اغواے شیاطین جن و انس کے سبب سے ضلالت و گمراہی میں مبتلا نہو چنانچہ **اول** حضرت آدم صفی اللہ نے حضرت شیث ہبۃ اللہ اپنے فرزند ارجمند کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا چنانچہ کتاب روضۃ الصفا جلد اول چھاپہ نولکشور کی صفحہ ۱۲ میں ہے کہ و شیث را کہ اعقل و اجمل فرزندان بود وصی و ولیعہد خویش ساختہ بر ایشان والی گردانید و نیز تاریخ کامل علامہ ابن اثیر جلد اول مطبوع مطبع ذات التحریر مصر کی ص ۲۷ میں ہے وہو وصی آدم یعنی وہی شیث وصی آدم کے تھے و تاریخ علامہ ابن الوردی مطبوع مطبع وہبیہ مصر جلد اول کی ص ۹ میں ہے و بعد قتل ہابیل ولد لآدم شیث لمضی مائتین و ثلاثین سنۃ من عمر آدم و ہو وصی آدم و تفسیر شیث ہبۃ اللہ یعنی بعد قتل ہابیل کے پیدا ہوے واسطے حضرت آدم کے شیث بعد گذرنے دو سو تیس برس کے عمر سے آدم کے اور وہی شیث وصی ہیں آدم کے اور تفسیر شیث کی ہبۃ اللہ ہے **انتہی**
دوم حضرت شیث نے اپنے صاحبزادے حضرت انوش کو اپنا خلیفہ و ولیعہد کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کی جلد اول ص ۱۹ میں ہے ان شیثا لما مرض اوصی الی ابنہ انوش و مات یعنی تحقیق شیث جس وقت بیمار ہوئے

[1] انما انت منذر و لکل قوم هاد ۱۳ سورۂ رعد [2] الله اعلم حیث یجعل رسالته جزو ۸ سوره انعام [3] و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لهم الخیرة سبحان الله و تعالی عما یشرکون و ربک یعلم ما تکن صدورهم و ما یعلنون ۲۰ جزو ۲۸ سورة القصص
[4] یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته و الله یعصمک من الناس ۶ جزو ۵ سورة المائده

تو وصی کیا اپنے بیٹے انوش کو اور انتقال فرمایا و نیز روضۃ الصفا مذکور کی جلد اول ص ۱۵ مین ہے
و چون شیث را هنگام رحلت نزدیک امد انوش را وصی کردانیده زمام حل و عقد امور بنی ادم را
در قبضه کفایت او نهاد سوم حضرت انوش نے اپنے صاحبزادے قینان کو اپنا وصی و خلیفه
کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص ۳۰ مین ہے والیه الوصیة یعنی طرف اونہین قینان کی وصیت
ہے و نیز کتاب روضۃ الصفا مذکور کے ص ۱۵ مین ہے کہ قینان بن انوش بنابر وصیت پدر
ریاست بنی ادم تعلق بدو گرفت چہارم حضرت قینان نے اپنے صاحبزادے مہلائیل
کو وصی و خلیفه کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص سطور مین ہے و ولد قینان مہلائیل
و نفر اکثیر امعه والیه الوصیة یعنی قینان کے بیٹے مہلائیل تھے اور اونکے ساتھ بہت سے اولاد بھی اور وصیت
اونہین مہلائیل کی طرف تھی و نیز روضۃ الصفا مذکور صفحہ سطور مین ہے ذکر مہلائیل بن قینان بموجب اشارت
پدر حکومت عالمیان بدو قرار گرفت پنجم مہلائیل نے اپنے صاحبزادے یرد کو اپنا وصی کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص
سطور مین ہے و ولد مہلائیل یرد و ہو الیارد و نفر امعه والیه الوصیة یعنی مہلائیل کے بیٹے یرد تھے اور اونکو یارد بھی
کہتے ہین اور اور بھی بیٹے تھے اور وصیت اونہین یرد کی طرف تھی ششم یرد نے حضرت ادریس کو اپنا وصی و خلیفه
مقرر کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے صفحہ سطور مین ہے فولد یرد حنوخ و ہو ادریس النبی و نفر امعه والیه الوصیة
یعنی یرد کے بیٹے حنوخ تھے اور یہ ادریس پیغمبر کا نام ہے اور اور بھی بیٹے تھے اور وصیت ادریس ہی کی طرف
تھی ہفتم حضرت ادریس نے اپنے صاحبزادے متوشلخ کو اپنا وصی و خلیفه کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے ص سطور
مین ہے و ولد خنوخ متوشلخ و نفر امعه والیه الوصیة یعنی اور خنوخ یعنی ادریس کے بیٹے متوشلخ تھے اور اور بھی بیٹے
تھے اور اونہین متوشلخ کی طرف وصیت تھی و نیز اسی کتاب کے ص ۲۱ مین ہے و عاش بعد ما ولد متوشلخ ثلاث مائة
سنة ثم رفع و استخلف خنوخ علی امر ولده و امر امته یعنی پس دنیا مین رہے حضرت ادریس بعد پیدا ہونے متوشلخ کے
تین سو برس بعد اوسکے اوٹھا لیے گئے آسمان پر اور خلیفه کیا اونہین متوشلخ کو خنوخ یعنی ادریس نے اپنی اولاد کے
امور مین اور خدا کے امور مین ہشتم متوشلخ نے اپنے صاحبزادے لمک کو اپنا وصی و خلیفه کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے
صفحہ سطور مین ہے فکان کل ما عاش متوشلخ تسع مائة سنة و سبعا و عشرین سنة ثم مات و اوصی الی ابنه لمک

وکان لمک بینما قومد اخ یعنی حضرت متوشلخ کی عمر نوسو ستائیس برس کی ہوئی بعد اوسکی انتقال
کیا اور اپنے بیٹے لمک کو وصی کیا پس لمک اپنی قوم کو وعظ کرتے تھے واضح ہو کہ یہہ لمک حضرت
نوح علیہ السلام کے والد ہین اور انکو لامک اور لامخ بھی کہتے ہین پہر حضرت نوح نے حضرت سام
اپنے بڑے صاحبزادے کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا چنانچہ تاریخ کامل مذکور کے صفحہ ۲۰ مین یہہ عبارت
ہے ولما حضرت نوحا الوفاة قیل لہ کیف رایت الدنیا قال کبیت لہ بابان دخلت من احدہما وخرجت
من الاخر واوصی الی ابنہ سام وکان اکبر ولدہ یعنی جس وقت حضرت نوح وفات فرمانے لگے تو کسی نے پوچھا
کہ اپنے دنیا کو کیسا دیکھا فرمایا کہ مانند ایک ایسے گھر کے کہ اوسمین دو دروازے ہون داخل ہوا مین ایک
دروازے سے اور نکل گیا دوسرے دروازے سے اور وصی کیا آپنے اپنے صاحبزادے حضرت سام کو
اور وہ آپکی سب اولاد مین بڑے تھے و نیز روضۃ الصفا چھاپہ نولکشور کے ص ۲۲ مین ہے کہ سام بن نوح
از کبار انبیائے مرسل است و حضرت نوح چون اورا از دیگر فرزندان بوفور خردمندی و کمال
ارجمندی و کثرت دانش و فراست تمام و صلاحیت نفس و نجابت ذات مستغنی و ممتاز یافت
منصب ولیعہدی و خلافت بدو تفویض فرمود و اسرار نبوت و غوامض رسالت باوی درمیان نہاد
و سایر اولاد را بمتابعت او وصیت کرد پہر حضرت ابراہیم نے حضرت اسحاق اپنے صاحبزادے کو اپنا ولیعہد
و خلیفہ کیا چنانچہ کتاب روضۃ الصفا کے ص ۸۴ مین ہے چون باری تعالی نعمتہای دینی و دنیوی
بر ابراہیم تمام کرد و جزائل انعام و افضال دربارہ او بتکمیل رسانید قابض ارواح را بنقش فرستادہ گفت
اگر اجابت فرماید روح پاکش را قبض کن والا بمقام خود باز گرد ملک الموت بمقتضی فرمان بمجلس او حاضر
گشت و صورت واقعہ معروض داشت ابراہیم مہلتی درمیان نہادہ میعادی تعیین فرمود و بکفایت بعضی
مہمات دینی و دنیوی کہ سرانجام آن در نظر بصیرت از ضروریات بود مشغول شد و اسحاق را در دیار شام ولی عہد
و خلیفہ گردانید یہہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ دیار شام کی تخصیص خلافت حضرت اسحاق مین اس سبب سے
ہے کہ عرب مین حضرت ابراہیم کے ولیعہد و خلیفہ حضرت اسماعیل آپکے بڑے صاحبزادے تھے پہر حضرت
اسماعیل نے اپنے صاحبزادے قیدار کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا کے صفحہ ۸۴ مین ہے چون اسماعیل

در آخر ایام حیات خویش آثار شیب و ضعف مشاہدہ فرمود قیدار را وصی و ولیعہد خویش گردانید
دوازدہم حضرت اسحق نے حضرت یعقوب کو اپنا وصی و خلیفہ کیا اور اس وصایت کی بابت سنیون نے
عجیب و غریب قصہ اپنی کتب تواریخ مین درج کیا ہے اور مین یہان روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور کے
ص ۴۵ سے نقل کرتا ہون انتہی عیص را دوست تر میداشت و رفقا یعقوب را و اسحاق در کبرسن بعارضہ
رمد مبتلا شدہ دیدہ ظاہرش از ملاحظہ مبصرات عاطل ماند و در خلال این احوال روزے اسحاق با فرزند
خود عیص کہ بشکار شغفے تمام داشت گفت مرا گوشت صید آرزوست و وظیفہ آنکہ بشکارے بدست آری
و بریان کردہ بمن رسانی تا دعا کنم کہ باری تعالی دربارہ تو یمن و برکت ارزانی دارد و عیص تیر و کمان برداشتہ
بجانب کوہ و صحرا شتافت و رفقا صورت حال را معلوم فرمودہ بنا بر وفور محبتے کہ با یعقوب
داشت بہ فور با او گفت کہ ای فرزند اسحاق با برادر تو عیص چنین و چنان گفت اکنون باید کہ ہمین لحظہ
بزغالہ کہ چند گاہ است کہ آن را پروردہ گشتہ و بریان کردہ پیش اسحاق بری و چون اعضاے
عیص بغایت پر موے بود رفقا اشارت کردہ کہ یعقوب پوست بزغالہ را بر ساعد کشد و در حین تکلم با پدر
آواز خود را تغییر دادہ در سخن گفتن تقلید عیص نماید و یعقوب بفرمودہ مادر مہربان عمل نمودہ بزغالہ بریان را
پیش اسحاق برد و اسحاق یعقوب را پیش خود طلبیدہ دست بر ساعد او نہاد و چون با یعقوب در سخن
آمدہ او نیز تکلم فرمود اسحاق گفت عجب حالتے ست کہ ساعد عیص مساس میکنم و نغمہ یعقوب می شنوم
انگاہ اسحاق بریان را خوردہ موافق مزاج شریف او افتادہ فرمود کہ بارک اللہ فی ولدک و جعل فیہم النبوۃ
والکتاب ارباب تاریخ آوردہ اند کہ ہفتاد ہزار کس از ذریۃ یعقوب بمرتبہ شریف نبوت فائز شدند
و چون عیص از شکار مراجعت نمود و از گوشت نخچیر طعامے ترتیب دادہ پیش پدر برد و گفت آنچہ از من
طلبیدہ بشتی آوردہ ام اسحق دانست کہ دران باب حیلہ واقع شدہ **انتہی** یہ بندہ ضعیف و نحیف کہتا ہے
کہ سنیون نے بہت سے جھوٹے قصے انبیا علیہم السلام کی نسبت اپنی کتابون مین درج کیے ہین ازانجملہ
ایک یہی ہے اور کچھ روضۃ الصفا پہ موقوف نہین ہے بلکہ ان حضرات کی اکثر کتب تواریخ وغیرہ
مین یہ قصہ مندرج ہے افسوس کہ یہ لوگ اسقدر نہین سمجھتے ہین کہ اس مین انبیا کی طرف کید و مکر کی نسبت

ہوتی ہے کون مسلم و دیندار اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ جو حق عیص کا تھا وہ حضرت یعقوب نے تمہید و مکر کر کے
خود لیلیا اور کچھ حضرت یعقوب اور حضرت اسحاق پر موقوف نہیں ہے بلکہ جناب باری تعالی عز اسمہ
کیطرف نسبت جہل کی ہوتی ہے اس سبب سے کہ بفرض محال اگر سنیون کے مذہب کی بنا پر حضرت اسحق حضرت
یعقوب اور اونکی والدہ کی دھوکے مین آگئی تو عیاذاً باللہ حق سبحانہ و تعالے کو کیونکر مغالطہ ہوا وہ تو عالم الغیب ہے
اور ہر شخص کے دلکے حال کو جانتا ہے وہ تو اس بات کو جانتا تھا کہ حضرت اسحاق عیص کے باب مین
دعا فرما رہے ہین پھر یہ دعا اوسکے حضرت یعقوب کے باب مین کیونکر قبول فرمائی تعالی اللہ عما یصفون
اور سبب اہل سنت و جماعت کی ان اکاذیب کا یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ سفینۂ اہلبیت سے متخلف اور اونکے
ساتھ تمسک کرنے سے منحرف ہین لہذا اس طرح کے قصہ ہائے باطلہ کتب یہود و نصاریٰ سے ان لوگون کو
ماخذ کرکے اپنی کتابون مین جمع کیے ہین اور چونکہ عصمت انبیا علیہم السلام کے قائل نہین ہین لہذا ایسے
افترا و بہتان سے پرہیز نہین کرتے اور مطلق نہین ڈرتے اور کتاب خدا کی طرف بھی تامل و امعان نظر
نہین کرتے تا ہم کو جا فقط بنتے ہین کمثل الحمار یحمل اسفارا ورنہ خود قرآن مجید و فرقان حمید اس قصہ باطلہ کا مکذب
ہے چنانچہ کئی جگہ اوسمین ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے حضرت اسحاق کے ساتھ حضرت یعقوب کی بشارت
بھی حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو دی تھی چنانچہ سورہ ہود مین ہے وامراته قائمة فضحکت فبشرناها
باسحق ومن وراء اسحق یعقوب یعنی اور زوجہ حضرت ابراہیم کی (یعنی حضرت سارہ) کھڑی ہوئی تھی
پس ہنسی (قوم لوط کی عذاب کا حال سنکے) پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ اسحاق کے اور بعد اسحاق کے
ساتھ یعقوب کے انتہی ونیز سورہ انبیا مین ہے ووہبنا له اسحق ویعقوب نافلة یعنی اور عطا کیا ہمنے او
ابراہیم کو اسحاق اور عطا کیا ہمنے اوسکو یعقوب زیادہ (یعنی آرزو بیٹے کی تھی حق سبحانہ و تعالی نے اوسکی
ساتھ پوتا بھی عطا کیا) انتہی ونیز سورہ ابراہیم مین ہے کہ وہبنا له اسحق ویعقوب یعنی عطا کیے ہمنے
اوسی ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب انتہی ونیز سورہ مریم مین بھی اسیطرح ہے ونیز سورہ عنکبوت مین بھی اسیطرح
پس ان آیات بینات سے ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم کو معلوم تھا کہ میرے یہان اسحاق اور اسحاق کے یہان
یعقوب پیدا ہونگے اور یہ دونون پیغمبر ہونگے اس سبب سے کہ عیص کا ذکر کہین قرآن مین نہین ہے حالانکہ وہ بڑے

بیٹے حضرت اسحاق کے تھے یعنی حضرت یعقوب سے پہلے پیدا ہوے تھے پس حق سبحانہ تعالی نے حضرت
اسحاق کے ساتھ جو فقط حضرت یعقوب کی بشارت حضرت ابراہیم کو دی تو وجہ تخصیص سوای نبوت کی اور کیا
ہے پس جب حضرت ابراہیم کو معلوم تھا تو ممکن نہین ہے کہ اپنے حضرت اسحاق کو نہ بتلایا ہو پس جب
حضرت اسحق جانتے تھے کہ یعقوب کو شرف نبوّت حاصل ہوگا اور عیص اوس سے محروم رہینگے تو پھر
کیونکر عیص کو زیادہ چاہتے تھے اور حضرت یعقوب کو چھوڑ کے عیص کیواسطے دعا کرنیکا ارادہ کیا
سنیون کے نزدیک گویا ابھی نہ وجہ رفقا آپ سے اعلم تھین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
سیزدہم حضرت یعقوب نے اپنے صاحبزادے حضرت یوسف کو اپنا خلیفہ و وصی کیا چنانچہ روضۃ الصفا
مذکور کے ص ۹۰ مین ہے چون اسرائیل دانست کہ از دست عزرائیل پای فرار و مجال قرار متصور نیست فرزندان
خود را خواندہ شرائط وصیت بجا آورد و یوسف را وصی و ولیعہد خود گردانید چہاردہم حضرت ایوب صابر
نے اپنے صاحبزادے حومل کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا چنانچہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر کے ص ۸۳ مین ہے ان
عمر ایوب کان ثلاثا وتسعین سنۃ وانہ اوصی عند موتہ الی ابنہ حومل یعنی عمر حضرت ایوب کی ترانوے
برس کی ہوے اور اپنے وفات کیوقت اپنے صاحبزادے حومل کو اپنا وصی کیا و نیز روضۃ الصفا مطبوعہ
مطبع نولکشور کے صفحہ ۹۰ مین حضرت ایوب کے اخر قصے مین لکھا ہے و در اخر ایام حیات و قریب وفات حومل را
کہ ارشد اولاد او بود وصی و ولی عہد خویش گردانیدہ بمہمات تجہیز و تکفین وصیت فرمود پانزدہم
حضرت موسی نے حضرت ہارون اپنے بھائی کو خلیفہ و جانشین مقرر کیا اور بعد حضرت ہارون کے اونکی اولاد مین
امامت و خلافت قائم کر دی چونکہ حضرت موسی مین اور ہمارے رسولخدا مین اور حضرت ہارون مین اور جناب
علی مرتضی علیہ السلام مین مشابہت تامہ ہے اور اس خلافت و وصایت کیلیے کسیقدر تفصیل کی ضرورت
ہے لہذا مین اسکو انشاء اللہ العزیز بعد اسکے عنقریب بیان کرونگا شانزدہم چونکہ حضرت ہارون کا انتقال
سامنے حضرت موسی کے ہوگیا لہذا حضرت موسی نے حضرت یوشع ابن نون اپنے عزیز قریب کو قریب وفات
اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا چنانچہ کتاب روضۃ الصفا جلد اول مطبوع نولکشور کے صفحہ ۹۳ مین
ہے کہ روز ششم از قوم را احضار کردہ مجلسی عظیم ساخت و یوشع را خلیفہ و وصی گردانید

و بنی اسرائیل را بعد از جوار الضمان حفظ الہی بوے سپرد و بتدبیر و رعایت مہمات ایشان وصیت کرد و سبابہ
را بمطاوعت و انقیاد او حجت گرفتہ فرمود کہ امروز ہفتم ماہ اذر است و سن من بصد و بست سال رسیدہ
و زمان رحلت نزدیک شدہ اکنون بندہ از بندگان خدا کہ بخلوص نیت از شما ممتاز است بر شما خلیفہ
ساختم و خداوند تعالی و فرشتگان زمین و آسمان را برین معنی گواہ گرفتم باید کہ در متابعت من
تقصیر روا ندارید مختصر یہ کہ حضرت یوشع نے حضرت کالب بن یوفنا کو اپنا خلیفہ و وصی مقرر کیا
چنانچہ کتاب روضۃ الصفا مذکور کے ص ۷۹ میں ہے و چون یوشع بنا بر استیلاے مرض بحرب نتوانست
رفت بہ دعای عقوبت کرد و کالوب بن یوفنا را طلبیدہ خلافت داد او را وصی و ولیعہد
گردانیدہ از جہان رحلت کرد و نیز تاریخ کامل مذکور کے ص ۸۷ میں ہے ثم توفاہ اللہ فاستخلف علی بنی اسرائیل
کالب بن یوفنا و کان عمر یوشع مائۃ و ستا و عشرین سنۃ یعنی پس وفات دی اللہ نے یوشع کو پس خلیفہ کیا انھون
نے بنی اسرائیل پر کالب بن یوفنا کو اور حضرت یوشع کی عمر ایک سو چھبیس برس کی تھی مختصر یہ کہ حضرت کالب
بن یوفنا نے اپنے صاحبزادے یوساموس کو اپنا خلیفہ و وصی کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے ص ۹۷
میں ہے و کالوب بمراسم اعمال نبوت و ریاست اشتغال نمود تا زمانے کہ وقت مفارقت از دنیا
نزدیک آمد و چون امارات ارتحال مشاہدہ فرمود یوساموس پسر خود را خلافت دادہ و ودیعت حیات بمتقاضی
اجل سپردہ گوہر زندگانی تسلیم قابض ارواح نمود مختصر یہ کہ حضرت الیاس نے حضرت الیسع کو اپنا وصی و
خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے ص ۱۰۰ میں ہے کہ و متقارب آن اوقات با الیسع بکوہ رفت و در آنجا
اسپے با آلات رکوب مجموع از آتش حراق ظاہر شد و الیاس پاے در رکاب آوردہ الیسع را بخلافت خود
وصیت کرد و جبہ صوف خود در وے پوشانیدہ ہمان لحظہ شہوات نفسانی از ان حضرت منقطع گشت
و تعلق او با عراض جسمانی فانی شد و حضرت الہی الیاس را در قباب عزت از نظر خلق محجوب گردانید مختصر یہ کہ
حضرت الیسع نے حضرت ذوالکفل کو اپنا وصی و خلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کے صفحہ ۱۰۱ میں حضرت
الیسع کے حالات میں لکھا ہے چون گاہے بنی اسرائیل متابعت وے بجا می آوردند گاہے مخالفت می نمودند
خاطر عاطرش ازین سبب ملول می بود و آخر الامر بحضرت عزت مناجات کردہ در خواست رفیق اعلی و مصاحبت

سفید انبیا مسلک نمود بعد از تقیق اجابت ذی الکفل را طلب فرمودہ خلافت داد و روح نازنین بحضرت رب العالمین فرستاد انتہت ۲۱ دیکہو حضرت داود نے اپنی صاحبزادے حضرت سلیمان کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر کیا اور اسپر خود کلام الہی شاہد ہی کہ ورث سلیمان داود پس کچہ ضرورت کسی کتاب سی سند لانے کی نہین ہی دیکہو حضرت عیسی نے حضرت شمعون کو اپنا وصی وخلیفہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مذکور کی ص ۱۳۶ مین لکہا ہی واز جملہ وصایا عیسی یکی آن بود کہ خدای تعالے مرا امر فرمودہ است کہ شمعون را بنیابت خلیفہ گردانم وحواریان خلافت وی را قبول کردند انتہی مین نے یہان فقط دو تین کتابون پر بخوف طوالت اکتفا کی ہی ورنہ کتب احادیث وتواریخ وسیر معتمدہ وکثیرہ اہلسنت وجماعت سی یہہ امر ثابت ہی کہ انبیا ومرسلین کا ہمیشہ سے یہی دستور وطریقہ رہا ہی کہ اپنی زندگی مین اپنا خلیفہ وولی عہد مقرر فرما جاتے تہی تا کہ امت اونکے بعد گمراہی مین مبتلا نہو حالانکہ وہ حضرات جانتے تہے کہ ہمارے بعد کوئی دوسرا نبی مبعوث ہوگا پس کیونکر سنیون کی زبردستی سے یہہ امر تسلیم کر لیا جا کہ جناب سید المرسلین وخاتم النبیین نے خلاف طریقہ انبیا وسلف اپنا کوئی وصی وخلیفہ مقرر نہین فرمایا حالانکہ حق سبحانہ وتعالی آپ سے خطاب کر کے فرماتا ہی کہ قل ما کنت بدعا من الرسل یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ مین کچہہ نیا رسولون مین سے نہین ہون انتہی اے حضرات اہلسنت وجماعت ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی کہ تم کیون کر اس بات کے قائل ہو کہ رحمۃ للعالمین نے اپنا کوئی خلیفہ وجانشین اپنی حیات مین مقرر نہین فرمایا کہ حافظ وحامی شریعت ومانع بدعت ورافع نزاع واختلاف امت ہوا اور اپنی رافت ورحمت کو امت پر سے اوٹہا لیا اور کچہہ ترحم نفرمایا اور اپنے بعد اونکو ضلالت وگمراہی مین چہوڑ گیا باوجودیکہ جانتے تہے کہ میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہوگا حاشا وکلا ہرگز کوئی منصف مزاج اسکو قبول نکریگا ذرا تم بنظر غور وانصاف ملاحظہ توکرو کہ حق سبحانہ تعالی اپنے حبیب کے باب مین کیا فرماتا ہے اور کسطرح اوسکی محبت وشفقت ورافت ورحمت سے مسلمانون کو آگاہ کرتا ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ترجمہ البتہ بتحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول تمہین مین سے دشوار ہے اوسپر رنج تمہارا حرص کرنیوالا ہے تمہاری ہدایت پر مومنون کے واسطے شفقت

کرنیوالا ہی مہربان ہے انتہی اب مین حضرت ہارون کی امامت وخلافت ووصایت کو بیان کرتا ہون جسکا
مینے وعدہ کیا تھا کتاب روضۃ الصفا جلد اوّل مطبع نولکشور کی ص ۷۰ مین ہے وچون صباح روز ہشتم که غره
نیسان بود طالع شد حضرت موسے ہارون را طلب کردہ امامت وخلافت خود را بدو تفویض فرمود واین
شغل را بحسب وصایت در نسل او بطناً بعد بطن مقرر گردانیدہ وامارت قنادیل وتجمیر بخور وتولیت قربان ہا بدو
مخصوص وجهت اصحاب مناصب وغیر ذالک برای او مفوض ساخت وتمامت بنی اسرائیل را برین معنی گواہ گرفته
مخالفت او و اولاد وے را بر ایشان حرام کردہ خون کسانی که خلاف ہارون وفرزندان او نمایند مباح گردانید
وبعد از انکه قربانی نمودند آتشی از آسمان فرود آمدہ ہمه را بخورد وچون این روز را تعظیم کنند وفضائل بسیار
گویند چه روز یکشنبه است که ابتداے خلقت عالم درین روز بودہ واول ہفته وغره ماه اول سال است و
اول روزے است که مردم اجتماع نمودہ بزیارت بیت المقدس حاضر آمدند واول روزیست که جهت ولایت
وخلافت ہارون قربانی کردند وآتش فرود آمدہ بر ہمہ قربانی ہا احاطه کرد انتہی موضع الحاجة بندہ
ضعیف اول کتاب مین مشابہت جناب سید المرسلین کی حضرت موسے کے ساتھ اور مشابہت حضرت ہارون
کی حضرت علی بن ابیطالب کے ساتھ بہ تفصیل مناسب لکھ چکا ہے اور یہہ حدیث شریف بھی نقل کی ہے کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی یعنی اے علی تو مجھسے بمنزلہ
ہارون کے ہے موسے سے مگر یہہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین انتہی اور یہہ حدیث اسقدر مشہور و
معروف ہے کہ کوئی شخص اہلسنت وجماعت مین سے انکار نہین کرسکتا اور انکے کتب صحاح
مین مذکور ہے اور اس حدیث کے بیان مین ایک جلد ضخیم کتاب مستطاب عبقات الانوار کی
مطبوع ومشتہر ہوچکی ہے کہ اوسکے نو سو چہتر صفحے ہین اور یہان اس عبارت روضۃ الصفا
سے علاوہ امامت وخلافت حضرت ہارون کی یہہ امر بھی ثابت ہوا کہ خلافت وامامت اونکی نسل
مین بطناً بعد بطن مقرر ہوئی جیسا کہ بنا بر مذہب حقہ جناب امیر کی اولاد مین مقرر ہوئی ونیز یہہ بھی معلوم ہوا
کہ جسدن حضرت موسے نے ہارون کو خلیفہ کیا وہ اوّل سال تھا اور اوسکو نوروز کہتے ہین اور احادیث صحیحہ
سے ثابت ہے کہ جسدن جناب رسولخدا نے جناب امیر علیہ السلام کو غدیر خم مین اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمایا وہ بحساب

قمری اٹھارویں تاریخ ذوالحجہ کی تھی اور بحساب سال شمسی روز نوروز تھا چونکہ میں نے اس مبحث میں اکثر عبارتیں
روضۃ الصفا سے نقل کی ہیں لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اوسکی توثیق بھی کردوں پس واضح ہو کہ شاہ عبدالعزیز
صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں بعد نقل قصہ تجہیز جیش اسامہ بن زید فرمایا ہے اور کتاب مذکور مطبوع مطبع نولکشور
کے صفحہ ۲۲۱ میں یہ عبارت موجود ہے این ہست آنچہ در روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و معارج و دیگر
تواریخ معتبرہ شیعہ و سنی موجود ہست اور خود واعظ صاحب نے اسی کتاب مجمع الاوصاف کے ص ۱۲۹ و ۱۳۳
میں لکھا ہے کہ تاریخ روضۃ الصفا مسلمہ فریقین ہے میں کہتا ہوں کہ شیعوں کے نزدیک اس کتاب کا
معتبر و مسلم ہونا یہ تو شاہ صاحب اور اونکے مرید واعظ صاحب کا افترائے محض و دروغ بیفروغ ہے اس سبب سے
کہ صاحب روضۃ الصفا سنی المذہب ہیں اور شیعہ سنیوں کی تصانیف کو کب معتبر و مسلم سمجھتے ہیں لیکن سنیونکے
اور اس کتاب کا معتبر سمجھا اور جو کچھ اوسمیں لکھا ہے اوسکا تسلیم کرنا بشہادت پیر و مرید لازم ہو گیا کہ خواہ مخواہ بنابر
اونکے مذہب کے یہ دو گواہ عادل ہیں اور ہمکو اب زیادہ توثیق کی ضرورت باقی نرہی اب ہم بعون اللہ تعالی
و حسن توفیقہ شروع کرتے ہیں بیان امامت و خلافت امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی
ابن ابیطالب میں واضح ہو کہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین ابتدائے بعثت و نبوت سے ہر موقع و مقام پر
کنایۃً و صراحۃً جناب امیر کی خلافت و امامت کو اکثر بیان فرمایا کرتے تھے اور مسلمانوں کو اس امر سے
آگاہ کیا کرتے تھے و نیز اقوال کے سوا آپکے افعال بھی اس امر پر شاہد تھے اور آیات متعددہ بھی اس
باب میں نازل ہوے ہیں چنانچہ سنیوں کی کتابوں سے یہ سب باتیں بخوبی ثابت ہیں لیکن جب آپنے
حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور مقام غدیر خم میں پہونچے تو وہاں آپ کو بحکم خداے عز و جل موافق طریقۂ
انبیاء سلف اپنا خلیفہ و جانشین و امام خلق بمجمع عام میں مقرر فرمایا اور کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہیں رکھا
اور ایک خطبہ فصیح و بلیغ و طویل و عریض ارشاد فرمایا اس باب میں ائمہ معصومین علیہم السلام سے کتب شیعہ بلکہ
کثرہم اللہ فی البریہ میں اسقدر احادیث و آثار منقول ہیں کہ اگر وہ سب لکھی جائیں تو ایک کتاب ضخیم ہو جاے
اور میں یہاں ایک روایت کی نقل بمع ترجمہ اکتفا کرتا ہوں کہ جو حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے اور وہ
خطبہ بیہار کہ غدیر خم بھی کہ جو جناب رسالت مآب نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا ہے اوس میں

مندرج ہے اور اس نقل کی چند وجوہ ہیں **وجہ اول** یہ ہے کہ علمائے شیعہ کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے
کہ مخالفین کے مقابلے میں انہیں کی کتابوں سے اپنے مذہب اور مطلب کو ثابت کرتے ہیں چنانچہ میں نے
بھی اس کتاب میں یہی بات کا التزام کیا ہے اور داب مناظرہ بھی یہی ہے اور علمائے اہلسنت وجماعت
کا بسبب عجز وبیچارگی کے یہ طریقہ ہے کہ اپنی ہی کتابوں کی حدیثیں اور روایتیں شیعوں کے مقابلے میں نقل
کرتے ہیں جیسا کہ واعظ صاحب نے بھی اس رسالہ مجمع الاوصاف میں کیا ہے پس غرض اس کی متوسطین شیعہ
جو کتب مناظرہ کو ملاحظہ کرتے ہیں تو اپنے یہاں کی روایات واحادیث پر کہ جو عربی زبان میں ہیں مطلع نہیں
ہوتے لہذا میں نے چاہا کہ اس خطبہ مبارکہ کی مضمون ہدایت مشحون سے وہ لوگ بھی مطلع ہو جائیں اور
حضرات سنیہ بھی جس طرح اپنے یہاں کی احادیث وروایات کو دیکھتے ہیں اسی طرح ہمارے یہاں کی بھی بعض احادیث
کو اس باب میں ملاحظہ کریں ہر چند کہ اردو میں کہ جو نہایت مختصر اور غیر فصیح زبان ہے ایسے کلام فصیح وبلیغ
وجامع ونافع کا کہ جو منقول ہے مہبط وحی ومعدن رسالت سے اس طور پر ترجمہ کرنا کہ مفہوم ومراد کلام بعینہ
ناظر کے فہم میں آجائے قوت بشری سے خارج ہے لیکن حتی الامکان میں نے اس امر کی نہایت رعایت
کی ہے ولا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا **وجہ دوم** یہ ہے کہ یہ خطبہ مبارکہ چونکہ کلام معجز نظام مخبر صادق ہے
لہذا بسبب فصاحت وبلاغت کی خود اپنی حقیقت پر دلیل بین وروشن ہے لہذا ممکن ہے کہ کوئی
راہ گم کردہ اسکے مطالعہ وملاحظہ سے ہدایت پاوے اور راہ راست پر آجاوے اس سبب سے کہ کلام حق میں
بڑا اثر ہوتا ہے چنانچہ کفار مکہ اگرچہ حقیت قرآن کے منکر تھے لیکن اکثر اونہیں سے اوسکی فصاحت و
بلاغت کی سبب سے ایمان لائے **وجہ سوم** یہ ہے کہ اس روایت صحیحہ اور خطبہ بلیغہ جامعہ کے اکثر اجزا
کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت میں موجود ہیں لہذا میں نے چاہا کہ پہلے اسکو اپنی کتابوں سے لکھوں
بعد اوسکے اسکے اجزا کو سنیوں کی کتابوں سے ثابت کروں تاکہ اتمام حجت بابلغ وجوہ واکمل طرق ہو جاوے
ہر چند کہ اکثر کتب شیعہ میں یہ روایت مع خطبہ موجود ہے مگر میں یہاں کتاب احتجاج علامہ طبرسی
مطبوع طہران کے صفحہ ۳۰ سے نقل کرتا ہوں حدثنی السید العالم العابد ابو جعفر مہدی ابن ابی حرب
الحسینی رضی اللہ عنہ قال اخبرنا الشیخ ابو علی الحسن بن الشیخ السعید ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ عنہ

قال اخبرنی الشیخ السعید الوالد ابو جعفر قدس اللہ روحہ قال اخبرنی جماعۃ عن ابی محمد ہارون بن موسے التلعکبری قال اخبرنا ابو علی محمد بن ہمام قال اخبرنا علی السوری قال اخبرنا ابو محمد العلوی من ولد الافطس وکان من عباد اللہ الصالحین قال حدثنا محمد بن موسے الہمدانی قال حدثنا محمد بن خالد الطیالسی قال حدثنا سیف بن عمیرہ وصالح بن عقبۃ جمیعا عن قیس بن سمعان عن علقمۃ بن محمد الحضرمی عن ابی جعفر محمد بن علی علیہما السلام انہ قال حج رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ من المدینۃ وقد بلغ جمیع الشرائع قومہ غیر الحج والولایۃ فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ جل اسمہ یقرئک السلام ویقول لک انی لم اقبض نبیا من انبیاے ولا رسولا من رسلی الا بعد اکمال دینی وتاکید حجتی وقد بقی علیک من ذالک فریضتان مما یحتاج ان تبلغہما قومک فریضۃ الحج وفریضۃ الولایۃ والخلافۃ من بعدک فانی لم اخل ارضی من حجۃ ولن اخلیہا ابدا فان اللہ جل ثناءہ یامرک ان یبلغ قومک الحج وتحج ویحج معک من استطاع الیہ سبیلا من اہل الحضر والاطراف والاعراب وتعلمہم من معالم حجہم مثل ما علمتہم من صلواتہم وزکوتہم وصیامہم وتوقفہم من ذلک علی مثال الذی وقفتہم علیہ من جمیع ما بلغتہم من الشرائع فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فی الناس الا ان رسول اللہ یرید الحج وان یعلمکم من ذلک مثل الذی علمکم من شرائع دینکم ویوقفکم من ذلک علی ما اوقفکم علیہ من غیرہ فخرج وخرج معہ الناس واصغوا الیہ لینظروا ما یصنع فیصنعوا مثلہ فحج بہم وبلغ من حج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من اہل المدینۃ واہل الاطراف والاعراب سبعین الف انسان او یزیدون علی نحو عدد اصحاب موسیٰ السبعین الف الذین اخذ علیہم بیعۃ ہارون فنکثوا واتبعوا العجل والسامری وکذلک اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ البیعۃ لعلی بالخلافۃ علی عدد اصحاب موسے فنکثوا واتبعوا العجل والسامری سنۃ بسنۃ ومثلا بمثل واتصلت التلبیۃ ما بین مکہ والمدینۃ فلما وقف بالموقف اتاہ جبرئیل عن اللہ عزوجل فقال یا محمد ان اللہ عزوجل یقرئک السلام ویقول لک انہ قد دنی اجلک ومدتک وانا مستقدمک علی ما لا بد منہ لا عنہ محیص فاعہد عہدک وتقدم وصیتک واعمد الی ما عندک من العلم ومیراث علوم الانبیاء من قبلک والسلاح والتابوت وجمیع ما عندک من آیات الانبیاء فسلمہ الی وصیک وخلیفتک من بعدک حجتی البالغۃ علی خلقی علی

بن ابیطالب فاقم للناس علما وجدد عهدی ومیثاقه وبیعتهم وذکرهم ما اخذت علیهم من بیعتی ومیثاقی الذی واثقتهم
به وعهدی الذی عهدت الیهم من ولایة ولی ومولاهم ومولے کل مومن ومومنة علی بن ابیطالب فانی
لم اقبض نبیا من الانبیاء الا من بعد اکمال حجتی ودینی واتمام نعمتی بولایة اولیائی ومعاداة اعدائی وذلک
کمال توحیدی ودینی واتمام نعمتی علی خلقی باتباع ولیی وطاعته وذلک انی لا اترک ارضی بغیر ولی
ولا قیم لیکون حجة لی علی خلقی فالیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی بولی مولی کل مومن ومومنة
علی عبدی ووصی نبیی والخلیفة من بعده وحجتی البالغة علی خلقی مقرون طاعته بطاعة محمد نبیی و
مقرون طاعته مع طاعة محمد بطاعتی من اطاعه فقد اطاعنی ومن عصاه فقد عصانی جعلته علما بینی
وبین خلقی مقرون طاعته بطاعة محمد من عرفه کان مومنا ومن انکره کان کافرا ومن اشرک بیعته
کان مشرکا ومن لقینی بولایته دخل الجنة ومن لقینی بعداوته دخل النار فاقم یا محمد علیا علما وخذ علیهم البیعة
وجدد عهدی ومیثاقی لهم الذی واثقتهم علیه فانی قابضک الی ومستقدمک علی فخشے رسول الله صلی الله
علیه واله من قومه واهل النفاق والشقاق ان یتفرقوا ویرجعوا جاهلیة لما عرف من عداوتهم ولما ینطوی
علیه انفسهم لعلی من العداوة والبغضاء سئل جبرئیل علیه السلام ان یسئل ربه العصمة من الناس وانتظر
ان یاتیه جبرئیل بالعصمة من الناس من الله جل اسمه فاخر ذلک الی ان ابلغ مسجد الخیف فاتاه جبرئیل علیه السلام
فی المسجد الخیف فامره بان یعهد عهده ویقیم علیا علما للناس ولم یاتیه بالعصمة من الله جل جلاله بالذی
اراد حتی بلغ کراع الغمیم بین مکة والمدینة فاتاه جبرئیل وامره بالذی اتاه فیه من قبل الله ولم یاته بالعصمة
فقال یا جبرئیل انی اخشی قومی ان یکذبونی ولم یقبلوا قولی فی علی فرحل فلما بلغ غدیر خم قبل الجحفة
بثلثة امیال اتاه جبرئیل علیه السلام علی خمس ساعات مضت من النهار بالزجر والانتهار والعصمة من الناس
فقال یا محمد ان الله عز وجل یقرئک السلام ویقول لک یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی
وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس وکان اوائلهم قریبة من الجحفة فامره بان یرد من تقدم منهم و
یحبس من تاخر عنهم فی ذلک المکان لیقیم علیا للناس ویبلغهم ما انزل الله تعالی فی علی واخبره بان الله عز وجل قد عصمه
من الناس فامر رسول الله صلی الله علیه واله عندما جاءته العصمة منادیا ینادی فی الناس بالصلاة جامعة ویرد من تقدم منهم ویحبس من تاخر

عن یمین الطریق الی جنب مسجد الغدیر امرہ بذلک جبرئیل علیہ السلام عن اللہ عز وجل وکان فی الموضع سلمات فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان یقم ما تحتہن ونصب لہ حجارۃ کہیئۃ المنبر لیشرف علی الناس فتراجع الناس واحتبس اواخرہم فی ذلک المکان لا یزالون فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فوق تلک الاحجار ثم حمد اللہ تعالی واثنی علیہ فقال ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے باسناد مذکورہ یہ منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حج کا مدینے سے ایسی حالت میں کہ پہونچا چکے تھے آپ کل احکام اپنی قوم کو سوا حج کے اور ولایت کے پس آئے آپکے پاس جبرئیل اور کہا کہ ای محمد تحقیق اللہ جل اسمہ آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ مین نے کسی نبی کی روح قبض نہین کی ہے انبیا مین سے اور نہ کسی رسول کی اپنے رسولون مین سے مگر بعد کامل کرنے اپنے دین کے اور مستحکم کرنے اپنی حجت کے اور تحقیق باقی رہگئی ہین تیرے اوپر اس دین مین سے دو فریضے اس قبیل سے کہ ضرورت ہے اس بات کی کہ پہونچا دے تو وہ دونون اپنی قوم کو ایک فریضہ حج کا ہے اور ایک فریضہ ولایت وخلافت کا ہے تیرے بعد اس سبب سے کہ مین نے اپنی زمین کو کبھی خالی نہین رکھا حجت سے اور ہرگز خالی نہ رکھونگا اوسکو قیامت تک پس تحقیق اللہ جل ثناء حکم کرتا ہے آپکو اس بات کا کہ پہونچا دین آپ اپنی قوم کو احکام حج کے اسطرح کہ آپ خود حج کیجیے اور حج کرین آپکے ساتھ وہ لوگ کہ جنکو استطاعت ہو حج مین جانیکی خواہ وہ لوگ شہر کے رہنے والے ہون خواہ اطراف کے خواہ بادیہ نشین اور سکھلا دیجیے اون لوگون کو ارکان اونکے حج کے مثل اون احکام کے کہ سکھلاے ہین آپنے اونکو اونکی نماز سے اور زکوۃ سے اور روزے سے اور حد مقرر کر دیجیے اون لوگون کیواسطے اس حج سے مثل اون باتون کے کہ جنکے اوپر آپنے اون لوگون کے لیے حد مقرر کر دی ہے کل اون احکام سے کہ جو آپنے اونکو پہونچائے ہین پس ندا کی منادی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لوگون مین کہ آگاہ ہو کہ تحقیق رسول خدا ارادہ کرتے ہین حج کا اور اس بات کا کہ سکھلا دین تمکو حج کرنا جسطرح کہ سکھلائے ہین تمکو تمھارے دین کے دیگر احکام اور حد مقرر کر دین تمھارے لیے احکام حج سے موافق اوسکے کہ حد مقرر کر دی ہے تمھارے لیے اور احکام کی پس مدینے سے باہر نکلے رسول خدا اور باہر نکلے آپکے ساتھ سب لوگ اور متوجہ رہتے وہ لوگ

آپ کی طرف تاکہ دیکھیں کہ آپ کیا کرتے ہین کہ وہ لوگ بھی مثل آپکے کرین پس حج کیا آپنے اون لوگون کے
ساتھ ایسی حالت مین کہ پہونچ گئے تھے تعداد اون کی کہ جنھون نے آپکے ساتھ حج کیا اہل مدینہ اور اہل اطراف
اور بادیہ نشینون سے ستر ہزار آدمی بلکہ زیادہ کو موافق تعداد اصحاب موسیٰ کی کہ جو ستر ہزار تھے جن لوگون سے کہ حضرت
موسیٰ نے بیعت حضرت ہارون کی لی تھی پس توڑ ڈالی اون لوگون نے بیعت اور پیروی کی گوسالہ وسامری
کی اسی طرح رسول خدا نے بیعت لی واسطے علی علیہ السلام کے خلافت کی موافق تعداد اصحاب موسیٰ کے پس
توڑ ڈالی اون لوگون نے بھی بیعت اور پیروی کی گوسالہ وسامری یعنی فلان وفلان کی کہ ان لوگونکا یہ طریقہ بھی موافق
اصحاب موسیٰ کی تھا کہ اونکی مثال بھی اونھین لوگون کے مثال تھی اور پھر گئی خلق درمیان مکہ اور مدینہ کے پس جس وقت
وقوف کیا حضرت نے موقف یعنی عرفات مین آئے آپکے پاس جبرئیل اللہ عزوجل کیطرف سے اور کہا کہ اے محمد تحقیق
اللہ عزوجل آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تحقیق نزدیک ہو گئی اجل اور مدت تیری اور تحقیق مین سامنے
لانے والا ہون تیرے ایسی چیز کو کہ جس سے کچھ چارہ نہین ہے اور نہ اوس سے مفر ہے یعنی موت کو پس محکم کر تو اپنے
عہد کو اور مقدم کر اپنی وصیت کو اور متوجہ ہو طرف اون چیزون کے کہ جو تیرے پاس ہین علم الٰہی سے اور میراث علوم
انبیائے سابق سے اور سلاح اور تابوت اور جو کچھ کہ تیرے پاس ہے علامات ومعجزات انبیا سے پس دیدے تو سب
چیزین اپنے وصی اور خلیفہ کو کہ جو تیرے بعد ہوگا کہ وہ حجت بالغہ میری ہے میری خلق پر وہ کون ہے کہ علی بن ابی طالب
ہین پس باکر تو اوسکو واسطے آدمیون کے نشان راہ ہدایت اور تازہ کر تو اوسکے عہد وپیمان اور بیعت کو اور یاد دلا تو
اون لوگون کو وہ عہد کہ جو مین نے اون لوگون سے لیا تھا یعنی روز الست اپنی بیعت سے اور اپنے عہد وپیمان سے
کہ جو مستحکم کیا تھا مین نے اونکے لیے اور میرے اوس عہد سے کہ جو مین نے اونسے لیا تھا ولایت سے اپنے ولی کے اور
اونکے مولی کے اور ہر مومن ومومنہ کے مولی علی بن ابیطالب کے اس سبب سے کہ تحقیق مین نے کسی نبی کی اپنے انبیا سے
روح قبض نہین کی ہے مگر بعد کامل کرنے اپنی حجت کے اور دین کے اور تمام کرنے اپنی نعمت کے ساتھ ولایت اولیا
اپنے کے اور عداوت اعدا اپنے کے اور یہ کمال میری توحید کا ہے اور میرے دین کا ہے اور اتمام میری نعمت کا ہے
میری خلق پر بسبب پیروی کرنے میرے ولی کے اور اوسکی اطاعت کے اور یہ اس سبب سے کہ نہین چھوڑتا ہون مین

۱؎ اس مطلب کے اثبات مین شعاع الستم وغیرہ قابل دید ہے ۱۲

اپنی زمین کو بغیر ولی اور قائم رکھنے والے دین کے تاکہ وہ حجت میری ہو میری خلق پر پس آج کامل کیا مین نے
تمہارے اوپر اپنے دین کو اور تمام کیا مین نے تمہارے اوپر اپنی نعمت کو بسبب ایسے ولی کے کہ جو مولی ہر
مومن اور مومنہ کا ہی وہ علی ہے کہ میرا بندہ ہی اور میرے نبی کا وصی ہے اور خلیفہ ہے اوسکے بعد اور حجت بالغہ ہے
میری میری خلق پر مقرون ہے طاعت اوسکی ساتھ طاعت محمد میرے نبی کے اور مقرون ہے طاعت اوسکی
ہمراہ طاعت محمد کے ساتھ میری طاعت کی جو شخص کہ اطاعت کرے اوسکی پس تحقیق کہ اطاعت کی اوسنے میری
اور جو شخص کہ نافرمانی کرے اوسکی پس تحقیق کہ نافرمانی کی اوسنے میری گردانا ہے مین نے اوسکو نشان درمیان
اپنے اور درمیان اپنی خلق کے کہ مقرون ہے طاعت اوسکی ساتھ طاعت محمد کے جو شخص کہ پہچانے اوسکو
یعنی امام جانے اوسکو وہ مومن ہے اور جو شخص انکار کرے اوسکا (یعنی اوسکی امامت کا) وہ کافر ہے اور جو شخص
کہ شریک کرے اوسکی بیعت مین دوسرے شخص کو وہ مشرک ہے اور جو شخص کہ ملاقات کرے مجھسے ساتھ اوسکی
ولایت کے داخل ہو بہشت مین اور جو شخص کہ ملاقات کرے مجھسے ساتھ اوسکی عداوت کے داخل ہو دوزخ مین پس
برپا کر تو اے محمد علی کو نشان ہدایت اور لے تو اون لوگون سے بیعت اور تازہ کر تو میرے عہد و پیمان کو اون
لوگون کے واسطے کہ جسپر مین نے استحکام کیا ہے اون لوگون سے اس سبب کہ تحقیق مین تجھکو اوٹھانے والا ہون
اپنی طرف اور بلانے والا ہون اپنے پاس پس خوف کیا رسول خدا نے اپنی قوم سے اور اہل
نفاق اور شقاوت سے اس بات کا کہ متفرق ہو جاوینگے وہ لوگ اور پھر جاوینگے طرف زمانہ جاہلیت کے
(یعنی کافر ہو جاوینگے) اس سبب سے کہ وہ حضرت خوب جانتے تھے اونکی عداوت کو اور جو کچھ کہ اونکے
دلون مین تھا علی سے از قبیل عداوت و بغض اور سوال کیا آپنے جبرئیل سے اس بات کا کہ
سوال کرے پروردگار سے حفاظت کا لوگون سے اور انتظار کیا اس بات کا کہ آوین آپکے پاس
جبرئیل ساتھ خبر حفاظت کے لوگون سے اللہ جل اسمہ کی جانب سے پس تاخیر کی آپ نے اس بات مین یہانتک
کہ پہونچے آپ مسجد خیف مین پس آئے آپکے پاس جبرئیل مسجد خیف مین اور حکم کیا آپکو ساتھ اس
بات کے کہ عہد لین اپنا اور قائم کرین علی کو نشان ہدایت واسطے آدمیون کے اور نہین لائے
حضرت جبرئیل خبر حفاظت کی اللہ جل جلالہ کی جانب سے جسکا کہ آپ ارادہ کرتے تھے یہان تک کہ پہونچے

آپ مقام کراع الغمیم میں کہ جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے پس آئے جبرئیل اور حکم دیا آپ کو اوس بات کا
کہ جو لائے تھے اللہ کی جانب سے اور نہیں لائے خبر حفاظت کو پس فرمایا آپ نے کہ ای جبرئیل میں ڈرتا ہوں
اپنی قوم کو کہ میری تکذیب کرینگے اور میرے قول کو علی کی باب میں قبول نکرینگے پھر کوچ کیا آپ نے پس جسوقت
کہ پہنچے آپ غدیر خم میں کہ جحفہ سے تین میل ہے آئے آپکے پاس جبرئیل پانچ گھڑی دن چڑھے
ساتھ تاکید بندہ بمقرون عتاب کے اور ضمانت حفاظت کی لوگون کی شر سے پس کہا کہ ای محمد تحقیق اللہ عزوجل
آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے ترجمہ آیت ای رسول پہنچادے تو اوس حکم کو کہ جو نازل کیا گیا ہے تیری
طرف تیرے پروردگار کی جانب سے علی کے باب میں اور اگر نہ کیا تو نے تو اوسکی رسالت ہی نہیں پہنچائی
اور اللہ حفاظت کریگا تیری شر سے آدمیوں کے انتہی اور تھا اوائل آپکے لشکر کا قریب جحفہ کے پس
حکم دیا آپ کو حضرت جبرئیل نے کہ پھیر لیے جائیں وہ لوگ کہ جو آگے بڑھ گئے ہیں اور روک دیے جائیں وہ
لوگ کہ جو پیچھے ہیں اس مقام میں تاکہ قائم کریں آپ علی کو واسطے آدمیوں کے اور پہنچادیں اون لوگون کو
جو کچھ کہ نازل کیا ہے اللہ تعالی نے علی کے باب میں اور خبر دی آپکو اس بات کی کہ تحقیق اللہ عزوجل
نے محفوظ کیا ہے آپکو شر قوم سے اور حکم دیا رسول خدا نے جسوقت کہ آئی آپکے پاس ضمانت حفاظت
منادی کو کہ ندا کرے لوگون میں کہ الصلوۃ جامعۃ اور پھیر لیے جائیں وہ لوگ کہ آگے بڑھ گئے ہیں اور روک
دیے جائیں وہ لوگ کہ پیچھے رہگئے ہیں اور متوجہ ہوئے آپ واہنی طرف سے راستے کی طرف مسجد غدیر کے
اس بات کا حکم آپکو جبرئیل نے اللہ عزوجل کی جانب سے حکم کیا تھا اور اوسوقت آپ مقام سلمات[1]
میں تھے پس حکم کیا رسول خدا نے کہ صاف کیا جاے جو کچھ کہ نیچے درختوں کے ہے اور نصب کیے جائیں آپ
کیواسطے پتھر بشکل منبر تاکہ مشرف ہون آپ لوگون پر پس پھر آئے لوگ جو آگے بڑھ گئے تھے اور ٹھہر گئے وہ
لوگ کہ جو پیچھے تھے اسی مقام میں ایک حالت پر پس کھڑے ہوے رسول خدا اون پتھرون پر بعد
اوسکے حمد و ثنا سے اللہ تعالی بجا لائے اسطور پر کہ فرمایا الحمد للہ الذی علا فی توحدہ ودنا
فی تفردہ وجل فی سلطانہ وعظم فی ارکانہ ترجمہ حمد اللہ ہی کے

[1] یعنی ایسے مقام میں تھے کہ وہاں درخت خار دار تھے ۱۲ منہ

لیے ہے کہ جو برترہے اپنی وحدانیت مین اور تنہا وہ یکتا ہے خلق سے باوصف اپنی یکتائی کے اور بزرگ ہے اپنی حکومت و سلطنت مین اور عظیم ہے اپنے ارکان مین یعنی جو اوسکے ارکان دین ہین مثل ملائکہ و انبیا و ائمہ علیہم السلام کے وہ سب اوسکی عظمت و جلالت کے آگے خاضع و خاشع ہین حدیث واحاط بکل شیء علما وھو فی مکانہ ترجمہ اور احاطہ کیا ہے اوسنے ہر چیز کو از روے علم کے حالانکہ وہ اپنے مرتبہ قدس مین ہے یعنی اس احاطہ کرنے مین حرکت و سکون و نزول و صعود و اتحاد و حلول و قبض و بسط و قرب و بعد وغیرہ یہ امور اوسکی ذات پاک کو عارض نہین ہوتے اس سبب سے کہ یہ سب عوارض مخلوقات مین سے ہین اور وہ سب کا خالق و باری ہے جسطرح قبل خلقت اشیا منزہ و مقدس تھا اوسی طرح اب بھی ہے اور بعد فنا ے اشیا بھی اسی طرح ہمیشہ رہیگا رگ گردن سے زیادہ قریب ہے مگر کوئی جانتا اوسکا احساس نہین کرسکتا تعالی شانہ و عظم برہانہ حدیث وقھر جمیع الخلق بقدرتہ و برھانہ ترجمہ اور غالب ہے تمام خلق پر ساتھ اپنی قدرت کے اور برہان کے حدیث مجید المجد محمود الافعال ترجمہ ایسا مجید ہے کہ کبھی اوسکو زوال نہین ایسا محمود ہے کہ کبھی اوسکو فنا نہین حدیث باری المسموکات وداحی المدحات وجبار الارض والسموات ترجمہ پیدا کرنے والا ہے آسمانون کا اور بچھانے والا ہے زمینونکا اور بادشاہ ہے زمینون اور آسمانون کا حدیث قدوس سبوح رب الملئکۃ والروح ترجمہ پاک منزہ ہے پروردگار ہے فرشتونکا اور روح کا حدیث متفضل علی جمیع من براہ متطول علی من ادناہ یلحظ کل عین والعیون لاتراہ ترجمہ تفضل کرنے والا اپنی کل مخلوقات پر احسان کرنے والا ہے اون لوگون پر کہ جن کو مرتبہ قرب عطا فرمایا دیکھتا ہے سب آنکھون کو اور آنکھین اوسکو نہین دیکھ سکتین حدیث کریم حلیم ذو اناۃ قد وسع کل شیء رحمتہ ومن علیھم بنعمتہ لا یعجل بانتقامہ ولا یبادرالیھم بما استحقوا من عذابہ ترجمہ کریم ہے حلیم ہے دیر کرنے والا ہے گناہگارون کو سزا دینے مین ضیق نہین کی ہے اوسنے کسی چیز پر بسبب اپنی رحمت کے اور احسان کیا ہے اوسنے بندون پر ساتھ اپنی نعمتون کے نہین تعجیل کرتا ہے ساتھ انتقام اپنے کے اور نہین مبادرت کرتا ہے طرف اونہین بندون کے

ساتھ اوس چیز کے کہ مستحق ہوئے ہین وہی بسبب اوسکے عذاب کے حدیث قد فہم السرائر وعلم
الضمائر ولم یخف علیه المکنونات ولا اشتبهت علیه الخفیات ترجمہ تحقیق
سمجھتا ہے وہ اسرار کو اور جانتا ہے وہ دلون کی بات اور نہین پوشیدہ ہین اوسکے اوپر چھپی ہوئی
چیزین اور نہین مشتبہ ہوتی ہین اوسکے اوپر پوشیدہ باتین حدیث له الاحاطة بکل شئ والغلبة
لکل شئ والقوة فی کل شئ والقدرة علی کل شئ لیس مثله شئ وهو
منشی الشئ حین لا شئ دائم قائم بالقسط لا اله الا هو العزیز الحکیم ترجمہ
واسطے اوسکے احاطہ ہے ساتھ ہر شے کے اور غلبہ ہے واسطے ہر شے کے اور قوت ہے بیچ ہر شے کے اور قدرت ہے
اوپر ہر شے کے نہین ہے مثل اوسکے کوئی شے اور وہی پیدا کرنیوالا ہے شے کا جس وقت کہ کوئی شے نہ تھی
ہمیشہ ہی قائم ہے ساتھ عدل کے نہین ہے کوئی معبود سوا اوسی غالب و حکیم کے حدیث جل عن
ان تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار وهو اللطیف الخبیر ترجمہ بزرگ ہے اس سے
کہ دریافت کرسکین اوسکو آنکھین اور وہ جانتا ہے آنکھون کو اور وہ لطیف و خبیر ہے حدیث لا یلحق
احد وصفه من معاینة ولا یجد احد کیف هو من سر وعلانیة الا بما دل عز وجل
علی نفسه ترجمہ نہین پہونچ سکتا ہے کوئی شخص اوسکے وصف کو دیکھنے سے یعنی کوئی اوسکو
دیکھ نہین سکتا اور نہین دریافت کرسکتا ہے کوئی شخص کہ کیسا ہے وہ باطن اور ظاہر سے مگر ساتھ اوس
چیز کے کہ دلالت کی ہے اللہ عز و جل نے اوپر نفس اپنے کے حدیث واشهد انه الله الذی
ملأ الدهر قدسه والذی یغشی الابد نوره والذی ینفذ امره بلا مشاورة
مشیر ولا معه شریک فی تقدیر ولا تفاوت فی تدبیر صور ما ابدع علی
غیر مثال وخلق ما خلق بلا معونة من احد ولا تکلف ولا احتیال
انشاها فکانت وبراها فبانت ترجمہ اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ بھر دیا
جہان کو اوسکے قدس نے اور گھیر لیا ہے ابد کو اوسکے نور نے اور وہ ایسا اللہ ہے کہ جاری کرتا ہے
اپنے حکم کو بغیر مشورہ کرنے کے کسی مشیر سے اور نہین ہے اوسکے ساتھ کوئی شریک حکم کرنے مین

اور اندازہ مقرر فرمانے مین اور نہین ہے کچھ فرق اوسکی تدبیر مین صورت بنانی ہے اوسنے
ہر چیز کی کہ جسکو پیدا کیا ہے بغیر کسی نمونہ و مثال کے اور خلق کیا ہے ہر چیز کو کہ خلق کیا ہے بغیر مدد انکی
کسی شخص سے اور بلا تکلف اور بغیر حیلے کی بلکہ جس چیز کو کہ اوسنے پیدا کیا پس فوراً موجود ہو گئی او
جس چیز کو کہ اوسنے بنایا پس فوراً ظاہر ہوئی **حدیث** فھو اللّٰہ الّذی لا الٰہ الّا ھو المتقن
الصنعۃ الحسن الصنیعۃ العدل الّذی لا یجور والاکرم الّذی ترجع الیہ الامور
ترجمہ پس وہ ایسا اللہ ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے محکم کرنیوالا ہے اپنے کام کا اور عمدہ و
بہتر کرنیوالا ہے اپنے صنائع و بدائع کا ایسا عادل ہے کہ ظلم نہین کرتا ہے اور ایسا صاحب کرم ہے
کہ اوسی کی طرف سب امور کی بازگشت ہے **حدیث** واشھد انّہ الّذی تواضع کلّ شیٔ لقدرتہ
وخضع کل شیٔ لھیبتہ مالک الاملاک ومفلک الافلاک ومسخّر الشّمس والقمر
کلّ یجری لاجل مسمی یکوّر الّیل علی النّھار ویکوّر النّھار علی اللیل یطلبہ حثیثا قاصم
کلّ جبار عنید ومھلک کلّ شیطان مرید لم یکن معہ ضدّ ولا ندّ احدٌ صمدٌ لم یلد
ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد الٰہٌ واحدٌ وربٌّ ماجدٌ یشاء فیمضی ویرید فیقضی
ویعلم و یحصی و یمیت ویحیی و یفقر و یغنی و یضحک و یبکی و یمنع و یعطی
لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کلّ شیٔ قدیر یولج الّیل فی النّھار
ویولج النّھار فی الّیل لا الٰہ الّا ھو العزیز الغفّار مستجیب الدّعاء
ومجزی العطاء محصی الانفاس ورب الجنّۃ والنّاس لا یشکل علیہ
شیٔ ولا یضجرہ صراخ المستصرخین ولا یبرمہ الحاح الملحّین
العاصم للصّالحین والموفّق للمفلحین ومولی العالمین الّذی
استحقّ من کلّ خلق ان یشکرہ و یحمدہ علی السّراء
والضّراء والشّدّۃ والرّخاء + + + + + + + + + ترجمہ اور گواہی دیتا ہون
مین اس بات کی کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ متواضع ہے ہر شئے بسبب اوسکی قدرت کے اور خاضع ہے ہر شئے

بسبب اوسکی ہیبت کے مالک ہے بادشاہونکا اور گول بنانے والا ہے آسمانون کا اور مسخر کرنیوالا ہے
آفتاب و ماہتاب کا ہر ایک گردش مین ہے ایک وقت معین تک ڈھانپ دیتا ہے رات کو
دن پر اور ڈھانپ دیتا ہے دنکو رات پر یعنی کبھی رات کو بڑھا دیتا ہے اور دنکو گھٹا دیتا ہے اور
کبھی دنکو بڑھا دیتا ہے رات کو گھٹا دیتا ہے طلب کرتا ہے ایک دوسرے کو جلد جلد یعنی رات دن کے
تعاقب مین ہے اور دن رات کی شکست دینے والا ہے ہر جبار سرکش کو اور ہلاک کرنیوالا ہے
ہر شیطان متمرد کا نہین ہے اوسکے ساتھ کوئی اوسکا ضد اور نہ کوئی اوسکا مثل یکتا ہے لم یلد و لم یولد ہے یعنی نہ کوئی چیز اوس سے خارج ہوئی ہے مثل اولاد و فضلات و رطوبات
وغیرہ کے کہ جو انسان و حیوان و دیگر اجسام سے خارج ہوتے ہین اور نہ وہ کسی چیز سے خارج
ہوا ہے مثل اولاد کے کہ جو صلب پدر و رحم مادر سے خارج ہوتی ہے نہ مثل رطوبات وغیرہ کے
کہ جو اور چیزون سے خارج ہوتی ہین اور نہین ہے برابر اوسکا کوئی معبود یکتا ہے اور پروردگار بزرگ
ہے اپنی مشیت کو جاری کر دیتا ہے اور اپنے ارادے کے موافق حکم کرتا ہے اور جانتا ہے ہر چیز کو اور احصا
کرتا ہے اور رازق ہے اور جلاتا ہے اور فقیر کر دیتا ہے اور غنی کر دیتا ہے اور ہنساتا ہے اور رولاتا ہے اور منع
کرتا ہے اور عطا کرتا ہے اوسی کے واسطے ملک ہے اور اوسی کے واسطے حمد ہے اوسی کے دست قدرت
مین نیکی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے داخل کرتا ہے رات کو دن مین اور داخل کرتا ہے دنکو رات مین
نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے غالب ہے بخشنے والا ہے قبول کرنیوالا ہے دعا کا اور کامل کرنے والا ہے
عطا کا احصا کرنیوالا ہے انفاس کا یعنی انسان اور حیوان جو سانس لیتے ہین اونکی تعداد بھی وہ جانتا ہے
اور پروردگار ہے جنون کا اور آدمیونکا نہین دشوار ہے اوسپر کوئی شے اور نہین ملول کرتی ہے اوسکو
آواز فریاد کرنے والون کی اور نہین تھکاتا ہے اوسکو اصرار کرنا سوال کرنے والونکا بچانے والا ہے
نیکون کا برائی سے اور توفیق دینے والا ہے رستگاری پانے والونکا اور مولی ہے تمام عالم کا وہ ایسا ہے
کہ مستحق ہے تمام خلق سے اس بات کا کہ اوسکا شکر کرین اور اوسکی حمد کرین خوشی کی حالت مین اور رنج کی
حالت مین اور شدت کی حالت مین اور آسانی کی حالت مین حدیث واوصی به وملائکته

وکتبه ورسله اسمع امره واطیع وابادر الی کل ما یرضاه واستسلم لقضائه
رغبة فی طاعته وخوفا من عقوبته لانه الله الذی لا یؤمن مکره ولا یخاف
جوره اقر له علی نفسی بالعبودیة واشهد له بالربوبیة واؤدی ما اوحی
الیّ حذرا من ان لا افعل فتحل بی منه قارعة لا یدفعها عنی احد وان عظمت
حیلته لا اله الا هو لانه قد اعلمنی انی ان لم ابلغ ما انزل الیّ فما بلغت رسالته
وقد ضمن لی تبارک وتعالی العصمة وهو الله الکافی الکریم فاوحی الیّ
بسم الله الرحمن الرحیم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی
علیّ وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس

ترجمہ اور ایمان لایا ہون مین ساتھ اوسکے اور اوسکے فرشتون کے اور اوسکی کتابون کے اور اوسکے
رسولون کی سنتا ہون مین اوسکے حکم کو اور اطاعت کرتا ہون مین اور سبقت کرتا ہون مین طرف ہر ایسی چیز کے
کہ جو اوسکو راضی کرے اور فرمان برداری کرتا ہون مین اوسکے حکم کی بسبب رغبت کے اوسکی طاعت مین
اور بسبب خوف کے اوسکے عذاب سے اس سبب سے کہ وہ ایسا اللہ ہے کہ نہ بیخوف ہونا چاہیے اوسکے عذاب سے
اور نہین ڈرنا چاہیے اوسکے ظلم سے یعنی وہ عادل ہے کسی پر ظلم نہین کرتا اقرار کرتا ہون مین اوسکے واسطے
اپنے نفس پر ساتھ بندگی کے اور گواہی دیتا ہون مین اوسکے واسطے ساتھ پروردگار ہونے کے اور ادا
کرتا ہون مین اوس چیز کو کہ وحی کی ہے اوسنے طرف میرے بسبب خوف کے اس بات سے کہ اگر نہ بجا لاؤن
مین تو نازل ہو میرے اوپر اوسکی جانب سے ایسی بلا کہ نہین دفع کر سکتا ہو اوسکو مجھسے کوئی شخص اگرچہ عظیم ہو
تدبیر اوسکی نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے یہ مین اس سبب سے کہتا ہون کہ تحقیق آگاہ کیا ہے اوسنے مجھکو اس بات سے
کہ اگر نہ پہونچاؤن مین اوس چیز کو کہ نازل کی ہے اوسنے طرف میرے تو نہین پہونچائی مین نے رسالت اوسکی اور تحقیق
ضامن ہوا ہے میرے واسطے اللہ تبارک وتعالی حفاظت کو اور وہ ایسا اللہ ہے کہ کافی ہے کریم ہے پس
وحی کی اوسنے طرف میرے بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ آیت ای رسول پہونچاوے تو اوس چیز کو کہ
نازل کی گئی ہے تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے علی کے باب مین اور اگر نہ کریگا تو تو نہین پہونچایا

تو نے اوسکی رسالت کو اور اللہ بچا ئیگا تجکو آدمیون کے شر سے **حدیث** معاشر الناس ما
قصرت فی تبلیغ ما انزل اللہ تعالی الیّ وانا مبیّن لکم سبب نزول هذه الآیة انّ
جبرئیل هبط الیّ مرارا ثلثا یامرنی عن السلام ربّی وهو السلام ان اقوم فی هذا المشهد
فاعلم کلّ ابیض واسود ان علیّ بن ابیطالب اخی ووصیّی وخلیفتی والامام
من بعدی الّذی محلّه منّی محلّ هارون من موسیٰ الّا انّه لا نبیّ بعدی وهو
ولیّکم من بعد اللہ ورسوله وقد انزل اللہ تبارک وتعالی علیّ بذلک آیة من کتابه
انّما ولیّکم اللہ ورسوله والّذین امنوا الّذین یقیمون الصّلوة ویؤتون الزّکوة وهم راکعون
وعلیّ بن ابیطالب اقام الصّلوة واتی الزّکوة وهو راکع یرید اللہ عزّ وجلّ فی کل
حال وسئلت جبرئیل ان یستعفی لی عن تبلیغ ذلک الیکم ایّها النّاس
لعلمی بقلّة المتّقین وکثرة المنافقین وادغال الآثمین وختل المستهزئین
بالاسلام الّذین وصفهم اللہ فی کتابه بانّهم یقولون بالسنتهم ما لیس فی قلوبهم و
یحسبونه هیّنا وهو عند اللہ عظیم وکثرة اذاهم لی فی غیر مرّة حتی سمّونی اذنا
وزعموا انّی کذلک لکثرة ملازمته ایّای واقبالی علیه حتّی انزل اللہ عزّ وجلّ فی
ذلک قرآنا ومنهم الّذین یؤذون النبیّ ویقولون هو اذن قل اذن علی الّذین یزعمون
انه اذن خیر لکم یومن باللہ ویومن للمومنین ولو شئت ان اسمّی باسمائهم لسمّیت وان اومی الیهم
باعیانهم لاومات وان ادلّ علیهم لدللت ولکنّی واللہ فی امورهم قد تکرّمت
وکلّ ذلک لا یرضی اللہ منّی الّا ان ابلّغ ما انزل اللہ الیّ ثمّ تلی علیه السلام
یا ایّها الرّسول بلّغ ما انزل الیک من ربّک فی علیّ وان لم تفعل فما بلّغت
رسالته واللہ یعصمک من النّاس فاعلموا یا معاشر النّاس انّ
اللہ قد نصبه لکم ولیّا واماما مفترضا طاعته علی
المهاجرین والانصار وعلی التّابعین لهم باحسان وعلی البادی

والحاضر و علی الاعجمی والعربی والحر والمملوک والصغیر والکبیر و علی الابیض والاسود و علی کل موحد ماض حکمہ جایز قولہ نافذ امرہ ملعون من خالفہ مرحوم من تبعہ مومن من صدقہ فقد غفر اللہ لہ ولمن سمع منہ واطاع لہ

ترجمہ ای گروہ مردم نہین قصور کیا ہے مین نے پہونچانے مین اوسکے کہ جو اللہ تعالی نے میری طرف نازل کیا ہے اور مین بیان کرتا ہون تم سے سبب اس آیت کی نازل ہونیکا اور وہ یہ ہے کہ جبرئیل تین مرتبہ میرے پاس آئے اور ہر مرتبہ بعد سلام کی میرے پروردگار کیجانب سی کہ وہ ہمیشہ زندہ و سلامت ہی مجھکو حکم کرتے تھے کہ مین اس مجمع مین کھڑا ہون اور آگاہ کرون ہر ایک گورے اور کالے کو یعنی سب آدمیون کو اس بات سی کہ علی ابن ابیطالب میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہی اور میرا خلیفہ ہی میرے بعد امام ہے ایسا امام کہ مرتبہ اوسکا مجھسے مثل ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا اور وہ تمھارا ولی ہے بعد اللہ کے اور بعد اوسکے رسول کی اور تحقیق نازل کی ہے اللہ تبارک و تعالی نے میرے اوپر اسکی بابت ایک آیت اپنی کتاب مین سے ترجمہ آیت سوا اسکے نہین ہے کہ ولی تمھارا اللہ اور اوسکا رسول ہے اور وہ مومن ہین کہ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو حالت رکوع مین انتہی اور علی بن ابیطالب نے قائم رکھا نماز کو اور دی زکوۃ درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والا تھا چاہتا تھا اللہ عز و جل کی خوشنودی کو ہر حال مین اور مین نے سوال کیا جبرئیل سے اس بات کا کہ معاف رکھی مجھکو اللہ پہونچانے سے اس حکم کے تمھاری طرف ای لوگو اس سبب سی کہ مین واقف تھا ساتھ قلت متقین کے اور کثرت منافقین کے اور مخالفت کرنے گنہگارون کے اور فریب دینے مضحکہ کرنے والون کے ساتھ اسلام کے کہ جنکی کیفیت اللہ نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے اس طرح پر کہ ترجمہ آیت کہتے ہین وہ لوگ ساتھ اپنی زبانون کے جو کچھ کہ اونکی دلون مین نہین ہے انتہی اور جانتے ہین وہ لوگ اس بات کو آسان حالانکہ وہ خدا کے نزدیک گناہ عظیم ہے اور ان لوگون نے اکثر مجھکو اذیت دی ہے یہانتک کہ میرا نام اذن رکھا اور گمان کیا کہ مین ایسا ہون بسبب کثرت ملازمت علی کے میرے ساتھ اور میرے متوجہ ہونے کے اوسکی طرف یہانتک کہ

نازل کیا اللہ تعالی نے اس باب مین قرآن ترجمہ آیت اور بعضے اونمین منافقون مین سے اذیت دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہے یعنی لوگون کا کہنا مان لیتا ہے کہہ ای محمد اذن بنا بر اون لوگون کے گمان کرتے ہین کہ وہ اذن ہے بہتر ہے واسطے تمھارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور یقین کرتا ہے مومنون کی بات کا انتہی اور اگر مین چاہتا کہ اون لوگونکا نام بتادون تو البتہ بتا دیتا اور اگر مین چاہتا کہ ان اشخاص کیطرف اشارہ کرون تو البتہ اشارہ کرتا اور اگر مین چاہتا کہ اون لوگون سے آگاہ کرون تو البتہ آگاہ کرتا واللہ اون لوگون کے کام مین مین نے بزرگی کی یعنی اون لوگون کے نام کا اظہار نہین کیا اور جلال اللہ مجھسے راضی نہوگا سواے اس بات کی کہ پہونچادون مین اوس حکم کو کہ نازل کیا ہے اللہ نے طرف میرے بعد اوسکے حضرت نے یہ آیت پڑھی ترجمہ آیت ای رسول پہونچادے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہی تیری طرف تیرے پروردگار کیجانب سے علی کے باب مین اور اگر نہ کریگا تو نہین پہونچائی ہے تو نے رسالت اوسکی اور اللہ بچاویگا تجھکو لوگون کے شر سے انتہی پس آگاہ ہوا ای گروہ مردم کہ تحقیق اللہ نے نصب کیا ہی اوسکو واسطے تمھارے ولی اور امام کہ فرض ہے طاعت اوسکی اوپر مہاجرین کے اور انصار کے اور اوپر تابعین کے واسطے اونکے ساتھ احسان کے اور اوپر بادیہ نشین کے اور حاضر کے اور اوپر عجمی کے اور عربی کے اور اوپر آزاد کے اور غلام کے اور اوپر چھوٹے کے اور بڑے کے اور اوپر گورے کے اور کالے کے اور اوپر ہر موحد کے جاری ہے حکم اوسکا جائز ہے قول اوسکا نافذ ہے امر اوسکا لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ اوسکی مخالفت کرے رحم کیا گیا ہے وہ شخص کہ جو اوسکی متابعت کرے مومن ہے وہ شخص کہ اوسکی تصدیق کرے پس تحقیق بخشدیا اللہ نے اوسکو اور اوس شخص کو کہ جو اوسکی بات سنے اور اوسکی اطاعت کرے حدیث معاشر الناس انہ اخر مقام اقومہ فی ھذا المشھد فاسمعوا واطیعوا وانقادوا لامر ربکم فان اللہ عز وجل ھو مولیکم والھکم ثم من دونہ رسولہ محمد ولیکم القائم المخاطب لکم ثم من بعدی علی ولیکم وامامکم بامر ربکم ثم الامامۃ فی ذریتی من ولدہ الی یوم تلقون اللہ ورسولہ لا حلال الا ما احل اللہ ولا حرام الا ما حرمہ اللہ عرفنی الحلال والحرام وانا افضیت بما علمنی ربی من کتابہ وحلالہ وحرامہ الیہ

ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق یہ اخیر کھڑا ہوتا ہے کہ کھڑا ہوا ہون مین اس مجمع مین پس سنو تم اور اطاعت کرو تم اور انقیاد کرو تم واسطے اپنے پروردگار کے حکم کے اس سبب سی کہ تحقیق اللہ عزوجل تمھارا مولی ہے اور تمھارا معبود ہے پھر اوسکے بعد رسول اوسکا محمد تمھارا ولی ہے کہ قائم ہی خطاب کرنیوالا ہے واسطے تمھارے پھر میرے بعد علی تمھارا ولی ہے اور امام ہے تمھارے پروردگار کے حکم سے بعد اوسکے امامت میری ذریت مین ہے کہ جو اولاد سے علی کے ہے اوسدن تک کہ ملاقات کروگے تم اللہ کو اور اوسکے رسول کو یعنی قیامت تک نہین ہے کوئی حلال مگر جو کچھ کہ حلال کیا ہے اوسکو اللہ نے اور نہین ہے کوئی حرام مگر جو کچھ کہ حرام کیا ہے اوسکو اللہ نے بتا دیا ہے مجھکو اللہ نے حلال اور حرام اور مین نے پہونچا دیا جو کچھ کہ سکھلایا تھا مجھکو میرے پروردگار نے اپنی کتاب سے اور حلال اور حرام سے طرف اوسی علی کے **حدیث** معاشر الناس ما من علم الا وقد احصاہ اللہ فیّ وکل علم علمت فقد احصیتہ فی امام المتقین وما من علم الا علمتہ علیا وھو الامام المبین ترجمہ ای گروہ مردم نہین ہے کوئی علم مگر یہ کہ تحقیق احاطہ کیا ہے اوسکو اللہ نے مجھمین اور ہر علم کہ مین سکھلایا گیا ہون پس تحقیق احاطہ کر دیا ہے مین نے اوسکو بیچ امام متقین کے اور نہین ہے کوئی علم مگر سکھلا دیا ہے مین نے وہ علی کو اور وہی علی امام مبین ہے

حدیث معاشر الناس لا تضلوا عنہ ولا تنفروا منہ ولا تستنکفوا من ولایتہ فھو الذی یھدی الی الحق ویعمل بہ ویزھق الباطل وینھی عنہ ولا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم ثم انہ اول من امن باللہ ورسولہ وھو الذی فدی رسولہ بنفسہ وھو الذی کان مع رسول اللہ ولا احد یعبد اللہ مع رسولہ من الرجال غیرہ ترجمہ ای گروہ مردم نہ بہکو اوس سے اور نہ بھاگو اوس سے اور نہ سرکشی کرو تم اوسکی ولایت سے پس وہ ایسا ہی کہ ہدایت کریگا طرف حق کے اور عمل کریگا ساتھ اوسکے اور دفع کریگا باطل کو اور منع کریگا اوس سے اور نہ روکے گی اوسکو اللہ کے باب مین ملامت ملامت کرنے والے کی بعد اوسکے آگاہ ہو کہ علی پہلے سب سے ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور وہی ایسا ہے کہ فدا کیا اوسنے رسول پر اپنے نفس کو یعنی شب ہجرت اور وہی ایسا ہے کہ رسول خدا کے ساتھ تھا جب کہ

کوئی نہ تھا کہ عبادت کرتا اللہ کی ساتھ اوسکے رسول کے مردون سے سوا اوسی علی کے **حدیث**
معاشر الناس فضلوہ فقد فضلہ اللہ واقبلوہ فقد نصبہ اللہ **ترجمہ** اے گروہ مردم فضیلت
دو اوسکو پس تحقیق فضیلت دی ہے اوسکو اللہ نے اور قبول کرو تم اوسکو پس تحقیق نصب کیا ہے
اوسکو اللہ نے **حدیث** معاشر الناس انہ امام من اللہ ولن یتوب اللہ علی احد
انکر ولایتہ ولن یغفر اللہ حتما علی اللہ ان یفعل ذلک بمن خالف امرہ
فیہ وان یعذبہ عذابا نکرا ابدا لآباد ودھر الدھور فاحذروا ان تخالفوا
فتصلوا نارا وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین **ترجمہ** اے گروہ مردم
تحقیق وہ امام ہے اللہ کیجانب سے اور ہرگز نہ توبہ قبول کریگا اللہ کسی شخص کی کہ جو اوسکی ولایت کا
انکار کرے اور نہ بخشیگا اللہ اوس انکار کرنے والے کو حتمًا واجب ہے اللہ پر کرنا اوسکا واسطے اوس
شخص کے کہ جو اوسکے حکم کی مخالفت کرے علی کے باب مین اور یہ کہ عذاب کرے اوس مخالفت کرنیوالیکو
عذاب سخت ہمیشہ اور ہمیشہ پس ڈرو تم لوگ اس بات سے کہ مخالفت کرو تم اوسکی پس داخل ہوگے
تم ایسی آگ مین کہ ایندھن اوسکا آدمی ہین اور پتھر ہین مہیا کی گئی ہے وہ آگ واسطے کافرون کے
حدیث ایہا الناس بی واللہ بشر الاولون من النبیین والمرسلین وانا خاتم الانبیاء
والمرسلین والحجۃ علی جمیع المخلوقین من اھل السموات والارضین ومن شک
فی ذلک فھو کافر کفر الجاھلیۃ الاولی ومن شک فی شیء من قولی فقد شک فی کل منہ والشاک فی
ذلک فلہ النار **ترجمہ** اے لوگو میرے ساتھ واللہ بشارت دیے گئے ہین پہلے لوگ
نبیون سے اور رسولون سے اور مین خاتم الانبیاء والمرسلین ہون اور حجت ہون تمام مخلوقات پر
خواہ آسمانون کے رہنے والے ہون خواہ زمینون کے اور جو شخص کہ شک کرے اس باب مین
پس وہ کافر ہے مثل کفر زمانہ جاہلیت کے کہ جو پہلے تھا اور جو شخص کہ شک کرے کسی شے مین
میرے اس قول سے پس تحقیق شک کیا اوسنے کل مین اوسی امر نبوت سے اور شک کرنیوالا
اسمین جو ہے اوسکے لیے آتش دوزخ ہے **حدیث** معاشر الناس حبانی اللہ بھذہ

الفضیلة منا منه علیّ واحسانا منه الیّ ولا الٰه الا هو له الحمد منی ابدالآبدین ودهر الداهرین علیٰ کل حال ترجمہ اے گروہ مردم عطا فرمائی ہے مجھکو اللہ نے یہ فضیلت وانکی لیکہ منت ہے اوسکی جانب سے اوپر میرے اور احسان ہے اوسکی جانب سے میری طرف اور نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے اوسی کے واسطے حمد ہے میری جانب سے ہمیشہ اور ہمیشہ اوپر ہر حال کے **حدیث** معاشر الناس فضلوا علیا فانه افضل الناس بعدی من ذکر وانثی بنا انزل الله الرزق وبقی الخلق ملعون ملعون مغضوب مغضوب علی من ردّ قولی هذا وان لم یوافقه الا ان جبرئیل خبرنی عن الله تعالیٰ بذلک ویقول من عادیٰ علیا ولم یتوله فعلیه لعنتی وغضبی فلتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا الله ان تخالفوه فتزل قدم بعد ثبوتها ان الله خبیر بما تعملون[1] ترجمہ اے گروہ مردم فضیلت دو تم علی کو اس سبب سے کہ وہ فضل ہے سب آدمیون سے میرے بعد خواہ مرد ہون خواہ عورت ہماری ہی سبب سے نازل کرتا ہی اللہ رزق کو اور ہمارے ہی سبب سے باقی ہے خلق لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی ہے غضب کیا گیا ہے غضب کیا گیا ہے اوس شخص پر کہ جو میرے اس قول کو رد کرے اور اوس سے موافقت نکرے آگاہ ہو تحقیق جبرئیل نے خبر دی ہے مجھکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے ساتھ اس بات کے کہ اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص دشمن رکھیگا علی کو اور نہ دوست رکھیگا اوسکو پس اوسکے اوپر لعنت میری ہے اور غضب میرا ہے پس چاہیے کہ نظر کرے ہر نفس یعنی ہر شخص کہ کیا آگے بھیجا ہے واسطے کل کے یعنی واسطے روز قیامت کے اور ڈرو تم اللہ کو اس بات سے کہ مخالفت کرو تم اوسکی پس لغزش کھائیگا قدم بعد اوسکے ثابت ہونے کی تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو **حدیث** معاشر الناس انه جنب الله الذی ذکر فی کتابه فقال تعالیٰ ان تقول نفس یا حسرتیٰ علیٰ ما فرطت فی جنب الله ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق وہی علی جنب اللہ ہے کہ جسکا ذکر کیا ہے اللہ نے اپنی کتاب مین پس فرمایا ہے ترجمہ ایسا نہو کہ کہے کوئی نفس کہ کیا افسوس ہے اس بات پر کہ تقصیر کی مین نے جنب اللہ مین **حدیث** معاشر الناس

---

[1] جزو بست و چہارم سورہ زمر ۱۲ صفحہ

تدبروا القرآن وافهموا آیاته وانظروا الی محکماته ولا تتبعوا متشابهه فواللہ لن یبین لکم زواجره ولا یوضح لکم تفسیره الا الذی انا اخذ بیده ومصعده الی وشائل بعضده ومعلمکم ان واعلیہ من کنت مولاه فهذا علی مولاه وهو علی بن ابیطالب اخی ووصیی وموالاته من اللہ عزوجل انزلہا علی ترجمہ ای گروه مردم غور سے دیکھو قرآن کو اور سمجھو اوسکی آیتوں کو اور نظر کرو اوسکے محکمات کی طرف اور نہ پیروی کرو اوسکے متشابہات کی پس واللہ نہ بیان کریگا واسطے تمہارے اوسکے حکموں کو اور نہ واضح کریگا واسطے تمہارے اوسکی تفسیر کو مگر یہ شخص کہ میں اوسکے ہاتھ کو پکڑے ہوے ہوں اور اوسکو بلند کیے ہوے ہوں اپنی طرف اور اوسکے بازو کو اوٹھائے ہوے ہوں اور تم کو اس بات کا بتانے والا ہوں کہ میں جسکا مولی ہوں پس یہ علیؑ بھی اوسکا مولی ہے اور یہ علی بن ابیطالب میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور ولایت اوسکی اللہ عزوجل کیطرف سے ہے کہ اوسنے میرے اوپر نازل کی ہے **حدیث** معاشر الناس ان علیا و الطیبین من ولدی هم الثقل الاصغر والقرآن الثقل الاکبر فکل واحد منهم منبئ عن صاحبه موافق له لن یفترقا حتی یردا علی الحوض هم امناء اللہ فی خلقه و حکمائه فی ارضه الا وقد ادیت الا وقد بلغت الا وقد اسمعت الا وقد اوضحت الا و ان اللہ عزوجل قال وانا قلت عن اللہ عزوجل الا انه لیس امیر المومنین غیر اخی هذا ولا تحل امرة المومنین بعدی لاحد غیره ثم ضرب بیده الی عضده فرفعه وکان منذ اول ما صعد رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ثم قال معاشر الناس هذا علی اخی ووصیی وواعی علمی وخلیفتی علی امتی وعلی تفسیر کتاب اللہ عزوجل والداعی الیه والعامل بما یرضاه والمحارب لاعدائه والموالی علی طاعته

والناهي عن معصيته خليفة رسول الله وامير المومنين والامام الهادي
وقاتل الناكثين[1] والقاسطين والمارقين بامر الله اقول ما يبدل القول لدي
بامر ربي اقول اللهم وال من والاه وعاد من عاداه والعن من انكره واغضب
على من جحد حقه اللهم انك انزلت علي ان الامامة بعدي لعلي
وليك عند تبيني ذلك ونصبي اياه بما اكملت لعبادك من دينهم واتممت
عليهم بنعمتك ورضيت لهم الاسلام دينا فقلت ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل
منه وهو في الآخرة من الخاسرين اللهم اني اشهدك وكفى بك شهيدا اني قد بلغت

ترجمہ۔ اے گروہ مردم تحقیق علیؑ اور پاکیزہ لوگ میری اولاد میں سے وہی ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے
پس ہر ایک خبر دینے والا ہے اپنے ساتھی سے موافق ہے واسطے اوسکے یعنی قرآن اہلبیت کے
کی خبر دینے والا ہے اور اہلبیت قرآن کے معنی بیان کرنے والے ہیں اور یہ دونوں ایک
دوسرے سے موافق ہیں ہرگز نہ جدا ہونگے یہ دونوں یہانتک کہ وارد ہوں میرے پاس حوض کوثر پر
یہ لوگ امین ہیں خدا کے اوسکی خلق میں اور حاکم ہیں اوسکی طرف سے اوسکی زمین میں آگاہ ہو کہ تحقیق
ادا کیا میں نے رسالت کو آگاہ ہو کہ تحقیق پہونچا دیا میں نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا دیا میں نے آگاہ ہو
کہ تحقیق واضح کر دیا میں نے آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اور میں کہتا ہوں اللہ
عزوجل کیجانب سے کہ آگاہ ہو کہ تحقیق نہیں ہے کوئی امیر المومنین سوا میرے اس بھائی کے اور نہیں
حلال ہے امارت مومنوں کی بعد میرے واسطے کسی شخص کے سوا اوسکے حضرت امام محمد باقر
فرماتے ہیں کہ بعد اوسکے رسول خدا نے اپنے ہاتھ سے علی علیہ السلام کا بازو پکڑا پھر اوسکو بلند کیا اور جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب کہ منبر پر تشریف لیگئے تھے علی کو اوٹھائے ہوئے تھے یہانتک
کہ آپکے پاؤں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زانو کے برابر ہوگئے بعد اوسکے فرمایا رسول خدا نے کہ

[1] ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر وغیرہ ہیں کہ جنھوں نے نقض بیعت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے کیا اور آپ سے لڑے اور قاسطین
مراد معاویہ پسر ہندہ اور اوسکا لشکر ہے اور مارقین سے مراد خوارج ہیں اور یہ سنیوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے ۱۲ منہ

ای گروہ مردم یہ علی ہے میرا بھائی اور میرا وصی اور یاد رکھنے والا میرے علم کا اور خلیفہ میرا میری امت پر اور تفسیر کتاب اللہ عزوجل پر اور بلانے والا طرف اوسکے اور عمل کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ اللہ کو راضی رکھے اور لڑنے والا دشمنان خدا سے اور یاری کرنے والا طاعت خدا پر اور منع کرنیوالا اوسکی معصیت سے خلیفہ رسول خدا کا اور امیر مومنون کا اور امام ہدایت کرنے والا اور قتل کرنیوالا ناکثین و قاسطین و مارقین کا بحکم خدا کہتا ہون مین کہ نہین بدلی جاتی ہے بات میرے پاس سے ساتھ حکم پروردگار میرے کے کہتا ہون مین کہ ای اللہ دوست رکھ اوسکو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو کہ جو دشمن رکھے علی کو اور لعنت کر اوس شخص پر جو انکار کرے اوسکا اور غضب نازل کر اوس شخص پر کہ جو انکار کرے اوسکے حق کا ای اللہ تحقیق تو نے نازل کیا اوپر میرے یہ امر کہ امامت بعد میرے واسطے علی کے ہے کہ جو تیرا ولی ہے قریب بیان کرنے میرے کے اس بات کو اور نصب کرنے میرے کے اوسکو بہ سبب اسکے کہ کامل کیا تو نے واسطے اپنے بندون کے اونکے دین کو اور تمام کیا تو نے اوپر اونکے نعمت کو اور راضی ہوا تو اونکے واسطے دین اسلام کے پس فرمایا تو نے ترجمہ آیت اور جو شخص کہ طلب کرے سوا اسلام کے کوئی دین تو نہ قبول کیا جاویگا اوس سے اور وہ شخص آخرت مین ہے نقصان پانے والون مین سے ای میرے اللہ مین تجھکو گواہ کرتا ہون اور تو کافی گواہ ہے کہ تحقیق پہونچا دیا مین نے تیری رسالت کو حدیث معاشر الناس انما اکمل اللہ عزوجل دینکم بامامتہ فمن لم یؤاتم بہ وبمن یقوم مقامہ من ولدی من صلبہ الی یوم القیمۃ والعرض علی اللہ عزوجل فاولئک الذین حبطت اعمالھم وفی النار ھم فیہا خالدون لا یخفف عنہم العذاب ولاھم ینظرون ترجمہ ای گروہ مردم سوا اسکے نہین ہے کہ کامل کیا ہے اللہ عزوجل نے تمہارے دین کو بسبب اوسکی امامت کے پس جو شخص کہ نہ امام سمجھے اوسکو اور اوس شخص کو کہ جو اوسکا قائم مقام ہو میری اولاد مین سے کہ جو علی کی پشت سے ہوگی قیامت تک اور اوس دن تک کہ سامنے ہونگے لوگ اللہ عزوجل کے پس یہ لوگ کہ جو علی اور اوسکی اولاد کو امام نہ سمجھیں ایسے لوگ ہین کہ برباد ہوگئے اعمال اونکے اور آتش جہنم مین وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہین نہ کم کیا جاویگا اونسے

عذاب اور نہ وہ لوگ مہلت دیے جائینگے حدیث معاشر الناس ھذا علی انصرکم لی واحقکم بی واقربکم الی واعزکم علی واللہ عزوجل وانا عنہ راضیان وما نزلت آیۃ رضی الا فیہ وما خاطب اللہ الذین امنوا الا بدا بہ ولا نزلت آیۃ المدح فی القرآن الا فیہ ولا شھد اللہ بالجنۃ فی ھل اتی علی الانسان الا لہ ولا انزلھا فی سواہ ولا مدح بھا غیرہ ترجمہ اے گروہ مردم یہ علی ہے کہ تم سے زیادہ میری مدد کرنیوالا اور تمسے زیادہ میرا اوپر اوسکا حق ہے اور تمسے زیادہ میرا قریبی اور تمسے زیادہ مجھکو عزیز ہے اور اللہ عزوجل اور مین دونون اوس سے راضی ہین اور نہین نازل ہوئی کوئی آیت رضامندی کی مگر اوسکے باب مین اور نہین خطاب کیا اللہ نے مومنون سے مگر ابتدا کی ساتھ اوسکے اور نہین نازل ہوئی کوئی آیت مدح کی قرآن مین مگر اوسی کے باب مین اور نہین گواہی دی اللہ نے ساتھ جنت کے بیچ سورہ ہل اتی علی الانسان کے مگر واسطے اوسکے اور نہین نازل کیا اللہ نے اس سورہ کو سوا اوسکے اور کسی کے باب مین اور نہین مدح کی اللہ نے ساتھ اس سورہ کے اوسکے غیر کی حدیث معاشر الناس ھو ناصر دین اللہ والمجادل عن رسول اللہ وھو التقی النقی الھادی المھدی نبیکم خیر نبی ووصیکم خیر وصی وبنوہ خیر الاوصیاء ترجمہ اے گروہ مردم وہ مدد کرنیوالا ہے دین خدا کا اور لڑنے والا ہے رسول خدا کی طرف سے اور وہ پاک و پاکیزہ ہے ہدایت کرنے والا ہے ہدایت پانے والا ہے نبی تمھارا اچھا نبی ہے اور وصی تمھارا اچھا وصی ہے اور اولاد اوسکی اچھی اوصیا ہین حدیث معاشر الناس ذریۃ کل نبی من صلبہ وذریتی من صلب علی ترجمہ اے گروہ مردم ذریت ہر نبی کی اوسکی پشت سے ہے اور ذریت میری علی کی پشت سے ہے حدیث معاشر الناس ان ابلیس اخرج آدم من الجنۃ بالحسد فلا تحسدوہ فتحبط اعمالکم وتزل اقدامکم فان آدم اھبط الی الارض بخطیئۃ واحدۃ وھو صفوۃ اللہ عزوجل فکیف بکم وانتم انتم ومنکم اعداء اللہ الا انہ لا یبغض علیا الا شقی ولا یتوالی علیا الا تقی ولا یومن بہ الا مومن مخلص فی علی واللہ نزلت سورۃ والعصر بسم اللہ الرحمن الرحیم والعصر ان الانسان لفی خسر الخ

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق ابلیس نے نکلوا دیا آدم کو جنت سے بسبب حسد کے پس حسد کرو تم لوگ
علی سے پس برباد ہو جاینگے اعمال تمہارے اور لغزش کھا جاینگے قدم تمہارے اس سبب سے کہ
تحقیق آدم اوتارے گئے طرف زمین کے ساتھ ایک خطا کے حالانکہ وہ برگزیدہ تھے اللہ عز وجل کے
پس کیا حال ہوگا تمہارا حالانکہ تم تمہی ہو اور تم مین سے دشمنان خدا بھی ہین آگاہ ہو کہ نہین بغض
رکھتا ہے علی سے مگر شقی اور نہین دوست رکھتا ہے علی کو مگر پرہیزگار اور نہین ایمان لاتا ہے
ساتھ اوسی علی کے مگر مومن مخلص اور علی ہی کے باب مین واللہ نازل ہوا ہے سورہ والعصر حدیث

معاشر الناس قد استشهدت الله وبلغتكم رسالتي وما على الرسول الا البلاغ
المبين ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق گواہ کیا ہے مین نے اللہ کو اور پہونچا دی مین نے تمکو
اپنی رسالت اور نہین ہے اوپر رسول کے مگر پہونچا دینا ظاہر حدیث معاشر الناس اتقوا الله حق
تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون ترجمہ اے گروہ مردم ڈرو تم اللہ سے جو حق ڈرنے کا اوسکے ہے
اور نہ مرو تم مگر ایسی حالت مین کہ تم مسلمان ہو حدیث معاشر الناس آمنوا بالله ورسوله
والنور الذي انزل معه من قبل ان نطمس وجوها فنردها على ادبارها
معاشر الناس النور من الله عز وجل فيّ مسلوك ثم في علي ثم في النسل منه الى القائم
المهدي الذي ياخذ بحق الله وبكل حق هو لنا لان الله عز وجل قد
جعلنا حجة على المقصرين والمعاندين والمخالفين والخائنين والآثمين
والظالمين من جميع العالمين ترجمہ اے گروہ مردم ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور
اوسکے رسول کے اور ساتھ ایسے نور کے کہ نازل کیا گیا ہے ساتھ اوسی رسول کے قبل اسکے
کہ بگاڑ دین ہم مونہون کو پس پھیر دین ہم اونکو پشتون کی طرف اے گروہ مردم نور اللہ عز وجل کیطرف سے
مجھمین ہے اور بعد اوسکے جاری کیا جائیگا علی مین پھر اوسکی نسل مین قائم مہدی تک وہ ایسا
ہوگا کہ عوض لیگا حق اللہ کا اور ہر ایسے حق کا کہ وہ ہمارے لیے ہے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ عز وجل
نے گردانا ہے ہمکو حجت تقصیر کرنے والون پر اور عناد کرنے والون پر اور مخالفت کرنیوالون پر

اور خیانت کرنے والون پر اور گناہ کرنے والون پر اور ظلم کرنے والون پر تمام عالم مین ہے
حدیث معاشر النّاس انذرتکم انی رسول قد خلت من قبلی الرّسل افان مت
او قتلت انقلبتم علیٰ اعقابکم و من ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضرّ اللہ شیئا و سیجزی اللہ
الشّاکرین الاوان علیّا ھو الموصوف بالصبر والشکر ثم من بعدہ ولدی من صلبہ
ترجمہ ای گروہ مردم ڈرایا ہے مین نے تمکو کہ مین رسول ہون تحقیق آچکے ہین مجھسی پیشتر بہت سے
رسول کیا اگر مر جاؤن مین یا قتل کیا جاؤن مین تو پھر جاؤگے تم اولٹے اور جو شخص کہ پھر جاے
اولٹا یعنی کافر ہو جاے پس نہ ضرر پہونچایگا وہ شخص اللہ کو کچھ بھی اور عنقریب جزا دیگا اللہ شکر
کرنے والون کو آگاہ ہو کہ تحقیق علی جو ہے وہی موصوف ہے ساتھ صبر کے اور شکر کے پھر
اوسکے بعد میری اولاد ہے کہ جو اوسکی پشت سے ہوگی حدیث معاشر النّاس لاتمنّوا علی
اللہ تعالیٰ اسلامکم فیسخط علیکم و یصیبکم بعذاب من عندہ انّہ لبالمرصاد ترجمہ
ای گروہ مردم نہ احسان رکھو تم اللہ پر اپنے اسلام لانے کا پس غضب نازل کریگا اللہ تمھارے اوپر
اور پہونچایگا تمکو عذاب اپنی طرف سے تحقیق کہ وہ گھات مین ہے حدیث معاشر النّاس
سیکون من بعدی ائمّۃ یدعون الی النّار و یوم القیامۃ لاینصرون معاشر النّاس انّ اللہ و انا
بریئان منھم ترجمہ ای گروہ مردم عنقریب ہونگے میرے بعد ایسے امام کہ بلائینگے طرف
آتش دوزخ کے اور بروز قیامت نہ مدد کیے جائینگے وہ لوگ اے گروہ مردم تحقیق اللہ اور مین
اون لوگون سے دونون بری ہین حدیث معاشر النّاس انّھم و انصارھم و اتباعھم
و اشیاعھم فی الدّرک الاسفل من النّار و لبئس مثوی المتکبّرین
الا انّھم اصحاب الصّحیفۃ[1] فلینظر احدکم فی صحیفتہ قال فذھب علی النّاس
الا شرذمۃ منھم امر الصّحیفۃ ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق کہ وہ امام کہ جو آتش دوزخ کی طرف بلائینگے
اور اونکے مددگار اور اونکی پیروی کرنے والے اور اونکی اطاعت کرنے والے سب نیچے کے

[1] بعض کتابون مین ہر مقام مین الصحیفہ کی جگہ الصّحیفۃ کی لفظ ہے ۱۲ منہ

طبقے مین آتش جہنم مین سے اور البتہ بر انتقام ہے تکبر کرنے والونکا آگاہ ہو کہ تحقیق وہ لوگ اصحاب صحیفہ مین ہیں چاہیے کہ نظر کرے تم مین سے کوئی شخص صحیفے مین فرمایا حضرت امام محمد تقی نے کہ پس گذر اسب لوگون پر باستثنای بعض کے اونمین سے امر صحیفہ کا حدیث معاشر الناس انی ادعہا امامۃ و وراثۃ فی عقبی الی یوم القیمۃ وقد بلغت ما امرت بتبلیغہ حجۃ علی کل حاضر و غائب وعلی کل احد ممن شہد اولم یشہد ولد اولم یولد فلیبلغ الحاضر الغائب والوالد الولد الی یوم القیامۃ وسیجعلونہا ملکا اغتصابا الا لعن اللہ الغاصبین والمغتصبین وعندہا سنفرغ لکم ایہا الثقلان فیرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق کہ مین چھوڑتا ہون اوسکو امامت اور وراثت اپنی اولاد مین روز قیامت تک اور تحقیق پہونچا دیا مین نے اوس چیز کو کہ مامور ہوا تھا مین اوسکے پہونچانے کے لیے یہ حجت ہی ہر حاضر پر اور غائب پر اور ہر شخص پر اون لوگون مین سے کہ جو موجود ہین یا نہین موجود ہین پیدا ہوئے ہین یا نہین پیدا ہوئے ہین پس چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو اور باپ بیٹے کو قیامت تک اور عنقریب گردانینگے لوگ اوسی امامت کو ملک از روے غصب کی آگاہ ہو کہ لعنت کی ہی اللہ نے غصب کرنے والون پر اور چھین لینے والون پر اور اوسوقت اس آیت کا مضمون صادق ہوگا ترجمہ آیت عنقریب فارغ ہونگے ہم تمھارے واسطے ای گروہ جن وانس پس بھیجا جائیگا اوپر تم دونون کے شعلہ آگ کا اور دھوان پس نہ بدلا لے سکوگے تم دونون حدیث معاشر الناس ان اللہ عز وجل لم یکن یذرکم علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق اللہ عز وجل نہ چھوڑیگا تمکو اوس حالت پر کہ جسپر تم ہو یہانتک کہ جدا کرے ناپاک کو پاک سے اور نہین مطلع کرتا ہے تمکو اللہ اوپر غیب کے حدیث معاشر الناس انہ ما من قریۃ الا واللہ مہلکہا بتکذیبہا وکذلک یہلک القری وہی ظالمۃ کما ذکر اللہ تعالے و ہذا علی امامکم وولیکم وہو مواعید اللہ واللہ یصدق ما وعدہ ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق کوئی قریہ ایسا نہین ہے کہ اللہ بسبب اوسکی تکذیب کے اوسکا ہلاک کرنیوالا ہو اور اسی طرح ہلاک کرتا ہے

اللہ قریبون کو دور انکا کیا وہ ظلم کرنے والے ہوں جیسا کہ ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور یہ علی تمھارا امام ہے
اور تمھارا ولی ہے اور وصی کے باب مین وعدے اللہ کے پورے ہوئے ہین اور اللہ اپنے وعدے کو
سچ کرتا ہے **حدیث** معاشر الناس قد ضل قبلکم اکثر الاولین واللہ لقد اهلک الاولین
وهو مهلک الاخرین کذلک نفعل بالمجرمین ویل یومئذ للمکذبین
ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق گمراہ ہوگئے تم سے پیشتر اکثر لوگ کہ جو پہلے تھے اور اللہ نے تحقیق ہلاک
کیا اگلوں کو اور وہ ہلاک کرنیوالا ہے پچھلوں کا اسی طرح کرتا ہے اللہ ساتھ گنہگاروں کے خرابی ہے
قیامت کے دن واسطے تکذیب کرنے والوں کے **حدیث** معاشر الناس ان اللہ قد امرنی ونهانی
وقد امرت علیا ونهیته فعلم الامر والنهی من ربه عزوجل فاسمعوا لامره تسلموا
واطیعوه تهتدوا وانتهوا لنهیه ترشدوا وصیروا الی مراده ولا تتفرق بکم
السبل عن سبیله انا الصراط المستقیم الذی امرکم باتباعی ثم علی من بعدی
ثم ولدی من صلبه ائمة یهدون الی الحق وبه یعدلون ثم قرا الحمد للہ رب العالمین
الی اخرها وقال فی نزلت وفیهم نزلت ولهم عمت وایاهم خصت اولئک اولیاء اللہ
لا خوف علیهم ولا هم یحزنون الا ان حزب اللہ هم الغالبون ۝ الا ان
اعداء علی هم اهل الشقاق والنفاق وهم العادون والحادون
واخوان الشیاطین الذین یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا
الا ان اولیائهم الذین ذکرهم اللہ فی کتابه فقال عزوجل لا تجد قوما
یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسوله الی اخر الایة الا ان
اولیائهم الذین وصفهم اللہ عزوجل فقال الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم
اولئک لهم الامن وهم مهتدون الا ان اولیائهم الذین وصفهم اللہ عزوجل
فقال الذین یدخلون الجنة امنین وتتلقاهم الملئکة بالتسلیم ان طبتم فادخلوها
خالدین الا ان اولیائهم الذین قال اللہ عزوجل لهم یدخلون الجنة

بغیر حساب الا ان اعدائهم یصلون سعیرا الا ان اعداهم الذین یسمعون
لجہنم شہیقا وهی تفور وتکاد تمیز کلما دخلت امة لعنت اختها الایۃ الا
ان اعدائهم الذین قال اللہ عزوجل کلما القی فیہا فوج سألهم خزنتها الم یاتکم نذیر الایۃ الا ان
اولیائهم الذین یخشون ربہم بالغیب لهم مغفرة واجر کبیر ترجمہ ای گروہ مردم تحقیق اللہ نے مجھکو امر فرمایا اور
فرمائی اور مین نے علی کو امر کیا اور نہی کی پس جان لیا اوسنے امر و نہی کو اپنے پروردگار عزوجل سے اطاعت
پس سنو تم لوگ اوسکے حکم کو تاکہ سالم رہو تم اور اطاعت کرو تم اوسکی تاکہ ہدایت پاؤ تم اور باز رہو تم سبب
اوسکے منع کرنے کے پس رشد پاؤ تم اور جاؤ تم طرف اوسکی مراد کی اور نہ متفرق کردین تمکو راستے اوسی علی کی
راہ سے مین صراط مستقیم ہون کہ حکم کیا ہے اللہ نے میری پیروی کرنے کا پھر علی میرے بعد صراط مستقیم ہے
پھر میری اولاد ہے کہ جو علی کی نسبت سے ہین وہ لوگ ایسے امام ہین کہ ہدایت کرینگے ساتھ حق کے اور ساتھ اوسی
حق کے عدل کرینگے بعد اوسکے پڑھا حضرت نے الحمد للہ رب العالمین آخر سورہ تک اور فرمایا کہ میرے
باب مین یہ سورہ نازل ہوئی ہے اور اونھین ائمہ کے باب مین نازل ہوا ہے اور اونکے واسطے عام ہے
اور اونھین کے لیے مخصوص ہے وہ لوگ دوست ہین خدا کے کہ نہ خوف ہے اونپر اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے
یعنی قیامت مین آگاہ ہو کہ تحقیق گروہ اللہ کا جو ہے وہی لوگ غالب ہین یعنی حجت و برہان کی راہ سے
آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علی کے وہی لوگ اہل شقاوت ہین اور اہل نفاق ہین اور وہی لوگ دشمنان خدا اور رسول
ہین اور بھائی ہین شیطانون کے کہ القا کرتے ہین بعض اونکی طرف بعض کی فرخرفات باتون کو جو فریب
دینے والے ہین آگاہ ہو کہ دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ ذکر کیا ہے اونکا اللہ نے اپنی کتاب
مین پس فرمایا ہے اللہ عزوجل نے ترجمہ آیت نہ پائیگا تو ایسے لوگون کو کہ ایمان لاتے ہین ساتھ
اللہ کے اور روز قیامت کے کہ دوست رکھتے ہون وہ لوگ اوس شخص کو کہ دشمن رکھتا ہو اللہ کو اور اوسکے
رسول کو آخر آیت تک آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ وصف کیا ہے اون کا
اللہ عزوجل نے پس فرمایا ہے ترجمہ آیت جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور نہین ملایا ہے اون لوگون نے
اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے اونھین لوگون کے واسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہین

آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علی و ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ وصف کیا ہے اونکا اللہ عز و جل نے پس فرمایا ہے
ترجمہ آیت کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ داخل ہونگے جنت مین درانحالیکہ بیخوف ہونگے اور ملاقات کرینگے
اون سے فرشتے ساتھ تسلیم کے اور کہینگے کہ پاک و پاکیزہ ہوے تم پس داخل ہو تم اوسی جنت مین
درانحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہو تم آگاہ ہو کہ تحقیق دوست علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ فرمایا ہے اللہ
عز و جل نے اونکے لیے کہ ترجمہ آیت داخل ہونگے وہ لوگ جنت مین بغیر حساب کے آگاہ ہو کہ تحقیق
دشمن علی اور ائمہ کے داخل ہونگے آتش دوزخ مین آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ
سنینگے واسطے دوزخ کے آواز سخت درانحالیکہ وہی دوزخ جوش کھاتی ہوگی اور واسطے اوسکے آواز
تند ہوگی جسوقت کہ داخل کی جائیگی ایک جماعت لعنت کریگی اپنی بہن کو یعنی مثل اپنے دوسری جماعت کو
آخر آیہ تک آگاہ ہو کہ تحقیق دشمن علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ فرمایا ہے اللہ عز و جل نے ترجمہ آیت
جسوقت ڈالی جائیگی بیچ اوسی دوزخ کے کوئی فوج تو پوچھینگے اون لوگون سے کلید بردار اوسی دوزخ کے
کہ کیا نہین آیا تھا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا یعنی پیغمبر آخر آیت تک آگاہ ہو کہ تحقیق دوست
علی اور ائمہ کے وہ لوگ ہین کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے غائبانہ اونکے واسطے بخشش ہے اور اجر
عظیم ہے حدیث معاشر الناس شتان ما بین الجنۃ والسعیر عدونا من ذمہ اللہ ولعنہ و
ولینا من مدح اللہ واحبہ ترجمہ اے گروہ مردم بہت فرق ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے
دشمن ہمارا وہ شخص ہے کہ مذمت کی ہے اوسکی اللہ نے اور لعنت کی ہے اوسپر اور دوست ہمارا وہ شخص ہے
کہ مدح کی ہے اوسکی اللہ نے اور دوست رکھا ہے اوسکو حدیث معاشر الناس الا انی منذر و
علی ھاد ترجمہ اے گروہ مردم آگاہ ہو کہ مین ڈرانے والا ہون اور علی ہدایت کرنے والا ہے حدیث
معاشر الناس انی نبی و علی وصی الا ان خاتم الائمۃ منا القائم المھدی الا انہ
الظاھر علی الدین الا انہ المنتقم من الظالمین الا انہ فاتح الحصون وھادمھا الا انہ قاتل
کل قبیلۃ من اھل الشرک الا انہ مدرک بکل ثار لاولیاء اللہ الا انہ الناصر لدین اللہ
الا انہ الغراف من بحر عمیق الا انہ یسم من کل فضل بفضلہ وکل ذی جہل بجہلہ

الا انہ خیرۃ اللہ ومختارہ الا انہ وارث کل علم والمحیط بہ الا انہ المخبر عن ربہ عزّ وجل والمنبّہ بامر ایمانہ الا انہ الرّشید السّدید الا انہ المفوّض الیہ الا انہ قد بشّر بہ من سلف بین یدیہ الا انہ الباقی حجّۃ ولا حجّۃ بعدہ ولا حقّ الا معہ ولا نور الا عندہ الا انہ لا غالب لہ ولا منصور علیہ الا انہ ولی اللہ فی ارضہ وحکمہ فی خلقہ وامینہ فی سرّہ وعلانیتہ

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق مین نبی ہون اور علی وصی ہے آگاہ ہو کہ خاتم الائمہ ہم مین سے قائم مہدی ہے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ غالب ہونے والا ہے سب دینون پر آگاہ ہو کہ تحقیق وہ بدلا لینے والا ہے ظالمون سے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ فتح کرنے والا ہے قلعون کا اور منہدم کرنے والا ہے اونکا آگاہ ہو کہ تحقیق وہ قتل کرنے والا ہے ہر قبیلہ کا اہل شرک سے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ بدلا لینے والا ہے ہر خون ناحق کا واسطے دوستان خدا کے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ مدد کرنیوالا ہے دین خدا کی آگاہ ہو کہ وہ چلو بھرنے والا ہے دریائے عمیق (علم و معرفت سے) آگاہ ہو کہ تحقیق وہ نشان کردیگا ہر صاحب فضل کو ساتھ اوسکے فضل کی اور ہر صاحب جہل کو ساتھ اوسکی جہالت کے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ برگزیدہ ہے اللہ کا اور ختیار دیا ہوا ہے اوسکی جانب سے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ وارث ہے ہر علم کا اور احاطہ کیے ہوئے ہے ساتھ اوسکے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ خبر دینے والا ہے اپنے پروردگار عزّ وجل کی جانب سے اور آگاہ کرنے والا ہے امر ایمان کو اوسکے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ رہنما ہے مستحکم آگاہ ہو کہ تحقیق سپرد کیا گیا ہے طرف اوسکی امر ہدایت آگاہ ہو کہ تحقیق بشارت دی ہے ساتھ اوسکے اون لوگون نے کہ جو اوس سے پہلے گذرے ہیں آگاہ ہو کہ تحقیق وہ باقی ہے از روے حجت کے اور کوئی حجت اوسکی بعد نہیں ہے اور نہیں ہے حق مگر اوسکے ساتھ اور نہیں ہے نور مگر اوسکے پاس آگاہ ہو کہ تحقیق نہین ہے کوئی غالب اوسپر اور نہ نصرت دیا ہوا اوسپر آگاہ ہو تحقیق کہ وہ ولی اللہ کا ہے اوسکی زمین مین اور حاکم ہے اوسکی جانب سے اوسکی خلق مین اور امین اوسکا ہے باطن اور ظاہر مین حدیث معاشر النّاس قد بیّنت لکم وافہمتکم

وھذا علی یفہمکم بعدی الا وان عند انقضاء خطبتی ادعوکم الی مصافقتی علی بیعتہ والاقرار بہ ثم مصافقتہ بعدی الا وانی قد بایعت اللہ وعلی قد بایعنی وانا اخذکم بالبیعۃ لہ عن اللہ عزّ وجلّ ومن

نکث فانما ینکث علی نفسه الآیۃ ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق کہ بیان کر دیا مین نے
واسطے تمھارے اور سمجھا دیا تمکو اور یہ علی ہے کہ سمجھائیگا تمکو میرے بعد آگاہ ہو کہ تحقیق بعد ختم ہونے اپنے
اس خطبہ کے دعوت کرونگا مین تمھاری طرف اپنی مصافحہ کے اوپر بیعت علی کے اور اوپر اقرار کے ساتھ اوسکے
پھر طرف اوسکے مصافحہ کے بعد اپنے آگاہ ہو کہ تحقیق بیعت کی ہے مین نے اللہ کی یعنی اوسکی متابعت قبول
کی ہے اور علی نے میری بیعت کی ہے اور مین تم سے علی کیواسطے بیعت لیتا ہون اللہ عز و جل کیجانب سے
اور جو شخص کہ توڑیگا پس سوا اسکے نہین ہے کہ توڑیگا اپنے نفس کی ضرر کے لیے الآیہ حدیث
معاشر الناس ان الحج والعمرۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح
علیہ ان یطوف بھما الآیۃ معاشر الناس حج البیت فما ورده اھل البیت الا
استغنوا ولا تخلفوا عنه الا افتقروا معاشر الناس ما وقف بالموقف مومن
الا غفر اللہ له ما سلف من ذنبه الی وقته فاذا انقضت حجته استونف عمله معاشر
الناس الحجاج معانون ونفقاتھم مخلفة واللہ لا یضیع اجر المحسنین معاشر
الناس حجوا البیت بکمال الدین والتفقه ولا تنصرفوا عن المشاھد الا بتوبة واقلاع
ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق حج اور عمرہ نشانیون سے ہین اللہ کے پس جو شخص کہ حج کرے خانہ کعبہ کا
یا عمرہ بجا لاوے تو نہین ہے کوئی گناہ اوپر اوسکے یہ کہ طواف کرے اون دونون مین یعنی درمیان
صفا و مروہ کے اے گروہ مردم حج کرو خانہ کعبہ کا پس نہین وارد ہوتے ہین اوسمین کوئی اہل خاندان
مگر یہ کہ تونگر ہو جاتے ہین وہ لوگ اور نہین باز رہتے ہین اوس سے کوئی اہل خاندان مگر یہ کہ فقیر
ہو جاتے ہین وہ لوگ اے گروہ مردم نہین کھڑا ہوتا ہے موقف حج مین کوئی مومن مگر بخش دیتا ہے
اللہ اوسکے واسطے جو کچھ کہ گذر چکا ہے اوسکے گناہون سے اوس وقت تک پس جسوقت کہ کامل ہو جاوے
حج اوسکا تو نیا ہو جاتا ہے عمل اوسکا یعنی پہلے گناہ سب بخشدیے جاتے ہین اور نئے سرے سے اوسکے
گناہونکا حساب ہوتا ہے اے گروہ مردم حج کرنے والے مدد کیے جاتے ہین اور روزی اونکی باقی رکھی
جاتی ہے اور اللہ نہین ضائع کرتا ہے ثواب نیکوکارونکا اے گروہ مردم حج کرو خانہ کعبہ کا ساتھ

کمال دین کے اور عقل کے اور نہ پھر و تم مشاہدے مگر ساتھ توبہ کے اور گناہوں سے باز رہنے کے
حدیث معاشر النّاس اقیموا الصّلوٰۃ واتوا الزّکوٰۃ کما امرکم اللہ عزّ وجلّ لئن
طال علیکم الامد فقصرتم او نسیتم فعلیّ ولیّکم ومبیّن لکم الّذی نصبہ اللہ عزّ وجلّ
بعدی ومن خلقہ اللہ منّی ومنہ یخبرکم بما تسئلون عنہ ویبیّن لکم ما لا تعلمون
الا انّ الحلال والحرام اکثر من ان احصیہما واعرفہما فامر بالحلال وانہی عن الحرام فی مقام واحد
فامرت ان اخذ البیعۃ منکم والصفقۃ لکم بقبول ما جئت بہ عن اللہ عزّ وجلّ فی
علیّ امیر المومنین والائمّۃ بعدہ الّذین ہم منّی ومنہ امّۃ قائمۃ منہم
جاء المہدی الی یوم القیامۃ الّذی یقضی بالحقّ ترجمہ اے گروہ
مردم قائم رکھو تم نماز کو اور ادا کرو تم زکوٰۃ کو جس طرح کہ حکم کیا ہے تمکو اللہ عزّ وجلّ نے البتہ اگر طول
ہوگی تمہارے اوپر مدت تو قصور کروگے تم یا بھول جاؤگے تم پس علیؑ تمہارا ولی ہے اور بیان
کرنے والا ہے واسطے تمہارے ایسا ہے وہ کہ قائم کیا ہے اوسکو اللہ عزّ وجلّ نے میرے بعد
اور اون لوگوں کو کہ پیدا کیا ہے اونکو اللہ نے مجھسے اور اوسی علیؑ سے بتائیگا تمکو علیؑ جو کچھ کہ تم اوس سے
پوچھوگے اور بیان کریگا تمہارے واسطے اوسکو کہ جو تم نجانتے ہوگے آگاہ ہو کہ تحقیق حلال اور حرام
زیادہ ہیں اس سے کہ میں اونکا شمار کروں اور اونکو پہچنوا دوں اور حکم کروں میں ساتھ حلال کے اور
منع کروں میں حرام سے ایک مقام میں پس مامور ہوا ہوں میں کہ لوں میں بیعت تمسے اور مصافحہ
واسطے تمہارے فائدے کے واسطے قبول کرنے اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو اللہ عزّ وجلّ کیجانب سے
علیؑ کے باب میں کہ جو امیر المومنین ہے اور ائمہ کے باب میں کہ جو اوسکے بعد مجھسے اور اوس سے پیدا
ہونگے ایسے امام کہ جو قائم رہینگے قیامت تک اونہیں میں سے آویگا مہدی کہ جو حکم کریگا ساتھ حق کے
حدیث معاشر النّاس وکلّ حلال دللتکم علیہ او حرام نہیتکم عنہ فانّی لم ارجع
عن ذلک ولم ابدّل الا فاذکروا ذلک واحفظوا وتواصوا بہ ولا تبدّلوہ ولا
تغیّروہ الا وانّی اجدّد القول الا فاقیموا الصّلوٰۃ واتوا الزّکوٰۃ وامروا بالمعروف

وانہوا عن المنکر الا وان رأس الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ان تنتہوا الی
قولی وتبلغوہ من لم یحضر وتامروہ بقبولہ وتنہوہ عن مخالفتہ فانہ امر من اللہ
عز وجل ومنی ولا امر بمعروف ولا نہی عن المنکر الا مع امام ترجمہ ای گروہ مردم اور ہر حلال کہ
مین نے تمکو بتلایا ہے یا حرام کہ مین نے تمکو اوس سے منع کیا ہے پس تحقیق مین نے کبھی
اوس سے رجوع نہین کی ہے اور کبھی اوسکو بدلا نہین ہے یعنی اوسمین تغیر اور تبدل نہین ہو سکتا
آگاہ ہو کہ پس یاد رکھو اسکو اور حفظ کرو اسکو اور وصیت کرو ایک دوسرے کو ساتھ اوسکے اور نہ بدلو
اسکو اور نہ متغیر کرو اوسکو آگاہ ہو کہ مین اپنے قول کی تجدید کرتا ہون آگاہ ہو کہ پس برپا کرو نماز کو اور ادا کرو تم زکوۃ
کو اور حکم کرو تم ساتھ معروف کی اور نہی کرو تم منکر سے آگاہ ہو کہ تحقیق اصل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی یہ ہے
کہ تجاوز نکرو میرے اس قول سے اور پہونچا دو تم اسکو اوس شخص کو کہ جو موجود نہو اور حکم کرو تم اوسکو ساتھ
اوسکے قبول کرنے کے اور نہی کرو تم اوسکو اوسکی مخالفت سے اس سبب سے کہ یہ حکم ہے اللہ عز وجل کی جانب سے
اور میری جانب سے اور نہین ہے کوئی امر ساتھ کسی معروف کی اور نہی کسی منکر سے مگر ساتھ امام کے
حدیث معاشر الناس القرآن یعرفکم ان الائمۃ من بعدہ ولدہ وعرفتکم
انہ منی وانا منہ حیث یقول اللہ عز وجل وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ[1] وقلت لن تضلوا ما ان تمسکتم بہما
ترجمہ ای گروہ مردم قرآن بتاتا ہے تمکو کہ تحقیق ائمہ بعد اوسکے اوسکی اولاد سے ہونگے اور مین نے
بھی تمکو بتا دیا ہے کہ وہ یعنی علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون جسجگہ کہ فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ گردانا
ابراہیم نے اوسکو ایسی بات کہ جو باقی رہنے والی ہے اوسکی اولاد مین اور کہہ چکا ہون مین کہ نہ گمراہ
ہوگے تم لوگ جبتک کہ تمسک کروگے تم ساتھ اونکے دونون کے یعنی ساتھ قرآن اور اہلبیت کے
حدیث معاشر الناس التقوی التقوی احذروا الساعۃ کما قال اللہ عز وجل ان زلزلۃ الساعۃ
شیء عظیم اذکروا الممات والحساب والموازین والمحاسبۃ بین یدی رب
العالمین والثواب والعقاب فمن جاء بالحسنۃ اثیب علیہا ومن جاء بالسیئۃ

---

[1] جزو بست و پنجم سورہ زخرف رکوع ہشتم ۱۲ منہ

فلیس لہ فی الجنان نصیب ترجمہ اے گروہ مردم پرہیزگاری کرو تم پرہیزگاری کرو تم ڈرو تم قیامت کو جیسا
کہ فرمایا ہے اللہ عز وجل نے کہ ترجمہ آیت زلزلۂ قیامت کا ایک شے عظیم ہے یاد رکھو تم موت
کو اور حساب کو اور ترازوے اعمال کو اور محاسبہ کو سامنے پروردگار عالم کے اور ثواب کو اور عذاب
کو اس سبب سے کہ جو شخص آئیگا نیکی کے ساتھ تو اوسپر ثواب پائیگا اور جو شخص آئیگا بدی کے ساتھ تو اوسکے لیے
بہشت میں کچھ حصہ نہ ہوگا حدیث معاشر الناس انکم اکثر من ان تصافقونی بکف واحدۃ
وامرنی اللہ عز وجل ان اخذ من السنتکم الاقرار بما عقدت لعلی من امرۃ المؤمنین
ومن جاء بعدہ من الائمۃ منی ومنہ علی ما اعلمتکم ان ذریتی من صلبہ فقولوا
باجمعکم انا سامعون مطیعون راضون منقادون لما بلغت عن ربنا وربک فی امر علی
وامر ولدہ من صلبہ من الائمۃ نبایعک علی ذلک بقلوبنا وانفسنا والسنتنا وایدینا علی
ذلک نحیی ونموت ونبعث ولا نغیر ولا نبدل ولا نشک ولا نرتاب ولا نرجع من عہد
ولا ننقض المیثاق نطیع اللہ ونطیعک وعلیا امیر المؤمنین وولدہ الائمۃ الذین
ذکرتہم من ذریتک من صلبہ بعد الحسن والحسین الذین قد عرفتکم مکانہما
منی ومحلہما عندی ومنزلتہما من ربی عز وجل فقد ادیت ذلک الیکم وانہما
سیدا شباب اہل الجنۃ وانہما الامامان بعد ابیہما علی وانا ابوہما
قبلہ وقولوا اعطانا اللہ بذلک وایاک وعلیا والحسن والحسین والائمۃ
الذین ذکرت عہدا ومیثاقا ماخوذا لامیر المؤمنین من قلوبنا وانفسنا و
السنتنا ومصافقۃ ایدینا من ادرکہما بیدہ واقر بہما بلسانہ ولا نبغی بذلک
بدلا ولا نری من انفسنا عنہ حولا ابدا اشہدنا اللہ وکفی باللہ شہیدا وانت علینا بہ
شہید وکل من اطاع ممن ظہر واستتر وملائکۃ اللہ وجنودہ وعبیدہ
واللہ اکبر من کل شہید ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق تم لوگ اس سے بہت زیادہ ہو کہ مجھسے
ایک ہاتھ سے مصافحہ کرو اور مجھکو اللہ عز وجل نے حکم دیا ہے کہ میں تمھاری زبانوں سے اقرار لوں

ساتھ اوس چیز کے کہ منعقد کی ہے مین نے واسطے علیؑ کے یعنی امارت مومنون کی اور جو لوگ کہ بعد اوسکے آئین یعنی ائمہ کہ جو مجھسے ہونگے اور علیؑ سے ہونگے بنابر اوسکے کہ آگاہ کر دیا ہے مین نے تمکو کہ تحقیق ذریت میری علیؑ کی پشت سے ہے پس کہو تم سب ملکے کہ ہم سننے والے ہین اطاعت کرنے والے ہین راضی ہین تابعدار ہین واسطے اوس چیز کے کہ پہونچائی تو نے ہمارے اور اپنے پروردگار کیجانب سے علیؑ کے باب مین اور اوسکے اولاد کے باب مین کہ جو اوسکی پشت سی ہوگی یعنی ائمہ بیعت کرتے ہین ہم تیری اوپر اسکے اپنے دلون سے اور اپنی جانون سے اور اپنی زبانون سے اور اپنے ہاتھون سے اسی کے اوپر ہم زندہ رہینگے اور اسی پر مرینگے اور اسی پر محشور ہونگے اور نہ تغیر کرینگے ہم اور نہ بدلینگے ہم اور نہ شک کرینگے ہم اور نہ شبہہ کرینگے ہم اور نہ پھرینگے ہم عہد سے اور نہ توڑینگے ہم پیمان کو اطاعت کرینگے ہم اللہ کی اور اطاعت کرینگے ہم تیری اور علیؑ کی کہ جو امیر المومنین ہے اور اوسکی اولاد کی کہ جو ائمہ ہین جنکا کہ تو نے ذکر کیا ہے اپنی ذریت سے جو علیؑ کی پشت سے ہوگی بعد حسنؑ اور حسینؑ کے ایسے ہین وہ دونون کہ مین نے بتلا دیا ہے تمکو اون دونون کا مرتبہ کہ جو مجھسے ہے اور مقام اون دونونکا کہ جو میرے نزدیک ہے اور رتبہ اون دونون کا کہ جو میرے پروردگار عز و جل کی جانب سے ہے پس تحقیق پہونچا دیا مین نے اوسکو تمھاری طرف اور اس بات کو کہ تحقیق وہ دونون سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور تحقیق وہ دونون امام ہین بعد اپنے باپ علیؑ کے اور مین اون دونون کا باپ ہون قبل علیؑ کے اور کہو تم لوگ کہ دیا ہمنے اللہ کو ساتھ اسکے اور تجھکو اور علیؑ کو اور حسنؑ کو اور حسینؑ کو اور اون ائمہ کو کہ جنکا تو نے ذکر کیا ہے عہد و پیمان کہ جو لیا گیا ہے واسطے امیر المومنین کے اپنے دلون سے اور اپنی جانون سے اور اپنی زبانون سے اور مصافحہ سے اپنے ہاتھون کے جو شخص کہ پاوے اون دونون کو مصافحہ کرے اپنے ہاتھ سے اور اقرار کرے ساتھ اونکے اپنی زبان سے اور نہین طلب کرتے ہین ہم ساتھ اسکے بدلا اور نہین دیکھتے ہین ہم اپنے نفسون مین اس امر سے کبھی ہمیشہ گواہ کرتے ہین ہم اللہ کو اور اللہ کافی گواہ ہے اور تو بھی ہمارے اوپر ساتھ اس امر کے گواہ ہے اور سب لوگ گواہ ہین کہ جنھون نے اطاعت کی خواہ وہ ظاہر ہون خواہ پوشیدہ ہون اور فرشتے اللہ کے اور لشکر اوسکا اور بندے اوسکے

سب گواہ ہین اور اللہ بزرگ ہے ہر گواہ سے **حدیث** معاشر الناس ما تقولون فان اللہ یعلم
کل صوت وخافیۃ کل نفس فمن اہتدی فلنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا و
من بایع فانما یبایع اللہ ید اللہ فوق ایدیہم الی آخرہ ترجمہ ای گروہ مردم
کیا کہتے ہو تم پس تحقیق اللہ جانتا ہے ہر آواز کو اور پوشیدہ بات کو ہر نفس کی پس جو شخص کہ ہدایت
پاوے تو اوسی کے لیے نفع ہے اور جو شخص کہ گمراہ ہوجاوے تو سوا اسکے نہین ہے کہ گمراہ ہوتا ہے وہ
اپنے نفس کے ضرر پہونچانے کو اور جو شخص کہ بیعت کرتا ہے پس سوا اسکے نہین ہے کہ وہ بیعت
کرتا ہے اللہ کی دست قدرت اللہ کا اوپر ہے اونکے ہاتھون کے **حدیث** معاشر
الناس فاتقوا اللہ وبایعوا علیا امیر المومنین والحسن والحسین والائمۃ
کلمۃ طیبۃ باقیۃ یہلک اللہ من غدر ویرحم اللہ من وفی ومن نکث فانما
ینکث علی نفسہ ترجمہ اے گروہ مردم پس ڈرو تم اللہ کو اور بیعت کرو تم علی کی کہ جو امیر المومنین
ہین اور حسن کی اور حسین کی اور اماموں کی کہ جو کلمہ طیبہ ہین باقی رہنے والے ہین ہلاک کریگا اللہ اوس
شخص کو کہ جو غدر کرے اور رحم کریگا اللہ اوس شخص پر کہ جو وفا کرے اور جو شخص کہ توڑیگا بیعت کو
پس سوا اسکے نہین ہے کہ توڑیگا اپنے نفس کے ضرر کے لیے آخر آیہ تک **حدیث**
معاشر الناس قولوا الذی قلت لکم وسلموا علی علی بامرۃ المومنین وقولوا
سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر وقولوا الحمد للہ الذی ہدینا لہذا وما کنا لنہتدی
لولا ان ہدینا اللہ الخ ترجمہ اے گروہ مردم کہو تم لوگ اوس بات کو کہ جو مین نے کہی ہے واسطے تمھارے
اور سلام کرو اوپر علی کے ساتھ امیر ہونے مومنون کے اور کہو تم کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے
بخشش طلب کرتے ہین ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف بازگشت ہے اور کہو
تم لوگ کہ حمد اللہ ہی کے لیے ہے کہ جسنے ہدایت کی ہمارے واسطے اس امر کے اور نہین تھے
ہم کہ ہدایت پاتے اگر نہ ہدایت کرتا ہمارے اللہ آخر آیہ تک **حدیث** معاشر الناس ان
فضائل علی بن ابیطالب عند اللہ عزوجل وقد انزلہا فی القرآن اکثر من ان احصیہا فی

مقام واحد فمن اتاكم بها وعرفها فصدقوه ۞

ترجمہ اے گروہ مردم تحقیق کہ فضائل علی بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام کے نزدیک اللہ عزوجل کے ہین اور تحقیق نازل کیا ہے اللہ نے اونھین فضائل کو قرآن مین زیادہ اس سے کہ مین شمار کرون اونکا ایک مقام مین پس جو شخص کہ خبر دیوے تمکو اون فضائل کی اور تعریف کرے اونکی تو تصدیق کرو تم اوسکی حدیث معاشر الناس من یطع اللہ و رسولہ وعلیا والائمۃ الذین ذکرتھم فقد فاز فوزا عظیما ۞ ترجمہ اے گروہ مردم جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور علی کی اور اون اماموں کی کہ ذکر کیا ہے مین نے اونکا پس تحقیق رستگار ہوئی اوسنے رستگاری عظیم حدیث معاشر الناس السابقون السابقون الی مبایعتہ وموالاتہ والتسلیم علیہ بامرۃ المومنین اولئک ھم الفائزون فی جنات النعیم ترجمہ اے گروہ مردم سابقین وہ لوگ ہین کہ جو سبقت کرنے والے ہین طرف بیعت کرنے علی کے اور اوسکی ولایت کر اور سلام کرنے کے اوپر اوسکے بسبب امیر ہونے مومنون کے وہی لوگ پہونچنے والے ہین جنات نعیم مین حدیث معاشر الناس قولوا مایرضی اللہ بہ عنکم من القول وان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فلن یضر واللہ شیئا اللھم اغفر للمومنین واغضب علی الکافرین والحمد للہ رب العالمین ترجمہ اے گروہ مردم کہو تم اوس بات کو کہ راضی ہو اللہ بسبب اوسکے تم لوگون سے تمھارے قول سے اور اگر کافر ہو جاوگے تم لوگ اور سب لوگ کہ جو زمین مین ہین تو نہ ضرر پہونچیگا اللہ کو کچھ بھی اے میرے اللہ بخشدے تو مومنون کو اور غضب کر تو کافرون پر اور حمد اللہ ہی کے لیے ثابت ہے کہ جو پروردگار ہے عالم کا حدیث فنادتہ القوم سمعنا واطعنا علی امر اللہ وامر رسولہ بقلوبنا والسنتنا وایدینا وتداکوا علی رسول اللہ وعلی علی علیہ السلام فصافقوا بایدیھم فکان اول من صافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ الاول والثانی والثالث والرابع والخامس وباقی

المہاجرون والانصار وباقی الناس علی طبقاتہم وقدر منازلہم
الی ان صلیت المغرب والعتمۃ فی وقت واحد وواصلوا البیعۃ
والمصافقۃ ثلثا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول
کلما بایع قوم الحمد للہ الذی فضلنا علی جمیع العالمین
وصارت المصافقۃ سنۃ ورسما یستعملہا من لیس لہ حق فیہا ۱ھ

ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ پس سب لوگون نے جناب رسولخدا کو پکارکے کہا کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے خدا کے حکم کی اور اوسکے رسول کے حکم کی ساتھ اپنے دلون کے اور زبانون کے اور ہاتھون کے اور ازدحام کیا اون لوگون نے اوپر رسول خدا کے اور اوپر علی کے پس مصافحہ کیا اپنے ہاتھون سے پس پہلے مصافحہ کیا رسول خدا سے پہلے نے پھر دوسرے نے پھر تیسرے نے پھر چوتھے نے پھر پانچوین نے پھر باقی مہاجرین و انصار نے پھر باقی اور لوگون نے موافق اپنے گروہون کے اور موافق اپنے مراتب کے یہانتک کہ پڑھی گئی نماز مغرب اور عشا کی ایک وقت مین اور پہونچایا اون لوگون نے بیعت اور مصافحہ کو ثلث تک اور رسول خدا فرماتے تھے جبکہ لوگ بیعت کرتے تھے کہ حمد اللہ ہی کے لیئے ثابت ہی کہ جسنے فضیلت دی ہمکو تمام عالم پر اور ہوگیا مصافحہ سنت اور رسم کہ استعمال کرتا ہے اوسکا وہ شخص بھی کہ جسکے لیے خلافت اور امامت مین کوئی حق نہین ہے انتہی الحمد للہ رب العالمین کہ یہ خطبہ مبارکہ طیبہ مع ترجمہ ختم ہوا اب مین حضرات سنت وجماعت سے عموماً اور وعظ صاحب سے خصوصاً پوچھتا ہون کہ آپ لوگون کو اسپر ایمان لانے مین کیا عذر ہے کیا آپ لوگ بغور وتامل وتدبر ملاحظہ نہین فرماتے کہ ہر لفظ اسکی چراغ راہ ہدایت ہے اور ہر سطر اسکی صراط مستقیم ہے اور خود اسکی فصاحت و بلاغت شاہد ہے کہ یہ قول رسول کریم ہے اگر آپ لوگ یہ عذر پیش کیجیے گا کہ یہ خطبہ شیعون کی کتابون سے نقل کیا گیا ہے ہم اسکا اعتبار نہین کرسکتے تو پھر آپ کو اپنی ان حرکات سخیفہ سے توبہ کرنا لازم ہوگا کہ کتب مناظرہ مین شیعون کے مقابلے مین سیکڑون حدیثین آپ اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین حالانکہ ہمارے اور آپکے نقل مین زمین و آسمان کا فرق ہے اور اوسکے بعض وجوہ تو انشاء اللہ تعالی وبتائید محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثنا روحی لہم الفدا جیسا مناسب مقام ہوگا بتصریحات

اس باب اول کے آخر مین لکھینگے لیکن یہان اسقدر کہتے ہین کہ جن حدیثون کو آپ فلان و فلان کے فضائل مین اپنی کتابون سے نقل فرماتے ہین اونکا ہمین ہماری کتابون مین کچھ شائبہ بھی نہین ہے اور آپ ہی کی کتابین اونکی رو سے معلوم ہین اور یہ خطبہ جو اس خطبے کو روایت امام معصوم علیہ السلام سے نقل کیا ہے تو اسکے بہت سے اجزا ایسے جو اثبات امامت و خلافت و وصایت شاہ ولایت کے لیے کافی و وافی ہین آپ ہی کی کتب معتبرہ مین موجود ہین اور یہ واقعہ غدیر خم معروف و مشہور ہے پس اس خطبہ مبارکہ کی مثال آفتاب عالمتاب کی سی ہے کہ گو شپرہ اوسکو نہین دیکھ سکتے مگر اوسکا آشیانہ بھی اوسکی شعاع سے خالی نہین رہتا پس اب مین اس خطبہ شریفہ کے اجزاے مبارکہ کو کتب تفاسیر و احادیث و تواریخ اہل سنت و جماعت سے لکھنا شروع کرتا ہون اور اسکے ثبوت کے لیے چند شعاع مقرر کرتا ہون شعاع اول اس بات کے اثبات مین کہ آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ جو اس روایت شریفہ خطبہ مبارکہ مین مذکور ہے وہ اسی واقعہ غدیر خم کی بابت نازل ہوا ہے اور یہ امر کتب معتبرہ اہل سنت سے ثابت ہی چنانچہ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین اس آیہ کریمہ کے اسباب نزول مین فرماتے ہین اور تفسیر مذکور مطبوعہ مطبع مصریہ بالثہ کی جلد سوم مین یہ عبارت موجود ہی (العاشر) نزلت الآیۃ فی فضل علی بن ابیطالب علیہ السلام ولما نزلت ہذہ الآیۃ اخذ بیدہ وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر رضی اللہ عنہ فقال ہنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ وہو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی — ترجمہ دسوین نازل ہوئی یہ آیت فضیلت مین علی بن ابیطالب کے اور جسوقت کہ نازل ہوئی یہ آیت پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی کا اور فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہے یا خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھے اوسی علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسی علی کو پس ملاقات کی اونسے عمر نے پس کہا کہ گوارا ہو تمکو اے بیٹے ابو طالب کے کہ آج ہوے تم مولی میرے اور مولا ہر مومن اور مومنہ کے اور یہ قول ابن عباس اور براء بن عازب اور محمد بن علی یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

کا ہے انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ مین نے جو خطبہ مبارکہ غدیر خم نقل کیا ہے وہ بروایت
حضرت امام محمد باقرؑ منقول ہے اور فخر رازی کے قول سے بھی اس آیت کا واقعہ غدیر خم
مین نازل ہونا اونھین حضرت کے قول سے ثابت ہو گیا پس ان دونون روایتون مین کس قدر
موافقت ہے مزید بران یہ بھی ثابت ہوا کہ عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب بھی اس امر کے
قائل ہین کہ یہ آیہ مبارکہ اسی واقعہ غدیر خم مین نازل ہوا ہے اس سے زیادہ اور ثبوت کیا ہوگا
الفضل ما شہدت بہ الاعداء اب اسکے بعد امام فخر رازی صاحب نے بنا بر ناصبیت جو کچھ اس مین
گفتگو کی ہے وہ مع اوسکے جواب کے جو مین لکھتا ہون قابل ملاحظہ اہل انصاف ہے فخر الدین رازی
صاحب اس عبارت منقولہ کے بعد بلا فاصلہ فرماتے ہین اور صفحہ مذکور مین یہ عبارت بھی مسطور ہے
واعلم ان ہذہ الروایات وان کثرت الا ان الاولی حملہ علی انہ تعالی امنہ من
مکر الیہود والنصاری وامرہ باظہار التبلیغ من غیر مبالات منہ بہم
وذلک لان ما قبل ہذہ الآیۃ بکثیر وما بعدہا بکثیر لما کان کلاما
مع الیہود والنصاری امتنع القاء ہذہ الآیۃ الواحدۃ فی البین علی وجہ
تکون اجنبیۃ عما قبلہا وما بعدہا ترجمہ اور آگاہ ہو کہ یہ روایتین اگرچہ کثرت سے ہون
لیکن یہ کہ بہتر ہے حمل کرنا اوسکا اس بات پر کہ تحقیق اللہ تعالی نے بیخوف کیا رسول خدؐا کو مکر یہود و نصاری
سے اور حکم کیا اون حضرت کو واسطے اظہار تبلیغ کے بے پروائی سے ساتھ اونھین یہود و نصاری کے
اور یہ اس سبب سے ہے کہ ما قبل اس آیت کا بکثرت اور ما بعد اس آیت کا بکثرت جبکہ کلام ہے ساتھ
یہود و نصاری کے تو ممتنع ہے حمل کرنا اس ایک آیت کا درمیان مین اسی وجہ پر کہ جو اجنبی ہو نسبت
ما قبل اور ما بعد سے انتہی یہ بندہ ضعیف و نحیف کہتا ہے کہ جب سنیون کے امام فخر رازی صاحب نے
حتماً و جزماً لکھدیا کہ حضرت امام محمد باقرؑ اس بات کے قائل ہین کہ یہ آیت حضرت علی بن ابیطالب کے باب مین
نازل ہوئی ہے تو پھر آپکے قول سے عدول کرکے کونسا ایسا مسلمان ہوگا کہ اونکی رائے سخیف پہ
عمل کریگا حالانکہ عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب کا قول بھی اونھون نے مطابق قول امام

معصوم علیہ السلام کے نقل کیا ہے کوئی سنی صاحب اس بات کے قائل ہوجاینگے کہ فخرالدین رازی حضرت امام محمد باقرؑ و عبداللہ بن عباسؓ و براء بن عازب سے اعلم تھے اور تفسیر قرآن اور اسباب نزول کو اونسے زیادہ جانتے تھے اور اگر قائل ہونگے تو اظہار ناصبیت و عداوت اہلبیت رسالت کی ساتھ اونکو فضیلت صحابہ سے بھی منکر ہونا پڑیگا اور فخر رازی نے جو اپنے لکھی ہے وہ ناشی ہے اونکے عدم تدبر سے آیات قرآنیہ میں اسلیے کہ صدہا آیتیں کلام مجید میں ایسی ہین کہ وہ کسی اور باب مین نازل ہوئی ہین اور اونکے ماقبل اور مابعد کی آیتین اور باب مین نازل ہوئی ہین افلا یتدبرون القران ام علی قلوب اقفالھا اور سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی قرآن شریف کو موافق تنزیل کے جمع نہین کرسکے اور اسکی ترتیب نہین دے سکے چنانچہ سورہ مکیہ مین آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ مین آیات مکیہ موجود ہین اور کوئی سنی صاحب بھی اسکا انکار نہین کرسکتے اور یہ بحث بہت طول وطویل ہے یہان اسکے لکھنے کی گنجایش نہین علاوہ اسکے کون عاقل و دیندار اس بات کو تسلیم کریگا کہ ابتدائے اسلام مین جب جناب رسولخدا مکہ مین تشریف رکھتے تھے اور کفار قریش انواع اور اقسام کی ایذا آپکو دیتے تھے اور آپکے پاس اسقدر اعوان و انصار موجود نہ تھے کہ اونکے شر کو آپسے دفع کرین اوسوقت اون لوگون کے شر سے آیت عصمت نازل نہوئی اور مدینہ منورہ مین یہود و نصاریٰ کی مکر سے حفاظت کی باب مین یہ آیت نازل ہوئی حالانکہ ہزارون آدمی اوسوقت مین مسلمان ہوچکے تھے اور یہود جو شہر مین رہتے تھے اونکو یہ قوت و قدرت نہ تھی کہ آپسے میدان جنگ مین مقابلہ کرسکین اسی سبب سے اون لوگون نے صلح کرلی تھی اور جب نقض عہد کیا تو جناب رسول خدا نے بعض کو اونمین سے شہر سے نکالدیا اور بعض کو قتل فرمایا اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ آیت بعد استیصال یہود شہر نازل ہوئی ہے اور نصاریٰ تو کبھی شہر کے قریب بھی نہین بستے تھے پس بعد ہجرت سوای اظہار امامت و خلافت علی ابن ابیطالب کوئی امر ایسا معلوم نہین ہوتا ہے کہ موجب خوف رہا ہو اور اوس سے آیہ عصمت کی نازل ہونے کی ضرورت ہوئی ہو اسی سبب سے کہ منافقین و معاندین جناب امیرالمومنین بکثرت تھے اور ہروقت مثل گرگ بغل و مار آستین کے جناب رسول خدا کے ہمراہ رہتے تھے پس ان لوگون کے شر سے محفوظ رہنا بغیر حفاظت حق سبحانہ وتعالیٰ ممکن نہ تھا اور علامہ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین لکھتے ہین چھاپ آہنی

مطبع مصر مجلد ثانی ص ۲۹۸ سے مین یہ عبارت نقل کرتا ہون مگر مین اس سے مجبور ہون کہ کاتب نے غلطی سے ۲۹۸

کی جگہ ۲۹۰ لکھدیا ہے قولہ تعالی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الایہ اخرج ابو الشیخ

عن الحسن ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی برسالۃ فضقت بہا

ذرعا وعرفت ان الناس مکذبی فوعدنی لابلغن اولیعذبنی فانزل یا ایہا الرسول

بلغ ما انزل الیک من ربک واخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وابی

الشیخ عن مجاہد قال لما نزلت بلغ ما انزل الیک من ربک قال یا رب انما انا واحد

کیف اصنع یجتمع علی الناس فنزلت وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واخرج ابن ابی

حاتم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الایۃ یا ایہا الرسول

بلغ ما انزل الیک من ربک علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب واخرج

مردویہ عن ابن مسعود قال کنا نقرء علی عہد رسول اللہ صلعم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک

ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس

ترجمہ روایت کی ہے ابو الشیخ نے حسن سے کہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ تحقیق مبعوث کیا مجھکو اللہ نے ساتھ رسالت

کی پس دل تنگ ہوا مین بسبب اوسکے اور جانا مین نے کہ لوگ میری تکذیب کرینگے پس ڈرایا مجھکو اللہ نے

کہ ضرور تبلیغ رسالت کرون مین ورنہ البتہ عذاب کریگا مجھکو اللہ اور نازل کیا اللہ نے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

من ربک اور روایت کی ہے عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابو الشیخ

نے مجاہد سے کہ اوسنے کہا کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت بلغ ما انزل الیک من ربک کہا رسول خدا نے

کہ ای پروردگار میرے سوائے اسکے نہین ہے کہ مین اکیلا ہون کیا کرونگا مین جمع ہوجاینگے لوگ میرے ضرر

پہونچانے کو پس نازل ہوئی یہ آیت وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اور اگر نہ کریگا تو تو نہین پہونچائی

تو نے رسالت اوسکی اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے کہ اونہون نے

کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اوپر رسول خدا کے روز غدیر خم علی

بن ابیطالب کے باب مین اور روایت کی ہے ابن مردویہ نے ابن مسعود سے کہ اونہون نے کہا کہ ہم پڑھتے تھے رسول خدا

فرمانے ہین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ترجمہ اے رسول پہونچا دے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہے تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے کہ تحقیق علی مولی مومنوں کا ہے اور اگر نہ کریگا تو تو نہین پہونچائی تو نے رسالت اوسکی اور اللہ حفاظت کریگا تیری لوگون سے انتہی دنیشور کے اس عبارت کی نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوے فائدہ اولی یہ ہے کہ ممکن تھا کہ کوئی سنی صاحب ہمارے بیان کی حدیث ملاحظہ کرکے معترض ہوتے کہ حکم رب العزت و تبلیغ رسالت مین جناب رسول خدا کا اسقدر تامل و تساہل کرنا کہ ایسی تاکید و تہدید کا موجب ہو بعید از عقل ہے لیکن اب ان دونون پہلی روایتون کے مطالعہ کرنے کے بعد کہ جو علامہ سیوطی نے حسن اور مجاہد سے نقل کی ہین یہ اعتراض شیعون پر نہین کر سکتے شاید کوئی صاحب یہ کہین کہ سنیون کی مذہب کی بنا پر یہ اعتراض وارد نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ وہ عصمت انبیا کی قائل نہین اور جناب رسول خدا کو ایک مجتہد سمجھتے ہین کہ کبھی ونکی رائے خطا پر ہوتی تھی اور کبھی صواب پر چنانچہ واعظ صاحب نے بھی اسی کتاب مجمع الاوصاف کے اکثر مقامات مین یہ لکھا ہے لیکن شیعون کے مذہب کی بنا پر یہ اعتراض مرتفع نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ وہ عصمت انبیا کی قائل ہین اور اول عمر سے آخر عمر تک سہو گناہ و خطا سے مبرا سمجھتے ہین پس جناب خاتم النبیین و افضل المرسلین کی نسبت کیونکر اسقدر تامل و تساہل حکم خدا مین تجویز کرینگے تو ہم یہ جواب دینگے کہ یہ اعتراض و منشا ناشی ہوگا کمال نافہمی سے اس سبب سے کہ جو رسول خدا کو کچھ بھی پہچانتا ہوگا اور قرآن و حدیث کو کسی قدر بھی پہچانتا ہوگا وہ اس بات کو تسلیم کریگا کہ تمام خلق کیلئے اعمال صالحہ و مکارم اخلاق کیطرف ترغیب وارد ہوئی ہے اور اونکے نہ بجا لانے مین بالکل کہین تخویف و تہدید لیکن جناب رسول خدا مین یہ سب صفات ایسی درجہ کمال پر تھے کہ آپ کو اونمین تخفیف کرنیکا حکم ہوا تھا اس سبب سے کہ جناب باری عز اسمہ کو اپنے حبیب کا زیادہ محنت و مشقت مین پڑنا گوارا نہ تھا چنانچہ بسبب کثرت عبادت و ریاضت کی حق سبحانہ و تعالی آپ کو خطاب کرکے فرماتا ہے طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی ۝ الا تذکرۃ لمن یخشی ترجمہ اے طہ (طہ ہمارے حضرت کا نام ہے قرآن مین مثل مدثر و مزمل و یسین کے) نہین نازل کیا ہے ہمنے تیرے اوپر قرآن کو اسواسطے کہ تو مشقت مین پڑے بلکہ اوس شخص کی نصیحت

کیواسطے نازل کیا ہی کہ جو ڈنڈا ہی انتہی سنیون کی تفسیرون سے ثابت ہی کہ آپکی کثرت عبادت و ریاضت کے
سبب سی یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اوسمین تخفیف کرین اور زیادہ محنت و مشقت مین نہ پڑین اور اسی طرح اونکا مکارم
اخلاق مین مثلاً آپکی کثرت جود و سخاوت کی سبب سی یہ آیت نازل ہوئی ولا تجعل یدک مغلولۃ الی
عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا یعنی نہ رکھ تو اپنے ہاتھ کو بندھا
ہوا اپنی گردن کی طرف اور نہ کھول دے تو اوسکو بالکل کھول دینا پس بیٹھ رہیگا تو ملامت کیا ہوا مجبور انتہی
یعنی جب بالکل آمدنی راہ خدا مین صرف کرڈالیگا اور محتاجون کو دیدیگا اور کچھ باقی نہ رہیگا تو پھر جب کوئی سوال
کریگا تو اوسکے دینے سے مجبور ہو جائیگا اور وہ سائل بسبب اپنی کثرت احتیاج و قلت عقل و فہم کے ملامت
کریگا اور سنیونکی تفاسیر مین بھی اسی طرح کے مضامین لکھے ہوئے ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپکی کثرت
جود و سخا کے باعث سی یہ آیت نازل ہوئی ہے اسے ناظر کتاب جب تجھکو یہ معلوم ہو گیا تو اب آگاہ
ہو کہ مذموم یہ امر ہے کہ کوئی شخص اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کے سبب سی اللہ تعالی کی تعمیل حکم مین تامل
و تساہل کرے اور ظاہر ہے کہ امر خلافت و وصایت و امامت علی بن ابیطالب اور آپکی اولاد امجاد
کا کہ جو عین اولاد رسولخدا ہی باعث آپکی سرور قلب و نور چشم کا تھا پس معلوم ہوا کہ یہ تامل اتباع خواہش نفسانی کی
باعث سی نہ تھا بلکہ اور بہت سی مصالح و حکم پر مشتمل تھا کہ جنکو خدا و رسول بہتر جانتے ہین اور مین بعض وجوہ کو
کہ جو مستنبط ہین کلام خدا و رسول سی بقدر اپنے فہم و گنجایش مقام کے بیان کرتا ہون وجہ اول یہ ہے
کہ جسطرح اور مکارم اخلاق ذات قدسی صفات جناب سرورکائنات مین بدرجہ اتم و اکمل تھے اسی طرح شفقت
و رافت و رحمت بھی حق اپنی امت کے کمال پر پہونچی تھی یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی نے آخر سورہ توبہ مین آپکی نسبت
یون فرمایا کہ حریص علیکم یعنی رسول حرص کرنے والا ہے تمھاری ہدایت پر پس جب آپکے ارشاد و ہدایت و دعوت
سے سب لوگ ایمان نہین لاتے تھے تو آپ کو کمال رنج و تاسف ہوتا تھا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی آپکی تسلی
کرکے فرماتا ہے کہ فلعلک باخع نفسک علی آثارہم ان لم یؤمنوا بہذا الحدیث اسفا
یعنی پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہے اپنی جان کو اونکے پیچھے اگر نہ ایمان لاوین وہ لوگ ساتھ اس بات کے

سے جزو پانزدہم سورہ بنی اسرائیل ۱۲ سے جزو پانزدہم سورہ کہف ۱۲

رنج وافسوس کے سبب سے انتہی ونیز فرماتا ہے فلا تذہب نفسک علیہم حسرات ان اللہ علیم بما یصنعون
ترجمہ پس نہ نکل جاوے جان تیری اون لوگون پر بسبب حسرتون کے تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ وہ کرتے ہین
یعنی اون لوگون کے ایمان لانے کی اور راستہ پانے کی تجھکو اسقدر کیون حسرت ہی کہ اپنی جان ہلاک کیے دیتا ہے
انتہی پس جب لوگون کے ایمان نہ لانے پر آپ کو اسقدر رنج وافسوس ہوتا تھا کہ جو آیات قرآن سے ثابت ہے
تو ظاہر ہے کہ جو لوگ ایمان لائے تھے اونکے کافر و مرتد ہو جانے پر آپ کو کسقدر زیادہ رنج وافسوس ہوگا گو وہ
لوگ منافق وسست اعتقاد ہی ہون اسلیے کہ نام تو اسلام کا تھا اور کلمہ شہادتین تو زبان سے پڑھتے تھے پس چونکہ اکثر
لوگون کو جناب امیر علیہ السلام سے عداوت تھی اور وجوہ عداوت ہم اول کتاب مین بیان کر چکے ہین اور
گو وہ لوگ اس عداوت کو مخفی رکھتے تھے اور اسکا اظہار نہین کرتے تھے لیکن چونکہ جناب رسول خدا بعلم نبوت
و فراست اونکے سرائر پر مطلع تھے لہذا آپ کو اس امر کا خوف پیدا ہوا کہ اگر مین علی ابن ابیطالب کی امامت و
خلافت کو ظاہر کرونگا تو وہ لوگ کہ جو دلمین اس حکم کی تحمل نہوینگے اور کافر و مرتد ہو جاوینگے لہذا آپ نے تامل فرمایا
یہانتک کہ حق سبحانہ و تعالی کیجانب سے اس حکم کے تبلیغ کی تاکید اکید ہوئی پس تامل کرنا جناب رسول خدا کا دلالت
کرتا ہے وفور رافت و رحمت پر اور یہ صفت کمال تھی نہ موجب نقص اور تاکید فرمانا حق سبحانہ و تعالی کا اوسی قبیل سے
ہی کہ جسطرح اور صفات حسنہ و اعمال صالحہ مین آپ کو تخفیف کا مکرر حکم ہوا تھا اور ماحصل اسکا بھی یہی ہے کہ جو آیات
ماسبق کا تھا کہ تو کیون دشمنان علی ابن ابیطالب کے کفر و نفاق و ارتداد کا اندیشہ کرتا ہے جو خدا کا حکم ہے
وہ خلق کو پہونچا دے جو اوسکو مانیگا وہ نفع پائیگا اور جو نہ مانیگا وہ خود ضرر اوٹھائیگا چنانچہ خود حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے
وقال موسی ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فان اللہ لغنی حمید ترجمہ اور کہا
موسی نے کہ اگر کافر ہو جاؤ تم اور جو لوگ کہ زمین مین ہین سب تو تحقیق اللہ بے پروا ہی حمد کیا ہوا ہی انتہی اور خود
جناب رسولخدا نے اس خطبہ مبارکہ کے آخر مین فرمایا ہے وان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا
فلن یضر اللہ شیئا اور یہ وجہ جسکو ہم نے بیان کی الفاظ حدیث مین موجود ہے کہ جناب رسولخدا کو اس
حکم کے پہنچانے مین اہل نفاق و شقاوت کے ارتداد کا خوف تھا وجہ دوم یہ ہے کہ جس طرح جناب

له جزو بست و دوم سورۂ فاطر ۱۲ که جزو سیزدہم سورۂ ابراہیم ۱۲

رسول خدا کو لوگون کے ارتداد کا خوف تھا اوسی کے سبب آپکو اونکے ضرر پہونچانیکا بھی اندیشہ تھا چنانچہ قصہ اصحاب
عقبہ سے سنی و شیعہ سب واقف ہین کہ اون لوگون نے آپ کے شہید کرنے مین کوتاہی نہین کی اور چونکہ تخفظ بھی
لازم ہے پس آپ نے حق سبحانہ و تعالی سے استدعا کی کہ اون لوگون کے شر سے آپکی حفاظت کرے اور
جب تک کہ یہ سوال آپکا پورا نہین ہوا آپ نے تبلیغ حکم مین تاخیر کی اور جب حضرت جبرئیل آیہ عصمت یعنی
حفاظت لائے تو پھر آپ نے تبلیغ حکم محکم مین ایک ساعت بھی توقف نہین فرمایا اور شان عبدیت یہی ہے کہ عبد
گو کسی مرتبے پر فائز ہو مگر اپنے حول و قوت پر اعتماد نکرے اور درگاہ معبود مین اپنی حاجت کو عرض کرے
اور دعا کرنا افضل عبادات ہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ[1] ترجمہ
کہہ اے محمد کہ نہ پروا کرتا تمھاری رب میرا اگر نہوتی دعا تمھاری انتہی اور نیز فرماتا ہے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي
أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ[2] ترجمہ
اور کہا پروردگار تمھارے نے کہ دعا کرو تم مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر
کرتے ہین عبادت سے میری عنقریب داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہو کر انتہی اور اہل سنت کی معتبر کتابوں مین بھی اس
مضمون کی حدیثین منقول و ماثور ہین کہ حضرت جبرئیل خزائن زمین کی کنجیان لیکے جناب رسول خدا کے
پاس آئے اور کہا کہ حق سبحانہ و تعالی نے بعد تحفہ درود و سلام کے آپکو فرمایا ہے کہ یہ کنجیان لے اور تمام خزائن کا
مالک ہو اور تو کہے تو مین تیرے واسطے پہاڑون کو سونے کا بنا دون اور جو کچھ آخرت مین تیرے لیے مقرر ہے
اس عطا کے سبب سے اوسمین پرپشہ کے برابر بھی کمی نہو گی آپ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل مجھکو
دولت و ثروت دنیا منظور نہین ہے مجھے تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ایک روز گرسنہ ہون اور اپنے
خالق و مالک و معبود سے طلب رزق کرون اور دوسرے دن سیر ہون تو اوسکا شکر بجا لاؤن اور سنی
بھی اس مضمون و مفہوم سے انکار نہین کر سکتے لہذا لفظ حدیث لکھنے کی اور اوسکو ثابت کرنیکی احتیاج نہین ہے
پس یہ صفت بھی موجب کمال ہے نہ باعث نقص رہا یہ امر کہ آپ کی دعا مقبول ہونے مین اسقدر عرصہ
کیون ہوا اور حضرت جبرئیل کے مکرر صعود و نزول کی نوبت کیون آئی تو یہ راز و نیاز ہین رب عظیم اور اوسکی

---

[1] پارہ نوزدہم آخر سورہ فرقان ۱۲ منہ [2] جز و لست و یکم سورہ مومن ۱۲ منہ

ایسے عبد کریم کے درمیان ہین کہ جسکی شان ہین خود اوسنے فرمایا ہے ثم دنا فتدلی ۵ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۵ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ۵ پس ان اسرار پر کون مطلع ہو سکتا ہے لیکن بتوفیق الٰہی وبرکت رسالت پناہی ایک مصلحت اسکی یہ عبد ضعیف وتحیف وجہ سوم مین بیان کرتا ہے وجہ سوم یہ ہے کہ تبلیغ حکم خلافت وامامت علی بن ابیطالب مین سقدر آپ کا تامل فرمانا اور درگاہ جناب باری سے مکرر تاکید کا نازل ہونا باعث اتمام حجت واسکات منافقین ومعاندین سے ہے کہ مظنون بلکہ متیقن تھا کہ وہ لوگ جناب رسول خدا پر زبان طعن دراز کرتے کہ آپ نے اپنے نبوت پر اکتفا نہ کی اور اپنے بھائی اور داماد کو امام اور خلیفہ مقرر فرمایا چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ انھین لوگون کے باب مین ارشاد فرماتا ہے ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین ورحمۃ للذین امنوا منکم والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ۵ ترجمہ اور انھین منافقون مین سے وہ لوگ ہین کہ اذیت دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہے (یعنی جو کوئی کچھ کہتا ہے اوسکا یقین کرلیتا ہے) کہہ تو اے محمد کہ سننے والا انکی کا ہے واسطے تمہارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور یقین کرتا ہے مومنون کی بات کا اور رحمت ہی واسطے اون لوگون کے کہ جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور جو لوگ کہ اذیت دیتے ہین رسول خدا کو اونکے واسطے عذاب دردناک ہے انتہی اور جناب رسول خدا نے بھی اس خطبہ مبارکہ مین اس آیہ کریمہ کا ذکر فرمایا ہے پس ظاہر ہے کہ جب ان منافقونکا یہ حال تھا تو باب خلافت وامامت علی بن ابیطالب مین جناب رسول خدا کو اذیت دینے سے اور طعن وتشنیع کرنے سے کب باز آتے ہرچند کہ بعض اونمین سے بعد اس تاکید بلیغ ونزول آیہ تبلیغ کے بھی باز نہ آسکے اور عذاب الٰہی مین مبتلا ہوئے چنانچہ حارث بن نعمان فہری کا قصہ عنقریب بیان کیا جائیگا لیکن اتمام حجت بالیغ وجوہ واکمل طرق ہوگیا من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر فائدہ ثانیہ وفقوں کی عبارت سے یہ حاصل ہوا کہ جو تاکید شان نزول آیہ تبلیغ مین ہمارے یہان کی حدیث مین منقول ہے وہ سنیون کی روایات صحیحہ سے بھی ثابت ہوگئی فنعم الوفاق شاید کوئی سنی صاحب یہ کہین کہ علامہ سیوطی نے جو دو تو حدیثین حسن ومجاہد سے نقل کی ہین اونسے تاکید تو ثابت ہے مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ تاکید باب خلافت وامامت

ف جزو بست وہفتم سورۂ والنجم ۱۲ منہ ط جزو دہم سورۂ توبہ ۱۲

علی بن ابیطالب میں نازل ہوئی ہے تو ہم جواب دینگے کہ یہ قول بھی تمہارا ناشی ہے عدم غور و تدبر سے اسلیے کہ ان روایتوں میں کوئی مورد اس تاکید کا منقول نہیں ہے اور بعض احادیث کاشف و مفسر ہوتی ہیں بعض کی پس علامہ سیوطی نے بعد ان نون روایتوں کے جو ہم لا چکے ہیں کہ ابو سعید خدری اور ابن مردویہ سے نقل کی ہیں اون سے ثابت ہو گیا کہ آیہ کریمہ تبلیغ و تاکید بلیغ حضرت علی ابن ابیطالب ہی کے باب میں نازل ہوئی ہے علاوہ اوسکے ہم کہینگے کہ اگر یہ نہیں ہے تو تمہیں بتاؤ کہ پھر کس باب میں نازل ہوئی ہے اگر تم کہو گے کہ مطلق رسالت اور جمیع احکام کے باب میں تو یہ قول تمہارا مردود ہو گا اس سبب کہ اگر ایسا ہوتا تو چاہیے تھا کہ ابتدائی بعثت میں نازل ہوتی حالانکہ سورہ مائدہ مدنیہ ہی اور خود تمہارے یہاں کی تفاسیر واحادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ آیت مرا ہوتی اواخر ایام رسالت میں نازل ہوئی ہے پس کون عاقل و دیندار اس بات کو تسلیم کریگا کہ بعد بائیس یا تئیس برس گذرنے کے ایام رسالت سے اسقدر تاکید مطلق رسالت کی تبلیغ کی بابت نازل ہوئی اگر تم کہو گے کہ یہ امر مسلم ہے کہ بعض آیات مکیہ سورہائے مدنیہ میں درج ہیں و بالعکس پس ممکن ہے کہ یہ آیت مکیہ ہو گو سورہ مائدہ مدنیہ ہی تو ہم کہینگے کہ داب مناظرہ اور انصاف تو اسکا مقتضی ہے کہ تم اس امر کو شیعوں کی کتابوں سے ثابت کرو لیکن ہمکو یہ کہاں میسر لہذا بسبیل تنزل ہم کہتے ہیں کہ تم اپنے ہی یہاں کی کتابوں سے ثابت کرو کہ یہ آیت مکیہ ہی ہر چند کہ یہ اثبات ہمارے اوپر حجت نہو گا لیکن ہمکو تو معلوم نہیں ہوتا کہ تم اس بات کو اپنے یہاں کی کتابوں سے بھی ثابت کر سکو جب یہ حال ہے تو پھر تمہارے اس قول واہی کو کون تسلیم کریگا اور اگر تم مورد و سبب نزول اس آیت کا کوئی امر جزئی بیان کرو گے تو یہ بھی قابل تسلیم نہیں ہو سکتا کہ کسی سہل و خفیف معاملہ میں اسقدر تاکید وارد ہو اور حق سبحانہ و تعالیٰ شر ناس سے حفاظت کرنیکی ضمانت فرمائے پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم امر خلافت و امامت علی بن ابیطالب تھا کہ ہزاروں آدمی جسکے دشمن و معاند تھے اور یہ ظاہر ہے کہ امر امامت تالی ہے امر نبوت کا علاوہ اسکے یہ گفت و شنید اوسوقت تھی کہ جب کتب اہلسنت و جماعت میں تصریح مورد آیت کی نہ ہوتی لیکن جب اکثر تفاسیر و احادیث سنیہ میں بشد و مد تمام موجود ہی کہ یہ آیت علی بن ابیطالب کے باب میں نازل ہوئی ہے تو ہماری حجت تمہارے اوپر تمام ہے اور یہ احتمال تمہارا کہ مورد اس آیت کا اور کچھ ہے ناشی ہے کمال تعصب و عناد اہلبیت رسالت وآل امجاد سے **فائدہ** ماثلہ یہ ہے کہ جو ہمارے یہاں کی حدیث و خطبہ مبارکہ غدیر خم سے ثابت تھا کہ اس آیت شریفہ میں نام نامی و اسم گرامی اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب موجود تھا وہ سنیوں کی تفسیر معتبر سے بھی بروایت ابن مسعود ثابت ہو گیا فالحمد للہ

علی ذلک فائدہ رابعہ یہ ہے کہ علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری سے جو روایت لکھی ہے کہ آیت بروز غدیر خم
علی ابن ابیطالب کے باب مین نازل ہوئی ہے اور ابن مسعود سے جو روایت لکھی ہے کہ اس آیت مین ان علیاً مولی المومنین
موجود تھا ان دونون روایتون کی کسی نوع سے تضعیف نہین کی اور مطلق اس باب مین کچھ گفتگو نہین کی اور ذرا بھی
وہم نہوں یا اپس ثابت ہوگیا کہ ان دونون روایتون کی صحیح ہونے مین کچھ کلام نہین ورنہ علامہ سیوطی ضرور کچھ
رد و قدح کرتے اسلیے کہ جس شخص نے تفسیر در منثور کو بغور و تدبر دیکھا ہوگا وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہوگا کہ اونھون نے
اپنی دانست مین جن روایات کو ضعیف سمجھا ہے اونکو بغیر نقض وجرح کے نہین چھوڑا اور تفصیل مین اسکے
طول ہے پس شائقین رجوع الیہا اور نواب بھوپال تفسیر فتح البیان جلد سوم مین لکھتے ہین اور جلد
مذکور مطبوعہ بولاق مصر کی ص ۸۹ مین یہ عبارت موجود ہے عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الآیۃ یوم غدیر خم فی
علی بن ابیطالب وعن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ترجمہ ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ
اونھون نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت بروز غدیر خم علی بن ابیطالب کے باب مین اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ اونھون نے
کہا کہ پڑھتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً
مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ انتہی ای حضرات اہل سنت وجماعت خواب خرگوش سے جاگو
اور باممعان نظر ملاحظہ کرو کہ جو دونون روایتین علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری اور ابن مسعود سے نقل کی تھین وہی
بعینہ نواب بھوپال نے بھی نقل کی ہین یا نہین پس ثابت ہوگیا کہ ان روایتون کی صحت مین کچھ کلام نہین اور جب بقول
ابن مسعود کہ جو سنیون کے نزدیک اعلم صحابہ تھے علم قرآن مین ثابت ہوگیا کہ عہد کرامت مہد جناب رسول خدا مین اس آیہ تبلیغ
مین ان علیاً مولی المومنین موجود تھا تو پھر ہمین بتاؤ کہ بعد آپ کے کیون نکال ڈالا گیا اور کسنے نکال ڈالا کیا سوای غاصبین
خلافت حقہ اور اونکے اتباع واشیاع کے اور کسکی یہ حرکت معلوم ہوتی ہے فافہموا وتدبروا وتعاونوا
علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ
شدید العقاب ۞ چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہے لہذا مین فقط اسقدر بیان اس
باب مین اکتفا کرتا ہون جس شخص کو کہ زیادہ تفصیل دیکھنی کو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار کے مجلدات حدیث غدیر

کیطرف رجوع کرے کہ جلد ثانی حدیث غدیر مطبوعہ مطبع مطلع نور لکھنؤ کے ص ۶۹ مین بائیس علماے اعلام
و محدثین عظام و مفسرین فخام اہل سنت و جماعت کے نام مذکور ہین کہ جنھون نے اس آیت یا ایہا الرسول کا بروز
خم غدیر بشان علی ابن ابیطالب مین نازل ہونا اپنی کتابون مین لکھا ہے اور اس صفحہ سے صفحہ ۱۰۳ تک انکی
عبارتین منقول ہین اور اس خوبی سے انکی توثیق ہے کہ اب سے قیامت تک کسی سنی صاحب کو مجال انکار نہین
ہوسکتی **شعاع دوم ذکر تواتر و شہرت حدیث غدیر خم مین** واضح ہو کہ کتاب
مستطاب عبقات الانوار کہ جسکا ذکر مکرر ہوچکا ہے وہ المسلک اکبریہ متضمن جواب ہے باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ کا
کہ جو بحث امامت مین شاہ عبد العزیز صاحب نے لکھا ہے اور اوسمین دو منہج ہین منہج اول مین آیات کا بیان ہے
اور اوسکی بہت سی مجلدات ہین اور منہج ثانی مین احادیث کا بیان ہے اور اوسکی بھی بہت سی مجلدات ہین
اور اکثر انمین سے چھپکر عرب و عجم و ایران و توران تک شائع ہو گئی ہین اور ہر حدیث کے بیان مین ایک ضخیم جلد
ہے کہ جو بجاے خود ایک کتاب کبیر و عظیم ہے چنانچہ یہ جلد کہ جس مین حدیث غدیر کا بیان ہے منہج ثانی کی جلد اول ہے
اور اس جلد مین دو ہزار دو سو اونسٹھ صفحے ہین اور اس جلد کے دو حصے ہین پہلا حصہ کہ جو بارہ سو اکاون صفحے
کا ہے اسمین چھ سو صفحے مطبع مجمع البحرین لودھیانہ مین مطبوع ہوے ہین اور چھ سو اکاون باقی صفحات مطبع مجمع العلوم
لکھنؤ مین سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین مطبوع ہوئے ہین اور دوسرا حصہ ایک ہزار آٹھ صفحے کا ہے اور مطبع مطلع نور لکھنؤ مین سنہ ۱۲۹۴ ہجری
مین دو حصہ کرکے مطبوع ہوا ہے پہلا حصہ چھ سو نو صفحے کا ہے اور دوسرا حصہ تین سو ننانوے صفحے کا ہے اب اہل انصاف
ملاحظہ کرین کہ بعد اسکے سردفتر کے سنیون کا حدیث غدیر مین کچھ گفتگو کرنا کسقدر انکی شرم و حیا و غیرت پر دلالت کرتا ہے
ہان البتہ اگر وہ مرد میدان ہین تو انکو چاہیے کہ پہلے اس کتاب مستطاب کا جواب لکھین بعد اوسکے میدان مناظرہ مین قدم
رکھین اور علماے شیعہ مین سے بھی اب اس سے زیادہ اور کوئی شخص کیا لکھ سکتا ہے اس بندۂ ضعیف و نحیف نے
اس مختصر مین جو کچھ کہ اس مبحث غدیر خم مین لکھا ہے بعض اوسمین سے بھی اسی کتاب مستطاب سے ماخوذ ہے اور جو کچھ کہ مین نے
اوس سے اخذ کیا ہے اوسکو بتلا بھی دیا ہے اور جو کچھ کہ اس کتاب کے علاوہ مین نے لکھا ہے اوسکی نسبت مین فقط اسقدر
کہہ سکتا ہون کہ ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است ۔ اور چونکہ جناب قدسی مآب مصنف کتاب لاجواب مذکور طاب
ثراہ نے اکثر روایات اہل سنت و جماعت کا کہ جو باب غدیر خم مین ہین استیعاب کر لیا ہے لہذا جو کچھ مین نے خود سنیون کی

کتابون مین دیکھ کے لکھا ہی وہ بھی اوس مین موجود ہی الا نادراً جداً البتہ خطبہ غدیر خم جو مین نے حضرت امام محمد باقر کی
حدیث سی لکھا ہی وہ اوس کتاب مین نہین ہے اور اوسکے ہونیکی کوئی وجہ نہ تھی اس سبب سی کہ علماے اہل حق
کا ہمیشہ سے یہی دستور ہی کہ اہل خلاف کی مقابلے مین اپنے یہانکی کتابون سے کچھ نہین لکھتے اونھین کی کتب
معتبرہ سے اونکو قائل کر دیتے ہین اور مین نے بھی اسی امر کا التزام کیا ہے لیکن جن وجوہ سی کہ اس خطبہ مبارکہ کو
نقل کیا ہی اونکو قبل نقل بیان بھی کر دیا ہی اور چونکہ یہ خطبہ اوس کتاب مین نہین ہے لہذا بعض اجزا اوسکے کہ جو مین نے سنیونکی
کتابون سے ثابت کیے ہین وہ بھی نہین ہین مثل شان نزول آیہ انما ولیکم اللہ و دیگر آیات و احادیث کی اور جو اجزا کہ نفس حدیث
غدیر سے متعلق ہین وہ اکثر موجود ہین اس مجلد غدیر کا پہلا حصہ جو بارہ سو اکاون صفحے کا ہے وہ کل حصہ اثبات تواتر حدیث
غدیر مین لکھا گیا ہے اور محض متعصبین علما و محدثین اہل سنت نے اس حدیث مبارک مین جو شبہات و شکوک وارد کیے ہین اونکی
رد فصیح خود سنیونکی کتابون سے ایسے دلائل و براہین کے ساتھ لکھی ہے کہ کسی عالم سنی کو اب یہ جرأت و جسارت نہین ہوسکتی کہ اس
حدیث کی صحت و تواتر مین کچھ کلام کرسکے اور وہم باسکے مین نے پہلے چاہا تھا کہ اوسکی تلخیص کرکے اس مقام پر کچھ لکھون
مگر چند امور مجھکو مانع ہوئے **اول** یہ کہ طول بہت ہو جاتا **دوسرے** یہ کہ لطف تقریر و تحریر مولف خبیر و مصنف
نحریر باقی نرہتا اس سبب سے کہ بارہ سو اکاون صفحہ مین ایک ایسی مسلسل تقریر و تحریر ہے کہ اوسمین سے بعض مطالب کے
انتخاب کرنے مین دون بعض کچھ لطف نہین ہے **تیسرے** یہ کہ خود واعظ صاحب کہ جو اتفاقات زمانہ سے میرے
مخاطب قرار پائے ہین اونکو اس حدیث کی صحت مین کچھ کلام نہین لہذا جس شخص کے لیے میرا یہ رسالہ ہمالہ کافی نہو وہ
اوس کتاب مستطاب لا جواب کیطرف رجوع کرے حالانکہ من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر البتہ اسقدر لکھتا ہون کہ شاہ عبد العزیز
صاحب دہلوی نے اس حدیث شریف کی روایت کو تحفہ اثنا عشریہ مین فقط بریدہ بن الحصیب الاسلمی کیطرف منسوب
کیا ہے کہ جو ایک صحابی تھے اور جناب مصنف اعلام و مولف فہام نے اس مجلد کے اوائل مین اہل سنت و جماعت کی
علماے اعلام کے کلام سے ثابت کر دیا ہے کہ سو صحابہ سے زیادہ نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس مجلد
غدیر کا دوسرا حصہ کہ جو ایک ہزار آٹھ صفحے کا ہی اور مطبع مطلع نور لکھنو مین دو حصے کرکے چھپا ہے وہ مشتمل ہے
فوائد کثیرہ پر اور اوسمین سے بعض فوائد کو انشاء اللہ تعالی مین اس کتاب مین نقل کرونگا اس مقام مین فقط اس قدر
لکھتا ہون کہ اس حصہ کے نصف اول کے صفحہ ۳ سے صفحہ ۹۵ تک ایکسو ترسٹھ علماے اعلام و محدثین عظام و محققین

مخالم اہلسنت وجماعت کی فقط نام مذکور ہین کہ جنہون نے اس حدیث شریف کی روایت کی ہے اور اپنی کتابون مین لکھا ہے اور انمین سے اکثر اشخاص کی تاریخ ولادت ووفات تک لکھی ہے ونیز اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ دوسری صدی مین اسقدر تھے اور تیسری مین اسقدر اسی طرح تیرہوین صدی تک بعد اوسکی صفحہ ۲ سے صفحہ ۴۲ تک ان علما کی عبارتین اونکی کتابون سے نقل کی ہین اور اونکی توثیق اور علماے اہل سنت کی کلام سے اسطرح کر دی ہے کہ کوئی سنی انمین سے کسی ایک عالم کی بھی قدح نہین کرسکتا اور اگر کرے تو لپنے کل علما ومحدثین سے کہ جو ان لوگونکی تعریفین لکھی ہین ہاتھ کرنا پڑے چونکہ واعظ صاحب ونیز اونکے دیگر امثال واقران واخوان کو اس حدیث کی صحت مین کچھ کلام نہین ہے اور خوف طوالت بھی مانع ہے لہذا مین ان علما سے بعض کی عبارتین بھی یہان نقل کرنا کچھ ضرور نہین سمجھتا ہون جسکا جی چاہے وہ اوس کتاب مستطاب کی طرف رجوع کرے

شعاع سوم ذکر سبب اختلاف الفاظ حدیث غدیر مین کہ جو سنیون کی کتابون مین ہو گیا ہے

واضح ہو کہ ان حضرات نے اس آفتاب ہدایت کی اخفا مین اور اس نور ولایت کی اطفا مین بہت سعی نامشکور کی مگر آفتاب عالمتاب کہین چھپانے سے چھپتا ہے اور نور خدا کہین بجھانے سے بجھتا ہے یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون اس امر کی متعلق جو واقعات ہین اونکا بالکلیہ انکار تو کر نہین سکتے تھے لہذا مجبوراً بعض کو اپنی کتب احادیث وتواریخ وغیرہ مین نقل کیا اور خطبہ مذکورہ کے بعض اجزا والفاظ کو کہ جنکو اپنے زعم فاسد مین باب امامت علی بن ابیطالب مین صریح نہین جانتے تھے اپنی کتابون مین لکھا ہے اور اسی سبب سے اونکے یہان اس حدیث کی الفاظ مین بہت اختلاف ہو گیا ہے کہ بعض علما ومحدثین نے اوس خطبہ کے کچھ الفاظ نقل کیے ہین اور بعض نے کچھ اور اور بعض نے ان الفاظ مبارکہ کا بیان فرمانا مقام غدیر خم مین لکھا ہے اور بعض نے دیگر مقامات مین حالانکہ یہ الفاظ بھی کہ جو اونکے یہان منقول ہین اتمام حجت واثبات امامت وخلافت شاہ ولایت کے لیے کافی ووافی ہین ولکنهم لایشعرون کل الفاظ مختارہ کا لکھنا تو نہایت دشوار ہے اور اس کتاب مین گنجایش بھی نہین لیکن بعض الفاظ کو مین چند شعاع مین نقل کرونگا اوس سے ناظرین کو معلوم ہو جاییگا کہ ان لوگون نے اس نور کی اطفا مین کیا کیا حیلہ سازیان کی ہین پس یہ شعاع سوم تمام ہوئی وتمہید ہے اشعہ آتیہ لامعہ باہرہ کا

شعاع چہارم ذکر حدیث ثقلین مین واضح ہو کہ جناب رسول خدا

یون تو کثیر مقامات مین اس مضمون کا کلام معجز نظام ارشاد فرمایا ہے کہ مین تم لوگون کے درمیان مین دو چیزین گرانقدر اور نفیس چھوڑتا ہون کہ اگر تم اون دونون کے ساتھ تمسک کروگے تو ہرگز میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک اون مین سے کتاب خدا ہے اور دوسری میری اہلبیت کہ جو میری عترت ہین یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون۔ اور اسی کو حدیث ثقلین کہتے ہین لیکن اس خطبہ مبارکہ غدیر خم مین بھی اس حدیث کا ذکر فرمایا ہے اب بعض محدثین سنیہ نے یہ حرکت کی ہے کہ اس خطبہ مبارکہ مذکورہ مین سے فقط حدیث ثقلین کو بالفاظ مختلفہ نقل کیا ہے اور باقی سب اوڑا دیا ہے فنسوا حظا مما ذکروا از انجملہ ایک مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری ہین کہ جنکی صحیح کو اہلسنت وجماعت بہت صحیح سمجھتے ہین اور بعض الناس سے اسکو صحیح بخاری پر بھی ترجیح دیتے ہین اونھون نے اس حدیث کو اسطرح لکھا ہے صحیح مسلم جلد دوم مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی ص ۲۷۹ حدثنی زهیر بن حرب وشجاع بن مخلد جمیعًا عن ابن علیة قال زهیر حدثنا اسمعیل بن ابراهیم حدثنی ابو حیان حدثنی یزید بن حیان قال انطلقت انا وحصین بن سبرة وعمرو بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیه قال له حصین لقد لقیت یا زید خیرًا کثیرًا رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت حدیثه وغزوت معه وصلیت خلفه لقد لقیت یا زید خیرًا کثیرًا حدثنا یا زید ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ابن اخی والله لقد کبرت سنی وقدم عهدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول الله صلی الله علیه وسلم فما حدثتکم فاقبلوه وما لا فلا تکلفونیه ثم قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم یومًا فینا خطیبًا بماء یدعی خمًا بین مکة والمدینة فحمد الله واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارك فیکم ثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب الله واستمسکوا به فحث علی کتاب الله ورغب فیه ثم قال واهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم

اللہ فی اہلبیتی ترجمہ زید بن حیان سے باسناد مذکورہ تین روایت منقول ہے کہ مین اور حصین بن
سبرہ اور عمرو بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گیا اور جسوقت کہ ہم لوگ اوسکے پاس بیٹھے تو
حصین نے اوس سے کہا کہ اے زید تو نے بہت نیکی پائی کہ دیکھا تو نے رسولخدا صلعم کو اور
سنا اونکی حدیث کو اور جہاد کیا اونکے ساتھ اور نماز پڑھی اونکے پیچھے ای زید تو نے بہت نیکی حاصل
کی بیان کر ہمسے اے زید جو کچھ سنا تو نے رسول خدا سے زید نے کہا اے بھتیجے البتہ میری عمر بہت ہو گئی ہے
اور میری ملاقات کو حضرت سے بہت زمانہ گذر گیا ہے اور بہول گیا ہون مین بعض باتون کو جو مینے یاد کی تہین
رسول خدا سے پس جو کچھ کہ مین تم لوگون سے بیان کرون اوسکو قبول کرو تم اور جو کچھ نہ بیان کرون اوسکی
تکلیف مجکو نہ دو بعد اسکے کہا کہ کہڑے ہوئے رسولخدا ایکدن ہم لوگون کے درمیان واسطے ارشاد ایک خطبہ
فرماتے تہے اپنے چشمہ آب پر کہ وہ خم کہلاتا تہا درمیان مکہ و مدینہ کے اور حمد و ثنای اللہ بجا لائے اور وعظ و نصیحت
فرمائی بعد اسکے کہا کہ لیکن بعد حمد و نعت کے کہ آگاہ ہو تم ای لوگو کہ سوا اسکے نہین ہی کہ مین آدمی ہون قریب ہی کہ آوے
میرے پاس رسول میرے پروردگار کا (یعنی ملک الموت) پس قبول کرون مین خدا کے حکم کو (یعنی دنیا سے جانا) اور مین چہوڑنیوالا
ہون تم مین دو چیزین گرانقدر کہ پہلی اون دو مین کتاب خدا ہی اوسمین ہدایت ہے اور نور ہی پس لو تم کتاب خدا کو اور تمسک کرو
ساتھ اوسکے پس ترغیب دی اوپر کتاب خدا کے اور رغبت دلوای اوسمین بعد اوسکے فرمایا کہ اور دوسری چیز اہلبیت
میرے ہین یاد دلواتا ہون مین تمکو اللہ کو اور ڈراتا ہون مین تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب مین یاد
دلواتا ہون مین تمکو اور ڈراتا ہون مین تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب مین یاد
دلواتا ہون مین تمکو اللہ کو اور ڈراتا ہون مین تمکو اسکی عذاب سے قصور کرنیسے میرے اہلبیت کے باب مین انتہی لعق المقام پر حضرات اہلسنت سے چند سوال
ہین سوال اول با وصف اخفا و کتمان اہل حق اس حدیث ناقص و ناتمام سے بھی اسقدر تو بخوبی ثابت ہو گیا
کہ جناب رسول خدا نے خم غدیر مین ایک خطبہ ارشاد فرمایا تہا کہ جو مشتمل تہا حمد و ثنای الٓہی و وعظ و نصیحت پر اور
یہ سب باتین ہمارے یہان کے خطبہ مبارکہ مین موجود ہین فنعم الوفاق لیکن حضرات سنیہ ہمکو بتا دین کہ اگر وہ یہ خطبہ نہین ہے
تو پہر کونسا [illegible] ہے اور مسلم صاحب نے اپنی صحیح مین کیون نہین نقل کیا اگر کہینگے کہ زید بن ارقم نے تو بیان ہی نہین کیا
تہا جسکو مسلم نقل کرتے تو ہم کہینگے کہ خطبہ کی شان یہ ہے کہ مجمع عام مین پڑہا جاوے اور خود لفظ فینا اس روایت مین [illegible] ہے

کہ علاوہ زید بن ارقم کے اور بہت سے صحابی بھی وہان موجود تھے پھر اونمین سے کسی اور شخص کی زبانی کیون نہ لکھا
کیا زید بن ارقم سے کسطرح سب باتین خطبہ کو بھول گئے تھے **سوال دوم** یہہ کہ جناب رسول خدا نے
غدیر خم مین فقط حدیث ثقلین ارشاد فرمائی تھی یا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے باب مین بھی کچھ کہا تھا اگر
شق اول کو اختیار کرینگے تو صدہا محدثین و علماے سنیہ کی تکذیب لازم ہوگی کہ جنھون نے حدیث من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اور اوسکے امثال کی روایت کی ہے اور اپنے صحاح و مسانید و کتب مین اوسکو لکھا ہے بلکہ اکثر
صحابہ کی بھی تکذیب ہوگی کہ جنھون نے اس حدیث مبارک کی روایت کی ہے اور ہم لکھ چکے ہین کہ کتاب عبقات
الانوار کے مجلد غدیر کے پہلے حصے مین بارہ سو اکاون صفحہ اس حدیث کے متواتر ہونے مین لکھے گئے ہین اور دوسرے
حصے مین محدثین و علماے اہلسنت مین سے ایک سو ستر آدمیون کا نام لکھا ہے کہ جنھون نے اس حدیث
شریف کی روایت کی ہے اور اپنی اپنی کتابون مین نقل فرمایا ہے اور اسی کو حدیث غدیر کہتے ہین اور اگر شق
دوم کو اختیار کرینگے تو تعصب و عناد مسلم صاحب جناب ولایت مآب سے ثابت ہو جائیگا کہ اونھون نے
اپنی صحیح غیر صحیح مین مطلق اس حدیث شریف کا ذکر نہین فرمایا اور اگر اسقدر ہمارا کلام اثبات عصبیت و عناد
مسلم صاحب مین کافی نہو تو ہم اس بات کو ثابت کیے دیتے ہین کہ خود انھین زید بن ارقم سے احادیث کثیرہ طرق
متعددہ سے کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت مین مرقوم ہین کہ اونمین سے بعض مین اونھون نے فقط حدیث غدیر
کی روایت کی ہے اور بعض مین حدیث ثقلین و حدیث غدیر دونون کا ذکر فرمایا ہے غرض جس مقام پر جو کچھ مناسب
معلوم ہوا ہے وہ کہدیا ہے پھر اونمین سے مسلم صاحب نے اپنی صحیح مین کسی روایت کو کیون نہین لکھا چنانچہ مسند
امام احمد بن حنبل کے جزو رابع مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر ذیل احادیث زید بن ارقم ص ۳۶۸ مین یہہ حدیث ہے

حدثنا عبد الله حدثنی ابی ثنا ابن نمیر ثنا عبد الملک یعنی ابن ابی
سلیمان عن عطیة العوفی قال سألت زید بن ارقم فقلت له ان ختنا لی حدثنی
عنک بحدیث فی شان علی رضی الله تعالی عنه یوم غدیر خم فانا احب ان اسمعه
منک فقال انکم معشر اهل العراق فیکم ما فیکم فقلت له لیس علیک منی
باس قال نعم کنا بالجحفة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الینا ظهرا

وھو اخذ بعضد علی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا ایھا الناس الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فقلت لہ ھل قال اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال انما اخبرک کما سمعت

ترجمہ عطیہ عوفی سے باسناد مذکورہ متن منقول ہی کہ اونہوں نے کہا کہ مین نے زید بن ارقم سے سوال کیا اور اون سے کہا کہ تحقیق میرا ایک داماد ہے کہ اوسنے تیری زبانی ایک حدیث بیان کی ہے شان مین علی کی روز غدیر خم مین پس مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ اوسکو خود تجھسے سنون پس کہا زید بن ارقم نے کہ ای گروہ عراق تم مین جو کچھ ہی وہ ہی (یعنی عداوت علی بن ابیطالب) پس مین نے اوس سے کہا کہ مجھسے کچھ خوف نکر پس زید نے کہا کہ ہم جحفہ مین تھے پس نکلے رسول خدا ہماری طرف ظہر کے وقت اور وہ بازو علی کا پکڑے ہوے تھے پس فرمایا کہ ای گروہ مردم کیا تم نہین جانتے ہو کہ مین اولی ہون ساتھ مومنون کے اونکی جانون سے سبنے کہا کہ ہان سچ ہے فرمایا رسول خدا نے پس جس شخص کا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولی ہے عطیہ کہتا ہی کہ مین نے زید سے کہا کہ کیا یہ بھی فرمایا تھا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ زید نے کہا کہ مین نے جو کچھ سنا تھا تجھسے بتا دیا انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زید بن ارقم تقیہ بھی کرتے تھے یعنی بیان فضائل علی بن ابیطالب مین لوگون سے ڈرتے تھے کہ پہلے اس حدیث کی بیان کرنے مین تامل کیا پھر جب عطیہ نے کہا کہ مجھسے کچھ خوف نکرو تو بیان کی پس ممکن ہے کہ جو حدیث مسلم نے اپنے صحیح مین لکھی ہے اوسمین بھی لوگون کی خوف سی بڑھاپے کا اور اپنے نسیان کا عذر پیش کر دیا ہو اور فقط حدیث ثقلین پر اکتفا کی ہو لیکن معلوم نہین کہ عطیہ سے اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کہنے کا کیون نہ اقبال کیا اسمین بھی کچھ مصلحت ہوگی حالانکہ اسی مسند کے اسی مجلد کے ص ۳۷۲ مین یہ حدیث انھین حضرت سے منقول ہی حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا سفیان ثنا ابو عوانۃ عن المغیرۃ عن ابی عبید عن میمون ابی عبد اللہ قال قال زید بن ارقم وانا اسمع نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواد یقال لہ وادی خم فامر بالصلاۃ فصلاھا بھجیر قال فخطبنا وظلل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثوب علی شجرۃ سمرۃ من الشمس فقال الستم تعلمون او الستم تشھدون انی

اولیٰ بکل مومن من نفسہ قالوا بلیٰ قال فمن کنت مولاہ فان علیاً مولاہ اللّٰھم عاد من عاداہ و وال من والاہ ترجمہ یہ ہے کہ جسکی کنیت ابو عبد اللہ تھی باسناد مذکور متن منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ زید بن ارقم کہتا تھا اور مین سنتا تھا کہ اوترے ہم ساتھ رسول خدا کے ایسے میدان مین کہ وہ وادی خم کہلاتا تھا پس حکم کیا آپ نے واسطے نماز کے اور نماز پڑھی آپ نے دوپہر کی گرمی مین زید نے کہا کہ بعد اوسکے خطبہ ارشاد کیا آپ نے ہم لوگون سے اور جناب رسول خدا کے سایہ کے لیے ایک کپڑا کیلے کے درخت پر ڈالدیا گیا تھا کہ دھوپ سے حفاظت ہو پس فرمایا کہ کیا تم لوگ نہین جانتے ہو کیا تم لوگ نہین گواہی دیتے ہو کہ مین اولیٰ ہون ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے سب نے کہا کہ ہان سچ ہے فرمایا آپ نے کہ پس جس شخص کا کہ مین مولیٰ ہون تحقیق علی بھی اوسکا مولیٰ ہے بار خدایا دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو یعنی علی کو اور دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو انتہیٰ اس حدیث کی نقل کرنے سے چند فائدے حاصل ہوئے اول یہ کہ زید بن ارقم نے پہلی حدیث مین جن الفاظ کے سننے کا خطبہ سے اقبال نہین کیا تھا اونکو خود یہان اپنی زبان سے بیان کر دیا دوم یہ کہ ثابت ہو گیا کہ جب غدیر خم مین جناب رسول خدا نے خطبہ ارشاد فرمایا ہے تو وہ دوپہر کا وقت اور شدت گرمی کی تھی اس سبب سے کہ قول زید بن ارقم مین جو تہجیر کی لفظ ہے وہ ان دونون باتون پر دلالت کرتی ہے سوم یہ کہ ہمارے یہان کی روایت مین جو حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے مذکور تھا کہ جناب رسول خدا نے منادی کو حکم دیا کہ لوگون کو نماز جماعت کے لیے بلائے وہ قول زید بن ارقم سے بھی ثابت ہو گیا و نیز اسی مسند کی اسی مجلد کے ص ۳۷۰ مین یہ حدیث منقول ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا حسین بن محمد و ابو نعیم المعنی قالا ثنا فطر عن ابی الطفیل قال جمع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الناس فی الرحبۃ ثم قال لھم انشد اللہ کل امرئ مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس فقال ابو نعیم فقام ناس کثیر فشھدوا حین اخذہ بیدہ فقال للناس اتعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسھم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فھذا مولاہ

اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وكان فی نفسی شیئا فلقیت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا رضی الله تعالیٰ عنه یقول كذا وكذا قال فما تنكر قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذالك

ترجمہ ابو الطفیل سے باسناد مذکورین منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ جمع کیا لوگون کو علیؑ نے مقام رحبہ مین بعد اوسکے کہا اون لوگون سے کہ مین قسم دلواتا ہون اللہ کی ہر مرد مسلمان کو کہ جسنے رسول خدا کو روز غدیر خم کچھ کہتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو جاے پس کھڑے ہوے تیس آدمی اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بہت سے آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ جسوقت جناب رسول خدا نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا تھا تو فرمایا تھا لوگون سے کہ آیا جانتے ہو تم اس بات کو کہ مین اولے ہون ساتھ مؤمنون کے اونکی جانون سے سبنے کہا کہ ہان جانتے ہین اے رسول خدا فرمایا آپ نے کہ جس شخص کا مین مولیٰ ہون پس یہی یعنی علیؑ اوسکا مولیٰ ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو ابو الطفیل نے کہا پس مین باہر نکلا اور گویا میرے دل مین کچھ شک تھا پس ملاقات کی مین نے زید بن ارقم سے اور ذکر کیا کہ مین نے علیؑ کو ایسا ایسا کہتے ہوے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ پھر تو کیون انکار کرتا ہے مین نے خود رسول خدا کو یہ علیؑ کے باب مین کہتے ہوے سنا ہے انتہی اس حدیث کے نقل کرنے سے دو فائدے حاصل ہوے اول یہ کہ اکثر صحابہ اس حدیث شریف کو بخوبی جانتے تھے دوم یہ کہ زید بن ارقم نے لفظ اللہم وال من والاه وعاد من عاداه کے سننے کا اقبال کیا جب یہ معلوم ہوگیا تو اب اون روایتون کو سنیے کہ جن مین الثقلین زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث غدیر کو ساتھ ہی بیان کیا ہے چنانچہ خصائص نسائی مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۸ طبعہ اولی کے ص ۲۱ مین منقول ہے (اخبرنا) احمد بن المثنی قال حدثنا یحیی بن معاذ قال اخبرنا ابو عوانة عن سلیمان قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن الطفیل عن زید بن ارقم قال لما دفع النبی صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قال كانی دعیت فاجبت وانی تارك فیكم الثقلین احدهما اكبر من الاخر كتاب الله

وعترتی اهل بیتی فانظروا کیف تخلفونی فیهما فانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض ثم قال ان الله مولای وانا ولی کل مومن ثم انه اخذ بید علی رضی الله عنه فقال من کنت ولیه فهذا ولیه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقلت لزید سمعت من رسول الله صلی الله علیه واله وانه ما کان فی الدوحات احد الا راه بعینه وسمعه باذنیه ٭

ترجمہ ابو الطفیل نے زید بن ارقم سے باسناد مذکورۂ متن روایت کی ہی کہ جب حجت کی جناب رسول خدا نے حج وداع سے اور نازل ہوے غدیر خم مین حکم دیا پس درختون کے نیچے صاف کیا گیا بعد اوسکے فرمایا کہ گویا مین بلایا گیا ہون پس مین نے جانا قبول کیا ہے اور مین تم مین دو چیزین گران قدر چھوڑنے والا ہون ایک اونمین کی بڑی ہی دوسری سے کتاب خدا کی اور عترت میری کہ جو میرے اہلبیت ہین پس دیکھو تم کیا کروگے تم میرے بعد اون دونون کے حق مین پس تحقیق وہ دونون ہرگز نہ جدا ہونگے ایک دوسرے سے یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق اللہ میرا مولا ہے اور مین ہر مومن کا ولی ہون بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون اوسکا یہ ولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو ابو الطفیل کہتا ہی کہ مین نے زید سے کہا کہ تو نے رسول خدا سے سنا ہی اوسنے جواب دیا کہ ہان اور کوئی شخص درختون مین ایسا نہین تھا کہ جسنے اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو اور اپنے کانون سے نہ سنا ہو انتہی اس عبارت مین مجھکو چند غلطیان کاتب کی معلوم ہوئین چونکہ تصانیف افضل المتکلمین جناب مولوی حامد حسین صاحب طاب ثراہ جامع ہوتی ہین لہذا کتاب عبقات الانوار مجلد حدیث الثقلین کہ جو مجلد ثانی عشر ہے منہج ثانی کا اور مطبع مطلع الانوار مین چھپا ہی اوسکی طرف مین نے رجوع کی اور اوسکے ص ۲۴۲ سے ۲۴۳ تک یہ حدیث نکلی معلوم ہوا کہ اسمین جو یحیی بن معاذ لکھا ہی وہ یحیی بن حماد ہے اور جو ابو الطفیل لکھا ہے وہ ابی الطفیل ہے اور دفع جو اسمین لکھا ہی وہ رجع ہے اور سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لفظ قال نعم سہو کاتب سے رہ گئی ہے چونکہ نقل مطابق اصل کے ہونا چاہیے لہذا مین نے متن مین تو ان الفاظ کی تصحیح نہین کی لیکن ترجمہ صحیح لکھا ہے اسکے سوا و بعض

الفاظ مین اختلاف تھا لیکن چونکہ اونکے سبب سے ترجمے مین کچھ حرج متصور نہ تھا لہذا مین نے اوسے کچھ تعرض نہین کیا
خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب جاننا چاہیے کہ اس حدیث کو نقل کرنے سے چند فایدے حاصل ہوے فائدہ اول
یہ ہے کہ زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث غدیر کو ساتھ ہی بیان کیا ہے فائدہ ثانیہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا
نے اپنے بعد جسطرح قرآن کے باب مین وصیت کی ہے اوسی طرح اپنی عترت کے باب مین بھی وصیت کی
ہے ایک دوسرے مین کچھ فرق نہین کیا فائدہ ثالثہ یہ ہے کہ عبارت حدیث سے معلوم ہوا کہ مولی اور ولی کے اس
حدیث مین ایک ہی معنی ہین جن معنون مین کہ اللہ جل شانہ جناب رسول خدا کا مولی ہے انھین معنون مین جناب رسول خدا
ہر مومن کے ولی ہین اور جن معنون مین کہ جناب رسول خدا ہر مومن کے ولی ہین انھین معنون مین حضرت علی ہر مومن
کے ولی ہین اس سبب سے کہ لفظ حدیث مین کوئی فارق نہین ہے پس یہ بات ثابت ہو گئی کہ سوای اولی بالتصرف
کے اور کوئی معنی لفظ مولی اور ولی کے اس حدیث مین مراد نہین ہو سکتی پس حق سبحانہ و تعالی کی جانب جو اس
لفظ کی نسبت ہے اوس سے مراد الوہیت ہے اور جناب رسول خدا کی اوپر جو اس لفظ کا اطلاق ہے اوس سے مراد نبوت
ہے اور حضرت علی کے اوپر جو اس لفظ کا اطلاق ہے اوس سے مراد امامت ہے اس سبب سے کہ سوا اللہ اور اوسکے رسول
اور امام کے کہ جو نائب رسول ہے اور کوئی شخص مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہین ہو سکتا فالحمد للہ علی ذلک
فائدہ رابعہ یہ ہے کہ اس حدیث مین لفظ مولی کی جگہ لفظ ولی ہے اور ہمارے بیان کے خطبے مین لفظ مولی و
ولی دونون موجود ہین پس اس حدیث سے ایک لفظ اوس خطبہ مبارک کی اور ثابت ہوئی فائدہ خامسہ
یہ ہے کہ زید بن ارقم نے جو روایت عطیہ عوفی مین لفظ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ کے کا اقبال نہین
کیا تھا اس حدیث مین اوسکو خود اپنے منہ سے بیان کر دیا فائدہ سادسہ یہ ہے کہ خود زید بن ارقم کے قول
سے معلوم ہوا کہ مقام غدیر خم مین جسقدر لوگ موجود تھے سب نے جناب رسول خدا اور جناب امیر کو اپنی آنکھ
سے دیکھا اور اس حدیث مبارک کو اپنے کانون سے سنا اور ظاہر ہے کہ جب جناب رسول خدا حج وداع سے
فارغ ہوے ہین تو ہزارون آدمی آپکے ساتھ تھے اور بعض کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے معلوم
ہوتا ہے کہ اون لوگون کی تعداد لاکھ آدمیون سے زیادہ کی تھی اور یہ کثرت محل اختلاف فریقین نہین ہے
پس اس سے زیادہ شہرت کسی حدیث کی کیا ہو سکتی ہے کہ لاکھ سے زیادہ یا ہزارون آدمیون نے اوسکو

اپنے کان سے سنا ہے ونیز اسی کتاب خصایص نسائی کی صفحہ ۱۶ مین ہے (اخبرنا) قتیبۃ عن
سعید قال حدثنا ابن عدی عن عوف عن میمون انہ عبد اللہ قال زید
بن ارقم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم
قال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلی نشہد لانت اولی
بکل مومن من نفسہ قال فانی من کنت مولاہ فہذا مولاہ
واخذ بید علی ترجمہ زید بن ارقم سے باسناد مذکور متن منقول ہے کہ کھڑے ہوے جناب
رسول خدا پس حمد وثنا ے آلہی بجالاے بعد اوسکے فرمایا کہ تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین اولی ہون ساتھ
ہر مومن کے اوسکے نفس سے سب نے کہا کہ ہان ہم گواہی دیتے ہین کہ تحقیق آپ اولی ہین ساتھ ہر مومن کے
اوسکے نفس سے فرمایا کہ پس تحقیق جس شخص کا کہ مین مولی ہون پس یہ بھی اوسکا مولی ہے اور ہاتھ علی کا پکڑ لیا
انتہی ونیز کتاب کنز العمال جلد سادس کتاب الفضائل مطبوع مطبع نظامیہ حیدر آباد کے ص ۳۹۰
مین یہ حدیث ہے (مسند زید بن ارقم) عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ قال لما رجع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع فنزل غدیر خم امر بدوحات
فقممن ثم قام فقال کانی قد دعیت فاجبت انی قد ترکت فیکم الثقلین
احدہما اکبر من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض و
عترتی اہل بیتی فانظروا کیف تخلفونی فیہما فانہما لن یتفرقا حتی یردا
علی الحوض ثم قال ان اللہ مولائی انا ولی کل مومن ثم اخذ بید
علی فقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
فقلت لزید انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما کان فی
الدوحات احد الا قد راہ بعینیہ وسمعہ باذنیہ (ابن جریر) ترجمہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ نے زید
بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ جب مراجعت کی رسول خدا نے حج وداع سے اور
نازل ہوے غدیر خم مین تو حکم دیا پس درختون کے نیچے صاف کیا گیا بعد اوسکے کھڑے ہوے اور فرمایا

اکہ گویا مین بلایا گیا ہون پس مین نے جانا قبول کیا ہی تحقیق مین نے چھوڑا ہے تم لوگون مین دو گران قدر چیزون کو
کہ ایک اون مین سے بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی ہی کہ جو ایک رسی ہے لٹکی ہوئی آسمان سے
زمین تک اور عترت میری کہ جو میرے اہلبیت ہین پس دیکھو کہ کیا کروگے تم لوگ میرے بعد اون دونون کے
حق مین پس تحقیق وہ دونون ہرگز نہ جدا ہونگی ایک دوسرے سے یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر
پھر اوسکے فرمایا کہ تحقیق اللہ میرا مولی ہے اور مین ہر مومن کا ولی ہون بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جسکا
مین ولی ہون پس علی اوسکا ولی ہی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھ تو اوس
شخص کو کہ جو دشمن رکھے علی کو ابو الطفیل کہتا ہی کہ پس مین نے زید سے کہا کہ تو نے رسول خدا سے سنا ہی اونھون نے
جواب دیا کہ کوئی شخص درختون مین ایسا نہین تھا کہ جسنے اپنی آنکھون سے نہ دیکھا ہو اور اپنے کانون سے نہ سنا ہو
انتھی یہ حدیث بہمہ وجوہ مطابق ہے اوس حدیث کی کہ جو مین نے خصایص نسائی مطبوع مصر کے صفحہ ۲۱ سے
نقل کی ہی بعض ایسے الفاظ کا البتہ فرق ہے کہ اوس سے معنی و مطلب مین کچھ فرق نہین ہو سکتا لہذا جو فوائد کہ اوس
حدیث کی نقل کرنے سے حاصل ہوے تھے اور مین نے بیان کیے تھے وہ اس سے بھی حاصل مین فافہم
ونیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین بعد ایک سطر کے فاصلے کے حدیث مذکور سے مرقوم ہے (ایضاً) عن
میمون ابی عبد اللہ قال کنت عند زید بن ارقم فجاء رجل فسال عن علیؑ فقال
کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر بین مکۃ والمدینۃ فنزلنا
مکانا یقال لہ غدیر خم فاذن الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال یا ایہا الناس الست اولی بکل مومن من نفسہ قلنا بلی
یا رسول اللہ نحن نشہد انک اولی بکل مومن من نفسہ قال فانی من
کنت مولاہ فہذا مولاہ واخذ بید علیؑ ولا اعلمہ الا قال اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ (ابن جریر) ترجمہ میمون ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ مین زید
بن ارقم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور اوسنے علی کے باب مین سوال کیا پس زید نے کہا کہ ہم رسول خدا
کے ساتھ سفر مین تھے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس اوترے ہم ایسے مقام مین کہ وہ غدیر خم کہلاتا تھا پس منادی

کی گئی کہ الصلوۃ جامعۃ پس جمع ہوگئی لوگ پس جناب رسول خدا احمد و ثنا بجا لائے بعد اوسکے فرمایا کہ ایے
گروہ مردم کیا مین نہین ہون اولی ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے سب نے کہا کہ ہان ای رسول خدا ہم گواہی دیتے
ہین اس بات کی کہ آپ اولی ہین ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے فرمایا رسول خدا نے کہ پس جس شخص کا مین مولا ہون
پس یہ بھی اوسکا مولی ہے اور پکڑ لیا ہاتھ علی کا زید بن ارقم کہتے ہین کہ اور مین نہین جانتا کہ جناب رسول خدا نے کیا کیا
کہا مگر کہا کہ بار خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو یعنی علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن
رکھے اوسکو یعنی علی کو انتہی اس روایت کے نقل کرنے سے بھی چند فوائد حاصل ہوئے **اوّل** یہ کہ ہماری بیان
جو روایت حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے اور مین نے اس مبحث کی شروع مین نقل کی ہے اوسمین یہ ہے کہ جناب
رسول خدا کے حکم سے منادی نے ندا کی کہ الصلوۃ جامعۃ یہی لفظ بعینہ اس مین بھی آئی **دوم** یہ کہ زید بن ارقم نے
جو کہا کہ لا اعلمہ الا قال اللّٰھم وال من والاہ الخ اس سے ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا نے بہت
کچھ فرمایا تھا مگر زید بن ارقم نے فقط اسیقدر بیان کیا اور یہ پتہ اور نشان ہے ہمارے بیان کے خطبہ جحفہ مبارکہ کا اور
دلیل ہے اس بات پر کہ بعض صحابہ مثل زید بن ارقم بخوف حکام جور یا بالطمع یا بسبب عداوت یا بسبب نفاق
کتمان حق امیر المومنین کرتے تھے اور پوری حدیث غدیر خم کی نہین بیان کرتے تھے اور یہی سبب ہے کہ اونکی بیان مین
اختلاف ہوتا تھا کبھی اوس خطبہ مبارکہ کی کچھ الفاظ بیان کرتے تھے اور کبھی کچھ چنانچہ چند حدیثین جو مین نے بیان
زید بن ارقم سے نقل کی ہین دیکھیے کہ اوسمین کسقدر اختلاف موجود ہے اب اس سے زیادہ اس مختصر مین گنجایش
نہین ہے جسکا زیادہ تفصیل کے ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلد اوّل کی طرف
کہ جو مجلد حدیث غدیر خم ہے اور اوسکا بیان مختصر مین کر چکا ہون اور مجلد ثانی عشر کتاب مذکور کیطرف کہ جو مجلد حدیث
ثقلین ہے اور ابھی تھوڑے دن ہوے یعنی سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین مطبع مطلع الانوار لکھنؤ مین چھپکر شایع ہوا ہے رجوع
کرے اوسمین بہت سی حدیثین ایسی زید بن ارقم سے اسی مضمون کی نکلینگی اور کچھ زید بن ارقم پر موقوف اور منحصر نہین ہے
اکثر صحابہ نے ان دونون حدیثون کی روایت کی ہے اور اون دونون جلدون مین یہ دونون حدیثین جس تفصیل کے
ساتھ لکھی گئی ہین ایسا اس زمانے مین ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص اس سے زیادہ لکھ سکے **سوال سوم** یہ ہم پہلے ہی
لکھ چکے ہین کہ جناب رسول خدا نے حدیث ثقلین کو بہت سی مقامات مین ارشاد فرمایا ہے اور خطبہ غدیر خم مین بھی اوسکا

لکھا ہی پس جن صحابہ نی اور کسی مقام مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حدیث ثقلین کو ارشاد فرمانا بیان کیا ہی
اور علماء اہلسنت وجماعت نی اوسکو اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اس امر پر تو ہمکو کچھ اعتراض نہین ہے اعتراض تو
اسپر ہی کہ جن صحابہ نے حدیث ثقلین کا غدیر خم مین فرمانا بیان کیا اونھون نے حدیث خم غدیر کا ذکر کیون نہین کیا کہ
جسکے بیان کے لیے یہ تمام اہتمام کیا گیا تھا اور جن علما ومحدثین نے اسطرح کی روایتون کو اپنی کتابون مین نقل کیا ہی
اونھون نے ان روایتون کا لکھنا کیون نہین کیا کہ جس مین حدیث غدیر کا بیان یا یہ حدیث اور حدیث ثقلین دونون
ساتھ ہی مذکور ہین لہذا اب ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ آپ کی جن علما ومحدثین نے حدیث غدیر کو منفرداً یا حدیث
ثقلین کے ساتھ اپنی کتابون مین لکھا ہی وہ لوگ یا وہ صحابہ کہ جن سے اسطرح کی روایتین کی ہین یہ سب صادق تھے
یا کاذب اگر کہینگے صادق تو یا مسلم بن الحجاج القشیری کی تکذیب لازم ہوگی اور یا اونکی عصبیت وعداوت کا اہل بیت
امر کے ساتھ قائل ہونا پڑیگا کہ دین ودیانت اونھون نے اسطرح کی حدیثین اپنے صحیح مین درج نہین کین اور یا اس
بات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ ایسے جاہل ونا واقف تھے کہ ان احادیث پر مطلع نہ تھے اور اگر کہینگے کہ کاذب تھے تو پھر
حفاظ اپنے مسلم وبخاری اور اونکی امثال کو لیکے رہینگے اور باقی اپنے سب علما ومحدثین ومفسرین سے ابراء عام وتبرا
تام کرنا پڑیگا علاوہ اسکے سنی جو کوئی ایک حدیث یا روایت ضعیف بھی شیعون کی کتابون سے اپنے مطلب کے
موافق پاتے ہین تو اوسپر کیسا اتراتے ہین اور مارے خوشی کے پھولے نہین سماتے اور جامے سے باہر ہو جاتے ہین
اور زمین پر پاؤن نہین رکھتے حالانکہ عند التحقیق وہ بھی اونکے مطلب کی موافق نہین ٹھہرتی اور اوسکی نقل مین کہ جو سنی
کرتے ہین انواع اور اقسام کی تلبیس وتدلیس وتحریف لفظی ومعنوی ثابت ہوتی ہے پھر خود ہی بتائین کہ جب یہ صدہا
محدثین اونکی کتب معتبرہ سے اپنے مذہب حق کی اثبات مین نقل کرینگے اور نص او منقول عنہا مین ایک لفظ او نقطے
کا بھی فرق نہوگا تو کیونکر اونکی حجت تمام نہوگی اور کسطرح اونکا مذہب حق ثابت نہو جائیگا اور بعض متعصبین جاہلین
وجاحدین ناصبین کا ایسی احادیث کا نقل نہ کرنا کیونکر اونکے استدلال کا ناقض اور اونکی حجت کا قادح ہوگا اسیلیے
ہم اہل عدل وانصاف سی کہ جنکی آنکھون پر تعصب واعتساف کے پردے نہ پڑے ہون انصاف طلب ہین کہ مسلم
صاحب نے جو حدیث اپنی صحیح مین زید بن ارقم سے نکالی ہی خود اوسمین اونکا قول موجود ہے کہ واللہ مین بہت بڑھا ہو گیا
ہون اور زمانہ مفارقت جناب رسول خدا مجھے بہت گذر گیا ہی اور جو کچھ مین یاد رکھتا تھا اوس مین سے بعض باتین

بھول گیا ہون اور ہمنے جو حدیثین کہ سنیونکی کتب معتبرہ سی انھین زید بن ارقم کی روایت سی لکھی ہین یا اور جو سنیونکی کتب معتبرہ مین
موجود ہین اونہین ہمنے بسبب طوالت کے انکو نہین لکھا اور انمین زید بن ارقم نے کہین اپنے کبرسن و سہو و نسیان کا عذر نہین پیش کیا
تو یہ زیادہ معتبر سمجھی جائینگی یا وہ کہ جو حدیث مسلم نے نقل کی ہے آدمی کا کلام حال صحت حواس و ثبات عقل مین زیادہ معتبر ہوتا ہے
یا حالت اختلال حواس مین علاوہ اسکے ایک دلیل عناد و عداوت اہلبیت رسالت علیہم السلام کی بھی اس حدیث مسلم مین موجود ہے
اور وہ یہ ہے کہ زید بن ارقم نے بعد لفظ الثقلین کے کتاب اللہ کا ذکر کیا ہے اور بعد اوسکے و استمسکو بہ کہا ہی اوسکے بعد
ذکر حث و ترغیب کی اہلبیت کا علحدہ ذکر کیا ہی اور مسلم نے فقط اسی حدیث کو اسواسطے اپنی صحیح مین لکھا ہی تاکہ شبہہ ہو کہ
استمساک فقط کتاب اللہ کے ساتھ مخصوص ہے اہلبیت کے ساتھ تمسک کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہر چند کہ عنوان حدیث
کہ انا تارک فیکم الثقلین دونون کے ساتھ تمسک کرنا معًا ثابت کرتا ہے لیکن مسلم صاحب نے تو اپنے نزدیک وہ حدیث لکھی
کہ جس سے ثقلین کے آپسمین جدائی لازم آئی اگرچہ یہ سعی اونکی ناشکور و نامقبول ہو چنانچہ اس حدیث مین یہ فقرہ بھی نہین ہے
فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض و نیز اس حدیث مین لفظ عترت نہین ہے فقط لفظ اہلبیت ہی حالانکہ انھین زید بن ارقم سے
بہت سی ایسی حدیثین منقول ہین کہ جن مین ذکر کتاب اللہ و اہلبیت علیہم السلام ساتھ ہی ہی اور دونون کی باب مین ایک
طرح کی وصیت ہی اور عترت کا لفظ اور فقرہ فانہما لن یتفرقا الخ بھی موجود ہی دیکھو اوس حدیث کو کہ جو مین نے اسی شعاع
چہارم مین خصایص نسائی مطبوعہ مصر کے ص ۱۵ سے نقل کی ہے و نیز اوس حدیث کو کہ جو مین نے ابھی کنز العمال جلد سادس
مطبوعہ مطبع نظامیہ کے ص ۹۰ سے نقل کی ہے اور اگر اسقدر کافی نہو تو تحفہ اثنا عشریہ کو ملاحظہ کرو کہ اوس مین شاہ عبد العزیز
صاحب نے اس حدیث کو اسطرح نقل کیا ہے حدیث دوازدہم روایت زید بن ارقم عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن
تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی و نیز خود اغلاط صاحب نے
اسی کتاب تحبیب الاوصاف کی صفحہ ۲۷ مین پہلے تو اسی حدیث صحیح مسلم کو نقل کیا ہے اور اوسکی نقل مین بھی دو خیانتین
کی ہین ایک یہ کہ اول حدیث کو اوڑا دیا ہے تاکہ یہ ثابت ہو کہ جناب رسول خدا نے مقام خم غدیر مین یہ حدیث فرمائی تھی
اور زید بن ارقم کے اختلال حواس کی کیفیت بھی لوگون کو معلوم نہو اور اس امر پر بھی کوئی مطلع نہو کہ جناب رسول خدا
نے اپنی آخر عمر مین جب کہ آپ کو دنیا سے رحلت کرنے کا یقین ہو چکا تھا یہ وصیت فرمائی تھی دوسرے یہ کہ لفظ اذکرکم

فی اہل بیتی آخر حدیث میں تین مرتبہ ہوا اور واغظ صاحب نے ایک ہی مرتبہ لکھا ہی تاکہ اس باب میں تکرار و تاکید ثابت نہو بعد اوسکے اسی حدیث ثقلین کو دوسری روایت سی صفحہ ۹ میں اسطرح نقل کیا ہے کہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ہر چند کہ اسی قدر اثبات مدعا و تفاوت شاہ ولایت و اہلبیت و لاہیت رسالت میں کافی و وافی ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت و اسکات الخصام منظور ہے و نیز ایما الانبیاء و تہم اس بات کو سنیون ہی کی بعض کتب معتبرہ سے ثابت کیے دیتے ہیں کہ شیخ مسلم صاحب نے دیدہ و دانستہ اون روایتون کو نقل نہیں کیا کہ جن میں مولائیت شاہ ولایت وحدیث ثقلین ساتھ ہی مذکور تھی چنانچہ حاکم نے کتاب مستدرک علی الصحیحین میں مناقب جناب امیر میں لکھا ہے حدثنا ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم الحنظلی ببغداد ثنا ابو قلابۃ عبد الملک بن محمد الرقاشی ثنا یحیی بن حماد وحدثنی ابو بکر محمد بن احمد بن بابویہ و ابو بکر احمد بن جعفر البزاز قالا ثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل حدثنی ابی ثنا یحیی بن حماد وثنا ابو نصر احمد بن سہل الفقیہ ببخارے ثنا صالح بن محمد الحافظ البغدادی ثنا خلف بن سالم المخرمی ثنا یحیی بن حماد ثنا ابو عوانہ عن سلیمان الاعمش قال ثنا حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات فقمن قال کانی قد دعیت فاجبت انی ترکت فیکم الثقلین احدہما اکبر من الآخر کتاب اللہ تعالی وعترتی فانظروا کیف تخلفونی فیہما فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ثم قال اللہ عز وجل مولای وانا ولی کل مومن ثم اخذ بید علی رضی اللہ عنہ فقال من کنت ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وذکر الحدیث بطولہ ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ بطولہ شاہدہ حدیث سلمۃ بن کہیل عن ابی الطفیل ایضا صحیح

علی شرطهما حدثناه ابوبکر بن اسحاق ودعلج بن احمد السجزی قالا انبا محمد بن ایوب ثنا الازرق بن علی ثنا حسان بن ابراهیم الکرمانی ثنا محمد بن سلمة بن کهیل عن ابیه عن ابی الطفیل عامر بن واثلة انه سمع زید بن ارقم رضی الله عنه قال نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم بین مکة والمدینة عند سمرات خمس دوحات عظام فکنس الناس ما تحت السمرات ثم راح رسول الله صلی الله علیه وسلم عشیة فصلی ثم قام خطیبا فحمد الله واثنی علیه وذکر ووعظ فقال ما شاء الله ان یقول ثم قال ایها الناس انی تارک فیکم امرین لن تضلوا ان اتبعتموهما وهما کتاب الله واهل بیتی عترتی ثم قال اتعلمون انی اولی بالمومنین من انفسهم ثلاث مرات قالوا نعم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه ؎ چونکہ یہ کتاب یعنی مستدرک حاکم میرے علم مین کسی مطبع مین چھپی نہین ہے اور اسوقت میرے پاس موجود بھی نہین ہے لہذا مین نے مجلد حدیث الثقلین مطبوع مطلع الانوار کہ جو مجلد ثانی عشر ہے کتاب عبقات الانوار کا اوسکے ص ۱۹۹ سے یہ حدیث نقل کی ہے اور موافق اور مخالف سب اس بات کے قائل ہین کہ جناب فردوس مآب مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی نقل مین منقول عنہ سے ایک حرف اور نقطے کا فرق نہین ہوتا اب مین ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ عبارت مستدرک ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیساپوری نے اپنی اسنادسے کہ جو کئی طریق سے متن مین مذکور ہین زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور غدیر خم مین نازل ہوے تو حکم دیا پس درختون کے نیچے صاف کیا گیا فرمایا کہ گویا مین بلایا گیا ہون پس مین نے جانا قبول کیا تحقیق مین نے تم مین دو چیزین گرانقدر چھوڑی ہین ایک اونمین کی بڑی ہے دوسری سے کتاب خدا کی اور عترت میری پس دیکھو کہ کیا کروگے تم میرے بعد اون دونون کے حق مین پس تحقیق وہ دونون ہرگز نہ جدا ہونگی ایک دوسری سے یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر بعد اسکے فرمایا کہ اللہ عز و جل میرا مولی ہے اور مین ولی ہون ہر مومن کا

بعد اوسکے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ مین جسکا ولی ہون پس یہی اوسکا ولی ہی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص
کو کہ جو دوست رکھے علیؑ کو اور ذکر کیا حدیث کا راوی نے ساتھ طول اوسکے کے حاکم کہتے ہین کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط شیخین (یعنی مسلم و بخاری) پر اور نہین نکالا ہی انھون دونون نے اس حدیث کو (یعنی
مسلم و بخاری نے اس حدیث کی روایت نہین کی اپنی اپنی صحیح مین وہیچ نہین کیا) ساتھ اسکی طول کے
شاہد اوسکی حدیث سلمہ بن کہیل کی ہے کہ اوسنے بھی ابو الطفیل سے روایت کی ہی اور وہ بھی صحیح ہے شرط پر
شیخین پر بعد اسکے حاکم نے اس حدیث کی کہ جو شہادت مین لایا ہے اسناد و بیان کی ہے
اوسنے ابو الطفیل سے کہ جسکا نام عامر بن واثلہ تھا اوسنے زید بن ارقم سے سنا کہ اوسنے کہا کہ نازل ہوے
رسول خدا درمیان مکہ اور مدینہ کے کیکیلے کے درختونکے پاس کہ جو پانچ بڑے بڑے درخت تھے پس لوگون نے
جھاڑو دی کیکیلے کے درختون کے نیچے کی جگہ کو پس آرام کیا رسول خدا نے اوسی جگہ اور نماز پڑھی بعد اوسکے کھڑے
ہوے آپ درانحالیکہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے پس حمد و ثنا ے الٰہی بجا لائے اور نصیحت کی اور وعظ کی اور کہا کہ
جو کچھ کہ خدا نے چاہا کہ آپ کہین بعد اوسکے فرمایا کہ ای گروہ مردم تحقیق تم مین چھوڑنے والا ہون دو امر کہ ہرگز
نہ گمراہ ہوگے تم اگر پیروی کروگے اون دونون کی اور وہ دونون کتاب خدا اور میرے اہلبیت ہین کہ جو میری
عترت ہین بعد اوسکے تین مرتبہ فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم لوگ کہ تحقیق مین اولیٰ ہون ساتھ مومنون کے اونکے
نفسون سے سب نے کہا کہ ہان جانتے ہین پس فرمایا رسول خدا نے کہ جس شخص کا مین مولیٰ ہون پس علیؑ بھی اوسکا
مولیٰ ہی انتہی اس عبارت منقولہ مین جو پہلی روایت ہی وہ ہمہ وجوہ موافق ہے اوس روایت کے کہ جو مین نے
خصایص نسائی کے صفحہ ۲ سے نقل کی ہے یہانتک کہ رواۃ بھی اوسکے اور اوسکے ایک ہین و نیز اوس روایت کے
کہ جو جلد سادس کنز العمال کے صفحہ ۳۹۰ سے نقل کی ہی البتہ بعض الفاظ حدیث مین تھوڑا سا اختلاف ہی لیکن وہ
بھی ایسا ہے کہ مطلب و مقصود مین اوس سے کچھ فرق نہین ہو سکتا پس جو فوائد کہ اوس حدیث کی نقل کے بعد
مین نے لکھے ہین وہی اس سے بھی حاصل ہین اور اوسکے علاوہ چند فوائد اور اسکی نقل سے حاصل ہوے
اوّل یہ کہ اوس روایت کی اس روایت تاکید و تشئید ہوگئی اور یہ دونون ایک دوسرے کی تصحیح کی
شاہد ہین دوم یہ کہ بعد اس حدیث کے جو حاکم کی عبارت ہی اوس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ حدیث صحیح ہے شیخین

اور جو شرائط کہ مسلم و بخاری نی استخراج حدیث کی مقرر کی ہین وہ سب اسمین موجود ہین پس اب حضرات اہلسنت و جماعت ہمکو بتائین کہ اونکے شیخین نے اس حدیث کی کیون نہین روایت کی اور اپنی اپنی صحیح مین اسکو کیون نہین درج کیا پس ثابت ہوگا کہ سوا عناد و عداوت شاہ ولایت اور کوئی وجہ شیخین کی حدیث غدیر نقل نکرنے کی نہین ہی سوم یہ عجب لطیفہ ہی کہ حاکم نے اس حدیث کی طول کا تو ذکر کیا مگر کچھ عبارت طویلہ نقل نکی بلکہ چند الفاظ حدیث پر اکتفا کی پس اہل انصاف بغور و تامل ملاحظہ فرمائین کہ وہ کونسی عبارت اس حدیث کی ہی کہ جسکو اپنی کتاب مین اوسکو درج کرتے ہوئے ڈرتا ہے اور فقط طول کا ذکر کرکے رہجاتا ہے پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ وہی خطبہ بسیار کہ طویلہ غدیر خم ہی جو جناب رسالت پناہ نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا تھا اور حضرات سنیہ دیدہ و دانستہ اپنے مذہب کے باطل ہوجانے کے خوف سی اپنی کتابون مین درج نہین کرتے اور کچھ محدثین سنیہ پر موقوف نہین ہے بلکہ بعض صحابہ خصوصاً زید بن ارقم کا بھی یہی حال ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا چہارم حاکم نے فقط اس حدیث شریف کی تصحیح پر اکتفا نہین کی بلکہ اسکی صحت پر ایک دوسری شاہد بھی لائے ہین اور اوسکو بھی کہا ہے کہ یہ بھی صحیح ہے شرط شیخین پر پنجم زید بن ارقم کا یہ قول کہ فقال ماشاء اللہ ان یقول اس بات پر شاہد ہے کہ جناب رسول خدا نے بہت کچھ فرمایا تھا مگر اونھون نے بسبب عداوت و عناد شاہ ولایت یا بخوف حکام جور اوسکو بیان نہین کیا اور یہ زید بن ارقم بھی جناب امیر المومنین کی ایذا دینے مین کچھ سانپ کی بچے سے کم نہ تھی چنانچہ انکی ایک حکایت جو ملا عبد الرحمن جامی نے کتاب شواہد النبوۃ مین لکھی ہے وہ قابل دید ہے رکن سادس کتاب شواہد النبوۃ مطبوعہ مطبع فتح الکریم واقع بمبئی سنہ ۱۳۱۶ ہجری در ذیل معجزات امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام صفحہ ۲۰۸ و از انجملہ آنست کہ روزے بر حاضران مجلس سوگند داد کہ ہر کہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ است کہ گفتہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ گواہی دہد دوازدہ تن از انصار حاضر بودند گواہی دادند یکے دیگر کہ آن را از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود حاضر بود اما گواہی نداد حضرت امیر کرم اللہ وجہہ فرمود کہ ای فلان تو چرا گواہی ندادی با آنکہ تو ہم شنیدہ گفت من پیر شدہ ام و فراموش کردہ ام امیر گفت خداوندا اگر این شخص دروغ می گوید سفیدی برص دروی ظاہر گردان کہ عمامہ آن را نپوشد راوی گوید کہ واللہ

من آن شخص را دیدم که سفیدی درمیان دو چشم وی درہمان ساعت آمدہ بود واز انجملہ آنست کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ گفتہ است کہ من درہمان مجلس یا مثل آن حاضر بودم ومن نیز از انجملہ بودم کہ شنیدہ بودم اما گواہی ندادم وآن را پنہان داشتم خدای تعالی روشنائی چشم مرا ببرد وگویند کہ ہمیشہ بر فوت آن شہادت اظہار ندامت میکرد واز خدای تعالی امرزش میخواست انتہی اس عبارت جامی کی نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوئے **اول** یہ کہ سنیون کا بنایا ہوا کلیہ کہ الصحابۃ کلہم عدول بالکلیہ ٹوٹ گیا اس سبب کہ کیا یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص کتمان شہادت حقہ کرے اور تحذیر آیہ لاتکتموا الشہادۃ سے مطلق نہ ڈرے اور اس گناہ عظیم کی سبب عذاب خدا مین بھی مبتلا ہوجاے یعنی کوڑھی یا اندھا ہوجاے اور پھر اوسکی عدالت قائم رہے اور یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ یہ کونسا کتمان ہے یہ کتمان ہے حدیث جناب رسالت مآب کا کہ جنکی شان مین آیا ہے کہ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پس ظاہر ہے کہ جو حکم کہ حق سبحانہ وتعالی نازل فرماتا تھا اوسی کی آپ تبلیغ کرتے تھے پس جو شخص کہ اوسکو چھپاے وہ لامحالہ اس آیہ وافی ہدایہ کا مصداق ہوگا الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون[1] **ترجمہ** تحقیق جو لوگ کہ چھپاتے ہین اوسکو کہ نازل کیا ہے ہمنے روشن دلیلون سے اور ہدایت سے بعد اوسکے کہ بیان کردیا ہے ہمنے اوسکو واسطے لوگون کے کتاب مین یہ لوگ ایسے ہین کہ لعنت کرتا ہے اونکو اللہ اور لعنت کرتے ہین اونکو لعنت کرنے والے انتہی اور شاہ عبد القادر دہلوی نے تفسیر موضح القرآن مین اس آیت کی ترجمہ کے بعد یہ فائدہ لکھا ہے **ف** یہ اونکے حق مین ہے جنکو حکم خدا کا پہونچا اور غرض دنیا کے واسطے چھپا رکھا انتہی اب ہمسے کوئی سنی صاحب بتائین کہ زید بن ارقم اور دوسرے صحابی نے حکم رسول کو کہ جو عین حکم خدا ہے کسی غرض دنیا کے واسطے چھپایا تھا یا غرض آخرت کے لیے شاید کوئی سنی صاحب از راہ مکابرہ کہین کہ یہ آیت اون لوگون کے باب مین نازل ہوئی ہے کہ جو لوگ ایسے کسی امر اور حکم کو چھپائین کہ جسکی تصریح وتبیین کتاب خدا مین موجود ہو اور مضمون حدیث من کنت مولاہ

---

[1] جزو دوم سورہ بقر ۱۲

طمع امارت و خلافت و ریاست و حکومت و ملک و سلطنت و جاہ و حشمت بر نہج اتم تھی و نیز اظہار حق میں ایکو ظلم
ہونیکا خوف بھی تھا تو اوس وقت جناب امیر المومنین جو وصی و خلیفہ برحق جناب سید المرسلین کی کیا کیا حق پوشی
نہوئی ہوگی فافہم و تدبر پس ایسی حالت میں پورے خطبہ غدیر خم کا سننے والوں کی زبان میں منقول نہونا کیا محل
عجب ہو سکتا ہے فائدہ چہارم یہ ہے کہ زید بن ارقم کے کلام میں جو اختلاف ہے اوس سے صاف معلوم
ہو گیا کہ ان حضرت میں کچھ کیفیت تدین اور خوف خدا کی نہ تھی اور عداوت جناب امیر حد سے زیادہ تھی پس
جس وقت جو بات معلوم ہوتا تھا وہ کہدیتے تھے چنانچہ حدیث کہ جسے صحیح مسلم سے نقل کی ہے اوس میں تو
اونھوں نے باوصف ذکر غدیر خم حدیث من کنت مولاہ کو بالکل حذف کر دیا اور کتاب اللہ اور اہلبیت
رسول اللہ میں بھی فرق نسبت میں تفسیر کر دیا اور لفظ عترتی اور جملہ فانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض کو بھی اوڑا
دیا اور جو حدیث کہ جسے مسند احمد بن حنبل کے ص ۳۷۰ سے نقل کی ہے اوسمیں اونھوں نے جملہ اللہم وال من والاہ
و عاد من عاداہ کو سننے سے انکار کیا اور یہ بسبب شکایت حافظہ اوس حدیث میں کہ جسے اسی مسند کی ص ۳۶۸
سے نقل کی ہے اوس جملہ کو خود اپنے منہ سے بیان کر دیا اور اسی طرح اوس حدیث میں کہ جسے اسی مسند کے
ص ۳۷۲ سے نقل کی ہے اسکے سننے کا اقبال کیا اور ان تینوں حدیثوں میں فقط حدیث غدیر خم کو بیان
کیا اور حدیث ثقلین کا ذکر نہیں کیا اور جو حدیث کہ جسے خصائص نسائی کی ص ۱۵ سے نقل کی ہے اوسمیں ان
دونوں حدیثوں کو ساتھ بیان کیا اور لفظ عترتی کا بھی ذکر کیا اور فانہما لن یفترقا الخ اور اللہم وال من والاہ الخ کو
بھی بیان کیا لیکن من کنت مولاہ کی جگہ من کنت ولیہ کہا اور اوس حدیث میں کہ جسے خصائص نسائی کے
ص ۱۶ سے نقل کی ہے فقط حدیث غدیر کا ذکر کیا اور من کنت مولاہ کہا اور اول میں یہ جملہ کہ یا ایہا الناس
جو اس حدیث میں زید بن ارقم سے منقول ہیں اکثر صحیح ہیں اور کلام جناب رسول خدا اور خطبہ مبارکہ
غدیر خم میں تفاوت اسی سے موجود ہیں مگر زید بن ارقم نے بسبب عدم اعتنا ایک مقام میں اور ایک کلام میں
سب کو نہیں بیان کیا فائدہ پنجم یہ ہے کہ جب ثابت ہو گیا کہ جناب امیر سے مطلب بشدت عداوت تھی
اوسکے اخفا میں کسی طرح کی طمع اور اوسکے بیان کرنے میں کسی کا کچھ خوف نہ تھا تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ جو انھوں
نے فقط عداوت ذاتی اور خواہش نفسانی کے سبب حق کو چھپایا اور جب عداوت ثابت ہو گئی تو جس قدر

کلام زید بن ارقم کا جناب امیر کی فضیلت مین اور بیان حدیث غدیر مین پایا جاے اوسمین کسی طرح کا شک
شبہہ نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ افضل باشہدت به الاعداء اب کوئی سنی صاحب یہ نہین کہہ سکتے
کہ جس کلام مین تناقض و اختلاف ہو وہ قابل اعتبار نہین رہتا پس زید بن ارقم سے جو احادیث غدیر خم
منقول ہین اونکی صحت کا یقین نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ ہر دعوی مین اوسکے مثبت کا اختلاف مضر ہوتا ہے
نہ منکر کا اور زید بن ارقم کو ہم منکرین جاحدین خلافت حقہ بلافاصلہ جناب امیر المومنین مین سے سمجھتے ہین
اور یہ امر اونکی اخفاے حق سے بخوبی ثابت ہوگیا پس جسقدر اونکا کلام کہ ہمارے دعوی کی ثبوت مین ملیگا
اوس سے ہمارا استدلال کامل و تمام ہوگا نہ ناقص و ناتمام گو وہ فی نفسہ کیسا ہی مختلف و متناقض ہو پس
اوسکا اختلاف مبطل انکار ہوگا نہ مضر قول اہل حق علاوہ اسکے چند حدیثین ہمنے زید بن ارقم کی روایت
سے فقط اسواسطے یہان لکھی ہین کہ عصبیت و عناد شیخ مسلم صاحب ثابت ہوجاے کہ باوصف اسکے کہ انہین
زید بن ارقم سے احادیث متعددہ طرق کثیرہ سے منقول ہین مگر شیخ صاحب نے سواے ایک حدیث ناقص و
ناتمام کے کہ جس مین باوصف ذکر خم غدیر مولائیت و ولایت علی بن ابیطالب کا ذکر نہین ہے اور زید بن
ارقم کا اختلال جو اسی روایت کے الفاظ سے ثابت ہے اور کوئی حدیث اپنی صحیح مین درج نہین فرمائی
ورنہ کچھ زید بن ارقم پر موقوف نہین ہے صدہا صحابہ سے حدیث غدیر اور حدیث ثقلین منقول ہے اور جو
شخص کہ مجلدات حدیث غدیر و مجلدات حدیث ثقلین کتاب عبقات الانوار ملاحظہ کرے اوسپر یہ بات
پوشیدہ نہین رہ سکتی اور اوسکا انکار نہین کرسکتا اس مختصر مین اسی قدر بہت ہے جو لکھا گیا زیادہ گنجایش کہان
اب ہمکو ضرور ہوا کہ بطور اختصار کچھ حال شیخ بخاری صاحب کا بھی بیان کرین واضح ہو کہ اونکو خاندان
نبوت و اہلبیت رسالت سے جو بغض و عناد تھا اوسکے اثبات کے لیے فقط اسی قدر اس مختصر مین کافی و وافی
ہے کہ شیخ صاحب امام بحق ناطق حضرت جعفر صادقؑ کی روایت کا اعتبار نہین کرتے تھے اور معاذ اللہ
اون حضرت سے شک و شبہہ رکھتے تھے چنانچہ اپنی کل صحیح غیر صحیح مین اوس جناب سے ایک روایت بھی
نقل نہین کی ہے اور اسکا کوئی سنی صاحب انکار نہین کرسکتے کہ صحیح بخاری موجود و متداول ہے
لہذا اس امر کی بابت کچھ ثبوت پیش کرنیکی ضرورت نہین لیکن اتماما للحجہ ہم جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول

مطبوع مطلع نور لکھنو کی ص ۱۴۲ سے عبارت ابن تیمیہ کہ جو علمای اعلام و متکلمین فخام اہل سنت و جماعت مین سے ہین اور ان حضرات نے اونکو شیخ الاسلام کا خطاب دیا ہی نقل کرتے ہین قال فی المنهاج وبالجملة فهؤلاء الائمة الاربعة ليس منهم من اخذ عن جعفر من قواعد الفقه لكن رووا عنه الاحاديث كما رووا عن غيره واحاديث غيره اضعاف احاديثه وليس بين حديث الزهري وحديثه نسبة لا في القوة ولا في الكثرة وقد استراب البخاري في بعض احاديثه لما بلغه عن يحيى بن سعيد القطان فيه كلام فلم يخرج له ويمتنع ان يكون حفظه للحديث كحفظ من يحتج بهم البخاري *

ترجمہ کہا ہی ابن تیمیہ نے کتاب منہاج مین کہ مختصر یہ ہے کہ یہ چارون امام (یعنی ابو حنیفہ و شافعی و مالک و احمد حنبل) جو ہین انمین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ اوسنے جعفر سے فقہ کے قاعدے سیکھے ہون لیکن روایت کی ہے ان لوگون نے اونسے احادیث کی جسطرح کہ روایت کی ہے اونکی غیر سے اور احادیث اونکی غیر کی بہت زیادہ ہین اونکی احادیث سے اور زہری کی حدیثین اور اونکی حدیثین مین کوئی نسبت نہین ہے نہ قوت مین نہ کثرت مین اور تحقیق شک و شبہہ کیا ہی بخاری نے اونکی بعض حدیثون مین جبکہ یحیی بن سعید القطان سے اوسکو اونکے باب مین کچھ کلام پہونچا اسی سبب سے نہین نکالی ہے بخاری نے اونسے کوئی حدیث اور ممتنع ہی یہ کہ ہووے حفظ اونکا واسطے حدیث کی مانند حفظ اون لوگون کے کہ احتجاج کیا ہے ساتھ اونکی بخاری نے یعنی اونکی روایتون کو اپنی صحیح مین لکھا ہے انتہی اب اہل اسلام سنیونکے شیخ الاسلام کے کلام کو ملاحظہ کرین کہ یہ شیخ کہتا ہے کہ زہری حضرت امام جعفر صادق سے احادیث کا زیادہ حافظ تھا اور کہتا ہے کہ بخاری آپکی طرف سے شک و شبہہ رکھتا تھا یعنی آپکے کلام کو معتبر نہین سمجھتا تھا اور اسی سبب سے اوسنے اپنی صحیح مین آپسے کوئی حدیث نہین لکھی اور اوسکے رواۃ کو آپکے اوپر ترجیح دیتا ہے حالانکہ رواۃ بخاری مین سے بعض خوارج تھے کہ جنکے باب مین کلام حضرت صادق سنیون ہی کی کتابون مین بکثرت موجود ہے کہ یمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية یعنی نکل جاوینگے یہ لوگ دین سے

جسطرح کہ سمجھا تھا ہی تیر کمان سے چنانچہ اسی بخاری کے شیوخ میں سے ایک عمران بن حطان ملعون ہے کہ رؤساء خوارج میں سے تھا اور ابن ملجم لعین کی مدح کرتا تھا کہ جسنے جناب امیر المؤمنین کے فرق مبارک پر ماہ مبارک میں نماز پڑھنے کی حالت میں تلوار ماری اور اوسی ضرب سے آپ شہید ہوئے چنانچہ اوسی ملعون کے قصیدے کے دو شعر ابن ملجم شقی کی مدح میں سنیون کی کتابون میں مشہور ہین ہرچند کہ یہ امر محتاج بیان نہین ہے اور کوئی سنی اوسکا انکار نہین کرسکتا مگر چاہتا ہون کہ اتمام حجت کے لیے اسکا ثبوت مختصر بھی لکھے دیتا ہون

اصابہ ابن حجر مطبوعہ مطبع مدرسۃ الاسقف کلکتہ کے جلد ثالث ص ۲۵۴ مین یہ عبارت ہے کہ عمران بن حطان بن ظبیان بن لوذان بن الحرث بن سدوس السدوسی ویقال الذہلی یکنی ابا شہاب تابعی مشہور وکان من رؤس الخوارج ترجمہ عمران بن حطان جسکے آبا و اجداد کا نام متن مین لکھا ہے اوسکی کنیت ابو شہاب بھی وہ تابعی ہے اور رؤساء خوارج مین تھا انتہی اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ یہ ملعون رؤساء خوارج مین سے تھا اب اوسکے قصیدے کے شعر سنیے کہ جو اوس مردود نے ابن ملجم ملعون کی تعریف مین کہے ہین اسی کتاب کے ص ۲۵۵ مین یہ عبارت ہے لم یذکرہ احد فی الصحابۃ الا ما وقع فی تعلیقۃ القاضی حسین بن محمد الشافعی شیخ المراوزہ فانہ ذکر ابیات عمران ہذا التی رثی بہا عبد الرحمن بن ملجم قاتل علی یقول فیہا

یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا ٭ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا ٭ انی لاذکرہ یوما فاحسبہ ٭ اوفی البریۃ عند اللہ میزانا ٭ قال فعارضہ الامام ابو الطیب الطبری فقال شعرا انی لابرء مما انت تذکرہ ٭ عن ابن ملجم الملعون بہتانا انی لاذکرہ یوما فالعنہ ٭ دینا والعن عمران بن حطانا ٭ قال القاضی حسین ہذا الذی قالہ القاضی ابو الطیب خطاء فان عمران صحابی لا یجوز لعنہ کذا قرأت بخط القاضی تاج الدین السبکی ترجمہ نہین ذکر کیا ہے اوسے عمران بن حطان کو کسی شخص نے گروہ صحابہ مین مگر جو کچھ لکھا گیا ہے تعلیقہ قاضی حسین بن محمد شافعی شیخ المراوزہ مین اور وہ یہ ہے کہ اوسنے ذکر کیے ہین اشعار عمران کے کہ جو اوسنے عبد الرحمن بن ملجم قاتل علی کے مرثیے مین کہے ہین اوسمین وہ ملعون کہتا ہے کہ کیا اچھی ضربت تھی اوس شخص کی کہ جو پرہیزگار تھا (یعنی ابن ملجم) اوس نے نہین ارادہ کیا تھا اوسنے اس ضربت سے مگر اس بات کا کہ صاحب عرش (یعنی حق سبحانہ وتعالی) کی خوشنودی کو پہونچے تحقیق مین کسی روز اوسکو یاد کرتا ہون تو سمجھتا ہون کہ اوس شخص کی ترازوے اعمال تمام خلق سے

زیادہ پوری ہے خدا کی نزدیک (یعنی اوسکے اعمال نیک تمام خلق سے افضل ہین) کہا ہی اوسی قاضی حسین نے
کہ پس معارضہ کیا اوسکا امام ابو الطیب طبری نے اور کہا کہ تحقیق مین بری ہوتا ہون اوس سے کہ تو یاد کرتا ہے ابن ملجم
ملعون کو از روے بہتان کے تحقیق مین یاد کرتا ہون اوسکو کسی دن تو لعنت کرتا ہون اوسپر دین کی راہ سے اور
لعنت کرتا ہون عمران بن حطان پر کہ اسنے قاضی حسین نے کہ جو کچھ قاضی ابو الطیب نے کہا ہو خطا ہے اس سبب سے
کہ عمران صحابی ہے اور اوسپر لعنت کرنا جائز نہین اسی طرح پڑھا ہی مین نے اوسمین جو قاضی تاج الدین سبکی کو خط سے
لکھا ہوا تھا انتہی پہلے تو اس عمران کا تابعی ہونا ثابت ہوا تھا مگر قاضی حسین شافعی کے قول سے ثابت ہوا کہ وہ
صحابہ مین داخل ہے اور بیچارے طبری کو جو کچھ حمیت اسلام ہوئی اور اوس ملعون پر اونھون نے لعنت کی تو قاضی
صاحب موصوف نے اوسکو کیا آڑے ہاتھون لیا سبحان اللہ کیا اتباع سنت ہے اور کیا صحابیت اب بخاری کا اسی
خارجی سے روایت کرنیکا حال سنیے کہ اسی کتاب کے ص ۶۵ مین لکھا ہی وقد اخرج البخاری وابو داود لعمران بن
حطان الخ ترجمہ اور تحقیق روایت کی ہے بخاری اور ابو داود نے واسطے سے عمران بن حطان کے انتہی
اب اس ملعون کے وثوق و صدق و اعتبار کا حال سنیے کہ سنی کیسی اسکی تعریفین کرتے ہین اسی کتاب کے اسی صفحہ
۶۵ مین لکھا ہی واعتذر ابو داود من التخریج لہ بان الخوارج اصح اہل الاہوا حدیثا ثم ذکر عمران وانظارہ ترجمہ اور عذر
کیا ہے ابو داود نے نکالنے سے حدیث کو اوسی ملعون کے واسطے سے ساتھ اس طرح کی کہ خوارج سب اہل مذاہب باطلہ سے
زیادہ صحیح حدیث بیان کرتے ہین بعد اوسکے ذکر کیا ہے عمران کا اور مثل اوسکے اور خارجیون کا انتہی سبحان اللہ عذر بدتر
از گناہ اسی کو کہتے ہین نیز اسی صفحہ مین بلا فاصلہ یہ عبارت ہے وروی عن التبوذکی عن ابان العطار
قال سمعت قتادہ یقول کان عمران لا یتہم فی الحدیث وقال
العجلی بصری تابعی ثقۃ ترجمہ اور روایت کی ہے اوسی ابو داود نے تبوذکی سے اوسنے
ابان عطار سے کہا اوسنے کہا مین نے قتادہ کو کہتے ہوے سنا ہی کہ عمران ایسا تھا کہ کوئی اوسپر حدیث کے باب مین اتہام
نہین کر سکتا اور عجلی نے کہا ہے کہ وہی عمران بصری تھا تابعی تھا ثقہ تھا انتہی و اور بھی ثابت ہو تھا سنیون کو کہ
ابن ملجم لعین قاتل امیر المومنین کو افضل خلق سمجھے کہا لیکن اس ہر کیبا موقوف ہی ابو داود نے تو سب خارجیون کی
تعریف کی ہے اور کیونکر نکرین کہ جس امر کا یہ لوگ اخفا کرتے ہین اوسکا خارجی اظہار کرتے ہین یعنی عداوت علی ابن ابیطالب

ونیز میزان الاعتدال ذہبی جلد دوم مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنؤ کی صفحہ ۲۴۳ مین ہے
فان عمران صدوق فی نفسه قد روی عنه یحیی بن ابی کثیر وقتادة ومحارب
بن دثار قال العجلی تابعی ثقة وقال ابو داود ولیس فی اهل الاهواء اصح
حدیثا من الخوارج فذکر عمران بن حطان وابا حسان الاعرج وقال قتادة
کان لایتهم فی الحدیث ترجمہ تحقیق عمران سچا ہی فی نفسہ تحقیق روایت کی ہی اوس سے
یحیی بن ابی کثیر اور قتادہ نے اور محارب بن دثار نے عجلی نے کہا ہے کہ وہ تابعی تھا ثقہ تھا اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ اہل مذاہب
باطلہ مین کوئی خوارج سے زیادہ صحیح حدیث نہین بیان کرتا بعد اوسکی ذکر کیا ہے عمران بن حطان اور ابو حسان اعرج
کا اور قتادہ نے کہا ہے کہ وہی عمران ایسا تھا کہ کوئی اوسپر حدیث مین تہام نہین کر سکتا انتہی ونیز مقدمہ فتح الباری
شرح صحیح بخاری تالیف ابن حجر عسقلانی مطبوع مطبع فاروقی واقع دہلی کی صفحہ ۵۰۶
مین یہ عبارت ہی وکان عمران داعیة الی مذهبه وهو الذی رثی عبد الرحمن
بن ملجم قاتل علی رضی الله عنه بتلک الابیات السائرة وقد وثقه العجلی وقال
قتادة کان لایتهم فی الحدیث وقال ابو داود لیس فی اهل الاهواء
اصح حدیثا من الخوارج ثم ذکر عمران هذا وغیره ترجمہ اور عمران دعوت کرنے والا تھا لوگون کی
طرف اپنے مذہب کی اور وہ ایسا ہی کہ مرثیہ کہا ہی اوسنے عبد الرحمن بن ملجم قاتل علی کا ساتھ اون اشعار کے
کہ جو مشہور ہین اور تحقیق توثیق کی ہے اوسکی عجلی نے اور کہا ہے قتادہ نے کہ اوسپر کوئی شخص حدیث کے
باب مین اتہام نہین کر سکتا اور کہا ہے ابو داود نے کہ اہل مذہب باطلہ مین کوئی خوارج سے زیادہ صحیح حدیث
نہین بیان کرتا بعد اوسکے اس عمران وغیرہ کا ذکر کیا ہے انتہی ونیز ترجمہ مشکوۃ جلد رابع مطبوع
مطبع نولکشور ص ۱۹۸ مین یہ عبارت ہی وعن عمران بن حطان بکسر حا وتشدید طاء مہملتین کنیتا ابو شہاب
است تابعی ثقہ بصری ست وگویند کہ وے خارجی بود کہ مدح ابن ملجم میکرد وابو داؤد گفت در اہل اہوا ہیچکس
صحیح تر در حدیث از خوارج نبود وقتادہ گفتہ وے متہم نیست در حدیث وابن حبان اورا در ثقات ذکر کردہ
روایت میکند از عمر وابی موسی وابی ذر وروایت میکند از وے قتادہ ومحارب بن دثار وجمعے روایت

کردہ اند مراو رابخاری وابوداود ونسائی انتہی ای مسلمانو برائے خدا انصاف کرو کہ اسلام اسی کا نام ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق کو جو ثمرہ فواد رسول وقرۃ العین علی وبتول ہین اونکی روایت غیر معتبر سمجھی جاے اور صحیح مین درج
نکیجاے اور اوس خباثت کے اوپر خارجیونکو عموماً اور ایسے شخص کو خصوصاً ترجیح دیجاے کہ جو قاتل امیر المومنین کو افضل خلق
سمجھے اور اوسکی ضرب کی کہ جو اوسنے فرق مبارک پر لگائی تھی اسقدر مدح کرے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ شاید کوئی سنی
صاحب کہین کہ ہمارے یہانکے اور محدثین بھی خوارج سے روایت کرتے ہین اور اونکو ثقہ ومعتبر سمجھتے ہین پس تخصیص
شیخ بخاری کی کیا ہے تو ہم کہینگے کہ سلمنا یعنی ایک سے مین تشابہت قلوبہم لیکن آپکے شیخ بخاری زیادہ تر
محل اعتراض اس سبب سے ہین کہ وہ حضرت امام جعفر صادق سے شک وشبہ رکھتے ہین اور اون سے روایت
نہین کرتے اور خارجیون کو اونپر ترجیح دیتے ہین بھلا آپ ہی فرمایے کہ جس شخص کا تعصب عناد اس حد پر ہوگا وہ شخص
اگر حدیث غدیر کو کہ صدہا علما ومحدثین سنیہ نے اوسکی روایت کی ہے اکثر صحابہ سے اپنی صحیح مین درج نکریگا
تو اسکا کیا تعجب ہے اور سنی اس بات پر فخر نا کرین کہ بخاری کی کسی عالم یا محدث نے قدح نہین کی اس سبب سے
کہ بہت سی ایسے محدثین اہل سنت وجماعت ہین کہ جنھون نے بخاری کی قدح کی ہے چنانچہ اصابہ ابن حجر
مذکور کے ص ٧٠٥ مین یہ عبارت ہے وممن عاب علی البخاری اخراج حدیثہ الدارقطنی
فقال عمران متروک لسوء اعتقادہ وخبث مذہبہ ترجمہ اور اون لوگون مین سے کہ جنھون نے
عیب کیا ہے بخاری پر اوسی عمران سے اخراج حدیث کرنیکا ایک دارقطنی ہے پس وہ سنی کہا ہے کہ عمران
متروک ہے بسبب اوسکی اعتقاد اور خباثت مذہب کے انتہی جس شخص کا زیادہ تفصیل دیکھنے کو جی چاہے وہ رجوع
کرے مجلدات حدیث غدیر عبقات الانوار کیطرف خصوصاً مجلد اول مطبوع مطبع مجمع البحرین لودھیانہ کیطرف
خصوصاً اوسکی ص ١٠٨ سے ملاحظہ کرنا شروع کرے پھر دیکھے کہ کیسی رد وقدح مسلم وبخاری دونون کی اکابر علما
اعلام ومحدثین عظام اہلسنت وجماعت سے اور ان دونون کی قادحین کی مدح وثنا اونھین کی کتب معتبرہ سے
موجود ہے **شعلۂ پنجم** یہان سے ذکر بعض آیات بینات کا شروع ہوتا ہے کہ جنکا شان علی ابن
مین نازل ہوا جناب رسولخدا نے اس خطبۂ مبارکہ مین بیان فرمایا ہے اور وہ بھی بہت ہین اور سب کے
بیان کے لیے ایک کتاب ضخیم چاہیے لہذا بعض کا مین اس مختصر مین ذکر کرتا ہون اور چونکہ اونمین سے

آیہ تبلیغ کا بیان شعاع اول مین ہو چکا ہے لہذا اس شعاع مین آیہ ولایت کا ذکر کرتا ہون یعنی انما ولیکم
اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ وھم راکعون
ترجمہ سوا اسکے نہین ہے کہ ولی تمھارا اللہ ہے اور اوسکا رسول اور وہ مومن کہ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور
دیتے ہین زکوۃ کو حالت رکوع مین انتہی یہ آیہ وافی ہدایہ دلیل متین و برہان واضح ہے امامت و خلافت
بلافاصلہ امیر المومنین و امام المتقین پر اور بیان اسکا دو امر پر موقوف ہے اول نازل ہونا اسکا شان
فیض مآب امیر مین دوم وجوہ استدلال اونحضرت کی خلافت و وصایت پر بیان امر اول کے لیے
مین چند کتب معتبرہ مخالفین کی عبارت نقل کرتا ہون تفسیر درمنثور جزو ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر
کے ص ۲۹۳ سے ۲۹۴ تک بہت سی روایتین منقول ہین کہ یہ آیت شان علی بن ابیطالب مین
نازل ہوئی ہے بسبب طوالت اونمین سے بعض کو ص ۲۹۳ سے مین یہان نقل کرتا ہون اخرج
الخطیب فی المتفق عن ابن عباس قال تصدق علی بخاتمہ وھو راکع فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم للسائل من اعطاک ھذا الخاتم قال ذاک الراکع فانزل اللہ انما
ولیکم اللہ و رسولہ واخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید وابن جریر وابو الشیخ وابن
مردویہ عن ابن عباس فی قولہ انما ولیکم اللہ و رسولہ الایہ قال نزلت فی علی بن
ابیطالب واخرج الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ عن عمار بن یاسر قال فوقف بعلی
سائل وھو راکع فی صلوۃ تطوع فنزع خاتمہ فاعطاہ السائل فاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاعلمہ ذلک فنزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ھذہ الایۃ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ
ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی اصحابہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ واخرج ابو الشیخ وابن مردویہ عن علی بن ابیطالب قال
نزلت ھذہ الایۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

بینته انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الی اخر الایۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل المسجد وجاء الناس یصلون بین راکع و ساجد وقائم یصلی فاذا سائل فقال یا سائل ھل اعطاک احد شیئا قال لا ذالک الراکع لعلی بن ابیطالب اعطانی خاتمہ واخرج ابن ابی حاتم وابو الشیخ و ابن عساکر عن سلمۃ بن کہیل قال تصدق علی بخاتمہ وھو راکع فنزلت انما ولیکم اللہ الایۃ واخرج ابن جریر عن مجاھد فی قولہ انما ولیکم اللہ ورسولہ الایۃ نزلت فی علی بن ابیطالب تصدق وھو راکع فاخرج ابن جریر عن السدی وعتبۃ بن حکیم مثلہ

ترجمہ روایت کی ہی خطیب نے متفق مین عبد اللہ بن عباس سے کہ اونھون نے کہا کہ صدقہ دیا علی نے ساتھ اپنی انگوٹھی کے حالت رکوع مین پس پوچھا رسول خدا نے سائل سے کہ تجھکو یہ انگوٹھی کسنے دیہی ہے اوسنے جواب دیا کہ اس رکوع کرنے والے نے پس نازل کی اللہ نے آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ اور روایت کی ہی عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابو الشیخ نے اور ابن مردویہ نے عبد اللہ عباس سے قول اللہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ الایہ مین کہ کہا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت شان مین علی بن ابیطالب کے اور روایت کی ہے طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے عمار بن یاسر سے کہ اونھون نے کہا کہ ایک سائل علی کے پاس آکر کھڑا ہوا جب کہ آپ رکوع مین تھے نماز نافلہ کے پس آپ نے اپنی انگوٹھی اوتار کر اوس سائل کو دیدی پس رسول خدا کے پاس آیا اور اس امر سے آپکو آگاہ کیا پس نازل ہوئی اوپر نبی کے یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وہم راکعون پس پڑھا اوسکو رسول خدا نے اپنے اصحاب پر بعد اوسکے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث جناب رسول خدا نے قبل معرکہ غدیر خم بھی ارشاد فرمائی تھی پھر اب سنی ہی بتا دین کہ غدیر خم مین اس حدیث کو دوبارہ سنانے کے لیے اسقدر اہتمام و مجمع کرنیکی کیا ضرورت تھی تا وقتیکہ کوئی حکم جدید کہ جو اہم و ضروری ہو نہوتا پس

ثابت ہوگیا کہ وہ امر خلافت و امامت علیؑ بن ابیطالب تھا کہ اور مقامات سے وہان اسکی تصریح آپنے
زیادہ فرمائی اور اتمام حجت بالغ وجوہ عمل مین لائے اس سبب سے کہ اور کسی حکم تازہ و امر جدید کے
اس مقام مین بیان فرمانیکا کوئی سنی بھی قائل نہین ہے) اور روایت کی ابو الشیخ نے اور ابن مردویہ نے
علیؑ بن ابیطالب سے کہ آپنے فرمایا کہ نازل ہوئی یہ آیت جناب رسول خدا پر آپکے گھر مین انما ولیکم اللہ
ورسولہ والذین امنوا آخر آیت تک آپ باہر تشریف لائے اور مسجد مین داخل ہوے اور لوگ آکے نماز پڑھنے
لگے کوئی شخص رکوع کرتا تھا اور کوئی سجدہ کرتا تھا اور کوئی کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا پس ناگاہ ایک
سائل آیا پس رسول خدا نے پوچھا کہ ای سائل کیا تجھکو کسی شخص نے کوئی چیز دی ہے اوسنے کہا کہ مجھکو
کسی نے کچھ نہین دیا البتہ اس رکوع کرنیوالے نے کہ جو علی بن ابیطالب ہے اپنی انگوٹھی مجھکو دی ہے + اور روایت
کی ہے ابن ابی حاتم نے اور ابو الشیخ نے اور ابن عساکر نے سلمہ بن کہیل سے کہ اونہون نے کہا کہ صدقہ دیا علیؑ نے
ساتھ اپنی انگوٹھی کے حالت رکوع مین پس نازل ہوئی آیت انما ولیکم اللہ الآیہ + اور روایت کی ہے
ابن جریر نے مجاہد سے قول اللہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ مین کہ نازل ہوئی یہ آیت شان مین علیؑ
بن ابیطالب کے کہ آپنے حالت رکوع مین صدقہ دیا + اور روایت کی ہے ابن جریر نے سدی سے اور عتبہ بن
حکیم سے مثل اسی روایت کے و نیز **تفسیر کبیر جز ثالث مطبوع مطبع جمالیہ مصر سنہ ۱۳۲۸ ہجری** کے
ص ۴۸۳ مین لکھا ہے روے عن عطاء عن ابن عباس انہا نزلت فی علی
بن ابیطالب روی ان عبد اللہ بن سلام قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قلت
یا رسول اللہ انا رایت علیا تصدق بخاتمہ علی محتاج وھو راکع
فنحن نتولاہ وروی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ انہ قال صلیت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ
احد فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سئلت فی مسجد
الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فما اعطانی احد شیئا وعلی علیہ السلام
کان راکعا فاوما الیہ بخنصرہ الیمنی وکان فیھا خاتم فاقبل السائل حتی اخذ

الخاتم بمرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللھم ان اخی موسیٰ سالك
فقال رب اشرح لی صدری الی قولہ واشرکہ فی امری فانزلت قرآنا ناطقا —
سنشد عضدك باخيك ونجعل لكما سلطانا اللهم وانا محمد نبيك وصفيك
فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد بہ
ظهری قال ابوذر رض فواللہ ما اتم رسول اللہ هذه الكلمة حتی نزل جبرئیل فقال
یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ ورسولہ الی اخرها ترجمہ روایت کی ہی عطا نے
عبداللہ بن عباس سے کہ تحقیق نازل ہوئی آیت شان مین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی روایت کی گئی
ہی اس طرح پر کہ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو مین نے کہا کہ یا رسول خدا
مین نے دیکھا ہے علی کو کہ اونھون نے اپنی انگوٹھی ایک محتاج کو حالت رکوع مین صدقہ دی ہے
پس ہم لوگ اونسے تولا کرتے ہین اور مروی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے ایکدن
رسول خدا کے ساتھ نماز ظہر پڑھی پس ایک سائل نے مسجد مین آکے سوال کیا اور اوسکو کسی نے کچھ نہ دیا پس
سائل نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھایا اور کہا کہ بار خدایا تو گواہ رہ کہ مین نے مسجد رسول مین سوال کیا
اور مجھکو کسی نے کچھ نہ دیا اور علی علیہ السلام رکوع مین تھے پس آپ نے اوس سائل کی طرف اپنی دہنی چھنگلیا سے
اشارہ کیا اور اوسمین ایک انگوٹھی تھی پس سائل آگے آیا اور وہ انگوٹھی لیلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
یعنی آپ دیکھ رہے تھے پس آپ نے فرمایا کہ بار خدایا تحقیق میرے بھائی موسی نے تجھسے سوال کیا اور کہا کہ
ای رب میرے کشادہ کر تو میرے لیے میرے سینے کو (بیچ کی الفاظ آیت کی فخر رازی صاحب نے نہین لکھے
اور یہ کہا کہ الی قولہ واشرکہ فی امری) اور شریک کر تو ہارون کو میرے کام مین پس نازل کیا تو نے قرآن ناطق
کہ عنقریب مستحکم کرینگے ہم تیرے بازو کو ساتھ تیرے بھائی کے اور گردانینگے ہم واسطے تم دونون کے غلبہ بار خدایا
اور مین محمد تیرا نبی ہون اور تیرا برگزیدہ ہون پس کشادہ کر تو واسطے میرے میرے سینے کو اور آسان کر تو
میرے لیے میرے کام کو اور گردان تو میرے واسطے ایک وزیر میرے اہل مین سے کہ وہ علی ہی مستحکم کر
تو ساتھ اوسکے میری پشت کو کہا ابوذر نے کہ پس واللہ نہین تمام کیا رسول خدا نے اس کلمہ کو یہان تک کہ

نازل ہوئے جبرئیلؑ اور کہا کہ ای محمدؐ پڑھ تو انما ولیکم اللہ ورسولہ آخر آیت تک انتہی چونکہ سنیوں کے امام فخر رازی صاحب نے اس روایت کی عبارت مین کہ جو ابوذر رضی اللہ عنہ سے لکھی ہے کمی کی ہے لہذا مین اس روایت کو کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل رسولؐ تالیف شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ قرشی شافعی مطبوع مطبع جعفری واقع لکھنؤ محلہ نخاس جدید کے ص ۱۰۵ و ۱۰۶ اسے نقل کرتا ہون

رواہ الامام ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبیؒ فی تفسیرہ یرفعہ فی سندہ فقال بینا عبد اللہ بن عباسؓ جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ الا قال الرجل قال رسول اللہ فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت قال فکشف العمامۃ عن وجھہ وقال یا ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی انا جندب بن جنادۃ البدری ابوذر الغفاری سمعت النبیؐ بھاتین والا فصمتا ورایتہ بھاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد رسول اللہ فلم یعطنی احد شیئا وکان علیؑ فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وکان متختما فیھا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بمرای من النبیؐ وھو یصلی فلما فرغ النبیؐ من صلوتہ رفع راسہ الی السماء وقال اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بایاتنا اللھم وانا محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری

ویسّر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ظھری قال ابوذر فما استتم رسول اللہ کلامہ حتی نزل علیہ جبرئیل من عند اللہ فقال یا محمدؐ اقراء فقال وما اقراء فانزل اللہ علیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون ۝ ترجمہ روایت کی ہے اوسنے نزول آیہ انما ولیکم اللہ کی امام ابو اسحاق احمد بن ثعلبی نے اپنی تفسیر مین رفع کیا ہی اوسنے اپنی سند مین کہا ہے کہ اسی بین ہین کہ عبد اللہ بن عباس زمزم کی کنارے بیٹھے ہوے کہہ رہے تھے کہ قال رسول اللہ یعنی حدیث بیان کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص آیا کہ عمامہ پہنے ہوے تھا پس جب ابن عباس قال رسول اللہ کہتے تھے وہ شخص بھی قال رسول اللہ کہتا تھا پس ابن عباس نے کہا کہ خدا کے لیے مجھے بتلادے کہ تو کون ہے راوی کہتا ہے کہ پس کھول دیا اوس شخص نے عمامے کو اپنے منہ سے اور کہا کہ ای گروہ مردم جو شخص مجھکو پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہی ہے مین جندب بن جنادہ بدری ابو ذر غفاری ہون مین نے سنا ہی نبی سے ساتھ ان دونون کانون کے اور اگر نہ سنا ہو تو بہرے ہو جاین اور دیکھا ہے اون حضرت کو ساتھ ان دونون آنکھون کے اور اگر نہ دیکھا ہو تو پھوٹ جاین فرماتے تھے وہ حضرت علی ہے کہ وہ جنت کیطرف کھینچنے والا ہے نیکون کا اور قتل کرنے والا ہے کافرون کا نصرت دیا جاےگا وہ شخص کہ اوسکی نصرت کرے اور نہ مدد کیا جایگا وہ شخص کہ اوسکی مدد نہ کرے آگاہ ہو کہ مین نے نماز پڑھی ساتھ رسول خدا کے ایکدن ظہر کی پس سوال کیا ایک سائل نے مسجد مین پس کسی شخص نے اوسکو کچھہ نہ دیا پس بلند کیا سائل نے اپنا ہاتھہ آسمان کی طرف اور کہا کہ بار خدایا گواہ رہ کہ مین نے سوال کیا مسجد رسول اللہ مین اور مجھکو کسی نے کچھہ نہ دیا اور علی نماز مین تھے حالت رکوع مین پس اشارہ کیا آپنے اوسکی طرف اپنی دہنی چھنگلیا سے کہ اوس مین انگوٹھی پہنے ہوے تھے پس آگے بڑھا سائل اور لیلی اوسنے انگوٹھی آپکی چھنگلیا سے اور یہ بات نبی کے سامنے ہوئی جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے پس جسوقت کہ فارغ ہوے نبی اپنی نماز سے تو آپنے اپنے سر مبارک کو آسمان کیطرف اوٹھایا اور کہا کہ بار خدایا تحقیق میرے بھائی موسی نے تجھسے سوال کیا اور کہا کہ ای رب میرے کشادہ کر تو میرے لیے میرے سینے کو اور آسان کر تو میرے لیے میرے کام کو اور کھولدے تو گرہ کو میری زبان سے

کہ لوگ میری بات سمجھین اور مقرر کر تو میرے واسطے ایک وزیر میرے اہل مین سے کہ وہ ہارون میرا بھائی ہے مستحکم کر تو ساتھ اوسکے میری پشت کو اور شریک کر تو اوسکو میرے کام مین پس نازل کیا تو نے اوسپر قرآن ناطق کہ عنقریب مستحکم کرینگے ہم تیرے بازو کو ساتھ تیرے بھائی کے اور کردینگے ہم واسطے تم دونو نکے غلبہ پس نہ پہونچیگا فرعون اور اوسکا لشکر طرف تم دونو نکے بسبب میرے معجزو نکے (یعنی وہ لوگ تم دونون کو کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے) بار خدایا مین بھی محمد تیرا نبی ہون اور تیرا برگزیدہ ہون بار خدایا پس کشادہ کر تو میرے لیے میرے سینہ کو اور آسان کر میرے لیے میرے کام کو اور مقرر کر تو میرے لیے ایک وزیر میرے اہل مین سے علی کو مستحکم کر تو ساتھ اوسکے میری پشت کو کہا ابوذر نے کہ پس نہین تمام کیا رسول خداؐ نے اپنے کلام کو یہانتک کہ نازل ہوئے اون پر حضرت جبرئیل اللہ کیطرف سے اور کہا کہ ای محمدؐ پڑھ تو پس آپ نے کہا کہ کیا پڑھون پس نازل کیا اللہ نے اونپر انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ انتہی اب اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ سنی جو دوستی دوستی پکارا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس آیت مین ولی کے معنی دوست کے ہین تو جناب رسول خداؐ نے تو یہ دعا فرمائی تھی کہ بار خدایا علی کو میرا وزیر مقرر کر پس کیا وزیر کے معنی بھی دوست کے ہین یا وزیر نایب ہوتا ہے بادشاہ کا پس ثابت ہو گیا کہ جناب امیرؑ بموجب اس آیہ کریمہ کی جناب رسول خدا کی نائب مقرر ہوئے ورنہ کون عاقل منصف و دیندار اس بات کو تسلیم کریگا کہ جناب رسول خداؐ نے تو حضرت علیؑ کی وزارت کی استدعا کی اور حق سبحانہ وتعالی کے یہانسے یہ جواب آیا کہ علیؑ فقط سب کا دوست ہے کسی کا دشمن نہین پس ثابت ہو گیا امر اوّل یعنی اس بات کے ثبوت مین کہ یہ آیت شان جناب امیرؑ مین نازل ہوئی ہے امر دوم بھی یعنی نازل ہونا اس آیت کا دلالت کرتا ہے امامت و خلافت علی بن ابیطالب پر اس سبب سے کہ گو لفظ ولی مشترک ہے اور کئی معنون پر دلالت کرتی ہے مثل یاور و دوست و صاحب اختیار و اولی بالتصرف کی لیکن بقرینہ دعای جناب رسول خداؐ ثابت ہو گیا کہ اس آیت مین ولی سے دونون اخیر معنی مراد ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بعد نبی سوا امام کے اور کوئی امور امت مین صاحب اختیار و اولی بالتصرف نہین ہو سکتا اور سنی اپنے دعوی مین بھی صادق نہین ہین کیا دوستی علی بن ابیطالب کے یہی معنی ہین کہ اونکے دشمن و قاتل ابن ملجم ملعون کی جو شخص کہ اسقدر مدح کرے کہ اوسکے اعمال کو تمام خلق سے افضل سمجھے اوسکو ثقہ اور صادق قرار دین اور اوسکی روایتون کو اپنی صحاح مین لکھین

اور صادق آل محمدؐ کو کہ جو فرزند دلبند علیؑ و رسولؐ و لخت جگر بتولؑ تھے اونکے کلام کو غیر معتبر قرار دینا اور
اونکی کسی روایت کو اپنی صحیح مین درج نفرمانا مین جیسا کہ ہم شعلۂ چہارم کے آخر مین بیان کرچکے ہین
تفسیر نیشاپوری مین بھی یہ روایت حضرت ابوذر کی منقول ہے مگر چونکہ اس مفسر نے فخر رازی کی نقل کی ہے
اور مین اونکی عبارت تفسیر کبیر سے لکھ چکا ہون لہذا مین نے اس تفسیر نیشاپوری کی عبارت عبث و بیکار سمجھکے نقل
نہین کی و نیز تفسیر فتح البیان جزء ثالث مطبوع مطبع بولاق مصر سنہ ۱۳۰۱ ہجری
کی ص ۹۰ مین بعد آیہ انما ولیکم اللہ الآیہ کے لکھا ہے عن ابن عباس قال تصدق علی بخاتمہ
وهو راكع فانزل الله فيه هذه الآية وعن علي نحوه اخرجه ابو الشيخ
وابن عساكر ترجمہ ابن عباس سے منقول ہے کہ صدقہ دیا علیؑ نے ساتھ انگوٹھی کے حالت
رکوع مین پس نازل کی اللہ نے اونکی شان مین یہ آیت اور منقول ہے علیؑ سے بھی مثل اوسکے روایت کی ہے
اسکو ابو الشیخ اور ابن عساکر نے و نیز تفسیر معالم التنزیل مطبوع بمبئی کی ص ۲۹۰ مین
بعد اس آیہ کریمہ کے لکھا ہے کہ اراد به علي بن ابيطالب مر به سائل وهو راكع في
المسجد فاعطاه خاتمه ترجمہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اسکے علی بن ابیطالب کا کہ آیا آپکے پاس
ایک سائل درانحالیکہ آپ رکوع مین تھے مسجد مین پس عطا کی آپنے اوس سائل کو اپنی انگوٹھی و نیز تفسیر
بیضاوی مطبوع مطبع نولکشور کے ص ۲۳۱ مین لکھا ہے انما نزلت في علي رضي الله
تعالى عنه حين ساله سائل وهو راكع في صلوته فطرح له خاتمه ترجمہ
تحقیق یہی آیت نازل ہوئی ہے شان مین علیؑ کی جسوقت کہ سوال کیا اونسے ایک سائل نے درانحالیکہ
وہ رکوع کر رہے تھے اپنی نماز مین پس پھینکدی آپنے اوس سائل کے لیے اپنی انگوٹھی و نیز تفسیر
کشاف جزء اول مطبوع مطبع محمد افندی کے ص ۴۳۲ مین یہ عبارت ہے انها
نزلت في علي كرم الله وجهه حين ساله سائل وهو راكع في صلوته
فطرح له خاتمه كانه كان مرجا في خنصره فلم يتكلف بخلعه
كثير عمل تفسد بمثله صلوته (فان قلت) كيف صح ان يكون لعلي رضي

اللہ عنہ واللفظ لفظ جماعۃ (قلت) جئ بہ علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فی مثل فعلہ فینالوا مثل ثوابہ ولینبہ علی ان سجیۃ المومنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر والاحسان وتفقد الفقراء حتی ان لزمہم امر لا یقبل التاخیر وھم فی الصلوۃ لم یوخروہ الی الفراغ منہا

ترجمہ او تحقیق وہی آیت نازل ہوئی شان مین علی کرم اللہ وجہہ کی جسوقت کہ سوال کیا اونسے ایک سائل نے درانحالیکہ وہ اپنی نماز کے رکوع مین تھے پس پھینکدی انھون نے واسطے اوس سائل کے اپنی انگوٹھی گویا کہ وہ ڈھیلی تھی اونکی چھنگلیا مین کہ اوسکو اوتارنے مین ایسے عمل کثیر کی تکلیف نہین کرنا پڑی کہ اوسکی سبب سے نماز فاسد ہوجاتی (پس اگر اعتراض کریگا تو کہ کیونکر صحیح ہوگی یہ بات کہ یہ آیت علی کے لیے ہو حالانکہ اس مین لفظ جمع ہے یعنی صیغہ جمع کا اطلاق واحد پر کیونکر ہوسکتا ہے (تو مین جواب دونگا کہ اگرچہ یہ آیت ایک ہی شخص کے سبب سے نازل ہوئی ہے مگر لفظ جمع اسواسطے لائی گئی ہے کہ لوگ رغبت کرین مثل اونکے فعل کے تاکہ مثل اونکے ثواب پائین و نیز واسطے تنبیہ کرنے اس بات کی کہ خصلت مومنونکی واجب ہے کہ اسدرجہ پر ہونگی اور احسان کی حرص سے اور محتاجونکی جستجو سے یہانتک کہ اگر لاحق ہو اونکو کوئی ایسا امر کہ وہ قابل تاخیر کے نہو اور وہ حالت نماز مین ہون تو فارغ ہونے تک اوسمین تاخیر نکرین یعنی اثنائے نماز ہی مین مثل علی کے انفاق کرین انتہی علامہ زمخشری صاحب کشاف نے موافق اپنے فہم کے بعض معاندین کی اعتراض کا یہ جواب دیا ہے ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ٭ لیکن ہم اسکے دو جواب لکھتے ہین کہ ایک موجب بصیرت مومنین اور دوسرا باعث ہدایت مخالفین ہے بیان جواب اول کا یہ ہے کہ چونکہ کلام الہی جامع ہوتا ہے کہ علماے ربانی ہر ہر آیت قرآن سے انواع و اقسام کے علوم و معارف کا اخذ و استنباط کرتے ہین لہذا اس آیہ کریمہ مین لفظ جمع اسواسطے ارشاد فرمایا ہے کہ سب ائمہ معصومین علیہم السلام اس آیت کی تحت مین داخل ہون اور ہمارے یہانکی روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام مین سے ہر امام معصوم نے تباسی جناب امیر المومنین حالت رکوع مین صدقہ دیا ہے پس یہ اعتراض بنا بر ہمارے مذہب کے کسی طرح وارد ہی نہین ہوسکتا کہ ہم اس آیت مین اپنے ائمہ اثنا عشر کو داخل

سمجھتے ہین اگر کوئی سنی صاحب کہین کہ نزول آیت کے وقت بارہ امام کہان موجود تھے کہ خوا سمجھین داخل ہونگے تو ہم کہینگے کہ اول تو اس آیت مین والذین امنوا سے آخر تک کوئی صیغہ حاضر کا نہین ہے دوم یہ کہ ہم تھوڑی دیر مین ہمکو اسکا جواب شافی دیتے ہین ذرا ٹھہر جاؤ فاصبروا ولا تصبروا یہان جواب دوم یہ کہ جس شخص نے تتبع کلام عرب کیا ہو وہ اس بات کو خوب جانتا ہے کہ اون کی زبان مین لفظ جمع کا اطلاق واحد پر تعظیم و تکریم یا اور کسی سبب سے شائع ہے اور کچھ زبان عرب پر موقوف نہین ہے فارسی اور اردو مین بھی ایسا ہی ہے اور قرآن مین بہت جگہ لفظ جمع کا اطلاق واحد پر موجود ہے کچھ اس آیت کی تخصیص نہین ہے لیکن بخوف طوالت مین یہان فقط ایک آیت پر اکتفا کرتا ہون سورہ مومنون مین ہے وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ واوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین ۞ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم ۞ ترجمہ اور کر دیا ہمنے ابن مریم (یعنی عیسی) اور اوسکی ماں کو معجزہ اور جگہ دی ہمنے اون دونون کو طرف ایسی زمین بلند کی کہ جہان ٹھہرنے کی جگہ اور چشمہ صاف تھا کہا ہمنے کہ اے رسولو کھاؤ تم پاکیزہ چیزون کو اور عمل کرو تم نیک تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم عالم ہون انتہی اب اس آیہ کریمہ مین مفسرین سنیہ کا اضطراب اور اس عبد ذلیل کا مواخذہ اون لوگون سے بالکل سنیون سے قابل دید ہے والحق یعلو ولا یعلی قاضی صاحب تفسیر بیضاوی مین فرماتے ہین مطبوعہ مطبع نولکشور جلد ثانی ص ۵۷ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات نداء وخطاب لجمیع الانبیاء لا علی انہم خوطبوا بذلک دفعۃ لانھم ارسلوا فی ازمنۃ مختلفۃ بل علی ان معنا ان کلا منھم خوطب بہ فی زمانہ فیدخل تحتہ عیسی دخولا اولیا ترجمہ یعنی آیت مین ندا اور خطاب ہے واسطے کل انبیا علیہم السلام کے نہ بایں سبب کہ خطاب کیے گئے ہون وہ لوگ ساتھ اسکے ایک مرتبہ اس سبب سے کہ وہ لوگ بھیجے گئے ہین ازمنہ مختلفہ مین بلکہ بنا بران معنون کی کہ تحقیق ہر رسول اونمین سے مخاطب ہے ساتھ اوسکے اپنی زمانے مین بس داخل ہوگا اس آیت کی تحت مین عیسی بھی پہلا داخل ہونا کرکے انتہی بس دفع ہوگیا وہ اعتراض کہ جو ہمارے جواب اول پر وارد ہوتا تھا اس سبب سے کہ ہم بھی یہی کہتے ہین کہ اس آیہ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ مین ہمارے سب

ائمہ معصومین ایک زمانہ مین مراد نہین ہین اس سبب سے کہ وہ لوگ ازمنہ مختلفہ مین منصوب ہوے ہین بلکہ بنا بر
ان معنون کے مراد ہین کہ ہر امام اپنے زمانے مین اس صفت کے ساتھ موصوف ہے کہ جو اس آیت مین ہے پس داخل ہین اس آیت کے
تحت مین جناب امیر المومنین پہلا داخل ہونا کرکے اور ظاہر ہے کہ جیسی ولایت جناب امیر کی بہ نسبت ائمہ معصومین
ثابت ہے ویسی ہی اولیت حضرت عیسٰی کی بہ نسبت انبیا علیہم السلام نہین ثابت ہو سکتی کہ جناب امیر پہلے امام اور سب
اماموں کے والد ہین اور حضرت عیسٰی اکثر انبیا سے موخر ونیز یہی قاضی صاحب اسی تفسیر مذکور کے ص ۶۶ مین اسی
آیت کے خطاب کے باب مین فرماتے ہین وقیل النداء لہ ولفظ الجمع للتعظیم یعنی اور کہا گیا ہے کہ خطاب
اس آیت مین واسطے اونہین حضرت عیسٰی کے ہے اور لفظ جمع واسطے تعظیم کے ہے انتہی پس ثابت ہو گیا
اس تقریر سے کہ ہمارا دوسرا جواب کہ جو سنیون کی ہدایت کے لیے تھا بلا شبہہ وشک صحیح ہے اور تفسیر
معالم التنزیل مطبوع مطبع بمبئی جلد دوم کے ص ۱۹ مین یا ایہا الرسول کی تفسیر مین یہ عبارت
لکھی ہے قال الحسن ومجاهد وقتادة والسدی والکلبی وجماعة اراد به محمدا
وحده علی مذهب العرب فی مخاطبة الواحد بلفظ الجماعة وقال
بعضهم اراد به عیسی وقیل اراد به جمیع الرسل علیهم السلام ترجمہ کہا ہے حسن اور
مجاہد اور قتادہ اور سدی اور کلبی اور ایک جماعت نے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اسی ندا کے فقط محمد کا
اوپر مذہب عرب کے خطاب کرنے مین واحد کے ساتھ لفظ جمع کے اور کہا ہے بعض نے اونہین مفسرین مین سے
کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اوسی ندا کے عیسٰی کا اور کہا گیا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ
اوسی ندا کے سب رسولون کا انتہی لیجیے اس عبارت سے تو تین احتمال پیدا ہوے اور پہلے احتمال کو تو نہایت
قوت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ عرب کا مذہب یہی ہے کہ وہ لوگ واحد سے ساتھ لفظ جمع کے خطاب کرتے ہین
پس ظاہر ہے کہ ہمارے دوسرے جواب کی اس سے کیسی تصحیح کامل ہو گئی کہ زبان عرب مین واحد پر لفظ جمع کا
اطلاق کرنا شائع ہے اور دوسرا احتمال بھی اوسی کا معین ہے اور تیسرے احتمال سے ہمارے پہلے جواب پر جو
اعتراض ہوتا تھا وہ کیسا مندفع ومرتفع ہو گیا اور تفسیر نیشاپوری مین بھی یہی تینون احتمال لکھے ہین لیکن
چونکہ عبارت مین طول بہت تھا لہذا مین نے کل نقل نہین کی فقط اسقدر لکھتا ہون کہ پہلا احتمال یہان مفسر نے

یہ لکھا ہی کہ احدھا الاعلام بان کل رسول فی زمانہ نودی بذلک ترجمہ
ایک ان تینوں وجہوں میں سے آگاہ کرنا ہی ساتھ اس بات کے کہ ہر رسول نے زمانے میں ندا کیا گیا ہی ساتھ اس بات کے
انتہی اور دوسرے احتمال میں یہ لکھا ہی وثانیہا وھو قول محمد بن جریر ان المراد عیسی
بن مریم وقد خاطب الواحد خطاب الجمع لشرفہ وکقولہ الذین قال لھم
الناس المراد نعیم بن مسعود ترجمہ دوسری وجہ اور وہ قول ہی محمد بن جریر کا
یہ ہے کہ تحقیق مراد ساتھ اوسی آیت کی عیسی بن مریم ہیں اور تحقیق خطاب کیا ہی اللہ نے واحد کو خطاب جمع کا بہ سبب
اونکے شرف کے اور مانند قول اللہ تعالی الذین قال لھم الناس کے مراد نعیم بن مسعود ہیں یعنی اس آیت میں نعیم بن مسعود پر
صیغہ جمع کا اطلاق ہوا ہی انتہی اور تیسرے احتمال میں یہ لکھا ہی وثالثہا وھو الاظہر عندی ان المراد
نبینا ترجمہ اور تیسری وجہ کہ وہی اظہر ہے نزدیک میرے یہ ہی کہ تحقیق مراد نبی ہمارے ہیں انتہی اور آگے
اس قول پر مفسر اس آیت کو شاہد لایا ہے یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء یعنی جناب رسول خدا کو بلفظ طلقتم کہ جو جمع مذکر
حاضر ہے خطاب ہوا ہی اس تفسیر نیشاپوری کی عبارت سے بھی ثابت ہو گیا کہ پہلے احتمال سے ہماری پہلے
جواب پر جو اعتراض وارد ہوتا تھا وہ بالکلیہ مندفع ہی اور دوسرے اور تیسرے احتمال سے ہمارے دوسرے جواب کا
صحیح ہونا ثابت ہی کہ واحد پر لفظ جمع کا اطلاق ہوتا ہی اور اسی مفسر نے دو آیتیں اور بھی اسکی شہادت میں لکھی ہیں
مجھکو نہایت تعجب ہوتا ہی کہ زمخشری سے علامہ نے کیوں فقط ایک جواب ضعیف پر اکتفا کی اور یہ کیوں نہ کہا کہ کلام
عرب میں واحد پر جمع کا اطلاق شایع ہے واضح ہو کہ جسقدر کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے میں نے
یہاں ثابت کر دیا کہ آیت انما ولیکم اللہ شان جناب امیر میں نازل ہوئی ہے کچھ انھیں پر موقوف نہیں ہے
بلکہ اور بہت سے اونکی کتابوں سے یہ امر ثابت ہی لیکن میں نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر اکتفا کی اور یہ بھی کچھ
کم نہیں اب اگر اسپر بھی حضرات سنیہ کو یقین نہ آوے تو یہ مرض نفسانی لاعلاج ہے فزادہم اللہ مرضا اب یاد رہے
امر یعنی اس آیت سے وجوہ استدلال ون حضرت کی خلافت وامامت پر بہت سے ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ واسطے صاحب
نیجہ الاوصاف کی ص اکے حاشیہ پر جو اس آیت سے تعرض کیا ہے اوسکو یہان نقل کر کے اوسکا جواب لکھدیں
تاکہ ہماری تفسیر پریشان نہ ہو اور وہ قول اونکا یہ ہی علاوہ اسکے شبہہ خلافت مولا علی پر آیت انما

ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا سے بھی استدلال کرتے ہین جو پارہ ششم سورہ مائدہ مین ہے اور باتفاق
فریقین جناب علی کی شان مین نازل ہوئی ہے جو انکی امامت پر مصرح ہے لیکن مین کہتا ہون کہ شیعہ کی
معتبر کتاب تحفہ احمدیہ مطبوعہ مطبع بستان مرتضوی کی جلد ۱ صفحہ ۳۵ سطر ۲ مین لکھا ہے کہ ولی لغت مین چند
معنی پر مستعمل ہے یاور و دوست اور صاحب اختیار اور والی متصرف انتہی جب یہ حالت ہے تو بس مخصوص
کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ سے بغیر دلیل و قرینہ کے غیر معتبر ہے کما مر فی المتن ۱۲ احمد الدین عفی عنہ و عن
والدیہ **اقول** عجب لطیفہ ہے کہ واعظ صاحب نے جس عبارت تحفہ احمدیہ کا حوالہ دیا ہے اوسی مین اونکے
قول کا جواب موجود ہے مگر اونھون نے بسبب اپنی حماقت مستمرہ کے خیانت کر کی فقط ایک فقرہ اوسکا
نقل کر دیا ہے اور وہ پوری عبارت بقدر حاجت یہ ہے اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونے کی امامت
امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہے کہ لفظ ولی لغت مین چند معنی پر مستعمل ہے یاور و دوست اور صاحب
اختیار اور والی متصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے سے قریب ہین اور دو معنی اول کے
پر ظاہر ہے کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین اسواسطے کہ یاور و دوست مومنون کی مخصوص خدا و رسول اور
بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہون نہین ہین بلکہ سب مومن یاور و دوست ایک دوسرے
کے ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض[1] انتہی یہ
عبد ضعیف کہتا ہے کہ اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ دونون پہلے معنی اس آیت مین مراد نہین ہوسکتے پس دوسرے
دونون معنی معین ہو گئے اس سے زیادہ دلیل و قرینہ اور کیا ہوگا اور امت مین صاحب اختیار اور والی
متصرف ہونا مخصوص ہے نبی کے ساتھ اور اوسکی بعد امام کے ساتھ پس ثابت ہو گئی امامت علی بن ابیطالب
آیہ انما ولیکم اللہ سے اب بعد اس عبارت تحفہ احمدیہ کی ملاحظہ کرنے کی واعظ صاحب کی خیانت نقل ایسی
حماقت کی ساتھ اہل انصاف پر واضح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سنی چونکہ اپنے مذہب کے ثابت کرنے سے
من جمیع الوجوہ عاجز ہین لہذا ایسے عجیب و غریب بیچارگی کے اس طرح کے حرکات سخیفہ اون سے سرزد ہوتی ہین
لان الغریق یتشبث بکل حشیش چونکہ واعظ صاحب دلیل اور قرینہ بہت طلب کیا کرتے ہین اور صاحب

[1] اور مومن مرد اور مومن عورتین بعض انکی دوست ہین بعض کی ۱۲ منہ مدظلہ

تحفہ احمدیہ نے برعایت اختصار فقط ایک ہی دلیل لکھی ہے اس سبب سے کہ وہ کتاب مناظرہ کی نہین ہے بلکہ
موضوع اوسکا اور ہی کچھ ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مین بیان چند ادلہ قطعیہ و اضحہ بیان کرون کہ اوس سے
کالشمس فی النہار ثابت ہو جاے کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین لفظ ولی ہی سوا امام کے اور کوئی معنی مراد نہین
ہوسکتے دلیل اول یہی جو عبارت تفسیر کبیر اور مطالب السئول سے نقل کی ہے اوسمین صاف لکھا ہوا ہے کہ جناب
رسول خدا نے یہ دعا فرمائی تھی کہ بار خدایا علی کو میرا وزیر مقرر کر اور آپ کی اس استدعا پر آیت نازل
ہوئی پس ثابت ہو گیا کہ بموجب اس آیہ کریمہ کے جناب امیر جناب رسول خدا کے وزیر مقرر ہوے اور وزارت
رسول و خلافت و امامت ایک ہی چیز ہے پس ثابت ہو گیا کہ اس آیت مین ولی کے معنی دوست فقط
اور یاور کے نہین ہوسکتے اور متعین ہو گیا کہ ایسے معنی مراد ہین کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرین یعنی صاحب
اختیار اور اولی بالتصرف اور ظاہر ہے کہ بعد نبی سوا امام کے اور کوئی امور امت مین صاحب اختیار اور اولی
بالتصرف نہین ہوسکتا اور اس دلیل کو ہم بعد نقل عبارت تفسیر کبیر و مطالب السئول تفصیل بیان کر چکے
ہین دلیل دوم لفظ انما جو اس آیت مین ہے وہ باتفاق اہل عربیت کلمہ حصر ہے پس ضرور ہوا کہ اس
آیت مین ولی کے وہ معنی مراد ہونگے کہ جو منحصر ہون اللہ اور اوسکے رسول اور علی ابن ابیطالب مین اور یہ معنی
سوا صاحب اختیار اور اولی بالتصرف کے اور کوئی نہین ہوسکتے پس ثابت ہو گیا کہ یاور اور دوست یہ معنی یہان
مراد نہین ہین اس سبب سے کہ سب مومن آپسمین ایک دوسرے کے یاور و دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ
وتعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یعنی اور مومنین اور مومنات
بعض انکے دوست ہین بعض کے انتہی اور یہ دلیل موافق ہے عبارت تحفہ احمدیہ کی دلیل سوم
یہ ہے کہ سوای علی ابن ابیطالب کے اور کسی کا صدقہ دینا حالت رکوع مین ثابت نہین ہے پس یہ عمل
صالح آپکے لیے مخصوص ہوا لہذا جو آیت کہ اسکی بابت نازل ہوئی ہے وہ بھی آپکے لیے مخصوص ہو گئی
اور جب وہ آیت مخصوص ہوئی تو اوسمین جو لفظ ولی ہے اوسکی بھی وہی معنی مراد ہونگے جو ایک شخص کے لیے مخصوص
ہوسکین اور دوست اور یاور ہونا عام ہے ایک مومن کے ساتھ مخصوص نہین ہوسکتا اسلیے کہ سب مومنین آپس مین
ایک دوسرے کے دوست و یاور ہین پس ثابت ہو گیا کہ یہ معنی ولی کے اس آیت مین مراد نہیں پس متعین ہو گئے

معنی آخر یعنی صاحب اختیار و اولی بالتصرف کہ وہ ایک ہی شخص کے ساتھ بعد خدا و رسول مخصوص ہین اور وہ
امام اور حاکم اور سردار امت کا ہی وہو المطلوب دلیل چہارم ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اس آیت مین
جو لفظ ولیکم ہے اوسمین ضمیر مضاف الیہ سے کل مومنین مراد ہین یا بعض اگر کہین کہ بعض تو بعض دیگر جو مراد ہونگے
اونکا کفر ثابت ہوجائیگا اس سبب سے کہ اللہ و رسول جسکا ولی نہو وہ بالیقین کافر ہے اور یہ اجتماع نقیضین ہے
کہ جو محال ہے یعنی یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو مومن ہون وہی کافر بھی ہون اور اگر کہینگے کہ کل مومنین مراد ہین
تو ہم سوال کرینگے کہ والذین امنوا سے آخر آیت تک کل مومنین مراد ہین یا بعض اگر کہینگے کہ کل تو معنی آیت کی مستقیم
نہونگی اس سبب سے کہ مضاف او مضاف الیہ دونون ایک ہوجائینگے یعنی یہ معنی ہوجائینگے کہ بعد خدا و رسول کے
تم خود اپنے دوست ہو اور یہ معنی کسی طرح صحیح نہین ہوسکتی اور اگر کہینگے کہ بعض تو ہم پوچھینگے کہ وہ کون ہین اگر
کسی اور کا نام لینگے تو ہم ثابت کرچکے ہین کہ یہ آیت جناب امیر کے باب مین نازل ہوئی ہے اور روا عظ
صاحب نے بھی اوس عبارت مین کہ جو ہمنے ص اسے نقل کی ہے اسکو تسلیم کرلیا ہے اور اگر آپ ہی کا نام لینگے
تو ہم کہینگے کہ فقط آپ ہی سب مومنون کے دوست و یاور تھے یا ہر مومن اپسمین ایک دوسرے کا دوست و یاور ہے
اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو فساد عظیم پیدا ہوگا یعنی ثابت ہوجائیگا کہ فقط علی بن ابیطالب سب مومنین کے
دوست و یاور تھے اور باقی سب اپسمین ایک دوسرے کی دشمن تھے اور اگر شق اخیر کو اختیار کرینگے یعنی
ہر مومن اپسمین ایک دوسرے کا دوست ہی تو تخصیص علی بن ابیطالب کے نرہجائیگی اور ثابت ہوجائیگا
کہ یہ آیت سب مومنون کے باب مین نازل ہوئی ہی اور یہ خلاف ہی اس سبب سے کہ ثابت ہوچکا ہے
کہ فقط آپ ہی کی باب مین نازل ہوئی ہے علاوہ اسکے پھر وہی محذور لازم آئیگا کہ مضاف او مضاف الیہ
دونون ایک ہوجائینگے پس ثابت ہوگیا کہ ولی کے معنی دوست او یاور یہان مراد نہین ہوسکتی پس متعین
ہوگئے معنی آخر یعنی صاحب اختیار و اولی بالتصرف وہو المقصود دلیل پنجم ہم سنیون سے سوال
کرتے ہین کہ تم اللہ تعالی کو فقط اپنا دوست و یاور سمجھتے ہو یا اپنے امور مین صاحب اختیار و اولی بالتصرف
بھی جانتے ہو اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو بالیقین کافر ہوجائینگے اور اگر شق ثانی کو اختیار کرینگے تو
پھر ہم پوچھینگے کہ اوسکے رسول کی باب مین کیا کہتے ہو اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو یہان بھی کافر

ہوجائینگے اسلیے کہ جو رسول کو اپنے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف سمجھے وہ بھی بالیقین کافر ہے
بدلیل النبی اولی بالمومنین من انفسہم اور اگر شق اخیر کو اختیار کرینگے تو پھر ہم سوال کرینگے کہ تم علی بن
ابیطالب کو کہ جو اس آیت مین والذین آمنوا سے آخر تک مراد ہین فقط اپنا دوست سمجھتے ہو یا اپنے امور مین صاحب
اختیار اور اولی بالتصرف بھی جانتے ہو اگر شق اول کو اختیار کروگے تو ہم کہینگے کہ آیت مین جسطرح ولی کا اطلاق
اللہ تعالی پر اور اوسی طرح بلا فاصلہ اوسکے رسول پر ہے اور اوسی طرح بلا فاصلہ علی بن ابیطالب پر ہے پس فصل
معنی مین تمنے کہان سے نکالا آیت مین تو کوئی فاصل نہین ہے بلکہ سیاق آیت اسپر شاہد ہے کہ جسطرح اللہ تعالی
بنابر الوہیت کے سب مومنون کے امور مین صاحب اختیار اور اولی بالتصرف ہے اوسیطرح اوسکا رسول بنابر رسالت
کے ہے اور اوسیطرح بعد رسول کے اوسکا نائب جسکی وزارت کے لیے اون حضرت نے استدعا کی تھی بنابر امامت کے ہے اور اگر
شق اخیر کو اختیار کروگے تو ہمارا مقصود ثابت ہوجاویگا او تمکو سوا شق اخیر کے اختیار کرنے کے اور کچھ چارہ نہین
فاین تذہبون دلیل ششم تفسیر درمنثور جزء ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۴ مین حدیث لکھی ہے

اخرج الطبرانی وابن مردویہ وابو نعیم عن ابی رافع قال دخلت علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو نائم یوحی الیہ فاذا حیۃ فی جانب
البیت فکرھت ان اثب علیہا فاوقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
خفت ان یکون یوحی الیہ فاضطجعت بین الحیۃ وبین النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لئن کان منہا سوء کان فی دونہ فمکث فاستیقظ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا
الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون الحمد للہ الذی
اتم لعلی نعمہ وھنیئا لعلی بفضل اللہ ایاہ ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن مردویہ نے
اور ابو نعیم نے ابورافع سے کہ اوسنے کہا کہ مین ایکدن رسول خدا کے پاس آیا ایسی حالت مین کہ وہ سوئے ہوئے تھے
اور وحی اونکے اوپر نازل ہوتی تھی پس ناگاہ مین نے مکان کے کونے مین دیکھا کہ ایک سانپ ہے پس مجھے
اس بات سے کراہت معلوم ہوئی کہ مین اوس سانپ کو مارون اور اوسکے سبب سے نبی جاگ اوٹھین اور اسبات سے بھی

مجھکو خوف تھا کہ شاید آپکے اوپر وحی نازل ہوتی ہو لہذا مین سانپ کے اور نبی کے درمیان مین لیٹ رہا اگر وہ کاٹے تو مجھی کو کاٹے اور آپ تک نہ پہونچ سکے پس تھوڑی دیر کے بعد نبی بیدار ہوئے اور اس آیت کو پڑہتے تھے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الایۃ اور فرماتے تھے کہ جمیع حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے کہ اوسنے علی کے واسطے اپنی نعمتونکو تمام کیا اور گوارا ہو واسطے علی کے بسبب فضل خدا کی یہ اتمام نعمت خاص کے انتہی اب سنی ہی ہمکو بتلائین کہ جس نعمت کا کہ جناب امیر پر اتمام ہوا اور جناب رسول خدا اسپر حمد الٰہی بجالائے اور آپ کو تہنیت دی وہ کونسی نعمت تھی کیا فقط اتنی ہی بات کہ علی سب مومنون کے دوست ہین کسی کے دشمن نہین حاشا و کلا کوئی عاقل ہیدار اسکو تسلیم نکریگا اور یقین کریگا کہ یہ نعمت عظمی وموہبت کبرے سوا امامت وخلافت کے اور کوئی دوسری چیز نہین پس ثابت ہوگیا کہ ولی کی معانی مشترکہ مین سے اس آیت مین یار اور دوست مراد نہین ہین بلکہ صاحب اختیار اور اولی بالتصرف مراد ہے کہ جو بعد خدا اور رسول کے شان ہے امام وخلیفہ کی **فائدہ جلیلہ** یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ ہرچند نعمات الٰہی عام ہین اور کوئی ایسا بندہ نہین ہے کہ جسپر لا تعد و لا تحصی نہون لیکن جسقدر انبیا اور اوصیا پر ہین اوسقدر دوسرے پر نہین ہوسکتین اسلیے کہ یہ حضرات اکمل افراد انسان ہین پس نعمات حق سبحانہ وتعالی بھی انکے اوپر کامل اور تمام ہونگی اور اور بندونکو جو نعمتین عطا ہوئی ہین وہ سب انکی مقابلے مین ناقص وناتمام اور یہ اکمال واتمام نعمت دو طرح پر ہے اول خود انبیا اور اوصیا علیہم السلام پر اور دوم اونکے ذریعے سے تمام خلق پر لہذا حق سبحانہ وتعالی نے اپنے کلام مجید مین جہان کہین اتمام نعمت کا اطلاق فرمایا ہے اوس سے مراد نبوت ہے یا امامت چنانچہ سورہ یوسف مین ہے وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب کما اتمہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحق ان ربک علیم حکیم ۝ یعنی حضرت یعقوب نے حضرت یوسف سے فرمایا کہ جسطرح تجھکو یہ خواب دکھلایا ہے اوسی طرح برگزیدہ کریگا تجھکو تیرا پروردگار اور سکھلائیگا تجھکو تاویل باتون کی (یعنی علم تعبیر خواب) اور تمام کریگا اپنی نعمت کو تجھپر اور اولاد یعقوب پر جس طرح کہ تمام کیا اوسکو تیرے دو جدامجد پر جو تجھسے پیشتر کہ وہ ابراہیم واسحاق ہین تحقیق پروردگار تیرا علیم اور حکیم ہے (یعنی اس بات کو وہی جانتا ہے کہ کون نبوت کی قابل ہے) انتہی ظاہر ہے کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین اتمام نعمت سے مراد نبوت ہی ہے جو حضرت ابراہیم واسحاق ویعقوب کو عطا ہوئی تھی

اور بعد اوسکے موافق اخبار حضرت یعقوب حضرت یوسف کو عطا ہوئی اور آل یعقوب اسواسطے فرمایا ہی کہ بنی اسرائیل مین
اکثر انبیا علیہم السلام گذرے ہین پس حضرت ابراہیم و حضرت اسحاق و حضرت یعقوب و حضرت یوسف و دیگر انبیاء
بنی اسرائیل پر خود اونکی نبوت کی سبب سے اتمام نعمت ہوا اور باقی بنی اسرائیل پر اونکی واسطے اور ذریعہ سے
پس اس دلیل واضح و بین سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب پر جو اتمام نعمت ہوا اوس سے
مراد امامت و خلافت ہی اس سبب سے کہ نبوت جناب رسول خدا پر ختم ہو چکی تھی اور اسی طرح بروز غدیر خم
رسالت جناب رسول خدا و امامت جناب علی مرتضی کے سبب سے اکمال دین و اتمام نعمت ہوا اور اوسکی
تفصیل شان نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم مین بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالی اب سنیون کو لازم ہے کہ یا کلام مجید سے
ثابت کر دین کہ اتمام نعمت کا اطلاق سوا نبوت و امامت کے کسی اور چیز پر بھی ہوا ہے اور یا اس آیت پر
ایمان لائین کہ حق سبحانہ و تعالی نے جو علی بن ابیطالب پر اپنی نعمت کو تمام کیا اوس سے مراد امامت و خلافت ہے
هذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر و من شکر فانما یشکر لنفسه و
من کفر فان ربی غنی کریم ۔ دلیل ہفتم آیت مائدہ ہے کہ جو آیہ انما ولیکم اللہ سے بلا فاصلہ ہے
ومن یتول الله ورسوله والذین امنوا فان حزب الله هم الغالبون ۝
ترجمہ اور جو شخص دوست رکھے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور مومنون کو پس تحقیق گروہ خدا وہی لوگ غالب ہین
انتہی وجہ استدلال یہ ہی کہ ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اس آیت مین من یتول سے مراد کافر ہین یا مومن اگر
کہینگے کہ کافر تو خود کافر ہو جاینگے اس سبب سے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کافرون کو اپنا اور اپنے
رسول کا دوست قرار دے اور اگر کہینگے کہ مومن مراد ہین تو ہم پوچھینگے کہ یہ مومن اور وہ مومن کہ بعد خدا و رسول کے
مذکور ہین ایک ہی ہین یا انمین کچھ فرق ہے اگر کہینگے کہ ایک ہی ہین تو معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جو مومن خدا و رسول
اور خود اپنے نفس کو دوست رکھین وہ گروہ خدا ہین اور غالب یعنی کسی طرح صحیح نہین ہو سکتے اس سبب سے
کہ جنکو دوستی کرنیکی ترغیب ہے اور جنسے دوستی کرنیکی ترغیب ہے یہ دونون ایک ہوے جاتے ہین اور اگر کہینگے
کہ فرق ہے تو ہم پوچھینگے کہ وہ فرق بھی بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہ کونسے مومن ہین کہ بعد خدا و رسول کے جنسے دوستی
رکھنے کی اسقدر رغبت و ترغیب ہے اگر کسی اور کو بتائینگے تو ہم کہینگے کہ ہم ابھی ثابت کر چکے ہین کہ آیت انما ولیکم

باب مین نازل ہوئی ہے پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ اس آیت مین وہ حضرت مراد ہون اور صیغہ جمع کا جواب پہلے ہی ہو چکا ہی اور اگر اسکو تسلیم کر لینگے کہ جناب امیر مراد ہین تو ہم پوچھینگے کہ آپ مین اور دوسرے مومنون مین کہ جنکو آپ سے دوستی رکھنی کا حکم ہے کیا فرق ہے اگر اپنی فطرت اصلی کی طرف رجوع کرکے عقل سلیم کو حکم کرینگے تو خود اونکی نفوس و قلوب اس بات کی گواہی دینگے کہ سوا عیبت ہونے اور امام ہونے کے اور کوئی فرق نہین ہے یعنی من یتول سے سب مومنین مراد ہین کہ جو خدا و رسول و امام سے تولا کرین اور اللہ و رسول کے بعد جو والذین آمنوا ہی اوسی مراد جناب امیر المومنین ہین کہ جو رسول کے خلیفہ اور سب امت کے امام ہین اور صیغہ جمع یا بنابر تعظیم ہے یا اس سبب سے کہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو شامل ہو کما مر شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر یہ کہین کہ اس تقریر سے تو معلوم ہوا کہ ان حزب اللہ ہم الغلبون سے دوستان علی بن ابیطالب مراد ہین حالانکہ وہ ہمیشہ مغلوب رہے ہین تو جواب تو ہم کہینگے کہ حق سبحانہ و تعالے نے حضرت عیسی اور اونکے تابعین کے باب مین آخر سورہ صف مین ارشاد فرمایا ہے

یا ایہا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی بن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فامنت طائفة من بنی اسرائیل وکفرت طائفة فایدنا الذین آمنوا علی عدوہم فاصبحوا ظاہرین

ترجمہ اے مومنو ہو جاؤ تم نصرت دینے والے اللہ کے جیسا کہ کہا عیسی بن مریم نے حواریون سے کہ کون لوگ ہین نصرت کرنے والے میری طرف اللہ کے کہا حواریون نے کہ ہم ہین انصار خدا کے پس ایمان لایا ایک گروہ بنی اسرائیل سے اور کافر رہا دوسرا گروہ پس مدد کی ہمنے مومنون کی اونکے دشمنون پر پس ہو گئے وہ مومن غالب انتہی تمام تواریخ سے پیدا ہے کہ حضرت عیسی کے وقت مین فقط بارہ حواری اور چند لوگ اور ایمان لائے تھے اور مخالفین و معاندین کے ہاتھ سے یہ لوگ ہمیشہ مغلوب و مظلوم رہے یہانتک کہ جب حضرت عیسی کو یہود نے سولی دینے کے لیے گرفتار کیا تو مومنون سے اسقدر نہو سکا کہ اپنے پیغمبر کو دشمنون کے ہاتھ سے چھڑا سکین اور یہود نے اپنی دانست مین سولی دے ہی دی مگر حق سبحانہ و تعالی نے ایک دوسرے شخص کو حضرت عیسی سے مشابہ کر دیا کہ وہ دار پر کھینچا گیا اور حضرت عیسی کو آسمان پر اوٹھا لیا اب ہمکو سنی بتائین کہ اون مومنون کے باب مین کہ جو حضرت عیسی پر ایمان لائے تھے حق سبحانہ و تعالے نے جو فرمایا کہ فاصبحوا ظاہرین یعنی ہو گئے وہ لوگ

غالب تو اسکے کیا معنی ہین حالانکہ جناب اسد اللہ الغالب جس لڑائی پر کہ تشریف لیگئی ہین اوسمین آپ اور آپکے
اصحاب ہمیشہ غالب رہی ہین جناب رسول خدا کی عہد کرامت مہد مین بھی اور بعد آپکے بھی چنانچہ بصرے مین حضرت
ام المومنین عایشہ کا شکست کھانا اور طلحہ اور زبیر کا مارا جانا اس سے کون واقف نہین ہے اور صفین مین بھی جتنی
لڑائیان ہوئین اونمین بھی آپ اور آپسے تولا کرنے والے غالب رہے اور نہروان مین تو خوارج کا استیصال کلی ہو گیا
کہ سوا نو آدمیونکے اونکے لشکر مین سے اور کوئی نہین بچا اور حضرت عیسی کبھی کسی سے لڑے نہ اپنی زندگی مین
کسی لشکر کفار پر غالب آئے پس ہمکو معلوم نہین کہ سنی اسکا کیا جواب دینگے سوا اسکے کہ ہمارے کلام حق و صدق
کی طرف رجوع کرین کہ جواب ہم بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ واضح ہو کہ اسد اللہ الغالب سے ہر لشکر کا شکست
کھانا اور آپکا اوسپر غالب آنا یہ تو آپکے مخصوصات مین سے ہے اور فقط اسقدر پر اس آیہ وافی ہدایہ کا مضمون صادق
آسکتا ہے کہ جب لوگون نے آپسے تولا کرکے دشمنون پر حملہ کیا تو غالب آئے اور اس آیت مین بھی غلبہ کی شرط یہی ہے کہ
جو لوگ خدا اور رسول اور علی ابن ابیطالب سے تولا کرین وہی غالب ہین لیکن اون لوگون مین کہ جو حضرت عیسی پر
ایمان لائے تھے اور شیعیان علی ابن ابیطالب مین مشابہت تامہ ہے اور مین اوسکو بطور اختصار بیان کرتا ہون
واضح ہو کہ حضرت عیسی کے سامنے جو لوگ ایمان لائے تھے وہ نہایت ضعف کی حالت مین تھے اور کسی
طرح کا غلبہ اونکو نہ تھا بعد آپکے حواریون نے باوجود خوف شدید و تقیہ چھپا چھپا کر لوگون کی دعوت کرنا
شروع کی اور رفتہ رفتہ اونکی کوششون سے اوس دین کو ترقی ہوتی گئی اور آخر کو رفتہ رفتہ اسقدر ترقی ہوئی
کہ قیصر روم دین حضرت عیسی مین آگیا نصاری یہود پر غالب ہو گئے اور یہ آیہ کریمہ من جمیع الوجوہ صادق ہوا
فایدنا الذین امنوا علی عدوھم فاصبحوا ظاہرین ۔ اور ایک
زمانہ ایسا آیا چاہتا ہے کہ تمام روے زمین پر کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ جو حضرت عیسی کی نبوت پر ایمان نہ لائے
اور اوسوقت مین یہ آیت صادق ہوگی وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ[له]
ترجمہ اور نہین ہے کوئی شخص اہل کتاب مین سے مگر یہ کہ البتہ ایمان لائیگا ساتھ اوسی عیسی کے قبل اوسکو مرنے کے
اور اسی طرح شیعیان علی ابن ابیطالب پہلے نہایت ضعیف تھے لیکن ائمہ معصومین علیہم السلام نے کہ جو وارث حضرت

له جزو ششم سورۃ النساء ۱۲

غلبتہی سے ہم عہد دین خوف شدید و تقیہ کی حالت مین چھپا چھپا کی لوگون کی دین حق کیطرف دعوت کرنا شروع کی اور روز بروز شیعون کی ترقی ہونا شروع ہوئی یہانتک کہ خود حضرت امام جعفر صادق کے وقت مین لاکھون آدمیون نے اس مذہب حق کو اختیار کیا اور بسبب اسکی کہ آپکے وقت مین مذہب کا شیاع بہت ہوا یہ مذہب آپکی طرف منسوب ہوا اور جعفری کہلایا اور روز بروز اسکی ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ لاکھون سی کرورونکی نوبت آئی اور سلطان الجایتو خدا بندہ نے مذہب حق اختیار کیا اور بعد اوسکی خاندان صفویہ مین کہ جو سب واشیخ ابی سفیان عالی حسب تھے سلطنت قائم ہوگئی اور مدت تک تقیہ برطرف ہوگیا اور حجت اور برہان کی راہ سے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ اپنے مخالفین پر ہمیشہ غالب اور اس آیت کے مصداق ہین کہ ان حزب اللّٰہ ھم الغالبون چنانچہ ظاہر ہے کہ جب شیعہ اور سنیون سے مباحثہ و مناظرہ ہوا ہے تو شیعہ ہی غالب آئے ہین چنانچہ سنیونکی کوئی کتاب مناظرہ مین ایسی نہین ہے کہ شیعون نے جسکا مکرر وسہ کرر جواب نہ لکھا ہو اور شیعونکی صدہا کتابین ایسی ہین کہ صدہا برس سے شائع ہین اور آج تک کسی سنی صاحب کو اونکا جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی اور عنقریب ایسا زمانہ آیا چاہتا ہے کہ تمام روے زمین پر سوا شیعیان علی بن ابیطالب کے اور کوئی نہ ہوگا اور یہ آیت من جمیع الوجوہ صادق آئیگی کہ ھو اللّٰہ الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون[1] ترجمہ وہ اللہ ایسا ہے کہ بھیجا اوسنے اپنی رسول کو ساتھ ہدایت کی اور دین حق کی تاکہ غالب کردے اوس دین کو سب دینون پر اگرچہ ناخوش ہون مشرکین انتہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ وہ زمانہ کہ جب روے زمین پر کوئی نبوت حضرت عیسیٰ کا منکر نہ ہوگا اور وہ زمانہ کہ سواے شیعیان علی بن ابیطالب کے اور کوئی ہفت اقلیم مین نظر نہ آئیگا یہ دونون زمانے کونسی ہین اہل بصیرت یہ دونون زمانے ایک ہی ہین یعنی یہ وہ زمانہ ہے کہ جب قرۃ العین خاتم النبین حضرت امام مہدی دین ظہور فرمائینگے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر سے زمین پر تشریف لائینگے اور آپکے پیچھے نماز پڑھینگے اوسوقت تمام اہل زمین مین سے کوئی ایسا نہ باقی رہیگا کہ جو نبوت عیسیٰ کا اقرار نکرتا ہو اس سبب سے کہ یہ امر ضروری دین اسلام ہے اور شیعیان علی بن ابیطالب مین داخل ہوا ہم ہو بید ا

[1] جزو بست و ہشتم سورۃ الصف ۱۲

ونواہ قد بیا سبحان اللہ کیا مطابقت ہی اس امت کی امم سابقہ کے ساتھ بمصداق کلام مخبر صادق طابق النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ کی اور اس مضمون کی حدیثیں ہم کتب معتبرۂ اہل سنت وجماعت سے مبحث ارتداد صحابہ میں لکھ چکے ہیں فلا نعیدہا کیون واعظ صاحب اب بھی شیعون سے دلیل و قرینہ طلب کیجیے گا

تنبیہ چونکہ اس آیت سراپا ہدایت اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ایک ہی مضمون اور مطلب ہے کیونکہ لفظ مولی ولفظ ولی دونون کا ایک ہی مادہ ہے اور ایک ہی معنی ہوسکتے ہیں و نیز اس حدیث غدیر مین اکثر طرق سے کتب معتبرۂ اہل سنت وجماعت مین لفظ ولی بھی موجود ہے لہذا اس آیۂ کریمہ کے بیان مین بسبب مناسبت مقام کسیقدر طول ہو گیا

شعاع ششم قول جناب رسول خدا کا اس خطبۂ مبارکہ مین الا انی منذر و علی ہاد یعنی آگاہ ہو کہ مین ڈرانے والا ہون اور علی ہدایت کرنے والا ہے انتہی صریح ہے اس باب مین کہ آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد ترجمہ سوا اسکے نہین ہے کہ تو اے محمد ڈرانے والا ہے اور واسطے کل قوم کے ایک ہادی ہے انتہی جناب رسول خدا و علی مرتضی دونون بھائیون کی شان مین نازل ہوئی ہے اور یہ شان نزول خود اہل سنت وجماعت کی تفاسیر معتبرہ مین لکھی ہوئی ہے ولکنہم لایشعرون چنانچہ تفسیر در منثور علامہ سیوطی جزء رابع مطبوع مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۱۴ کے ص ۴۵ مین یہ عبارت ہے واخرج ابن جریر وابن مردویہ وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی وابن عساکر وابن النجار قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم ہاد وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واومی بیدہ الی منکب علی رضی اللہ عنہ فقال انت الہادی یا علی بک یہتدی المہتدون من بعدی واخرج ابن مردویہ عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انت منذر ووضع یدہ علی صدر نفسہ ثم وضعہا علی صدر علی ویقول لکل قوم ہاد واخرج ابن مردویہ وایضاً فی المختارۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی الآیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر والہادی علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند وابن ابی حاتم والطبرانی فی الاوسط والحاکم

وصححہ وابن مردویہ وابن عساکر عن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ فی قولہ انما انت منذر ولکل قوم ھاد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنذر وانا الھادی وفی لفظ والھادی رجل من بنی ھاشم یعنی نفسہ

ترجمہ اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن جریر نے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے معرفہ مین اور دیلمی نے اور ابن عساکر نے اور ابن نجار نے کہا ہے اوسنے کہ جسوقت نازل ہوئی آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد رکھا رسول خدا نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر اور فرمایا کہ مین منذر ہون یعنی ڈرانے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف شانۂ علی کے اور کہا کہ تو ہادی ہے اے علی ساتھ تیرے ہدایت پائینگے ہدایت پانے والے میرے بعد اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اوسنے کہا کہ مین نے خود سنا ہے کہ رسول خدا فرماتے تھے کہ انما انت منذر اور ہاتھ اپنا اپنے سینے پر رکھتے تھے بعد اوسکے اپنے ہاتھ کو علی کے سینے پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ لکل قوم ہاد (مطلب اسکا واضح ہے کہ جناب رسول خدا اپنے تئین منذر قرار دیتے تھے اور علی کو ہادی) اور نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے اور ضیاء نے مختارہ مین عبد اللہ ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین منذر ہون اور ہادی علی ابن ابیطالب ہین اور نکالا ہے عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن ابی حاتم نے اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے یہ حدیث بھی لکھی ہے اور اوسکی تصحیح بھی کی ہے اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے علی ابن ابیطالب سے قول اللہ تعالی انما انت منذر ولکل قوم ہاد مین کہ کہا آپ نے کہ رسول خدا منذر ہین اور مین ہادی ہون اور ایک روایت مین یہ لفظ ہے کہ ہادی ایک شخص ہے بنی ہاشم مین سے مراد لیتے تھے علی ابن ابیطالب اپنے نفس کو انتہی ونیز تفسیر نیشاپوری جزو ثانی مطبوع سنہ ۱۳۰۸ ہجری کے ص ۳۶۷ مین اسی آیہ کریمہ کی ذیل تفسیر مین لکھا ہے روی عن ابن عباس ان رسول اللہ وضع یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واومی الی منکب علی فقال وانت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون من بعدی قالہ فی التفسیر الکبیر ترجمہ مروی ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا کہ مین منذر یعنی ڈرانے والا ہون

اور اشارہ کیا شانہ علی کیطرف اور فرمایا کہ تو ہادی یعنی ہدایت کرنیوالا ہے اے علی ساتھ تیرے ہدایت پائینگے ہدایت
پانے والے بعد میرے یہ بیان کیا ہے اس حدیث کو فخر رازی نے تفسیر کبیر میں انتہی اس عبارت تفسیر نیشاپوری سے
معلوم ہوا کہ یہ حدیث تفسیر کبیر میں بھی موجود ہے لہذا اوسکی طرف رجوع کرنیکی ضرورت نہیں ہوئی اب ہم
واعظ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس آیت اور حدیث میں بھی ہادی کے معنی آپ دوست کرینگے کیا اب کوئی سُنّی
صاحب کو جواب ہے کہ اس سے زیادہ صریح ثبوت امامت و خلافت علی ابن ابیطالب کا اور کیا ہوگا کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی تو ہادی ہے اور بعد میرے تیرے سبب لوگ ہدایت پائینگے پس بعد رسول خدا کے
سوا امام و خلیفہ کے اور کون شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ جو ہادی قوم ہوا اور اسکے سبب لوگ ہدایت پائیں اور یہ امر تو ایسا ظاہر
کمال ظہور میں ہے کوئی ضرورت دلیل و برہان قائم کرنے کی اسپر نہیں ہے شعلۂ ہفتم قول جناب رسول خدا کا
اس خطبہ مبارکہ میں ولا اشہد اللہ بالجنۃ فی ھل اتی علی الانسان الا لہ ولا
انزلھا فی سواہ ولا مدح بھا غیرہ یعنی اور نہیں گواہی دی ہے اللہ نے ساتھ جنت کے بیچ سورہ ہل اتی
علی الانسان کے مگر واسطے علی کے اور نہیں نازل کیا اللہ نے اس سورہ کو اوسکے سوا اور کسی کی شان میں اور
نہیں مدح کی ہے اللہ نے ساتھ اس سورہ کے اوسکے غیر کی انتہی صریح ہے اس امر میں کہ یہ سورہ مبارکہ شان میں
جناب امیر کے نازل ہوا ہے اب ہم سنیوں کی تفاسیر معتبرہ سے اسکا ثبوت لکھتے ہیں تفسیر در منثور جزء
سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۹۹ میں یہ حدیث ہے واخرج ابن مردویہ عن
ابن عباس فی قولہ ویطعمون الطعام علی حبہ الآیۃ قال نزلت ھذہ
الآیۃ فی علی بن ابیطالب وفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ اور نکالی ہے یہ حدیث ابن مردویہ نے عبداللہ ابن عباس سے تفسیر قول اللہ تعالی ویطعمون الطعام علی حبہ
الآیۃ میں کہ کہا اونھوں ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیت شان میں علی بن ابیطالب اور فاطمہ دختر رسول خدا کے
ونیز تفسیر معالم التنزیل مطبوع مطبع فتح الکریم واقع بمبئی جلد رابع کے ص ۲۰۴ میں یہ
عبارت ہے روی عن مجاہد وعطاء عن ابن عباس انہا نزلت فی علی بن
ابی طالب وذلک انہ عمل لیہودی بشیء من شعیر فقبض الشعیر فطحن

ثلثہ فجعلوا منہ شیئاً لیاکلوہ فلما تم انضاجہ اتی مسکین فسال فاخرجوا
الیہ الطعام ثم عمل الثلث الثانی فلما تم انضاجہ اتی یتیم فسئل فاطعموہ ثم
عمل الثلث الباقی فلما تم انضاجہ اتی اسیر من المشرکین فسال فاطعموہ و
طووا یومہم ذلک وھذا قول الحسن وقتادۃ ترجمہ مروی ہی مجاہد اور عطا سے کہ اونھون نے عبداللہ
بن عباس سے روایت کی ہی کہ نازل ہوئی ہی آیت شان مین علی بن ابی طالب کے اور یہ اس سبب ہوا کہ آپ نے
ایک یہودی کا کچھ کام کیا عوض مین جسکی اوس سے جو لیے اور اوسکے ثلث کو پیسا اور اوس سے کچھ پکایا تاکہ
کھائین پس جو وقت کہ پک چکا ایک مسکین نے آکے سوال کیا پس پہنچے وہ کھانا اوسکو دیدیا بعد اوسکے دوسرا
ثلث پکایا اور جب پک چکا تو ایک یتیم نے آکے سوال کیا پس وہ اوسکو کھلا دیا بعد اوسکے جو ثلث کہ باقی رہگیا تھا
اوسکو پکایا پس جب پک چکا تو ایک اسیر ذکہ مشرکین مین سے تھا آکے سوال کیا پس اوسکو وہ کھلا دیا اور وہ دن
خود کچھ نہین کھایا اور یہی قول ہے حسن اور قتادہ کا بھی انتہی و تفسیر ضیا وی مطبوع مطبع نول کشور
جلد ثانی کے ص ۳۰۳ مین عبارت ہے عن ابن عباس ان الحسن والحسین
مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس فقالوا یا ابا الحسن لو
نذرت علی ولدک فنذر علی وفاطمۃ وفضۃ جاریۃ لھما صوم ثلث ان برء
فشفیا وما معھم شیء فاستقرض علی رضی اللہ من شمعون الخیبری ثلث
اصوع من شعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص فوضعوا
بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیہ مسکین فاثروہ وباتوا لم یذوقوا الا الماء
واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام وقف علیھم یتیم فاثروہ ثم
وقف علیھم فی الثالثۃ اسیر ففعلوا مثل ذلک فنزل جبرئیل بھذہ
السورۃ وقال خذ یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
مروی ہی کہ حسن و حسین دونون صاحبزادے بیمار ہوئے پس اونکی عیادت کیواسطے جناب رسول خدا چند
آدمیون کے ساتھ تشریف لائے پس لوگون نے کہا کہ ای ابوالحسن اگر آپ نے صاحبزادون کی صحت کے لیے

کچھ نذر کرتے تو بہتر تھا پس نذر کی علی اور فاطمہ اور فضہ نے جو اونکی لونڈی تھین کہ اگر یہ دونون لڑکے اچھے
ہوجاینگے تو تین روزے رکھینگے پس دونون صاحبزادے اچھے ہوگئے اور اون حضرات کے پاس کچھ نہ
تھا پس علی نے شمعون خیبری سے تین صاع جو قرض لیے اور حضرت فاطمہ نے ایک صاع اوسمین سے
پیسا اور پانچ روٹیان پکائین اور اپنے سامنے سب لیکے بیٹھے کہ افطار کرین پس ناگاہ ایک مسکین آکے
کھڑا ہوا پس پانچون آدمیون نے اپنی اپنی روٹی اوسکو دیدی اور آپ سب فاقہ کرکے سو رہے اور سوا
پانی کے کسی چیز کا مزہ نہین چکھا اور صبح کو اونھون نے پھر روزہ رکھا جب شام ہوئی اور کھانا اپنے
آگے لیکے بیٹھے تو ایک یتیم آکے کھڑا ہوا پس اوسدن بھی سب روٹیان اوسکو دیدین بعد اوسکے
تیسرے دن ایک اسیر آکے کھڑا ہوا اور سب نے ایسا ہی کیا کہ آپ کچھ نہ کھایا اور سب روٹیان اوسکو
دیدین پس حضرت جبرئیل یہ سورہ لیکے نازل ہوئے اور کہا لیجیے اے محمد مبارکباد دی ہے آپکو اللہ نے
آپکے اہلبیت کے باب مین و نیز تفسیر کشاف جزو ثانی مطبوعہ مطبع محمد مصطفی افندی کے ص ۱۵۱
ص ۱۵۲ تک یہ عبارت ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان الحسن والحسین
مرضا فعادهما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناس معه فقالوا یا ابا الحسن
لو نذرت علی ولدك فنذر علی و فاطمة و فضة جارية لهما ان برءا مما بهما
ان یصوموا ثلاثة ایام فشفیا وما معهم شیء فاستقرض علی من شمعون
الخیبری الیهودی ثلاث اصوع من شعیر فطحنت فاطمة صاعا فاختبزت خمسة
اقراص علی عددهم فوضعوها بین ایدیهم لیفطروا فوقف علیهم سائل فقال
السلام علیکم اهل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی
اطعمکم الله من موائد الجنة فآثروه وباتوا ولم یذوقوا الا الماء واصبحوا
صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیهم وقف علیهم یتیم فآثروه
ووقف علیهم اسیر فی الثالثة ففعلوا مثل ذلك فلما اصبحوا اخذ
علی رضی الله عنه بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول الله صلی الله

علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال
ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معھم فرأی فاطمۃ
فی محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءت ذلک فنزل
جبرئیل وقال خذھا یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک فقرأ السورۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ حسن و حسین دونون صاحبزادے بیمار ہوئے اور جناب رسول خدا چند آدمیونکو
ہمراہ لیکر اونکی عیادت کے لیے تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اے ابو الحسن اگر آپ اپنے صاحبزادونکی صحت کے
لیے کچھ نذر کرتے تو بہتر تھا پس نذر کی علی نے اور فاطمہ نے اور فضہ نے کہ جو اونکی لونڈی تھین کہ اگر یہ دونون
بچے اپنی مرض سے صحت پائینگے تو ہم تین روزے رکھینگے پس دونون صاحبزادون نے شفا پائی اور اون
حضرات کے پاس کچھ خرچ نہ تھا پس قرض لیے علی علیہ السلام نے شمعون خیبری سے کہ جو یہودی تھا تین صاع
جو اور فاطمہ نے ایک صاع جو پیس کے پانچ روٹیان پکائین موافق اون لوگون کی تعداد کے پس پانچون آدمیون نے
وہ روٹیان اپنے سامنے رکھین کہ روزہ افطار کرین پس ایک سائل آکر کھڑا ہوا اور کہا کہ السلام علیکم اے
اہلبیت محمدؐ مین ایک مسکین ہون مسلمانون کے مسکینون مین سے مجھکو تم لوگ کھانا کھلاؤ واللہ تعالیٰ تمکو نعمات
جنت کے کھانا نصیب کرے پس سب نے اپنے نفس پر اوس مسکین کو اختیار کیا یعنی اپنے آگے کی سب روٹیان
اوسکو دیدین اور بھوکے سو رہے کہ سوا پانی کے کسی چیز کا مزہ نہین چکھا اور صبح کو پھر روزہ رکھا پس جب
شام ہوئی اور کھانا اپنے سامنے لیکے بیٹھے تو ایک یتیم آکر کھڑا ہوا پس اوسکو بھی سب نے اپنے نفس پر اختیار
کیا یعنی سب کھانا دیدیا اور تیسرے دن ایک اسیر آکر کھڑا ہوا پس سب نے ایسا ہی کیا یعنی آپ بھوکے سو رہے
اور اپنے سامنے کا کھانا اوسکو دیدیا پس جب چوتھے روز صبح کو اوٹھے تو علیؑ نے حسنؑ و حسینؑ کا ہاتھ پکڑا اور
رسول خدا کے پاس آئے پس جسوقت آپ نے اون لوگون کو دیکھا کہ بھوک کی شدت سے مانند بچہ ہائے طائر کے
کانپ رہے ہین تو فرمایا کہ تمھارا اس حالت مین دیکھنا مجھکو کسقدر ناگوار ہے اور کھڑے ہوگئے اور اونکے ہمراہ
تشریف لیگئے پس فاطمہ کو دیکھا کہ اپنی محراب عبادت مین تھین اور پیٹ اونکا پیٹھ سے لگ گیا تھا اور آنکھوں مین
گڑھے پڑ گئے تھے پس یہ دیکھکر آپ کو کمال رنج و ملال ہوا پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ لیجیے

اسکو ایسی محمد تہنیت دی ہے آپ کو اللہ نے آپکے اہلبیت کے باب میں اور یہ سورہ پڑھا یعنی ہل اتی علی الانسان
انتہی میں نے بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کی ورنہ سنیوں کی اور بہت سی کتب معتبرہ میں اس سورہ
مبارک کی یہ شان نزول لکھی ہوئی ہے مثل تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری وغیرہ کے پس ظاہر ہے کہ ایسا عمل خیر
اور اسطرح کی حالت احتیاج میں اپنے نفس پر ایثار غیر سوا ذوات مقدسہ حضرت معصومین کے اور کسی سے مرتب ہونا
ممکن نہیں اس سبب سے کہ جو شخص معاصی کا مرتکب ہوگا وہ ایسا نفس زکیہ و قلب سلیم کہاں پائیگا کہ اس طرح کے اعمال خیر
بجا لائیگا شاید کوئی معترض صاحب کہیں کہ فضہ بھی اس اطعام و ایثار میں شریک تھیں پس کیا وہ بھی معصوم تھیں تو
ہم کہینگے کہ حضرت فضہ کا اس عمل خیر کو بجا لانا بسبب برکت صحبت و ملازمت و خدمت اہلبیت رسالت پناہ
تھا نہ بالاصالہ اور تابع و متبوع و خادم و مخدوم و حاکم و محکوم میں زمین و آسمان کا فرق ہے مثلاً معرکہ احد میں
بہت سے مومنین کاملین و مخلصین درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے مگر سید الشہدا کا خطاب حضرت حمزہ
عم رسول خدا نے پایا پس کیونکر ممکن ہے کہ کوئی دوسرا شہید حضرت حمزہ کی مرتبے کو پہونچ سکے اور سبط
مصطفے خامس آل عبا کے ساتھ کربلا کے معرکے میں بہت سے آدمی شہید ہوئے لیکن کوئی دوسرا شہید مرتبہ
رفیعہ جناب سید الشہدا پر کیونکر فائز ہو سکتا ہے و علی ہذا القیاس جناب رسول خدا کے ساتھ اکثر آدمی عموماً نماز پڑھتے
تھے اور بعض مخلص صحابہ تو آپکے اکثر عبادات و ریاضات میں شریک رہتے تھے مثل اصحاب صفہ کے پھر
کیا ممکن ہے کہ کسی کی نماز و عبادت مثل رسول اللہ کے ہو سکے غیر معصوم کے لیے نفس زکیہ و قلب صافی
و نیت خالص و خضوع و خشوع و رجوع قلب و بصیرت و معرفت کہاں ممکن ہے کہ جو معصوم کو حاصل ہے بلکہ
معصومین کے بھی مراتب و مدارج میں فرق ہے حتی کہ حق جل و علی نے رسولوں کے باب میں فرمایا ہے کہ
تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض حالانکہ سب رسولونکا ایک ہی عہدہ اور ایک ہی کام تھا اس سے زیادہ
اس مطلب کے شرح و بسط کی یہاں گنجایش نہیں جو لوگ اہل معرفت و بصیرت ہیں وہ اسی قدر سے سمجھ لینگے اور جو
شخص کہ من یعبد اللہ علی حرف کا مصداق ہوگا وہ کچھ بھی نہیں سمجھیگا شاید کوئی صاحب یہ فرمانے لگیں کہ اس
عمل خیر میں حضرت فاطمہ کی بھی تبعیت ثابت ہے تو ہم کہینگے کہ سلمنا لیکن یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت زہرا سے
بالاصالہ ایسا عمل خیر ممکن نہ تھا اسلیے کہ جناب خیر النسا بھی مراتب عصمت و طہارت میں جناب علی مرتضی سے

کچھ کم نہین اور کچھ اسی عمل صالح پر منحصر نہین ہی اور بہت سے اعمال صالحہ بالاصالۃ آپ سے ایسے منقول ماثور
ہین کہ انسان کو اونکے ملاحظہ کرنے سے حیرت ہوتی ہے مثل اسکے کہ ایکدن فضہ اپنی کنیز کو چکی پیسنے کا حکم دیتی
تھین تو دوسرے دن خود اپنے ہاتھ سے پیستی تھین یہانتک کہ آپکے دست مبارک زخمی ہو جاتے تھے کیا
دوسری بی بی سے بھی کہ جو غیر معصومہ ہو اپنی لونڈی کے ساتھ ایسی عدالت ممکن ہے حاشا وکلا سوا اہلبیت
عصمت وطہارت کے اور کسی سے ممکن نہین ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی اون لوگون سے کہ جو اسلام کے مدعی ہین اور
قرآن پر ایمان لانیکا اقرار کرتے ہین کسطرح وہ لوگ ایسی معصومہ صدیقہ بضعہ مصطفویہ زکیہ رضیہ مرضیہ راہ
انسیہ طاہرہ مطہرہ پر اون بی بیون کو ترجیح وتفضیل دیتے ہین یا آپکے ساتھ داخل آیۂ تطہیر سمجھتے ہین کہ جنکو
قرآن مین ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما کا خطاب ہوا اور اپنی جرأت وجسارت کے سبب سے ان تظاہرا علیہ الایہ
کی مصداق قرار پائین اور بحکم وقرن فی بیوتکن کو کچھ دھیان مین لائین کبھی اونٹ پر سوار ہو کر اپنے بیٹون کے قتل کا
باعث ہوئین اور کبھی خچر پر سوار ہو کر نعش سبط اکبر خیر البشر پر باران تیر کرایا تجملت تبغلت ولو عشت تفیلت
شعاع ہشتم ایۃ الملک لکم وبکم کیطرف بھی جناب رسول خدا نے اس خطبہ مبارکہ مین اشارہ فرمایا ہے
اور اسکا بیان ضمن دلائل مین کیا جائیگا فانتظرہ شعاع نہم قول رسول خدا ہی اس خطبہ مبارکہ مین کہ ما
خطب اللہ الذین امنوا الا بدا علیہ ولا انزلت ایۃ مدح فی القران الا فیہ
ترجمہ نہین خطاب کیا ہے اللہ نے مومنون کو مگر ابتدا کی ہے ساتھ اوسکے یعنی علی کے اور نہین نازل
ہوئی ہے کوئی آیت مدح کی قرآن مین مگر اوسی کی شان مین انتہی اسکے ثبوت مین تو بہت طول ہی مگر مختصر یہ ہے
کہ کتاب کنز العمال جلد سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد کی ص ۳۹۱ مین ہے
عن ابن عباس قال ما انزل اللہ سورۃ فی القران الا کان علی امیرها وشریفها
ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد ص وما قال لعلی الا خیرا (ابونعیم)
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے منقول ہی کہ اونہون نے کہا کہ نہین نازل کیا ہی اللہ نے کوئی سورہ قرآن مین مگر
علی اوسکا امیر اور اوسکا شریف ہی (یعنی مدح آپ ہی سے شروع ہی) اور البتہ تحقیق عتاب کیا ہی
اللہ نے اصحاب محمد ص کو اور علی کیواسطے سوا خیر کے اور کچھ نہین فرمایا انتہی اب مین بخوف طوالت

بیان آیات کو یہان ختم کرتا ہون اور شروع کرتا ہون بیان احادیث مین شعلۂ دہم ذکر حدیث
منزلت مین کہ اوسکی طرف بھی جناب رسول خدا نے اس خطبہ مبارکہ مین اشارہ فرمایا ہے اور وہ حدیث
کتب اہل سنت وجماعت مین بالفاظ مختلفہ اسطرح منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر سے فرمایا کہ
اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ یعنی ارشاد کیا
کیا تو اس بات سے راضی نہین ہے کہ ہو تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے لیکن یہ کہ کوئی نبی میرے بعد نہین
ہو سکتا انتہیٰ چونکہ سنیون کی کوئی صحیح اس حدیث سے خالی نہین ہے یہانتک کہ بخاری و مسلم نے بھی اسکو اپنی صحیح
مین باوصف عصبیت وعناد درج کیا ہے و نیز الکتاب اقدس کہ جو تصنیف حضرت قدسی صفت کا ہے اور جلد ثانی منہج ثانی کتاب
مستطاب عبقات الانوار کا مطبع مطلع نور لکھنؤ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین مطبوع ہو کر شایع ہو چکا ہے اور اوس مین جناب
افضل المتکلمین آیۃ اللہ فی العالمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ نے اس حدیث شریف کو
بکمال شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے وہ قابل ملاحظہ اہل بصیرت ہے اور چالیس دلیلین عقلی و نقلی اس بات
پر قائم کی ہین کہ اس سے خلافت بلا فصل علی بن ابیطالب ثابت ہے اور وہ دلیلین ایسی ہین کہ لاجواب ہین
لہذا مین اس مختصر مین انکے بیان کرنے کی ضرورت نہین سمجھتا ہون جسکا جی چاہے اوس مجلد کیطرف رجوع
کرے شعلۂ یازدہم قول جناب رسول خدا ہے اس خطبہ مبارکہ مین ھو اول من آمن باللہ ورسولہ
وھو الذی کان مع رسول اللہ ولا احد یعبد اللہ مع رسولہ من
الرجال غیرہ یعنی وہی علی ہے جو پہلے ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور وہی ایسا ہے کہ رسول خدا
کے ساتھ تھا اور نہین تھا کوئی شخص کہ عبادت کرتا رہا ہو اللہ کی اوسکے رسول کے ساتھ مردون مین سے سوا اوسکے
انتہی اس کلام معجز نظام سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین امام المتقین مردون مین سب سے پہلے ایمان لائے
ہین اور یہ امر ثابت ہے عقلا ونقلا دلیل عقلی یہ ہے کہ باتفاق فریقین ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب
امیر کو صغر سن مین حضرت ابوطالب سے جو عم نامدار سے لے لیا تھا اور خود ہی اونکی پرورش فرماتے تھے اور جس وقت کہ
آپکو بعثت ہوئی ہے اوسوقت جناب امیر آپ ہی کے پاس آپ ہی کے گھر مین موجود تھے پس ممکن نہیں
کہ مبعوث ہونے کے جب آپ گھر مین تشریف لائے ہون تو جناب امیر قبل یا بعد حضرت

خدیجۃ الکبریٰ کے عرض اسلام تو کیا ہوا اور یہ بھی ممکن نہین ہے کہ فوراً بعد قبول اسلام جناب امیر نے آپکی تصدیق کی ہو
اسواسطے کہ کوئی اس بات کا قائل نہین ہے کہ کبھی جناب امیر نے بت پرستی کی یا کوئی کلمۂ کفر کہا پس
ثابت ہوگئی سبقت اسلام علی ابن ابیطالب سب مردون پر رہا یہ امر کہ حضرت خدیجہ پہلے ایمان لائین یا آپ
پس اس امر کی تحقیق کرنے کی ہمکو کچھ ضرورت نہین ہے اس سببسے کہ یہ ہمارے گھر کی بات ہے سنیون کو کچھ اسمین
دخل نہین ہے نہ اونکا کچھ اجارہ ہے اگر حضرت خدیجہ کبریٰ پہلے ایمان لائین تو چشم ما روشن دل ما شاد
اور اگر جناب علی مرتضیٰ پہلے ایمان لائے تو چشم ما روشن دل ما شاد اور پر ظاہر ہے کہ جسپر رسول خدا نے
ان دونون بزرگون مین سے پہلے عرض اسلام کیا ہوگا وہی پہلے ایمان لایا ہوگا اسلیے کہ ساحت قدرت
وجلالت قدر ان دونون بزرگون کے ایسے ارفع واعلے تھے کہ غبار تہمت انکار کسی طرح وہان تک نہین
پہونچ سکتا اور کون عاقل و ہوشیار اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ جناب رسول خدا جناب امیر کو گھر مین چھوڑکے پہلے غیر شخص کو
دعوت اسلام کرنے کے لیے تشریف لیگئے ہون حالانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ انذر عشیرتک الاقربین اور
یہ ایسی دلیل بین ہے کہ کوئی معاند ومخالف اسکا جواب نہین دیسکتا اور دلیل نقلی یہ ہے کہ اکثر علماء محدثین
اہل سنت وجماعت اس بات کے قائل ہین کہ مردون مین پہلے جناب امیر ایمان لائے ہین اور بعض معاندین و
مخالفین یہ بھی کہتے ہین کہ پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے ہین پس مخالفین کا قول تو ہمارے اوپر حجت ہو نہین سکتا
اور اوسکے جواب مین ہمکو اسقدر کہدینا کافی ہے کہ باطل است آنچہ مدعی گوید لیکن جب سنیون کی صدہا
کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہے کہ پہلے علی ابن ابیطالب ایمان لائے ہین تو کیونکر ہماری حجت اونپر تمام نہین ہے
اور کسطرح وہ لوگ اس سے عدول وانکار کرسکتے ہین اس مختصر مین استیعاب اقوال کل علماء سنیہ تو کہان
ممکن ہے لیکن بعض کتب معتبرہ سے مین بعون اللہ تعالیٰ اس امر کو ثابت کرتا ہون ازانجملہ خصائص نسائی
مطبوع مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری کے صفحہ ۲ سے صفحہ ۳ تک یہ عبارت ہے (اخبرنا)
اخبرنا محمد بن عبید بن محمد الکوفی قال حدثنا سعید بن خثیم عن اسد
بن وداعہ عن یحیی بن عفیف عن ابیہ عن جدہ عفیف قال جئت فی
الجاہلیۃ الی مکۃ وانا ارید ان ابتاع لاہلی من ثیابہا وعطرہا فاتیت العباس بن

وکان رجلا تاجرا فانا عنده جالس حیث انظر الی الکعبة وقد حلقت الشمس فی السماء فارتفعت وذھبت اذ جاء شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة ثم لم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام علی یمینہ لم البث الا یسیرا حتی جاءت امراۃ فقامت خلفھما فرکع الشاب فرکع الغلام والمراۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمراۃ فسجد الشاب فسجد الغلام و المراۃ فقلت یا عباس امر عظیم۔ قال العباس امر عظیم تدری من ھذا الشاب قلت لا قال ھذا محمد بن عبد اللہ ابن اخی اتدری من ھذا الغلام ھذا علی بن اخی اتدری من ھذہ المراۃ ھذہ خدیجة بنت خویلد زوجة ان ابن اخی ھذا اخبرنی ان رب السماء والارض امرہ بھذا الدین الذی ھو علیہ ولا واللہ ما علی الارض کلھا احد علی ھذا الدین غیر ھؤلاء الثلثة

ترجمہ نسائی نے باسناد معتبر عفیف سے روایت کی ہے کہ اونسے کہا کہ مین ایکدن زمانۂ جاہلیت مین مکہ مین آیا اور میرا ارادہ تھا کہ مین اپنی اہل کیلیے وہانسے کپڑے اور عطر مول لون پس مین عباس بن عبد المطلب کے پاس آیا اور وہ ایک مرد تاجر تھے پس مین اونکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ کیطرف دیکھ رہا تھا ایسی حالت مین کہ آفتاب نے آسمان مین حلقہ کر لیا تھا پس بلند ہو کر ڈھل گیا کہ ناگاہ ایک جوان آیا اور اوسنے آسمان کیطرف دیکھا بعد اوسکے کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اوس جوان کے داہنی طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آئی اور اون دونون کے پیچھے کھڑی ہو گئی پس رکوع کیا جوان نے اور اوسکے ساتھ اوس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر جوان نے سر اوٹھایا تو لڑکے اور عورت نے بھی سر اوٹھایا پس جب جوان نے سجدہ کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس مین نے کہا کہ ای عباس یہ تو ایک امر عظیم ہے عباس نے کہا کہ بیشک امر عظیم ہے تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے مین نے کہا کہ نہین عباس نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی ہے میرے بھائی کا بیٹا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی زوجہ ہے تحقیق میرے اس بھتیجے نے مجھکو خبر دی ہے کہ تحقیق پروردگار اوسکا پروردگار آسمان و زمین کا ہے اور اوسی پروردگار نے اوسکو اس دین کے

اختیار کرنے کا حکم دیا ہے کہ جس مین پیروہی اور قسم ہے اللہ کی کہ تمام روے زمین پر سوا ان تین آدمیون کے کوئی شخص اس دین پر نہین ہے انتہی اس دلیل نقلی کے ساتھ دلیل عقلی بھی ہے یعنی بالیقین معلوم ہو گیا کہ سوا حضرت خدیجۃ الکبریٰ و علی مرتضیٰ کوئی شخص جناب رسول خدا کے ساتھ نہ تھا اور یہ بیان واقعی ہے ونیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین عبارت مذکورہ کے بعد یہ عبارت ہے (حدثنا) احمد بن سلیمان الرہاوی قال حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ قال حدثنا العلاء بن صالح عن المنھال عن عمرو بن عباد بن عبد اللہ قال قال علی رضی اللہ عنہ انا عبد اللہ واخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولھا بعدی الا کاذب امنت قبل الناس بسبع سنین ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن عباد بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ علی نے فرمایا کہ مین بندہ ہون خدا کا اور بھائی ہون رسول خدا کا اور مین صدیق اکبر ہون کوئی شخص میرے بعد اس بات کو نہین کہہ سکتا سوا جھوٹے کے ایمان لایا ہون مین سب آدمیون سے سات برس پیشتر انتہی کیون سنیو اب بھی کسی دوسرے کو صدیق اکبر کہو گے ونیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین بعد حدیث سابق کے ہے (اخبرنا) علی بن منذر الکوفی قال انا ابن فضیل قال اخبرنا الاجلح عن عبد اللہ بن الھذیل عن علی رضی اللہ عنہ قال ما اعرف احدا من ھذہ الامۃ عبد اللہ بعد نبینا غیری عبدت اللہ قبل ان یعبدہ احد من ھذہ الامۃ تسع سنین ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن عبد اللہ بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ علی نے فرمایا کہ مین کسی شخص کو امت مین سے نہین پہچانتا ہون کہ جسنے ہمارے نبی کے بعد سوا میرے خدا کی عبادت کی ہو مین خدا کی عبادت کرتا تھا قبل اسکے کہ عبادت کرتا رہا ہو اوسکی کوئی شخص اس امت سے نو برس ونیز اسی کتاب کے صفحہ ۲ مین پہلی حدیث یہ ہے (اخبرنا) محمد بن المثنیٰ قال انبانا عبد الرحمن اعنی ابن المھدی قال حدثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل قال سمعت حبۃ العرنی قال سمعت علیا کرم اللہ وجہہ یقول انا اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نسائی نے

باسناد مندرجۂ متن حبہ عرنی سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے علی کرم اللہ وجہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مین پہلا وہ شخص ہون کہ جسنے رسول خدا کے ساتھ نماز پڑہی ہے ونیز اسی کتاب کے اسی صفحہ مین بعد اس حدیث کی عبارت لکھی ہے (اخبرنا) محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ عن زید بن ارقم قال اول من صلے مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجۂ متن زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ پہلے جس شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی ہین ونیز اسی ص مین بعد اسکے بلا فاصلہ ہے (ذکر اختلاف الفاظ الناقلین) (اخبرنا) محمد بن المثنی قال اخبرنا محمد بن جعفر عن غندر قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ عن زید بن ارقم قال اول من اسلم مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ترجمہ نسائی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ زید بن ارقم نے کہا کہ پہلا جو شخص کہ اسلام لایا ہے رسول خدا کے ساتھ وہ علی بن ابیطالب ہین ونیز اسی صفحہ مین ایک حدیث اور اسی حدیث کے بعد زید بن ارقم سے اسی مضمون کی منقول ہے عبد ضعیف کہتا ہے کہ یہ وہی زید بن ارقم ہین کہ کتمان و عداوت علی بن ابیطالب ہم ثابت کر چکے ہین والفضل ما شہدت بہ الاعداء ونیز تفسیر در منثور جزء سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے صفحہ ۲۶۵ مین تفسیر والسابقون السابقون مین لکھا ہے اخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن ابی عباس فی قولہ والسابقون السابقون قال یوشع بن نون سبق الی موسی ومومن آل یٰس سبق الی عیسیٰ وعلی بن ابی طالب سبق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن عباس سے تفسیر قول حق سبحانہ وتعالی والسابقون السابقون مین کہ اونھون نے کہا کہ یوشع بن نون نے سبقت کی

موسی کیطرف اور مومن ال یس نے سبقت کی عیسی کیطرف اور علی بن ابیطالب نے سبقت کی رسول خدا کیطرف
وغیرہ اسی صفحے میں ہے اخرج ابن مردویه عن ابن عباس فی قوله والسابقون
السابقون قال نزلت فی حزقیل مومن ال فرعون وحبیب النجار الذی
ذکر فی یٰس وعلی بن ابی طالب وکل رجل منهم سابق امته وعلی
افضلهم سبقا * ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو ابن مردویہ نے عبداللہ بن عباس سے
قول حق سبحانہ وتعالی والسابقون السابقون میں کہ کہا انھوں نے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت شان میں
حزقیل مومن آل فرعون کے اور حبیب نجار کی کہ جو سورہ یٰسین میں مذکور ہیں اور علی بن ابیطالب کے اور ہر
شخص انمیں سے سابق ہے اپنی امت کا اور علی افضل ہیں ان لوگوں سے سبقت میں وفیہ علامہ
سیوطی نے کہ جو صاحب درمنثور ہیں تاریخ الخلفا میں لکھا ہے مطبوعہ مطبع محمدی واقع
لاہور صفحہ ۱۱۱ وهو اول خلیفة من بنی هاشم وابو السبطین اسلم
قدیما بل قال ابن عباس وانس وزید بن ارقم وسلمان الفارسی و
جماعة انه اول من اسلم ونقل بعضهم الاجماع علیه واخرج ابو یعلی
من علی قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین واسلمت
یوم الثلثاء وکان عمره حین اسلم عشر سنین وقیل تسع وقیل ثمان وقیل
دون ذلک وقال الحسن بن زید بن الحسن ولم یعبد الاوثان قط لصغره (اخرجه ابن سعد) ترجمہ اور وہی علی پہلے
خلیفہ ہیں بنی ہاشم میں سے اور باپ ہیں سبطین کے (یعنی حسنین کے) اسلام لائے پہلے بلکہ کہا ہے
ابن عباس نے اور انس نے اور زید بن ارقم نے اور سلمان فارسی نے اور ایک گروہ نے کہ تحقیق وہی
حضرت سب سے پہلے اسلام لائے اور بعضوں نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے اور نکالی ہے یہ حدیث
ابو یعلی نے علی سے کہ آپ نے فرمایا کہ مبعوث ہوئے رسول خدا دوشنبہ کے دن اور میں اسلام لایا
سہ شنبہ کے دن اور جس وقت کہ آپ اسلام لائے اوسوقت آپکی عمر دس برس کی تھی اور بعضوں نے
کہا ہے کہ نو برس کے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آٹھ برس کے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے

بھی کم تھی اور حسین بن زید بن حسن نے کہا ہی کہ آپ نے کبھی ہرگز بت پرستی نہین کی بسبب اپنی صغر سن کی نکالا ہے
اس حدیث کو ابن سعد نے انتہی اس نقل مین دلیل عقلی بھی موجود ہی یعنی جناب امیر نے جو فرمایا کہ رسول خدا
بروز دوشنبہ مبعوث ہوے اور مین بروز سہ شنبہ اسلام لایا یہ کلام موافق عقل کے ہے کہ بعد بعثت جناب رسول خدا کے
بالضرورہ پہلے حضرت خدیجہ و جناب امیر پر عرض اسلام کیا ہوگا اور آپ کی انکار کی کوئی وجہ نہ تھی اسلیے کہ کوئی سنی
بھی اسکا قائل نہین ہو سکتا کہ آپ نے کبھی بت پرستی کی ہو اور قول حسن بن زید جو اس روایت مین موجود ہی وہ بھی اس
امر پر شاہد عادل ہی ونیز کتاب روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور کی جلد دوم صفحہ ٢٧٦
مین یہ عبارت ہی باتفاق علمای است اول کسی کہ قامت قابلیت او بخلعت ایمان مشرف گشت خدیجہ بود و جمہور
اہل تحقیق برانند کہ بعد از خدیجہ علی بن ابیطالب بشرف ایمان استسعاد یافت آنگاہ زید بن حارث کہ آن مولاے
خواجہ کونین بود باحراز این موہبت سرفراز شدہ بعد از ان ابوبکر قول نبی را تصدیق نمود انتہی دیکھیے اس عبارت سے
تو معلوم ہو گیا حضرت ابوبکر زید بن حارث کی بعد اسلام لائے تھے پھر بھی جناب امیر سے اونکو اس باب مین مقدم
سمجھنا سوا اعادین کے اور کسکا کام ہے ونیز اسی کتاب کے اسی صفحے مین یہ عبارت ہے
ائمہ اخبار آوردہ اند کہ نوبتے در مکہ قحطے عظیم پیدا شد و در میان قریش غلای غریب روی نمود دران زمان ابوطالب
را اندک مال بود و بسیار عیال لاجرم حضرت مقدس نبوی با عباس کہ بکثرت مال امتیاز از اقران داشت
فرمود کہ ابوطالب صاحب عیال و فقیر حال ست مصلحت انست کہ درین قحط سال بتخفیف وی کوشیم و ہر یکیا
فرزندے از فرزندان او بخانہ خود آوردہ نگاہ داریم عباس را این سخن موافق افتادہ بخانہ ابوطالب آمدند و صورت
حال خود درباب اخذ اولاد باز نمودند ابوطالب گفت عقیل را بمن گذارید و باقی شما دانید چون ایشان درین باب
مرخص شدند حضرت ختمی پناہ علی را اختیار نمودہ بمنزل مقدس برد و عباس جعفر را بخانہ آورد و علی در کنف رعایت
سید کائنات نشو و نما یافت تا دہ سالہ شد و چون جبرئیل بران سرور نازل گشت و بادای صلوۃ دو رکعتی مامور
شد در خلال این احوال روزے علی مرتضی دید کہ آن حضرت و خدیجہ نماز گذارند و ہیچ چیز در برابر ایشان در حین سجود نبود
ازین معنی متعجب شدہ بعد از فراغ ایشان از ادای صلوۃ پرسید کہ ای محمد این چہ کارست کہ می کنی حضرت فرمود
کہ این دینیست کہ اللہ تعالی برای خود گزیدہ و می خوانم ترا بسوی خدای کہ شریک ندارد و تقرب علی در بیان نمود

ایمان آورد و بروایتے گفت این مستحق ہیچ امرے نمیشود تا مشورت با ابوطالب نمی نمایم و بنا بر آنکہ حضرت
رسالت پناہ مکروہ داشت کہ دران روز این امر فاش شود فرمود یا علی ان لم تسلم فاکتم علی
مکتسبے تلک اللیل فالقی اللہ فی قلبہ الاسلام * و چون محبت اسلام در خاطر قدوۂ اہل عرفان جا
کرد روز دیگر علی الصباح با سرور انبیا گفت ما ذا عرضت علی حضرت فرمود کہ گواہی دہی بآنکہ خدا یکیست
و بیزاری جستن از لات و عزی و ابرا نمودن از انداد فاسلم مکانہ در فضائل اہلبیت مسطور است کہ حضرت مقدس نبوی
در روز دوشنبہ مبعوث شد و علی روز سہ شنبہ کہ دیگر روز بعثت بود بدولت ایمان استسعاد یافت انتہی اس
عبارت روضۃ الصفا سے ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا متکفل پرورش علی مرتضی تھے اور جب آپکو نبوت ہوئی
تو جناب امیر آپ ہی کے گھر میں موجود تھے اور بقول صاحب روضۃ الصفا ایک روایت یہ جو لکھی ہے کہ بعد عرض اسلام
جناب امیر نے مشورت حضرت ابوطالب پر احالہ کیا اور ایک روز تامل فرمایا دوسرے روز ایمان لائے یہ
شیعوں کے یہاں مسلم نہیں تاہم اس سے بھی بعد حضرت خدیجۃ الکبری جناب امیر کا ایمان لانا ثابت ہے اسیطرح
اور باقی سب روایات ہیں کہ جو صاحب روضۃ الصفا نے لکھی ہیں یہی امر محقق ہے و نیز اسی کتاب کے
ص ۷۲ میں یہ عبارت ہے و روایتے چنان است کہ روزے ابوطالب با پسر خویش جعفر در شعبے آمد
و دید کہ حضرت رسالت پناہ و امیر المؤمنین علی نماز می گذارند ابوطالب جعفر را گفت کہ بوصل جناح ابن عم
خود قیام نمائے و جعفر باشارت ابوطالب در پہلوے پیغمبر بایستاد و با وے نماز گذارد و حضرت ختمی پناہ دربارہ
دعا فرمود وصل اللہ الیک جناحین فطیر بہما فی الجنۃ لاجرم حق جل و علا دعاے حبیب خود را
باجابت مقرون گردانید و در غزوۂ موتہ او را بشہادت رسانیدہ دو بال باو ارزانی داشت تا بدان در فرادیس
جنان طیران نماید و بواسطۂ ہمین آن سعادتمند را جعفر طیار خوانند انتہی اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ حضرت
ابوبکر بعد حضرت جعفر طیار کے بھی اسلام لائے ہیں ورنہ بتلاؤ اسوقت کہاں تشریف رکھتے تھے یہ معرکہ احد و حنین تھا
[illegible] و نیز اسی صفحے میں یہ عبارت ہے ذکر اسلام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
در مبادی حال ابن قحافہ آن کہ آفتاب عنایت ازلی بر باطن او پرتو افگند اقوال متعددہ بنظر رسیدہ از انجملہ یکے
آنست کہ ابن حبان در تاریخ خویش آوردہ کہ بعد از اسلام زید بن حارثہ صدیق در راہ پیش رسول اللہ

آمده پرسید که آیا رست است انچه از تو بار رسانیده اند که نفی الہ ما کرده و عقلائے ما را از سفہا شمرده و تکفیر آبا و اجداد و ما اشتغال نموده حضرت مقدس نبوی فرمود که یا ابابکر من رسول خدا ام به تو و مرا فرستاده تا تبلیغ رسالت کنم من ترا بخوانم بخدائے که یکیست و شریک ندارد و بخدا سوگند که این سخن حق است انگاه آیت چند از فرقان بزبان معجز بیان گذرانیده صدیق ایمان آورد انتهی اس روایت سے بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر بعد زید بن حارثہ کے مسلمان ہوئے تھے و نیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۲ مین یہ عبارت ہے (ایضاً) عن عبیدة قال کتب معاویة الی علی بن ابیطالب یا ابا الحسن ان لی فضائل کثیرة وکان ابی سیداً فی الجاہلیة وصرت ملکاً فی الاسلام وانا صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخال المومنین وکاتب الوحی فقال علی ابالفضائل یفخر علی ابن اکلة الاکباد ثم قال اکتب یا غلام ؎ محمد النبی اخی وصہری ٭ وحمزة سید الشہداء عمی ٭ وجعفر الذی امسی واضحی ٭ یطیر مع الملائکة ابن امی ٭ وبنت محمد سکنی وعرسی منوط لحمہا بدمی ولحمی ٭ وسبطا احمد ولدای منہا ٭ فایکم لہ سہم کسہمی سبقتکم الی الاسلام طراً ٭ صغیراً ما بلغت اوان سلمی ٭ فقال معویة اخفوا ہذا الکتاب لا یقرأہ اہل الشام فیمیلوا الی علی بن ابیطالب (کر) ترجمہ عبیدہ سے روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ معاویہ نے علی بن ابیطالب کو لکھا کہ ای ابوالحسن میرے لیے بہت سے فضائل ہین اور میرا باپ زمانہ جاہلیت مین سردار تھا اور مین اسلام مین بادشاہ ہوگیا اور مین سالا ہون رسول خدا کا اور ماموں ہون مومنون کا اور لکھنے والا ہون وحی کا پس فرمایا علی نے کہ آیا فضائل کے ساتھ ہندہ جگرخوار کا بیٹا میرے اوپر فخر کرتا ہے بعد اوسکے فرمایا کہ لکھ لے غلام ترجمہ اشعار محمد نبی میرے بھائی ہین اور میرے خسر ہین ٭ اور حمزہ سید الشہدا میرے چچا ہین ٭ اور جعفر کہ جو شام و صبح ٭ پرواز کرتے ہین فرشتون کے ساتھ میری مان کے بیٹے ہین (یعنی میرے حقیقی بھائی ہین) ٭ اور بیٹی محمد کی میرے گھر مین رہنے والی اور میری عروس ہین ٭ کہ ملا ہوا ہے گوشت اونکا میرے خون اور گوشت مین ٭ اور دونون نواسے احمد کے دونون بیٹے میرے ہین اونھین کے بطن سے ٭ پس کون شخص ہے کہ اوسکا

حصہ مانند میرے حصے کے ہو۔ سبقت کی ہیں نے تم سب سے طرف اسلام کی۔ صغیر سن ہیں جبکہ میں بلوغ کی زمانے کو نہیں پہونچا تھا۔ پس کہا معاویہ نے کہ پوشیدہ کرو اس خط کو کہ اہل شام نہ پڑھیں ورنہ ابن ابیطالب کیطرف مائل ہو جا ینگے انتہی واہ رے اجتہاد بریلے خدا اہل انصاف ہمکو جواب دیں کہ یہ اجتہاد ہے یا صریح حق پوشی و ناحق کوشی واللہ بصیر بالعباد ونیز مسند احمد حنبل جزء رابع مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۳۶۸ میں ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا وکیع ثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی حمزۃ مولی الانصار عن زید بن ارقم قال اول من اسلم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ ترجمہ احمد بن حنبل نے اپنے اسناد کے ساتھ زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے کہا کہ سب سے پہلے جو شخص رسول خدا کے ساتھ اسلام لایا وہ علی ہیں انتہی ونیز کنز العمال جلد سادس مذکور کے ص ۳۹۵ میں ہے (مسند عمر) عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب کفوا عن ذکر علی بن ابیطالب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصائل لان یکون لی واحدۃ منہن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابو بکر وابو عبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متکی علی علی بن ابیطالب حتی ضرب بیدہ علی منکبہ ثم قال انت یا علی اول المومنین ایمانا واولہم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی وکذب علی من زعم انہ یحبنی ویبغضک والحسن بن بدر فیہا رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار۔ ترجمہ ابن عباس سے منقول ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ علی ابن ابیطالب کا ذکر نہ کرو میں نے رسول خدا سے علی کے باب میں تین صفتیں ایسی سنی ہیں کہ اگر میرے واسطے اونمیں سے ایک ہوتی تو میں اوسکو ہر ایسی چیز سے کہ جسپر آفتاب طالع ہوتا ہے زیادہ دوست رکھتا (یعنی تمام دنیا سے) میں تھا اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند آدمی اصحاب رسول خدا میں سے تھے اور نبی علی ابن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوئے تھے حتی کہ آپنے اپنا ہاتھ علی کے شانے پر مارا اور کہا کہ اے علی تو اول ہے مومنوں کا ایمان میں اور اول

اونکا اسلام مین بعد اوسکے فرمایا کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور جھوٹ باندھا میرے اوپر جسشخص نے
کہ گمان کیا اس بات کا کہ وہ مجھکو دوست رکھتا ہے اور تجھکو دشمن رکھتا ہے (یعنی جو تیرا دوست ہو وہ میرا دوست ہے
اور جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے) انتہی کیا تعجب کی بات ہو کہ حضرت عمر بقول جناب رسول خدا علی ابن ابیطالب
کو سابق الایمان والاسلام سمجھین اور بعض حضرات سنیہ حضرت ابوبکر کو نیز تاریخ ابن الوردی مطبوعہ
مطبع مصر کے صفحہ ۲۰۰ مین ہے اوّل من اسلم خدیجۃ وقیل علی وھو ابن تسع وقیل
عشر وقیل احدی عشرۃ وکان قبل الاسلام فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصاب
قریشا ازمۃ وکان ابوطالب کثیر العیال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ
العباس ان اخاک اباطالب کثیر العیال فانطلق بنا لنأخذ من بنیہ ما نخفف عنہ بہ
فاتیاہ لذلک فقال ابوطالب اترکا لی عقیلا واصنعا ما شئتما فاخذ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علیا فضمہ الیہ واخذ العباس جعفرا فلم یزل
علیا معہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بعثہ اللہ فصدقہ ولم یزل
جعفرا مع العباس حتی اسلم ومن شعر علی فی سبقہ سبقتکم الی
الاسلام طرا ۞ غلاما ما بلغت اوان حلمی ۞ ترجمہ پہلے جسشخص کہ اسلام لایا
وہ حضرت خدیجہ تھین اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت علی تھے اور وہ نو برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ دس
برس کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ گیارہ برس کے تھے اور وہ اسلام کے پیشتر سے جناب رسول خدا کی کنار تربیت
مین رہتے تھے ایک مرتبہ قریش مین قحط پڑا اور ابوطالب کثیر العیال تھے پس رسول خدا نے اپنے چچا عباس سے کہا کہ تحقیق تمہارے
بھائی ابوطالب کثیر العیال ہین پس ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اونکی اولاد مین سے بعض کو لے لین کہ اس سبب سے اونکو تخفیف ہو
پس حضرت ابوطالب کے پاس اسی واسطے گئے پس ابوطالب نے کہا کہ عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو اور جو کچھ تم دونون
آدمی چاہو کرو پس جناب رسول خدا نے علی کو لے لیا اور اپنے ساتھ ملا لیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا پس
ہمیشہ علی جناب رسول خدا کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالے نے آپ کو مبعوث کیا پس علی نے آپکی
تصدیق کی اور جعفر ہمیشہ عباس کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ اسلام لائے اور حضرت علی کا ایک شعر ہے جو آپ نے

اپنی سبقت اسلام کی بابت کہا ہے یہ ترجمہ شعر سبقت کی مین نے تم سب سے طرف اسلام کے لڑکپن مین جب کہ
مین زمانہ بلوغ کو نہین پہونچا تھا و نیز اسی کتاب کے اسی صفحے مین بلا فاصلہ ہے وفی السیرۃ
ان زید بن حارثہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم بعد علی اشتراہ واعتقہ
ثم اسلم بعد زید ابو بکر ترجمہ اور سیرت مین ہے کہ تحقیق زید بن حارثہ کہ جو غلام تھے رسول خدا کے
اسلام لائے بعد علی کے مول لیا تھا آپ نے اونھین زید کو اور آزاد کر دیا تھا پھر اسلام لائے بعد زید کی ابو بکر
انتہی اس عبارت کے نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوئے اول یہ کہ معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ اور حضرت
علی بن ابیطالب کی سابقیت مین بھی اختلاف ہے یعنی بعض کہتے ہین کہ حضرت خدیجہ پہلے اسلام لائین اور بعض کہتے
ہین کہ حضرت علی اور دونون طرح ہمارا مطلب حاصل ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہین دوم ثابت ہو گیا
کہ حضرت علی کی پرورش جناب رسول خدا نے اپنے متعلق کر لی تھی اور قبل نبوت سے وہ آپ کے پاس رہتے
تھے اور بعد بعثت فوراً آپکی تصدیق کی اور یہ دلیل نقلی دلیل عقلی بھی ہے اسلیے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جناب
رسول خدا جناب امیر کو اپنے گھر مین چھوڑ کے پہلے حضرت ابو بکر کو دعوت اسلام کرنے کے لیے تشریف لیگئے
ہون جیسا کہ ہم روضۃ الصفا کی عبارت سے بھی ثابت کر چکے ہین سوم ثابت ہو گیا کہ حضرت ابو بکر بعد زید
بن حارثہ کے بھی اسلام لائے تھے بس جناب امیر پر اونکو مقدم کرنا ایک عجیب و غریب بات ہے و نیز کتاب
اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مطبوع مطبع مصر کے ص ۱۶ مین علی بن ابیطالب کے ترجمے مین لکھا ہے
وھو اول الناس اسلاما فی قول کثیر من العلماء اور وہی علی سب آدمیون سے پہلے ایمان لائے
ہین اکثر علما کے نزدیک و نیز اسی کتاب کے ص ۱۷ مین ہے عن علی قال لا اعلم احدا من ھذہ
الامۃ عبد اللہ قبلی لقد عبدتہ قبل ان یعبدہ احد منہم خمس سنین او سبع سنین
ترجمہ حضرت علی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون کسی شخص کو اس امت مین سے کہ اوسنے مجھسے
پیشتر خدا کی عبادت کی ہو البتہ تحقیق عبادت کی مین نے اوسکی قبل اسکے کہ عبادت کی ہو اوسکی کسی شخص نے اون
لوگون مین سے پانچ برس یا سات برس انتہی مولف کہتا ہے کہ یہ شک راوی کی طرف سے ہے یعنی اوسکو یاد نہین
رہا کہ آپنے پانچ برس پیشتر فرمایا تھا یا سات برس و نیز اسی کتاب کے ص ۱۸ مین ہے عن

سلمان الفارسی قال اول ہذہ الامۃ وروداً علی نبیہا اولہا اسلاماً علی ابن ابی طالب ۔ ترجمہ حضرت سلمان فارسی سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ اس امت میں سب سے پہلے وہی شخص اپنے نبی کے پاس وارد ہوگا کہ جو سب سے پہلے اسلام لایا ہے علی بن ابیطالب انتہی ونیز اسی صفحے مین ہے عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد صلت الملئکۃ علی وعلی علی سبع سنین وذالک انہ لم یصل معی رجل غیرہ ترجمہ ابوایوب انصاری سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ البتہ تحقیق فرشتے درود بھیجتے تھے میرے اوپر اور علی کے اوپر سات برس تک اور یہ بات اس سبب سے تھی کہ میرے ساتھ سوا علی کے کوئی مرد نماز نہین پڑہتا تھا ونیز اسی صفحہ مین ہے عن ابن بریدۃ عن ابیہ قال خدیجۃ اول من اسلم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم علی وقال ابوذر والمقداد وخباب وجابر وابوسعید الخدری وغیرہم ان علیاً اول من اسلم بعد خدیجۃ وفضلہ ہولاء علی غیرہ قالہ ابوعمر وروی معمر عن قتادۃ عن الحسن وغیرہ قال اول من اسلم علی بعد خدیجۃ وہو ابن خمس عشرۃ سنۃ وسئل محمد بن کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر قال سبحان اللہ علی اولہما اسلاماً ترجمہ ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ حضرت خدیجہ سب سے پہلے نبی کے ساتھ اسلام لائی ہین بعد اوسکے علی اور ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہ نے کہا ہے کہ تحقیق علی سب سے پہلے اسلام لائے ہین بعد خدیجہ کے اور فضیلت دی ہے علی کو ان لوگون نے اونکے غیر پر کہا ہے اسکو ابوعمر نے اور معمر نے قتادہ سے اوسنے حسن وغیرہ سے روایت کی کہ سب سے پہلے علی اسلام لائے ہین بعد خدیجہ کے درانحالیکہ وہ پندرہ برس کے تھے اور سوال کیا گیا محمد بن کعب قرظی سے کہ پہلے کون اسلام لایا ہے علی یا ابوبکر اونھون نے کہا کہ سبحان اللہ علی پہلے اسلام لائے ہین انتہی ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہے کہ عوام کالانعام خواص صحابہ سے کہ جنکے نام عبارات سابق مین مذکور ہین کیونکر اعلم ہوگئے کہ حضرت ابوبکر کو سابق الاسلام کہتے ہین کیون حضرات سنیا آپنے ملاحظہ کیا کہ شیعہ کسطرح اپنے مطلب کو آپ ہی کی کتب معتبرہ سے

ثابت کرتے ہین شعاع دوازدہم قول رسول خدا اس خطبۂ مبارکہ مین ہے وھو الذی فدی
رسوله بنفسه یعنی وہ علی ایسا ہی کہ فدا کیا اوسنے خدا کے رسول پر اپنی جان کو انتہی یہ کلام معجز نظام
اشارہ ہی حکایت شب ہجرت کیطرف کہ جب کفار نے قتل جناب رسول خدا پر اجماع کیا تو جناب امیر آپ کی
جگہ آپکے بستر خواب پر سو رہے اور مطلق اپنی جان کو نہ ڈرے اور یہ قصہ کتاب اسد الغابہ مذکور سے
صں ۲۵ مین بروایت محمد بن ابراھیم الثعلبی سطح منقول ہے ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم لما اراد الهجرة خلف علی بن ابیطالب بمكة لقضاء دیونه
ورد الودائع التی کانت عنده وامره لیلة خرج الی الغار وقد احاط المشرکون
بالدار ان ینام علی فراشه وقال له اتشح ببردی الحضرمی الاخضر فانه لا
یخلص الیك منهم مكروه ان شاء الله تعالیٰ ففعل ذلك فاوحی الله الی جبریل
ومیکائیل علیهما السلام انی آخیت بینکما وجعلت عمر احدکما اطول من عمر
الآخر فایکما یؤثر لصاحبه بالحیاة فاختار کلاهما الحیاة فاوحی الله عز وجل
الیهما افلا کنتما مثل علی بن ابی طالب آخیت بینه وبین نبی محمد فبات علی فراشه
یفدیه بنفسه ویؤثره بالحیاة اهبطا الی الارض فاحفظاه من عدوه فنزلا فکان جبرئیل
عند راس علی ومیکائیل عند رجلیه وجبرئیل ینادی بخ بخ من مثلك یا ابن ابی
طالب یباهی الله عز وجل به الملئکة فانزل الله عز وجل علی رسوله وهو متوجه الی المدینة فی شان علی
ومن الناس من یشری نفسه ترجمہ تحقیق رسول خدا نے جسوقت ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابیطالب کو مکہ مین چھوڑ دیا
تا کہ آپکا قرض ادا کرین اور جو امانتین کہ آپکے پاس تہین انکو واپس کر دین اور جس رات کو کہ آپ غار کیطرف
تشریف لیگئے اوس رات کو جسوقت کہ مشرک گھر کو گھیرے ہوئے تھے حضرت علی کو حکم دیا کہ آپکے بستر پر سو رہین
اور اونسے کہا کہ میری ردائے خضرمی کہ سبز ہے اوسکو اوڑھ لیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مشرکوں سے کچھ مکروہ نہ پہونچیگا پس
علی نے ایسا ہی کیا پس وحی کی اللہ نے طرف جبریل ومیکائیل علیہما السلام کے کہ مین نے تم دونوں کو ایک دوسرے کا
بھائی قرار دیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر سے زیادہ طول عطا فرمایا ہے (یعنی دونوں کو عمر طویل عطا فرمائی ہی

پس تم دونوں میں سے کون ایسا ہے کہ اپنی حیات کو اپنے صاحب پر فدا کرے پس اون دونوں فرشتوں میں سے
ہر شخص نے اپنی ہی حیات کو اختیار کیا پس وحی کی اللہ عزوجل نے اون دونوں فرشتوں کیطرف کہ تم دونوں
مثل علی بن ابیطالب کے کیوں نہ ہوئے کہ میں نے اوسکو اور اپنے نبی محمد کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہی پس سوئے
علی محمد کے بستر پر واسطے انکی فدا کیا اوسنے اپنی جان کو اور اختیار کیا اوسکی زندگی کو اوپر و تم دونوں زمین کیطرف اوسکی
حفاظت کرو تم دونوں علی کی اوسکے دشمنوں سے پس نازل ہوئے دونوں فرشتے پس جبرئیل علی کے سرہانے
تھے اور میکائیل اوسکے پائینتی اور جبرئیل ندا کرتے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو کون ہے مثل تیرے ای ابن ابیطالب
کہ مباہات کرے اللہ عزوجل بسبب اوسکے ملائکہ پر اور نازل کی اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر جسوقت کہ آپ
مدینے کیطرف متوجہ تھے شان میں علی کے یہ آیت ترجمہ آیت اور آدمیوں میں سے بعض ایسے لوگ ہیں کہ بیچ
کرتے ہیں اپنی جان کو اللہ کی رضامندی کے لیے و کتاب تہذیب و روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور
جلد دوم کے صفحہ ۲۹۷ میں اسطرح لکھا ہے بعد از اتفاق معاندان جبرئیل امین نازل شدہ صورت
قضیہ کفار را مشروح باحضرت درمیان نہاد و پیغام باری تعالی رسانید کہ شب در محل معہود کہ باستراحت مشغول
میشد نخوابد و روز دیگر بہ تہیہ اسباب سفر پرداختہ متوجہ مدینہ گردد و چون شب شد بر در سرای مصطفی بدستوریکہ قرار دادہ
بودند جمع آمدہ انتظار می بردند کہ آن حضرت در خواب شود تا ایشان بقتل و ہلاک آنحضرت پردازند گویند ابولہب گفت
امشب او را نگاہ میداریم کہ چون صبح شود در پیشی او را بقتل رسانیم تا بنی ہاشم را معلوم شود کہ بہ بیات جماعتی او را
کار ساختہ ایم حضرت رسول بر کیفیت این قضیہ اطلاع یافتہ علی بن ابیطالب را فرمود کہ مشرکان قصد قتل من دارند تو برد
و برد من بپوش و در خوابگاہ من بخسپ و دل قوی دار ہیچ کس بتو نخواہد رسید علی مرتضی بموجب فرمودہ عمل نمودہ برد
پیغمبر در خواب پوشیدہ بر روش خود کشیدہ در فراش خاص آنحضرت بفراغ بال تکیہ فرمود و من الناس ترجیح نفس
نفیس خود را فدای ذات مقدس ساخت و آیہ کریمہ من یشری نفسہ ابتغاء مرضاة اللہ واللہ رؤف بالعباد
در شان او واقعہ نازل شد گویند کہ در آن شب کہ علی بن ابیطالب بجای آنحضرت دلیری نمودہ از سر جان شیرین درگذشت باری تعالی بہ
جبرئیل و میکائیل وحی فرستاد کہ من در میان شما دو عقد مواخات بستم و عمر یکی از شما را بیشتر از دیگری گردانیدم
کدام یک از شما حیات دیگری را بر حیات خود اختیار میکند ہر دو فرشتہ مقرب گفتند کہ ما حیات خود را دوست

سیدا بعمر دراز تنہا بماند کدام یک از شما زندگانی دیگری بر زندگانی خود می گزینید باز وحی آمد کہ چرا ہمچو علی بن ابیطالب نباشید کہ میان او و محمد عقد
مواخاۃ بستم و او جان خود را فدای نفس گرامی محمد ساختہ حیات محمد را بر حیات خویش مقدم نمودہ اکنون از زمین
فرود آیید و ویرا از شر اعدا نگاہ دارید ایشان بفرمان خدای عزوجل از طارق نیلگون در پرواز آمدہ
بعد از سکون نزول نمودہ میکائیل در پایین پای حضرت مرتضی قرار گرفت و جبرئیل در بالین او نشستہ فرمود بخ بخ
کیست مثل تو ای علی بن ابیطالب کہ خدای تعالی بتو مباہات فرمود بر ملائکہ و للہ در من قال ؎ کہ دانم از ختم
بپای تو جہت کہ نیستم سر و گردن دیگر انتہی یہ عجب ضعیف کتا ہی کہ عبارت روضۃ الصفا میں چند اغلاط صریحہ کاتب
کی ہیں اور ظاہر ہے کہ لکھنؤ کے چھاپہ اکثر غلط ہوتا ہے لیکن چونکہ نقل کا اصل ہونا چاہیے لہذا میں نے تصحیح نہیں کی
و نیز کتاب روضۃ الاحباب مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنؤ سنہ ۱۳۱۰ ہجری جلد اول سے
صفحہ ۴۸۲ میں یہ عبارت ہے و ہمچنین آوردہ است کہ دران شب کہ علی کرم اللہ وجہہ در جامہ خواب آنحضرت تکیہ نمودہ
و نفس خود را فدای وے ساخت حق تعالی وحی کرد بجبرئیل و میکائیل کہ میان شما ہر دو عقد مواخاۃ بستم و عمر یکے
را بیش از عمر آن دیگر گردانیدم کدام از شما ایثار حیات دیگرے بر حیات خود می کنید ہر یکے از ایشان گفتند ما ایثار حیات خود
بر حیات کسی نمی کنیم زندگی خویش دوست می داریم اللہ تعالی وحی کرد بایشان کہ چرا مثل علی بن ابیطالب نیستید کہ مواخات
بستم میان او و محمد او نفس خود را فدای محمد ساخت حیات او را بر حیات خویش ایثار نمود بروید بزمین و وی را از شر اعدا
محافظت نمائید ایشان بموجب امر خداوند تعالی بزمین آمدند جبرئیل بر بالین علی بنشست و میکائیل بر پایین وی جبرئیل گفت
بخ بخ کیست مثل تو ای علی بن ابیطالب حق جل جلالہ مباہات کرد بتو بر ملائکہ و نعم ما قیل ؎ ہر آنکہ بہر خدا نفس
بر بندد ملک عرش نظر او کند و گویند آیت کریمہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ واللہ رؤف بالعباد ۝ دران باب نازل شد ترجمہ آیت اور آدمیوں میں سے بعض ایسے لوگ
ہیں کہ بیچ کرتے ہیں اپنی جان کو اللہ کی رضا مندی کے لیے اور اللہ مہربان ہے بندوں پر شعاع ستر دہم
قول رسول خدا ہے اس خطبہ مبارک میں قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین یعنی علی قتل
کرنیوالے ہیں بیعت توڑنے والوں کے اور ظالموں کے اور دین سے نکل جانیوالوں کے انتہی یہ حدیث
سنیوں کی صدہا کتابوں میں لکھی ہوئی ہے مگر میں بخوف طوالت فقط دو کتابوں کی نقل پر اکتفا کرتا ہوں کتاب

اسد الغابہ جزء رابع چھاپ مذکور کے ص ۳۳ مین ہے عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرتنا بقتال ھولاء فمع من فقال مع علی بن ابیطالب معہ یقتل عمار بن یاسر ترجمہ ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا نے واسطے قتال ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے پس ہمنے پوچھا کہ رسول خدا اپنے جو ہمکو ان لوگون سے لڑنے کا حکم دیا تو ہم کسکے ہمراہ ہوکے لڑینگے پس آپ نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب کے ہمراہ اور اسکی ہمراہی میں قتل کیا جائیگا عمار ابن یاسر انتہی ونیز اسی کتاب کے اسی ص مین ہے عن علی بن ربیعہ قال سمعت علیا علی منبر کم ھذا یقول عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین ترجمہ علی بن ربیعہ سے منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ مین نے علی کو تمھارے اس منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ عہد لیا ہے مجھسے رسول خدا نے کہ قتل کرون مین ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۱ مین ہے عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی منزل ام سلمۃ فجاء علی فقال رسول اللہ صلعم یا ام سلمۃ ھذا واللہ قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی رواہ فی الاربعین

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ ایکدن رسول خدا باہر تشریف لائے بعد اوسکے حضرت ام سلمہ کے گھر مین گئے پس علی آئے پس فرمایا رسول خدا نے کہ ام سلمہ یہ شخص واللہ کہ نہ والا ہے قاسطین و ناکثین و مارقین کا میرے بعد انتہی تمام دنیا کے سنی اس بات کو جانتے ہین کہ ان احادیث مین ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر وغیرہ ہین کہ نکث بیعت کرکے بصرے مین جناب امیر سے لڑے تھے اور قاسطین سے مراد معاویہ اور اہل شام ہین کہ جو صفین مین لڑے اور قاسطین کے معنی ظالمین کے ہین اور پھر ان کی اصطلاح ہائے فائل ہین حالانکہ یہ بھی کہتے ہین جناب رسول خدا نے فرمایا کہ عمار یاسر کو لشکر باغی قتل کریگا تعجب کی بات ہے کیسا اسلام ہے اور کیسی تصدیق ہے قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کہ جنکی شان مین آیا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور مارقین سے مراد خوارج ہین کہ جو نہروان مین لڑے تھے شجاع چہارم

یہ احتمال ہوسکتا ہی کہ کاتب کی غلطی کی ہو اور اصل مین مہتر ہو اور سید کا ترجمہ مہتر کچھ نامناسب نہین ہے
کہ مترادف ہی سردار کا لیکن تاہم سردار اوس سے بہتر ہے اور سیدہ کا ترجمہ بی بی جو لکھا ہی معلوم نہین
کہ اس سے شاہ صاحب کا کیا مطلب ہی جب لونڈی کے مقابلے مین بی بی کہتے ہین تو زبان اردو کی موافق
اوس سے سردار اور مالک مراد ہوسکتی ہے اگرچہ مطلب شاہ صاحب کا ہی توجیہ چندان نامناسب نہین ہے
لیکن سید کا ترجمہ صاحب اوجمعون نے نہین معلوم کس لغت سے لکھا ہی ہرچند کہ بعض مواقع مین صاحب کے
معنی بھی زبان اردو مین مراد کی ہوسکتی ہین مگر اسطرح کے الفاظ بعیدہ کا لکھنا اونکو کیا ضرور تھا معلوم نہین کہ علمائے
اہل سنت وجماعت جب بمجبوری کوئی حدیث منجملہ فضائل اہلبیت علیہم السلام لکھتے ہین تو اسقدر کیون
گھبرا جاتے ہین و نیز کتاب کنز العمال جز سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے
صفحہ ۲۱۷ مین ہے عرض لی ملك استاذن ان یسلم علی و بشرنی ان فاطمة سیدة
نساء اهل الجنة وان الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة (الرویانی حب
عن حذیفة) ترجمہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا کہ اوسنے اجازت طلب
کی تھی حق سبحانہ وتعالی سے اس بات کی کہ سلام کرے میرے اوپر اور بشارت دے مجھکو یہ بشارت
کہ تحقیق فاطمہ سردار ہے زنان اہل بہشت کی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین جوانان اہل بہشت کے انتہی
و نیز اسی کتاب کے ص ۲۲۸ مین یہ حدیث ہے ابنای هذان الحسن والحسین سیدا
شباب اهل الجنة وابوهما خیر منهما (ابن عساکر عن علی و عن ابن عمر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ حسن و حسین یہ دونون میرے بیٹے سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور باپ ان دونون کا ان دونون سے
بہتر ہے انتہی اس حدیث کے ماقبل اور مابعد اس کتاب مین بہت سی حدیثین اسی مضمون کی ہین مگر ہمنے
بخوف طوالت فقط اسیقدر پر اکتفا کی شعاع پانزدہم بیان قول رسول خدا مین ما کان
الناس ذریة کل نبی من صلبه و ذریتی من صلب علی ترجمہ ای گروہ مردم ذریت ہر نبی کی اوسکی پشت سے
ہے اور ذریت میری علی کی پشت سے ہے انتہی اور یہ ثابت ہے عقلا و نقلا دلیل عقلی یہ ہے کہ اور انبیا
علیہم السلام کی اولاد ذکور بھی تھی لہذا وہ اون حضرات کی ذریت کہلاتی تھی اور جناب رسول خدا کے کوئی

اولاد از قسم ذکور و اناث سوا جناب سیدہ کے آپ کے بعد باقی نہین رہی بلکہ سب کا آپ کے سامنے انتقال ہوگیا اور جناب امیرؑ کی اولاد جو جناب سیدہ کے بطن سے تھی آپکی طرف منسوب ہوئی اور ان حضرات کو آپنے اپنی اولاد فرمایا اور انھین سے آپکی ذریت قائم ہوئی **اور دلیل نقلی یہ ہے** کہ سنیون کی صدہا کتابون سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے اولاد فاطمہ زہرا کو اپنی اولاد فرمایا ہے اور مین بخوف طوالت چند کتابون سے نقل کرتا ہون **اول** جو حدیث کہ ابھی مین کتاب کنز العمال کے صفحہ ۲۲۰ سے نقل کرچکا ہون اوس سے ثابت ہے **دوم اوسی کتاب کے ص ۲۱۶ مین ہے ان لکل نبی اب عصبۃ ینتمون الیہا الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی خلقوا من طینتی ویل للمکذبین بفضلھم من احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ** (ک ابن عساکر عن جابر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق واسطے ہر باپ کے اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے کہ وہ اولاد اوسی کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہ کی پس تحقیق مین اونکا ولی ہون اور مین اونکا گروہ ہون اور وہ میری عترت ہین پیدا کیے گئے ہین میری طینت سے عذاب ہے واسطے اون لوگون کے کہ جو اونکے فضل کی تکذیب کرنے والے ہون جو شخص کہ اونکو دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ دوست رکھتا ہے اور جو شخص کہ اونکو دشمن رکھتا ہے اوسکو اللہ دشمن رکھتا ہے **ونیز اسی کتاب کے ص ۲۲۰ مین ہے لکل بنی انثی عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وعصبتھم** (طب عن فاطمۃ الزہراء) ترجمہ واسطے ہر عورت کی اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے (یعنی باپ کی طرف کا) کہ وہ اولاد اوسکی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہ کی کہ مین اونکا ولی ہون اور اونکا گروہ ہون انتھی **و اسی کتاب مین اسی حدیث کے بعد یہ حدیث بلا فاصلہ ہے لکل بنی ام عصبۃ ینتمون الیہ الا ابنی فاطمۃ فانا ولیھما و عصبتھما** (ک عن جابر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ واسطے ہر ماں کی اولاد کے ایک گروہ ہوتا ہے (یعنی باپ کی طرف کا) کہ وہ اولاد اوسی کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر دونون بیٹے فاطمہ کے کہ مین اون دونون کا ولی ہون اور اونکا گروہ ہون **ونیز بلا فاصلہ یہ حدیث ہے ھذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما** (ت

حب عن جابر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ دونون (یعنی حسنؑ و حسینؑ) میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین بار خدایا مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی ان دونون کو دوست رکھ اور جو شخص کہ ان دونون کو دوست رکھے اوسکو بھی دوست رکھ انتہی و نیز اسی صفحے مین چند حدیثون کے بعد ہے کل بنی انثی فان عصبتہم لابیہم ما خلا ولد فاطمۃ فانی انا عصبتہم وانا ابوہم (طب عن عمر) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہر عورت کے اولاد کا گروہ اور باپ کیطرف ہوتا ہے سوا اولاد فاطمہؑ کے کہ مین اونکا گروہ ہون اور اونکا باپ ہون و نیز اسی کتاب کے ص ۲۲۱ مین ہے انی سمیت ابنی ہذین باسم ابنی ہارون شبر و شبیر (ش عن الاعمش عن سالم مرسلا) ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق نام رکھا ہے مین نے اپنے ان دونون بیٹون کا ہارون کے دونون بیٹون کے نام پر شبر و شبیر و نیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے انی سمیت بنی ہؤلاء تسمیۃ ہارون بنیہ شبر و شبیر و مشبر (حم فط فی الافراد طب ک ق و ابن عساکر عن علی البغوی طب عن سلمان) ترجمہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ مین نے نام رکھا ہے اپنے ان بیٹون کا ہارون کے بیٹون کے نام پر شبر و شبیر و مشبر انتہی ظاہر ہے کہ اس حدیث مین شبر سے مراد حضرت امام حسنؑ اور شبیر سے مراد حضرت امام حسینؑ اور مشبر سے مراد حضرت محسن ہین کہ جو شکم مبارک جناب سیدہ مین قبل زمان ولادت شہید ہوے و نیز ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۴۹۰ مین ہے وعن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای اہل بیتک احب الیک گفت انس پرسیدہ شدان حضرت کہ کدام یکے از اہلبیت تو محبوب تر است بسوے تو قال گفت الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی و بود آنحضرت کہ می گفت مر فاطمہ را بخوان واطلب برائے من ہر دو پسر مرا فیشمہما ویضمہما الیہ پس می بوئید آنحضرت حسنؑ و حسینؑ را و گرد می آورد ایشان را بسوے خود و می چسپانید بخود شعاع شائع وہم اثبات قول رسول خدا مین انہ منی وانا منہ ترجمہ تحقیق وہی علی مجھسے ہے اور مین وس سے ہون انتہی اب اسکا ثبوت سنئے ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق مذکور الصدر کے ص ۴۶۷ مین ہے وذکر حدیث البراء قال لعلی ذکر کردہ شد حدیث براء بن عازب کہ در وے

گفتہ است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مر علی مرتضیٰ را انت منی وانا منک تو از منی و من از تو فی باب بلوغ الصغیرۃ ۚ و نیز کنز العمال جز ساد س مذکور الصدر کے ص ۴۰۰ میں یہ حدیث ہے مسند رافع بن خدیج ؓ لما قتل علی یوم احد اصحاب الالویۃ قال جبریل یا رسول اللہ ان ہذہ لھی المواساۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ منی وانا منہ قال جبریل وانا منکما یا رسول اللہ (طب) ترجمہ جسوقت کہ قتل کیا علی نے احد کے دن کافرون کے علمدارون کو تو کہا جبریل نے کہ اے رسول خدا تحقیق یہ مواساۃ ہے پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق وہ علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون کہا جبریل نے کہ اور مین بھی تم دونون سے ہون اے رسول خدا انتہی کیون حضرات سنیہ کچھ تمھاری سمجھ مین آیا کہ یہ کون سا مرتبہ رفیعہ تھا کہ جسمین حضرت جبرئیل نے اپنے تئین داخل کیا و نیز جامع الترمذی مطبوعہ مطبع مجتبائی واقع دہلی جلد ثانی کی صفحہ ۲۱۳ مین یہ حدیث ہے حدثنا اسمعیل بن موسی نا شریک عن ابی اسحق عن حبشی بن جنادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی ترجمہ ترمذی نے باسناد مندرجہ متن روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور نہ ادا کریگا کوئی حکم خدا کو میری طرف سے لیکن مین خود یا علی انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ جب جناب رسول خدا نے حضرت ابوبکر کو تبلیغ احکام سے معزول فرمایا تو یہ ارشاد کیا تھا چنانچہ اسی صفحہ جامع ترمذی کے حاشیہ پر لفظ یؤدی پر پانچ کا ہندسہ بنا کے جو کچھ لکھا ہے اوسمین اوسکی طرف اشارہ ہے اور دیگر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین یہ قصہ عزل حضرت ابوبکر و نصب علی بن ابیطالب کا مفصل لکھا ہوا ہے یہان بخوف طوالت مین نے اسکی بابت کچھ نہین لکھا اور باقی ثبوت اس شجاع کا شجاع ہفتدہم مین قابل ملاحظہ ہے شجاع ہفتدہم اثبات قول رسول خدا صلعم علی ولیکم و مبین لکم الذی نصبہ اللہ عز وجل بعدی ترجمہ پس علی ولی تمھارا ہے اور بیان کرنیوالا ہی واسطے تمھارے احکام دین کو ایسا علی کہ نصب کیا ہے اوسکو اللہ عز وجل نے بعد میرے انتہی اس کلام معجز نظام مین سے حضرات سنیہ نے بیچ کے الفاظ تو حذف کر دیے ہین لیکن علی ولیکم بعدی

اسطرح کے الفاظ اونکی کتب معتبرہ مین موجود ہین لیکن اس حذف سے کیا ہوتا ہے حق بات کہین چھپتی ہے خود لفظ بعدی اسپر شاہد ہے کہ اس حدیث شریف مین ولایت سے مراد امامت وخلافت ہے چنانچہ

کتاب کنز العمال جزء سادس مذکور کے ص ۳۹۹ سے ۴۰۰ تک یہ حدیث مذکور ہے عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ واستعمل علیہم علیاً فغنموا فصنع علی شیئاً انکروہ وفی لفظ فاخذ علی من الغنیمۃ جاریۃ فتعاقد اربعۃ من الجیش اذا قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعلموہ وکانوا اذا قدموا من سفر بدأوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ونظروا الیہ ثم ینصرفون الی رحالہم فلما قدمت السریۃ سلموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر ان علیاً قد اخذ من الغنیمۃ جاریۃ فاعرض عنہ ثم قام الثانیۃ فقال مثل ذلک ثم فاعرض عنہ ثم قام الرابعۃ فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف الغضب فی وجہہ فقال ما تریدون من علی علی منی وانا منہ وعلی ولی کل مومن بعدی ※ (ش وابن جریر) وصححہ ※

ترجمہ عمران بن حصین سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ بھیجا رسول خدا نے ایک لشکر اور علی کو اوسپر امیر کیا پس بعد فتح کے اون لوگون نے غنیمت پائی (یعنی لوٹ کا اسباب) پس علی نے ایسا کچھ کیا کہ اون لوگون کے خلاف ہوا اور بعض روایت مین یہ لفظ ہے کہ علی نے مال غنیمت مین سے ایک لونڈی لے لی پس چار آدمیون نے اوس لشکر مین آپس مین اس بات کا عہد کر لیا کہ جب رسول خدا کے پاس جائینگے تو اونکو اس بات سے آگاہ کر دینگے اور لوگونکی یہ عادت تھی کہ جب سفر سے آتے تھے تو پہلے رسول خدا کے پاس جاتے تھے اور آپ کو سلام کرتے تھے اور آپکی طرف دیکھ لیتے تھے تو بعد اوسکے اپنے گھرون کو جاتے تھے پس جب لشکر پھر کے آیا تو سبنے رسول خدا کو سلام کیا پس ایک آدمی اونھین چارون مین سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اے رسول خدا کیا آپنے نہین دیکھا کہ علی نے مال غنیمت مین سے ایک لونڈی لیلی پس آپنے اوس سے منھہ اپنا پھیر لیا بعد اوسکے دوسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا بعد اوسکے تیسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا پس آپنے اوس سے بھی

منہہ پھیر لیا بعد اوسکے چوتھا کھڑا ہوا پس جناب رسول خدا اوسکی طرف متوجہ ہوے درآنحالیکہ آپکے چہرہ مبارک سے آثار غضب کے معلوم ہوتے تھے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو علی سے علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور علی ولی ہے ہر مومن کا میرے بعد انتہی کیون حضرات سنئے اب اس حدیث مین بھی تم ولی کے معنی دوست کے کہوگے اور اگر کہوگے تو لفظ بعدی کو کیا کروگے کیا اس بات کے قائل ہوجاؤگے کہ علی بن ابیطالب بعد رسول خدا کے سب مومنون کے دوست ہوے اور آپکے سامنے نہین تھے و نیز خصائص نسائی مطبوع مطبع جمالیہ مصر کے ص ۱۶ مین یہ حدیث ہے اخبرنا احمد بن شعیب قال اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا جعفر یعنی ابن سلیمان عن یزید عن مطرف بن عبد اللہ عن عمران قال جہز رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جیشا واستعمل علیهم علی بن ابیطالب فمضی فی السریة واصاب جاریة فانکروا علیه فتعاقد اربعة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا لقینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخبرناه بما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدأوا برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسلموا علیه فانصرفوا الی رحالهم فلما قدمت السریة فسلموا علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقام احد الاربعة فقال یا رسول اللہ الم تر ان علی بن ابیطالب صنع کذا وکذا فاعرض عنه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم الثالث فقال مقالته ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والغضب یبصر فی وجهه فقال ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منه وهو ولی کل مومن بعدی ترجمہ نسائی نے باسناد مذکورہ عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ اونے کہا کہ جناب رسول خدا نے ایک لشکر کا سامان کیا اور علی بن ابیطالب کو اونپر امیر کیا پس آپ اوس لشکر مین گئے اور مال غنیمت مین سے ایک لونڈی کو لے لیا پس یہ بات اون لوگون کو خلاف ہوئی اور چار آدمیون نے اصحاب رسول خدا سے آپس مین اس بات کا عہد کرلیا کہ جسوقت ہم رسول خدا کے

پاس جائینگے تو جو کچھ علیؑ نے کیا ہے وہ اونکو بتلا دینگے اور مسلمانون کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کسی سفر سے پھرتے تھے
تو پہلے جناب رسول خدا کے پاس جا کے سلام کرتے تھے بعد اوسکے اپنے گھرونکو جاتے تھے پس جب لشکر آیا
اور سب نے نبیؐ کو سلام کیا تو ایک آدمی اون چارون میں سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اے رسول خدا کیا آپ نے نہین دیکھا
کہ علی بن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا پس رسول خدا نے اوس سے منھ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور یہی کہا پھر تیسرا
کھڑا ہوا اور یہی کہا پھر چوتھا کھڑا ہوا اور جو کچھ اون لوگون نے کہا تھا اوسنے بھی کہا پس توجہ فرمائی اون لوگونکی طرف
رسول خداؐ اور غضب آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتا تھا اور فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علیؑ سے تحقیق علیؑ
مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہے ہر مومن کا میرے بعد انتہی یہ حدیث بھی عمران بن حصین سے
منقول ہے اور جو حدیث کہ ہمنے کنز العمال جزء سادس کے ص ۳۹۹ سے ابھی نقل کی ہے اوس سے بہمہ وجوہ
مقصود و مفہوم مین مطابق ہے و نیز اسی کتاب خصائص نسائی کے صفحہ ۷ امین یہ حدیث
ہے (اخبرنا) احمد بن شعیب قال اخبرنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی عن
ابن فضیل عن الاجلح عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علی رضی اللہ عنہ
علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی کرم اللہ وجہہ علی الناس وان تفرقتما
فکل واحد منکما علی جندۃ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظفر المسلمون
علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ من
السبی وکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ
قال فدفعت الکتب الیہ ونلت من علی رضی اللہ عنہ فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقال لا تبغضن یا بریدۃ لعلیا فان علیا منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی ۵
ترجمہ نسائی نے باسناد مندرجہ متن بریدہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ بھیجا ہمکو رسول خدا نے
یمن کیطرف خالد بن ولید کے ساتھ اور بھیجا علیؑ کو ایک دوسرے لشکر پر امیر کرکے اور فرمایا کہ اگر تم دونو
لشکر وان مین ملاقات ہو جاوے تو علیؑ سب لوگون پر امیر ہے اور اگر دونون علیحدہ علیحدہ رہو تو ہر شخص تم

دونون مین سے اپنے لشکر پر امیر رہیگا پس ہم لوگون نے بنی زبید سے ملاقات کی کہ جو اہل یمن مین سے تھے اور فتح پائی مسلمانون نے مشرکون پر اور غالب آئے ہم لڑائی مین اور قید کیا ہمنے کافرون کی ذریت کو پس منتخب کر لی علیؑ نے ایک لونڈی اپنے لیے قیدیون مین سے اور اسکی بابت خالد بن ولید نے نبیؐ کو خط لکھا اور مجھکو حکم دیا کہ مین علیؑ کی برائیان کرون برید کہتا ہے کہ مین نے خط آپؐ کو دیا اور علیؑ کی برائی بیان کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خداؐ کا اور فرمایا آپؐ نے کہ ہرگز نہ دشمن رکھ تو اے بریدؓ علیؑ کو اس سبب سے کہ تحقیق علیؑ مجھسے ہے اور مین وس سے ہون اور وہ ولی ہے تمہارا بعد میرے انتہی ان تینون حدیثون مین لفظ انامنی وانا منہ بھی موجود ہے اور لفظ بعدی بھی موجود ہے اور پہلی دونون حدیثون مین علیؑ ولی کل مومن ہے اور تیسری حدیث مین ہو ولیکم ہے اب ایک لطیفہ اور سُنیے **کشف الاستار وہتک الاسرار** ترجمہ مشکوۃ شاہ عبدالحق مذکور الصدر کے ص ۲۷۶ مین ہے **الفصل الثانی** عن عمرانؓ بن حصین بضم حا وفتح صاد از فقہاے صحابہ وفضلاے ایشانست وملائکہ بزیارت وسے می آمدند وبر وے سلام میکردند ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان علیا منی وانا منہ روایت کردہ است کہ آنحضرت گفت کہ علیؑ از من است ومن از علیؑ کنایت است از کمال اتحاد واتصال واخلاص ویگانگی وھو ولی کل مومن وعلیؑ ولی ہر مسلمان ودوست ومحب وناصر است رواہ الترمذی ۰ ۲ ۰ انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ اس حدیث مین دونون طرح کی تحریف ہوئی ہے لفظی بھی اور معنوی بھی **لفظی** یہ ہے کہ وہو کل مومن کے بعد سے لفظ من بعدی حذف کر دی ہے اور **معنوی** یہ ہے کہ شاہ صاحب نے ولی کے معنی دوست ومحب وناصر کے لکھے ہین اور جو معنی کہ مقصود ہین یعنی اولی بالتصرف یا صاحب اختیار یا حاکم وہ نہین لکھے اور ظاہر ہے کہ من بعدی کی لفظ اسیواسطے حذف کر دی ہے کہ اوسکے ساتھ یہ معنی کہ جو شاہ صاحب نے لکھے ہین وہ کسیطرح درست نہین ہو سکتے تھے اسواسطے کہ کیونکر ممکن ہے کہ جناب امیرؑ جناب رسول خداؐ کے سامنے مومنون کے دوست ومحب وناصر نہ ہون بعد آپکے ہوے ہون اب تحریف لفظی کا ثبوت قابل ملاحظہ ہے کہ یہ حدیث مشکوۃ مین جامع الترمذی جلد ثانی سے نقل کی گئی ہے چنانچہ آخر حدیث مین لکھا ہوا ہے کہ رواہ الترمذی ۲ ۲ اور کتاب مذکور مطبوعہ **مطبع مجتبائی واقع دہلی کے جلد ثانی ص ۲۱۳ سے ۲۱۳ تک**

یہ حدیث اسطرح لکھی ہوئی ہے حدثنا قتیبۃ بن سعید نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن یزید الرشک عن مطرف بن عبد اللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علیہم علی بن ابیطالب فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان لقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ بما صنع علی وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالھم فلما قدمت السریۃ سلموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر الی علی بن ابیطالب صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل مقالتہ فاعرض عنہ ثم قام الیہ الثالث فقال مثل مقالتہ فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجھہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وولی کل مؤمن بعدی

ترجمہ ترمذی نے باسناد مندرجہ متن عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا کہ بھیجا رسول خدا نے ایک لشکر کو اور امیر کیا اون لوگون پر علی بن ابیطالب کو پس آپ اوسی لشکر مین گئے اور مال غنیمت مین سے آپنے ایک لونڈی کو لے لیا پس یہ بات اون لوگون کے خلاف ہوئی اور چار آدمیون نے اصحاب رسول خدا مین سے آپسمین عہد کیا اور کہا کہ جسوقت ہم رسول خدا سے ملاقات کرینگے تو جو کچھ علی نے کیا ہے وہ اونکو بتلاوینگے اور مسلمانون کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کسی سفر سے پھرتے تھے تو پہلے جناب رسول خدا کے پاس جا کے سلام کرتے تھے بعد اوسکے اپنے گھرون کو جاتے تھے پس جب لشکر آیا اور سب نے نبی کو سلام کیا تو ایک آدمی اون چار شخصون سے کھڑا ہوا اور اوسنے کہا کہ اے رسول خدا کیا نہین دیکھا آپنے علی بن ابیطالب کی طرف کہ اونھون نے ایسا ایسا کیا پس رسول خدا نے اوس سے منھ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور جو کچھ اوسنے کہا تھا وہی اوسنے بھی کہا پس آپنے اوس سے بھی منھ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اوسنے بھی یہی کہا تو آپنے اوس

پھر منھ پھیر لیا بعد اوسکے چوتھا کھڑا ہوا اور جو کچھ اون لوگون نے کہا تھا وہی اوسنے بھی کہا پس متوجہ ہوے اوسکی طرف
رسول خداؐ اور غضب آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتا تھا اور فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علیؑ سے کیا چاہتے ہو تم لوگ
علیؑ سے کیا چاہتے ہو تم لوگ علیؑ سے تحقیق علیؑ مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہے ہر مومن کا میرے
بعد انتہی جو حدیث کہ کنز العمال کے ص ۳۹۹ سے اور جو حدیث کہ خصایص نسائی کے ص ۱۶ سے ہمنے نقل
کی ہے اون دونون حدیثون سے یہ حدیث من جمیع الوجوہ مطابق ہے حتےٰ کہ ان تینون روایتون مین اس حدیث کی
اسناد بھی عمران بن حصین کیطرف منتہی ہوتی ہے اور جو حدیث کہ خصایص نسائی کے ص ۱۷ سے ہمنے نقل کی ہے
وہ بریدہ سے مروی ہے اور الفاظ مین کچھ فرق ہے لیکن مقصود و مفہوم اوسکا بھی یہی ہے کہ جو ان تینون حدیثون کا ہے
یعنی مطلوب اس امر کا ثبوت ہی کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی
اور یہ الفاظ ان چارون حدیثون مین موجود ہین لیکن جناب شیخ عبد الحق محدث دہلوی مترجم مشکوۃ نے باوجود
اسکے کہ اس حدیث کے لکھنے کے بعد یہ لکھدیا ہے کہ رواہ الترمذی ۲۰ ہمراہ فرید دیانت وامانت لفظ من بعدی
کو وہو کل مومن کے بعد سے حذف کر دیا ہے حالانکہ جامع ترمذی مین یہ لفظ موجود ہے کیون حضرات اہل سنت
وجماعت تدین اسی کو کہتے ہین اور اسلام اسی کا نام ہے کہ محض اس خوف سے کہ جناب شاہ ولایت کی امامت
وخلافت ثابت نہ ہو جاے لفظ من بعدی کہ جو منقول عنہ مین موجود ہے وہ نقل سے حذف کر دی جاے
حالانکہ یہ وہ مشکوۃ ہے کہ تمام دنیا کے سنی اسپر ایمان لاے ہوے ہین اور شریف کہتے کہتے سب کا منھ
خشک ہوتا ہے جب اس طرح کی معتبر کتابون مین ایسی تحریفات صریحہ موجود ہین اور اکابر علماے اہل سنت وجماعت کا
یہ حال ہے کہ اپنی ہی صحاح سے نقل کرنے مین ایسی تحریف اور خیانت کرتے ہین تو ہم بیچارے احمد الدین واعظ
اور اوسکے امثال کی تحریف وتبدیل وخیانت کی کیا شکایت کرین اگر جناب شاہ صاحب حق جل وعلے وخاتم
الانبیا وکلام خدا وروز جزا وسزا پر ایمان رکھتے اور اسکا اونکو یقین نہ تھا کہ ومن یغلل یات
بما غل یوم القیمۃ تو اسکا بھی اونھون نے خیال کیا کہ ان اللہ لا یہدی کید الخائنین جامع الترمذی
موجود ہے اور تمام عالم مین معروف و مشہور و متداول ہے ہر شخص علماے شیعہ مین سے اوسکی طرف رجوع کرکے
نقل کا اصل سے مقابلہ کریگا اور یہ خیانت اوسپر ظاہر ہوگی تو وہ کیا کہیگا اور کیونکر کوئی شخص ایسے دام کید و مکر مین

کہ جو اوس من بیت العنکبوت ہی گرفتار ہوگا ولکن اذا لم تستحی فاصنع ما شئت شاید کوئی صاحب کہیں کہ یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ مترجم کا قصور ہے شاید کہ جامع مشکوۃ نے یہ خیانت کی ہو تو ہم کہینگے کہ قرینہ تو اسی کا مقتضی ہے کہ شاہ صاحب نے اپنے ترجمے کی تصحیح کے لیے اصل متن میں سے لفظ من بعدی حذف کر دی ہے علاوہ اسکے شاہ صاحب ایسے نادان نہ تھے کہ جامع الترمذی پر مطلع نہ ہوے ہوں محدث کہلاتے تھے لیکن خیر یوں ہی سہی ہم اسپر بھی راضی ہیں لیکن اگر ہم جامع مشکوۃ کو کچھ کہینگے تو آپ اوس سے بھی ناراض ہوجیے گا کہ وہ بھی آپکے یہاں کے علماے اعلام میں سے ہیں

اب شروع ہوتا ہے ہم اثبات قول جناب رسول خدا میں ہذا علی اخی ووصیی ووارث علمی و خلیفتی علی امتی

یعنی یہ علیؑ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور یاد رکھنے والا ہے میرے علم کا اور میرا خلیفہ ہے میری امت پر انتہی اس کلام معجز نظام میں چار لفظیں ہیں لہذا ہر لفظ کا ثبوت ہم علیحدہ بیان کرتے ہیں

پہلے لفظ اخی کا ثبوت سنیے ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق محدث دہلوی مطبوعہ مطبع نولکشور کے جلد چہارم ص ۷۷۶ میں یہ عبارت ہے وعن ابن عمر قال آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین اصحابہ گفت ابن عمر برادری داد آنحضرت میان یاران خود و میان ہر دو کس یکدیگر وعقد مودت واخوت بست واین بعد از پنج ماہ از قدوم مدینہ بود فجاء علی تدمع عیناہ پس آمد علی رضی اللہ عنہ درحالیکہ اشک میریزد ہر دو چشم او فقال پس گفت علیؑ آخیت بین اصحابک برادری دادی میان یاران خود ولم تواخ بینی وبین احد و برادری ندادی میان من و میان ہیچ یکے فقال رسول اللہ پس گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ تو برادر منی در دنیا و آخرت ترا بہ چہ حاجت و مناسبت کہ بدیگرے برادری دہم و نیز کتاب کنز العمال جزء ساوس مطبوعہ مطبع حیدرآباد کے ص ۳۹۰ میں ہے (مسند زید بن ابی اوفی) لما آخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ قال علی لقد ذہب روحی وانقطع ظہری حین رایتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فان کان ہذا من سخط علی فلک العتبی والکرامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول اللہ

قال ماورث الانبیاء من قبلی قال ماورث الانبیاء من قبلک قال کتاب ربہم وسنۃ نبیہم وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی رحم فی کتاب مناقب علی)

ترجمہ جسوقت کہ مواخاۃ کی نبیؐ نے اپنے اصحاب میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی قرار دیا) تو کہا علیؑ نے کہ تحقیق میری جان نکل گئی اور میری کمر ٹوٹ گئی جسوقت کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کیا وہ میرے ساتھ نکیا پس اگر غضب کے سبب سے ہی ہے میرے اوپر تو آپکے لیے عفو ہے اور بخشش ہے پس فرمایا رسول خدا نے قسم ہے اوسکی کہ جسنے مجھکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں نے نہیں موخر کیا تجھکو مگر اپنے نفس کے لیے اور تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے سوا اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور تو میرا بھائی ہے اور میرا وارث ہے کہا علیؑ نے کہ کیا میراث میں لونگا میں آپ سے اے رسول خدا آپ نے جواب دیا کہ جو کچھ میراث میں لیا ہے انبیا نے مجھسے پیشتر کہا علیؑ نے کہ کیا میراث میں لیا ہے انبیا نے آپسے پیشتر فرمایا رسول خدا نے کہ کتاب اونکے پروردگار کی اور سنت اونکے نبی کی اور تو میرے ساتھ ہوگا میرے مکان میں بہشت میں ساتھ میری بیٹی فاطمہ کے اور تو میرا بھائی ہے اور میرا رفیق ہے انتہی جو حدیث کہ ہمنے اسی کنز العمال کے ص ۳۹۵ سے ثبوت سبقت اسلام میں نقل کی ہے ونیز اس حدیث سے ایک فائدہ جلیلہ یہ حاصل ہوا کہ سنی جو حدیث منزلت میں گفتگو کرتے تھے وہ منقطع ہوگئی یعنی وہ لوگ کہتے تھے کہ جناب رسول خدا جب معرکہ تبوک میں تشریف لیگئے تو حضرت علیؑ کے باب میں آپنے یہ ارشاد فرمایا پس آپ حضرت ہارون سے من جمیع الوجوہ مشابہ نہ تھے بلکہ ایک وقت خاص کے لیے یہ فرمایا تھا کہ حضرت علیؑ کو اپنے اہل وعیال میں اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا اب ہمسے حضرات سنیہ بتائیں کہ اس حدیث میں کہ جو انکے خلیفہ ثانی صاحب سے منقول ہے توقیت کہاں ہے پس ثابت ہوگیا کہ جناب امیرؑ کی منزلت جناب رسول خدا سے من جمیع الوجوہ مثل حضرت ہارون کے تھی حضرت موسے سے البتہ امر نبوت ممکن نہ تھا کہ جناب رسول خدا خاتم الانبیا ہیں اوسکو خود آپنے مستثنے فرمادیا ونیز اسی کتاب کنز العمال کے ص ۳۹۸ سے ۳۹۹ تک ہے (ایضا) عن سلیمن بن الربیع ثنا کادح بن رحمۃ الزاہدی ثنا مسعر بن کدام عن عطیہ عن جابر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول رایت علی باب الجنۃ مکتوب
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ترجمہ جابر سے باسناد مندرجہ متن منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا کو کہتے ہوئے سنا ہے
کہ مین نے بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے محمد رسول خدا کے
ہین علی بھائی رسول خدا کے ہین انتہی ہر چند کہ اس امر کا کوئی کافر بھی انکار نہین کرسکتا کہ حضرت علی مرتضے
جناب رسول خدا کے چچازاد بھائی تھے لیکن پوچھنا یہ ہے کہ جو فضیلت اونکے لیے ان احادیث سے ثابت
ہوتی ہے وہ جناب رسول خدا کے اور نہ امام کے لیے ثابت نہین ہے اور مین نے بخوف طوالت
یہان انہین حدیثون پر اکتفا کی ہے ورنہ اور بہت سی حدیثین اس باب مین منقول و ماثور ہین اور سنیون کی
کتابون مین بکثرت موجود دوسرے لفظ اس کلام معجز نظام مین وصی ہے اور یہ اسقدر مشہور ہے
کہ ارباب لغت وصی کے معنون مین حضرت علی کا نام لکھدیتے ہین چنانچہ غیاث اللغات مطبوع
مطبع نولکشور کے جلد دوم ص ۲۳۲ مین لفظ وصی کے معنون مین یہ لکھا ہے وصی آنکہ
باو وصیت کردہ باشد و از لقب ہای ... باشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نیز کتاب مطالب السئول
فی مناقب آل رسول مصنفہ کمال الدین محمد بن طلحۃ القرشی شافعی مطبوع مطبع
جعفری کے ص ۲۳ مین ہے روی الامام الحافظ المذکور بسندہ فی حلیۃ عن انس
بن مالک قال قال رسول اللہ یا انس اسکب لی وضوء ثم قام فصلے
رکعتین ثم قال یا انس اول من یدخل علیک فی ہذا الباب امیر المومنین وسید المسلمین
وقائد الغر المحجلین خاتم الوصیین قال انس قلت اللہم اجعلہ رجلا من الانصار وکتمتہ اذ جاء علی
فقال من ہذا یا انس فقلت علی فقام مستبشرا فاعتنقہ ثم جعل یمسح عرق
وجہہ بوجہہ ویمسح عرق وجہ علی بوجہہ فقال علی یا رسول اللہ لقد
رأیتک صنعت بی شیئا ما صنعت بی قبل قال وما یمنعنی وانت تؤدی عنی وتسمعہم
صوتی وتبین لہم ما اختلفوا فیہ بعدی ترجمہ روایت کی ہے امام

حافظ مذکور (یعنی حافظ ابونعیم) نے اپنی سند سے کتاب حلیہ میں انس بن مالک سے کہ اونہوں نے کہا کہ فرمایا
رسول خدا نے کہ اے انس پانی دے مجھکو وضو کرنے کے لیے پھر آپ بعد وضو کرنے کے کھڑے ہوئے اور دو رکعت
نماز پڑھی بعد اوسکے فرمایا کہ اے انس پہلے جو شخص کہ تیرے اوپر داخل ہوگا اس دروازے سے وہ امیر المومنین
ہے اور سردار ہے مسلمانوں کا اور کھینچنے والا ہے اون لوگونکا کہ جنکے منہ اور ہاتھ اور پاؤں نورانی ہونگے بہشت کی
طرف اور خاتم ہے وصیوں کا انس نے کہا کہ میں نے دعا کی کہ بار خدایا کر دے تو اوسکو کوئی مرد انصار میں سے اور
اس بات کو میں نے پوشیدہ کیا کہ ناگاہ علی آئے پس پوچھا رسول خدا نے کہ یہ کون ہے اے انس پس میں نے
کہا کہ علی ہیں پس کھڑے ہوگئے جناب رسول خدا خوش ہوکے اور اونکو گلے سے لگا لیا بعد اوسکے اپنے منہ کے
پسینے کو علی کے منہ پر ملتے تھے اور علی کے منہ کے پسینے کو اپنے منہ پر ملتے تھے (یعنی اپنا منہ علی کے منہ پر ملتے تھے)
پس کہا علی نے کہ اے رسول خدا تحقیق میں نے آپ کو دیکھا کہ جو کچھ اسوقت آپ نے میرے ساتھ کیا وہ
اس سے پیشتر کبھی نہیں کیا تھا آپ نے جواب میں فرمایا کہ اس بات کرنے سے مجھکو کونسا امر مانع ہے حالانکہ تو
ادا کریگا احکام خدا کو میری طرف سے اور سنائیگا لوگوں کو میری آواز اور بیان کریگا تو اون لوگوں کے واسطے
اوس چیز کو کہ جسمیں وہ لوگ اختلاف کرینگے میرے بعد انتہی اس حدیث کے نقل کرنے سے چند فوائد
حاصل ہوئے اول یہ کہ علامہ محمد بن طلحہ شافعی نے یہ حدیث کتاب حلیۃ الاولیاء حافظ ابونعیم سے
نقل کی ہے پس سنیوں کے دو عالموں کی تصدیق اس حدیث کی بابت ثابت ہوگئی اور میں نے کتاب
حلیۃ الاولیاء سے مقابلہ کر لیا ہے نقل و منقول عنہ میں ایک حرف کا فرق نہیں ہے چونکہ میرے پاس یہ
کتاب یعنی ایک نسخہ قلمی ہے لہذا میں نے صفحے کا نمبر نہیں لکھا ترجمہ علی بن ابیطالب میں یہ حدیث بآسانی
ملسکتی ہے دوم یہ کہ لفظ امیر المومنین جو ہمارے بیان کے خطبہ خم غدیر میں ہے وہ اس حدیث سے بھی
ثابت ہوگئی اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب خود جناب رسول خدا نے دیا ہے مثل عمر وغیرہ کے حضرت
علی مرتضی نے یہ خطاب نہیں پایا ہے سوم یہ کہ فقط لفظ وصی نہیں بلکہ لفظ خاتم الوصیین ثابت ہوئی
اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ہر نبی نے اپنا وصی مقرر کیا ہے اور چونکہ جناب رسول خدا خاتم النبیین ہیں لہذا
علی مرتضی خاتم الوصیین ہیں چہارم یہ کہ لفظ سید المسلمین لفظ امیر المومنین دونوں اس خطبے میں موجود ہیں

اور اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جسکو خود جناب رسول خدا نے سب مومنوں کا امیر اور سب کا مولیٰ و سردار
فرمایا اسپر کوئی دوسرا امیر اور سردار نہیں ہو سکتا پس ثابت ہو گئی خلافت بلا فصل علی ابن ابیطالب اور
باطل ہو گئی امارت و خلافت غیر کی تعجب ہے کہ جو الفاظ کہ اس حدیث مبارک کے اخیر میں ہیں وہی
بھی خلافت اور امامت بلا فصل شاہ ولایت مآب پر بحسن وجوہ ثابت ہے اس سبب سے کہ جو شخص کہ رسول
بعد احکام خدا کو اوسکی جانب سے ادا کرے اور لوگوں کو رسول کی آواز سناوے اور امت کے اختلاف کی حالتیں
جو طرح ہوا اوسکو بیان کرے وہی بیشک و شبہہ خلیفہ برحق و امام معصوم ہے مگر اسکا حضرات سنیہ و ارباب
نواصب تم لوگ ہماری کس کس دلیل و بیان و حجت بالغہ کی تکذیب کروگے حالانکہ یہ سب جانب اللہ و جناب
رسول ہیں فبای الاء ربکما تکذبان باقی ثبوت اس لفظ وعی کا اثبات لفظ چہارم یعنی تلقی میں
ہو چکا ہے ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا تیسری لفظ اس کلام معجز
نظام میں واعی علمی ہے یعنی علی یاد رکھنے والا میرے علم کا ہے اور اس لفظ کے ثبوت میں خود کلام الٰہی
ناطق ہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے سورہ الحاقہ میں فرمایا ہے وتعیہا اذن واعیۃ یعنی تاکہ یاد
رکھیں اس نصیحت کو ایسے کان کہ جو سننے والے اور یاد رکھنے والے ہیں یعنی اکثر تفاسیر اہل سنت و جماعت
سے ثابت ہے کہ اس آیہ وافی ہدایہ میں اذن واعیہ سے مراد گوش مبارک علی ابن ابیطالب ہیں چنانچہ تفسیر
در منثور جزء سادس مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۶۰ میں ہے اخرج سعید
بن منصور وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن مکحول قال لما
نزلت وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی ان
یجعلہا اذن علی قال مکحول فکان علی یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم شیئا فنسیتہ واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم والواحدی وابن مردویہ
وابن عساکر وابن النجار عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی ان اللہ امرنی ان ادنیک ولا اقصیک وان اعلمک وان
تعی وحق لک ان تعی فنزلت ہذہ الآیۃ وتعیہا

اذن واعیہ واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ امرنی ان ادنیک واعلمک لتعی فانزلت ھذہ الآیۃ وتعیھا اذن واعیۃ فانت اذن واعیۃ لعلمی

ترجمہ نکالا ہے اس حدیث کو سعید بن منصور نے اور ابن جریر نے اور ابن المنذر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے مکحول سے کہ اوسنے کہا کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت وتعیھا اذن واعیہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین نے سوال کیا ہی اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ گردانے اون کانون کو کہ جنکی صفت اس آیت مین ہے کان علی کے مکحول نے کہا ہے کہ علی کہتے تھے کہ مین نے کوئی بات رسول خدا سے نہین سنی کہ جسکو بھول گیا ہون اور نکالا ہی اس حدیث کو ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نے اور واحدی نے اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے اور ابن النجار نے بریدہ سے کہ اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے علی سے کہ تحقیق اللہ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین تجھکو نزدیک کرون اور دور نکرون اور تجھکو تعلیم کرون (یعنی ایسی باتین سکھلاؤن کہ اونسے قرب حق سبحانہ وتعالی حاصل ہو) اور تو یاد رکھے اور حق ہے تیرا یاد رکھنا پس نازل ہوئی یہ آیت وتعیھا اذن واعیہ اور نکالا ہے ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین علی سے کہ اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اے علی تحقیق اللہ نے حکم دیا ہے مجھکو کہ نزدیک کرون مین تجھکو اور علم عطا کرون مین تجھکو تاکہ یاد رکھے تو پس نازل ہوئی یہ آیت وتعیھا اذن واعیہ پس تیرے کان سننے والے ہین اور تو یاد رکھنے والا ہے میرے علم کا۔ تفسیر نیشاپوری جلد سوم مطبوعہ [1] مین اس آیہ کریمہ کے تحت تفسیر مین ہے عن النبی انہ قال لعلی عند نزول الآیۃ سئلت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذالک وما کان لی ان انسی ترجمہ نبی سے منقول ہو کہ آپ نے اس آیت کے نازل ہونے کے وقت علی سے فرمایا کہ سوال کیا ہے مین نے اللہ سے اس بات کا کہ گردانے اون کانون کو کہ جنکی صفت اس آیت مین ہے تیرے کان اے علی فرمایا علی نے کہ پس مین بعد اسکے کوئی بات نہین بھولا اور مین بھول نہین سکتا ہون چوتھی لفظ اس کلام معجز نظام مین تا نفی ہے اب اسکا

[1] اس تفسیر کی اس جلد سوم مین صفحون کے سنہ کا نشان نہین ہے اس سبب سے مجبوری نہین لکھا گیا اور مطبع کا نام بھی نہین لکھا ہے ۱۲

ثبوت گوش دل سے سنیئے اور پڑھا ہے کہ جب یہ ثابت ہوگیا تو کوئی امر مابہ النزاع باقی نہ رہا الا ان یکون فی اذانکم وقرا تفسیر معالم التنزیل جلد ثالث مطبوعہ مطبع فتح الکریم واقع بمبئی کے ص ۷ میں تفسیر آیہ وانذر عشیرتک الاقربین ع میں لکھا ہے روے

محمد بن اسحق عن عبد الغفار بن القاسم عن المنهال بن عمرو عن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب عن عبد اللہ بن عباس عن علی بن ابی طالب قال لما نزلت ہذہ الایۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ ص فقال یا علی ان اللہ یامرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت بذالک ذرعا وعرفت انی متی اناد یہم بہذا الامر اری منہم ما اکرہ فصمت علیہا حتی جاءنی جبرئیل فقال لی یا محمد الا تفعل ما تومر یعذبک ربک فاصنع لنا صاعا من طعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملا لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب حتی ابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم لہ وہم یومئذ اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونہ فیہم اعمامہ ابو طالب وحمزۃ والعباس رضی اللہ عنہما وابو لہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی صنعت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ ص حذیۃ من اللحم فشقہا باسنانہ ثم القاہا فی نواحی الصحفۃ ثم قال خذوا باسم اللہ فاکل القوم حتی ما لہم بشیء حاجۃ وایم اللہ ان کان الرجل الواحد منہم لیاکل مثل ما قدمت لجمیعہم ثم قال اسق القوم فجئتہم بذلک العس فشربوا حتی رووا جمیعا وایم اللہ ان کان

ظاہر اسماعیل بن ہوا کہ یہ لفظ ا... کاتب نے غلطی سے اذی لکھ دیا ہے ۱۲ منہ ۔ حذیہ بالکسر پارہ گوشت و دانہ بریدہ و ایضا بالضم پارہ گوشت ۱۲ منہ

الرجل الواحد منهم یشرب مثله فلما اراد رسول الله ان یکلمهم بدره ابو لهب
فقال سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمهم رسول الله فقال الغد یا علی ان
هذا الرجل قد سبقنی الی ما سمعت من القوم[1] فتفرق القوم قبل ان اکلمهم فعد لنا من الطعام
مثل ما صنعت ثم اجمعهم ففعلت ثم جمعتهم ثم دعانی بالطعام فقربته ففعل کما فعل بالامس
فاکلوا وشربوا ثم تکلم رسول الله فقال یا بنی عبد المطلب انی قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرة وقد امرنی
الله تعالی ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علی امری هذا ان یکون اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاحجم القوم عنها
جمیعا فقلت وانا اصغرهم سنا یا نبی الله انا وزیرک علیه قال فاخذ برقبتی فقال ان هذا اخی ووصیی وخلیفتی
فیکم فاسمعوا له واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون لابی طالب قد امرک ان تسمع لعلی وتطیع ترجمہ علی بن ابیطالب سے باسناد
مندرجہ متن مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جسوقت یہ آیت رسول خدا پر نازل ہوئی ترجمہ آیت اور ڈرا تو
اپنے عزیزون کو کہ جو قریب ترہین انتہی بلایا مجھکو رسول خدا نے اور فرمایا کہ یا علی تحقیق اللہ مجھکو حکم دیتا ہے
کہ مین اپنے عزیز و اقارب کو ڈراؤن (یعنی اونکے اوپر تبلیغ رسالت کرون) پس مین اس سبب سے دل تنگ
ہوگیا اور مین نے جانا کہ جسوقت مین اون لوگون کو اس امر کیطرف بلاؤنگا تو اونسے ایسی بات دیکھونگا
کہ مجھکو بُری معلوم ہوگی پس مین نے سکوت اختیار کیا یہانتک کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھسے کہا
کہ یا محمد جو کچھ کہ تجھکو حکم ہوا ہے اگر تو اوسکو نہ بجا لائیگا تو تیرا پروردگار تجھکو عذاب کریگا پس تیار کر تو ای علی ہمارے
واسطے ایک صاع کہانے کا اور اوسکے اوپر بکری کی ایک ران اضافہ کر اور بھر لا تو واسطے ہمارے ایک
پیالہ دودھ کا بعد اوسکے جمع کر دے تو میرے پاس اولاد عبد المطلب کو تاکہ پہونچا دون مین اون لوگون کو
وہ امر جسکے ساتھ مین مامور ہوا ہون پس کیا مین نے جو کچھ کہ مجھکو رسول خدا نے حکم دیا تھا بعد اوسکے اون لوگون کو
آپکے پاس بلایا اور وہ لوگ اوسدن چالیس مرد تھے ایک کم یا زیادہ اونہین لوگون مین آپکے کئی چچا بھی تھے
ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب جسوقت کہ یہ لوگ آپکے پاس مجتمع ہوئے تو آپنے
مجھکو حکم دیا کہ جو کھانا مین نے تیار کیا ہے اوسکو لے آؤن پس مین اوسکو لایا پس جب مین نے رکھا تو

[1] ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ من القول ہے کاتب نے غلطی سے من القوم لکھدیا ہے ۱۲ منہ

رسول خدا نے ایک ٹکڑا گوشت کا لیکے اپنے دندان مبارک سے کاٹا بعد اوسکے پیالے مین ڈالدیا پھر فرمایا کہ شروع کرو تم لوگ خدا کے نام کی برکت سے پس کھایا سب لوگون نے یہانتک کہ اونکو کسی چیز کی ضرورت باقی نہی (یعنی سیر ہوگئے) اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اون لوگون مین سے کل کھانا کہ جو مین سب کے واسطے لایا تھا کھا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ پلاؤ تب لوگون کو پس مین دودھ کا پیالہ لایا اور لوگون نے پیا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اون لوگون مین سے اوتنا دودھ پی سکتا تھا پس جس وقت کہ ارادہ کیا رسول خدا نے کہ اون لوگون سے کلام کرین تو سبقت کی ابولہب نے اور کہا کہ تم لوگون پر تمہارے صاحب (یعنی محمدؐ) نے جادو کردیا ہے پس متفرق ہوگئی قوم اور رسول خدا نے اون لوگون سے کچھ کلام نکیا پس دوسرے دن صبح کو مجھسے فرمایا کہ ای علی اس شخص نے (یعنی ابولہب نے) مجھسے اوپر سبقت کی اوس بات کی طرف کہ جو تو نے سنی پس متفرق ہوگئے لوگ قبل اسکے کہ مین اون سے کچھ کلام کرتا پس ہمارے واسطے تو اونکا کھانا پھر مہیا کردے بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کردے پس مین نے ایسا ہی کیا بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کردیا پس رسول خدا نے مجھسے کھانا طلب فرمایا پس مین وہ لایا اور رسول خدا نے جو کچھ کل کیا تھا وہی اوس روز بھی کیا پس سب نے کھایا اور پیا بعد اوسکے رسول خدا نے کلام شروع کیا اور فرمایا کہ ای اولاد عبدالمطلب مین تمہارے پاس دنیا و آخرت کی نیکی کو لایا ہون اور تحقیق مجھکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ مین تمکو اوسکی طرف بلاؤن پس کون شخص تم لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے اور وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہوگا تم لوگون مین پس اعراض کیا سب نے اس امر سے پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے چھوٹا تھا کہ ای رسول خدا مین آپکا وزیر ہون اس امر پر علی ابن ابیطالب فرماتے ہین کہ پس رسول خدا نے میری گردن مین ہاتھ ڈالدیا اور فرمایا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس اسکا کہنا مانو اور اسکی اطاعت کرو پس سب لوگ کھڑے ہوگئے ہنسی کرتے ہوئے اور ابوطالب سے کہتے تھے کہ تمکو محمدؐ نے حکم دیا ہے کہ علی کا کہنا مانو اور اطاعت کرو

ونیز کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۳۹۷ مین ہے

عن علیؑ قال لما نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانذر عشيرتك الاقربين دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا علي

ان اللّٰہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت بذلک ذرعا وعرفت
انی مهما انادیهم بهذا الامر اری منهم ما اکره فصمت علیها حتی جاءنی
جبرئیل فقال یا محمد انک ان لم تفعل ما تومر به یعذبک ربک فاصنع لی صاعا
من طعام واجعل علیه رجل شاة واجعل لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی
عبد المطلب حتی اکلمهم وابلغ ما امرت به ففعلت ما امرنی به ثم دعوتهم وهم
یومئذ اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونه فیهم اعمامه ابو طالب و
حمزة والعباس وابو لهب فلما اجتمعوا الیه دعانی بالطعام الذی صنعته
لهم فجئت به فلما وضعته تناول النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم جذبة من اللحم
فشقها باسنانه ثم القاها فی نواحی الصحفة ثم قال کلوا بسم اللّٰہ فاکل
القوم حتی نهلوا عنه ما نری الا اثار اصابعهم واللّٰہ ان کان الرجل الواحد
منهم لیاکل مثل ما قدمت لجمیعهم ثم قال اسق القوم یا علی فجئتهم بذلک
العس فشربوا منه حتی رووا جمیعا وایم اللّٰہ ان کان الرجل منهم لیشرب مثله
فلما اراد النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ان یکلمهم بدره ابو لهب الی الکلام
فقال لقد سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمهم النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم
فلما کان الغد فقال یا علی ان هذا الرجل قد سبقنی الی ما سمعت من القول فتفرق
القوم قبل ان اکلمهم فعد لنا مثل الذی صنعت بالامس من الطعام والشراب
ثم اجمعهم لی ففعلت ثم جمعتهم ثم دعانی بالطعام فقربته ففعل به کما فعل
بالامس فاکلوا وشربوا حتی نهلوا ثم تکلم النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال
یا بنی عبد المطلب انی واللّٰہ ما اعلم شابا فی العرب جاء قومه
بافضل مما جئتکم به انی قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرة

---

[a] جذیہ بکسر جاء مہملہ و ذال معجمہ پارہ گوشت دراز بریدہ و لقمہ ۱۲ منہ

وقد امرنی اللّٰہ ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی علی امری
ھذا فقلت وانا احدثھم سنّا وارمصھم عینا واعظمھم بطنا
واحمشھم ساقا انا یا نبی اللّٰہ اکون وزیرک علیہ فاخذہ
برقبتی فقال ان ھذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم
فاسمعوا لہ واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون
لابی طالب قد امرک ان تسمع وتطیع بعلی ابن اسحاق
وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابونعیم ھق معا فی
الدلائل ۱۲

ترجمہ علی سے مروی ہے کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت رسول خدا پر وانذر عشیرتک الاقربین بلایا مجھکو رسولخدا نے اور فرمایا کہ ای علی تحقیق اللہ نے مجھکو حکم دیا ہے اس بات کا کہ ڈراؤن مین اپنے عزیزون کو جو قریب ترین پس اسکی سبب سے مین دلتنگ ہوا اور مین نے جانا کہ جسوقت مین اون لوگون کو بلاؤنگا واسطے اس امر کے (یعنی اسلام کی) تو اونسی ایسی بات دیکھونگا کہ جو مجھکو مکروہ معلوم ہوگی پس مین نے اس بات پر سکوت کیا یہانتک کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ ای محمد اگر تو نہ بجا لائیگا اوس امر کو جسکے ساتھ مامور ہوا ہے تو تیرا پروردگار تجھکو عذاب کریگا پس اے علی میرے واسطے ایک صاع کھانے کا تیار کر اور اوسکے اوپر ایک ران بکری کی اضافہ کر اور ہمارے واسطے ایک پیالہ دودھ کا لا بعد اوسکے جمع کر دے میرے پاس اولاد عبد المطلب کو کہ مین اونسے کلام کرون اور جس امر کے ساتھ کہ مین مامور ہوا ہون وہ پہونچا دون پس جو کچھ کہ مجھسے رسولخدا نے فرمایا وہ مین بجا لایا بعد اوسکے اون لوگون کو مین نے بلایا اور وہ لوگ اوسدن چالیس مرد تھے ایک زیادہ یا کم اونھین مین آپ کے کئی چچا بھی تھے ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب پس جسوقت کہ وہ لوگ آپ کے پاس مجتمع ہوئے تو آپ نے مجھسے وہ کھانا طلب کیا کہ جو مین نے اون لوگون کے لیے تیار کیا تھا پس مین اوسکو لایا پس جسوقت کہ مین نے وہ کھانا رکھا تو نبی نے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور اوسکو اپنے دانتون سے کاٹا پھر اوسکو پیالے مین رکھدیا بعد اوسکے فرمایا کہ بسم اللہ کھاؤ تم پس کھایا قوم نے یہانتک کہ سب سیر ہو گئے ہم فقط اون لوگون کی اونگلیون کے نشان دیکھتے تھے واللہ جسقدر کھانا کہ مین نے سب کے

لیے لایا تھا وہ ایک مرد اون لوگون مین سے کھا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ یا ای علی قوم کو پس مین نے پیالہ دودہ کا لایا اور اون لوگون نے اوسمین سے پیا یہانتک کہ سب سیراب ہوگئے اور قسم ہے خدا کی کہ ایک مرد اوسمین سے اوتنا دودہ پی سکتا تھا پس جسوقت کہ ارادہ کیا نبیؐ نے اون لوگون سے کلام کرنیکا تو ابولہب نے کلام کرنے مین آپ کی اوپر سبقت کی اور کہا کہ تحقیق جادو کردیا تمپر تمہارے صاحب نے پس متفرق ہوگئے لوگ اور نبیؐ نے اونسے کلام نکیا پس جب دوسرے دن صبح ہوے تو آپنے فرمایا کہ یا علی اوس شخص نے میرے اوپر سبقت کی اوس بات کیطرف کہ جو تونے سُنی اور لوگ میرے کلام کرنیکے پیشتر متفرق ہوگئے پس جسقدر کھانا اور دودہ کہ تو کل لایا تھا اوسیقدر آج بھی لے آ بعد اوسکے لوگونکو میرے پاس جمع کردے پس مینے ایسا ہی کیا بعد اوسکے اون لوگون کو جمع کردیا بعد اوسکے آپنے مجھسے کھانا طلب فرمایا مین اوسکو نزدیک لایا پس آپنے جو کچھ کہ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا پس سبنے کھایا اور پیا یہانتک کہ سیر ہوگئے بعد اوسکے کلام کیا نبیؐ نے اور فرمایا کہ ای اولاد عبد المطلب تحقیق واللہ مین نہین جانتا ہون کسی جوان کو عرب مین کہ اپنی قوم کے پاس کوئی چیز اس سے بہتر لایا ہو کہ جو مین تمہارے پاس لایا ہون تحقیق مین تمہارے پاس نیکی دنیا و آخرت کی لایا ہون اور تحقیق مجھکو حکم دیا ہے اللہ نے اس بات کا کہ مین تمکو اوسکی طرف دعوت کرون پس کون تم مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون مین اون سب سے زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا ای رسول خدا آپکا وزیر اس امر پر پس آپنے میری گردن مین ہاتھ ڈالدیے اور فرمایا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہوگئے لوگ ضحکہ کرتے ہوئے اور ابوطالب سے کہتے تھے کہ تمکو محمدؐ نے حکم دیا ہے کہ علیؑ کے حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو نیز تاریخ کامل علامہ ابن اثیر جزری مطبوع مطبع دار الطباعۃ مصر جلد دوم کے ص ۲۲ مین ہے

وقال علی بن ابیطالب لما انزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت ذرعاو

وعلمت انی متی اباد رهم بهذا الامر اری منهم ما اکره فصمت علیه حتی جاءنی
جبرئیل فقال یا محمد الا تفعل ما تومر به یعذبک ربک فاصنع لنا صاعا من
طعام واجعل علیه رجل شاة واملأ لنا عسا من لبن واجمع لی بنی عبد المطلب
حتی اکلمهم وابلغهم ما امرت به ففعلت ما امرنی به ثم دعوتهم وهم
یومئذ اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونه فیهم اعمامه ابوطالب
وحمزة والعباس وابولهب فلما اجتمعوا الیه دعانی بالطعام الذی صنعته
لهم فلما وضعته تناول رسول الله صلی الله علیه وسلم حذیة من اللحم فشقها
باسنانه ثم القاها فی نواحی الصحفة ثم قال خذوا باسم الله فاکل القوم
حتی ما لهم بشیء من حاجة وما اری الا مواضع ایدیهم وایم الله الذی
نفس علی بیده ان کان الرجل الواحد منهم لیاکل ما قدمت لجمیعهم
ثم قال اسق القوم فجئتهم بذلک العس فشربوا منه حتی رووا
جمیعا وایم الله ان کان الرجل الواحد لیشرب مثله فلما اراد رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان یکلمهم بدره ابولهب الی الکلام فقال لهدما
سحرکم به صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمهم صلی الله علیه وسلم
فلما کان الغد قال یا علی ان هذا الرجل سبقنی الی ما سمعت من القول فتفرقوا
قبل ان اکلمهم فعد لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم اجمعهم الی ففعل
مثل ما فعل بالامس فاکلوا وسقیتهم ذلک العس فشربوا حتی رووا جمیعا
وشبعوا ثم تکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بنی عبد المطلب انی والله ما
اعلم شابا فی العرب جاء قومه بافضل مما قد جئتکم به قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرة
وقد امرنی الله تعالی ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علی هذا الامر علی ان یکون اخی ووصیی
وخلیفتی فیکم فاحجم القوم عنها جمیعا وقلت وانی لاحدثهم سنا وارمصهم عینا واعظمهم

بطنا واحدتهم ساقا انا یا نبی الله اکون وزیرک علیه فاخذ برقبتی ثم قال ان هذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوا قال فقام القوم یضحکون فیقولون لابیطالب قد امرت ان تسمع لابنک وتطیع ؛

ترجمہ اور فرمایا ہے علیؑ نے کہ جسوقت نازل ہوئی آیت وانذر عشیرتک الاقربین بلایا مجھکو نبیؐ نے اور فرمایا کہ ای علیؑ تحقیق اللہ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ ڈراؤن مین اپنے عزیزون کو کہ جو قریب تر ہین پس دلتنگ ہوا مین اور جانا مین نے کہ جسوقت مین اون لوگون کے سامنے یہ امر پیش کرونگا تو اونسے ایسی بات دیکھونگا کہ جو مجھکو مکروہ معلوم ہوگی پس مین نے اس بات پر سکوت کیا یہانتک کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ ای محمدؐ اگر تو نہ بجالائیگا اوس امر کو کہ جسکے ساتھ مامور ہوا ہے تو تیرا پروردگار تجھکو عذاب کریگا پس ہمارے واسطے ایک صاع کھانا تیار کر اور اوسکے اوپر ایک ران بکری کی اضافہ کر اور ہمارے واسطے ایک پیالہ دودہ کا بھر لا اور اولاد عبدالمطلب کو میرے پاس جمع کر دے کہ مین اونسے کلام کرون اور جس امر کے ساتھ مامور ہوا ہون وہ اونکو پہونچا دون پس جو کچھ کہ مجھسے رسول خدا نے فرمایا وہ مین بجالایا بعد اوسکے اون لوگون کو مین نے بلایا اور وہ لوگ اوسدن چالیس مرد تھے ایک زیادہ یا کم اونھین مین آپکے کئی چچا بھی تھے ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب پس جسوقت کہ وہ لوگ آپکے پاس مجتمع ہوے تو آپنے مجھسے وہ کھانا طلب کیا جو مین نے اون کے لیے تیار کیا تھا پس جسوقت کہ وہ کھانا مین نے رکھا تو رسول خدا نے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور اوسکو اپنے دانتونسے کاٹا پھر اوسکو پیالے مین رکھدیا بعد اوسکے فرمایا کہ شروع کرو تم ساتھ برکت نام خدا کے پس کھایا قوم نے یہانتک کہ اونکو کچھ حاجت باقی نرہی اور مین فقط اون لوگون کے ہاتھونکے پڑنے کا مقام دیکھتا تھا اور قسم ہے اوسی اللہ کی کہ جان علیؑ کی اوسکے دست قدرت مین ہے کہ جسقدر رکھا مین اون سب کے لیے لایا تھا وہ ایک مرد اون لوگون مین سے کھا سکتا تھا بعد اوسکے فرمایا کہ پلا اے علیؑ قوم کو پس مین وہ پیالہ دودہ کا لایا اور اون لوگون نے اوس مین سے پیا یہانتک کہ سب سیراب ہوگئے اور قسم ہے اللہ کی کہ ایک مرد اوتنا دودہ پی سکتا تھا پس جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خداؐ نے اون لوگون سے کلام کرنیکا تو ابولہب نے کلام کرنے مین آپکے اوپر سبقت کی اور کہا کہ شاید جادو کر دیا ہے تم پر اس کھانے نے تمھارے صاحب نے پس متفرق ہوگئے لوگ اور نہ کلام کیا اونسے

اون حضرت نے پس جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یا علی اس شخص نے میرے اوپر سبقت کی
اوس بات کیطرف کہ جو تونے سنی اور لوگ میرے کلام کرنے کے پیشتر متفرق ہو گئے پس جسقدر رکھانا کہ تو نے دیا
تھا اوسیقدر آج بھی ہمارے واسطے لے آ بعد اوسکے اون لوگون کو میرے پاس جمع کر دے پس جب یہ سب ہو گیا
تو آپ نے جو کچھ کہ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا پس سب نے کھانا کھایا اور مین نے اون لوگون کو دودھ کا پیالہ پلایا
یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہو گئے اور سیر ہو گئے بعد اوسکے کلام کیا رسول خدا نے اور فرمایا کہ اے اولاد عبد المطلب تحقیق قسم خدا کی
مین نہین جانتا ہون کسی جوان کو عرب مین کہ اپنی قوم کے پاس کوئی چیز اس سے بہتر لایا ہو کہ جو مین تمہارے پاس لایا ہون
تحقیق مین تمہارے پاس لایا ہون نیکی دنیا و آخرت کی اور تحقیق مجھکو حکم دیا ہے اللہ تعالی نے اس بات کا کہ مین تمکو
اوسکی طرف دعوت کرون پس کون شخص تم مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہے اس بنا پر کہ وہ
میرا بھائی ہو اور وصی ہو اور خلیفہ ہو تم لوگون مین پس اعراض کیا سب لوگون نے اس سے اور مین نے کہا
حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھون مین اون سب سے زیادہ ردگی تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا
اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا اے رسول خدا آپکا وزیر اس امر پر پس آپنے میری گردن مین
ہاتھ ڈالدیے بعد اوسکے فرمایا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم
اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہو گئے لوگ مضحکہ کرتے ہوئے اور کہتے تھے ابو طالب سے کہ تم کو محمد نے
حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کے حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو و نیز تاریخ ابو الفدا جلد ثانی مطبوع مطبع
لیڈن کے صفحہ ۱۳۰ سے ۱۳۴ تک یہ عبارت ہے چونکہ اس کتاب مین انگریزی عبارت بھی لکھی ہے
لہذا اسکے صفحون کا شمار بائین طرف سے ہے ناظر کو اسکا خیال رہے وکانت دعوة رسول اللہ
الی الاسلام سرا ثلاث سنین ثم بعدہا امر اللہ رسولہ باظہار
الدعوة ولما نزل وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی ص علیا فقال
اصنع لنا صاعا من طعام واجعل علیہ رجل شاة واملا لنا عسا
من لبن واجمع لی بنی عبد المطلب حتی ابلغہم ما امرت بہ ففعل ما امرہ
ودعاہم وہم اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصون فیہم

اعمامہ ابوطالب وحمزۃ والعباس واحضر علیؑ الطعام فاکلوا حتی شبعوا وقال علیؑ لقد کان الرجل لیاکل جمیع ما شبعوا اکلہم منہ فلما فرغوا من الاکل واراد النبیؐ ان یتکلم بدرہ ابولہب الی الکلام فقال لشد ما سحرکم صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمہم رسول اللہ ص فقال رسول اللہ ص لعلیؑ قد رایت کیف سبقنی ھذا الرجل الی الکلام فاصنع لنا فی غد کما صنعت الیوم وادعہم ثانیا فصنع علیؑ فی الغد کذلک فلما اکلوا وشربوا اللبن قال لہم رسول اللہ ما اعلم انسانا فی العرب جاء قومہ بافضل مما جئتکم بہ قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرۃ فقد امرنی اللہ تعالی ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی علی ھذا الامر علی ان یکون اخی ووصیی فیکم فاحجم القوم جمیعا فقال علیؑ قلت وانی لاحدثہم سنا وارمدہم عینا واعظمہم بطنا واحمشہم ساقا انا یا نبی اللہ اکون وزیرک علیہم فاخذ رسول اللہ برقبۃ علیؑ وقال ان ھذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون لابی طالب قد امرک ان تسمع لابنک وتطیع

ترجمہ اور دعوت رسول خدا کی اسلام کیطرف تین برس تک پوشیدگی کے ساتھ تھی پھر بعد اوسکے اللہ نے اپنے رسول کو اظہار دعوت کا حکم دیا اور جسوقت کہ نازل ہوئی یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین بلایا نبیؐ نے علیؑ کو اور فرمایا کہ ہمارے لیے ایک صاع کھانا تیار کرو اور ایک ران بکری کی اوسپر اضافہ کرو اور ایک پیالہ دودھ کا بھر لاؤ اور اولاد عبد المطلب کو میرے پاس جمع کرو کہ میں اونسے کلام کرون اور جس امر کے ساتھ کہ مامور ہوا ہون وہ اونکو پہونچا دون پس جو کچھ کہ رسولخدا نے فرمایا وہ علیؑ بجالائے اور اون لوگون کو بلا دیا اور وہ لوگ چالیس مرد تھے ایک زیادہ یا کم اونھین میں آپکے کئی چچا بھی تھے ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور علیؑ نے کھانا حاضر کیا پس سب نے کھایا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور علیؑ نے کہا ہے کہ جسقدر کھانے سے کہ سب لوگ سیر ہوگئے اوسکو ایک شخص کھا سکتا تھا پس جسوقت کہ کھانے سے فرغت پائی اور نبیؐ نے ارادہ کیا کہ کچھ کہیں تو ابولہب نے کلام کیطرف سبقت کی اور کہا کہ تمہارے صاحب نے تمہارے اوپر سخت جادو کر دیا پس متفرق ہوگئے لوگ اور رسولخدا اون لوگون سے کچھ کہنے نپائے پس فرمایا رسولخدا نے علیؑ سے

ف۔ رحم عنہ بار لپیٹا زانداں ہو منہ ۱۲ احمش پتلا ہوا مرد باریک ساق ۱۲ منہ

کہ تونے دیکھا کہ اس شخص نے کلام کرنے مین میرے اوپر کیسی سبقت کی پس تو میرے واسطے کل بھی اسی قدر کھانا تیار کر دینا کہ جتنا آج کیا تھا اور اون لوگون کو پھر دوبارہ جمع کر دینا پس دوسرے دن بھی علیؑ نے ایسا ہی کیا پس جسوقت کہ وہ لوگ کھانا کھا چکے اور دودھ پی چکے تو رسول خداؐ نے اون لوگون سے فرمایا کہ مین عرب مین کسی آدمی کو نہین جانتا ہون کہ اپنی قوم کے پاس جو کچھ کہ مین لایا ہون اوس سے بہتر کوئی چیز لایا ہو تحقیق لایا ہون مین تم لوگون کے پاس نیکی کو دنیا و آخرت کی اور تحقیق مجھکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ مین تم کو اوسکی طرف دعوت کرون پس کون شخص تم لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہی اس بنا پر کہ میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ ہو تم لوگون مین پس اعراض کیا سب لوگون نے علیؑ نے کہا ہے کہ پس مین نے کہا حالانکہ مین اون سب سے کم سن تھا اور میری آنکھین اون سب سے زیادہ رمد تھی اور میرا شکم اون سب سے بڑا تھا اور میری پنڈلیان اون سب سے پتلی تھین مین ہونگا اے رسولخداؐ آپکا وزیر اون لوگون پر پس رسولخداؐ نے علیؑ کی گردن مین ہاتھ ڈالدیے اور کہا کہ تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو پس کھڑے ہوگئے لوگ مضحکہ کرتے ہوئے اور کہتے تھے ابوطالب سے کہ تمکو محمدؐ نے حکم دیا ہی کہ اپنے بیٹے کے حکم کو سنو اور اوسکی اطاعت کرو انتہی کیون واعظ صاحب اب تم ان حدیثون مین کہ جو ہمنے تمھاری کتب معتبرہ سے نقل کی ہین بیان وصی و خلیفہ کے معنی بھی موافق اپنی عادت کے دوست کی کہوگے اب ہم تمام سنیان ہفت اقلیم سے عموماً اور ہندیون سے خصوصاً خطاب کرکے کہتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر جانکے اس شاعر بیچدان کی باتون کو بغور و تامل ملاحظہ فرماؤ اور مکابرہ و مجادلۂ باطلہ سے باز آؤ اور اسکا یقین کرلو کہ ایکدن سبکو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جانا ہے فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ہمکو معلوم نہین ہے کہ اب تم لوگون کو وصایت و خلافت شاہ ولایت کے تسلیم کرلینے مین کیا عذر ہوسکتا ہے اور کونسی حالت منتظرہ باقی ہے اے نام کے مسلمانو اگر تمکو اپنے یہانکی تفسیرون اور حدیثون اور تاریخون کا اعتبار نہین ہے تو دیکھو ہم اس بات کو ثابت کیے دیتے ہین کہ یہ حکایت خلافت و نیابت و وزارت شاہ ولایت اسقدر مشہور ہے کہ غیر اہل اسلام نے بھی اسکو اپنی کتابون مین لکھا ہے چنانچہ مسٹر جان ڈیون پورٹ صاحب باشندۂ شہر لندن نے ایک کتاب زبان انگریزی مین بعض حالات جناب رسولخداؐ مین لکھی ہے اور اوسکا ترجمہ سید ابوالحسن صاحب ایک مسلمان انگریزی دان نے اردو مین کیا ہے اور اوس رسالہ کا نام

مظاہر الحق ہے اور مطبع حسینی اثنا عشری شہر لکھنؤ مین سنہ ۱۳۰۸ ہجری مین مطبوع
ہوا ہے اوسکے صفحہ ۲۹ سے ۳۰ تک یہ عبارت ہے اس مقابلہ اور مجادلہ سے حضرت نے
کچھ خوف نکیا اور پھر چند اشخاص کو جمع کیا جن مین اکثر آپ ہی کے قبیلے کے تھے اور اونکے سامنے تھوڑا سا
گوشت نہاد اور ایک جام شیر رکھا اور اوسمین سے تھوڑا سا خود بھی تناول کرکے اوٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی
کیفیت اونسے بیان کی اور فرمایا کہ جو شخص مجھپر ایمان لائیگا اوسے خزائن ابدی عنایت کرونگا اور آخر مین ایک
خطبہ فرمایا جسکی فصاحت عرب مین مشہور ہے اور اوس خطبہ مین ارشاد کیا کہ کون شخص تم مین سے اس بوجھ
کو اوٹھانے مین میری مدد کریگا اور کون شخص میرا نائب اور وزیر ہوگا جسطرح ہارون موسے کا جانشین تھا تمام
محفل چپ اور ساکت ہوگئی اور کسی شخص کو جرأت نہوئی کہ اس عہدہ نازک کو قبول کرے یہانتک کہ وہ مرد جوان
اور شجاع یعنی علی آپ کے چچازاد بھائی اوٹھ کھڑے ہوئے اور آواز بلند عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ مین تمام حضار
مجلس مین صغیر السن ہون اور میری آنکھین ان سب کی آنکھون سے زیادہ پر آزار ہین اور میرا شکم ان سب کے
شکمون سے بزرگ تر ہے اور میری ساقین ان سب کی ساقون سے باریک تر ہین اور یا رسول اللہ مین آپکا
خلیفہ ان لوگون پر ہونگا جب یہ کلام آنحضرت نے سنا تو اپنی باہین اوس جوان صالح کی گردن مین ڈالدین اور
اوسے اپنے سینے سے لگا لیا اور باواز بلند فرمایا دیکھو میرے بھائی میرے وزیر کو انتھی شاید کوئی سنی صاحب
استماع پر کہین کہ یہ ترجمہ انگریزی کتاب کا شیعہ نے کیا ہے اور مطبع اثنا عشری مین چھپا ہے لہذا ہم اسکا اعتبار
نہین کرسکتے اس سبب سے کہ شاید مترجم یا کاتب نے اسمین اپنے مطلب کے موافق کچھ تحریف کی ہو تو ہم کہینگے کہ
شیعونکی تو یہ عادت نہین ہے لیکن ہر شخص جیسا آپ ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو بھی جانتا ہے ہمیشہ سے علماے اہل سنت
وجماعت کی یہی عادت ہے کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ دوسرون کی کتابین درکنار خود اپنی ہی کتابون سے
نقل کرنے مین بسبب مجبوری و ناچارگی کے تحریف و خیانت کرتے ہین چنانچہ تمہاری مشکوٰۃ شریف مین جامع الترمذی سے جو حدیث
ولایت کی نقل کرنے مین خیانت کی گئی ہے وہ ابھی ہم ثابت کرچکے ہین اور واعظ بیچارے کی تحریفون اور خیانتون کی تو
چند مثالین ہم پہلے بھی ثابت کرچکے ہین اور اکثر باقی ہین اونکا اثبات آیندہ کیا جائیگا لیکن ہم اس باب مین تم
لوگون کو معذور سمجھتے ہین کیونکہ یہ فعل تمہارا اضطراری ہے اور مذہب آبائی کا مقتضا ہے ان وجوہ سے باپ دادا کا ترک کرنا بہت

مشکل ہے اور کوئی دلیل اپنے مذہب کی حقیت پر انکو ملتی نہیں سکے اور شیعون سے مقابلہ اور مناظرہ کرنا بھی
ضروری ہے پھر آخر کیا کرو سوا تحریف و خیانت کے کچھ چارہ کیا ہی لیکن اہل حق کو اسکی کیا ضرورت ہے خیر یہ بھی
ابھی جو حدیث شان نزول آیہ وافی ہدایہ وانذر عشیرتک الاقربین مین ہم تفسیر معالم التنزیل علامہ بغوی و تفسیر ثعلبی
شیخ علی متقی و تاریخ کامل ابن اثیر جزری و تاریخ ابو الفدا سے نقل کر چکے ہین اوسمین اخی و وصیی و خلیفتی کے تینون
لفظین موجود ہین اور لفظ وزیری بھی ہے پھر تحسین انصاف سے تبلاو کہ اس ترجمہ کتاب انگریزی مین اور کتب
شیعون کے مذہب کے موافق ان الفاظ سے زیادہ ہے کہ جسکی اثبات کے لیے اونکو تحریف کرنے کی ضرورت ہوئی
مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ مترجم نے جو کچھ اپنے ترجمے کی بابت اول کتاب مین لکھا ہے اوسمین سے بعض فقرات
یہان نقل کر دون وہی ہذہ اگر کسی صاحب کو ترجمے مین کوئی اعتراض ہو تو امیدوار ہون کہ یا خود میرے غریب خانہ پر
تکلیف فرمائین یا بذریعہ خط کے اوس اعتراض سے اطلاع دین کہ انشاء اللہ اونکی تسکین کر دیجائیگی انتہی شاید کوئی سنی
صاحب یہ فرمانے لگین کہ ان روایات سے تو معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا علی ابن ابی طالب کو اپنا وزیر مقرر کر چکے
تھے پھر سائل کو انگوٹھی دینے کے وقت آپکی وزارت کے لیے کیون دعا فرمائی کہ آیت انما ولیکم اللہ نازل ہوئی جیسا کہ
شعاع پنجم مین اس آیت کی شان نزول مین ثابت ہو چکا ہی تو ہم جواب دینگے کہ اسیواسطے کہ اس باب مین قرآن ناطق
نازل ہو اور قیامت تک پڑھا جاے اور مسلمانون کی زبان پر جاری رہے تاکہ اتمام حجت بخوبی ہو جاے شاید کوئی
سنی صاحب اب یہ فرمائین کہ وصایت و خلافت و وزارت علی ابن ابیطالب تو ثابت ہو چکی تھی پھر غدیر خم مین
آپکے وصی اور خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم کئی جواب دندان شکن دینگے اول یہ کہ یہ سب کچھ تمھاری ہی
کتب معتبرہ سے ثابت ہے پھر ہمسے کیون سوال کرتے ہو اپنے عالمون سے پوچھو دوم یہ کہ حق سبحانہ و تعالی نے
اپنے کلام مجید مین بہت سے احکام کو مکرر و سہ کرر بیان فرمایا ہے مثلاً اقیموا الصلوة وآتوا الزکوة یعنی قائم رکھو تم نماز
کو اور زکوة کو صدہا جگہ قرآن شریف مین آیا ہی پس دو حال سے خالی نہین یا تو تم اسکا کچھ جواب دو گے
اور اس تکرار کا کوئی فائدہ بیان کرو گے پس وہی جواب تکرار خلافت و وصایت علی مرتضی کی بابت
ہماری طرف سے بھی سمجھ لو اور یا تم لوگ اس تکرار کو عبث اور بیفائدہ سمجھو گے اور اسلام سے ہاتھ اوٹھاو گے
اعوذ باللہ منہ اور نئی روشنی والون کی روش اختیار کرو گے جو اس زمانہ مین نیچر کہلاتے ہین چنانچہ اونکے

رئیس و رئیس و واضع مذہب سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی کی اس کلام سنے واقف ہین کہ وہ
فرماتے تھے کہ اگر مسلمان راضی ہون تو ہم قرآن سے جو احکام و قصص و حکایات مکرر ہین اونکو نکال ڈالین
تاکہ مختصر ہو جاوے تو ہم اس صورت مین یہ جواب دینگے کہ قرآن مجید مین کوئی حرف اور نقطہ بیکار اور عبث
اور بیفائدہ نہین ہے اور انواع و اقسام کے فوائد و معارف و حقائق و دقائق پر مشتمل ہے کہ عقل انسانی اونکے
ادراک سے بغیر معلم ربانی عاجز ہے اور ایک فائدہ جلیلہ کہ جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ تکرار موجب تاکید ہوتی ہے لہذا حق سبحانہ
وتعالی نے بسبب اپنے لطف و رحمت کے اکثر احکام کو مکرر بیان فرمایا ہے تاکہ اس تاکید کے سبب سے لوگون کو زیادہ
خوف پیدا ہوا اور ہر بات بخوبی اونکے ذہن نشین ہو جائے تاکہ اوسپر عمل کرین اور مخالفت سے باز آئین اور
یہی حال احادیث کا بھی ہے کہ رسول خدا نے بھی رافت و رحمت و شفقت کے سبب سے اکثر احکام کو مکرر و
سہ کرر بیان فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ باوصف اس تکرار و تاکید کے تو لوگ احکام خدا و رسول پر کماحقہ عمل
نہین کرتے ایک مرتبہ کی کہنے مین وہ کب ماننے والے تھے یہی حال امر خلافت و وصایت شاہ ولایت کا بھی ہے
کہ باوجود اسقدر تاکید و تکرار کے بعض لوگ باوصف ادعاے اسلام اوسکے منکر ہین بل اکثرہم لایومنون اور
دیکھو خود تمہارے خاتم المتکلمین شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ مین کیا فرماتے ہین چنانچہ کتاب مذکور
مطبوع مطبع نولکشور واقع لکھنو کے صفحہ ۲۳۳ مین یہ عبارت اونکی ہے کہ پیغمبر خود ہمین است
کہ تاکید مضامین قرآن و تذکیر آنہا می کردہ باشد خصوصاً ہرگاہ وہنے و سستی از مکلفین بودہ و عمل بموجب
قرآن درباب بقولہ تعالی وذکر فان الذکری تنفع المومنین و ہیچ مضمون در قرآن نیامدہ الا کہ ہمان مضمون را
درچند آیت تاکید فرمودہ اند بازاز زبان پیغمبر تاکید و تقریر آن کنانیدہ اند تا اتمام حجت و اتمام نعمت کردہ
باشد سوم یہ کہ نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کے بعد جو جناب رسول خدا نے خلافت و وصایت و
وزارت جناب امیر کو بیان فرمایا تو وہ ابتدائے اسلام تھی اور جن لوگون سے کہ آپنے یہ فرمایا تھا اونمین سے
اکثر لوگ ایمان نہین لائے اور کافر رہے و نیز اوسوقت عمرو و بکر و خالد کوئی بھی اسلام نہین لایا تھا اور وہان
موجود نہین تھا لہذا ضرور تھا کہ آخر ایام رسالت یعنی قریب زمانہ وفات و رحلت بھی آپ اس حکم محکم کو
مکرر بیان فرماتے اور مجمع اہل اسلام مین جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کرتے تاکہ اتمام حجت کا کوئی دقیقہ

باقی نہ رہجاے لہذا ایسا ہی آپ نے کیا شاید کوئی صاحب اس مقام پہ یہ کہین کہ جب اوسوقت کوئی مسلمان ہی
نتہا تو کافرون کے مجمع مین علیؑ ابن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کرنا بیجا تہا تو ہم اسکے دو جواب دینگے اول
یہ کہ چونکہ ہمارے رسول مبعوث ہین کافۃ انام پر لہذا آپکے احکام بھی عام ہین کچہہ مومن اور کافر کی تخصیص نہین ہی
من یشاء فلیومن ومن یشاء فلیکفر دوم یہ کہ اوس حالت مین جناب امیرالمومنین کو وصی و خلیفہ مقرر فرمانا
حجت بالغہ ہی جمیع اولین و آخرین اہل اسلام پر بیان اسکا یہ ہی کہ جب ایسی حالت مین کہ جناب رسول خدا نے اپنے
تمام عزیز و اقارب کو کہ ہم مین بڑے بڑے شجاع و دلیر تھے بحکم حق سبحانہ و تعالی جمع کیا اور اونسے فرمایا کہ کون تم
لوگون مین سے اس امر پر میری وزارت قبول کرتا ہی کہ وہ میرا وصی و خلیفہ ہو اور کسی شخص نے اس عہدہ جلیلہ کو قبول
نکیا اور کوئی ایمان تک نہ لایا بلکہ اس بات کے اوپر مضحکہ کیا اور اون سب مین سے اوس جوانمرد نے کہ جو سب مین
صغیر سن تہا اور آثار ضعف و نقاہت کے اوسکی ظاہر صورت سے ہمنود تھے آپکی تصدیق کی اور اس عہدہ جلیلہ وزارت
و وصایت و خلافت کو ایسی مشکل وقت مین منظور کیا اور رسول خدا نے یہ بھی فرمادیا کہ یہ میرا بھائی اور وصی اور
خلیفہ ہے سب لوگ اسکی اطاعت کرین تو اب پھر کونسی وجہ ہوسکتی ہے کہ وہ شیر دلیر بلا وجہ اور بغیر قصور بعد وفات
جناب سرور کائنات اس عہدے سے معزول کردیا جاے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ منتخب اور معین ہو پس اس
حدیث شریف سے حکم رسول کی ساتھ استحقاق اسد اللہ و ید اللہ بھی خلافت و وصایت کے لیے ایسا ثابت ہے
کہ دوسرے شخص کے لیے ہرگز ثابت نہین ہوسکتا و للہ الحجۃ البالغۃ واضح ہو کہ جو آثار ضعف و نقاہت کی جناب
امیر نے بیان فرمائے وہ آپکے ظاہر جسم مین تھے یعنی شکم مبارک بھی بڑا تہا چنانچہ بطین آپ کا لقب ہی اور پنڈلیان
بھی آپکی پتلی تھین اور صغر سن کے سبب سے چشم مبارک بھی اوس زمانے مین پر آزردہ ہوگئی ہی لیکن قوت باطنی کہ باعث اوسکا
قوت ایمان و یقین و فضل و احسان رب العالمین ہی ایسی تھی کہ سب جانتے ہین کہ آپنے قلعہ قموس یعنی خیبر
کی دروازے کو اوکھاڑ لیا اور بائین ہاتھ مین مثل سپر کے لے لیا ذلک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء واللہ ذو الفضل العظیم شعاع نوزدہم ذکر قول جناب رسول خدا من
سیکون من بعدی ائمۃ یدعون الی النار ویوم القیمۃ لاینصرون یعنی عنقریب میرے بعد ایسے
امام ہونگے کہ لوگون کو آتش جہنم کیطرف بلائینگے اور بروز قیامت اون لوگون کی مدد نکیجائیگی یعنی کوئی شخص

اونکو عذاب جہنم سے بچا نہ سکیگا) واضح ہو کہ اس مضمون کی حدیثین کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے
بعد ائمہ خلفا امت ہونگے صحاح ومسانید وکتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین عموماً اور ان کتابون مین سے ابواب
فتن مین خصوصاً اسقدر منقول اور متواتر ہین کہ اونکی استیعاب کے لیے ایک مجلد ضخیم چاہیے اور مین نے ایک حدیث
کتاب کنز العمال جلد سادس کے صفحہ ۲۰۵ سے بحث ارتداد مین اسی مضمون کی نقل کی ہے ونیز ایک حدیث
صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی جلد ثانی کے ص ۱۲۳ سے بحث آیہ استخلاف مین نقل کی ہے اور اوسکی تطبیق
زمانہ مابعد جناب رسول خدا پر اس خوبی سے کردی ہے کہ جس سنی نے دیکھا ہوگا اوسکا دل ہی جانتا ہوگا اور
باقی بہت سی حدیثین اسی مضمون کی چوتھی باب کے جواب مین انشاء اللہ العزیز لکھی جاینگی فانتظر شعاع ہفتم

اثبات قول جناب رسول خدا لیس امیر المومنین غیر اخی ہذا مین شعاع ہجدہم مین لفظ وصی کے ضمن مین جو
حدیث کہ ہمنے کتاب مطالب السؤل سے بحوالہ کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم نقل کی ہے اوس مین الفاظ سید المسلمین و
قائد الغر المحجلین وخاتم الوصیین کے ساتھ لفظ امیر المومنین بھی موجود ہے ونیز یہ حدیث جن فواید جلیلہ پر مشتمل ہے اون مین سے
بعض کو ہم بیان کر چکے ہین **ونیز کتاب مودۃ القربی مطبوع مطبع مرزا محمد ملک الکتاب سنہ ۱۳۱۰ھ**
کے ص ۳۲ ضمن مودۃ رابعہ مین یہ حدیث ہے عن محمد بن الحسن بن علی عن ابیہ عن جدہ
عن النبی صلعم قال ان فی اللوح المحفوظ تحت العرش مکتوب علی بن
ابی طالب امیر المومنین ترجمہ محمد بن حسن بن علی نے اپنے پدر بزرگوار سے اور انھون نے اپنے جد
بزرگوار سے اونھون نے جناب رسول مختار سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ تحقیق لوح محفوظ مین عرش کے
نیچے لکھا ہوا ہے کہ علی بن ابیطالب امیر المومنین ہے **ونیز اسی کتاب کے صفحہ ۳۴ مین اسی مودۃ رابعہ مین ہے**
وعن حذیفہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لو علم الناس
متی سمی علیا امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین وآدم بین الروح والجسد
ترجمہ حذیفہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اگر لوگ اس بات کو جانتے کہ کب علی کا نام امیر المومنین
رکھا گیا ہے تو اوسکی فضیلت کا انکار نہ کرتے علی جب سے امیر المومنین کہلاتے ہین کہ آدم روح اور جسد کے درمیان
تھے ونیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے **وعن ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ**

قال قبل ان یخلق آدم ونفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم
ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالت الملائکة بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم
ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا سے پوچھا گیا کہ ای رسول خدا آپ کی نبوت کب واجب ہوئی آپنے
جواب مین فرمایا کہ قبل اسکے کہ آدم پیدا کیے جائین اور روح اونمین پھونکی جاسے اور فرمایا کہ اور جسوقت نکالا
تیرے پروردگار نے بنی آدم کی پشتون سے اونکی ذریت کو اور گواہ کیا اون کو اونکے نفسون پر کہ مین تمھارا رب
نہین ہون فرشتون نے کہا کہ ہان سچ ہے پس فرمایا خداوند تعالی نے کہ مین تمھارا رب ہون اور محمد
تمھارا نبی ہے اور علی تمھارا امیر ہے انتہی کیون حضرات سنیہ آپنے ملاحظہ کیا کہ امارت مومنین اسطرح ثابت
ہوتی ہے نہ یہ کہ چار آدمی ملکے جسکو چاہین اپنا امیر بنالین نہ خدا سے کچھ مطلب نہ رسول سے بل سولت لهم
انفسهم امرا پہلی حدیث جو ہمنے لکھی چونکہ وہ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے لہذا ہمکو یہ خیال ہوا کہ شاید
حضرات سنیہ بامثل خلیفہ اول صاحب کی اونکی شہادت کو قبول نکرین یا مثل بخاری صاحب کے اونکی روایت
کو معتبر نہ سمجھین لہذا ہمنے دوسری حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھی پھر ہمکو
خیال ہوا کہ یہ بھی محبین مخلصین اہلبیت علیہم السلام مین سے ہین شاید انکی روایت کو بھی تسلیم نکرین لہذا تیسری
حدیث ہمنے ابوہریرہ کی روایت سے لکھی اب اس مین حضرات سنیہ کیا کلام کرسکتے ہین اونھین کی روایات
پر تو اکثر امور خصوصاً فضائل خلفاے ثلثہ وغیرہ مین اونکا دار و مدار ہے اب رہا یہ امر کہ جناب رسول خدا نے
خطبۂ مبارکہ غدیر خم مین فرمایا ہے کہ لیس امیر المومنین غیر اخی هذا یعنی سوا میرے اس بھائی کے
اور کوئی دوسرا شخص امیر المومنین نہین ہے پس ظاہر ہے کہ جب ہمنے اہل سنت وجماعت کی روایات
واحادیث معتبرہ سے ثابت کردیا کہ حضرت علی بن ابیطالب کو جناب رسول خدا نے خود امیر المومنین
فرمایا ہے اس طرح پر کہ لوح محفوظ مین آپ امیر المومنین لکھے ہوے ہین اور قبل خلقت آدم آپ کا نام امیر المومنین
رکھا گیا تھا اور حق سبحانہ وتعالی نے بروز الست اپنی ربوبیت اور اپنے حبیب کی رسالت کے ساتھ آپکی
امارت کا بھی اقرار لیا تو اب سنیون کو چاہیے کہ اسی شد و مد کے ساتھ کسی غیر کی امارت شیعون کی
کتابون سے اسکے معارضے مین ثابت کردین حالانکہ خود اونھین کی کتابون سے ثابت نہین ہے کہ

جناب رسولِ خدا نے کسی دوسرے کو امیر المومنین کا خطاب دیا ہو چنانچہ ہم مبحث آیۂ استخلاف مین ثابت کر چکے ہین کہ خلیفہ ثانی کو لوگون نے یہ خطاب دیا تھا اور وضعین کے وقت سے خلفا کا یہ لقب قرار پایا ہے پس ثابت ہو گیا کہ سوا برادر رسولؐ کے اور کوئی امیر المومنین بحکم خدا و رسول نہین ہے اور آدمیون کے بنا لینے کا کیا اعتبار ہے یون تو اکثر لوگون نے معبودان باطل بھی بنا لیے ہین فکیف الامام والامیر

شعاع بست و یکم اثبات بعض اجزاے خطبۂ مبارکہ مین کہ جنکا بیان ابھی تک نہین ہوا ہے

مجلد حدیث غدیر جزو رابع کے صفحہ ۲۳۳ مین جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی یہ عبارت ہے **دلیل بست و ششم** آنکہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل براے صدر حدیث غدیر از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این خطبہ شریفہ نقل کردہ الحمد للہ علی آلائہ فی نفسی وبلائہ فی عترتی واھلبیتی استعینہ علی نکبات الدنیا وموبقات الاخرۃ واشہد ان لا الہ الا اللہ الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولا شریکا ولا عضدا وانی عبد من عبیدہ ارسلنی برسالتہ الی جمیع خلقہ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ واصطفانی علی العالمین من الاولین والاخرین واعطانی مفاتیح خزائنہ ووکد علی بعز آئمہ واستودعنی سرہ وامدنی فابصرت لہ فانا الفاتح وانا الخاتم ولا قوۃ الا باللہ اتقوا اللہ ایہا الناس حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعلموا ان اللہ بکل شیئ محیط وانہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی فیقبل منہم ومعاذ اللہ ان اقول علی اللہ الا الحق اونطق بامرہ الا الصدق وما امرکم الا ما امرنی بہ ولا ادعوکم الا الی اللہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فقام الیہ عبادۃ بن الصامت فقال ومتی ذالک یا رسول اللہ ومن ھؤلاء عرفناھم لنحذرہم قال اقوام قد استعدوا لنا من یومہم وسیظہرون لکم اذا بلغت النفس منی ھھنا واومی صلی اللہ علیہ وبارک وسلم الی حلقہ فقال عبادۃ

اذا کان ذلک فالی من یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ و بارک وسلم علیکم
بالسمع و الطاعۃ للسابقین من عترتی و الاخذین من نبوتی فانھم
یصدونکم عن الغی و یدعونکم الی الخیر وھم اھل الحق و معادن الصدق
یحیون فیکم الکتاب والسنۃ و یجنبونکم الالحاد والبدعۃ ویقمعون بالحق اھل
الباطل لا یمیلون مع الجاھل ایھا الناس خلقنی وخلق اھل بیتی من طینۃ لم
یخلق منہا غیرھا کنا اول من ابتداء من خلقہ فلما خلقنا نور بنورنا کل
ظلمۃ واحیی بنا کل طینۃ ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم ھولاء خیار امتی
وحملۃ علمی وخزانۃ سری وسادۃ اھل الارض الداعون الی الحق المخبرون
بالصدق غیر شاکین ولا مرتابین ولا ناکصین ولا ناکثین ھولاء الھداۃ
المھدیون والائمۃ الھداۃ الراشدون المھتدی من جاء نی بطاعتھم وولایتھم
والضال من عدل منھم وجاء نی بعداوتھم حبھم ایمان وبغضھم نفاق ھم الائمۃ
الھادیۃ وعری الاحکام الواثقۃ بھم یتم الاعمال الصالحۃ وھم وصیۃ اللہ فی
الاولین والاخرین والارحام التی اقسم کم اللہ بھا اذ یقول واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ثم ندبکم الی حبھم فقال قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ھم الذین اذھب اللہ عنھم الرجس
وطھرھم من النجس الصادقون اذا انطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما
استودعوا جمعت فیھم الخلال العشر لم یجمع الا فی عترتی واھلبیتی الحلم والعلم و
النبوۃ والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطھارۃ والعفاف والحکم فھم کلمۃ
التقوی ووسیلۃ الھدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ھم اولیائکم عن قول
ربکم وعن قول نبی ما امرتکم الا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

اوحی الی ربی فیه ثلثا انه سید المسلمین وامام الخیرة المتقین وقائد الغر المحجلین وقد بلغت عن ربی ما امرت واستودعهم الله فیکم واستغفر الله لی ولکم

چونکہ کتاب توضیح الدلائل میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے لہذا یہ عبارت مین نے عبقات الانوار سے نقل کی ہے اور مین اسکا ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ کے اوسکی نعمتون پر کہ جو میرے نفس مین ہین اور اوسکی بلاؤن پر کہ جو میری عترت اور اہلبیت مین ہونگی مدد طلب کرتا ہون مین اوس سے دنیا کے رنج اور سختیون پہ اور آخرت کی ہلاکتون پر اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے کہ جو واحد ہے احد ہی فرد ہی بے نیاز ہے نہین لی ہے اوسنے کوئی زوجہ اور نہ کوئی اولاد اور نہین لیا اوسنے کوئی شریک اور نہ کوئی مددگار اور مین ایک بندہ ہون اوسکے بندون مین سے کہ بھیجا ہی اوسنے مجھکو ساتھ اپنی رسالت کی طرف جمیع خلق اپنی کے تاکہ ہلاک ہو جو شخص کہ ہلاک ہوا ہے ساتھ دلیل سے اور حیات پاے جو شخص کہ حیات پاے دلیل سے اور برگزیدہ کیا ہی اوسنے مجھکو تمام اہل عالم پر اولین و آخرین سے اور عطا فرمائی ہین مجھکو کنجیان اپنے خزانون کی اور مستحکم کیا ہے میرے اوپر اپنے احکام کو اور سپرد کر دیا ہے مجھکو اپنا راز اور مدد کی ہی میری پس بصیرت حاصل ہوئی ہی مجھکو اوسکے واسطے پس مین فاتح ہون اور خاتم ہون (یعنی ابتداے خلقت آپ ہی سے ہوئی ہے کہ سب سے پہلے آپ کا نور حق سبحانہ وتعالی نے پیدا کیا ہے اور آپ ہی پر نبوت ختم ہوئی ہے) اور نہین ہے قوت مگر ساتھ اللہ کے ڈرو تم لوگ اللہ سے ای گروہ مردم جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم لیکن ایسی حالت مین کہ تم مسلمان ہو اور آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ ہر چیز کو احاطہ کیے ہے (یعنی از روے علم کی) اور تحقیق عنقریب میرے بعد ایسے لوگ ہونگے کہ میرے اوپر جھوٹ باندھینگے اور وہ اونسے قبول کر لیا جائیگا اور پناہ خدا کی ہی اس بات سے کہ مین اللہ کے اوپر سوا حق کے اور کوئی بات کہون اور سوا اسکے کہ اوسکے حکم کو اور طرح بیان کرون اور نہین حکم کیا ہے مین نے تمکو مگر اوس بات کا کہ اللہ نے مجھکو اوسکے ساتھ حکم کیا ہی اور نہین بلاتا ہون مین تم کو مگر طرف اللہ کے اور عنقریب آگاہ ہونگے وہ لوگ کہ جنھون نے ظلم کیا ہے کہ کیسی مقام مین اون لوگون کی بازگشت ہوگی پس اوٹھ کھڑے ہوے آپکی طرف عبادہ بن صامت اور کہا اونھون نے کہ یہ کب ہوگا ای رسول خدا اور کون ہونگے یہ لوگ ہمکو بتلا دیجیے تاکہ ہم اونسے پرہیز کرین آپنے فرمایا کہ ایسے لوگ ہین کہ آجکی دن ہماری اطاعت کے لیے مستعد ہین

اور عنقریب ظاہر ہونگے تم لوگوں کے لیے جسوقت کہ پہونچیگی جان میری اسجگہ اور اشارہ کیا رسول خدا نے طرف اپنی حلق مبارک کے پس کہا عبادہ نے کہ جب ایسا ہوگا تو ہم کسکے پاس جاینگے ای رسول خدا پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ لازم ہے تمپر سننا اور اطاعت کرنا اون لوگون کا کہ جو سابقین ہین میری عترت مین سے اور علم حاصل کرنے والے ہین میری نبوت سے پس تحقیق وہ لوگ گمراہی سے تمکو باز رکھینگے اور خیر کی طرف تمکو لاینگے اور وہی لوگ اہل حق ہین اور کان ہین صدق کی زندہ رکھینگے تم لوگون مین کتاب اور سنت کو (یعنی قائم رکھینگے) اور بچاینگے تم لوگون کو کفر اور بدعت سے اور دفع کرینگے ساتھ حق کے اہل باطل کو نہ میل کرینگے ساتھ جاہل کے ای گروہ مردم پیدا کیا اللہ نے مجھکو اور میری اہلبیت کو ایک ایسی طینت سے کہ کسی دوسرے کو اوس سے پیدا نہین کیا ہم اوسکی سب خلقت سے پہلے پیدا ہوئے پس جسوقت کہ ہمکو پیدا کیا اللہ نے تو روشن کیا ساتھ ہمارے نور کے ظلمت کو اور زندہ کیا ساتھ ہمارے طینت کو بعد اوسکے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ لوگ (یعنی میری اہلبیت) برگزیدہ ہین میری امت کی اور یاد رکھنے والے ہین میرے علم کے اور خزانہ ہین میرے راز کے اور سردار ہین اہل زمین کے دعوت کرنے والے ہین طرف حق کے خبر دینے والے ہین ساتھ صدق کے نہ شک کرنے والے ہین اور نہ شبہہ کرنے والے ہین اور نہ پھرنے والے ہین حق سے اور نہ عہد وپیمان کے توڑنے والے ہین یہی لوگ ہدایت کرنیوالے ہین اور ہدایت پانے والے ہین اور ائمہ راشدین ہین ہدایت پانے والا وہ شخص ہے کہ جو میرے پاس اونکی اطاعت اور محبت کے ساتھ آوے اور گمراہ ہے وہ شخص کہ اون لوگون سے عدول کرے اور میرے پاس اونکی عداوت کے ساتھ آوے (یعنی بروز قیامت) محبت اون لوگون کی ایمان ہے اور بغض اون لوگون کا نفاق ہے وہی لوگ امام ہین ہدایت کرنے والے اور رسیان ہین خدا کے حکمون کی مستحکم اونھین لوگون کے سبب سے اعمال صالحہ پورے ہوتے ہین اور وہی لوگ وصیت ہین خدا کی اولین وآخرین مین اور ایسے ارحام (یعنی صاحب قرابت رسول) ہین کہ قسم دلوائی ہے تمکو اللہ نے ساتھ اونکے اس سبب سے کہ فرمایا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا[1] ترجمہ آیت یعنی ڈرو تم اللہ سے ایسا اللہ کہ سوال کرتے ہو تم آپسمین اوسکا نام لیکے اور ڈرو تم ارحام (یعنی قرابت والون سے) تحقیق اللہ تمھارے اوپر نگہبان ہے انتھی بعد اوسکے متوجہ کیا تمکو اونھین اہلبیت کی محبت کی طرف اور فرمایا قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی[2]

[1] جزو چہارم شروع سورۂ النساء ۱۲ منہ [2] جزو بست وپنجم سورۂ شوریٰ ۱۲ منہ

ترجمہ اسکا یہ ہے کہ اے محمد تمہین نہین مانگتا ہون مین تمسے اسپر (یعنی خدا کے احکام پہونچانے پر اور ہدایت کرنے پر) کچھہ مزدوری مگر محبت کرنا اہلبیت مین انتہی وہ لوگ ایسے ہین کہ دور کر دیا ہی اللہ نے اونسے رجس کو اور پاک کیا ہی اونکو نجاست سے صادق ہین جسوقت کہ کلام کرین عالم ہین جسوقت اونسے کوئی بات پوچھی جاوے حافظ ہین جسوقت کہ کچھہ اونکو سپرد کیا جاوے جمع کی گئی ہین اونمین وہ خصلتین کہ نہین جمع ہوئی ہین سوا میری اولاد اور اہلبیت کے اور کسی مین علم اور علم اور نبوت اور نجابت اور جوانمردی اور شجاعت اور صدق اور طہارت اور پارسائی اور حکمت پس وہی لوگ کلمہ ہین پرہیزگاری کا اور وسیلہ ہین ہدایت کا اور حجت بزرگ ہین اور رسن مستحکم ہین وہی لوگ تمہارے اولیا ہین تمہارے پروردگار کے قول سے اور جو کچھہ مین نے تمکو حکم کیا ہے وہ میرے پروردگار کے قول سے ہے آگاہ ہو کہ جسکا مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہے بارخدایا دوست رکھہ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھہ تو اوس شخص کو جو دشمن رکھے اوسکو اور مدد کر اوسکی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے اوسکو کہ جو چھوڑ دے اوسکو وحی کی ہے میری طرف میرے پروردگار نے اوسی علی کے باب مین تین باتون کی کہ تحقیق وہی علی سردار ہی مسلمانون کا اور امام ہے نیکو کارونکا کہ جو پرہیزگار ہین اور لیجانے والا ہی اون لوگونکا کہ جنکے منہہ اور ہاتھہ اور پانون نورانی ہون (یعنی طرف بہشت کے) اور تحقیق پہونچا دیا مین نے اپنے رب کی جانب سے اوس امر کو کہ جسپر مامور ہوا تھا اور سپرد کرتا ہون مین (یعنی اہلبیت کو) اللہ کو تم لوگون مین اور استغفار کرتا ہون مین اللہ سے اپنے واسطے اور تمہارے واسطے انتہی بجلدیہ لا یزال کہ ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی اس بات کا کہ اہل سنت وجماعت با وصفت اسکے کہ اپنی ہی کتابون مین اسطرح کی احادیث مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہین اور پھر بمقتضاے الفوجدنا اٰبائنا الایہ اپنے مذہب آبائی کو نہین چھوڑتے اور مذہب حق کو اختیار نہین کرتے اے منصفو برلے خدا ورسول انصاف کرو کہ اس خطبہ بلیغہ مین کونسا دقیقہ اثبات حقیت مذہب اہل حق کا باقی رکھا ہے اور کسقدر فوائد جلیلہ اور مطالب عظیمہ پر مشتمل ہی اور علاوہ اوسکے کہ علماے سنیہ نے اوسکو اپنی کتابون مین نقل کیا ہی خود اوسکی فصاحت وبلاغت اس بات پر شاہد ہی کہ یہ کلام صدق انجام جناب خیر الانام علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام ہی اور جو خطبہ مبارکہ غدیر خم کہ ہمنے نقل کیا ہی اوس سے کسقدر مطابق وموافق ہے گو اسکے اور اوسکے الفاظ مین کچھہ فرق ہو مگر مطالب ومقاصد مین مطلق فرق نہین ہے کما لا یخفی اب جن فوائد جلیلہ پر کہ یہ الفاظ مبارکہ مشتمل ہین اومین سے بعض کا مین بیان ذکر کرتا ہون فائدہ اولے یہ ہی کہ جناب رسول خدا نے سوال عبادہ بن صامت کے جواب مین جو

ارشاد فرمایا ہی کہ آج جو لوگ ہماری طاعت کے لیے موجود ہین وہ تم لوگون کے لیے ظاہر ہونگے جسوقت کہ میری جان میری حلق کو پہونچیگی یعنی بوقت رحلت و انتقال ان لوگون سے مراد سوا شیخین اور اونکے اتباع و اشیاع کی اور کوئی نہین ہو سکتا اور انھین لوگون کے باب مین قبل سوال عبادہ آپ فرما چکے ہین کہ یہ لوگ میرا عہد پس پشت ڈال دینگے اور اوسکے قبول بھی کر لیا جائیگا و نیز فرما چکے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا **فائدہ ثانیہ** یہ ہے کہ اثبات امامت ائمہ اہلبیت عصمت و طہارت مین جناب رسول خدا نے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا **فائدہ ثالثہ** یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بعد دعا کے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرے پروردگار نے میرے اوپر وحی کی ہے کہ علی مین تین امر محقق ہین ایک یہ کہ وہ سید المسلمین ہے دوسرے یہ کہ وہ امام المتقین ہی تیسرے یہ کہ وہ قائد الغر المحجلین ہے اور پر ظاہر ہے کہ ہر ایک وصف ان اوصاف ثلاثہ مین سے ابطال خلافت ثلثہ اوّلین و اثبات امامت و خلافت حقہ جناب امیر المومنین کے لیے کافی و وافی ہے خصوصاً وصف دوم کہ اوسمین اس امر کی تصریح ہے کہ علی بن ابیطالب نیکو کارون و پرہیزگارون کے امام ہین ہر چند کہ سید شہاب الدین احمد علماے عالی شان حضرات سنیہ مین سے ہین حتے کہ مولوی سلامت اللہ صاحب بھی اونکی روایات کی تسلیم کر لینے مین مجبور ہین چنانچہ اونکی توثیق مجلد مذکور حدیث غدیر کتاب عبقات الانوار کے ص ۲۳۰ سے ص ۲۳۷ تک موجود ہی لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم اپنے ان مطالب کے اثبات مین فقط سید شہاب الدین موصوف کی نقل پر اکتفا نہین کرتے ہین ان تینون فائدون مین سے پہلا فائدہ متعلق ہے مبحث ارتداد صحابہ سے اور ہم اسکو بشرح و بسط تمام حسب وسعت مقام شروع کتاب مین بحمد اللہ تعالی لکھ چکے ہین اور شعاع نوزدہم مین بھی اسکا ذکر کر چکے ہین و نیز ابھی بہت سی احادیث کتب معتبرہ سنیہ سے ابواب آتیہ کے جواب مین انشاء اللہ العزیز لکھی جائینگی لہذا اس مقام مین اس فائدے کا لکھنا تکرار بیکار ہے باقی دو فائدون کو ہم دو شعاع کی ضمن مین لکھتے ہین فائدہ ثانیہ یعنی اثبات امامت اہلبیت عصمت و طہارت کو شعاع بست و سوم مین و فائدہ ثالثہ کو شعاع بست و دوم مین **شعاع بست و دوم** ذکر قول جناب رسول خدا اخی و وصی و خلیفتی والامام من بعدی ہین اس کلام معجز نظام مین چار الفاظ مبارکہ ہین اون مین سے اخی و وصی و خلیفتی تین الفاظ کو ہم شعاع ہجدہم مین سنیون کی تفاسیر معتبرہ و تواریخ مشہورہ سے ثابت کر چکے ہین اور لفظ چہارم یعنی امام کا ثبوت عبارت سید شہاب الدین احمد صاحب مین کہ جو ہمنے ابھی شعاع بست و یکم مین نقل کی ہے باحسن وجوہ

موجود ہے ونیز سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربے کے مودت خامسہ مین یہ حدیث
نقل کی ہے ص ۱۷ و ۱۸ چھاپ مذکور شعاع بستم عن فاطمۃ علیہا الصلوۃ والسلام
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ فمن
کنت امامہ فعلی امامہ ترجمہ جناب فاطمہ علیہا الصلوۃ والسلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون پس اوسکا علیؑ ولی ہے اور جسکا مین امام ہون پس اوسکا علیؑ امام ہے انتہی واضح ہو کہ
کتاب عبقات الانوار مجلد غدیر کے جزو چہارم کے ص ۲۴۰ مین بھی یہ حدیث اسی کتاب مودۃ القربے سے منقول ہے
اور صفحہ ۲۴۱ سے ص ۲۴۴ تک سید علی ہمدانی مولف کتاب مذکور کی توثیق اس خوبی کے ساتھ لکھی ہوئی ہے کہ
کوئی سنی اوسکے باب مین قدح نہین کرسکتا چنانچہ موثقین و مادحین سید مذکور مین سے ایک شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی پدر شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ بھی ہین اور اونکی عبارت انکی مدح مین ص ۲۴۴ مین منقول ہے ونیز کتاب
کنز العمال جزو سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد ۱۳۱۲ھ کے صفحہ ۴۰۰ مین یہ حدیث ہے
(ایضاً) عن الشعبی قال قال علی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین قیل لعلی فما کان شکرک قال حمدت اللہ علی
ما اتانی وسئلتہ الشکر علی ما اولانی وان یزیدنی مما اعطانی حل ترجمہ شعبی سے منقول ہے کہ کہا علیؑ نے
کہ مجھکو رسول خداؐ نے فرمایا کہ مرحبا واسطے مسلمانون کے سردار کے اور پرہیزگارون کے امام کی علیؑ سے پوچھا گیا
کہ آپ کا شکر کسقدر تھا (یعنی اس نعمت عظمی پر) آپنے جواب مین فرمایا کہ حمد کی مین نے اللہ کی اوس نعمت پر کہ جو مجھکو
بخشی اور سوال کیا مین نے اوس سے توفیق شکر کا اوپر اوس چیز کے کہ مجھکو اوسنے اولے قرار دیا ونیز سوال کیا
اس بات کا کہ مجھکو زیادہ دے اوس چیز سے کہ جو مجھکو عطا فرمائی ہے ونیز اسی جزو سادس کے صفحہ ۱۵۳
مین ہے علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ ومخذول من خذلہ
لعن جابر ترجمہ علیؑ امام ہے نیکون کا اور قتل کرنیوالا ہے فاسقون کا منصور ہے جو شخص کہ اوسکی نصرت کرے
اور چھوڑا ہوا ہے گمراہی مین جو شخص کہ اوسکی مدد کرنا چھوڑ دے ونیز کتاب حلیۃ الاولیا تالیف حافظ
ابو نعیم ترجمہ علیؑ ابن ابیطالب مین باسناد مندرجہ یہ حدیث لکھی ہے یا ابا برزۃ ان

رب العالمین عهد الی عهداً فی علی بن ابیطالب فقال انه رایة الهدی ومنار الایمان وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابابرزة علی بن ابی طالب امینی غداً فی القیمة وصاحب رایتی فی القیمة علی مفاتیح خزائن رحمة ربی

ترجمہ ای ابوبرزہ تحقیق پروردگار عالم نے عہد کیا مجھسے علی بن ابیطالب کے باب مین اور فرمایا کہ تحقیق وہ نشان ہدایت کا اور مقام ہے نور ایمان کا اور امام ہے میرے دوستونکا اور نور ہے اون سب لوگون کا کہ جو میری اطاعت کرین ای ابوبرزہ علی بن ابیطالب امین ہے کل کے دن قیامت مین اور صاحب ہے میرے رایت کا (یعنی لواے حمد کا) قیامت مین علی کے پاس کنجیان ہین میرے پروردگار کے رحمت کی خزانون کی انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خدا کے دوست ہین اونکے علی بن ابیطالب امام ہین اور جو دشمن ہین وہ آپ کی امامت کا ہیکو تسلیم کرین و نیز اسی کتاب حلیۃ الاولیا مین بعد اوسکے بلافاصلہ یہ دوسری حدیث باسناد مندرجہ منقول ہے عن ابی برزة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عهد الی فی علی عهداً فقلت یا رب بینه لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیاً رایة الهدی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وهو الکلمة التی الزمتها المتقین من احبه احبنی ومن ابغضه ابغضنی فبشره بذلک فجاء علی فبشرته فقال یا رسول الله انا عبد الله وفی قبضته فان یعذبنی فبذنبی وان یتم لی الذی بشرتنی به فالله اولی بی قال قلت اللهم اجل قلبه واجعل ربیعه الایمان فقال الله قد فعلت به ذلک ثم انه رفع الی انه مختصه من البلاء بشیء لم یخص به احد من اصحابی فقلت یا رب اخی وصاحبی فقال ان هذا شیء قد سبق انه مبتلیٰ ومبتلیٰ به ترجمہ ابوبرزہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ تحقیق عہد کیا اللہ نے مجھسے علی کے باب مین پس مین نے کہا کہ ای میرے پروردگار بیان کر تو اوس عہد کو میرے واسطے پس فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے کہ سن تو پس مین نے کہا کہ مین سنتا ہون پس فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے کہ تحقیق علی نشان ہے ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستون کا اور نور ہے اوس شخص کا کہ جو میری اطاعت کرے اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ لازم کر دیا ہے مین نے

اوسکو پرہیزگاروں پر جو شخص کہ اوسکو دوست رکھے وہ مجھکو دوست رکھتا ہی اور جو شخص کہ اوسکو دشمن رکھے وہ مجھکو دشمن رکھتا ہے
پس بشارت دے تو اوسکو ساتھ اس امر کے پس آئے علی ابن بشارت دی مین نے اونکو پس اونھون نے کہا کہ ای رسول خدا
مین بندہ ہون خدا کا اور اوسکے قبضہ قدرت مین ہون پس اگر مجھکو عذاب کرے تو میرے گناہ کے سبب ہی اور اگر پوری
کرے میرے واسطے یہ بشارت کہ جسکی مجھکو آپنے خبر دی ہی تو اللہ اولے ہی ساتھ میرے فرمایا رسول خدا نے کہ مین نے
کہا کہ بارخدایا روشن کر تو اوسکے دل کو اور گردان تو اوسکو بہار ایمان کی پس فرمایا اللہ تعالے نے کہ تحقیق کیا مین نے
اوسکے ساتھ ایسا ہی بعد اوسکے مجھکو اس بات کی خبر دی کہ تحقیق وہی علی مختص ہے بلاؤن مین سے ساتھ ایسی چیز کے
کہ کوئی شخص میرے اصحاب مین سے اوسکے ساتھ مخصوص نہین ہوا پس مین نے کہا کہ ای میرے پروردگار یہ میرا بھائی
اور میرا صاحب ہے پس فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے کہ تحقیق یہ ایسی چیز ہے کہ اسپر پہلے ہی حتم ہو چکا ہے کہ تحقیق وہی
علی مبتلا ہوگا بلاؤن مین اور لوگون کا اوسکے سبب سے امتحان کیا جائیگا انتہی اس حدیث سے بھی ثابت ہو گیا کہ حق سبحانہ
وتعالی نے علی ابن ابیطالب کو اپنے دوستون کا امام قرار دیا ہی پس جو شخص کہ آپ کی امامت کو تسلیم نکریگا وہ بلا شبہ
وبلاشک دشمن خدا ہے چونکہ حلیۃ الاولیا میرے پاس قلمی ہے لہذا صفحون کا نشان مین نے نہین لکھا لیکن ترجمہ
علی ابن ابیطالب مین نہایت آسانی کے ساتھ یہ دونون حدیثین اس کتاب کے ہر نسخے مین مل سکتی ہین اور ظاہر ہے
کہ ان احادیث سے حق مثل آفتاب کے روشن ہی کچھ ضرورت تفصیل وتبیین کی نہین ہے **شعاع بست وسوم**
اثبات امامت ائمہ اہلبیت رسالت مین ہمارے ہاں کے خطبہ مبارکہ غدیر خم مین بکرات ومرات
جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ علی ابن ابیطالب کی اولاد مین سے ائمہ ہدایت ہونگے کہ اونکی اطاعت سب پر واجب
اور تمام امت سے اس بات پر عہد وپیمان محکم لیا ہے کہ علی ابن ابیطالب اور اونکی اولاد سے جو امام ہونگے اون سبکو
امام واجب الاطاعت سمجھین اور اون سبکی اطاعت کرین لہذا اب ہم اس امر کو بھی یہان سنیون کی کتابون سے
ثابت کرتے ہین چنانچہ جو خطبہ بلیغہ کہ ہمنے شعاع بست وہفتم مین کتاب توضیح الدلایل سید شہاب الدین احمد سے علی ما نقل فی
عبقات الانوار نقل کیا ہے اوسمین امامت اہلبیت عصمت وطہارت وعترت رسالت جس وضاحت کے ساتھ
لکھی ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہین اور قابل دید ہے **ونیز کتاب مودۃ القربی** چھاپہ مذکور کے
مودۃ ثانیہ صفحہ ۱۸ مین یہ حدیث لکھی ہے وعن محمد بن الحنفیہ عن ابیہ علی علیہ السلام قال

انی لنائم یوماً اذا دخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم فنظر الیّ فحرکنی برجله
وقال لی قم یفدی بک ابی وامی فان جبریل اتانی فقال بشرہ بهذا بان اللّٰه تعالی
جعل الائمة من ولده وان اللّٰه تعالی یغفر له ولذریته ولشیعته ولمحبیه وان من طعن
علیه ویجحد حقه فی النار ترجمہ محمد حنفیہ نے اپنے والد ماجد علیؑ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ مین ایک دن سوتا
تھا ناگاہ رسول خدا تشریف لائے اور مجھکو دیکھا پس اپنے پاؤن سے مجھکو حرکت دی اور مجھسے فرمایا کہ اوٹھ میرے باپ
اور مان تجھپر فدا ہون پس تحقیق جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ بشارت دو اسکو ساتھ اس بات کی کہ تحقیق اللّٰہ تعالی نے
کر دیا ہے اماموں کو اسکی اولاد سے اور تحقیق اللّٰہ تعالی نے اسکو بخشدیا اور اُسکی ذریت کو بخشدیا اور اسکے شیعون کو بخشدیا
اور اسکے دوستون کو بخشدیا اور تحقیق جو شخص کہ اسپر طعن کرے اور اسکا حق نہ دے وہ آتش جہنم
مین ہوگا انتھی اس حدیث سے ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی حقیت بھی بخوبی ثابت ہوگئی اور غاصبان حق جناب امیر المومنین
کا انجام بھی بخوبی معلوم ہوگیا اور شیعون کا ناجی ہونا باحسن وجوہ ظاہر ہوگیا فالحمد للّٰہ علی ذلک ونیز اسی
کتاب مودۃ ثالثہ صفحہ ۱ مین یہ حدیث ہے وعنه ایضا علیه السلام قال قال رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه واله وسلم ان اللّٰه اشرف علی الدنیا فاختارنی علی رجال العالمین ثم اطلع الثانیة
فاختارک علی رجال العالمین ثم اطلع الثالثة فاختار الائمة من ولدک علی رجال
العالمین ثم اطلع الرابعة فاختار فاطمة علی نساء العالمین ترجمہ اور انھین امیر المومنین علیؑ سے یہ حدیث
بھی منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ تحقیق اللّٰہ تعالی نے پہلے مرتبہ تمام عالم کے مردون پر مجھکو اختیار کیا (یعنی منتخب و
برگزیدہ کیا اور فضیلت بخشی) بعد اوسکے دوسرے مرتبہ تمام عالم کے مردون پر تجھکو اختیار کیا بعد اوسکے تیسرے مرتبہ تمام عالم
کے مردون پر ان اماموں کو اختیار کیا جو تیری اولاد سے ہونگے بعد اوسکے پھر چوتھی مرتبہ تمام دنیا کی عورتون پر فاطمہ کو اختیار
کیا انتھی اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا تمام عالم سے افضل و منتخب و برگزیدہ ہین پس اس سے
آپکا افضل الاولین والآخرین و سید المرسلین و خاتم النبیین ہونا ثابت ہے اور بعد آپکے جناب امیر مثل آپکے ہین پس
اس سے ثابت ہوگئی آپکی امامت و خلافت بلا فصل اور بعد جناب امیر کے ائمہ اہلبیت علیہم السلام منتخب و برگزیدہ و افضل
الخلق ہین پس اس سے ثابت ہوگئی امامت ان حضرات معصومین کی وہو المقصود اور جناب سیدہ علیہا السلام کا

تمام دنیا کی عورتون سے اصطفٰے منتخب و برگزیدہ و افضل ہونا ثابت ہوا کہ کوئی اس سے مستثنٰے نہین یہانتک کہ حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت خدیجۃ الکبرٰی آپکی والدہ ماجدہ بھی اور یہ عین مذہب ہے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ کا و نیز کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم کے مجلد اول ترجمہ علی بن ابیطالب کے اواخر مین یہ حدیث ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم من سرہ ان یحیی حیاتے ویموت مماتی ویسکن جنۃ عدن غرسہا ربی فلیوال علیا من بعدی ولیوال ولیہ ولیقتد بالائمۃ من بعدہ فانہم عترتی خلقوا من طینتی رزقوا فہما وعلما ویل للمکذبین بفضلہم من امتی القاطعین فیہم صلتی لا انالہم اللہ شفاعتی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ مثل میری حیات کے زندہ رہے اور مثل میری موت کی مرے اور ساکن ہو ایسی بہشت جاودان مین کہ اوسکے درختون کو میرے پروردگار نے نصب کیا ہے پس چاہیے کہ دوست رکھے علی کو میرے بعد اور چاہیے کہ دوست رکھے اوسکے دوست کو اور چاہیے کہ پیروی کرے امامون کی کہ بعد علی کے ہونگے پس وہ ائمہ میری عترت مین پیدا کیے گئے ہین میری طینت سے عطا کیا گیا ہے اونکو فہم اور علم عذاب ہے اونکی فضیلت کی تکذیب کرنے والون پر میری امت مین سے قطع کرنے والون پر ان امامون کے باب مین میرے صلہ رحم کو نہ پہونچائیگا اونکو اللہ میری شفاعت انتہٰی ان احادیث سے جسطرح کہ حقیت مذہب امامیہ اثنا عشریہ ثابت ہے وہ محتاج بیان نہین البتہ حضرات سنیہ سے ہم اس مقام پر فقط استفسار پوچھتے ہین کہ آپکے شیخ بخاری صاحب جو فضل ائمہ معصومین علیہم السلام کی عموماً اور حضرت امام بحق ناطق جعفر صادق کی خصوصاً منکر تھے حتٰے کہ اونکی طرف سے شک و ریب رکھتے تھے اور کوئی حدیث اوس جناب کی روایت سے اپنی صحیح مین نہین لکھی وہ ویل للمکذبین بفضلہم سے کیونکر خارج ہوجائینگے وکذالک استدلال اب باقی رہا اثبات تعداد ائمہ اثنا عشر علیہم السلام پس محتاج بیان نہین ہے اس سبب سے کہ اہل سنت وجماعت کی کل تواریخ مین اسمائے مبارکہ اونکے لکھے ہوئے ہین اور کسی سنی کو مجال انکار باقی نہین ہے اور ہم بحث آیہ استخلاف کے ذیل مین ثابت کر چکے ہین کہ جو احادیث خلفائے اثنا عشر صحاح اہل سنت وجماعت مین مشہور و معروف ہین

اونکے سوا ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے اور لوگ مراد نہین ہوسکتے اور خود سنی اونکی تطبیق مین حیران و پریشان
ہین اب یہان ہم بعون اللہ تعالی ایک حدیث ایسی لکھتے ہین کہ اوس مین تفصیل اسماء مبارکہ ائمہ معصومین زبان معجز
بیان مخبر صادق صلعم سے منقول وماثور ہے کتاب مودۃ القربے چھاپ مذکور الصدر کے صفحہ ۱۳۵ مین
یہ حدیث لکھی ہے الاعمش قال حدثنی الحارث وسعید بن البشیر عن علی بن ابی
طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انا نازلکم علی الحوض وانت یا علی
الساقی والحسن والحسین الامر وعلی بن الحسین الفاطر ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد
السائق وموسی بن جعفر محصی للمحبین والمبغضین قامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین و محمد
بن علی منزل اهل الجنۃ الی درجاتہم وعلی بن محمد خطیب یزوجہم حور العین والحسن بن علی اهل
والهادی شفیع حیث لا یاذن الا لمن اشارۃ فیرضی چونکہ یہ کتاب غلط بہت چھپی ہے
اور یہ حدیث تو اسقدر غلط تھی کہ اوسکا ترجمہ ممکن نہ تھا لہذا مین نے ایک نسخہ قلمی سے اسکی تصحیح کی اور یہ حدیث
صحیح یہہ ہے الاعمش قال حدثنی ابو اسحق عن الحارث وسعد بن بشیر عن
علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ انا واردکم علی الحوض وانت یا علی
الساقی والحسن الذائد والحسین الامر وعلی بن الحسین الفارط ومحمد بن علی
الناشر وجعفر بن محمد السائق وموسی بن جعفر محصی المحبین والمبغضین وقامع
المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد بن علی منزل اهل الجنۃ
فی درجاتہم وعلی بن محمد خطیب الشیعۃ یزوجہم الحور العین والحسن بن علی
سراج اهل الجنۃ یستضیئون بہ والهادی المهدی شفیعہم یوم القیمۃ
حیث لا یاذن الا لمن یشاء ویرضی ترجمہ اعمش نے ابو اسحاق سے اوسنے حارث سے اور سعد بن بشیر سے
اونھون نے علی بن ابیطالب سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین پہلے تمسے وارد ہونگا
حوض کوثر پر اور تو اے علی ساقی ہوگا اور حسن دور کرنے والا ہوگا دشمنون کا اوس حوض سے اور حسین حکم کرنیوالا
ہوگا اور علی بن الحسین پیشرو ہوگا اور محمد بن علی برانگیختہ کرنے والا ہوگا لوگون کا اور جعفر بن محمد لیجانے والا ہوگا

لوگون کا حوض پر اور موسیٰ بن جعفر شمار کرنیوالا ہوگا دوستونکا اور دشمنون کا اور مارکے نکال دینے والا ہوگا منافقونکا
اور علی بن موسیٰ زینت دینے والا ہوگا مومنون کا اور محمد بن علی اوتارنے والا ہوگا اہل بہشت کا اونکے درجون مین
اور علی بن محمد خطبہ پڑھنے والا ہوگا شیعون کا کہ نکاح کریگا اونکا حور عین کے ساتھ اور حسن بن علی چراغ ہوگا اہل بہشت کا
کہ اوس سے روشنی پائینگے اور ہادی مہدی شفیع ہوگا اونکا (یعنی مومنون کا) قیامت کے دن اس حیثیت سے کہ نہ اجازت
دیگا وہ مگر جس شخص کو کہ چاہیگا اور اوس سے راضی ہوگا انتہی اس حدیث مبارک سے حقیت مذہب امامیہ اثنا عشریہ
جسطرح پر ظاہر و عیان ہے اوسکے لیے حاجت بیان نہین عیان را چہ بیان و نیز اسکی شاہد اسی کتاب مین اور چند حدیثین
ہین چنانچہ صفحہ ۴۴۳ مین یہ حدیث ہے وعن اصبغ بن نباتة عن عبد الله بن عباس قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول انا وعلی والحسن والحسين وتسعة
من ولد الحسين مطهرون ومعصومون ترجمہ اصبغ بن نباتہ نے عبد اللہ
بن عباس سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین اور علی اور حسن
اور حسین اور نو اولاد حسین مین سے مطہر اور معصوم ہین انتہی ظاہر ہے کہ سوا امام منصوص کے اور کوئی بعد نبی معصوم
نہین ہوسکتا و نیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ ہے وعن عناية بن ربعي قال قال
رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انا سيد النبيين وعلی سيد الوصيين ان
اوصيائی بعدی اثنا عشر اولهم علی واخرهم القائم ترجمہ عنایہ بن ربعی سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ مین سردار نبیونکا ہون اور علی سردار وصیونکا ہے تحقیق وصیا میرے بعد بارہ ہین اول اونکا علی ہے
اور آخر اونکا قائم ہے (یعنی مہدی دین) و نیز بعد اوسکے بلا فاصلہ یہ حدیث ہے عن علی
عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من احب ان يركب سفينة
النجاة ويتمسك بالعروة الوثقى ويعتصم بحبل الله المتين فليوال عليا بعدی وليعاد عدوه
وليأتم بائمة الهداة من ولده فانهم خلفائی واوصيائی وحجج الله على خلقه
بعدی وسادة امتی وقادة الاتقياء الى الجنة حزبهم
حزبی وحزب اعدائهم حزب الشيطان ترجمہ اور علی علیہ السلام سے منقول ہے

کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص دوست رکھے اس بات کو کہ سوار ہو کشتی نجات پر اور تمسک کرے ساتھ عروۃ الوثقی کے اور پنجہ مارے
ساتھ خدا کی رسی کے کہ جو مستحکم ہے پس چاہیے کہ دوست رکھے علی کو میرے بعد اور دشمن رکھے اوسکے دشمن کو اور چاہیے
کہ امامت قبول کرے ایسے اماموں کی کہ جو ہدایت کرنے والے ہونگے اوسکی اولاد میں سے پس تحقیق وہی ائمہ میرے
خلفا ہیں میرے بعد اور میرے اوصیا ہیں اور حجت ہیں خدا کی اوسکی خلق پر میرے بعد اور سردار ہیں میری امت کے اور لیجانے
والے ہیں پرہیزگاروں کے طرف جنت کی گروہ اونکا میرا گروہ ہے اور گروہ اونکے دشمنوں کا گروہ شیطان کا ہے انتہی
اور بہت سی حدیثیں اسی مضمون کی اس کتاب میں موجود ہیں مگر میں نے بخوف طوالت اسیقدر پر اکتفا کی جو حدیث کہ میں نے
آخر میں لکھی ہے اوس سے ایک فائدہ جلیلہ یہ حاصل ہوا ہے کہ ثابت ہو گیا کہ حدیث خلفا ہے اثنا عشر جو سنیوں کے صحاح میں
مشہور و معروف ہے اوس سے مراد ہمارے ہی ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے صاف صاف
فرمادیا ہے فانھم خلفائی من بعدی یعنی وہ لوگ میرے خلفا ہیں میرے بعد اب یہ عبد ذلیل بعون اللہ الملک
الجلیل اس عدد مبارک اثنا عشر کے چند معارف و حقائق و دقائق بقدر اپنے فہم و وسعت مقام کے بیان کرتا ہے
اوّل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں بارہ حرف ہیں دوم محمد رسول اللہ میں بارہ حرف ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ یہی دونوں کلمہ
طیبہ بنای دین اسلام ہیں سوم الدین الاسلام میں بھی بارہ حرف ہیں اور ان دونوں لفظوں پر الف اور لام لانے میں ایک
نکتہ لطیف یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے جو فرمایا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام اس آیہ کریمہ میں بھی لفظ دین و اسلام دونوں
معرف بالف و لام ہیں چہارم لفظ امیر المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں پنجم امام المسلمین میں بھی بارہ حرف ہیں و ائمۃ
المسلمین میں بھی ششم امام المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں و ائمۃ المومنین میں بھی ہفتم حامل کتاب اللہ میں بارہ حرف
ہیں اور حافظ کتاب اللہ میں بھی اور چونکہ حامل کی جمع حملۃ ہے اور حافظ کی جمع حفظۃ آتی ہے لہذا ممکن ہے کہ حملۃ کتاب اللہ اور
حفظۃ کتاب اللہ کہا جاوے اسلیے کہ ان الفاظ میں بھی بارہ حرف ہیں اور مفسر کتاب اللہ میں بھی بارہ حرف ہیں اور اس نکتہ میں اشارہ
لطیفہ ہے طرف حدیث ثقلین کے پس یہی حضرات حامل و حافظ و مفسر کتاب اللہ ہیں ہشتم عترت رسول اللہ میں بارہ
حرف ہیں اور یہ نکتہ مبین و مصدق و مکمل ہے نکتہ ہفتم کا نہم قائد المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں اور قائد کی جمع قادہ ہے
اور قادۃ المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں دہم سادۃ المومنین میں بھی بارہ حرف ہیں یازدہم شفیع المذنبین میں بھی بارہ حرف ہیں
دوازدہم شفعاء یوم المحشر میں بھی بارہ حرف ہیں سیزدہم حجج اللہ تعالی میں بارہ حرف ہیں چہاردہم

اسباط بنی اسرائیل بارہ ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہی وقطعنا ہم اثنتی عشرۃ اسباطا امما یازدہم نقبا بنی اسرائیل بارہ ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے سورہ مائدہ مین فرمایا ہی وبعثنا منہم اثنی عشر نقیبا شانزدہم سرداران اسمعیل بھی بارہ ہین چنانچہ سفر اول توریت کہ جو کتاب التولید کہلاتا ہی اوسکا ترجمہ جو مرزاپور مین زبان اردو مین سنہ ۱۸۹۰ عیسوی مین چھپا ہی اوسکے سترھوین باب مین یہ عبارت ہی عبارت ترجمہ توریت اور اسمعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے انتھی یہ خطاب ہے حق سبحانہ وتعالی کا حضرت ابراہیم سے ہفتدہم حضرات حواریین حضرت عیسی بارہ ہین ہیجدہم اثنا عشر خلیفہ ہین اور اثنا عشر امیراً مین بھی بارہ حرف ہین اور صحاح اہل سنت مین یہ حدیث بالفاظ مختلفہ مشہور ومعروف ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ یا بارہ امیر ہونگے اور یہ عجیب مطابقت ہی کہ اثنا عشر نقیبا مین بھی بارہ حرف ہین نوزدہم احادیث اثنا عشر خلیفہ مین صحاح اہل سنت وجماعت مین منقول ہی کہ سب قریش مین سے ہونگے چنانچہ صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی کی جلد ثانی ص ۱۱۹ مین یہ حدیث لکھی ہے لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش ترجمہ ہمیشہ دین قائم رہیگا یہانتک کہ برپا ہو قیامت اور ہوئین تمہارے اوپر بارہ خلیفہ کہ وہ سب قریش مین سے ہون انتھی لو راسکے سوا اور بھی بہت سی حدیثین اونکے صحاح مین موجود ہین اس مضمون کی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ خلفا وامرا وائمہ سوا قریش کی اور کسی قوم وقبیلہ سے نہین ہوسکتے چنانچہ صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر مجلد چہارم کے صفحہ ۱۴۴ مین یہ حدیث ہی حدثنا احمد بن یونس حدثنا عاصم بن محمد سمعت ابی یقول قال ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ہذا الامر فی قریش ما بقی منہم اثنان ترجمہ بخاری نے باسناد مندرجہ متن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیگا یہ امر (یعنی امارت وخلافت وامامت) قریش مین جب تک کہ باقی رہینگے اونمین سے دو شخص بھی انتھی پس اسمین ایک عجیب وغریب نکتہ لطیف ودقیق ہے لعلکم تعقلون اور وہ یہ ہے کہ تواریخ وکتب معتبرہ اہل سنت وجماعت اس بات پر شاہد ہین کہ حضرت نضر بن کنانہ کی اولاد قریش کہلاتی ہی چنانچہ تاریخ روضۃ الاحباب مطبوع مطبع انوار محمدی کے صفحہ ۳۴ مین

منقول ہی و اما نضر گویند قریش لقب وی ست منقول ست کہ کسانیکہ را زعم این بود کہ قریش ایشانند و سائر فرزندان نضر را قریش نمی گویند تا آنکہ نزد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمدند و ازان سرور سوال کردند کہ قریش کیانند گفت فرزندان نضر بن کنانہ انتہی موضع الحاجہ پس غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت نضر بن کنانہ کے بیٹے مالک تھے اور اونکے حضرت فہر اور اونکے حضرت غالب اور اونکے حضرت لوی اور اونکے حضرت کعب اور اونکے حضرت مرہ اور اونکے حضرت کلاب اور اونکے حضرت قصی اور اونکے حضرت عبد مناف اور اونکے حضرت ہاشم اور اونکے حضرت عبد المطلب اور اونکے حضرت عبد اللہ والد ماجد جناب رسول خدا پس حضرت مالک بن نضر سے حضرت عبد اللہ تک یہ بارہ بزرگ قبل جناب رسول خدا ہین اور بعد آپ کے بھی بارہ امام معصوم ہین پس دائرہ قریش کے لیے آپ مثل مرکز کے ہین اور جہت اعلی مین حضرت نضر بن کنانہ ہین اور جہت اسفل مین قیامت ہی اور یہ امر مسلم ہے کہ مرکز سے محیط تک جسقدر خطوط کھینچے جاتے ہین سب برابر ہوتے ہین لہذا اعلی و اسفل کی دونون خط برابر ہوگئے اب باقی رہا اثبات خلافت و وصایت بزرگان ماقبل پس شیعہ و سنی مین اس باب مین اختلاف ہی سنی کہتے ہین کہ جناب رسول خدا کے آبا و اجداد معاذ اللہ اکثر کافر و بت پرست تھے اور شیعہ کہتے ہین کہ معاذ اللہ منہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسا نور پاک اصلاب نجسہ مشرکین سے ارحام نجسہ مشرکات کی طرف منتقل ہو بلکہ حضرت آدم و حوا سے حضرت عبد اللہ و آمنہ تک سب آبا و امہات جناب رسول خدا موحد و دین حق پہ تھے اور ہمیشہ اس نور پاک کا مقر و ماوی اصلاب طاہرہ مین رہا ہے اور اونسے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوا ہے و نیز اون لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت آدم سے حضرت عبد المطلب تک امر خلافت و وصایت مستمر رہا ہے اور آپ کے آبائے طاہرین مین سے ہر شخص اپنے بزرگ ماقبل کا خلیفہ و وصی و جانشین ہوتا آیا ہے چونکہ حضرت عبد اللہ کا انتقال اپنے والد ماجد کے سامنے ہوا لہذا حضرت عبد المطلب سے یہ امر حضرت ابو طالب کیطرف منتقل ہوا اور حضرات سنیہ نہ خدا سے ڈرتے ہین نہ رسول سے شرم کرتے ہین بلکہ حضرت ابو طالب و حضرت عبد اللہ و حضرت عبد المطلب و حضرت ہاشم ان سب بزرگون کو کافر و مشرک و بت پرست سمجھتے ہین حالانکہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے کہ انما المشرکون نجس اور خود اون لوگون کی کتب معتبرہ و تواریخ و احادیث و تفاسیر مین جو ان بزرگون کے حالات لکھے ہوے ہین وہ صاف صاف اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ یہ حضرات سب موحد و

خداپرست تھی اور حضرات سنیہ کے اس مغلطہ کے دو سبب ہین اوّل یہ کہ بسبب غلبہ کفار و مشرکین یہ حضرات اکثر تقیہ
کرتے تھے اور چونکہ سنی تقیہ کے قائل نہین ہین لہذا یہ امر اون پر مشتبہ ہوگیا ہے دوم یہ کہ چونکہ اونکے خلفاے
ثلثہ کے اکثر آبا و اجداد مشرک و بت پرست تھے لہذا یہ تہمت اونھون نے ہمارے حضرت کی آباء طاہرین کے اوپر بھی لگائی ہے یہ مبحث
بہت طویل ہی اور اس مقام مین اوسکے لکھنے کی گنجایش نہین ورنہ اونکے کتب معتبرہ سے اسکا اثبات باحسن وجوہ ممکن ہے چنانچہ
حضرت ابوطالب نے جیسی حفاظت و حمایت و صیانت جناب رسول خدا کفار مکہ سے کی ہی وہ اظہر من الشمس ہی کہ اپنی جان تک
دریغ نہین کی باوصف کفر و شرک یہ کیونکر ممکن تھا ابولہب ملعون بھی تو آپکا حقیقی چچا تھا پس ظاہر ہے کہ وہ شقی کسقدر آپسے
عداوت کرتا تھا اور وہ اور اوسکے جورو حمالۃ الحطب کہ جسکا ام جمیل نام تھا یہ دونون کسقدر آپ کو ایذا دیتے تھے علاوہ
اوسکی صدہا اشعار حضرت ابوطالب کے آپکی مدح و ثنا و تصدیق رسالت و نبوت اور آپکی حفاظت و حمایت و اعانت کرنیکی
وصیت مین کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت مین موجود ہین لیکن حضرات سنیہ بسبب تقلید مذہب آبائی ان دلائل واضحہ کیطرف
مطلق توجہ نہین کرتے پس جب اونکا یہ حال ہے تو امر خلافت و وصایت اونکے یہان کیون محفوظ رہنے لگا اور اوسکے
اثبات کا وہ کیون اہتمام کرنے لگے تاہم حق سبحانہ و تعالی نے اتماما للحجۃ کلمۂ حق کو اونکی زبان پر بھی جاری کر دیا ہے
چنانچہ اسی مبحث غدیر کے شروع مین اونکی چند کتب معتبرہ سے اس امر کو ہم ثابت کر چکے ہین کہ انبیای سلف کا
یہ طریقہ اور دستور مستمرہ رہا ہی کہ اپنی زندگی مین کسی شخص کو اپنی اولاد یا اپنے باپ کی اولاد مین سے اپنا ولیعہد و
خلیفہ و وصی و جانشین مقرر فرما دیتے تھے اور اس سلسلہ مبارکہ مین اکثر ہمارے حضرت کے آباے طاہرین
ہین اور یہان ہم ایک عجیب و غریب بات لکھتے ہین اور وہ یہ ہی کہ تاریخ کامل ابن اثیر مطبوعہ مطبع
ذات التحریر مصر کے حاشیہ پر تاریخ مروج الذہب مسعودی چڑھی ہوئی ہی اوسکے
ص ۴۱ مین یہ عبارت ہی وان شیثا واقع امراتہ فحملت بانوش فانتقل النور الیہا
حتی اذا وضعتہ لاح النور علیہ فلما بلغ الوصاۃ اوعز الیہ شیث فی شان الودیعۃ
وعرفہ شانہا وانہا شرفہم وکرمہم واوعز الیہ ان ینبہ ولدہ علی حقیقۃ
ہذا الشرف وکبر محلہ وان ینبہوا اولادہم علیہ ویجعل ذلک فیہم وصیۃ منتقلۃ
ما دام النسل فکانت الوصیۃ جاریۃ تنتقل من قرن الی قرن الی ان

أدی اللہ النور الی عبد المطلب و ولدہ عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ **ترجمہ** اور تحقیق شیث نے اپنی زوجہ سے صحبت کی پس وہ حاملہ ہوئین ساتھ انوش کے پس منتقل ہوا نور محمدی اونکی طرف پس جسوقت کہ انوش پیدا ہوے تو یہ نور اونمین روشن ہوا پس جسوقت کہ وصیت کرنے کے وقت کو ہوپہنچے تو مبالغہ کیا اون سے شیث نے ودیعت (یعنی نور محمدی) کے باب مین اور اوسکا مرتبہ اور شان اونکو بتلا دیا اور اونکو سمجھا دیا کہ یہ ودیعت باعث اونکے شرف وکرم کا ہے اور تاکید کی اونسے اس بات کی کہ اپنی اولاد کو اس شرف اور اس محل کی بزرگی سے آگاہ کردین اور وہ لوگ اپنی اولاد کو اسپر مطلع کرین اور قرار دیا حضرت شیث نے اس امر کو اون لوگون مین ایسی وصیت کہ وہ ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہوا کرے جب تک کہ نسل باقی رہے پس وصیت جاری رہی اور منتقل ہوا کی ایک قرن سے طرف دوسرے قرن کے یہانتک کہ پہونچا دیا اللہ نے نور کو عبد المطلب اور بعد اوسکے اونکے بیٹے عبد اللہ تک کہ جو والد ہین جناب رسول خدا کے انتہی پس اے اہل انصاف برائے خدا انصاف کرو کہ جو لوگ آباء و اجداد انبیا علیہم السلام کے اوصیا ہون اور نور محمدی کی حقیقت سے بھی واقف ہون پس وہ لوگ کافر و مشرک و بت پرست کیونکر ہوسکتے ہین اور نبوت جناب خاتم النبیین و سید المرسلین کا کیونکر انکار کرسکتے ہین اور اقرار نبوت جناب رسالت مآب کے ساتھ انکار وحدانیت حق سبحانہ وتعالی کیونکر جمع ہوسکتا ہے پس ثابت ہوگیا کہ سب آباء و اجداد کرام حضرت خیر الانام موحد و خدا پرست و قائل نبوت علت غائی ممکنات جناب سرور کائنات تھے اور وصایت بھی ایک کے دوسرے کو بالاستمرار ثابت ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ آباء و اجداد جناب رسالت مآب مین سے بعض انبیاء اللہ اور بعض اولیاء اللہ تھے اس سبب سے کہ وصی نبی کا سوا نبی یا ولی کے اور کوئی دوسرا شخص نہین ہوسکتا ہے چہ جائیکہ کافر و مشرک و بت پرست کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا پس ہر چند کہ مالک بن نضر سے کہ جو پہلے قریشی ہین حضرت عبد اللہ تک کسیکی نبوت ثابت نہین ہے مگر یہ امر بالیقین معلوم ہوگیا کہ یہ حضرات نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن اوصیاے انبیاء علیہم السلام تھے اور وصایت و خلافت ایک ہی چیز ہے البتہ چونکہ حضرت عبد اللہ کا انتقال اپنے والد ماجد کے سامنے ہوا لہذا اونکی وصایت ثابت نہین بلکہ اونکی جگہہ اونکے برادر حقیقی حضرت ابو طالب حضرت عبد المطلب کے وصی و خلیفہ ہوئے لہذا تعداد خلفاے اثنا عشر کہ جو قریش ہین سے قبل جناب رسول خدا تھے ہر طرح پوری ہوگئی **لطیفہ** برج آسمان بارہ ہین اور اسمین یہ ایک عجیب نکتہ لطیفہ ہے کہ پہلا برج

حمل ہی اور وہ برج شرف ہی اور پہلے امام جناب اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین اور وہ حضرت افضل ائمہ مابعد ہین چنانچہ خود اہل سنت وجماعت کی کتب وصحاح معتبرہ مین یہ حدیث منقول ہی کہ ان جناب ق حسینا سیدا شباب اهل الجنة وابوهما خیر منهما پس جب جناب علی مرتضی حسنین سے افضل ہوے تو ائمہ مابعد سے بدرجہ اولی آپ کی فضیلت ثابت ہوگئی پس جب آفتاب برج حمل مین آتا ہے کہ جو پہلا برج ہے تو اوسکو شرف حاصل ہوتا ہے اسی طرح شمس امامت کو پہلے امام کی سبب سے کہ جو ابو الائمہ ہین شرف حاصل ہوا اور بارھوان برج حوت ہی اور حوت کی معنی مچھلی کے ہین اور احادیث معتبرہ کتب اہل سنت وجماعت سی بھی ثابت ہی کہ حوت کے اوپر تمام دنیا وما فیہا قائم ہے اسی طرح بارھوین امام جناب مہدی دین علیہ السلام ہین اور آپ ہی کے وجود مبارک ومسعود کے سبب سے تمام دنیا قائم ہے اور جب آپکا قدم درمیان مین نرہیگا تو دنیا بھی نرہیگی اور قیامت قائم ہوجائیگی **بست ویکم** سال کے مہینے بارہ ہین اور انھین پر زمانے کا دار ومدار ہے اسی طرح ہمارے ائمہ اثنا عشر پر بھی زمانے کا دار ومدار ہی **بست ودوم** ہر شب وروز کی ساعتین بارہ ہین یعنی بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات ہوتی ہے اور اسمین ایک عجیب نکتہ دقیق ہے کہ کبھی دن بڑا ہوجاتا ہے اور کبھی رات پس جو زمانہ کہ رات کی درازی کا ہی اوس سے غیبت امام اور جو زمانہ کہ دن کی درازی کا ہی اوس سے ظہور امام معصوم کے ساتھ تعبیر ہوسکتی ہے **بست وسوم** بنی اسرائیل مین سے جن لوگون نے گوسالہ کی پرستش نہین کی وہ بارہ ہزار تھے **بست وچہارم** جب حضرت موسی نے بحکم خدا پتھر پر اپنا عصا مارا تو اوس سے بارہ چشمے جاری ہوے **بست وپنجم** جب حضرت موسی نے دریا پر اپنا عصا مارا تو اوس مین بارہ رستے ہوگئے اور یہ دونون باتین اخیر کی موافق عدد اسباط بنی اسرائیل کے ہوئی تھین کہ جو ہمارے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے ہم عدد ہین **بست وششم** یہ عجیب نکتہ باریک ولطیف ہی کہ چونکہ حضرت امام حسین کی اولاد مین سے نو امام معصوم ہوے ہین لہذا اولاد حسین مین نو حرف ہین اور اگر اسکو عربی کی ترکیب کی موافق ولد الحسین کہین تو اسمین بھی نو حرف ہین ہرچند کہ طول بہت ہوگیا ہے لیکن مجھکو مناسب یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر سنیونکی کتابون سے اپنے ائمہ معصومین علیہم السلام کی تفصیل بھی لکھدون واضح ہو کہ اہل سنت وجماعت

فضائل بارہ امام

کی تواریخ معتبرہ ذکر ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے مملو ہین اور اسقدر معجزات اور خرق عادات اون حضرات کے
اونمین لکھے ہوے ہین کہ اونکے استیعاب کے لیے دفاتر مبسوطہ بھی کافی نہین ہو سکتے اور مین یہان بخوف طوالت
فقط کتاب شواہد النبوۃ ملا عبد الرحمن جامی سے ہر امام کے اسم مبارک اور ایک یا دو معجزون پر اکتفا کرتا ہون
اول ائمہ اثنا عشر و ابو الائمہ جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب
علیہ السلام ہین اور ایکا ذکر کتاب شواہد النبوۃ ملا جامی مطبوعہ مطبع فتح الکریم واقع بمبئی کے رکن سادس
کے ۹۱ مین اسطرح پر ہے **امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ** وی امام اول است
از ائمہ اثنا عشر و کنیت وی رضی اللہ عنہ ابو الحسن و ابو تراب ست **انتہی** واضح ہو کہ فقط آپکے معجزات و خرق
عادات سنیون کی کتابون مین اسقدر لکھے ہوے ہین کہ اونکے استیعاب کے لیے ایک کتاب ضخیم چاہیے اور کتاب مذکور کے
صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۱۰۱ تک بھی بہت سے معجزات لکھے ہوے ہین لیکن بخوف طوالت مین یہان ص ۹۱
فقط دو معجزون پر جو پہلے ہی سے لکھے ہین اکتفا کرتا ہون **عبارت ملا جامی** وی را کرامت بسیار ست **از انجملہ** آنست
کہ بروایات صحیحہ ثابت شدہ است کہ چون پای مبارک بر رکاب می نہاد افتتاح تلاوت قرآن می کرد و چون پای
دیگر بر رکاب می رسید و بروایتی بر بالای ستور راست می ایستاد ختم تمام میکرد **و از انجملہ آنست** کہ اسماء بنت
عمیس از فاطمہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ گفت در شبے کہ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ با من زفاف کرد از وی
بترسیدم زیرا کہ شنیدم کہ زمین با وے سخن می گفت بامداد آن را با رسول صلی اللہ علیہ وسلم حکایت کردم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ دراز کرد پس سر برآورد و گفت ای فاطمہ بشارت باد ترا بپاکیزگی نسل بدرستیکہ خدای تعالی
فضیلت نہاد شوہر ترا بر سائر خلائق و زمین را فرمود کہ با وی بگو اخبار خود را و آنچہ بر روے زمین خواہد گذشت از مشرق
تا مغرب **انتہی** کیون حضرات سنیہ سوای امام واجب الاطاعت منصوب من اللہ و من الرسول کے اور کسی کو یہ
قدرت و قوت و معجزہ و کرامت حاصل ہو سکتی ہے کہ قرآن مجید کو اسقدر جلد تمام کرے پس یہ جناب قابل امامت
ہین یا وہ صاحب کہ جنکو بارہ برس مین سورہ بقرہ یاد ہوا یا نہوا اور دوسرا معجزہ تو صریح دلالت کرتا ہے اس
بات پر کہ آپ تمام روے زمین کے حاکم و امام تھے اور سب پر آپکی اطاعت واجب تھی ورنہ کوئی وجہ نتھی کہ زمین
اپنے اخبار کو بحکم خدائے تعالی آپ سے بیان کرتی و نیز اس فقرے سے کہ بدرستیکہ خدای تعالی فضیلت نہاد شوہر ترا

بر سائر خلائق فضیلت آپکی تمام خلق پر ثابت ہو گئی اور ظاہر ہے کہ افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے دوسرے
امام ائمہ اثنا عشر مین حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام ہین اور اونکا ذکر کتاب مذکور کے ص
۲۱۳ مین اسطرح پر ہے امیر المومنین حسن رضی اللہ تعالی عنہ وی امام دوم است از ائمہ اثنا عشر رضی اللہ
عنہم کنیت وی ابو محمد است و لقب وی تقی و سید ولادت وی در مدینہ بود در نیمہ رمضان سنہ ثلث من الہجرۃ و جبرئیل
علیہ السلام نام وی را بہدیہ پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آورد و بر قطعہ از حریر بہشت نوشتہ و شبیہ ترین مردمان بود
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از سینہ تا بفرق سر انتہی اور آپکی ذیل معجزات مین ص ۲۱۵ مین لکھا ہے
و از انجملہ آنست کہ روزے با یکے از اولاد زبیر رضی اللہ عنہ در سفرے بودند در نخلستانی کہ خشک شدہ بود فرود
آمدند برائے امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ در پاے یک نخلہ فرش انداختند و براے زبیری رضی اللہ عنہ در پاے نخلہ دیگر
زبیری رضی اللہ عنہ گفت کاش برین نخلہ خرماے تر بودے تا بخوردمی امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ فرمود کہ خرماے تر میخواہی
زبیری رضی اللہ عنہ گفت آرے دست بدعا برداشت و در زیر لب چیزے گفت کہ کس ندانست فی الحال یک نخل سبز
شد و برگ برآورد و خرماے تر بار آورد شتربانے کہ ہمراہ ایشان بود گفت کہ این سحر است واللہ امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
فرمود کہ این سحر نیست لیکن دعاے مستجاب است کہ از فرزند پیغمبرے واقع شدہ است پس بآن نخلہ بالا رفتند و انچہ
بار آوردہ بود چیدند و ہمہ را کفایت کرد تیسرے امام حضرت امام حسین شہید کربلا خامس آل
عبا علیہ السلام ہین اور اونکا ذکر ص ۲۱۶ مین اسطرح ہے امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالی عنہ
وی امام سوم است و ابو الائمہ است کنیت وی ابو عبد اللہ است و لقب وی شہید و سید ولادت وی در مدینہ
بود در سہ شنبہ چہارم ماہ شعبان سنہ اربع من الہجرۃ و گویند مدت حمل وی شش ماہ بودہ است و ہیچ فرزند شش ماہہ
نماندہ است مگر وی و یحیی بن زکریا علیہما السلام انتہی اور آپکی ذیل معجزات مین ص ۲۱۹ مین لکھا ہے و از زید
بن ارقم آوردہ اند رضی اللہ عنہ کہ چون ابن زیاد فرمود کہ سر امیر المومنین حسین را رضی اللہ عنہ بر نیزہ کردہ در کوچہا کوفہ
بگردانیدند من در غرفہ خود بودم چون بمن رسید شنیدم کہ میخواند ام حسبت ان اصحاب الکہف و
الرقیم کانوا من اٰیتنا عجبا و اللہ موے بر اندام من برخاست ندا کردم کہ واللہ این سر تست یا ابن رسول اللہ
و امر تو عجیب تر است و عجیب تر آنکہ معمر و زہری روایت کردہ اند در مجلس عبد الملک بودند و پرسید کہ کدام از شما میداند

که در روز قتل حسین رضی اللہ عنہ حال سنگهای بیت المقدس چه بود زهری رحمه اللہ گفت چنین بمن رسیده است که هیچ سنگی را
بر نداشتند که مگر در زیرا و خون تازه یافتند و از دیگرے آرند که گفت چون حسین بن علی رضی اللہ عنهما شهید شد از آسمان خون
ببارید و هر چیزے که مارا بود پر خون شد و چند روز آسمان در چشم ما چون خون بسته می نمود چوتھے امام حضرت امام
زین العابدین علی بن الحسین علیهما السلام ہین اور اونکا ذکر ص ۲۲۰ مین اسطرح ہے **علی بن الحسین**
رضی اللہ تعالی عنهما وی امام چہارم است و کنیت وی ابو محمد است و ابو الحسن و ابو بکر نیز گفته اند و لقب وی سجاد
و زین العابدین است ولادت وی در مدینه بوده است سنه ثلث و ثلثین من الہجرة و قیل سنه ست و ثلثین و قیل سنه
ثمان و ثلثین ۔ مادر وی شهربانو است دختر یزدجرد که از اولاد نوشیروان عادل است و وفات وی در ثامن عشر محرم بوده است
سنه اربع و تسعین و قیل سنه خمس و تسعین **انتهی** ملا جامی نے جو اپنے یہان کا ایک قول ضعیف لکھا ہے کہ آپکی کنیت ابوبکر بھی
تھی یہ شیعوں کے یہان مسلم نہین ہے اور آپکے ذیل معجزات مین ص ۲۲۳ سے ص ۲۲۴ تک لکھا ہے **و از انجمله آنست**
که بعد از قتل امیر المومنین حسین رضی اللہ عنه محمد بن الحنفیه رضی اللہ عنه پیش علی بن الحسین آمد و گفت من عم توام و سن از تو بزرگ تر ام
با امامت سزاوار ترم سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم را بمن ده علی بن الحسین رضی اللہ عنهما گفت ای عم از خدای تعالی بترس و
دعوی آنچه حق تو نیست مکن دیگر بار محمد بن الحنفیه مبالغه کرد فرمود که ای عم بیا تا پیش حاکمی رویم که میان ما حکم کند گفت آن حاکم کیست
فرمود که حجر الاسود هر دو پیش وے آمدند فرمود که ای عم سخن گوے سخن گفت هیچ جواب نیامد بعد از ان امام دست بدعا برداشت
و خدائے تعالی را باسمای عظام بخواند و طلب آن کرد که حجر الاسود را بسخن آورد پس روی بحجر الاسود کرد و گفت بحق آن خدائیکه
مواثیق بندگان خود را در تو نهاده است که مارا خبر کن که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق کیست حجر الاسود بجنبید
چنانکه نزدیک بود که از جاے خود بیفتد و بزبان عربی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی
حق علی بن الحسین است کیون حضرات سنیه کیا یہ بھی ممکن ہے کہ جو امام و خلیفہ آدمیون کا بنایا ہوا ہو سنگ سود اوسکی امامت
کی حقیقت کی گواہی دے کچھ تو خدا سے ڈرو اور اوسکے رسول سے شرم کرو آخر کہان تک اپنے رسول کی عترت
طاہرہ کی حق تلفی کروگے **پانچوین امام حضرت امام محمد باقر بن علی بن الحسین علیهم السلام**
ہین اور اونکا ذکر ص ۲۲۰ مین اسطرح ہے **محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنهم**
وے امام پنجم است کنیت وی ابو جعفر است و لقب وی باقر **سمی بذلک لتبقره فی العلم و هو لو معه فیه**

و مادر وی فاطمه بود بنت الحسن بن علی رضی الله عنهما ولادت وی در مدینه بود روز جمعه سوم ماه صفر سنه سبع و خمسین من الہجرۃ پیش از قتل سید المومنین حسین رضی الله عنه بسه سال و وفات وی در سنه اربع عشر و مائة بود و سن وی آن وقت پنجاه و هفت بود و قبر وی در بقیع است نزدیک پدر وی وے گفته است که بر جابر بن عبد الله رضی الله عنه در آمدم و بر وے سلام گفتم و در وقتیکه چشم وی پوشیده شده بود سلام مرا جواب داد و گفت تو کیستی گفتم من محمد بن علی بن الحسین گفت ای فرزند من پیشتر آے پیشتر آمدم دست مرا بوسید پس میل کرد تا پاے مرا ببوسد من دور شدم گفت ان رسول الله صلعم یقرأ علیک السلام من گفتم و علی رسول الله السلام و رحمة الله و برکاته پس گفتم این چون بوده است ای جابر گفت روزے با رسول الله بودم صلی الله علیه وسلم مرا گفت ای جابر شاید که تو بمانی تا آن وقتے که ملاقات کنی با یکے از فرزندان من که وے را محمد بن علی بن الحسین گویند خدائے تعالی وے را نور و حکمت خواهد داد وے را از من سلام رسان و در روایتے دیگر از جابر رضی الله عنه چنین آمده است که گفت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك ان تبقی حتی تلقی ولدا من الحسین یقال له محمد یبقر علم الدین بقرا فاذا لقیته فاقرأه منی السلام و در بعضی روایات چنین آمده است که رسول صلی الله علیه وسلم جابر را گفت که بقاے تو بعد از ملاقات وی اندکے خواهد بود بعد از آن چند روز جابر وفات کرد رضی الله عنه انتهی اور آپ کی ذیل معجزات مین ص ۲۲۷ مین لکھا ہی و از انجمله نیست که یکے گفته است که با محمد بن علی رضی الله عنهما میان مکه و مدینه می رفتم وے بر بغله سوار بود و من بر دراز گوشے ناگاه دیدیم که گرگے از بالاے کوه فرود آمد تا نزدیک محمد بن علی رضی الله عنهما رسید وی بغله خود نگاهداشت و گرگ دست خود پیش زین بغله نهاد و با وی سخن گفت و وی گوش میکرد که پس با گرگ گفت برو که چنان کردم که گفتی گرگ بازگشت با من گفت میدانی که گرگ با من چه میگفت گفتم الله و رسوله و ابن رسوله اعلم فرمود که وی گفت که جفت مرا درین کوه درد زه سخت شده است دعا کن تا خدائے تعالی وی را خلاصی دهد و هیچ تن را از نسل من بر شیعه تو مسلط نگرداند من گفتم که

ا سچ تحقیق که رسول خدا آپکو سلام کہتے ہین ۱۲ منه

۲ فرمایا مجھسے رسول خدا نے که قریب ہے که تو زنده رہے یہان تک که ملاقات کرے ایک فرزند کو اولاد حسین مین سے که اوسکا نام محمد ہوگا کشاده و فراخ کریگا علم دین کو جیسا که حق ہے کشادگی کا پس جبوقت تو اوس سے ملاقات کرے تو میری طرف سے اوسکو سلام کهدینا ۱۲ منه

دعا کردم چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام ہیں اور آپ کا ذکر ص ۲۳۳ میں اسطرح ہے جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم وی امام ششم است و کنیت وی ابو عبد اللہ است و قیل ابو اسمعیل و از القاب اشہر الصادق ا و و مادر وے ام فروہ است بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انتہی اور آپ کی شروع معجزات میں صفحہ ۲۳۴ میں لکھا ہے چون حقایق معارف و دقایق حکم کہ بر زبان مبارک وی گذرانیدہ اند مشہور است و در کتب اہل اسلام مسطور انجا بذکر بعضے از کرامات خوارق عادات کہ از وی ظاہر شدہ است اقتصار میرود انتہی اور آپ کے ذیل معجزات میں ص ۲۳۴ میں لکھا ہے واز انجملہ آنست کہ دیگرے گفتہ است کہ روزے با صادق رضی اللہ عنہ در مکہ می رفتیم ناگاہ بزنے رسیدیم کہ پیش وی گاوے افتادہ مردہ بود و آن زن با بچے از کودکان خود می گریستند صادق رضی اللہ عنہ از وی پرسید کہ حال چیست گفت من و فرزندان من باین گاو و شیر وے معاش میگذرانیدیم و وے بمرد و من در کار خود حیران شدہ ام صادق رضی اللہ عنہ فرمود کہ میخواہی کہ خدائے تعالی آن را زندہ گرداند گفت با من سخریہ میکنی با این مصیبتے کہ مرا رسیدہ است فرمود سخریہ نمیکنم بعد ازان دعا کرد گاو سر و پا سے زد و آواز داد و دوانی بر خاست تندرست صادق رضی اللہ عنہ بیان مردم در آمد و آن زن ندانست کہ وی کہ بود انتہی کیون حضرات سنیہ آپ ہیون کے بنائے ہوئے امام سے بھی مردے کا زندہ کر دینا ممکن ہے و نیز ص ۲۳۹ میں ہے واز انجملہ آنست کہ چون زید را رضی اللہ عنہ کشتند و بر دار کردند حکم بن عباس کلبی این دو بیت بگفت صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلة ؞ ولم ار مهديا على الجذع يصلب ؞ وقستم بعثمان عليا سفاهة ؞ وعثمان خير من على واطيب ؞ چون این دو بیت بصادق رضی اللہ عنہ رسید دست بدعا بر داشت و فرمود کہ اللهم ان كان عبدك كاذبا فسلط عليه كلبك . بنی امیہ وی را بکوفہ فرستادند شیر وی را در راہ بدرید چون آن خبر بصادق رسید رضی اللہ تعالی عنہ در سجدہ در افتاد و گفت الحمد للہ الذی

لہ ترجمہ اشعار سولی دی ہمنے تمھارے واسطے زید کو اوپر درخت خرما کے اور نہین دیکھا ہم نے کسی ہدایت پانے والے کو کہ درخت پہ سولی دیا جاوے اور ملاقات کی تمنے ساتھ عثمان کے اعلی درجے کی حماقت کو اور عثمان بہتر تھا علی سے اور پاکیزہ [illegible]

ٹہ ترجمہ دعای صادق علیہ السلام بار خدایا اگر تیرا بندہ جھوٹا ہو تو اوسپر اپنے کتے کو مسلط کر [illegible]

انجز نا ما وعد نا انتہی اس روایت صادق سے اون لوگون کا کذب ثابت ہوگیا کہ جو علیؑ بن ابیطالب
خلفاے ثلثہ کو ترجیح و تفضیل دیتے ہین لیکن افسوس کہ یہ حضرات غضب الٰہی سے مطلق نہین ڈرتے و نیز اسکے
ماقبل ص ۲۳۳ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ کلام معجز نظام منقول ہے وکان الصادق رضی اللہ
عنہ یقول علمنا غابر ومزبور ونکت فی القلوب ونقر فی الاسماع وان عندنا
الجفر الاحمر وجفر الابیض ومصحف فاطمۃ رضی اللہ عنہا وان عندنا الجامعۃ فیہا
جمیع ما یحتاج الناس الیہ فسئل عن تفسیر ھذا الکلام قال اما الغابر فعلم ما یکون
واما المزبور فالعلم بما کان واما النکت فی القلوب فھو الالھام واما النقر فی الاسماع
وحدیث الملائکۃ علیہم السلام یسمع کلامھم ولا یری اشخاصھم واما الجفر الاحمر فوعاء
فیہ سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولن یخرج حتی یقوم قائمنا اھل
بیت واما الجفر الابیض فوعاء فیہ توریت موسی وانجیل عیسی وزبور
داؤد وکتب اللہ الاولی واما مصحف فاطمۃ رضی اللہ عنہا ففیہ ما
یکون من احادیث واسماء کل من یملک الی یوم القیمۃ واما الجامعۃ فھو کتاب
طولہ سبعون ذراعا املاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فلق فیہ وخط علی بن
ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ بیدہ فیہ واللہ جمیع ما یحتاج
الناس الیہ الی یوم القیامۃ حتی ان فیہ ارش الخدش
والجلدۃ ونصف الجلدۃ ترجمہ اور حضرت صادق فرماتے تھے کہ
علم ہمارا غابر ہے اور مزبور ہے اور نکتے ہین دلون مین اور آواز ہے کانون مین اور تحقیق ہمارے پاس جفر سرخ ہے
اور جفر سفید ہے اور مصحف بی بی فاطمہ کا اور تحقیق ہمارے پاس جامعہ ہے اوس مین سب چیزین ہین کہ جنکی لوگون کو
احتیاج ہوتی ہے پس آپ سے تفسیر اس کلام کی پوچھی گئی تو فرمایا کہ لیکن غابر پس علم ہے آیندہ کا اور لیکن مزبور
پس علم ہے گذشتہ کا اور لیکن نکتہ دلون مین پس وہ الہام ہے و لیکن آواز کانون مین پس وہ باتین ہین
فرشتون کی کہ اونکا کلام سنا جاتا ہے اور اونکی صورت نہین دیکھی جاتی (یہ فرق ہے نبوت و امامت کا)

ولیکن جفر سرخ پس ایک ظرف ہی کہ اوسمین سلاح ہی رسول خدا کی اور ہرگز باہر نہ نکلیگی وہ یہان تک کہ ہم اہلبیت کا جو قائم ہے (یعنی مہدی دین) وہ ظہور کری ولیکن جفر سفید پس وہ ایک ظرف ہی کہ اوسمین توریت ہی موسے کی اور انجیل ہی عیسے کی اور زبور ہی داود کی اور کتابین خدا کی ہین کہ جو پہلے نازل ہوئی ہین ولیکن مصحف فاطمہ کا پس اوس مین وہ باتین لکھی ہین کہ جو آیندہ ہونگی اور نام ہین کل بادشاہ ہونگے جو قیامت تک ہونگے ولیکن جامعہ پس وہ ایک کتاب ہی کہ طول اوسکا ستر گز ہے لکھوایا ہی اوسکو رسول خدا نے اپنے دہان مبارک سے اور لکھا ہی علی بن ابیطالب نے اور حضرت کی املا کو اپنے ہاتھ سے اوسمین واللہ کل وہ چیزین ہین کہ لوگون کو اوسکی احتیاج ہو روز قیامت تک یہانتک کہ تحقیق اوسمین دیت ہی حدث کی اور ایک کوڑا مارنے کی اور نصف کوڑا مارنے کی انتہی کیون حضرات سنیہ آپ لوگون کو کچھ علوم اہلبیت کا حال معلوم ہوا انھین حضرت کو جناب رسول خدا نے قرآن سے حدیث ثقلین مین قرین کیا ہی کیا آپ لوگ کبھی خواب مین بھی یہ خیال کر سکتے ہین کہ یہ علوم سوا رسول و آل رسول کی کہ جو ائمۃ المومنین و حجج اللہ تعالی و خلفاے اثنا عشر ہین اور کسی کے پاس جمع ہو سکتے ہین حاشا و کلا پھر آپ ہی لوگ انصاف سے فرماییے کہ یہ حضرات قابل امامت و خلافت رسول ہین یا وہ شخص کہ جو اب و کلالہ کے معنی نجانتا تھا و یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ساتوین امام حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام ہین اور آپ کا ذکر ص ۲۴۶ مین اسطرح ہے موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہما وی امام ہفتم است کنیت وی ابو الحسن است و ابو ابراہیم نیز و قیل غیر ذلک ایضا و لقب وی کاظم انتہی اور آپکے ذیل معجزات مین ص ۲۴۶ سے ص ۲۴۷ تک لکھا ہے و از انجملہ آنست کہ در کتب معتبرہ از شقیق بلخی رحمہ اللہ تعالی روایت کردہ است کہ گفتہ در سفر حج بقادسیہ رسیدم جوانی دیدم خوبروی گندم گون بالاے جامہ ہاے خود پشمینہ پوشیدہ و شملہ بکتف خود زدہ و نعلین در پاے کردہ و از میان مردان بیرون آمدہ و تنہا نشستہ با خود گفتم این جوان از صوفیہ می نماید ہمانا کہ می خواہد کہ درین راہ بر گردن مسلمانان بار باشد بروم و وی را سرزنش کنم تا ازین باز ایستد چون نزدیک رسیدم فرمود کہ یا شقیق اجتنبوا من الظن ان بعض الظن اثم[1] پس مرا گذاشت و برفت با خود گفتم این عجب کارے است نام مرا و ما فی الضمیر مرا گفت ہر آئینہ کہ بندہ ایست صالح بوے رسم و از وے بحلی خواہم ہر چند تیز رفتم بوے نرسیدم چون بمنزل دیگر رسیدم دیدم کہ در نماز است و لرزہ بر اعضای وی

[1] اے شقیق بہت سے گمانون سے پرہیز کرو تحقیق بعض گمان گناہ ہین ۱۲ منہ

کردم بزبان سندی وی ہم بہمان زبان جواب گفت چون بیرون آمدم گفتم من زبان عربی ام و ناگزیر تا خدا تعالی
مرا بدانستن آن الہام گرداند دست مبارک بر لبہاے من مالید فی الحال بزبان عربی سخن گفتن آغاز کردم انتہی ہر زبان کا
جاننا یہی خواص سے ہے اوس رسول کی کہ جو تمام خلق پر مبعوث ہوا اور اوس امام کے کہ جو بعد اوس رسول کے بجانب
تمام خلق پر منصوب ہو ونیز اسی صفحہ سے ص ۴۵۳ تک ہے و از انجملہ آنست کہ
کہ روزی با رضا رضی اللہ عنہ در راہ طے بودم و با وے سخن میگفتم ناگاہ عصفورے آمد و خود را پیش وے بر زمین انداخت
و بانگ میکرد و اضطراب می نمود رضا رضی اللہ عنہ فرمود کہ میدانی کہ این عصفور چہ میگوید گفتم اللہ و رسولہ و ابن رسولہ
اعلم فرمود کہ میگوید کہ درین خانہ مارے درآمدہ است و میخواہد کہ فرزندان مرا بخورد پس فرمود کہ برخیز و این عصا را بگیر
درآی و آن مار را بکش برخاستم و بآنخانہ درآمدم دیدم کہ مارے گرد آن خانہ میگردد وی را بکشتم ونیز اس
ماقبل آپ کی ولادت باسعادت کی حالات بین ص ۴۵۲ مین لکھا ہی اور وے ام الولد بودہ است
والدہ اسماء متعددہ از واسے ونجمہ وشقاہ وام البنین و استقر اسمہا علی تکتم گویند کہ وی کنیزکی حمیدہ بود مادر کاظم رضی اللہ عنہ
شبے حمیدہ مصطفی را صلی اللہ علیہ وسلم در خواب دید فرمود کہ نجمہ را بہ پسر خود موسی ببخش کہ زود باشد کہ از وے
فرزندے بوجود آید کہ بہترین اہل زمین باشد و از ام رضا رضی اللہ عنہما روایت کنند کہ گفت چون برضا حاملہ شدم
ہرگز ابخود ثقل حمل در نیافتم و در خواب از شکم خود آواز تسبیح و تہلیل می شنیدم ہول و ہیبت بر من غالب میکرد
چون بیدار میشدم ہیچ آواز نمی آمد و در زبان ولادت دستہا بر زمین نہاد و روے بآسمان کرد و لب مبارک
می جنبانید چنانکہ کسی سخن گوید و مناجات کند انتہی تمام اہل زمین سے افضل ہونا اور شکم والدہ مین تسبیح
و تہلیل کا کہنا اور وقت ولادت مناجات کرنا یہ باتین جو منقول ہین وہ خصائص امام اہل زمان زمین
منصوب من اللہ و من الرسول ہین سے ہین ونیز آپ کی وفات کی حالات ص ۴۶۳ سے ص ۴۶۵ تک
اسطرح لکھے ہوے ہین و از انجملہ آنست خوارقے کہ از قصہ ابو الصلت ہروی روایت کردہ اند
معلوم میشود و آنچنان است کہ ابو الصلت گفتہ است کہ روزے پیش رضا رضی اللہ عنہ ایستادہ بودم با من
گفت کہ درین قبہ رو کہ قبر ہارون الرشید در انجاست و از چہار جانب آن خاک بیار رفتم و خاک آوردم
بوئید و بیانداخت و گفت زود باشد کہ اینجا برائے من حفر کنند و سنگے ظاہر شود کہ اگر ہمہ کلند کہ در خراسان است

بیارند آن را نتوانستند بعد از آن فرمود که از فلان موضع خاک بیار آوردم فرمود که از برای من درین موضع حفر
کنید و بگوے تا هفت درجه فرو برند و در میان قبر شق کنند و اگر نگذارند بفرماے تا لحد کنند و آن را دو ذراع و شبرے
سازند که آن را خداے فراخ گرداند چندانکه خواهد در وقت حفر از بالاے سر من تری پیدا خواهد شد بکلامیکه ترا تعلیم کنم تکلم
کن که آب بجوشد و لحد پر آب شود و دران آب ماهیان خورد بینی این نان را که بتو میدهم خورد کن و در آب انداز تا آن ماهیان
بخورند چنانچه هیچ نماند پس ماهی بزرگ بیرون آید و آن ماهیان خورد را برچیند چنانکه هیچ نماند آنگاه غائب شود چون غائب
شود دست بر آب نه و بانچه گفتم تکلم کن تا آب کم شود و هیچ نماند و آنچه گفتم نکنی مگر در حضور مامون بعد از ان فرمود که ای ابو الصلت
فردا بر مامون در خواهم آمد اگر چنانچه بدر آیم و چیزے بر سر خود نه پوشیده باشم با من سخن گوے و اگر چیزے بر سر خود
انداخته باشم با من سخن مگوی ابو الصلت گوید که چون رضا رضی الله عنه بامداد کرد جامها بپوشید و منتظر نشست تا غلام مامون
بطلب وی آمد چون بر مامون در آمد در پیش مامون طبقهاے میوه نهاده بودند و خوشه انگور در دست داشت و می خورد
چون وے را بدید از جاے خود جست و وی را معانقه کرد و بر میان دو چشم وے بوسه داد و وے را بنشاند و آن خوشه
انگور را بوے داده گفت یا ابن رسول الله ازین انگور خوب تر ندیده ام رضا رضی الله عنه فرمود که انگور نیکو در بهشت باشد
پس مامون گفت که ازین انگور بخور رضا رضی الله عنه فرمود که مرا معاف دار مامون مبالغه کرد و گفت مانع چیست گویا ترا
متهم میداری و آن خوشه را بستد و بعضی از ان بخورد و دیگر بار برضا رضی الله عنه داد رضا رضی الله عنه دو سه دانه
از ان بخورد و بینداخت و برخاست مامون گفت بکجا میروی فرمود بانجا که فرستادی و چیزے بر سر مبارک
خود پوشیده بیرون آمد با وے سخن نگفتم تا بسراے خود در آمد و بفرمود تا در سراے به بندند و بر فراش
خود بخفت و من در میان سراے ایستادم غمگین ناگاه دیدم که جوانے در آمد خوبروے و مشکبوے بسیار
شبیه برضا رضی الله عنه پیش وے دویدم و گفتم از کجا در آمدی که در بسته بود فرمود که آن کس مرا در آورد
که بیک ساعت از مدینه تا اینجا آورد و پرسیدم که تو کیستی فرمود که من حجة الله محمد بن علی ام و پیش پدر در آمد و مرا نیز
گفت که در آی چون رضا رضی الله عنه وے را بدید برخاست و معانقه کرد و بسینه خود کشید و میان دو چشم وے بوسید
و وے را در بستر خود برد و وے نیز روے بروے پدر خود نهاد و با وے سخنان پنهانی گفت که من ندانستم بعد از آن
بر دو لب رضا رضی الله عنه کفے دیدم سفید تر از برف و محمد بن علی رضی الله عنهما آن را می لیسید بزبان خود پس دست

درمیان جامهٔ وی و سینهٔ او کرد وچیزی مثل عصفور بیرون آورد و فرو برد در رضا رضی الله عنه درگذشت محمد بن علی رضی الله عنهما گفت که ای ابوالصلت برخیز و از خزانه آب و تخته بیار گفتم در خزانه نه آبست و نه تخته فرمود که هرچه ترا میگویم بجا آر در خزانه رفتم آب و تخته یافتم بیرون آوردم و خواستم که وی را مدد دهم فرمود که ای ابوالصلت با من کسی دیگر هست که مدد میدهد وی را غسل کرد و فرمود که در خزانه جامه دانی هست در وی کفن و حنوط بیرون آر رفتم و آنجا جامه دانی دیدم که هرگز ندیده بودم بیرون آوردم وی را تکفین کرد و نماز گزارد پس گفت تابوت بیار گفتم بروم و نجار را بگویم تا تابوت تراشد گفت در خزانه رو رفتم تابوتی دیدم که هرگز ندیده بودم آوردم وی را در تابوت کرد و دو رکعت نماز آغاز کرد هنوز تمام نکرده بود که تابوت از جای خود برخاست و سقف خانه بشگافت و تابوت از آنجا بالا رفت گفتم یا ابن رسول الله مامون هم درین ساعت بیاید و وی را طلب دارد ما چه گوئیم فرمود که خاموش باش که تابوت زود باز خواهد گشت پس فرمود که ای ابوالصلت هیچ پیغمبری نیست که در مشرق مرده باشد و وصی وی در مغرب باشد و بمیرد مگر که خدای تعالی میان اجساد ایشان و میان ارواح ایشان جمع کند این سخن تمام نشده بود که باز سقف خانه بشگافت و تابوت فرود آمد وی را از تابوت بیرون آورد و بر فراش خود بخوابانید چنانکه گوئیا وی را آب نشسته اند و کفن نکرده پس فرمود که برخیز و در بگشای بگشادم مامون و غلامان بر در بودند در آمدند گریان و اندوهگین گریبان می دریدند و طپانچه بر سر می زدند و مامون میگفت یا سیداه فجعت بک یا سیدی بعد از آن بتکفین و تجهیز وی مشغول شدند و بفرمود تا حفر قبر وی اشتغال کنید من در آن موضع حاضر شدم هرچه رضا رضی الله عنه گفته بود همه ظاهر شد چون مامون آن آب و ماهیان بدید گفت رضا رضی الله عنه چنانچه در حیات خود ما را عجائب می نمود در ممات خود هم مینماید یکی از مقربان مامون گفت میدانی که این اشارت بچیست که ملک شما ای بنی العباس با وجود کثرت شما و طول مدت شما مثل این ماهیان است چون وقت اجلهای شما در آید و زمان انقطاع آثار شما نزدیک گردد خدای تعالی مردی را از ما بر شما مسلط گرداند تا شما را فانی سازد مامون گفت که راست میگوئی دیگر ابوالصلت گوید که چون مامون از دفن رضا رضی الله عنه فارغ شد گفت آن کلام که گفتی مرا تعلیم کن گفتم که آن را همان ساعت فراموش کردم و راست گفتم فرمود که مرا حبس کنند و مدت یکسال در حبس ماندم عیش بر من تنگ شد گفتم بار خدایا بحق محمد و آل محمد که مرا فراخی روزی کن هنوز دعا را تمام نکرده بودم که محمد بن علی الرضا را دیدم که در آمد و گفت تنگدل شدی ای ابوالصلت گفتم آری والله گفت برخیز و بیرون رو و دست بر بندهائی که بر من بود زد همه بگشاد دست مرا گرفت و از آن سرای

بیرون آورد و حارسان و غلامان حرامی دیدند و نتوانستند کہ با من سخن گویند پس گفت برو در ضمان خدا تعالیٰ و در ودیعت او

کہ دیگر تو با دست ہی داد و تو برسد او بصلت گوید کہ تا این وقت مامون بد اندیشیدہ ام انتہی اس سے زیادہ وضاحت امامت و وصایت

و خلافت کی بابت اور کیا ہوگی اب اگر اس پر بھی اہل سنت و جماعت ایمان نہ لائیں تو مجبوری ہے من یضلل اللہ

فلا ھادی لہ نویں امام حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہیں اور آپکا ذکر حالات وفات حضرت امام رضا

علیہ السلام میں آچکا ہے نیز ص ۵۵ میں سطح ہے محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وی امام نہم ست و کنیت وی ابوجعفر ست و نام موافق با وست رضی اللہ عنہ و لہذا او را ابوجعفر ثانی گفتہ اند و لقب وی تقی و جواد

انتہی اور آپکے ذیل معجزات میں ص ۵۶ میں لکھا ہے و از آنجملہ آنست کہ یکے از سلف گفتہ است کہ در عراق بودم

شنیدم کہ در شام کسے دعوی پیغمبری کردہ است وی را بند آہنین نہادہ اند و آوردہ و فلان جای محبوس ست بانجا رفتم و دربانان را

چیزے دادم و پیش وی رفتم وے را با عقل و فہم تمام یافتم از وی پرسیدم کہ قصہ تو چون بودہ است گفت من مردے

بودم از شام بعبادت مشغول در ان موضع کہ میگویند سر مبارک امیر المومنین حسین را رضی اللہ عنہ آنجا نصب کردہ بودند

یک شب روی بقبلہ نشستہ بودم و بذکر خدا تعالیٰ مشغول بودم ناگاہ دیدم کہ شخصے از پیش روے من پیدا آمد و گفت

برخیز برخاستم مرا اندکی راہ ببرد خود را در مسجد کوفہ دیدم فرمود کہ میدانی این کجاست گفتم بلے مسجد کوفہ است در نماز ایستاد

و من نیز در نماز ایستادم چون از نماز فارغ شد بیرون آمد من نیز با وی بیرون آمدم اندکی برفت و من نیز برفتم خود را در مسجد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یافتم بر روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام گفت و در نماز ایستاد من نیز در نماز ایستادم پس

بیرون آمد و من نیز بیرون آمدم اندکی برفت خود را در مکہ یافتم طواف کرد من نیز طواف کردم پس بیرون آمد و من نیز بیرون آمدم

از من غایب شد و من خود را در ان موضع یافتم از شام کہ بعبادت مشغول می بودم ازین حال در تعجب ماندم و ہیچ ندانستم

کہ آن کہ بود چون سال آئندہ ہمان وقت رسید باز آن شخص پیدا شد و مرا ہمراہ ببرد و ہرچہ در سال گذشتہ کردہ بود بجا

آورد چون وقت مفارقت رسید سوگندش دادم کہ بآن خدائیکہ ترا برانچہ مشاہدہ کردم و ترا قدرت دادہ است

مرا بگوئی کہ تو کیستی فرمود کہ من محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر ام چون با دیگران این قصہ را باز راندم کہ من تردد میداشتند

باز گفتم خبر بوالی شام رسید مرا گرفتہ بنا کہ دعوت پیغمبری میکنی مرا بند برنہادند و ہمراہ خود باینجا آوردند چنین کہ می بینی

با آن والی قصہ نوشتم و عرض حال دادم بر پشت رقعہ نوشت کہ آن کس را کہ در یک شب ترا از شام بکوفہ برد و از کوفہ بمدینہ

وازمدینہ بمکہ وازمکہ بشام بگو بیند کہ ویرا از حبس باخلاصی بہان بسیار برمن گمران آمد ... شدم چون بامداد کردم بیا
حبس وان شدم تا ویرا از ان حال آگاہ کنم لشکریان را ونگاہبانان را در اضطراب ... دیدم کہ حال چیست گفتند
این شخص کہ دعوی نبوت کردہ بود ویرا حبس کردہ بودند دوش غائب شدہ ... نمیدانم کہ ویرا زمین فرو بردہ یا
یا مرغان آسمانی بر بودہ اند دسوین امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہین اور آپکا ذکر ص ۲۵۹
مین سطح ہے علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم وی امام ... است کنیت
ابو الحسن و ویرا ابو الحسن ثالث گفتندی و لقب وی ہادی و عسکری مشہور است انتہی اور آپکے ذیل معجزات
مین ص ۲۶۰ سے ص ۲۶۱ تک یہ معجزہ لکھا ہے وازانجملہ آنست کہ چون متوکل ویرا از مدینہ بعراق طلبید ...
راہ رسید ویرا در منزلے فرود آوردند کہ آن را خان الصعالیک میگفتند وجائے ناخوش بود یکے از محبان وے
کہ ویرا صالح بن سعید نام بودے درآمد و گفت یا ابن رسول اللہ جعلت فداک این جماعت ...
قدر نور اطفاء نور تو میخواہند کہ ترا درین منزل پر وحشت فرود آوردہ اند فرمود کہ ای ابن سعید تو ہنوز درین مقامی
پس بدست مبارک خود اشارت کرد دیدم کہ باغہای خرم و جویہای روان و قصرہائے فیہا خیرات حسان و
ولدان کانہم اللؤلؤ المکنون ظاہر شد حیرت برمن غالب شد فرمود کہ ای ابن سعید ما ہرجا کہ ہستیم این
با ماست ما در خان الصعالیک نیستم ونیز اسی صفحہ ۲۶۱ مین ہے وازانجملہ آنست کہ متوکل را ازانہا
بود در وے مرغان بسیار کہ ہر کسے کہ بانجا درآمدے از اختلاف آوازہائے ایشان نہ سخن کسے توانستے
شنید ونہ کسے سخن وے ہر وقت کہ ہادی رضی اللہ عنہ بانخانہ درآمدی ہمہ مرغان خاموش گشتندے وچون
بیرون آمدی آغاز آوازہا کردندے ونیز اسی صفحہ ۲۶۱ مین ہے وازانجملہ آنست کہ شعبدہ بازے
از ہندپیش متوکل آمدہ بود وشعبدہ ہای غریب می نمود روزے متوکل ویرا گفت کہ اگر شعبدہ پیش آری
کہ علی بن محمد را خجل سازی ترا ہزار دینار بدہم مشعبد گفت نانی چند تنک سبک برمائدہ نہید و مرا بہ پہلوے وی
بنشانید چنان کردند ہادی رضی اللہ عنہ دست دراز کرد تا نانے بردارد آن مشعبد عملی کرد کہ آن نان از پیش
دست وی بپرید تا بار این عمل کرد مجلسیان بخندیدند و در مجلس مسند ... بود بران صورت شیر کشیدہ ہادی
رضی اللہ عنہ اشارت بآن صورت کرد کہ بگیر این را آن صورت شیرے شد و بجست مشعبد را فرو بردہ با مسند

آمد ہرچند متوکل درخواست کرد مشعبد را باز گرداند قبول نکرد فرمود کہ واللہ بعد ازین ہرگز وی را نہ بینید دشمنان خدای
را بر دوستان وی مسلط می گردانید پس از مجلس بیرون آمد و آن مشعبد را بعد ازین ہیچ کس ندید گیارھوین
امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہین اور آپ کا ذکر ص ۲۶۲ مین اسطرح لکھا ہے
حسن ابن علی بن محمد بن علی الرضا رضی اللہ تعالی عنہم وی امام یازدہم است و کنیت وی ابو محمد است
و لقب وی زکی است و خالص و سراج و وی نیز چون پدر خود بعسکری مشہور است و نیز اسی صفحہ مین آپکے
معجزات مین یہ لکھا ہے و وی را کرامات بسیار است و خوارق عادات بی شمار و نیز آپکے معجزات کی ذیل مین
صفحہ ۲۶۳ مین لکھا ہے و از انجملہ آنست کہ دیگری گفتہ است کہ پدر من بیطار بود و چہارپایان زکی را رضی اللہ
عنہ بیطاری میکرد مستعین را بغلہ بود کہ ہیچ کس از رائضان وی را رام نتوانست ساخت و زین و لگام نتوانست کرد
تا بسواری خود چہ رسد یکی از ندمای مستعین را گفت کہ چرا نمی گوئی کہ حسن بن رضا رضی اللہ عنہ را حاضر کنند تا وی این بغلہ را
سواری کند و رام گرداند یا این بغلہ وی را بکشد مستعین وی را طلبید چون بسرای وی درآمد آن بغلہ را در صحن سرای
داشتند پیش وی رفت و دست بر کفل وی مالید عرق از وی روان شد بعد از ان پیش مستعین رفت مستعین وظیفہ
تعظیم و توقیر بجای آورد وی را از نزدیک خود نشاند پس گفت یا ابا محمد این استر را لگام کن ابو محمد رضی اللہ عنہ پدر مرا
گفت کہ ای فلان آن استر را لگام کن مستعین باوی گفت کہ خود لگام کن ابو محمد رضی اللہ عنہ طیلسان بنہاد و برخاست
و آن را لگام کرد و باز آمد و بجای خود بنشست باز مستعین گفت کہ وی را زین کن ابو محمد بہ پدر من اشارت
کرد کہ ای فلان آن بغلہ را زین کن مستعین گفت خود زین کن دیگر بار برخاست و آن بغلہ را زین کردہ بجای
خود باز گشت مستعین گفت چہ باشد کہ سوار شوی سوار شد و در صحن سرای وی را راہوار براند بی آنکہ ہیچ
سرکشی کند پس فرود آمد مستعین پرسید کہ چون یافتی این بغلہ را فرمود کہ ازین خوبتر بغلہ ندیدہ ام مستعین آنرا
پیش وی کشید زکی رضی اللہ عنہ پدر مرا گفتہ کہ آن را بگیر و ببر پدر من آن را گرفت و بی آنکہ ہیچ سرکشی کند ببرد
انتہی یہ عبد ذلیل کہتا ہے کہ یہ معجزہ و نیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام علی نقی کے معجزات مین ص ۲۶۱ سے
بابت مرغان خانہ متوکل کے ہمنے نقل کیا ہے و نیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام علی رضا کی معجزات مین بابت کنجشک
خانگی کے ص ۲۵۱ سے ہمنے نقل کیا ہے و نیز وہ معجزہ کہ جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی معجزات مین

بابت گرگ کے ص ۲۲ سے ہمنے نقل کیا ہی ونیز وہ معجزہ کہ جو جناب امیرؑ کے معجزات مین بابت اخبار زمین کے
ص ۱۹۰ سے ہمنے نقل کیا ہی ونیز اور بعض معجزات کہ جو اسی کتاب شواہد النبوة مین موجود ہین اور جنکو بخوف
طوالت نقل نہین کیے صریح اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ خود زمین و وحوش وطیور و سباع وبہایم
ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کی امامت کو پہچانتے تھے اور ان حضرات کو اپنا امام جانتے تھے اور انکے
تابع ومنقاد تھے اور یہ دلیل مبین وبرہان روشن ہی ان حضرات معصومین کی ریاست عظمی وامامت کبریٰ پر کہ جو
شان ہی خلافت جناب رسول خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جو کافۂ انام پر مبعوث تھے اور حق سبحانہ
وتعالی کی جانب سے تمام مخلوق پر حاکم تھے اور سب پر آپ کی اطاعت واجب تھی ولکن اکثر الناس لا یعلمون
بارھوین امام حضرت امام مہدیٔ دین قایم منتظر ہین اور آپ کا ذکر صفحہ ۲۶۵ مین اس طرح پر ہے محمد بن
حسن بن علی بن محمد بن الرضا رضی اللہ عنہم وی امام دوازدہم است وکنیت وی ابو القاسم است ونیز
اسی ص مین بعد چند سطور کے ص ۲۶۷ تک اس طرح لکھا ہے حلیمہ عمہ ابو محمد زکی رضی اللہ عنہ گفتہ است کہ روزے
پیش ابو محمد زکی رضی اللہ عنہ در آمدم فرمود کہ ای عمہ امشب در خانہ ما باش کہ خدایتعالی مارا خلفے خواہد داد من گفتم
این فرزند از کہ خواہد بود کہ در نرجس ہیچ اثر حمل نمی بینم فرمود ای عمہ مثل نرجس ہمچون مثل ام موسی است علیہ السلام کہ
حمل وی ظاہر نبود وقت ولادت ظاہر نخواہد بود آن شب آنجا بودم چون شب بنیمہ رسید برخاستم وتہجد گذاردم ونرجس نیز
تہجد گذارد وبعد ازان باخود گفتم کہ وقت فجر نزدیک رسید وانچہ ابو محمد گفت ظاہر نشد ابو محمد رضی اللہ عنہ از مقام خود
آواز داد کہ تعجیل مکن ای عمہ بآن خانہ کہ نرجس آنجا بود باز گشتم مرا در راہ پیش آمد لرزہ بر وی افتادہ وی را بسینہ خود
باز گرفتم وقل ہو اللہ احد وانا انزلناہ وآیۃ الکرسی بروی خواندم از شکم وی آواز آمد کہ ہرچہ من خواندم فرزند وے
نیز بخواند وبعد ازان دیدم کہ خانہ روشن شد نظر کردم فرزند وے بر زمین آمدہ بود در سجدہ افتادہ وے را
بگرفتم ابو محمد رضی اللہ عنہ از حجرہ خود آواز داد کہ ای عمہ فرزند مرا پیش من آر پیش وی بردم وے را بکنار خود نشاند
وزبان در دہان وے کرد وفرمود کہ سخن گوی اے فرزند من باذن اللہ تعالی گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم الوارثین[1]

[1] اور ارادہ کرتے ہین ہم اس بات کا کہ احسان کرین ہم اون لوگون پر کہ جو ضعیف کر دیے گئے ہین بیچ زمین کے اور کر دین ہم انکو امام اور کر دین ہم انکو وارث

بعد از آن دیدم که مرغان بسیار آمد و گرفتند ابو محمد رضی اللہ عنہ یکی را از آن مرغان بخواند و گفت خذہ فاحفظہ حتی یاذن اللہ فیہ فان اللہ بالغ امرہ ۱؎ از ابو محمد رضی اللہ عنہ پرسیدم که این مرغ که بود و این مرغان دیگر کیانند فرمود که این جبرئیل بود و دیگران ملائکہ رحمت اند بعد از آن فرمود که یا عمہ وی را بمادر وی باز گردان کی تقر عینہا ولا تحزن ولتعلم ان وعد اللہ حق ولکن اکثرہم لا یعلمون ۲؎ وی را پیش مادر وی بردم و چون متولد شد ناف زدہ بود و ختنہ کردہ و بر ذراع ایمن وی مکتوب بود کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۳؎ و از دیگری روایت کردہ اند که گفتہ است چون متولد شد بر زانو در آمد و انگشت سبابہ بجانب آسمان برداشت پس عطسہ زد و گفت الحمد للہ رب العالمین و از دیگرے آوردہ که گفتہ است بر ابو محمد زکی رضی اللہ عنہ در آمدم و گفتم یا ابن رسول اللہ خلیفہ و امام بعد از تو که خواہد بود بخانہ در آمد پس بیرون آمد کودکی بر دوش گرفتہ که گویا ماہ شب چاردہ بود و سن سہ سالگی پس فرمود که ای فلان اگر تو پیش خدای تعالی گرامی نبودی این فرزند خود را تو نمودمی نام این نام رسول است صلی اللہ علیہ وسلم و کنیت این کنیت وی ھو الذی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما و از دیگری آوردہ که او گفتہ است روزی بر ابو محمد رضی اللہ عنہ در آمدم بر دست راست وی خانہ دیدم پردہ بآن فرو گذاشتہ گفتم یا سیدی صاحب این امر بعد از این که خواہد بود فرمود که آن پردہ را بر دار پردہ برداشتم کودکی بیرون آمد در کمال طہارت و پاکیزگی و بر رخسارہ راست وی خالے و گیسوان گذاشتہ آمد و بر کنار ابو محمد رضی اللہ عنہ نشست ابو محمد رضی اللہ عنہ فرمود که این است صاحب شما بعد از آن از زانوے برخاست ابو محمد رضی اللہ عنہ وی را گفت یا بنی ادخل الی الوقت المعلوم بآن خانہ در آمد و من بوی نظر میکردم پس ابو محمد رضی اللہ عنہ مرا گفت برخیز و بہ بین که درین خانہ کیست بخانہ در آمدم ہیچکس را ندیدم و از جملہ آنست که گفتہ است که معتضد مرا با دو کس دیگر طلبید و گفت حسن بن علی در سر من رای فوت شدہ است زود بروید و خانہ وی را فرو گیرید و ہر کہ در خانہ وی ببینید سر وی را بمن آرید رفتیم و بسرای وی در آمدیم سرائے دیدیم در غایت خوبی و پاکیزگی که گویا حالی از عمارت آن فارغ شدہ بودند و در آنجا پردہ دیدیم فرو گذاشتہ پردہ را برداشتیم سردابی دیدیم در آنجا

۱؎ ترجمہ کلام امام کی تو اوسکو او حفاظت کر تو اوسکی یہانتک کہ اجازت دے اللہ اوسکے باب میں پس تحقیق اللہ پورا کرنیوالا ہے اپنے حکم کا ۱۲ منہ ۲؎ ترجمہ آیت تاکہ ٹھنڈی ہوں آنکھیں اوسکی اور نہ غمگین ہو وے اور تاکہ جانے وہ اس بات کو کہ تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں ۱۲ منہ ۳؎ ترجمہ آیت آیا حق اور گیا باطل تحقیق باطل جانے والا ہے ۱۲ منہ ۴؎ ترجمہ یہ وہی ہے کہ بھر دیگا زمین کو انصاف اور عدل سے جس طرح کہ بھر گئی ہو جور و ظلم سے ۱۲ منہ

آمدیم دریای و دیدیم در اقصای آن حصیر بر روے آب انداختہ و مردے بر خوب ترین صورتی بر بالاے آن حصیر در نماز ایستادہ بما ہیچ التفات نکرد یکی ازان دو نفر کہ با من بودند یکے سبقت گرفت و خواست کہ پیش وی رود در آب غرق شد و اضطراب میکرد تا آن زمانکہ من دست وی گرفتم و خلاص گردانیدم بعد ازان نفر دیگر خواست کہ پیش رود وی را نیز ہمان حال پیش آمد وی را نیز خلاص کردم من حیران بماندم پس گفتم ای صاحب خانہ از خدای تعالی و از تو عذر میخواہم و اللہ کہ من ندانستم کہ حال چیست و بکجامی آیم از آنچہ کردم بخدای تعالی باز گشتم ہر چند گفتیم وی ہیچ التفات نکرد باز گشتیم و پیش معتضد رفتیم و قصہ را باز گفتیم گفت این سر را پوشیدہ دارید و الا بفرمایم کہ شما را گردن زنند واضح ہو کہ جناب امیر سے حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام تک جو معجزات کہ ہمنے اس کتاب شواہد النبوۃ سے نقل کیے ہین اونمین ملا عبد الرحمن جامی نے کچھ کلام نہین کیا اور امام دوازدہم علیہ الصلوۃ و السلام و علی آبائہ الطاہرین کی کوایف ولادت مین بھی خوارق عادات و معجزات باہرت پر مشتمل ہین اور ہمنے نقل کیے ہین انمین بھی ملا صاحب نے کچھ گفتگو نہین کی لیکن با اینہمہ بنا بہ سنیت و عصبیت آپکے مہدی آخر الزمان ہونے مین اختلاف کیا ہے چنانچہ صفحہ ۲۶۵ مین بعد آپکے نام نامی و اسم گرامی تحریر کرنے کے لکھا ہے و لقبتہ الامامیۃ بالحجۃ و القائم و المہدی و المنتظر و صاحب الزمان وہو عندہم خاتم الاثنی عشر اماما و انہم یزعمون انہ دخل السرداب الذی بسر من رای و امہ تنظر الیہ فلم یخرج الیہا و ذلک فی سنۃ خمس و ستین و مائتین و قیل سنۃ ست و ستین و مائتین و الاصح فاختفی الی الآن علی زعمہم ترجمہ اور لقب کیا ہے امامیہ فرقہ نے حضرت کو ساتھ حجت اور قائم اور مہدی اور منتظر اور صاحب الزمان کے اور وہ حضرت اونکے نزدیک خاتم ہین بارہ اماموں کے اور تحقیق وہی لوگ یعنی امامیہ گمان کرتے ہین اس بات کا کہ داخل ہوئے وہ حضرت تہ خانہ مین کہ جو سر من رای مین ہے اور لوگ آپکے منتظر ہے پس آپ باہر نہین نکلے اور یہ ۲۶۵ھ ہجری مین ہوا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۲۶۶ھ دو سو چھیاسٹھ ہجری مین ہوا اور یہی زیادہ صحیح ہے پس اب تک بنا بر اون لوگون کے اعتقاد کے وہ حضرت پوشیدہ ہین انتہی و نیز صفحہ ۲۶۶ مین بعد اوس عبارت کے کہ جو ہم نقل کر چکے ہین بلا فاصلہ یہ عبارت ملا جامی کی ہے و چون بعضے از احوال وی را دانستی بدانکہ شیعہ امامیہ مر او را دو غیبت اثبات می کنند یکے غیبت قصری یعنی کوتاہ تر و آن از زمان ولادت وی است تا زمان انقطاع سفارت و دیگرے غیبت طولی یعنی دراز تر و آن از زمان انقطاع سفارت تا آن زمان کہ خدای تعالی ظہور وی را مقرر ساختہ است و در غیبت قصری

ویرا سفیر آن اثبات می کنند یکے بعد از دیگرے کہ وسطہ بودہ اند میان وی و سائر خلائق کہ حاجات و سوالات ایشان را بوے رفع میکردہ اند و جواب آن می آوردہ و آن سفارت بر شخصے علی ابن محمد سمری نام ختم شدہ است و وفات وے در سنہ ست و عشرین و ثلثمائۃ بودہ است الخ لیکن اس اختلاف سے کیا ہوتا ہی امر حق ظاہر و روشن ہی دو وجہوں سے اول یہ کہ جو معجزات و خوارق عادات کہ اس کتاب سے ہمنے نقل کیے ہین و نیز جو بخوف طوالت نقل نہین کیے اون سے حق مثل آفتاب کے روشن ہی اور کچھ اس کتاب کی تخصیص نہین ہے اور بہت سی کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے خوارق عادات و حالات و معجزات و کوائف ولادت باسعادت حضرت صاحب الامر علیہ و علے آبائہ الکرام الصلوۃ والسلام سے مملو ہین مین بخوف طوالت اونکی عبارتین یہان نقل نہین کرتا ہون دوم یہ کہ تمام فرق اہل سنت و جماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مہدی آخر الزمان ظہور فرمائینگے اور دنیا کو عدل و داد سے معمور کر دینگے لیکن تعین شخص مین اونکے یہان اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ وہ حضرت اولاد حضرت امام حسن مین سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ اولاد حضرت امام حسین مین سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ اولاد حضرت عباس عم رسول خدا مین سے ہونگے اور اس باب مین احادیث مختلفہ و اخبار متلونہ اونکے یہان منقول ہین جو شخص اونکے صحاح و مسانید و تواریخ و تفاسیر کی طرف رجوع کرے اوسکو اس اختلاف کا حال معلوم ہو اور تمام شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ اس امر پر متفق ہین کہ وہ جناب محمد بن الحسن بن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی ابن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام ہین اور اس فرقہ حقہ مین سے کسی شخص نے اس امر حق مین اختلاف نہین کیا پس حضرات سنیہ بھی ہمکو انصاف سے جواب دین کہ جو امر مختلف فیہ ہوگا اوسکا اعتبار کیا جائیگا یا جو امر مجمع علیہ ہوگا وہ معتبر قرار پائیگا فہدی اللہ الذین امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم اب رہا استبعاد طول عمر کہ جو اقوی ترین شبہات مخالفین ہے پس باتفاق فریقین ثابت ہی کہ دوستان خدا مین سے حضرت عیسے اور حضرت خضر اور حضرت الیاس زندہ اور موجود ہین اور ظاہر ہے کہ عمر ان انبیاء علیہم السلام کی اضعاف مضاعف عمر حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے ہو چکی ہے اور دشمنان خدا مین سے دجال زندہ اور موجود ہے اور اوس ملعون کی عمر بھی

ہمارے امام عالیمقام کی عمر سے زیادہ ہوچکی ہی پس سنّیون کو ان امور مین تو کچھہ استبعاد نہین ہی تا لیکن جو امور عجیبہ و خوارق عادات اہلبیت عصمت و طہارت حضرت رسالت سی متعلق ہین اونمین بہت استعجاب و استبعاد کرتے ہین اور یہہ باعث اونکے جحود و انکار کا ہوتا ہے معلوم نہین ہے کہ ان حضرات کو اپنے رسول کی ذریت طاہرہ سے کیا عداوت و عناد ہے

اب ہم یہان اس شعاع کو ختم کرکے مبحث غدیر خم کیطرف پھر رجوع کرتے ہین اور اس خطبہ حقہ کے اون الفاظ مبارکہ کی بحث شروع کرتے ہین کہ جو معرکۃ الآرا ہین یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ **شعاع بست و چہارم بیان قول جناب رسول خدا من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ مین** اور اسکا ثبوت لکھنے کی ہمکو کچھہ ضرورت نہین ہے چند وجوہ سے **وجہ اوّل** یہ ہے کہ اس مختصر مین گنجایش نہین اس سبب سے کہ یہ الفاظ مبارکہ سنّیون کی صدہا کتابون مین موجود ہین کہانتک لکھی جائین چنانچہ شعاع دوم مین بیان کرچکا ہون کہ مجلد غدیر کتاب مستطاب عبقات الانوار کا پہلا حصہ کہ جو بارہ سو اکاون صفحہ کا ہے فقط اس حدیث کی تواتر مین لکھا گیا ہے اور دوسرے حصے کی نصف اوّل مین ایک سو ترسٹھہ علمار و محدثین اہل سنّت و جماعت کی عبارتین مذکور ہین کہ جنھون نے اس حدیث شریف کی روایت کی ہی اور اپنی کتابون مین لکھا ہی اور اونمین سے اکثر مین یہی الفاظ ہین کہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ **وجہ دوم** یہ ہے کہ مین نے شعاع اوّل مین جو عبارات تفسیر کبیر سی شان نزول آیہ تبلیغ مین نقل کی ہی اونمین یہ الفاظ مبارکہ موجود ہین نیز جو عبارات کہ تفسیر درمنثور سیوطی و تفسیر فتح البیان نواب بھوپال سی نقل کی ہی اوس سی ثابت ہی کہ آیت بلّغ کا یہ حصہ اس آیت مین لفظ انّ علیّاً مولی المؤمنین زمانہ رسول خدا مین موجود تھی **وجہ سوم** یہ ہی کہ مین شعاع چہارم مین کئی حدیثین کتب معتبرہ اہل سنّت و جماعت سے فقط زید بن ارقم کی روایت ایسی لکھہ چکا ہون کہ جنمین یہ الفاظ موجود ہین **وجہ چہارم** یہ ہے کہ شعاع پنجم شان نزول آیہ و اتی ہادیہ انّما ولیکم اللّٰہ مین بھی ثابت ہوچکا ہی کہ جناب رسول خدا نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ہے **وجہ پنجم** یہ ہی کہ شعاع بست و یکم مین جو عبارات خطبہ مبارکہ کی ہمنے کتاب توضیح الدلایل سید شہاب الدین احمد سی علی ما نقل فی عبقات الانوار لکھی ہے اوس مین بھی یہ حدیث من کنت مولاہ موجود ہی **وجہ ششم** یہ ہی کہ ضمن دلایل امامت و خلافت شاہ ولایت مین بھی انشاء اللّٰہ العزیز بعض حدیثین ایسی آئینگی کہ جن مین یہ الفاظ موجود ہونگے **وجہ ہفتم** یہ ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین اس حدیث کو بروایت بریدہ بن الحصیب الاسلمی لکھا ہی اور اوسکی صحت مین کچھہ کلام نہین کیا جو کچھہ کلام کیا ہی وہ معنی مولی مین کیا ہے چنانچہ کتاب مذکور مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۳۹ سے صفحہ ۲۴۳ تک اس حدیث کا ذکر آیا ہی

وجه ہشتم یہ ہی کہ احمد الدین واعظ نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف مین کہ جسکا مین جواب لکھ رہا ہون صفحہ ۹ مین
اس حدیث کو مشکوۃ سے لکھا ہی اور اسکی صحت مین کچھ کلام نہین کیا بتقلید شاہ عبد العزیز جو کچھ کلام لایعنی کیا ہے وہ
لفظ مولی کے معنی مین کیا ہے چنانچہ بعض کلام اونکا مین نقل کر چکا ہون اور اوسکا جواب بھی لکھ چکا ہون اور بعض
باقی انشاء اللہ العزیز جواب عنقریب نقل کرکے اوسکا جواب لکھونگا **وجه نہم** یہ ہی کہ انھین واعظ صاحب نے اسی رسالے
کی ص ۱۲۹ سے ص ۱۳۰ تک بھی اس حدیث کو تحریف کرکے روضۃ الصفا سے نقل کیا ہے اور وہان بھی اسکی صحت مین
کچھ کلام نہین کیا وہی لفظ مولی کے معنی مین گفت وگو کی ہے اور اسپر اپنی دانست مین تین دلیلین قائم کی ہین کہ اس حدیث
مین مولی کے معنی فقط دوست کی ہوسکتے ہین اور ہم ان تینون دلیلون کا جواب شافی لکھ چکے ہین اور جو کچھ اونھون نے
نقل عبارت کتاب روضۃ الصفا مین تحریف وتلبیس کی ہے اوسکو عنقریب انشاء اللہ تعالی لکھینگے کہ موجب عبرت
ناظرین ہے **وجه دہم** یہ ہی کہ مجھکو گمان نہین ہی کہ اب اس زمانے مین کوئی سنی اس حدیث کی صحت مین گفت وگو
کر سکے کوئی شخص جو کچھ قیل وقال کریگا وہ بسبب اپنی نادانی وجہالت وتعصب مذہب آبائی وتقلید اسلاف معنی
لفظ مولی مین کریگا لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ اسمقام مین تحقیق معنی لفظ مولی پر اکتفا کرین حالانکہ اس تحقیق کے
لکھنے کی بھی کچھ ضرورت نہین ہے اس سبب سے کہ سنیون کی کتب معتبرہ سے اور بہت سے ایسے الفاظ اس خطبہ مبارکہ
کے ثابت ہین کہ جو صریحاً امامت وخلافت علی بن ابیطالب پر دلالت کرتے ہین اور بعض کا بیان اونمین سے ہم
کر بھی چکے ہین کچھ تخصیص لفظ مولی کی نہین ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہی لہذا یہان معنی لفظ مولی کی
تحقیق لکھتے ہین **واضح ہو** کہ یہ امر مسلم ہے کہ لفظ مولی مشترک ہی اور بہت سے معنون پر دلالت کرتی ہی چنانچہ
واعظ صاحب نے بسبب اپنی کم علمی کے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی ص ۹ مین چند معنی اسکے لکھے ہین ٭ یار ٭
وغلام ٭ وہمسایہ ٭ وناصر ٭ وخداوند ٭ وعہتر ٭ ومعتق بالکسر ٭ ومعتق بالفتح ٭ ویاری دہندہ ٭ و
نعمت دادہ شدہ ٭ وصاحب ٭ ومحب صادق ٭ لیکن کچھ انھین معنون پر موقوف نہین ہے بلکہ اس لفظ کے
اور بہت سے معنی ہین مثل ٭ قریب ونزدیک مانند پسر عم وغیرہ ٭ وپرورندہ ٭ ومہربان ٭ وپیرو ٭ ودانا ٭
وشوہر خواہر مرد ٭ وخسر ٭ وعصبہ ٭ ووارث ٭ ومالک ٭ وسید ٭ وولی امر ٭ ومتولی امر ٭ واولے
بالتصرف وغیرہ کی اور یہ ظاہر ہے کہ ان مین سے بعض معنی ایسے ہین کہ اونکا اطلاق کسی طرح نبی ورسول وخلیفہ

رسول پر ممکن نہین اور بعض ایسے ہین کہ اونکا اطلاق ممکن ہے مگر محض اون معنون سے الوہیت یا نبوت یا امامت مراد نہین ہو سکتی
مثل ناصر و محب وغیرہ کی اور بعض ایسے ہین کہ جب حق سبحانہ و تعالی کی طرف اونکی نسبت کیجائیگی تو اوس سے مراد الوہیت
ہوگی اور جب نبی کے اوپر اونکا اطلاق کیاجائیگا تو مراد اونسے نبوت ہوگی اور جب امام و خلیفہ پر اونکا اطلاق کیا جائیگا تو
مراد اونسے امامت و خلافت ہوگی مثل خداوند و وارث و سید و مالک و ولی امر و اولی بالتصرف وغیرہ کی اور اونھین سے
واغطاجی نے فقط ایک معنی لکھے ہین یعنی خداوند ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ٭٭ و نیز لفظ مہتر جو اونھون نے
لکھی ہے وہ بھی سید کی ہم معنی ہی لیکن حق سبحانہ و تعالی کو سید کہہ سکتے ہین مہتر نہین کہہ سکتے اور پر ظاہر ہے کہ جب
کسی کلام مین لفظ کثیر المعنی ہوگی تو بالاتفاق اونھین معنی پر دلالت کریگی کہ جن پر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو اور اونھونے حسب تفنن
بھی ص ۹ مین فرمایا ہے کہ پس اس حالت مین معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا مین معین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ
اعتبار نہین رکھتا پس ہمکو اب بیان دو امر کی ثابت کرنیکی ضرورت ہی **اول** یہ کہ لفظ مولی ایسے معنی پر مشتمل ہی کہ جو خلافت
و امامت پر دلالت کرتے ہین **دوم** ایسی دلیل اور اسطرح کا قرینہ کہ جس سے ثابت ہو جاوے کہ اس حدیث مین لفظ
مولی کی یہی معنی مقصود ہین **اور تقریر** ہماری سراسر حق و انصاف ہی کہ کوئی عاقل گو کسی مذہب کا پابند ہو اسکے خلاف
ایک حرف نہین کہہ سکتا اب امر اول کا ثبوت قابل ملاحظہ ہی **واضح ہو** کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب ڈر خوف سے
کہ اس حدیث مین اگر لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہوگی تو شیعون کا مذہب بھی باحسن وجوہ ثابت ہو جائیگا گھبرا کے تحفہ اثنا عشریہ
مین لکھدیا کہ لفظ مولی بمعنی اولی کلام عرب مین آتی ہی نہین ہے چنانچہ **کتاب مذکور مطبوع مطبع نولکشور کے**
ص ۲۲۹ مین اونکی یہ عبارت ہی اول غلط درین استدلال اہلسنت کہ اہل عربیۃ قاطبۃً انکار کردہ اند کہ مولی
بمعنی اولی نیامدہ است بلکہ گفتہ اند کہ مفعل بمعنی افعل ہیچ جا در ہیچ مادہ نیامدہ چہ جائے این مادہ علی الخصوص الا ابو زید لغوی
کہ این را تجویز نمودہ و متمسکا و قول ابو عبیدہ است در تفسیر ہی مولیکم ای اولی بکم لکن جمہور اہل عرب درین تجویز و تمسک
تخطیہ کردہ اند انتہی **موضع الحاجۃ** مطلب اس عبارت کا واضح ہی کہ شاہ صاحب فرماتی ہین کہ کل اہل عربیت نے
مولی بمعنی اولی آنے کا انکار کیا ہی اور ابو زید لغوی نے جو آیہ ہی مولکم مین مولی کی معنی اولی بکم کے لیے ہین تو کل
اہل عرب نے اوسکا تخطیہ کیا ہی یعنی کہا ہی کہ ابو زید نے یہ معنی غلط کہے ہین یہ **عبد ضعیف کہتا ہے** کہ آیت جزو
بست و ہفتم سورۃ الحدید مین اسطرح ہی ماوٰکم النار ہی مولکم یعنی جگہ تم لوگون کی (خطاب ہے منافقون سی) آتش

دوزخ ہی وہی تمھاری مولی ہی انتھی اور اکثر تفاسیر متداولہ اہل سنت وجماعت کہ جنکو ایک ادنی طالب علم بھی جانتا ہے
اور ہر شہر و دیار مین موجود ہین اور بکرات و مرات چھپکر شائع ہو چکی ہین اون مین اس آیہ کریمہ مین مولی کے معنی اولے
کے لکھے ہوئے ہین چنانچہ جلالین کہ جو ایک بہت چھوٹی تفسیر ہے مطبوع مطبع حیدری
واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۹ ہجری کی جلد ثانی کی صفحہ ۱۴۰ مین لکھا ہی ہی مولیکم اولی بکم و نیز
تفسیر معالم التنزیل مطبوع مطبع فتح الکریم واقع بمبئی کی جلد رابع کی صفحہ ۱۳۱ مین ہے
ماویکم النار ہی مولیکم صاحبتکم واولی بکم لما اسلفتم من الذنوب یعنی وہی آگ تمھاری صاحب ہے اور تمھارے ساتھ اولی ہے
بسبب اون گناہون کے کہ جو تمنے پہلے کیے ہین و نیز تفسیر بیضاوی مطبوع مطبع نولکشور مجلد
ثانی کے صفحہ ۴۳۸ مین ہے ماویکم النار ہی مولیکم ہی اولی بکم کقول لبید ع فغدت کلا الفرجین تحسب انہ
مولی المخافۃ خلفها وامامها ۔ اس عبارت مین قاضی صاحب نے مولی کے معنی اولی بھی لکھے ہین اور اوسکے
اوپر لبید شاعر کا شعر شاہد بھی لائے ہین اور یہ لبید بن ربیعہ عامری زمانہ جاہلیت کے نامی شاعرون مین سے ہین کہ اپنی
آخر عمر مین اسلام بھی لائے تھے اور یہ اون فصحاے عرب مین سے ہین کہ جنکے اوپر دار و مدار زبان عربی کا ہی اور انھین
لوگون کے کلام سے علم صرف و نحو و لغت ماخوذ ہی چنانچہ ان علوم مین انھین لوگون کے کلام سے تمسک کیا جاتا ہے اور
انھین لوگون کے اشعار شاہد لائے جاتے ہین اور اون شاعرون مین سے ہین کہ جنکے قصائد دیوار کعبہ پر لٹکا دیے گئے تھے
اور تمام عرب اس بات کے قائل تھے کہ اب ان قصیدون کا مثل نہین ہو سکتا اور کسی شخص کا کلام انکی فصاحت و بلاغت
کو نہین پہونچ سکتا اور یہ قصیدے مدت دراز تک کعبے مین لٹکے رہے اور کوئی انکا جواب نہ کہہ سکا یہانتک کہ قرآن
مجید و فرقان حمید نازل ہوا جب اوسکی فصاحت و بلاغت عرب نے دیکھی تو ان قصیدون کو اوتار لیا اور یہ سات
قصیدے تھے کہ اس زمانے مین سبعہ معلقہ کے نام سے مشہور و معروف ہین اور ہر طالب علم کہ جسکو علم ادب کا
شوق ہو انکو پڑھتا ہے اور بہت سے علما و ادبا نے انکی شرح لکھی ہے ان قصائد مین سے چوتھا قصیدہ لبید کا ہے
کہ جس مین کا یہ شعر ہے اور مطلع اس قصیدے کا یہ ہے ع عفت الدیار محلها فمقامها ۔ بمنی تابد غولها فرجامها ۔ اس
شعر مین لبید نے ایک وحشی گاے کے خوف کی حالت بیان کی ہی اور حاصل ترجمہ یہ ہے کہ پس صبح کی اوس گاے نے
ایسی حالت مین کہ وہ گمان کرتی تھی کہ اوسکے پیچھے اور آگے دونون رستے اوسے باخوف ہین قاضی صاحب نے

اپنی تفسیر مین یہ شعر اس بات کی سند مین لکھا ہی کہ اسمین لفظ مولی ہی اور اوسکے معنی ولے کی ہین اور قاضی امام ابو عبد اللہ الحسین بن احمد الزوزنی نے شرح معلقات سبعہ جو کی ہے او سمین اس شعر کی شرح مین لکھا ہی وقال ثعلب ان المولیٰ فی البیت بمعنی الاولیٰ بالشئ کقولہ النار ھی مولٰکم ای ھی الاولی بکم ترجمہ اور کہا ثعلب نے کہ تحقیق مولی اس شعر مین اولی بالشی کے معنون مین ہی مانند قول اللہ تعالی کے النار ہی مولٰکم یعنی وہی آگ اولی ہے واسطے تمھارے انتہی اور یہ شرح کارخانہ آقا صدری مین سنہ ۱۲۸۳ مین مطبوع ہوئی ہے اور اسکے صفحون مین ہندسے نہین لکھے ہین لیکن اس شعر کی شرح لبید کے قصیدے مین بہت آسانی سے نکل سکتی ہے ونیز شرح مولوی عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری مطبوع مطبع نادری واقع شہر بانس بریلی سنہ ۱۲۷۳ ہجری کے ص ۱۰۷ مین اس شعر کے حل لغات مین لکھا ہی واراد بالمولی الاولی یعنی ارادہ کیا ہی شاعر نے لفظ مولی سے معنی اولی کا ونیز اس شعر کے معنی مین لکھا ہی یقول فغدت البقرۃ فی کلا الفرجین تحسب ان کل واحد من الفرجین وھما خلفھا وامامھا اولی بالمخافۃ یعنی شاعر کہتا ہی کہ پس صبح کی گاے نے دونون رستون مین ایسی حالت مین کہ وہ گمان کرتی تھی کہ تحقیق ہر ایک دونون رستون مین سے کہ وہ دونون اوسکے آگے اور پیچھے تھے اولی بالخوف ہین یعنی وہ اپنے آگے سے لوگون کے آنے کو اور پیچھے سے تعاقب کرنیکو ڈرتے تھے **واعجباہ** اگر شاہ عبد العزیز صاحب کو لبید کا شعر سمجھنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا ان تفاسیر سے بھی مطلع نہ تھے کہ جن سے ہر ادنی طالب علم بھی واقف ہی حالانکہ محدث کہلاتے تھے حاشا وکلا کوئی سنی شاہ صاحب کی ایسی بے علمی اور نادانی کا قائل نہین ہو سکتا اور کسی شیعہ کو بھی اس بات کا یقین نہین ہو سکتا پھر ہمکو کوئی سنی صاحب بتائین کہ شاہ صاحب نے اس آیہ کریمہ کو لکھ کے یہ کیون ارشاد فرمایا کہ ابو زید لغوی نے جو اس مین لفظ مولٰکم کے معنی اولی بکم تجویز کیے تو کل عرب نے اوسکا تخطیہ کیا کیا صاحب تفسیر جلالین وصاحب تفسیر معالم التنزیل وصاحب تفسیر بیضاوی یہ لوگ عربی دان نہ تھے اور بقول شاہ صاحب اہل عرب نے جو ابو زید کا تخطیہ کیا ہی اوس سے واقف نہ تھے اور کچھ انھین مفسرین پر موقوف نہین ہے **علامہ جار اللہ زمخشری نے بھی تفسیر کشاف مین** اس آیت مین مولی کی معنی اولی لکھے ہین اور یہی شعر لبید کا سند مین لائے ہین چنانچہ جزء ثانی تفسیر مذکور مطبوع مطبع محمد مصطفے افندی واقع قاہرہ مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری کے

ص ۳۷۵ مین یہ عبارت ہے هی مولکم قیل هی اولی بکم وانشد قول لبید فغدت کلا الفرجین تحسب انہ مولی المخافۃ خلفها و امامها چونکہ اس شعر کے معنی مین پہلے لکھ چکا ہون لہذا اسکا یہان تکرار بیکار ہے ونیز تفسیر نیشاپوری مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری کی جلد سوم مین کہ جو سورہ انبیا سے شروع ہوئی ہے اور صفحون کا نشان نہین ہے اوسمین اسی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے ماویکم النار هی مولکم قیل المراد انها تتولی امورکم کما تولیتم فی الدنیا اعمال اهل النار وقیل اراد هی اولی بکم ترجمہ جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے وہی آگ تمہاری مولی ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد مولکم سے یہ ہے کہ تحقیق ہی آگ تمہارے امور کی متولی ہوگی جسطرح کہ تم لوگ دنیا مین اعمال اہل دوزخ کے متولی تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ نے مولکم سے اس بات کا کہ یہی آگ اولی ہے ساتھ تمہارے انتہی ظاہر ہے کہ علامہ نیشاپوری نے اس آیہ کریمہ مین لفظ مولی کے دو معنی لکھے ہین ایک متولی امور اور ایک اولی اور دونون سے ہمارا مطلب حاصل ہے اسلیے کہ بعد خدا و رسول کے سوا امام و خلیفہ کے کوئی شخص امور اہل اسلام کا متولی نہین ہوسکتا اور نہ اونکے نفسون سے اولی ہوسکتا ہے اب ہمکو معلوم نہین ہے کہ حضرات سنیہ جناب شاہ صاحب کی طرف سے کیا عذر پیش کرینگے ہمکو تو سوا اسکے کچھ چارہ نہین معلوم ہوتا کہ اس بات کو تسلیم کر لین کہ اونہون نے دیدہ و دانستہ امر حق کا انکار کیا ہے ظلما جاہم ما عرفوا کفروا بہ الایہ اب حضرات سنیہ کے امام اکبر صاحب تفسیر کبیر فخر الدین رازی کا حال سنیے کہ وہ اس باب مین کیا فرماتے ہین تفسیر کبیر مطبوعہ مطبع باطنیہ مصر ۱۳۰۸ ہجری طبع اولی کے جزء ۸ مین صفحہ ۵۹ مین اسی آیہ کریمہ کی تفسیر مین یہ عبارت ہے (والثانی) قال الکلبی یعنی اولی بکم وهو قول الزجاج والفراء وابی عبیدۃ ترجمہ اور دوسرا قول اس آیت کی تفسیر مین یہ ہے کہ کلبی نے کہا ہے کہ مولکم سے مراد اولی بکم ہے اور یہی قول ہے زجاج اور فرا اور ابو عبیدہ کا انتہی جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے تو فقط ابو زید لغوی کی تجویز لکھی تھی اور فرمایا تھا کہ متمسک اونکا فقط قول ابو عبیدہ ہے اور یہ ارقام کیا تھا کہ کل اہل عرب اس تجویز و تمسک مین ابو زید بیچارے کی خطا کے قائل ہین اب سنیون کے امام صاحب کی تحریر سے تو معلوم ہوا کہ کلبی اور زجاج اور فرا کا بھی یہی قول ہے کہ مولکم بمعنی اولی بکم ہے شاید عوام سنیہ کلبی کی جلالت قدر سے واقف نہ ہون لیکن کوئی مبتدی کا فیہ و ہدایۃ النحو پڑھنے والا بھی ایسا نہو گا کہ جو زجاج اور فرا کو نجانتا ہو کہ دارو مدار علم صرف و

نحو و عربیت کا انھیں لوگون پر ہے اب معلوم نہین ہے کہ یہ لوگ بقول شاہ صاحب جمہور اہل عرب سے کیونکر خارج
کیے جائینگے اس مختصر مین اسیقدر کافی و وافی ہے جس کا زیادہ تحقیق و تفصیل ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ
مجلدات حدیث غدیر کتاب مستطاب عبقات الانوار کی جلد ثانی کے حصہ اول مطبوع مطلع النور لکھنو
کیطرف رجوع کرے کہ اوسکے ص ۶۴ سے ص ۷۴ تک ائمہ صرف و نحو و لغت و علما و ادبا سے اہل سنت
و جماعت مین سے بیالیس نام اون کے لکھے ہوئے ہین کہ جنھون نے لفظ مولی کا اولی کے معنون مین
ثابت کیا ہے اور ص ۷۴ سے ص ۳۲۵ تک ان لوگون کی عبارتین مذکور ہین و نیز ان لوگون کی توثیق و تعریف
و توصیف کلام علماے اہل سنت سے اسطرح کی ہے کہ کسیکی مجال نہین ہے کہ ان لوگون کے فضل و کمال و
اعتبار و اعتماد مین گفتگو کرسکے اب شاہ عبد العزیز صاحب کا کلام مابعد بھی داد طلب ہے چنانچہ جو عبارت کہ ہمنے
تحفہ اثنا عشریہ مطبوع مطبع نولکشور کے ص ۳۲۹ سے نقل کی ہے اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے و گفتہ اند کہ اگر
این قول صحیح باشد لازم آید کہ بجاے فلان اولی منک مولی منک گویند و ہو باطل منکر بالاجماع و نیز گفتہ اند
کہ تفسیر ابو عبیدہ بیان حاصل معنی است یعنی النار مقرکم و مصیرکم و الموضع اللائق بکم نہ آنکہ لفظ مولی بمعنی اولی
انتہی اس عبارت مین شاہ صاحب نے فقط فخر رازی کا منہ چڑہایا ہے چنانچہ جو عبارت کہ تفسیر کبیر جزء ثامن مطبوع
مطبع باطلیہ مصر کے ص ۹۵ سے ہم نقل کرچکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے واعلم ان ہذا الذی
قالوہ معنے ولیس بتفسیر اللفظ لانہ لو کان مولی و اولی بمعنے واحد فی اللغۃ
یصح استعمال کل واحد منہما فی مکان الاخر فکان یجب ان یصح ان یقال ہذا مولی من
فلان کما یقال ہذا اولی من فلان و یصح ان یقال ہذا اولی فلان کما یقال ہذا مولی
فلان ولما بطل ذلک علمنا ان الذی قالوہ معنے ولیس بتفسیر
ترجمہ اور آگاہ ہو کہ تحقیق یہ جو کلبی و زجاج و فرا و ابو عبیدہ نے کہا معنی ہین لفظ مولی کی تفسیر نہین ہے اس سبب سے
کہ اگر مولی اور اولی لغت مین ایک ہی معنون مین ہوتے تو ان دونون مین سے ہر ایک لفظ کا استعمال دوسری
لفظ کی مقام مین صحیح ہوتا پس واجب ہوتا یہ کہ صحیح ہو کہ ہذا مولی من فلان کہا جاے جسطرح کہ ہذا اولی من فلان
کہا جاتا ہے و نیز ہذا اولی فلان کا کہنا بھی صحیح ہو جیسے کہ ہذا مولی فلان کہا جاتا ہے اور جبکہ یہ باطل ہوگیا تو ہم

ہمنے جانا کہ جو کچھ اون لوگون نے کہا ہی یہ معنی ہین تفسیر نہین ہے انتھی اس عبارت کی نقل کرنے سے یہ ثابت ہو گیا کہ شاہ صاحب نے
امام صاحب کی تقلید کی ہے لیکن اس تقلید مین بھی عوام کالانعام کو چند مغالطے دیے ہین ازانجملہ اول یہ کہ فقط فخر رازی کے
قول کو جمہور اہل عرب کا قول قرار دیا ہی دوم یہ کہ امام صاحب نے جو ائمہ نحو کا قول بیان کیا ہی کہ اونھون نے مولی
کے معنی اولی کے لیے ہین کلبی و زجاج و فرا و ابو عبیدہ اور شاہ صاحب نے اس قول کی نسبت فقط ابو زید کیطرف
کی ہی اور کہا ہی کہ متمسک اوسکا قول ابو عبیدہ ہی اور فرمایا ہی کہ اہل عربیت نے قاطبۃ اسکا انکار کیا ہی اب ہم رد کلام
نا فرجام امام سنیہ کیطرف رجوع کرتے ہین اور اوسکی ضمن مین شاہ صاحب کی کلام کی رد بھی باحسن وجوہ ہو جائیگی
واضح ہو کہ یہ جو امام صاحب نے فرمایا ہی کہ ائمہ نحو نے جو کچھ کہا ہی وہ لفظ مولی کی معنی ہین تفسیر نہین ہے یہ کسی کی سمجھ
مین نہین آسکتا کہ معنی اور تفسیر مین کیا فرق ہے البتہ شاہ صاحب نے حاصل کی لفظ اپنی طرف سے بڑھائی ہی اور یہ گویا اپنی امام کے
کلام مین اصلاح دی ہی تا کہ لوگون کو معلوم ہو کہ حاصل معنی اور اصل معنی مین فرق ہوتا ہی لیکن اصل مین دونون کی ایک ہی ہے
یعنی اگر مولی اور اولی دونون کی ایک ہی معنی ہوتی تو ایک کا استعمال دوسرے لفظ کی جگہ صحیح ہوتا یعنی جسطرح اولی
منک کہا جاتا ہی اوسی طرح مولی منک بھی کہنا صحیح ہوتا اور جسطرح کہ مولی فلان کہا جاتا ہے اوسی
طرح اولی فلان کہنا بھی صحیح ہوتا اور اسکی ہم بعون اللہ تعالی چند جواب دیتے ہین اول یہ کہ ہمکو اسکا کچھ
جواب ہی دینے کی ضرورت نہین اس سبب سے کہ اصل مین یہ اعتراض شیعون پر نہین ہے بلکہ ائمہ صرف و نحو و لغت و عربیت
پر ہے کہ جو لفظ مولی کی معنی اولی سمجھے ہین وکفی اللہ المومنین القتال اور یہ قول کہ اولی مولی کی معنی نہین ہین بلکہ حاصل معنی ہین
از قبیل مالا یرضی بہ قائلہ ہے جبتک کہ کلام متبعین مولی بمعنی اولی ثابت نکیا جاے اور بسبیل تنزل ہم کہتے ہین کہ اگر
شاہ صاحب اور سنیون کی امام صاحب کی زبردستی سے یہ امر تسلیم بھی کر لیا جاے کہ اولی لفظ مولی کے حاصل معنی
ہین تو ہمارا کیا حرج و نقصان ہو سکتا ہے اور اس حدیث مبارک مین لفظ مولی کو حاصل معنی پر حمل کرنے مین کونسا محذور
عقلی و نقلی و شرعی و عرفی لازم آتا ہی دوم یہ کہ یہ مسئلہ منطق و فلسفہ نہین ہے کہ اس مین دلیل عقلی کو دخل ہو بلکہ
کلام عرب ہے اور ہر زبان کے محاورات کا دار و مدار استعمال و سماع پر ہے نہ عقل و قیاس پر [illegible] پس اگر لفظ مولی کا
استعمال من کے ساتھ ثابت نہو جسطرح کہ اولی کا ثابت ہی تو اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ کسی مادہ مین
دونون کے معنی ایک نہ ہو سکتے ہون اور دونون مین تباین کلی ہو چنانچہ صدہا الفاظ کلام عرب مین ہم ایسے

دیکھیے ہین کہ وہ مترادف ہین مگر استعمال مین فرق ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ استعمال باعتبار نفس لفظ ہوتا ہے نہ
باعتبار معنی لفظ مثلاً الی وحتی دونون حرف انتہاء غایت کے لیے ہین لیکن الی ضمیر پر داخل ہوتا ہے اور حتی
نہین داخل ہو سکتا یعنی الیہ والیک کہتے ہین لیکن حتاہ وحتاک نہین کہہ سکتے و نیز افعل التفضیل کا استعمال
من کے ساتھ ہوتا ہے اور عن کے ساتھ نہین ہو سکتا و نیز علم و معرفت دونون کی ایک ہی معنی ہین لیکن علم
متعدی بدو مفعول ہے اور معرفت کا استعمال اس طرح پر نہین ہے و نیز صلوۃ و دعا دونون مترادف ہین لیکن صلوۃ کا
صلہ علی کے ساتھ آتا ہے اور دعا کا لام کے ساتھ یعنی صلوا علیہ صحیح ہے وصلوا لہ صحیح نہین اسی طرح ادعوا لہ
صحیح ہے اور ادعوا علیہ اسکی مقام مین صحیح نہین بلکہ اگر ادعو علیہ کہینگے تو اوسکے معنی دعا کی جگہ بد دعا کی
ہو جائینگے اور اس طرح کی صدہا مثالین ہین کہان تک مین لکھ سکتا ہون جو کوئی کلام عرب کا تتبع کرے اوس پر یہ بات
پوشیدہ نہین رہ سکتی اور سب سے اعجب شاہ صاحب کا کلام مختل النظام اسی مبحث مین ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مذکور کے
ص ۱۳۳ مین اونکی یہ عبارت ہے بلکہ اولی درینجا مشتق از ولایت است کہ بمعنی محبت است یعنی الست احب الی
المومنین من انفسہم اور یہ شاہ صاحب نے رسول خدا کی اوس کلام کی تفسیر فرمائی ہے کہ جو اس حدیث کی اول مین ہے کہ الست
اولی بالمومنین من انفسہم اب اہل انصاف ملاحظہ فرمائین کہ یہان شاہ صاحب نے لفظ اولی و احب کو مترادف کہا ہے
حالانکہ حدیث مین اولی کا صلہ با کے ساتھ ہے اور شاہ صاحب نے احب کا صلہ خود الی کے ساتھ لکھا ہے اور یہی صحیح
بھی ہے کہ اولی کا صلہ با کے ساتھ اور احب کا الی کے ساتھ آتا ہے اب کوئی شاہ صاحب کے مریدون سے پوچھے
کہ جب شاہ صاحب نے احب اور الی کی ایک ہی معنی بتائے تو پھر ان دونون لفظون کے استعمال مین کیونکر فرق ہو گیا
پس اگر مولی اور اولی کی معنی بعض ما دہ مین ایک ہون تو اس مین کونسا محذور عقلی و نقلی لازم آتا ہے کہ اونکے استعمال مین
فرق ہو و نیز تمام کتب نحو مین اس بات کی تصریح ہے کہ افعل التفضیل کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے من کے ساتھ یا
اضافت کے ساتھ یا الف ولام کے ساتھ جیسے زید افضل من عمرو یا زید افضل القوم یا زید الافضل حالانکہ کلام فصحا مین
اسی افعل التفضیل کا استعمال اکثر جگہہ ان تینون قیدون سے مجرد آیا ہے جیسے ذٰلکم ازکی لکم واطہر اور رضوان
من اللہ اکبر اور واللہ خیر و ابقی اور ما عند اللہ خیر و ابقی اور وللآخرۃ خیر و ابقی اور لذکر اللہ اکبر اور علاوہ اسکے
ہر مسلمان سنی ہو یا شیعہ شب و روز مین نماز یا غیر نماز مین صدہا مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے پس جب خود افعل التفضیل کا

استعمال اسکی تصریح کیساتھ ان قیود ثلثہ سے مجرد آتا ہی توپھر اس مین کونسا استبعاد ہی کہ مولی بمعنی اولی ہو اور اوسکا استعمال
من کیساتھ نہو شاید کوئی صاحب کہین کہ یہان من مع مفضول کی مقدر ہی توہم کہینگے کہ پھر مولی کے بعد اسطرح کی تقدیر کو
کون منع کرتا ہی **جواب سوم** ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے اور اوسکے معانی مین سے ایک
اولی بھی ہے پس یہ کہان ثابت ہوا کہ جسطرح لفظ کثیر المعنی کا استعمال ہوا اوسی طرح اوسکے ہر معنی کا بھی استعمال ہو
اور اس حدیث مین بسبب کثرت دلائل وقرائن ہم لفظ مولی سے اولی مراد لیتے ہین اور لفظ کثیر المعنی کی یہی شان ہی کہ جیسا
قرینہ ہو ویسے ہی معنی مراد لیے جائین اور ہم انشاء اللہ العزیز بہت سے دلائل وقراین لکھینگے **جواب چہارم** جو
عبارت کہ تفسیر کبیر سے ہم نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ فخر رازی صاحب نے فرمایا ہی وانما نبھنا علی ھذہ
الدقیقۃ لان الشریف المرتضی لما تمسک فی امامۃ علی بقولہ علیہ السلام من
کنت مولاہ فعلی مولاہ قال احد معانی مولی انہ اولی واحتج فی ذلک باقوال
ائمۃ اللغۃ فی تفسیر ھذہ الآیۃ بان مولی معناہ اولی واذا ثبت ان اللفظ محتمل
لہ وجب حملہ علیہ لان ماعداہ اما بین الثبوت ککونہ ابن العم والناصر او بین الانتفاء
کالمعتق والمعتق فیکون علی التقدیر الاول عبثا وعلی التقدیر الثانی کذبا واما نحن
فقد بینا بالدلیل ان قول ھو لاء فی ھذا المعنی ضعیف لا تفسیر
وحینئذ یسقط الاستدلال بہ **ترجمہ** اور سوا اسکے نہین ہی کہ آگاہ کر دیا ہی ہمنے اس باریکی پر اس سبب سے
کہ تحقیق شریف مرتضی نے جبکہ تمسک کیا امامت علی علیہ السلام پر ساتھ قول رسول خدا علیہ السلام کے من کنت مولاہ
فعلی مولاہ تو کہا کہ معانی سے مولی کے ایک اولی بھی ہی اور احتجاج کیا اس امر مین ائمہ لغت کے اقوال کے ساتھ تفسیر مین
اس آیت کی باین طور کہ تحقیق مولی اوسکے معنی اولی ہین اور جسوقت کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ تحقیق لفظ مولی محتمل ہے
واسطے اوسی اولی کے تو اوسکا حمل کرنا اوسی پر واجب ہو گیا دلیل اوسکی یہ کہ سوا اولی کے اور معنی جو مولی کے ہین یا اونکا
ثبوت ظاہر ہے مانند ابن عم اور ناصر کے اور یا اونکا عدم ثبوت ظاہر ہے مانند معتق اور معتق کے یعنی ظاہر ہے
کہ ابن عم اور ناصر کا اطلاق جناب امیر پر ہوسکتا ہی اور معتق اور معتق کا نہین ہوسکتا پس ہوگا کلام رسول خدا
اوپر تقدیر اول کے عبث یعنی سب جانتے تھے کہ علی بن ابیطالب جناب رسولخدا کے ابن عم ہین اور مومنین کے

ناصر ہین پھر اس اہتمام کے ساتھ اسکا بیان کرنا عبث تھا اور فعل عبث جناب رسول خدا سے کیونکر صادر ہو سکتا ہے)
اور او پر تقدیر ثانی کی کذب (یعنی معتق و معتق اور اوسکے امثال کا اطلاق کسی طرح علی بن ابیطالب پر نہین ہو سکتا
پس جناب رسول خدا امر خلاف واقع کیونکر فرما سکتے تھے) اب فخر رازی صاحب فرماتے ہین کہ لیکن ہمنے پہلے
تحقیق ثابت کر دیا ساتھ دلیل کے اس بات کو کہ تحقیق قول ان ائمہ لغت کا اس مقام مین معنی ہین انتظے سوا کچھ اور کی
تفسیر اور اسوقت ساقط ہو گیا استدلال ساتھ اس امر کے کہ لفظ مولی بمعنی اولی ہو انتہی چونکہ علماے اہلسنت و جماعت
نقل کا اعتبار نہین جیسا کہ ہم ما سبق مین ثابت کر چکے لہذا ہمکو معلوم نہین کہ امام المشککین نے نقل قول جناب سید
مرتضی علم الہدی مین کسقدر تحریف و تبدیل و افراط و تفریط کی ہی اور انھون نے یہ بھی نہین لکھا کہ کس کتاب سے
یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم اوس مقام کو دیکھ لیتے تاہم جسقدر الفاظ کہ انھون نے نقل کی ہین اوسکا جواب بھی مثل
فخر رازی کے جملہ ائمہ سنیہ سے ممکن نہین لیکن امام صاحب نے اپنی دانست مین دلیل محکم کا یہ جواب دیا ہی کہ ائمہ لغت نے
جو مولی کے معنی اولی لکھے ہین وہ معنی ہین تفسیر لفظ نہین ہے اب اس مقام پر ایک لطیفہ عجیب و غریب قابل الحاظ ہے
کہ نظام الدین نیشاپوری باوجود اسکے کہ اپنی تفسیر مین اونھون نے ہر جگہ فخر رازی کی تقلید کی ہی بلکہ تفسیر مذکور بھی اونھون
نے تفسیر کبیر کی تلخیص کر کے لکھی ہے اس مقام پر باوجود تعصب اپنے امام کی تقلید نکر سکے اور اس دلیل علیل و قول سخیف کا
اتباع اونسے ممکن نہوا چنانچہ جو عبارت کہ ہمنے اونکی تفسیر سے اسی آیت کی تفسیر مین پہلے لکھی ہی اوسی کی ایک
سطر کے بعد پہلے تو اونھون نے یہ قول فخر رازی صاحب کا کہ اولی مولی کے معنی ہین تفسیر نہین ہے نقل کیا ہے
بعد اوسکے اور عبارت فخر رازی مع احتجاج جناب علم الہدی نقل کی ہی بعد اوسکے کہا ہی کہ قلت فی ہذا الاسقاط بحث یعنی
یعنی فخر رازی نے جو کہا ہی کہ ہمارے اس قول سے کہ اولی مولی کے معنی ہین تفسیر نہین ہے استدلال سید مرتضی کا ساقط
ہو گیا تو مین کہتا ہون کہ اس اسقاط مین بحث ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے انتہی کیون حضرات سنیہ آپ نے
اپنے امام صاحب کی اس قول ضعیف و راے سخیف کو ملاحظہ فرمایا کہ خود اونکے مقلد اسکو تسلیم نہین کر سکے
وکفی اللہ المومنین القتال ونیز یہ عبارت فخر رازی کہ جو مشتمل ہی چند الفاظ جناب علم الہدی پر اسکی نقل کرنے سے
دو فائدہ جلیلہ حاصل ہوئے اول یہ کہ خود فخر رازی صاحب نے فرمایا کہ جناب سید مرتضی نے اقوال
ائمہ لغت سے احتجاج کیا ہے کہ مولی بمعنی اولی آتا ہی اور اسکا انکار نہین کیا بلکہ دوسرے طرح جواب دیا ہے

یعنی اس بات کو تسلیم کرکے کہ ائمہ لغت مولی کو معنی اولی کہتے ہیں کہا ہے کہ اولی معنی لفظ مولی ہیں اسکی تفسیر نہیں یا اولی
پس اس سے جس طرح ہر گاہ شاہ صاحب کے اس قول کی رو ہوتی ہے کہ اہل عربیت قاطبۃً انکار کردہ اند کہ مولی بمعنی اولی
آمدہ است الخ وہ ظاہر ہے وہ ہمکو بخوبی ثابت ہوگیا کہ فخر رازی صاحب نے یہ جواب کہ اولی لفظ مولی کے
معنی ہیں اسکی تفسیر نہیں ہے حالت اختیار میں نہیں دیا بلکہ جناب سید السند کی دلیل ہیں کو ملاحظہ کرکے ایسی
مضطر و منتشر ہوئے کہ کچھ جواب تو اسکا بن نہ پڑا اضطراراً والجاءً اس قول سخیف کی قائل ہوگئے اور منطق چھپانے
لگی اب اس اضطرار و اختلال حواس کا عجیب و غریب ثبوت سنیئے کہ انہیں امام صاحب نے کتاب نہایۃ العقول
میں پہلے تو اپنی اس دلیل کو کہ اولی مولی کی معنی ہیں تفسیر نہیں ہے نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسکو
قواعد نفیسہ اپنی ذات میں مستحکم فرمایا ہے اور مقدمات باطلہ سے اوسکا تار و پود درست کیا ہے اور مغالطات
عامۃ الورود سے اوسکی تقویت کی ہے اسکے بعد اوسکی تقضت غرلہا من بعد قوۃ انکاثاً خود ہی فرما
دیا ہے کہ وہذا الوجہ فیہ نظر مذکور فی الاصول یعنی اس وجہ میں نظر ہے کہ جو اصول میں مذکور ہے
انتہی چونکہ کتاب نہایۃ العقول میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے لہذا یہ عبارت فخر رازی صاحب کی
میں نے جلد ثانی حدیث غدیر مطبع مطلع نور لکھنؤ کے ص ۴۲۱ سے نقل کی ہے کہ جو مجلدات کتاب
مستطاب عبقات الانوار میں سے ہے اور بخیال تطویل بلاطائل پوری عبارت امام صاحب کی نقل نہیں کی
جسکا جی چاہے جلد مذکور کے ص ۴۲۰ و ص ۴۲۱ میں ملاحظہ کرے اور مخالف و موافق ہر شخص اس بات کو جانتا ہے
کہ افضل المتکلمین مولانا و مقتدانا مولوی سید حامد حسین صاحب کی نقل میں اصل منقول عنہ سے ایک حرف کا
فرق نہیں ہوتا اب ہمکو سنی ہی بتائیں کہ جس دلیل سقیم و علیل کی بابت علامہ نیشاپوری کہیں کہ فی غایۃ الاسقاط
بحیث لایخفی اور خود امام صاحب کہ جو اس دلیل کے بانی ہیں فرمائیں کہ وہذا الوجہ فیہ نظر مذکور فی الاصول اسکو
کوئی شیعہ کیونکر تسلیم کریگا جواب سوم یہی عجیب و غریب بات ہے کہ فخر رازی صاحب کی جو عبارت ہمنے تفسیر کبیر
کی جو ہم سے نقل کی ہے اوس سے ظاہر ہے کہ مولی فلان کہنا صحیح ہے اور اولی فلان کہنا صحیح نہیں ہے حالانکہ یہ قول ونکا باطل ہے اس سبب سے
کہ خود امام صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ اولی افعل التفضیل کا صیغہ ہے اور تمام علماء نحو بلا اختلاف اسبات کے قائل ہیں کہ افعل التفضیل کا استعمال

ایک سورہ نحل جزو ۱۴ رکوع ۱۴ ۱۲

اضافت کے ساتھ ہوتا ہم اپنی ا کا استعمال بھی اضافت کے ساتھ صحیح ہوا ایک پیارا لطیفہ سنیے کہ صحیح بخاری جلد چہارم مطبوعہ مطبع
میمنیہ مصر ۱۳۱۲ ہجری کی ص ۱۰۲ میں باب میراث الولد من ابیہ و امہ میں یہ حدیث
باسناد مندرجہ منقول ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر
و نیز ایک حدیث بعینہ اسی عبارت کے ساتھ اسی صفحے میں باب میراث ابن الابن میں مذکور ہے اور اوسکے آخر میں
بھی یہی الفاظ ہیں کہ فما بقی فلاولی رجل ذکر۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں اولی کی اضافت رجل کی طرف ہے
شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ امام فخر رازی کا یہ مقصود ہے کہ اولی کی اضافت معرفہ کی طرف نہیں ہو سکتی اور اس حدیث میں نکرہ
کی طرف ہے تو ہم جواب دینگے کہ تمام ائمہ نحو کا اسپر اتفاق ہے کہ افعل التفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہوتا ہے پس کوئی
وجہ نہیں کہ اولی کی اضافت معرفہ کی طرف نہو شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ امام صاحب کا مطلب ہے کہ اولی کی اضافت
علم کی طرف نہیں ہو سکتی اور یہی ظاہر بھی ہے تو ہم کہینگے کہ جب تمام ائمہ نحو کا اسپر اتفاق ہے کہ افعل التفضیل معرفہ کیطرف
مضاف ہوتا ہے اور ان دونوں حدیثوں میں نکرہ کیطرف مضاف ہے اور اسمیں کچھ استبعاد نہیں تو پھر اسمیں کیا تعجب ہے
کہ مولی بمعنی اولی ہو اور اوسکے استعمال میں فرق ہو اسلیے کہ ہر زبان کا دارومدار سماع و نقل پر ہے نہ قیاس و عقل پر ظاہرا معلوم
ہوتا ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب اپنے امام صاحب کی اس توجیہ کے غلط ہونے پر مطلع ہو گئے تھے اسی سبب سے اونھوں نے
اسکو تحفہ اثنا عشریہ میں نہیں لکھا اور فقط اسقدر پر اکتفا کی کہ اولی منک کی جگہ مولی منک نہیں کہہ سکتے اور اسکے جوابات
ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں جواب شبہ ششم اللہ اللہ کہاں ہے وہ اوصاف سلفیت و فلسفیت جناب سید مرتضی علم الہدی سے
طاب ثراہ کی عبارت کے الفاظ جو نقل کیے تھے اونکا کچھ مطلق جواب نہ دیا اور فقط اسقدر کہکر رہ گئے کہ اولی مولی کی معنی میں تفسیر
نہیں ہے اور اس سے اونکا اعتراض مطلق رفع نہوا اس سبب سے کہ جناب سید کا حاصل کلام یہ ہے کہ اگر لفظ مولی اوس حدیث
میں ایسے معنی پر مشتمل نہو کہ جو عہد تازہ اور امر جدید پر دلالت کریں تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہے یا قول و فعل پیغمبر کا
عبث ہو گا اس سبب سے کہ بعض معانی لفظ مولی پہلے ہی سے جناب امیر میں ثابت تھے مثل دوست و ناصر کے پھر اسقدر
اہتمام کی امر معلوم کو بیان کرنے کے لیے کیا ضرورت تھی اور یا معاذ اللہ کذب ہو گا اس سبب سے کہ جو معنی لفظ مولی کے ایسے
ہیں کہ اونکا اطلاق کسی طرح جناب امیر پر نہیں ہو سکتا مثل معتق و معتق کو اور بنا برین پیغمبر کا قول و فعل یا عبث یا کذب ہو گا

کفر شنیع ہی اس سببسے کہ جو رسول رؤف و رحیم خدا علیم و حکیم کیطرف سے لوگونکو علم و حکمت سکھانے کیلیے مبعوث ہوا ہو
وہ خود عبث یا کذب کا کیونکر مرتکب ہو سکتا ہی نعوذ باللہ منہ اور یہ ظاہر ہے کہ اقربا وجہ یہ سوا خلافت و امامت کے اور
کوئی نہین ہو سکتا اور لفظ مولی کی دلالت اس امر پر جب ہی ثابت ہوگی جب اوسکے معنی اولی یا مثل اولی کے لیے جاوین
اس سببسے کہ اولویت کل مومنین سے بعد خدا و رسول عین امامت و خلافت ہی پس اب اہل انصاف ہمکو بتاوین کہ
جب فخر رازی صاحب نے اس بات کا یہ جواب دیا کہ لفظ مولی معنی اولی پر دلالت نہین کرتی تو اس سے جناب شاہ صاحب کا اعتراض
کیونکر رفع ہوا اونکو چاہیے تھا کہ اس امر کو ثابت کرتے کہ لفظ مولی کی کسی امر جدید پر مثل اولی کے نہ دلالت کرنے سے
قول و فعل جناب رسولخدا عبث یا کذب نہین ہو سکتا اگر وہ ایسا کرتے تو ہم البتہ جانتے کہ مرد میدان ہین اسوقت ہم
کہتے ہین کہ انکی اتباع و اشیاع کو لازم ہی کہ یا اس بات کے قائل ہو جاوین کہ لفظ مولی ایسے معنی پر دلالت کرتی ہی
کہ جس سے مراد امامت و خلافت ہی مثل اولی کے اور مذہب حق اختیار کرین یا جناب شاہ صاحب کے اعتراض کا کچھ جواب
دین یا کافر ہو جاوین اور اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھین اسواسطے کہ جب معاذ اللہ قول و فعل رسولخدا کو عبث یا کذب کہینگے
تو خواہ مخواہ اونکو دائرہ اسلام سے خارج ہونا پڑیگا شاید کوئی سنی صاحب اس مقام مین بتقلید شاہ عبد العزیز صاحب یہ کہین کہ تکرار
احکام شرعیہ مین عبث و بیکار نہین ہے بلکہ موجب تاکید و تہدید ہوتی ہے چنانچہ خود قرآن مین صدہا آیات ایک حکم
کی تاکید مین مکرر ہین مثل نماز و زکوۃ وغیرہ کی تو ہم جواب دینگے کہ سلمنا یہ تو ہمارا عین مذہب ہے اور اوسکی تحقیق جو عین حق
و صدق ہے ہم انشاء اللہ تعالی ابھی لکھینگے لیکن ذرا اپنے گھر کی تو خبر لیجیے کہ آپکے شاہ عبد العزیز صاحب اس جواب کو
لکھکے پھر خود ہی کیسا جواب الجواب دیتے ہین وہم لا یشعرون پہلے اونکے جواب کی تقریر سنیے کہ تحفہ اثنا عشریہ مطبوع
مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۳۳ مین بیچ حدیث مبارک غدیر خم کی ذیل بیان مین یہ عبارت ہے
و ہیچ مضمون در قران نہ آمدہ الا کہ ہمان مضمون را در چند آیت تاکید فرمودہ اند باز از زبان پیغمبر تاکید و تقریر آن کنانیدہ اند
تا اتمام حجت و اتمام نعمت کردہ باشند و ہر کہ قرآن و حدیث را دیدہ باشد مثل این کلام پوچ نخواہد گفت والا تاکیدات
و تقریرات پیغمبر در باب روزہ و نماز و زکوۃ و تلاوت قرآن ہمہ لغو خواہد شد و نزد خود شیعہ نص امامت حضرت
امیر را بار بار گفتن و تاکید کردن ہمہ لغو و بیہودہ خواہد بود معاذ اللہ من ذلک انتہی موضع الحاجۃ اب خود ہی
اونکی تقریر سے اس جواب کا جواب سنیے کہ کتاب مذکور کے ص ۴۵۳ مین ذیل جواب طعن اول حضرت عمر مین کہ

جو منع قرطاس ہی اونکی یہ عبارت ہے و فی الواقع درین مقدمہ نیز و بقلاصد آفرین و نیز آنحضرت بر وقت منع عمر رسیدہ است زیرا کہ قبل
ازین واقعہ بسہ ماہ آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا جہۃ ایشان نازل شدہ و دین کامل و نعمت را اتمام کردہ
انعام خود پسند کردہ برای شما طریق اسلام را دین نازل شدہ بود و ابواب نسخ و تبدیل و زیادہ و نقصان را در دین
مطلقاً مسدود ساختہ و تتمہ بیان نمودہ و گذاشتہ و بہمین آیہ اشارہ کردہ عمر درین عبارت کہ حسبنا کتاب اللہ یعنی بس است
ما را قرآن شریف یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درین حالت چیزے جدید کہ سابق در کتاب و شریعت نیامدہ
بنویسانند موجب تکذیب این آیہ خواہد بود و آن محال است پس مقصود آنحضرت درین وقت نیست مگر تاکید احکامی کہ سابق
قرار یافتہ و تاکید آنحضرت از ابتدا چنان تر از تاکید حق تعالی در وحی منزل خود نخواہد بود پس درین وقت چہ ضرورت
کہ آنحضرت این مشقت زاید کہ چندان در کار نیست بر ذات پاک خود گوارا نماید بہتر کہ در راحت و آرام بگذرانند و نیز
خود واعظ صاحب کے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے ص ۱۱۲ میں اسی بحث
قرطاس میں یہ عبارت ہے اور طلب قرطاس سے پہلے اڑھائی تین ماہ کے عرصے سے جب دین کامل
ہو چکا تھا بقولہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم الایہ پس دین کامل ہو جانے کے بعد رسول خدا کو تجدید
فعل کی کچھ ضرورت نہین تھی انتہی موضع الحاجہ کیون حضرات سنیہ اسلام اسی کا نام ہے کہ پہلی تقریر
مین تو تاکید رسول خدا کو جناب شاہ صاحب باعث اتمام حجت و اتمام نعمت فرمائین اور دوسری تقریر مین
محبت خلیفہ ثانی مین ایسے وارفتہ ہو جائین کہ وصیت جناب رسول خدا کو کہ جو باعث ہدایت و عدم ضلالت
امت تا قیامت بقول خود حضرت رسالت تھی عبث و بیکار قرار دین اور اوسکا نام مشقت زائد رکھین اور
حضرت عمر کی راے کو آپکی راے پر ترجیح دین اور اونکی تقلید سے واعظ صاحب بھی فرمائین کہ دین کامل ہوجانیکے
بعد رسول خدا کو تجدید فعل کی کچھ ضرورت نہین تھی انتہی پس لا محالہ آپ کا یہ قول و فعل عبث و بیکار ٹھہرا و معاذ اللہ عن
ذالک اور اس عبارت کے بعد کہ جو ہمنے مجمع الاوصاف کے ص ۱۱۲ سے نقل کی ہے واعظ صاحب نے اور بھی لکھین
رسول خدا کی اس قول و فعل کی عبث و بیفائدہ ہونے پر کئی باتین ہمنے بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کی ہے اور
حدیث قرطاس سنیون کی صحاح مین معروف و مشہور ہے اور فقط صحیح بخاری مین کئی جگہ طرق متعددہ سے
منقول و ماثور ہے چنانچہ صحیح مذکور مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر جزو ثالث کی صفحہ ص ۸

و وہ حدیثین مین یہان نقل کرتا ہون حدثنا قتیبۃ حدثنا سفیان عن سلیمان الاحول
عن سعید بن جبیر قال قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس اشتد
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لن تضلوا
بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفہموہ فذھبوا
یردون علیہ فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ واوصاھم بثلاث قال اخرجوا المشرکین
من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثۃ او قال فنسیتہا
صحیح بخاری مین باسناد متصلہ عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ یوم پنجشنبہ اور کیا تھی
یوم پنجشنبہ کہ شدید ہوا مرض یا سب رسول خدا کا پس آپ نے فرمایا کہ آؤ میرے پاس کہ لکھ دون مین تمکو ایک
ایسی تحریر کہ اوسکے بعد ہرگز تم قیامت تک گمراہ نہو پس تنازع کرنے لگے لوگ حالانکہ رسول خدا کے پاس تنازع
نہین چاہیے تھا پس لوگون نے کہا کہ کیا حال ہے انکا کیا ہذیان بکتے ہین اسکو سمجھ لو پس لوگ گئے کہ آپ سے
تکرار کرین پس آپ نے فرمایا کہ مجھکو چھوڑ دو کہ جس حال مین مین ہون وہ اوس سے بہتر ہے کہ جسکی طرف تم لوگ
مجھکو بلاتے ہو اور وصیت کی آپ نے اون لوگون کو تین باتون کی فرمایا کہ مشرکون کو جزیرہ عرب سے نکال دو
اور جو لوگ کہ تمہارے پاس بطور مہمان کے آئین اونکے ساتھ عطا اور بخشش کرو جسطرح کہ مین کرتا تھا اور تیسری بات کے
بیان کرنے سے سکوت کیا یا راوی نے کہا کہ مین اوسکو بھول گیا و نیز اسی حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہ
حدیث لکھی ہے حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزہری
عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما
حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ فقال بعضہم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد غلبہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف
اہل البیت واختصموا فمنہم من یقول قربوا اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ و
منہم من یقول غیر ذلک فلما اکثروا اللغو والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قوموا قال عبید اللہ فکان یقول ابن عباس ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما
حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لہم ذلک الکتاب لاختلافہم ولغطہم
ترجمہ بخاری نے عبید اللہ بن عباس سے باسناد مندرجہ متن روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا کا زمانہ وفات
قریب ہوا اور اوس وقت گھر مین بہت سے آدمی تھے پس فرمایا رسول خدا نے کہ آؤ میرے پاس کہ مین تمکو ایسی
تحریر لکھدون کہ اوسکے بعد گمراہ نہو پس بعض لوگون نے کہا کہ تحقیق رسول خدا پر مرض غالب ہوگیا ہے اور تمھارے
پاس قرآن موجود ہے کتاب خدا ہم سب کو کافی ہے پس اختلاف کیا اون لوگون نے جو گھر مین تھے اور آپسمین
لڑنے لگے پس بعض اونمین سے کہتے تھے کہ آپکے پاس جاؤ کہ ایسی تحریر لکھدین کہ اوسکے بعد گمراہ نہو اور بعض اونمین سے
اور کچھ کہتے تھے پس جب اون لوگون نے بیہودگی اور اختلاف مین زیادتی کی تو رسول خدا نے فرمایا کہ اوٹھ جاؤ
عبید اللہ نے کہا ہے کہ ابن عباس فرماتے تھے کہ تحقیق مصیبت تھی اور بڑی مصیبت تھی یہ بات کہ لوگ حائل ہوگئے
درمیان رسول خدا کے اور درمیان اس بات کے کہ وہ حضرت اونکے لیے یہ تحریر کر دیتے بسبب اپنے اختلاف کرنے
اور غل مچانے کے یعنی آپکو لکھنے نہ دیا انتہی ان دونون حدیثون کے لکھنے سے چند فوائد حاصل ہوئے کہ
اونسے بالکلیہ مذہب اہلسنت وجماعت اصلاً وفرعاً وسلفاً وخلفاً باطل ہوتا ہے اول یہ کہ کلام مخبر صادق سے
ثابت ہوگیا کہ جس تحریر کا آپ ارادہ کرتے تھے وہ ایسی دستاویز تھی کہ اگر لکھی جاتی تو کبھی امت گمراہ نہ ہوتی پس جو
لوگ کہ اس تحریر سے مانع ہوئے اونکو کون اہل انصاف مومن کہہ سکتا ہے اور اسلام کا دائرہ تو وسیع ہے منافق
بھی اوسمین داخل ہو سکتے ہین دوم یہ کہ بعد نزاع وجدال جناب رسولخدا کا اون لوگون سے فرمانا کہ اوٹھ جاؤ جیسا کہ
دوسری حدیث مین منقول ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اس نزاع اور تکرار اور غل وشور سے
بہت تنگ اور سخت ناراض ہوئے اور رسول کی ناراضی کا نتیجہ ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے اور پہلی حدیث مین جو کچھ آپنے
فرمایا ہے وہ صریح ناراضی پر دلالت کرتا ہے سوم یہ کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے جو پہلی حدیث مین فرمایا
کہ رسولخدا کے پاس تنازع نچاہیے تھا اس سے بھی اس تنازع کی مذمت اور برائی ثابت ہوئی چہارم یہ کہ عبد اللہ بن
عباس نے پہلی حدیث مین جو فرمایا کہ یوم الخمیس وما یوم الخمیس اور دوسری حدیث مین اسکی تصریح کر دی کہ لوگون نے
جو جناب رسولخدا کو لکھنے نہ دیا بڑی مصیبت تھی اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ تحریر جناب رسول کریم ایک بہت بڑی

چہیر تھی اور کیونکر نہوتی کہ باعث عدم ضلالت امت تھی اور ایک حدیث واعظ صاحب نے بھی اسی رسالہ مجمع الاوصاف
کے صفحہ ۱۱ مین صحیح بخاری سے بروایت عبد اللہ بن عباس بنا بر اپنی عادت کے ناقص و ناتمام لکھی ہے لیکن اوسکی شروع مین
یہ ہے یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دموعه الحصا اور اسکا ترجمہ اونھون نے یہ لکھا ہے یعنی یوم پنجشنبہ اور کیا عجیب ہے
یوم پنجشنبہ پھر حضرت ابن عباس روئے یہانتک کہ اونکے آنسوون نے سنگریزہا کو جو وہان پڑے تھے تر کردیا پس
یہ کہ پہلی حدیث سے ثابت ہوا کہ بعض لوگون نے مخبر صادق کیطرف ہذیان کی نسبت کی اور دوسری حدیث
مین جو آپکے کلام معجز نظام کے بعد بلا فاصلہ بعض لوگون کا یہ قول لکھا ہے کہ آپ پر مرض غالب ہوگیا ہے اسکے
بھی صریح یہی معنی ہین کہ معاذ اللہ آپکے حواس درست نہین ہین اب رہا یہ امر کہ اس قول کا قایل کون تھا پس اسکے
اثبات کی کچھ ضرورت نہین اسواسطے کہ خود شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت سے کہ جو ہمنے ابھی تحفہ اثنا عشریہ کے
ص ۴۹۴ سے نقل کی ہے ثابت ہے کہ خلیفہ ثانی بلکہ لاثانی حضرت عمر تھے اور واعظ صاحب نے ایک حدیث مشکوۃ
سے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے صفحہ ۱۱ مین بھی ناقص و ناتمام نقل کی ہے اوسکے الفاظ منقولہ یہ ہین عن ابن
عباس رضی اللہ عنہما قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی البیت رجال
فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلعم ہلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ فقال عمر
قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ تو ظاہر ہے کہ اس حدیث مین نام نامی واسم گرامی
حضرت عمر کا موجود ہے پس اے اہل سنت وجماعت کیا اسلام وانصاف کے یہی معنی ہین کہ شاہ صاحب جو لفظ مولی کے
معنی محب وناصر کے لین اور شیعہ اوسپر یہ اعتراض کرین کہ یہ معنی تو جناب امیر مین پہلے ہی سے ثابت تھے و نیز کل مومنین مین
ثابت ہین کہ ہر مومن ایک دوسرے کا دوست ہوتا ہے بدلیل قول اللہ تعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض پھر
اس تحصیل حاصل کے لیے اسقدر اہتمام کی غدیر خم مین کیا ضرورت تھی تو اوسکے جواب مین فرماتے ہین کہ قرآن حدیث مین تکرار
اور تاکید کا ہونا باعث اتمام حجت واتمام نعمت ہے اور ایسا امر ضروری کہ جس پر عدم ضلالت امت تا بقیامت موقوف

سلہ ترجمہ ابن عباس سے مروی ہے کہ اونھون نے کہا کہ جسوقت جناب رسول خدا کو حالت احتضار ہوئی اور گھر مین بہت سے آدمی تھے اور منجملہ انکے
عمر بن خطاب بھی تھے اوسوقت رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ آؤ تاکہ مین تمکو ایک تحریر لکھدون کہ اوسکے لکھنے کے بعد ہرگز تم لوگ گمراہ نہو پس
عمر نے کہا کہ اونکے اوپر مرض غالب ہوگیا ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے تمکو کتاب خدا کافی ہے ۱۲ منہ

ونقص تہا جب اوسکی لکھنے کا جناب رسول خدا ارادہ فرمائیں اور حضرت عمر اور اونکے امثال ولواحق مانع ہوں تو اس
منع کرنے پر اونکو صد آفرین اور ہزار تحسین کہیں اور یہ توجیہ شاہ صاحب و دیگر علمای سنیہ کی کہ حضرت عمر نے ہمدردی کے واسطے
منع کیا تھا کہ جناب رسول خدا کو حالت اشتداد مرض مین تکلیف نہو نا معقول و مردود ہے اور خود احادیث طلب قرطاس مین
اوسکی رد کامل موجود ہے اسلیے کہ اگر حضرت عمر صاحب کا یہ قول و فعل ممدوح ہوتا اور اس سے راحت رسول خدا
مقصود ہوتی تو آپ کی ناراضی کا موجب نہوتا جیسا کہ فائدہ دوم سے ظاہر ہے و نیز نزاع و جدال و شور و شغب
کی نوبت نہ آتی جیسا کہ فائدہ سوم مین مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ جسقدر اس غل و فساد سے جناب رسولخدا کو
تکلیف ہوئی ہوگی اوسقدر اس تحریر سے کہ جو باعث عدم ضلالت تھی ہرگز نہوتی و نیز جناب عبد اللہ
ابن عباس اس واقعہ کا نام مصیبت عظمی نہ رکھتے اور اوسکو یاد کرکے نہ روتے جیسا کہ فائدہ چہارم سے واضح ہے کاش شاہ صاحب
کی طرح وہ بھی حضرت عمر کو صد آفرین و ہزار تحسین کہتے **فائدہ ششم** یہ ہے کہ پہلی حدیث سے ثابت ہے کہ جناب
رسول خدا نے تین باتوں کی وصیت فرمائی پس بنا بر رای اہل سنت و جماعت بعد نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
الآیہ یہ وصیت بھی معاذ اللہ عبث و بیفائدہ ہوئی پس اے حضرات سنیہ ذرہ تامل ملاحظہ کرو کہ تم لوگ اپنے خلیفہ
ثانی کی برأت کے لیے قول و فعل و تحریر و تقریر حضرت بشیر و نذیر کو عبث و بیفائدہ قرار دیتے ہو اور شیعہ
اثبات خلافت و امامت شاہ ولایت کے لیے ساحت عزت حضرت رسالت سے اس نقص و عیب کی نفی کرتے
ہین اور آپکے دامان عصمت کو لوث افعال و اقوال عبث و بیفائدہ سے کہ جو منافی حکمت و نبوت ہین منزہ و مبرا
سمجھتے ہین ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور تحقیق اس مقام کی کہ جسمین حق و صدق ہے وہ یہ ہے
کہ تکرار احکام شرعیہ مین یعنی بتکرار ایک حکم کا بیان فرمانا بیشک موجب تاکید و تجدید ہے اور قرآن و حدیث کا ایک حرف بھی
عبث و بیفائدہ نہین ہے لیکن جسقدر اہتمام کہ جناب رسولخدا نے مقام غدیر خم مین فرمایا تھا وہ صریح اس
پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کو کسی امر جدید و عظیم کا بیان فرمانا منظور تھا اور عقل سلیم اس بات کی تسلیم سے ابا و انکار
کرتی ہے کہ آپنے فقط اتنی ہی بات بیان کرنے کے لیے کہ علی بن ابیطالب سب مومنون کے دوست ہین اسقدر
مجمع عام مین شدت گرما مین فرمایا ہو اور بعد اتمام خطبہ کے امہات المومنین سے صفقہ دیا اور تمام مومنین و مسلمین سے
عموماً بیعت لی ہو اور خلیفہ ثانی صاحب نے مبارک باد دی ہو جیسا کہ انشاء اللہ العزیز آیندہ بتفصیل مناسب

بیان کیا جائیگا حاشا وکلا کہ یہ امر جدید وعظیم سوا امر خلافت ووصایت وامامت کی اور کوئی نہین ہوسکتا اور ایسی امر عظیم کے لیے جسقدر تکرار وتاکید فرمائی گئی وہ عین حکمت ومصلحت وبلاشک وشبہہ باعث اکمال دین و اتمام نعمت تھی اور اسکے بیان کے لیے جسقدر اہتمام وانتظام کیا گیا وہ سب بجا ودرست تھا خصوصًا ایسی حالت مین کہ آپ کو بعلم نبوت معلوم تھا کہ لوگ امامت وخلافت علی بن ابیطالب سے سرکشی وتمرد کرینگے پس آپ نے اتمام حجت باکمل وجوہ کردیا من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر پس اس امر کو غدیرخم کا اور احکام پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اس سبب سے کہ ابتدا سے رسالت سے آخر تک ثابت نہین ہوتا کہ جناب رسولخدا نے کسی دوسری حکم کے بیان فرمانے کے لیے اسقدر اہتمام بلیغ فرمایا ہو اور کیونکر نہو کہ احکام کے بیان کرنے مین اور حاکم کے مقرر کرنے مین کہ جو ان احکام کا حافظ ونافذ ہو زمین وآسمان کا فرق ہی کہ کسی عاقل پر پوشیدہ نہین ہے پس فقط اتنی سی بات بیان کرنے کے لیے کہ علی سب کے دوست ہین یہ سب اہتمام صریح بادی النظر مین عبث وبیفائدہ معلوم ہوتا ہی کہ جو ساحت عزت نبوت ورسالت سے بمراحل دور ہی نماز باتفاق فریقین عمدہ ارکان ایمان وبعد معرفت الٰہی افضل عبادات ہی مگر فرض کرو کہ اگر جناب رسولخدا غدیرخم مین بعد اسقدر اہتمام وانتظام کی منبر سے فقط اسقدر فرماکے اوتر آتے کہ نماز پڑھا کرو تو البتہ لوگ اسکا استعجاب کرتے اور کہتے کہ یا رسول اللہ ہم تو پانچون وقت کی نماز آپکے ہمراہ پڑھا کرتے ہین پھر اسکے بیان کے لیے اسقدر اہتمام اور مجمع عام کی کیا ضرورت تھی چہ جا کہ ایسا امر سہل وآسان یعنی علی بن ابیطالب کی دوستی کا بیان کہ مومنون کی آپسمین ایک معمولی بات ہی اس اہتمام کے ساتھ عقلا کی نزدیک کیونکر فعل عبث وبیکار نہ قرار پائیگا اور یہ تقریر ایسی مسکت ومفحم ہی کہ خود فخر رازی صاحب نے اسکو تسلیم کرلیا ہی یعنی تفسیر کبیر جلد ثالث مین سے جو عبارت ہمنے نقل کی ہی اوس سے ظاہر ہے کہ امام صاحب نے جناب علم الہدی کی جواب مین یہ نہین کہا کہ جناب رسولخدا کا امر معمولی کو اس اہتمام کے ساتھ بیان فرمانا فعل عبث نہ تھا بلکہ یہ جواب دیا ہی کہ ولی مولی کی معنی مین تفسیر نہین ہے اور اسی بنا پر اپنی دانست مین جناب سید کی استدلال کو ساقط سمجھا ہی فائدہ ہفتم حدیث اول سے جو ثابت ہی کہ راوی نے دو وصیتونکو بیان کیا اور تیسری کو بھول گیا یہ امر صریح اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ تیسری وصیت جناب رسولخدا نے اوسی امر کی بابت کی تھی کہ جسکے لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا اور وہ باعث عدم ضلالت امت تا قیامت تھی لیکن جسطرح کہ خلیفہ ثانی

صاحب نے اوسکو لکھنے نہ دیا اوسی طرح اونکی اتباع اوسکو بھول بھی گئی اور باعث اضلال امت ہوئے فنسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ اور ظاہر ہے کہ یہ امر سوا امر خلافت و امامت کی اور کوئی دوسرا نہین ہوسکتا اس سے زیادہ اس مبحث کی یہان لکھنے کی گنجایش نہین ہے اور کچھ ضرورت بھی نہین اس سبب سے کہ یہ پورا مبحث بتفصیل مناسب و ضروری انشاء اللہ تعالی باب ہفتم کے جواب مین کہ جو طلب قرطاس و دوات کے بیان مین ہے لکھا جائیگا اور وہ قابل دید ہوگا فانتظرہ جواب ششم یہ ہے کہ اگر لفظ مولی کے معنی اس حدیث مبارک مین فقط دوست و محب ناصر کے مراد لیے جائین تو کلام معجز نظام رسول انام مین معاذ اللہ اختلال تمام پیدا ہوتا ہے اور کسی طرح معنی اس حدیث کے مستقیم نہین ہوسکتے تفصیل اس اجمال کی اور تبیین اس مقال کی یہ ہے کہ سنیونکی رائے کے موافق اس حدیث کے معنی یہ ہونگے کہ جسکا مین دوست و ناصر ہون اوسکا علی بھی دوست و ناصر ہے پس اس سے سب مومنون کی دوستی و نصرت جناب امیر پر واجب ہوگئی نہ بالعکس یعنی اوس سے یہ بات ہرگز ثابت نہین ہوتی کہ جناب رسول خدا نے علی بن ابیطالب کی محبت و نصرت کو سب پر واجب و لازم کیا تھا اور ظاہر ہے کہ اسقدر اہتمام جناب رسولخدا نے جناب امیر کی کسی فضیلت کے بیان کرنے کے لیے کیا تھا نہ سب مومنونکی دوستی آپکے اوپر لازم کرنے کے لیے اور فصحای عرب مین سے کسی ادنی شخص سے بھی ممکن نہین کہ ایسا کلام کرے کہ جو اوسکے مقصود کے برعکس ہو نہ کہ جناب ختم المرسلین کہ جو افصح الفصحا و ابلغ البلغا تھے و نیز حضرات سنیہ کو ایک بڑی مصیبت پیش آئیگی کہ حضرت عمر کی تہنیت مہمل ہوجائیگی اسلیے کہ ان معنی کی بنا پر اونکو چاہیے تھا کہ سب مسلمانون کو اس بات کی تہنیت و مبارکباد دیتے کہ آج کے دن علی بن ابیطالب سا شیر دلیر تمہارا محب و ناصر مقرر ہوا نہ یہ کہ اسکے بالعکس فرماتے ھنیئا یابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولی کل مومن و مومنۃ پس جب اس دلیل قطعی سے ثابت ہوگیا کہ محب و ناصر کے معنی یہان مراد نہین ہوسکتے تو ایسے معنی معین ہوگئے کہ جو خلافت و امامت پر دلالت کرین مثل ولی بالتصرف وغیرہ کے کہ جنکا اثبات عنقریب آتا ہے والحمد للہ علی ذلک جواب ہفتم عجیب و غریب لطائف و ظرائف پر مشتمل ہے کہ تضحک منہا الثکلی اور وہ یہ ہے کہ سنیون کی کتب معتبرہ سے یہ امر بھی ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غدیر خم مین جناب امیر المومنین کی نسبت تصریح فرما دیا ہے کہ مین جسکے نفس سے اولی ہون

علی بھی اونکے نفس سے اولی ہے پس ایسی حالت مین ہمکو کسی دلیل و برہان کی حاجت باقی نرہی اور کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہوگیا کہ اس حدیث مبارک مین مولی بمعنی اولی بالمومنین من انفسہم معین ہے اور ہم اسکی ثبوت مین خود واعظ صاحب کی نقل کو لکھتے ہین اور ہمکو گمان ہے کہ جو شخص کہ اس بحث کو ملاحظہ کریگا اور واعظ صاحب کی تحریف و تلبیس و افراط و تفریط پر مطلع ہوگا وہ کسی طرح اپنی ہنسی کو ضبط نکر سکیگا اور اونکو ہزار دن باتین سنائیگا اگرچہ سنی ہو واضح ہو کہ اس بیچارے نادان و سفیہ پنجابی نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کی ص ۱۲۵ مین یہ عبارت لکھی ہے **قولہ** اور کتب تواریخ مین سے یکے و مسلمۃ فریقین کتاب روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد ۲ مین ص ۱۴۳ پر یہ عبارت بسط البسیط منقول ہے **اقول** یہ کلام واعظ صاحب کا کہ کتاب روضۃ الصفا مسلمۂ فریقین ہے یہ تقلید شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اپنے پیرجی کی ہے چنانچہ اونکی تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنؤ کی ص ۱۱۳ مین بھی ذیل جواب طعن سوم مین کہ جو تخلف جیش اسامہ ہے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے آنچہ در روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و حبیب السیر ملا معین و دیگر تواریخ معتبرہ شیعہ و سنی موجود ہست **انتہی موضع الحاجۃ** ظاہر ہے کہ صاحب روضۃ الصفا و صاحب روضۃ الاحباب و صاحب حبیب السیر یہ لوگ سب سنی تھے شیعہ انکا اعتبار کیون کرنے لگے اور انکا قول تسلیم کرنے کی اونکو کوئی وجہ نہین ہے لیکن سنیون پر بشہادت پیر و مرید لازم ہوگیا کہ ان تواریخ مین جو کچھ لکھا ہے اوسکو تسلیم کرین اور ایک لفظ سے عدول نفرمائین ورنہ شاہ صاحب کی روح اونسے ناراض ہوگی اور واعظ صاحب بحالت زندگی ہین اونکی دشمن ہو جائینگے **قولہ** جسکا خلاصہ یہ ہے کہ رسول خدا دران روز چندان بر عرفات بایستاد کہ قرص خورشید از نظر ہا غائب شد آنگاہ از انجا بمزدلفہ رسیدہ صلوۃ مغرب و عشا را گذارد و شب ہمان جا بسر بردہ بعد از نماز صبح بمشعر الحرام آمدہ روے بقبلہ ایستاد الخ یعنی جناب رسالت مآب صلعم نے غروب آفتاب تک اوس دن مین عرفات پر قیام فرمایا پھر ہمراہ قوم حجاج مزدلفہ مین تشریف لائے رات وہان ہی بسر فرمائی صبح مشعر الحرام متوجہ ہوئے پیش از طلوع آفتاب مشعر الحرام سے واپس تشریف لائے اور افعال ہر سہ جمرہ بجا لا کر مقام منی مین قدم رنجہ فرمایا۔ منبر پر رونق افروز ہو کر نہایت خوش آواز سے خطبہ پڑھا۔ پھر منحر مین تشریف لائے اور جو اونٹ جناب مولانا علی اون دونون ملک یمن سے ایک سو کی تقریب لائے تھے۔ اور

جناب سید الانبیا کی خدمتمین سبکے سب بطور ہدیہ اونھون نے پیش کر دیے تھے - اونمین سے تریسٹھ اونٹ جناب رسول خدا نے اپنے ہاتھ مبارک سے نحر کیے قربانی وغیرہ سب مناسک حج الاکرمہٗ اللہ شریف ہمین وقوع پذیر ہوے **اقول** معلوم نہین کہ اس عبارت کی لکھنے سے واعظ صاحب نے اپنی کون سے مطلب پر استدلال کیا ہی اس مین تو کوئی بات شیعون کی مذہب کے خلاف نہین البتہ ایک بات اونکی مذہب کے موافق ہی اوسمین واعظ صاحب نے تحریف کردی ہی اور وہ یہ ہی کہ اونھون نے عبارت روضۃ الصفا ص ۲۴۱ سے اسطرح لکھی ہے کہ از انجا بمزدلفہ رسیدہ صلوۃ مغرب وعشا را گذاردا اور اصل عبارت روضۃ الصفا اوسی صفحہ مین اسطرح ہی وچون بمزدلفہ رسیدہ صلوۃ مغرب وعشا را بیک اذان واقامت بگذارد اس مین سے واعظ صاحب نے بیک اذان واقامت کی لفظ اسواسطے حذف کردی ہی کہ شیعون کا مذہب ثابت نہو اس سبب سے کہ ہم لوگ اکثر نماز مغرب وعشا کو بلا فاصلہ ایک ہی جگہ پڑھتے ہین اور یہ فعل جناب رسولخدا سے ثابت ہو گیا معلوم نہین کہ اسطرح کی تحریف سے کیا حاصل ہوتا ہے اور عجب یہ ہی کہ واعظ صاحب نے اس تحریف کا نام خلاصہ رکھا ہی حالانکہ آٹھوین باب کی پہلی فصل سے یہانتک جسقدر کہ عبارت واعظ صاحب نے لکھی ہے اوسمین اکثر طول فضول ہی کہ نہ اوس سے کچھ سنیونکا مطلب حاصل ہوتا ہی نہ شیعونکی کوئی بات رد ہوتی ہی فقط واعظ جی نے اپنے رسالے کا حجم بڑھانے کے لیے یہ عبارت لکھی ہے اور کچھ اسی مقام پر موقوف نہین ہے تمام یہ رسالہ ایسی ہی تطویل لا طائل سے مملو ہی اور پھر واعظ صاحب ہر جگہ اختصار کا عذر پیش کرتے ہین یہ عجب اجتماع نقیضین ہے **قولہ** وچند روز سے در مکہ شریفہ اقامت نمودہ عنان عزیمت بجانب مدینہ منورہ معطوف گردانیدہ بعد از قطع منازل بغدیر خم کہ از نواحی جحفہ ہست رسیدہ در انجا نزول فرمود و دران موضع نماز ظہر گذاردہ باصحاب کرام فرمود تا زیر درختان را صفا دادند و پالانہای شتران را جمع کردہ بر یکدیگر نہادند آنگہ باشارت آنحضرت بلال موذن ندا کرد کہ حی علی خیر العمل خلق مجتمع گشتند و آنحضرت بر بالاے آن پالانہا بر آمد و خلائق را نصیحت فرمود و حضرت علی رضی اللہ عنہ نیز بامر آنحضرت بران موضع بر آمدہ در پہلوے راست او بایستاد و رسول خدا بزبان خجستہ موعظت فرمود و بار گفت من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ الخ از جملہ اصحاب عمر ابن خطاب گفت خوشا حال تو

ای علیؑ کہ صباح کردی و مساء مولای من و مولاے جمیع مومنین و جمیع مومنات یعنی جناب رسولؐ مبارک چند یوم بعد
ادا کرنے مناسک حج کے مکہ معظمہ مین رہے پھر آپنے مدینہ مبارکہ کو لوٹنے کا ارادہ فرمایا بصورت قطع منازل
موضع غدیر خم مین رونق افروز ہوے اور وہان نزول فرمایا نماز ظہر کے بعد آپنے اصحاب کرام
کو حکم فرمایا کہ اونھون نے جہان درختونکا خوب ٹھنڈا سایہ اور زیر سایہ نہایت ٹھنڈی جگہ تھی اوس جگہ کو صاف کیا اور دو ہو ٹونکے
پالان جمع کرکے ایک دوسرے پر رکھے گئے اور اونکا منبر بنایا گیا حضرت بلال موذن نے رسولؐ کے حکم سے
عام ندا کیا کہ حی علی خیر العمل یعنی آؤ اوپر اچھے عمل کے جیسا زمانہ موجودہ کے شیعیان اذان خمس الاوقات مین الفاظ مسنون
حی علی الفلاح کی جگہ اس کلمہ کو کہتے ہین جو آنحضرت نے اذان مین تو درج ہی نہین کرایا تھا پھر آن فخر انبیا علیہ السلام
منبر مذکور پر تشریف لائے حمد و ثناے الٰہی کے بعد لوگون کو نصیحت آمیز کلمات سے سرفراز گردانا اور مولی
علی حسب الحکم سید الثقلین کے آنحضرت کی داہنی پہلو مین اسی منبر پر کھڑے ہو گئے رسول پاکؐ نے خوش تقریر
پر تاثیر مین عظ فرمایا اختتام وعظ مین سب کو ارشاد کیا من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث یعنی جسکا مین دوست
و محبوب ہون اوسکا علی بھی دوست اور محب ہی پس سب صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مبارک باد
آپکو ای ابن ابیطالبؑ کہ ہوئے آپ صبح اور شام مین یعنی ہر وقت مین میرے اور سب مومنین و مومنات کے
دوست صادق **اقول** واعظ صاحب کی تحریفات جو اونھون نے نقل عبارت روضۃ الصفا مین کین ہین وہ
تو بعد اوس عبارت کی نقل کرنے کے معلوم ہونگی لیکن ترجمہ مین جو تحریفین کی ہین اونمین سے مین بعض کو یہان
لکھتا ہون **اول** جہان درختونکا خوب ٹھنڈا سایہ اور زیر سایہ نہایت ٹھنڈی جگہ تھی) یہ اپنی طرف سے
بڑھایا ہی اور غرض اونکی اس زیادتی سے یہ ہے کہ شیعہ جو کہتے ہین کہ اگر کوئی ایسا امر ضروری نہ ہوتا تو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرمی کے دنون مین اور دھوپ کی شدت مین کہ جہان سوای چند درختون کے
اور کچھ سایہ نتھا سب لوگون کو کیون جمع فرماتے اور کیون اونٹون کے پالان کا منبر بناتے اور خطبہ ارشاد
کرتے اسکا جواب ہوجاے کہ وہان کچھ گرمی نتھی خوب ٹھنڈا سایہ اور نہایت ٹھنڈی جگہ تھی لیکن عقل کے دشمن اتنا نہین سمجھے کہ ایسی تحریف
سے خصم کی بات کا جواب نہین ہوتا ہی یا آدمی خود ذلیل و خوار و بے مقدار و بے اعتبار ہوجاتا ہی حالانکہ شیعہ اپنی طرف سے یا اپنی کتابون سے مخالفین کے
مقابلہ مین ایک حرف نہین لکھتے بلکہ جو کچھ لکھتے ہین اونھین کی معتبر کتابون سے لکھتے ہین چنانچہ اسکا ثبوت کہ اوس وقت گرمی کی نہایت

شہادت تھی ہم سنیون کی معتبر کتابون سے ضمن دلائل مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی دوم واعظ
صاحب نے یہ فرمایا ہی کہ شیعیان اذان خمس الاوقات مین الفاظ مسنون حی علی الفلاح کی جگہ اس کلمے کو یعنی حی علی
خیر العمل کہتے ہین اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ شیعہ اذان مین حی علی الفلاح نہین کہتے پس اس کذب بہتان کا
تو یہی جواب ہی کہ جب شیعہ اذان نماز پنجگانہ مین حی علی الفلاح کہین تو واعظ صاحب کو بھی اس دروغ بیفروغ
پر الفاظ مناسب کے ساتھ یاد کیا کرین سوم مولی کا ترجمہ بنا بر اپنے کید و مکر مستمر کے دوست اور محب لکھا ہی حالانکہ
اصل عبارت روضۃ الصفا کی جو مین ابھی نقل کرتا ہون خود اونکی اس کذب صریح کی تصریح کردیگی اصل عبارت
روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور کہ جسکا واعظ صاحب نے حوالہ دیا ہی اور اوسکو تحریف
اور تلبیس و کمی و بیشی کرکے لکھا ہی از صفحہ ۱۴۰ تا صفحہ ۱۴۱ ۔ چون حضرت مقدس نبوی از مناسک
حج فارغ گشت چند روزے در مکہ شریفہ اقامت نمودہ عنان عزیمت بجانب مدینہ مکرمہ معطوف گردانیدہ بعد از
قطع منازل بغدیر خم کہ از نواحی جحفہ است رسیدہ دران مرحلہ نزول فرمود و دران موضع نماز پیشین گذاردہ
روی باصحاب آوردہ فرمود الست اولی بالمومنین من انفسہم آیا نیستم من اولی بمومنان از نفسہای ایشان و بقول
فرمود کہ گویا مرا بعالم بقا استدعا نمودند و من اجابت کردم معلوم شما باد کہ من درمیان شما دو امر عظیم میگذارم
کہ یکی از دیگرے اعظم است قرآن و اہل البیت من بہ بینید کہ بعد از من چگونہ و بچہ کیفیت بآن دو امر سلوک خواہید
کرد و رعایت آن دو امر بچہ نوع بجاے خواہید آورد و آن دو امر از ہم متفرق نخواہد گشت تا در کنار حوض کوثر بمن
رسند بعد از ان بزبان معجز بیان گذرانید کہ بدرستیکہ خداے تعالی مولای من است و من مولای مومنان آنگاہ
دست علی را گرفتہ فرمود من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ و اخذل من خذلہ وانصر من
نصرہ و دار الحق معہ حیث کان راقم حروف گوید کہ محصل آنچہ در کتاب اعلام الوری و ربیع الابرار درین باب مسطور
و مذکور شدہ این است کہ حضرت مقدس نبوی در وقت مراجعت از مکہ چون بغدیر خم رسید فرمود تا زیر درختان
آن موضع را صفا دادند و پالانہاے شتران را جمع کردہ بر یکدیگر نہادند آنگاہ باشارت آنحضرت بلال
موذن ندا کرد کہ الصلوۃ جامعۃ و بروایتے ندا کرد کہ حی علی خیر العمل خلائق مجتمع گشتہ رسول اللہ بر بالاے آن
پالانہا بر آمد و علی نیز بامر آن سرور بران موضع بر آمدہ در پہلوے راست او بایستاد و حضرت ختمی پناہ بزبان معجز نظام

بشکر و سپاس حضرت عزت کشود و خلایق را نصیحت فرمود و از مرگ خویش ایشان را خبر داده فرمود
که مرا بدار بقا می خوانند و زود باشد که اجابت کنم و از میان شما بیرون روم و در میان شما دو چیز میگذارم
که اگر دست بدان زنید گمراه نشوید و آن دو چیز کتاب خدای ست و عترت من و این هر دو از یکدیگر جدا
نشوند تا بر لب حوض کوثر بمن رسند انگاه فرمود که ای گروه مردم کیست اولی بشما از نفسهای شما مجموع جواب
دادند که خدای عز و جل و رسول او فرمود که هر که من بدو اولی ام از نفس او علی بدو اولی است از نفس او و دست
علی را گرفته از پالانهای شتر بر داشت چنانچه قدم امیر بر سر زانوی پیغمبر رسید و فرمود هر که را من مولای اویم علی
مولای اوست بار خدایا دوست دار آنرا که او را دوست دارد و دشمن دار آن را که او را دشمن دارد و یاری ده آن کس را
که او را یاری دهد و مخذول گردان آن کس که او را مخذول دارد و فرو گذارد و پس فرود آمد و در خیمه خاص بنشست و
فرمود که امیر المومنین علی در خیمه دیگر بنشیند بعد از ان طبقات خلایق را امر کرد که به خیمه علی رفتند و زبان به تهنیت آنحضرت
کشادند و چون مردم ازین امر فارغ شدند امهات بفرموده خواجه کائنات نزد علی رفته او را تهنیت گفتند از جمله
اصحاب عمر بن الخطاب گفت خوشا حال تو ای علی که صباح کردی مولای من و مولای جمیع مومنین و مومنات
انتہی اس عبارت کے یہان نقل کرنے سے چند فوائد حاصل ہوے **اول** جو عبارت کہ واعظ صاحب نے
نقل کی ہی اوسکے اور اسکے مقابلہ کرنے سے ہر شخص کو معلوم ہو جایگا کہ سنی کسقدر تحریف و تبدیل و مکر و کید
و فریب کرتے ہین دوم اس عبارت مین جو یہ فقرات ہین کہ انگاہ فرمود کہ ای گروہ مردم کیست اولی بشما از نفسہای
شما مجموع جواب دادند که خدای عز و جل و رسول او فرمود که هر که من بدو اولی ام از نفس او علی بدو اولی است
از نفس او و دست علی را گرفته از پالانهای شتر بر داشت چنانچه قدم امیر بسر زانوی پیغمبر رسید و فرمود هر که را من
مولای اویم علی مولای اوست انتہی بخوبی ثابت ہو گیا کہ مولی کے معنی اس حدیث مین اولی کے ہین اور
پر ظاہر ہے کہ سوای خدا و رسول در اوسکے خلیفہ کے کہ اوسکو امام بھی کہتے ہین اور کوئی مومنون کی جانون سے
اولی نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ جان نہایت عزیز چیز ہے اور نیز معلوم ہو گیا کہ واعظ صاحب جو مولی
کے معنی دوست اور محب کے ہر جگہ لکھتے ہین وہ ہرگز اس حدیث مین صحیح و درست نہین ہو سکتے اور اسی
سبب سے اونھون نے عبارت روضۃ الصفا کی نقل کرنے مین خیانت کی ہے کہ ان فقرات کو حذف کر دیا ہے

تاکہ اونکے بنائے ہوئے معنون کی تکذیب نہ ہو لیکن افسوس کہ وہ اسقدر نہ سمجھے کہ جب کوئی شیعہ اس طرف متوجہ ہوگا تو اونکا کشف ستر کردیگا اور یہ اور زیادہ باعث اونکی رسوائی کا ہوگا سوم روضۃ الصفا کی عبارت منقولہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کتاب اعلام الوری و کتاب ربیع الابرار مین بھی یہ مضمون منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ من کہ من ہر کہ من و او لی ام از نفس او علی ہ و او لی ست از نفس او چہارم جناب رسول خدا کا منبر سے نیچے تشریف لاکے خیمہ خاص مین بیٹھنا اور جناب امیر المومنین کو دوسرے خیمے مین بٹھالنا اور تمام خلائق کو حکم کرنا کہ خیمہ علی مین جاکے اونکو مبارکباد دین اور اون لوگون کی مبارکباد دینے کی بعد امہات مومنین کو حکم فرمانا کہ علی کے پاس جاکے اونکو مبارکباد دین یہ سب امور جو عبارت روضۃ الصفا مین موجود ہین اور ولفظ صاحب نے اونکی نقل کرنے مین خیانت کی ہے اور اونکو حذف کردیا ہے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ہین اس بات پر کہ یہ امر عظیم خلافت و امامت تھا کہ جسکے واسطے یہ سب اہتمام کیا گیا نہ فقط دوستی و محبت کہ مومنین کے آپس مین ایک معمولی بات ہے جواب دہم یہ کہ کچھ اولی پر موقوف نہین ہے لفظ مولی کے کئی معانی ایسے ثابت ہین کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہین مثل خداوند و مالک و سید و مربی و ولی امر و متولی امر کے اور ہم ان معانی کے اثبات مین پہلے آیات کلام مجید و فرقان حمید لکھتے ہین چنانچہ آخر سورہ بقرہ مین جو یہ آیت ہے کہ انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین اسکی تفسیر مین تفسیر بیضاوی مطبوع مطبع نولکشور جلد اول کی صفحہ ۱۳۸ مین مولٰنا کی معنی سیدنا لکھے ہوئے ہین پس اس سے ایک معنی لفظ مولی کی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئے یعنی سید اور تفسیر جلالین مطبوع مطبع حیدری واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۹ ہجری کی ص ۳ مین لفظ مولٰنا کی معنی سیدنا و متولی امورنا لکھے ہوئے ہین اس سے دو معنی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئی ایک سید ایک متولی امر و تفسیر کشاف مطبوع مطبع محمد افندی کی صفحہ ۲۹۲ مین بھی لفظ مولٰنا کی معنی سیدنا و متولی امورنا لکھے ہوئے ہین پس اس سے بھی دو معنی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہوئے اور تفسیر نیشاپوری[1] جلد اول مطبوع سنہ ۱۲… ہجری کی صفحہ ۲۹۵ مین انت مولٰنا کی تفسیر مین لکھا ہوا ہے ففیہ الاعتراف بانہ سبحانہ ھو المولی للخلق

[1] اس تفسیر مین مطبع کا نام نہین لکھا ہے غالباً طہران کی چھاپہ کی ہے ۱۲ منہ

يناله وهو المعطي لكل مكرمة يفوزون بها وانهم بمنزلة الطفل الذي
لا تتم مصالحه الا بتدبير قيمه والعبد الذي لا ينتظم شمل مهماته الا باصلاح مولاه
ترجمہ یس یہ اس قول کی اعتراف ہی ساتھ اس بات کی کہ تحقیق وہی اللہ سبحانہ مولی ہی واسطے ہر ایسی ذات کے
کہ جو نیست پاتے ہین اور وہی عطا کرنے والا ہے ہر ایسی کرامت کا کہ اوسکے ساتھ سب بندے فائز ہوتے
ہین اور تحقیق وہ لوگ (یعنی سب بندے) مثل ایسے بچے کی ہین کہ اوسکی کوئی مصلحت تمام نہین ہوسکتی ہی بغیر
اوسکے سرپرست کی تدبیر کی اور مثل ایسے غلام کے ہین کہ اوسکے متفرق کام انتظام نہین پا سکتے ہین بغیر
اوسکے مولی کی اصلاح کی انتہی ظاہر ہے کہ علامہ نیشاپوری نے تفسیر لفظ انت مولانا کے لکھے اوس سے
ہمارے مطلب حاصل و سب معانی ثابت ہین ونیز قرآن شریف مطبوع مطبع مجتبائی چھاپہ
چہارم سنہ ۱۳۰۰ ہجری کہ جسکے متن کی تحت مین ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین صاحب
و فارسی موسوم بفتح الرحمن لکھا ہی اور حاشیہ پر تفسیر شاہ عبد القادر صاحب کہ جو موضح
القرآن کہلاتی ہی چڑھی ہوئی ہے اوسکی صفحہ ۵۳ ترجمہ فتح الرحمن مین انت مولنا کے
معنی توئی خداوند ما لکھے ہوئے ہین اور جزو ہفتم سورہ انعام مین یہ آیت ہی ثم ردوا الی اللہ مولٰہم الحق الا له
الحکم وهو اسرع الحاسبین قرآن شریف موصوف الصدر کی ص ۱۴۴ مین حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحب
موضح القرآن کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہی پھر پہونچائے جاوینگے اللہ کی طرف جو مالک انکا ہی تحقیق سن رکھو حکم اوسی کا ہے
اور وہ شتاب لیتا ہی حساب ونیز اسی صفحہ مین زیر آیت فتح الرحمن کا یہ ترجمہ ہی باز گردانیدہ شوند مردگان
بسوی خداوند ایشان کہ حق است مر اوراست حکم و او شتاب ترین حساب کنندگان است ونیز اسی صفحہ مین اس ترجمہ کے
نیچے شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اسطرح لکھا ہی پھر پھیرے جاتے ہین طرف اللہ کی جو کارساز انکا ہی حق
خبردار ہو واسطے اوسکے ہے حکم اور وہ جلد حساب لینے والا ہی انتہی ظاہر ہے کہ موضح القرآن سی لفظ مولی کی معنی مالک اور ترجمہ
فتح الرحمن سی خداوند اور ترجمہ شاہ رفیع الدین سے کارساز ثابت ہوئی اور ظاہر ہی کہ لفظ کارساز عام ہی خداوند و مالک و سید و ولی و متولی
امر اور رب پر اوسکا اطلاق ہوسکتا ہی ونیز تفسیر جلالین کی نسخہ کی صفحہ ۹ مین الست مین جو لفظ مولهم ہی اوسکے
معنی مالکهم لکھی ہوئے ہین ونیز تفسیر بیضاوی جلد اول کی صفحہ ۲۵۵ مین مولهم کی معنی الذی یتولی امرهم کی لکھے ہین اس سے

مولی کے معنی متولی امر کے ثابت ہوگئی و نیز کشاف مذکور کے صفحہ ۴۵۵ مین مولٰہم
کی تفسیر مالکہم الذی یلی علیہم امورہم لکھی ہے اس سے مالک اور ولی امر
دو معنی ثابت ہوئے اور جزو یازدہم سورہ یونس مین قریب نصف جزو آیت ہے وردوا
الی اللہ مولٰہم الحق قرآن شریف موصوف الصدر کے ص ۲۳۱ مین اس آیت کے
نیچے فتح الرحمن کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہے ورجوع گردانیدہ شوند بسوے خدا مالک حقیقی ایشان و نیز اسی
صفحے مین اوسی ترجمے کے نیچے شاہ رفیع الدین صاحب کا یہ ترجمہ لکھا ہوا ہے اور پھر جاوینگے
طرف اللہ کی مالک اپنے حق کے و نیز تفسیر بیضاوی مذکور جلد اول کے ص ۳۵۹ مین مولٰہم
الحق کی تفسیر اسطرح لکھی ہے ربہم ومتولی امرہم علی الحقیقۃ اس عبارت سے مولی کے معنی متولی امر
کے بھی ثابت ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ربہم کی جگہ مولٰہم کا اطلاق صحیح ہے اور رب اور مربی کے ایک معنی
ہین لیکن حق سبحانہ وتعالی کو رب کہتے ہین مربی نہین کہہ سکتے اس سبب سے کہ اسماے الٰہی توقیفی ہین و نیز کشاف
جلد اول مذکور کے ص ۵۰۱ کی پہلی سطر مین مولٰہم الحق کی تفسیر مین لکھا ہے ربہم الصادق
ربوبیتہ لانہم کانوا یتولون ما لیس لربوبیتہ حقیقۃ او الذی یتولی حسابہم وثوابہم
ترجمہ الٰہی رب اونکا صادق ہے ربوبیت اوسکی اس سبب سے کہ وہ لوگ (یعنی کفار) تولی کرتے
تھے اوس سے کہ جسکی ربوبیت حقیقت مین صادق نہ تھی (یعنی بت) یا مولٰہم سے یہ مراد ہے کہ متولی ہوگا
اللہ اونکے حساب کا اور اونکے ثواب کا انتہی اس عبارت سے بھی مولی کے دو معنی ثابت ہوئے ایک رب اور ایک
متولی امر و نیز تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبئی جلد ثانی کے ص ۱۱۷
مین مولٰہم الحق کی تفسیر اسطرح لکھی ہوئی ہے الذی یتولی ویملک امرہم فان قیل الیس قد قال و
ان الکافرین لا مولی لہم قیل المولی ہناک ہو الناصر وہہنا بمعنی المالک
ترجمہ مولی اونکا برحق وہ ہے کہ متولی ہے اور مالک ہے اونکے امر کا پس اگر کہا جاوے کہ کیا نہین کہا ہے حق سبحانہ وتعالی نے
کہ وان الکافرین لا مولی لہم یعنی تحقیق کافرون کے لیے کوئی مولی نہین ہے تو جواب دیا جاویگا کہ مولی اوس آیت مین
ناصر کے معنون مین ہے اور اس آیت مین مالک کے معنون مین ہے انتہی اس عبارت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ مولی

کے معنی متولی اور مالک کے ہین اور ظاہر ہے کہ ان دونون لفظون کے معنی قریب قریب ہین اب ذرا اپنے امام فخر رازی کا بھی حال سنیے کہ وہ کیا فرماتے ہین تفسیر کبیر مطبوع مطبع باطنیہ مصر ۱۳۰۸ ہجری جلد ثانی ص ۳۹۲ تفسیر قول اللہ تعالی انت مولنا مین کہ جو آخر سورہ بقرہ خبر ختم مین ہے اونکی یہ عبارت لکھی ہوئی ہے وفی قولہ انت مولانا فائدۃ اخری وذلک ان ہذہ الکلمۃ تدل علی نہایۃ الخضوع والتذلل والاعتراف بانہ سبحانہ ہو المتولی لکل نعمۃ یصلون الیہا وہو المعطی لکل مکرمۃ یفوزون بہا فلہذا اظہروا عند الدعاء انہم فی کونہم متکلین علی فضلہ واحسانہ بمنزلۃ الطفل الذی لا تتم مصلحتہ الا بتدبیر قیمہ والعبد الذی لا ینتظم شمل مہماتہ الا باصلاح مولاہ فہو سبحانہ قیوم السموات والارض والقائم باصلاح مہمات الکل وہو المتولی فی الحقیقۃ للکل علی ما قال نعم المولی ونعم النصیر ترجمہ و قول حق سبحانہ وتعالی انت مولنا مین ایک دوسرا فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تحقیق یہ کلمہ دلالت کرتا ہے اوپر نہایت خضوع و تذلل کے (یعنی عبد کا معبود کے سامنے اپنے تئین ذلیل و خوار سمجھنا) اور اوپر اقرار کے ساتھ اس بات کے کہ تحقیق اللہ سبحانہ متولی ہے واسطے ہر ایسی نعمت کے کہ اوسکے بندے اوسکی طرف پہونچتے ہین اور وہی عطا کرنیوالا ہے ہر بزرگی کا ہے کہ اوسکے ساتھ فائز ہوتے ہین پس بالضرور وہ لوگ ظاہر کرتے ہین دعا کے وقت اس بات کو کہ وہ لوگ اوسکے فضل اور احسان پر توکل کرنے والے ہین مثل ایسے بچے کے کہ اوسکی مصلحت بغیر اوسکے مربی کی تدبیر کے تمام نہین ہوسکتی اور مثل ایسے غلام کے ہین کہ اوسکے متفرق کام بغیر اوسکے مولی کی اصلاح کے انتظام نہین پاسکتے پس وہ حق سبحانہ وتعالی قایم رکھنے والا ہے آسمانونکا اور زمین کا اور قایم ہے واسطے کل کی اصلاح مہمات کے اور وہی متولی ہے حقیقت مین واسطے سب کے بنا بر اوسکے فرمانے کے نعم المولی ونعم النصیر یعنی کیا اچھا مولی ہے اور کیا اچھا مدد کرنیوالا ہے ونیز اسی تفسیر کی جلد رابع ص ۵۹ مین ذیل تفسیر ثم ردوا الی اللہ مولہم الحق مین کہ جو سورہ انعام مین ہے یہ عبارت فخر رازی صاحب کی لکھی ہے قال مولہم الحق والمعنی انہم کانوا فی الدنیا تحت تصرفات الموالی الباطلۃ وہی النفس والشہوۃ والغضب کما قال افرأیت من اتخذ الہہ ہواہ فلما مات الانسان تخلص من

تصرفات للموالی الباطلۃ وانتقل الی تصرفات المولی الحق ترجمہ کہا ہی اللہ تعالی نے مولٰہم الحق اور معنی اوسکے یہ ہین کہ تحقیق وہی لوگ دنیا مین موالی باطلہ کے تحت تصرف مین تھے اور یہ نفس اور شہوت اور غضب ہین جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہ آیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ قرار دیا ہے اوسنے اپنا معبود اپنی خواہش نفس کو پس جبوقت کہ مر جاتا ہے انسان تو چھٹ جاتا ہی موالی باطلہ کے تصرفات سے اور منتقل ہوتا ہی اوس مولی کے تصرفات کی طرف کہ جو حق ہے انتہی پس ظاہر ہے کہ پہلی تقریر امام صاحب کی ایسی جامع ہی کہ جو معانی کہ مقصود شیعہ ہین اون سب پر عموماً اور متولی و مالک و خداوند پر خصوصاً دلالت کرتی ہی اور دوسری تقریر مین تصریح ہی اسبات کی کہ مولی کے معنی متصرف فی الامور کے ہین وہو المقصود کیون حضرت سنیہ آپنے خدا کی قدرت اور امام کی حجت کو ملاحظہ فرمایا کہ یہی آپکے امام صاحب کہ جو مولی بمعنی اولی کے تئین تاویلات بعیدہ کرتے تھے اور منطق چھانٹتے تھے اونہین کے کلام سے مقصود اہل حق کیسا ثابت ہو گیا و للہ الحجۃ البالغۃ الحمد للہ رب العالمین کہ ان آیات بینات مین لفظ مولی کے معنی سنیونکی معتبر تفسیرون سے خداوند و مالک و سید و مربی و ولی امر و متولی امر و متصرف فی الامور کے ثابت ہو گئے اور کچھ انہین آیات پر منحصر نہین ہے بلکہ اور بہت سی آئتین کلام مجید مین ایسی ہین کہ اونمین حق سبحانہ وتعالی نے اپنے اوپر مولی کا اطلاق فرمایا ہی اور سوا ان معانی کے اور کوئی معنی مراد نہین ہو سکتے اور سنیون کی تفسیرون مین بھی یہی معانی کہ جنکا ثابت کرنا ہمکو مقصود ہی لکھے ہوئے ہین لیکن بخوف طوالت مین اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون اور یہ بھی کچھ کم نہین ہے اب اور سنیے کہ صحیح بخاری جزء ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر مین ص ۳۶ باب الصلوۃ علی من ترک دینا مین یہ حدیث ہی حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فلیح عن ہلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی بہ فی الدنیا والاخرۃ اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن مات وترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا ومن ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ وغیر اسی صحیح بخاری کے جزء ثالث ص ۱۰۹ تفسیر سورۃ الاحزاب مین بھی حدیث اسطرح لکھی ہے حدثنی ابراہیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ہلال بن علی عن عبد الرحمن

بن ابی عمرة عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مومن الا
وانا اولی الناس به فی الدنیا والآخرة اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسهم فایما مومن
ترک مالا فلیرثه عصبته من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیأتنی وانا مولاه

ترجمہ بخاری نے باسناد مندرجہ متن ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہین ہے کہ مین سب
آدمیون سے اوسکے ساتھ دنیا و آخرت مین اولی نہ ہون اگر تم لوگ چاہو تو اس آیت کو پڑھو النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس جو
مومن کہ کسی مال کو بعد موت کے چھوڑے پس چاہیے کہ اوسکے وارثون کا گروہ اوسکو میراث مین لے جو لوگ ہون اور اگر
کچھ قرض اپنے ذمے یا عیال و اطفال کو چھوڑے تو چاہیے کہ اوسکو میرے پاس لائین کہ مین اوسکا مولی ہون انتہی
چونکہ دونون حدیثین ایک ہی ہین لہذا حدیث آخر کے ترجمے پر مین نے اکتفا کی کیون واعظ صاحب اب اس
حدیث مین بھی مولی کے معنی دوست کے کہینگے حالانکہ ظاہر ہے کہ سوا اولی بالتصرف و ولی امر و متولی امر و مربی و
سید و مالک و خداوند کے اور کوئی معنی لفظ مولی کے اس حدیث مین نہین ہوسکتے البتہ ان معانی سبعہ مین سے
ہر معنی یہان درست ہوسکتی ہین خصوصاً ولی امر و متولی امر و مربی اسواسطے کہ جناب رسولخدا نے جو فرمایا کہ مین متوفی
کی قرض اور عیال و اطفال کا مولی ہون اسکے معنی سوا اسکے کچھ اور نہین ہوسکتے کہ مین اوسکے قرض کو ادا کرونگا اور
اوسکے عیال و اطفال کی پرورش کرونگا اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ یہ سات معانی جس طرح رسول کے ساتھ مخصوص
ہین اوسی طرح امام کے ساتھ بھی ہین کہ وہ نائب و خلیفہ ہے رسول کا اور انمین سے ہر ایک معنی سے امامت
و خلافت مراد ہوسکتی ہے و ہو المقصود پس جب بحمد اللہ تعالی یہ امر ثابت ہوگیا کہ لفظ مولی ایسے بہت سے معانی پر
دلالت کرتی ہے کہ اونسے امامت و خلافت مراد ہوسکتی ہے تو اب ہمکو فقط اس امر کا ثابت کرنا باقی رہگیا
کہ اس کلام معجز نظام مین کہ جو اسقدر اہتمام و انتظام کے ساتھ تھا ایسی دلیل اور اسطرح کا قرینہ موجود ہے کہ اوس سے
ثابت ہوجاے کہ لفظ مولی سے سوا امامت و خلافت کے اور کوئی معنی مراد نہین ہوسکتے اور ہمارے
اس مطلب کے ثبوت کے لیے ایک دو دلیلین یا قرینے کافی ہین لیکن اب ہم پہلے کلام نافرجام بعض اللیام
کے نقض و ابرام کیطرف رجوع کرتے ہین بعد اوسکے بہت سی دلائل و قراین اثبات مطلب و احقاق حق پر
بعون اللہ تعالی و حسن توفیقہ قائم کرینگے انشاء اللہ تعالی چنانچہ جو عبارت کہ واعظ صاحب کے

ہم ص ۹ سے مجمع الاوصاف کی نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ اونکی یہ عبارت ہی **قولہ** اب حدیث مین
مولا بمعنی دوست ومحب کے متعین ہے بقرینہ وال من والاہ کی اگرچہ اہل لغت مین کئی معنی سے مذکور ہوا ہے
اقول اس قول مین واعظ صاحب نے شاہ صاحب کی تقلید کی ہی بلکہ اپنی دانست مین اونکی عبارت فارسی کا
ترجمہ اردو مین لکھدیا ہے لیکن یہ ترجمہ بھی نہین بن پڑا چنانچہ **تحفہ اثنا عشریہ مطبوع مطبع نولکشور**
مذکور کی ص ۲۳۰ مین یہ عبارت شاہ صاحب کی ہی سوم آنکہ قرینہ مابعد صریح دلالت
میکند کہ مراد از ولایت کہ از لفظ مولی یا اولی ہرچہ باشد فہمیدہ میشود بمعنی محبت است وہو قولہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ یہ بندہ **ضعیف ونحیف کہتا ہی** کہ سنیون ہی کی حیا وغیرت کا مقتضا ہی کہ جس کتاب کی
رد مین اہل حق نے دفتر سیاہ کیے ہون اور دریا بہا دیے ہون اوسی کی عبارت یا مضمون نقل کرکے پھر طالب
جواب ہون ولکن اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ہم اس کلام نا فرجام کو دو طرح پر جواب لکھتے ہین **اوّل**
یہ کہ خود علماے اہل سنت وجماعت نے واعظ صاحب وشاہ صاحب کے اس کلام کو رد کردیا ہی **وکفی اللہ**
المؤمنین القتال چنانچہ فخر رازی صاحب کتاب نہایۃ العقول مین فرماتے ہین اور یہ عبارت مین کتاب
مستطاب عبقات الانوار مجلد حدیث غدیر جز ثانی مذکور الصدر کے صفحہ ۳۰۰ سے نقل کرتا ہون اس سبب سے کہ کتاب نہایۃ العقول
میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے **ولا نسلم ان لفظ المولی محتملۃ للاولی والدلیل علیہ امران**
احدہما ان افعل من موضوع لیدل علی معنی التفضیل ومفعلا موضوع
لیدل علی الحدثان والزمان والمکان ترجمہ اور نہین تسلیم کرتے ہین ہم کہ تحقیق لفظ مولی محتمل ہو واسطے اولی
کی اور دلیل اوسپر دو امر ہین ایک اون مین سے یہ ہی کہ افعل من موضوع ہی واسطے دلالت کرنے کے معنی تفضیل
اور مفعل موضوع ہے واسطے دلالت کرنے کے اوپر حدثان یعنی معنی مصدر کی یا زمان یا مکان یعنی ظرف کے
انتہی موضع الحاجۃ برائے خدا اب کوئی شخص ہمکو انصاف سے جواب دے کہ فخر رازی صاحب نے تو فرمایا
کہ مولی مفعل کی وزن پر ہے کہ جو مصدر یا ظرف زمان ومکان کے لیے موضوع ہی لہذا معنی اولی پر کہ جو
افعل التفضیل کے وزن پر ہے کیونکر دلالت کریگا اب وہی مفعل فاعل کے معنی مین کیونکر ہوگیا جو واعظ صاحب
اوسکے معنی دوست ومحب کے لکھے ہین اور یہ کچھ فخر رازی پر موقوف نہین ہے بلکہ اکثر علماے اہل سنت کا اسا

حدیث مین یہی شبہہ ہے کہ مفعل بمعنی افعل کیونکر اسکتا ہے اور خود شاہ صاحب کا قول بھی عبارت سابقہ مین موجود ہے کہ مفعل بمعنی افعل ہیچ جا دہیچ مادہ نیامدہ اب سب ملکے ہمکو جواب دین کہ مفعل جو ظرف یا مصدر کے وزن پر تھا بمعنی فاعل کیونکر ہو گیا ہر چند کہ شاہ صاحب نے اپنی عبارت مین اس پہلو کو بچا کر اسطرح فرمایا ہے کہ مراد از ولایت کہ از لفظ مولی یا اولی ہر چہ باشد فہمیدہ میشود بمعنی محبت لیکن اس سے کیا ہوتا ہے جب کسی شخص پر لفظ مولی کا اطلاق کرینگے تو مصدریت یا ظرفیت کہان باقی رہ سکتی ہے خواہ مخواہ یا فاعل کے معنی مراد لینا پڑینگے یا مفعول کے اب ایک لطیفہ اور سنیے کہ بعض محققین و مدققین و متبحرین و متکلمین حضرات سنیہ نے فاطبتہ انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جملہ دعائیہ حدیث مین نہین ہے بلکہ کذب محض ہے چنانچہ ابن تیمیہ کہ جنکو حضرات سنیہ نے شیخ الاسلام کا خطاب دیا ہے اونکی عبارت مین مجلد غدیر عبقات الانوار کے جزو رابع کی ص ۲۹۰ سے نقل کرتا ہون چنانچہ افضل المتکلمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب فرماتے ہین کہ و ابن تیمیہ کہ مناقب و محامد او محیر اذہان می باشد درجواب منہاج الکرامۃ گفتہ است کہ این فقرہ باتفاق اہل معرفت بالحدیث موضوع است چنانچہ می سراید الوجہ الخامس ان ہذا اللفظ وہو قولہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کذب باتفاق اہل المعرفۃ بالحدیث واما قولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہم فیہ قولان سنذکر ذلک فی موضعہ انشاء اللہ تعالی الوجہ السادس ان دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجاب و ہذا الدعاء لیس بمجاب فعلم انہ لیس من دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ من المعلوم انہ لما تو فی کان الصحابۃ وسائر المسلمین ثلثۃ اصناف صنف قاتلوا معہ وصنف قاتلوہ وصنف قعدوا عن ہذا واکثر السابقین الاولین من القعود وقد قیل ان بعض السابقین الاولین قاتلوہ وذکر ابن حزم ان عمار بن یاسر قتلہ ابو الغادیۃ و ان ابا الغادیۃ ہذا من السابقین الاولین ممن بایع تحت الشجرۃ و اولئک جمیعہم قد ثبت فی الصحیحین انہ لا یدخل النار منہم احد

ترجمہ پانچوین وجہ یہ ہے کہ تحقیق یہ لفظ اور وہ قول اوسکا ہے اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ الخ

کذب ہے، باتفاق اہل معرفت کی ساتھ حدیث کو لیکن قول اوسکا من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس اون لوگون کے
اسکے باب مین دو قول ہین عنقریب ہم اسکا ذکر کرینگے اوسکے مقام مین انشاء اللہ تعالی وجہ چھٹی یہ ہے کہ تحقیق
دعا نبی کی مقبول ہوتی ہے اور یہ دعا مقبول نہین ہوئی پس معلوم ہوا کہ یہ جملہ دعاے نبی مین سے نہین ہے
اسلیے کہ یہ معلومات مین سے ہے کہ جب آپنے وفات پائی تو صحابہ اور کل مسلمان تین قسم ہو گئے
ایک قسم وہ لوگ ہین کہ جو علی کے ساتھ ہو کے لڑے اور ایک قسم وہ لوگ ہین کہ خود آپ ہی سے لڑے
(یعنی عائشہ و معاویہ وغیرہما کے ساتھ ہو کے) اور ایک قسم وہ لوگ ہین کہ اونھون نے اس سے تقاعد
کیا یعنی کنارہ کش ہوئے اور کسیطرف ہو کے نہین لڑے اور اکثر سابقین اولین تقاعد کرنے والون مین سے تھے
اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بعض سابقین اولین علی سے لڑے ہین اور ابن حزم نے ذکر کیا ہے کہ عمار بن یاسر کو تحقیق ابو الغاویہ
نے قتل کیا اور تحقیق یہ ابو الغاویہ سابقین اولین مین سے ہے اون لوگون مین سے کہ جنھون نے درخت کے نیچے
بیعت کی تھی (یعنی جسکو بیعت رضوان کہتے ہین) اور صحیحین مین ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سب لوگ ایسے
ہین کہ کوئی شخص انمین سے آتش دوزخ مین نہین داخل ہو سکتا انتہی اب کوئی واعظ صاحب و نیز شاہ صاحب کے
اور مریدون سے پوچھے کہ آپکے شیخ الاسلام نے تو فرمایا کہ یہ فقرہ دعائیہ اس حدیث کی الفاظ مین سے نہین ہے
بلکہ باتفاق اہل معرفت بحدیث کذب محض ہے اب آپ کیا کیجیے گا اور کون سا قرینہ اس بات پر قائم کیجیے گا کہ
مولی بمعنی محب و دوست ہی ایک قرینہ جو بعد العسر مین تمام علماے اہل سنت نے خاک چھان کی نکالا تھا اوسکا
تو شیخ صاحب نے اساس ہی منہدم کر دیا یخربون بیوتہم بایدیہم و نیز اس عبارت کی نقل کرنے سے
دو فائدے اور حاصل ہوئے **اول** یہ کہ ابن تیمیہ نے اس فقرہ دعائیہ کو فقط زبان سے موضوع نہین
کہا بلکہ اوسکی تکذیب ایک دلیل عقلی سے کی ہے اور تمام دنیا کے سنیون کو تین بلاؤن مین مبتلا کر دیا ہے
اسواسطے کہ اگر وہ لوگ اس بات کی قائل ہون کہ یہ کلام جناب رسول خدا کا ہے تو دو حال سے خالی نہین یا
جسقدر صحابہ نے کہ بعد رسول خدا کے اظہار عداوت شاہ ولایت کیا اور اون حضرت سے جنگ و پیکار کی
مرتکب ہوئے اونکو دشمن خدا سمجھنا پڑیگا بدلیل دعاے جناب رسول خدا اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ
یعنی بار خدایا دوست رکھ اوس شخص کو جو دوست رکھے اوسی علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے

علی کو اور پر ظاہر ہے کہ جسکو اللہ تعالی دشمن رکھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور حضرت ام المومنین بی بی عا
یشہ بھی مثل زن نوح و زن لوط اس سے خارج نہین ہوسکتین اور یا اس بات کا قائل ہونا پڑیگا کہ دعائے
جناب رسول خدا معاذ اللہ مستجاب نہین پس شق اول کے اختیار کرنے مین مذہب تسنن سے ہاتھ
دھونا پڑیگا اور شق دوم کے قبول کرنے مین اسلام کو سلام کرنا ہوگا لہذا اب سنیون کو سوا شق ثالث اختیار کرنیکے
کچھ چارہ نہین یعنی مثل ابن تیمیہ کے اس بات کا قائل ہوجانا لازم ہے کہ یہ فقرہ دعائیہ کلام جناب رسول خدا
نہین ہے بلکہ موضوع ہے اور جب اس بات کے قائل ہوئے تو اپنی دلیل علیل سے استعفا دینا ہوگا اسلیے کہ
جب فقرہ دعائیہ موضوع ہوا تو پھر یہ قرینہ محلہ کہان باقی رہگیا ثبت العرش ثم انقش دوم یہ کہ افادہ شیخ صاحب سے
معلوم ہوا کہ ابو الغادیہ قاتل عمار بن یاسر سابقین اولین اور اصحاب بیعت رضوان مین سے تھا اور اوسکا جہنم مین جانا
غیر ممکن ہے حالانکہ ترجمہ مشکوۃ شاہ عبد الحق مطبوع مطبع نولکشور جلد رابع کی صفحہ ۱۷۱ مین
ترجمہ حدیث جناب رسول خدا اسطرح لکھا ہے و فرمودہ می کشند ترا اے عمار گروہ باغیان
میخوانی تو ایشان را بہشت و میخوانند ترا ایشان بآتش و صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی
جلد ثانی کی ص ۳۹۵ مین باسناد مندرجہ حضرت ام سلمہ سے منقول ہے ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ ترجمہ تحقیق جناب
رسول خدا نے عمار سے فرمایا کہ قتل کریگا تجھکو لشکر باغی انتہی و نیز اس حدیث کی قبل کئی حدیثین اسی مضمون کی
اسی صفحے مین ہین کہ اون مین سے ایک مین بوس ابن سمیۃ تقتلک فئۃ باغیۃ ہے اور ایک مین ویس
او یا ویس ابن سمیۃ ہے واضح ہو کہ ابن سمیہ سے مراد حضرت عمار ہین اور اسی صفحے مین لفظ ویس کی
شرح مین نووی کی یہ عبارت ہے بفتح الواو و اسکان المثناۃ و وقع فی روایۃ البخاری ویح کلمۃ ترحم و ویس
تصغیرہا اس سے معلوم ہوا کہ بخاری نے بھی اس حدیث کو لکھا ہے و نیز اسی صفحے کے آخر سطر شرح نووی مین
لفظ ویح کی تحقیق مین لکھا ہے عن علی رضی اللہ عنہ ویح باب رحمۃ و ویل باب عذاب اور جس حدیث بخاری کا
کہ نووی نے ذکر کیا ہے وہ حدیث صحیح مذکور مطبوع مطبع میمنیہ مصر جلد ثانی کی ص ۷۰ کتاب الجہاد والسیر باب
مسح الغبار عن الناس فی السبیل مین باسناد مندرجہ اسطرح ہے ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ عمار

یدعوهم الی الله و یدعونه الی النار یعنی عمار کا حال قابل رحم ہے کہ قتل کریگا اوسکو گروہ باغی بلاتا ہوگا عمار اون لوگون کو طرف اللہ کی اور بلاتے ہونگے وہ لوگ اوسکو طرف آتش دوزخ کے انتہی پس ظاہر ہے کہ جن لوگون کو جناب رسول خدا اپنی زبان مبارک سے باغی کہین اور یہ فرمائین کہ عمار اونکو اللہ کی طرف اور وہ لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلاتے ہونگے وہ لوگ اہل بہشت سے کیونکر ہوسکتے ہین اور جہنم کے عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہین ہر چند کہ اس باب مین اسیقدر کافی و وافی ہے لیکن چونکہ ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم ایسی احادیث بھی لکھتے ہین کہ جن سے ثابت ہو جاوے کہ جناب رسول خدا نے قاتل عمار کو خاص کرکے اہل جہنم مین سے فرمایا ہے چنانچہ کتاب کنز العمال جزء سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ ۱۸۴ مین ہے قاتل عمار و سالبه فی النار طب عن عمرو بن العاص و ابنه ترجمہ قتل کرنے والا عمار کا اور اوسکے ہتھیار اور کپڑے لینے والا آتش دوزخ مین ہے و نیز اسی صفحے مین یہ حدیث ہے ابن سمیة تقتله الفئة الباغیة قاتله و سالبه فی النار رخط کر عن انس و نیز اسی صفحے مین ہے تقتلک الفئة الباغیة قاتلک فی النار قاله لعمار ابن عساکر عن ام سلمة رحم ابن عساکر عن عثمان و نیز ص ۱۸۵ مین ہے قاتل ابن سمیه فی النار ذکر عن عمرو بن العاص و ران دو لون صفحون مین اور کئی حدیثین اسی مضمون کی ہین کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ عمار کا قتل کرنے والا آتش جہنم مین ہوگا مین نے بخوف طوالت فقط اسیقدر پر اکتفا کی اب دو حال سے خالی نہین ہے یا سنی اپنے مذہب سے ہاتھ اوٹھائین اور اس اعتقاد مہمل سے باز آئین کہ صحابہ مین سے کوئی شخص گو کیسی ہی فسق و فجور و کفر و الحاد و قتل نفوس زکیہ وغیرہ کا مرتکب ہو جہنم مین نہین جاسکتا اور ابو الغادیہ اور اوسکے امثال کو اہل ہاویہ مین سمجھین اور شیعون کا مذہب حق اختیار کرین کہ اونکا یہ اعتقاد ہے کہ اصحاب رسول خدا عموماً اور اون مین سے اصحاب بدر و اصحاب بیعت رضوان وغیرہ خصوصاً بعد رسول خدا اور اونکے اہلبیت کرام کے افضل امت ہین بشرطیکہ اپنے عہد و پیمان و دین و ایمان پر مرنے کے وقت تک قائم و ثابت رہے ہون اور اس آیہ وافی ہدایہ کے مصداق ہون من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه

ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا ترجمہ بعض مومنین ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھلایا اونھون نے
اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ پورا کر چکے اپنا کام (یعنی راہ
خدا مین شہید ہوگئے) اور بعض اونمین سے وہ لوگ ہین کہ انتظار کرتے ہین (یعنی موت کا) اور نہین بدلا ہے
اون لوگون نے کسیطرح کا بدلنا انتہی اور جن لوگون نے کہ تغیر و تبدل کیا اور دین کو کفر سے اور سنت
کو بدعت سے بدل دیا اور دین و ملت مین بطمع جاہ و حشمت و دولت و سلطنت احداث کیا اور بیعت
رضوان کو توڑ ڈالا فاولئک اصحاب النار هم فیها خالدون اور یا احادیث صحیحہ مصطفویہ کی کہ
جو مسلمہ فریقین ہین تکذیب کرین اور یکبارگی دین اسلام سے باہر ہو جائین کما یمرق السهم من الرمیة دوم
یہ کہ ہرچند اس قول سخیف کے جواب مین ہمکو اسیقدر لکھنا کافی ہے لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے و
نیز اہل حق کے نزدیک یہ کلمات دعائیہ بلا شک و شبہ کلام معجز نظام جناب رسول خدا ہین چنانچہ ہمارے
یہان کی خطبہ مبارکہ غدیر خم مین بھی یہ الفاظ موجود ہین لہذا ہم اسکے کئی جواب لکھتے ہین جواب
اول یہ کہ کافیہ بلکہ ہدایة النحو کا پڑھنے والا بھی اس بات کو جانتا ہے کہ کلمات دعائیہ بطور جملہ معترضہ کے
ہوتے ہین اور نفس کلام مین اونکو کچھ دخل نہین ہوتا اور صدر اس حدیث کا پر ظاہر ہے کہ توطیہ و تمہید ہے
بیان مولائیت جناب علی مرتضے کا پس خواہ مخواہ جو معنی کہ لفظ اولی کے ہونگے کہ جو صدر حدیث مین ہے
وہی معنی لفظ مولی کے بھی ہونگے ورنہ یہ توطیہ و تمہید خلاف بلاغت ہو جائیگا اور کلام رسول خدا کو فصاحت
اور بلاغت سے خالی سمجھنا کفر محض ہے اور اس امر کی تحقیق کہ ولی کے اس حدیث مین کیا معنی ہین اغلاط صاحب
کلام مابعد کے جواب مین عنقریب آتی ہے جواب دوم ہرچند بادی النظر مین یہ امر ثابت ہے کہ کلمات
دعائیہ کو نفس مقصود کلام سے کچھ تعلق نہین ہوتا لیکن اتماما للحجة ہم کہتے ہین کہ اس حدیث مبارک مین لفظ
ولی کو ہم محبت کے معنی سے خالی نہین سمجھتے بلکہ جسقدر معانی لفظ مولی کے باعتبار نبوت جناب رسولخدا کے
لیے ثابت ہین وہ سب معنی جناب امیر کے لیے بھی باعتبار امامت ہم ثابت سمجھتے ہین پس اس کلام معجز نظام
خیر الانام کے یہ معنی ہونگے کہ جسکا مین محب و ناصر و خداوند و مالک و سید و مربی و ولی امر و متولی امر و
متصرف فی الامور ہون اوسکا علی بھی ہے اور جسکے لیے مین اولی بالتصرف ہون اوسکے لیے علی بھی اولی

بالتصریف ہے پس جب یہ امر ثابت ہو گیا کہ لفظ مولیٰ میں معنی محبت بھی اور معانی کے ساتھ مقصود ہیں تو کلمات
دعائیہ میں اور اس کلام معجز نظام میں بخوبی ربط حاصل ہو گیا اور یہ ایسی بات ہے کہ بے تکلف اور بلا تامل ہر
شخص کی سمجھ میں آسکتی ہے اور سنیوں کی زبردستی کو ہرگز کوئی شخص منصف مزاج تسلیم نہیں کر سکتا ہے
کہ جو معنی لفظ مولیٰ کے امامت پر دلالت کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہ لیے جائیں اور خواہ مخواہ مدلولات لفظ
مولیٰ سے خارج کر دیے جائیں اور اس مقام پر انصاف کیا ہے علامہ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے چنانچہ
کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل رسول مطبوع مطبع جعفری واقع
لکھنؤ محلہ نخاس کے ص ۵۵ سے ص ۵۶ تک یہ اونکی عبارت ہے نقل الامام
ابو الحسن علی الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول یرفعہ بسندہ الی ابی سعید
الخدری قال نزلت ہذہ الایۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم
غدیر خم فی علی بن ابیطالب فقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ قد اشتمل
علی لفظ من وہی موضوعۃ للعموم فاقتضی ان کل انسان کان
رسول اللہ مولاہ کان علی مولاہ واشتمل علی لفظۃ المولی وہی لفظۃ
مستعملۃ بازاء معان متعددۃ قد ورد القران الکریم بہا
فتارۃ تکون بمعنی اولی قال اللہ تعالی فی حق المنافقین ماوٰکم
النار ہی مولٰکم معناہ اولی بکم وتارۃ بمعنی الناصر قال اللہ تعالی
بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لہم معناہ ان اللہ ناصر المومنین
وان الکافرین لا ناصر لہم وتارۃ بمعنی الوارث قال اللہ تعالی ولکل جعلنا موالی
مما ترک الوالدان والاقربون معناہ وراثا وتارۃ بمعنی العصبۃ قال اللہ تعالی
وانی خفت الموالی من ورائی معناہ عصبتی وتارۃ بمعنی الصدیق والحمیم
قال اللہ تعالی یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئا معناہ حمیم عن حمیم وصدیق عن صدیق
وقرابۃ عن قرابۃ وتارۃ بمعنی السید المعتق وہو ظاہر واذا کانت واردۃ لہذہ المعانی

فقط الیها حملت اما علے کونہ اولی کما ذھب الیہ طائفۃ او علی کونہ صدیقاً حمیماً فیکون معنی
الحدیث من کنت اولیہ او ناصرہ او وارثہ او عصبتہ او حمیمہ او صدیقہ فان علیاً منہ
کذلک وھذا صریح فی تخصیصہ لعلی بھذہ المنقبۃ العلیۃ وجعلہ لغیرہ کنفسہ بالنسبۃ الی
من دخلت علیہم کلمۃ من التی من العموم بما لم یجعلہ لغیرہ ولیعلموا ان ھذا الحدیث ھو من
اسرار قولہ تعالی فی آیۃ المباھلۃ قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم و
انفسنا وانفسکم والمراد نفس علی علی ما تقدم فان اللہ جل وعلا لما قرن بین نفس رسول اللہ
وبین نفس علی وجمعھما الضمیر مضاف الی رسول اللہ اثبت رسول اللہ لنفس علی بھذا الحدیث
ما ھو ثابت لنفسہ علی المومنین عموماً فانہ اولی بالمومنین وناصر المومنین وسید المومنین فی
کل معنی امکن اثباتہ مما دل علیہ لفظ المولی الرسول اللہ فقد جعلہ لعلی فھی مرتبۃ سنا
ومنزلۃ سامقۃ ودرجۃ علیۃ ومکانۃ رفیعۃ خصصہ بھا دون غیرہ فلہذا صار ذلک
الیوم یوم عید وموسم سرور لاولیاءہ ترجمہ نقل کی ہے امام ابو الحسن علی واحدی نے
اپنی کتاب میں کہ جسکا اسباب النزول نام ہے یہ روایت رفع کیا ہے اوسکو ساتھ اپنی سند کے طرف ابوسعید
خدری کی کہ اونھوں نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
بروز غدیر خم علی ابن ابیطالب کے باب میں۔ پس قول جناب رسول خدا کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
تحقیق مشتمل ہے اوپر لفظ من کے اور یہ لفظ موضوع ہے واسطے عموم کے پس مقتضی اس کلام کا یہ ہے
کہ ہر انسان کہ جسکے رسول خدا مولی ہیں علی بھی اوسکے مولی ہیں اور مشتمل ہے یہ کلام اوپر لفظ مولی کے
اور یہ ایسی لفظ ہے کہ استعمال کیجاتی ہے بہت سے معانی میں کہ تحقیق قرآن کریم ساتھ ان معانی کے
وارد ہوا ہے پس کبھی ہوتی ہے یہ لفظ مولی معنی میں اولی کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے منافقون کے
حق میں ماویکم النار ہی مولیکم معنی وسکے اولی تمہارے ہیں اور کبھی ہوتی ہے معنی میں ناصر کے فرمایا ہے اللہ تعالی
نے ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لہم معنی وسکے یہ ہیں کہ تحقیق اللہ ناصر ہے
مومنوں کا اور تحقیق کافروں کے لیے کوئی ناصر نہیں ہے اور کبھی ہوتی ہے معنوں میں وارث کے

کہا ہے اللہ تعالی نے ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون یعنی موالی کو وارثون کے ہین
اور کبھی ہوتی ہے یہ لفظ مولی معنون ہین عصبہ کو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وانی خفت الموالی من ورائی یعنی اپنے
عصبتی ہین اور کبھی ہوتی ہے معنون ہین صدیق و حمیم یعنی دوست و قریب کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے یوم لا یغنی
مولی عن مولی شیئا یعنی اوسکے حمیم اور صدیق و قریب کے ہین اور کبھی ہوتی ہے معنی مین سید متبوع کے
اور یہ ظاہر ہے اور جسوقت کہ وارد ہوئی ہے یہ لفظ مولی واسطے اسقدر معانی کے تو کن معنون پر حمل کیجاویگی آیا اولی
ہونے علی کے اوپر جیسا کہ گیا ہی طرف اوسکے ایک گروہ یا اوپر ہونے اونہین حضرت کی صدیق حمیم یعنی دوست
و قریب پس ہونگے معنی حدیث یہ کہ جس شخص کے ساتھ مین اولی ہون یا اوسکا ناصر ہون یا اوسکا وارث ہون یا
اوسکا عصبہ ہون یا اوسکا قریب ہون یا اوسکا دوست ہون پس تحقیق علی بھی اوس سے اسی طرح ہین اور یہ صریح
ہی اس بات مین کہ جناب رسول خدا نے علی کو ساتھ اس منقبت عالیہ کے مخصوص کیا ہے اور غیر کے واسطے مثل اپنے
نفس کے قرار دیا ہے بنسبت اون سب لوگون کے کہ جن پر کلمہ من کہ جو عموم کے لیے ہے داخل ہے مخصوص کیا
آپنے علی کو ایسی منقبت کی ساتھ کہ جو غیر کے لیے قرار نہین دی اور چاہیے کہ معلوم ہو یہ امر کہ تحقیق یہ حدیث اسرار
مین سے ہے قول حق سبحانہ تعالی کی آیہ مباہلہ مین قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا
و نساءکم و انفسنا و انفسکم اور مراد نفس سے علی ہین بنابر اوسکے کہ جو پہلے بیان کیا گیا پس تحقیق اللہ جل و علی نے
جبکہ نفس رسول خدا اور نفس علی دونون کو مقرون کیا اور جمع کیا انہین دونون کو ساتھ ضمیر مضاف الیہ کی کہ مراد
اوس سے رسول خدا ہین یعنی ضمیر جمع متکلم کی تو ثابت کیا رسولخدا نے واسطے نفس علی کے ساتھ اس حدیث کے
جو کچھ کہ ثابت تھا خود آپکے نفس کے لیے مومنون پر یعنی پس ثابت ہو گیا کہ تحقیق وہی علی اولی ہین ساتھ
مومنون کے اور ناصر ہین مومنون کے اور سردار ہین مومنون کے اور یہ معنی کہ جسپر لفظ مولی دلالت کرتی ہے اور واسطے
رسولخدا کے اوسکا ثابت کرنا ممکن ہے پس تحقیق آپنے وہ معنی واسطے علی کے قرار دیے ہین اور یہ ایسا مرتبہ
سامی ہے اور منزلت بلند ہے اور درجہ عالی ہے اور مقام رفیع ہے کہ مخصوص کر دیا ہے رسولخدا نے علی کو
ساتھ اسکے نہ آپکے غیر کو پس اسی سبب سے ہو گیا ہے یہ روز غدیر خم کا روز عید اور وقت خوشی کا واسطے
آپکے دوستون کے انتہی واضح ہو کہ اس عبارت کے نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئے اول

یہ کہ ثابت ہوگیا کہ ابوالحسن علی واحدی نے کہ جو حضرات سنیہ کے علماے اعلام و ائمہ کرام مین سے ہین اپنی کتاب
اسباب النزول مین ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیت یا ایہا الرسول بلغ الایہ بروز غدیر خم شان مین
علی بن ابیطالب کے نازل ہوئی ہے اور علامہ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے بھی اس روایت کی تصدیق
کی کہ اپنی کتاب مین لکھی پس سنیون کے دو عالمون کے کلام سے سبب نزول اس آیہ وافی ہدایہ کا موافق
مذہب شیعہ کے ثابت ہوگیا فتم الوفاق اور یہ ثبوت زائد ہے اوس ثبوت پر کہ جو ہم شعاع اول مین لکھ چکے ہین
دوم یہ کہ ثابت ہوگیا کہ آیہ ماوکم النار ہی مولکم مین مولی بمعنی اولی ہے سوم یہ کہ ثابت ہوگیا
کہ مولی کے معنی سید بھی ہین اور یہ اسقدر ظاہر و مشہور ہین کہ دلیل بیان کرنے کی کوئی ضرورت
نہین ہے چہارم علامہ محمد بن طلحہ شافعی نے کہ جو علماے اعلام اہل سنت و جماعت مین سے
ہین اس بات کو تسلیم کرلیا کہ لفظ مولی کے جسقدر معانی کہ جناب رسولخدا پر اطلاق ہوسکتا ہے علی بن
ابیطالب پر بھی ہوسکتا ہے اور یہ اونکا مجرد دعوی نہین ہے بلکہ اسپر ایک دلیل بین اونھون نے
قرآن ہی سے نقل کی ہے پنجم یہ کہ علامہ مذکور نے یہ بھی کہدیا ہے کہ لفظ من موضوع ہے واسطے
عموم کے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ کوئی مسلمان ایسا نہین ہوسکتا کہ جسپر اقرار مولائیت علی بن ابیطالب
مثل مولائیت جناب رسولخدا واجب نہو پس کیا حال ہوگا اوس شخص کا کہ جو بعد رسولخدا کے آپ سے لڑے
اور آپ کا دشمن جانی ہو اور آپ کی مولائیت کو تسلیم نکرے کائنا من کان ششم یہ کہ ثابت ہوگیا کہ
روز غدیر خم یعنی ہجدہم ذیحجہ روز عید ہے اور وجہ اوسکی یہی ہے کہ جناب امیر اوس روز مثل جناب رسول خدا
کے سب مومنین و مسلمین کے مولی مقرر ہوئے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ دلیل بین و واضح ہے اس بات پر
کہ لفظ مولی سے مراد ایسے معنی ہین جو امامت و خلافت پر دلالت کرین مثل اولی و متولی امور و سید
وغیرہ کے ورنہ اس روز کو روز عید قرار دینے کی کوئی وجہ نہ تھی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ سنیون کی حق پوشی
و ناحق کوشی کا تو ہمکو تعجب ہوتا ہی ہے لیکن یہ اوس سے بھی اعجب ہے کہ بعض حضرات علماے سنیہ
بعض کلمات حقہ کو الجاءً و اضطرارًا و حیاءً زبان سے کہتے ہین اور اپنی کتابون مین بھی لکھتے ہین لیکن پھر
سنی کے سنی ہی رہتے ہین اور مذہب حق اختیار نہین کرتے کالذی اعطی قلیلا و اکدی جواب سوم

متفرع ہے جواب عبارت ما بعد تحفہ اثنا عشریہ سے چنانچہ جو عبارت کہ ہم کتاب مذکور کے ص ۴۲۹ سے
نقل کر چکے ہین اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت شاہ صاحب کی ص ۲۳۱ کے ہے و اگر مولی بمعنی متصرف
فی الامر یا مراد از اولی اولی بتصرف باشد توقع این بود کہ میفرمودند کہ بار خدایا دوست دار کسے را کہ در
تصرف او باشد و دشمن دار کسے را کہ در تصرف او نباشد دوستی و دشمنی او را ذکر کردن دلیل صریح است
برآنکہ مقصود ایجاب دوستی او و تحذیر از دشمنی اوست نہ تصرف و عدم تصرف انتہی یہ کلام شاہ صاحب کا
ناشی ہے اونکی کمال نافہمی سے کہ باعث اوسکا محض تعصب و عناد ہے لہذا ایسے کلام مہمل و بے
معنی کی ساتھ اونھون نے تکلم کیا ہے اسواسطے کہ جناب رسول خدا صلعم کافہ انام پر مبعوث ہین اور تمام خلق کو
آپکے تصرف مین ہونا چاہیے اور اسی طرح اونکا ولی عہد اور خلیفہ بھی کافہ انام کے لیے منصوب ہے پس
اوسکے تصرف مین بھی تمام خلق کو ہونا چاہیے پس باطل ہو گئی تقریر شاہ صاحب کی کہ بار خدایا دوست دار کسیرا
کہ در تصرف او باشد و دشمن دار کسے را کہ در تصرف او نباشد اب رہا کفر و اسلام و نفاق و ایمان و تسلیم و تکذیب
و اقرار و انکار پس اسمین ہر شخص مختار ہے من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر پس تمام بنی نوع انسان کی تین قسمین
ہین ایک کافر اور ایک منافق اور ایک مومن پس ظاہر ہے کہ کافرون کے لیے دعا کرنا کیونکر
ممکن تھا اور نفاق اور ایمان امر قلبی ہے کہ ظاہر نہین ہو سکتا پس ممکن ہے کہ
کوئی شخص نبوت کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے ایمان نہ لایا ہو
جیسا کہ منافقون کے باب مین آیا ہے اذا جاءک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول
اللہ اور اسیطرح ممکن ہے کہ کوئی شخص امام برحق کی امامت کا زبان سے اقرار کرے اور دل سے
ایمان نہ لایا ہو پس ایسے لوگون کے لیے بھی دعا فرمانا غیر ممکن تھا لہذا جناب رسول خدا صلعم نے ایسا
جامع و مانع ارشاد فرمایا کہ سوا مومن صادق کے اور کوئی اوس مین داخل نہین ہو سکتا اسواسطے کہ جو شخص
کہ امام برحق سے علی البصیرۃ تولی کریگا وہ خواہ مخواہ دل سے اوسپر ایمان بھی لایا ہوگا اور ایمان لانا امام پر
مستلزم ہے ایمان لانے کو ساتھ رسول کی جسطرح کہ ایمان لانا ساتھ رسول کے مستلزم ہے ایمان لانے کو
ساتھ خدا کے کما لا یخفی پس کلام معجز نظام جناب خیر الانام اللهم وال من والاہ مین سوا مومنین مخلصین کے

کوئی داخل نہین ہوسکتا اور یہ کمال بلاغت وجامعیت ہی شاید اسمقام پر کوئی سنی صاحب کہین کہ ہم
بھی علی ابن ابیطالب سے دوستی رکھتی ہین پس ہم بھی وال من والاہ مین داخل ہین تو ہم کہینگے کہ یہ دعوی تمہارا
فقط زبانی ہی اسلیے کہ دوست تین طرح پر ہوتے ہین ایک اپنا دوست ایک دوست کا دوست
ایک دشمن کا دشمن پس تم لوگ اونکے دشمنون کے ہرگز دشمن نہین ہوا اور دشمن بھی تین طرح پر ہوتے ہین
ایک اپنا دشمن اور ایک دوست کا دشمن اور ایک دشمن کا دوست پس تم لوگ بیشک اونکے دشمنونکے
دوست ہوا اسلیے کہ جب ادلہ قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر خلیفہ رسول خدا بلا فاصلہ ہین تو جو
لوگ کہ دعویدار خلافت ہوے وہ خواہمخواہ آپکے دشمن ہونگے اور تم لوگ بلا شبہہ و شک اونکے
دوست ہو علاوہ اسکے جو لوگ کہ آپکے تشنہ خون تھے اور علانیہ آپسے لڑے اور حتی الوسع
آپکے قتل کرنے مین نہایت سعی و کوشش کی اونکے بھی تم دوست ہو اور اہل جنت مین سے سمجھتے
ہو پھر کیونکر زمرۂ دوستان علی بن ابیطالب مین تم لوگ محسوب و محشور ہوسکتے ہو کیا جو شخص کہ ابوجہل
اور ابولہب سے محبت رکھے وہ جناب رسول خدا کی دوستی کا اقرار کرے تو صادق سمجھا جائیگا یا آپکے
زمرۂ اولیا مین محسوب ہوگا لا واللہ یہ ہرگز نہین ہوسکتا اس صفت کیساتھ فقط شیعہ مخصوص ہین کہ
جناب امیر کے بھی دوست ہین اور اونکے دوستون کے بھی دوست اور اونکے دشمنونکے دشمن لا تجد قوما
یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا
اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم
بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ
اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون قولہ اور اگر شیعہ کہین کہ اس حدیث مین مولی بمعنی اولی
کے ہی بقرینہ ارشاد رسول علیہ السلام الست اولی بالمومنین من انفسھم تو اسکا جواب یہ ہی کہ بالفرض ہمنے مانا کہ مولی بمعنی اولی کے ہے لیکن یہ کہان سے لازم
آتا ہی کہ اولی بمعنی امامت کے ہوجیگا اولی بمعنی قرب و نزدیکی کے ہی جیسا فرمایا حق تعالی نے سورۂ آل عمران مین ان اولی الناس بابراھیم للذین
اتبعوہ الایہ اس آیت کی معنی موافق تفاسیر اہل سنت و شیعہ کے یہ ہین کہ تحقیق قریبتر و نزدیکتر لوگون کی حضرت ابراہیم علیہ السلام

۱؎ جزو بست و ہشتم سورۂ مجادلہ ۱۲

کی ساتھ البتہ وہ لوگ ہین کہ پیروی کی اونھون نے اونکی پس جبکہ قرآن مین اولی بمعنی اقرب ہے تو مولی واولی اس
حدیث وارده خم غدیر مین کس طرح معنی امامت وخلافت کی آسکتا ہے **اقول** یہی واعظ صاحب نے شاہ عبد العزیز
صاحب کی نقل کی ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مذکور کے اوسی صفحہ ۲۷۵ مین قبل عبارت منقولہ سابقہ کے یہ عبارت ہے
ودیگر آنکہ اگر مولی بمعنی اولی ہم باشد صلہ او را بالتصرف قرار دادن از کدام لغت منقول خواہد شد چہ احتمال ہست اولی بالمحبت
واولی بالتعظیم مراد باشد وچہ لازم کہ ہر جا لفظ اولی بشنویم مراد اولی بتصرف گیریم قولہ تعالی **ان اولی الناس
بابراہیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا** ترجمہ ہر آئینہ قریب ترین مردم بابراہیم آنانند
کہ پیروی او کردند واین نبی است ومسلمان وپیداست کہ اتباع حضرت ابراہیم اولی بتصرف از آنجناب نبوده اند انتہی
اس مین واعظ صاحب نے عجیب تقلیب کی ہے کہ شاہ صاحب نے جو تیسری وجہ لکھی تھی اوسکو پہلے لکھا ہے اور جو دوسری
وجہ لکھی تھی اوسکو پیچھے سے لکھدیا ہے اور غرض اونکی اس تقدیم وتاخیر سے یہ ہے کہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ واعظ صاحب نے
بعینہ شاہ عبد العزیز صاحب کی تقلید کی ہے اب ہم اس کلام نافرجام کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہین یہ جو شاہ صاحب نے
فرمایا ہے کہ اگر مولی بمعنی اولی ہم باشد صلہ او را بالتصرف قرار دادن از کدام لغت منقول خواہد شد اسکے جواب مین ہم
کہتے ہین کہ شرازی نے لبید کے شعر مین جو مولی کے معنی اولی بالمخوف کے لکھے ہین جیسا کہ ہم ماقبل مین ثابت کر چکے
ہین یہ صلہ کس لغت سے منقول ہے ونیز خود شاہ صاحب نے جو اس عبارت مین فرمایا ہے کہ چہ احتمال ہست کہ اولی
بالمحبت واولی بالتعظیم مراد باشد یہ دونون صلہ اولی کے اونھون نے کس لغت سے نقل کیے ہین پس ظاہر ہے کہ
جب لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہوگئے تو جیسا قرینہ ہوگا ویسا ہی اوسکا صلہ قرار دیا جائیگا اور یہ امر ایسا واضح
ہے کہ ادنی طالب علم بھی اسکو سمجھ سکتا ہے لیکن شاہ صاحب کے تجاہل عارفانہ کا کیا علاج ہے اور یہ جو اونھون نے
فرمایا کہ وچہ لازم کہ ہر جا لفظ اولی بشنویم مراد اولی بتصرف گیریم اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ بلاشبہہ یہ لازم نہین ہے
کہ لفظ اولی سے ہر جگہ مراد اولی بتصرف ہو لیکن جس عبارت مین صدہا قرائن ودلائل قائم ہونگے وہان کیونکر یہی مراد
نہ لیجائیگی اسکے بعد جو اونھون نے آیہ کریمہ **ان اولی الناس بابراہیم** الآیہ سے استدلال کیا ہے اوسکی خود ہی
رد بھی لکھدی ہے وہم لا یشعرون یعنی بعد ذکر آیت کے یہ فرمایا ہے کہ وپیداست کہ اتباع حضرت ابراہیم اولی بتصرف

۵ سورہ آل عمران جزو سوم بعد ثلث ۱۲ منہ

اور جناب شیخ زادہ انیس یہ ایسا مانع صریح ہے کہ یہاں اولی سے مراد اولی بتصرف نہیں ہو سکتی ہم بھی اسکے قائل ہیں لیکن حدیث من کنت مولاہ میں کونسا امر مانع ہے کہ جسکی وجہ سے وہاں لفظ مولی سے اولی بتصرف مراد نہیں لیجاے پس اس حدیث کا اس آیت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اب رہا احتمال اور معانی کا کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال پس ایک یا دو قرینے کچھ واضح ہوں اسکے رفع کرنے کو کافی ہیں جیسا کہ انشاء اللہ تعالی ہم عنقریب بہت سے دلائل قاطعہ و قرائن واضحہ بیان کرینگے کہ اونسے مثل روز روشن معلوم ہو جائیگا کہ اس حدیث میں سوا اولی بالتصرف یا ایسے معانی کہ جو اوسکے مترادف ہوں اور امامت و خلافت و ولایت پر دلالت کرتے ہوں اور کوئی معنی مراد نہیں ہو سکتے کیوں حضرات سنیہ آپ لوگوں نے ملاحظہ فرمایا کہ آپکے شاہ صاحب کا کلام مسلوب النظام چند الفاظ جواب مثل اعمال قرین علی اعقابہم کیسا ہباء منثورا ہو گیا اور اوسی کی ضمن میں اعظ صاحب کا کلام مورد ملام بھی کان لم یکن شیئا ہو گیا اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ پس جب کہ قرآن میں اولی بمعنی قرب ہے تو مولی و اولی اس حدیث وارد و غدیر خم میں کس طرح بمعنی امامت و خلافت کی آسکتا ہے اسکے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ایسا شخص عقل کا دشمن جب کلام سمجھیگا کہ بہت سی آیات میں خود لفظ مولی کا بمعنی خداوند و مالک و سید و حزبی و ولی امر و متولی امر و متصرف فی الامور آنا ثابت ہے چنانچہ بعض آیات میں یہ سب معانی ہم قبل میں سنیوں کی معتبر تفسیروں سے ثابت کر چکے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ سب الفاظ مترادف ہیں ولی بالتصرف کی اور صریح امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہیں اور اگر ایک آیت میں بسبب قیام قرینہ اولی کی ایسے معنی مراد ہوں کہ جو امامت و خلافت پر دلالت نہ کریں تو اس سے ہمارا کیا حرج و نقصان ہو سکتا ہے پس یہی اعظ صاحب اس حدیث وارد و غدیر خم میں لفظ مولی کس طرح بمعنی امامت و خلافت آسکتی ہے کہ قرآن کی بہت سی آیات میں یہ لفظ مبارک ایسے معانی میں آئی ہے کہ وہ معانی اس حدیث میں امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ لفظ مشترک کی شان یہی ہے کہ جیسا قرینہ ہو ویسے ہی معنی پر دلالت کرے کیا مقتضاے انصاف یہی ہے کہ اگر ایک آیت میں لفظ اولی بسبب قیام قرینہ بمعنی اولی بالتصرف نہو تو اوس پر آپ نہایت فخر و ناز کریں اور جب ہم کثیر التعداد آیات میں خود لفظ مولی کا ایسے معانی میں آنا ثابت کر دیں کہ جو صریحا امامت و خلافت پر دلالت

کرتے ہین تو آپ اوس سے اعراض استنکاف کرکے فنبذوہ وراء ظہورہم کے مصداق ہوجاتے ہین اور قول فیصل
اس بحث مین یہ ہے کہ جس معنی مین لفظ اولی صدر حدیث مین ہے اوسی معنی مین لفظ مولی بھی ہے چنانچہ واعظ صاحب نے
بھی اس عبارت کے اول مین کہ جو ہم ابھی اونکی کتاب سے نقل کرچکے ہین شیعون کے استدلال کا ذکر کیا ہے اب رہی اس امر کی
تحقیق کہ صدر حدیث مین لفظ اولی کے کیا معنی ہین اور کیا مراد ہے پس ہم اسکو انشاء اللہ العزیز ضمن دلائل وقراین مین
عنقریب بہ تفصیل مناسب بیان کرینگے ہرچند کہ خطبہ مبارکہ غدیر خم جو ہمنے اپنی کتابون سے نقل کیا ہے
اوسکے اور بہت سے الفاظ وعبارات کا ثبوت کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے بآسانی ممکن ہے لیکن چونکہ
طول بہت ہوگیا ہے لہذا ہم اسیقدر پر اکتفا کرتے ہین اور یہ بھی کچھ کم نہین ہے جو شخص کہ جدل واعتساف وتقلید
اسلاف کو ترک کرکے بنظر غور وانصاف شعاع اول سے یہانتک ملاحظہ کریگا انشاء اللہ العزیز امر حق اوسکے
چشم بصیرت کے سامنے مثل آفتاب کے روشن ہوجائیگا اور اسکے سوا اور بعض الفاظ وعبارات خطبہ مبارکہ مذکورہ کا ثبوت
ضمن دلائل مین بھی آجائیگا اب ہم بعون اللہ تعالی شروع کرتے ہین بیان دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ وقراین واضحہ
ہین کہ اونسے امامت وخلافت حضرت شاہ ولایت مثل آفتاب نصف النہار کے روشن ہے وما توفیقی الا
باللہ علیہ توکلت والیہ انیب واضح ہو کہ یہ دلائل وقراین تین قسم پر ہین اول وہ دلائل
ہین کہ جنسے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا کا استخلاف یعنی کسی کو اپنا وصی اور خلیفہ اپنی زندگی مین مقرر کر
جانا ایک امر ضروری ولابدی تھا دوم وہ دلائل ہین کہ جنسے استحقاق علی ابن ابیطالب واسطے خلافت
وامامت کے ثابت ہوتا ہے ونیز یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ اسی باب مین اکثر آیات قرآنی نازل ہوکر تعیین ونیز
جناب رسول خدا صلعم کے اقوال وافعال ابتداے بعثت سے اسپر شاہد تھے کہ آپ علی بن ابیطالب کو اپنا وصی
وخلیفہ مجمع عام مین قریب رحلت وانتقال حسب سنت انبیاے سلف ضرور مقرر فرمائینگے سوم وہ دلائل
وقراین ہین کہ جو واقعہ غدیر خم سے متعلق ہین اور اونسے ثابت ہوتا ہے کہ بلاشبہہ وشک جناب رسول خدا نے
اسمقام مین علی ابن ابیطالب کو مجمع عام مین اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمایا اور یہ سب ادلہ قطعیہ کہ جو ان تینون قسمون مین
منقسم ہین لاتعد ولاتحصی ہین اور ان مین سے جسقدر اس عبد ضعیف پر ظاہر ہوئی ہین اونکے بیان اور تحریر کے
لیے بھی دفاتر مبسوطہ چاہییے لیکن ہم اونمین سے بعض کو بطور مشتی نمونہ از خروارے حسب وسعت گنجایش

کتاب ہذا باجمال و اختصار لکھتا ہون ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ قسم اول وہ دلائل ہین
کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا کا استخلاف ایک امر ضروری و لابدی تھا دلیل اول جناب
رسول خدا خاتم النبیین اور افضل المرسلین ہین اور سب انبیا و مرسلین کا حضرت آدم سے یہی دستور و
طریقہ رہا ہے کہ کسی شخص کو بحکم حق سبحانہ و تعالی اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی مین مقرر فرما جاتے تھے چنانچہ
ہمنے جو خطبہ تمہید کتاب بحث غدیر خم بروایت حضرت امام محمد باقر لکھا ہے اور اوسکے اجزا کو کتب معتبرہ مخالفین سے
ثابت کیا ہے اوسمین یہ امر بھی مذکور ہو چکا ہے ہم شروع بحث غدیر خم مین بعد ساقی نامہ و قبل ابتداء خطبہ
بسیار کیا اس امر کو سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت کر چکے ہین اور اکثر انبیا کے اسما مبارک مع اونکے اوصیا و خلفا کے
لکھ چکے ہین پس ثابت ہوگیا کہ یہ امر ضروری و لابدی تھا کہ جناب رسولخدا بھی کسیکو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی
مین مقرر فرماتے اور یہ ظاہر ہے کہ سنت و دستور و طریقہ انبیاء و مرسلین مین کہ جسمین سنت اللہ ہے تحویل و تبدیل نہین
ہو سکتی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی سورہ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے سنۃ من ارسلنا قبلک من رسلنا
و لا تجد لسنتنا تحویلا ترجمہ مانند دستور اون رسولون کے کہ جو تجھسے پہلے ہمنے بھیجے اور نہ پاویگا تو ہمارے دستور مین
تفاوت نیز سورہ احزاب مین فرماتا ہے سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل و لن تجد لسنۃ اللہ
تبدیلا ترجمہ مانند دستور اللہ کی اون لوگون مین کہ جو پہلے گذر گئے ہین اور ہرگز نہ پاویگا تو دستور مین اللہ کی تبدیل کو
و نیز سورہ انا فتحنا مین فرماتا ہے سنۃ اللہ التی قد خلت من قبل و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا
ترجمہ مانند دستور اللہ کے کہ جو چلا آتا ہے پہلے سے اور نہ پاویگا تو دستور مین اللہ کے تبدیل کو دلیل دوم حق
سبحانہ و تعالی سورہ قصص مین فرماتا ہے و ربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرۃ
سبحان اللہ و تعالی عما یشرکون ۰ و ربک یعلم ما تکن صدورہم و ما یعلنون قرآن
شریف مطبوع مطبع مجتبائی سنہ ۱۲۸۵ ہجری کے صفحہ ۳۳۶ مین اس آیہ کریمہ کا ترجمہ تفسیر
موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب سے اسطرح لکھا ہوا ہے اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے
اور پسند کرے اونکے ہاتھ نہین پسند اللہ نرالا ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بتلاتے ہین اور تیرا رب
جانتا ہے جو چھپ رہا ہے اونکے سینون مین اور جو جتاتے ہین و نیز اسی صفحہ مین اسی آیت کے نیچے

ترجمہ فتح الرحمن اسطرح لکھا ہوا ہی و پروردگار تو می آفریند ہرچہ خواہد و برمی گزیند ہرکہ را خواہد نیست
ایشان را اختیار پاکی خدا راست و بلند تر است از آنکہ شریک می آرند و پروردگار تو می داند آنچہ پنہان می دارد
سینہ ہای ایشان و آنچہ آشکارا می کنند و نیز اسی صفحہ مین ترجمہ فتح الرحمن کی نیچے مولوی شاہ
رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اسطرح لکھا ہوا ہی اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہی اور پسند
کرتا ہی نہین ہے واسطے اونکی اختیار پاکی ہی اللہ کو اور بہت بلند ہی اوس چیز سے کہ شریک لاتی ہین اور پروردگار تیرا
جانتا ہی جو کچھ چھپاتے ہین سینے اونکی اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین انتہی مین نے ان آیات کا خود ترجمہ نہین لکھا بلکہ
سنیون کی معتبر علماء کی ترجمے لکھدیے ہین کہ اون لوگون کے اوپر اتمام حجت بالغ وجوہ ہو جاوے اب عیب
ضعیف کہتا ہی کہ اس آیت سراپا ہدایت سے صریح ظاہر ہے کہ جسطرح حق سبحانہ وتعالی کو خلق کی پیدا کرنے کا
اختیار ہی اوسی طرح اوسی کو یہ بھی اختیار ہی کہ اپنی خلق مین سے جسکو چاہے نبوت کی لیے یا امامت کی لیے پسند
اور برگزیدہ کرے خلق کو اس انتخاب کا کچھ اختیار نہین ہے اور اس آیت کی الفاظ اخیرہ سے یہ بھی ثابت ہو گیا
کہ اسطرح کا انتخاب و اختیار خلق کے اختیار مین سمجھنا ایک نوع کا شرک ہے یعنی جو کام کہ خدا کی لیے مخصوص ہی
اوس مین خلق کو شریک سمجھنا اور اس آیت کے بعد جو دوسری آیت ہمنی لکھی ہی اوس مین ایک دلیل ہین مخفی ہے
کہ پروردگار ہی آدمیون کی دلون کی ظاہر و باطن کو جانتا ہے انسان کیونکر اس بات کو جان سکتا ہی کہ کیسا ہلکین
کیا ہی بہت سے آدمی دنیا مین ایسے ہوتے ہین کہ ظاہر اونکا اچھا ہوتا ہے اور باطن برا ہوتا ہی پس ممکن ہے کہ لوگ
جس شخص کو امامت و خلافت کی لیے اختیار کرین اور ظاہر مین اوسکو اچھا سمجھین اوسکا باطن برا ہو اور اوسی کی
و خلافت کی وقت جب خود مختار ہو تو اون برائیون کو ظاہر کرے اور انواع و اقسام کی فسادات و حق تلفیات
و حقوق و اموال و نفوس رعیت مین اوس سے پیدا ہون کہ جو ہرگز اصلاح پذیر نہون اور یہ بات مشاہدہ مین آ گئی ہے
اسی امامت و خلافت خود اختیاری کا یہ نتیجہ ہوا کہ دین اسلام مین تہتر فرقے ہو گئے ورنہ اگر خلیفہ و امام منصوب
من اللہ و من الرسول کی سب امت اطاعت کرتے تو ہرگز اس اختلاف کی نوبت نہ آتی وما اختلف الذین
اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینات بغیا بینہم شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ اس آیت مین
نبی اور امام کا ذکر کہان ہے تو ہم جواب دینگے کہ اگر تمام خلق اللہ مین نبی اور امام برگزیدہ اور مخصوص خدا کی

پاپنچ چھ تمہین انصاف سے بتاؤ کہ ان حضرات سے بہتر اور کون شخص ہے شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ ہم اس
بات کو تسلیم کرتے ہین کہ نبی کا مقرر کرنا خلق کے اختیار مین نہین ہے اور یہ آیت بھی اسی باب مین نازل ہوئی ہے
چنانچہ تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبئی کے جلد ثالث ص
۴۸۰ مین اس آیت کا سبب نزول اس طرح لکھا ہوا ہے وربک یخلق ما یشاء ویختار
نزلت هذه الایة جوابا للمشرکین حین قالوا لولا انزل هذا القران علی رجل
من القریتین عظیم یعنی ولید بن المغیرة او عروة ابن مسعود الثقفی
اخبر الله تعالی انه لا یبعث الرسل باختیارهم قوله عز وجل ما کان لهم الخیرة
قیل ما للاثبات معناه ویختار الله ما کان لهم الخیرة ای یختار ما هو الاصلح
والخیر وقیل هو للنفی ای لیس لهم الاختیار او لیس لهم ان یختاروا علی
الله کما قال تعالی وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة
ترجمہ نازل ہوئی ہے یہ آیت جواب مین مشرکون کے جسوقت کہ اون لوگون نے کہا کہ کیون نہ نازل کیا گیا یہ
قرآن اوپر کسی بڑے آدمی کے دونون شہرون مین سے (یعنی مکہ وطائف) بڑے آدمی سے وہ لوگ
ولید بن مغیرہ یا عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتے تھے خبر دی اللہ تعالی نے کہ وہ سبحانہ وتعالی نہین مبعوث
کرتا ہے رسولون کو اونکی پسند کے موافق قول اللہ عز وجل کا جو ما کان لهم الخیرة ہے بعض نے کہا ہے کہ اسمین ما واسطے
اثبات کے ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ اختیار کرتا ہے اللہ اوس چیز کو کہ جو اونکے واسطے خیرہ ہو یعنی اختیار کرتا ہے
اوس چیز کو کہ جو اونکے واسطے اصلح اور بہتر ہو اور بعض نے کہا ہے کہ یہی حرف ما واسطے نفی کے ہے یعنی نہین
ہے اونکے واسطے اختیار یا نہین ہے اونکے واسطے یہ بات کہ برگزیدہ کرین کسیکو برخلاف اللہ کے جیسا کہ
فرمایا ہے اللہ تعالی نے ترجمہ آیت اور نہین لائق ہے کسی مومن اور کسی مومنہ کو یہ بات کہ جسوقت
حکم کرے اللہ اور اوسکا رسول کسی امر کا تو اونکو اوس مین کچھ اختیار ہو انتہی ونیز اکثر تفاسیر معتبرہ اہل سنت و
جماعت مین اس آیت کا سبب نزول یہی لکھا ہوا ہے کہ جو معالم التنزیل مین ہے لیکن اس آیت سے یہ کیونکر
ثابت ہوا کہ امام کا مقرر کرنا بھی خلق کے اختیار مین نہین ہے بلکہ خدا کے اختیار مین ہے تو ہم جواب دینگے کہ

تم لوگونکا مکابرہ ہی اسواسطے کہ علت سلب اختیار کی خلق سے ایک ہی ہے خواہ وہ نبی کے باب مین ہو خواہ امام کے
باب مین اور وہ علت اس آیت کی آیت مابعد مین کہ جو بلا فاصلہ ہے عدم اطلاع خلق ہے سرائر و ضمائر پر یعنی
کوئی شخص کسیکے دل کی نیکی اور بدی سے واقف نہین ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ نبی جسطرح خلق کی ہدایت و ارشاد
کیلیے مبعوث ہوتا ہے اوسیطرح امام کہ جو اوسکا نائب اور خلیفہ اور جانشین ہے اسی کام کے لیے منصوب ہوتا ہے
پس اگر نبی کا مقرر کرنا خلق کے اختیار مین ہو تو عدم اطلاع باطن کے سبب سے جو فسادات کہ اسپر مترتب ہوسکتے
ہین وہی نصب امام پر بھی مترتب ہوسکتے ہین اور اون فسادات کا ذکر کہ جو اس امامت خود اختیاری کے
سبب سے دین و ملت مین حادث ہوئے بحث استخلاف مین بتفصیل مناسب ہم بیان کر چکے ہین من شاء
فلیرجع الیہ اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ آیت مین تعمیم ہے نبی یا امام کی تخصیص نہین اور تمھارے یہانکی کتابون مین جو
روایات منقول ہین وہ ہمارے اوپر حجت نہین تاہم اگر ہم اس روایت معالم التنزیل وغیرہ تفاسیر اہل سنت وجماعت
کو تسلیم بھی کرلین تو یہ امر ہماری دلیل و حجت کا قادح نہین اس سبب سے کہ اکثر آیات قرآن ایک امر خاص مین نازل ہوئی
ہین مگر حکم اونکا عام ہے قیامت تک اور یہ امر محل نزاع مابین اہل اسلام نہین پس اس آیت کے عموم سے کیونکہ
ممکن ہے کہ سنیون کی زبردستی سے امام کا برگزیدہ کرنا خدا کے اختیار سے خارج ہوکر خلق کے اختیار مین
داخل ہوجاے ونیز جو عبارت کہ تفسیر معالم التنزیل سے نقل کی گئی ہے وہ خود ہماری دلیل و برہان کی مساعد
و معاون ہے چند وجوہ سے وجہ اول یہ ہے جو اس عبارت مین ہے کہ قیل والاختیار معناہ و
یختار اللہ ما کان لہم الخیرۃ ای یختار لہم ما ہو الاصلح والخیر اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو بندونکے
حق مین اصلح اور بہتر ہوتا ہے اوسکا اختیار کرنا اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور بعد نبی امام کا وجود بالاتفاق
بقاے امت کیلیے اصلح ہی اس سبب سے کہ کوئی کام دین و ملت کا بغیر ایک حاکم مدبر کے درست نہین رہ سکتا
اور وہ بعد رسول امام ہے کہ جسکو خلیفہ بھی کہہ سکتے ہین پس اوسکا اختیار کرنا بھی اللہ ہی کے ساتھ مخصوص
ہوگیا اور خلق کو اسمین کچھ اختیار باقی نہ رہا وجہ دوم یہ ہے کہ جو اس عبارت مین ہے وقیل ہو للنفی ای
لیس لہم الاختیار ولیس لہم ان یختاروا علی اللہ اس سے صریح سلب اختیار خلق بالعموم ظاہر ہے کہ
اوسمین نبی اور امام دونون کا مقرر کرنا داخل ہے وجہ سوم یہ کہ خدا کی قدرت اور اتمام حجت قابل عبرت ہے

کہ ایسی عدم اختیار خلق کے مثال میں جو ایک آیت کریمہ علامہ بغوی نے نقل کی اوس سے امام کی تخصیص ہو کی اس سبب سے
کہ جس امر میں خدا اور رسول حکم کریں وہ امامت ہے نہ امر رسالت اس سبب کہ خود رسول اپنے تئین رسالت کے لیے کیونکر
اختیار کر سکتا ہے شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر یہ کہیں کہ اس آیہ وما کان لمؤمن الایہ کا تو یہ مضمون ہے کہ جس بات کا
خدا اور رسول حکم کریں اوس میں پھر کسی مومن و مومنہ کا کچھ اختیار باقی نہیں رہتا اور ہمارے مذہب کے موافق امام
کی بابت خدا و رسول نے کچھ حکم ہی نہیں کیا پس آیہ سلب اختیار تعیین امام پر خلق سے کیونکر حمل کیجا ئیگی
تو ہم کہینگے کہ اسکا جواب اپنے علامہ بغوی کی روح سے پوچھو کہ جس آیت کی شان نزول میں اونھوں نے یہ لکھا ہے
کہ مشرکون کے جواب میں نازل ہوئی ہے اس بات کے اثبات میں کہ اونکے اختیار سے رسول نہیں مبعوث ہو سکتے
اوسکی تفسیر میں سلب اختیار خلق کی مثال میں اس آیت ما کان لمؤمن کو کیون لکھا کہ شیعہ اوسکو سلب اختیار تعیین امام
پر خلق سے حمل کریں علاوہ اسکے ہم صدہا دلائل قاطعہ اس امر کے ثبوت میں بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا
نے بحکم خدا اپنی زندگی میں امام و خلیفہ مقرر فرمایا ہے پھر امامت آیہ وما کان لمؤمن میں کیون داخل نہو گا بالجملہ
اس آیہ وافی ہدایہ وربک یخلق ما یشاء ویختار کی عموم سے بادی النظر میں ثابت ہے کہ جسطرح نبی کا اختیار
کرنا خدا کے ساتھ مخصوص ہے اوسی طرح امام کا اختیار کرنا بھی مخصوص ہے اور خلق کو جسطرح نبی کے مقرر کرنے کا اختیار
نہیں ویسی طرح امام کے مقرر کرنیکا بھی اختیار نہیں اور جب امر بظاہر آیت بادی النظر میں دلالت کرے تو ان
مخالفین کی تاویلات کا کچھ اعتبار نہیں اس سبب سے کہ تاویل ظاہر آیت کی اوسوقت کیجاتی ہے کہ جب ورا آیت
محکمات سے ظاہر اوسکا موافق نہ معلوم ہوتا ہو مثل اون آیات کی کہ ظاہر اونکا جسم و صورت و اعضا حق سبحانہ و تعالی
پر دلالت کرتا ہے مثل وجہ اللہ و جنب اللہ وغیرہ کی اور سلب اختیار خلق تعیین امام کے باب میں عقل قرآن و حدیث
کسی چیز کے مخالف نہیں ہے بلکہ موافق ہے اور جب یہ امر ثابت ہو گیا کہ امام کا مقرر کرنا خلق کے اختیار
میں نہیں ہے بلکہ خدا کی اختیار میں ہے اور یہ امر بھی معلومات میں سے ہے کہ امام کا وجود کہ جو خلیفہ رسول بھی کہلاتا ہے
بعد رسول ضروری ہے ورنہ امور رعیت و احکام دین و ملت و تجہیز عساکر و جیوش و جہاد کفار و مشرکین اجرا
حدود و اخذ قصاص و دیات وغیرہ ان سب امور کا اہتمام و انتظام کیونکر ممکن ہے بلکہ سبکا تعطل لازم
آتا ہے تو یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا یعنی کسیکو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی

مین مقرر کر جانا ایک امر ضروری ولابدی تھا اس سبب سے کہ یہ ادنی امر ضروری کا احکام شرعیہ مین سے بیان نفرمانا اور اسکی تبلیغ کا ترک کرنا رسول کے لیے محال ہے نہ کہ حاکم مقرر فرمانا کہ جو باعث اکمال و اتمام و تحفظ و انتظام کل احکام شرعیہ ہو دلیل سوم حق سبحانہ وتعالی نے سورۃ النسا مین فرمایا ہے یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ترجمہ موضح القرآن از حاشیہ ص ۹ قرآن شریف چھاپ حقانی مطبع مجتبائی مذکور اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین اور ترجمہ فتح الرحمن اسی صفحہ مین اسی آیت کی تحت مین اسطرح لکھا ہے ای مومنان فرمانبرداری کنید خدا را و فرمانبرداری کنید پیغامبر را و فرمانروایان را از جنس خویش و ترجمہ شاہ رفیع الدین و سکی تحت مین اسطرح لکھا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور صاحبون حکم کو کہ تم مین سے انتہی اے مسلمانو اگر تم لوگ خدا و رسول اور قرآن پر ایمان لائے ہو تو ہمکو ایمان سے جواب دو کہ یہ اولو الامر کون ہین کہ جنکی اطاعت حق سبحانہ وتعالی نے اپنی اور اپنے رسول کے بعد اسی داتی ہے مومنون پر واجب کی ہے آیا معصوم ہین یا غیر معصوم اگر تم کہوگے کہ غیر معصوم ہین تو رسول کو بھی غیر معصوم ماننا پڑیگا اس سبب سے کہ حق سبحانہ وتعالی نے اس آیت مین رسول اور اولی الامر کی اطاعت مین کچھ فرق نہین کیا ہے علاوہ اسکے حق سبحانہ وتعالی کے ایک حکم مین اجتماع نقیضین لازم آئیگا یعنی جو غیر معصوم ہوگا خواہ مخواہ اوس سے معاصی بھی سرزد ہونگے اور بنا برحکم اس آیت کے فعل معصیت مین بھی اوسکی اطاعت واجب ہوگی حالانکہ ایسی اطاعت ممنوع ہے پس جب دلیل قطعی سے عصمت اولو الامر کی ثابت ہو گئی تو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اونکا مقرر و معین کرنا خدا و رسول کے ساتھ مخصوص ہے امت کا کچھ اسمین اختیار نہین ہے اس سبب سے کہ وہ لوگ ہرگز اپنی عقول ناقصہ سے نہین دریافت کر سکتے کہ معصوم کون ہے اور خلفاے رسول خدا پر اولو الامر کا اطلاق کرنے مین کوئی شخص اہل اسلام مین سے کلام نہین کر سکتا پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسول خدا کو استخلاف کرنا یعنی کسی شخص معصوم کو اپنا وصی و خلیفہ اپنی زندگی مین مقرر کر جانا ایک امر ضروری ولابدی تھا تاکہ امت اختلاف و حیرت و ضلالت مین مبتلا نہو اور جمع لفظ اولو الامر اس سبب سے ہے کہ خلفاے رسول خدا بارہ ہین چنانچہ خود صحاح اہل سنت احادیث اثنا عشر خلیفہ سے مملو ہین پس ثابت ہو گیا کہ یہ بارہ خلیفہ سب معصوم تھے الحمد للہ رب العالمین کہ یہ دلیل ہماری ایسی کامل ہے کہ کوئی سنی صاحب وسمین

نقض نہین وارد کر سکتے ہین اگرچہ کیسے ہی فیلسوف ہون اب ان حضرات کا اضطرار اس آیہ وافی ہدایہ کے
معانی و تفسیر مین قابل دید ہے لیکن اوسکی تفصیل مین بہت طول ہے جسکا جی چاہے ان لوگون کی تفاسیر کی
طرف رجوع کرے مگر مختصراً مین لکھتا ہون کہ اکثر علما و مفسرین سنیہ کا یہی قول ہے کہ اولو الامر سے مراد سلاطین
و قضاۃ اہل اسلام ہین چنانچہ موضح القرآن کا ترجمہ جو صفحہ ۹ سے مین نے لکھا ہے اوسی قرآن شریف
مطبوعہ مطبع مجتبائی کے صفحہ ۹۵ کے حاشیہ پر حرف ف کے بعد شاہ عبد القادر صاحب
موضح القرآن کی یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ف اختیار والے بادشاہ اور قاضی اور جو کسی کام پہ
مقرر ہو اوسکے حکم پر چلنا ضرور ہے جب تک وہ خلاف خدا اور رسول حکم نکرے اگر صریح خلاف کرے
تو وہ حکم نمانے انتہی موضح الحاجۃ چونکہ اکثر علما و مفسرین حضرات سنیہ کا یہی قول ہے کہ جو شاہ عبد القادر
صاحب کا ہے لہذا بخوف طوالت مین نے اونہین کے قول پر اکتفا کی اب کوئی منصف انصاف سے جواب دے
کہ علمائے سنیہ نے یہ تشقیق و تفریق کہان سے نکالی کہ جب اولو الامر خلاف خدا و رسول کے حکم نکرین تو
اونکی اطاعت کرنا چاہیے اور جب خلاف کرین تو اونکی اطاعت نکرنا چاہیے آیت مین تو کوئی لفظ
ایسی نہین ہے کہ جو ان معانی پر دلالت کرتی ہو بلکہ جسطرح حق سبحانہ و تعالی نے مومنون کو اپنی اطاعت کا
علی الاطلاق حکم دیا ہے اسیطرح اپنے رسول اور اوسکے بعد اولو الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے اور یہان
زبان تو ہر شخص کے قابو مین ہے ممکن ہے کہ کوئی شخص کہدے کہ رسول کی اطاعت بھی مشروط ہے اسی امر کے
ساتھ کہ وہ خدا کے حکم کے موافق حکم دینے والا تھا اور یہ مجرد امکان نہین ہے بلکہ سنیون کے یہان واقع بھی
ہوا ہے چنانچہ اونہین کی صحاح سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور اونکے امثال نے صدہا حکم رسول خدا کے
نہین مانے اور اپنی رائے و اجتہاد کو دخل دیا ہے از انجملہ حکایت منع قرطاس و تخلف جیش اسامہ بھی ہے
اور پر ظاہر ہے کہ جب امت کو معلوم ہوا کہ امام و خلیفہ کی اطاعت من جمیع الوجوہ ہمیشہ واجب نہین ہے
کہ وہ معصوم نہین اکثر گناہ و خطا کا بھی مرتکب ہوتا ہے تو پھر امام و رعایا مین اتفاق کا ہونا غیر ممکن ہے اسسبب
سے کہ اختلاف آرائے بنی نوع انسان ظاہر ہے پس ممکن ہے کہ کسی امر مین خلیفہ صاحب ناحق پر ہون اور رعیت
حق پر اور وہ کسی طرح رعیت کا کہنا نمانین یا اسکے بالعکس خلیفہ صاحب حق پر ہون اور رعیت ناحق پر

اور اوسکا کہنا ماننے پس ان اختلاف کا نتیجہ سوا نزاع و جدال و جنگ و قتال کے اور کیا ہو سکتا ہے اور یہ بھی ظاہر
ہے کہ تابمذہب اہلسنت و جماعت امام و رعایا فریقین اپنے اختلاف مین معذور ہونگے کیونکہ اونکے یہان فریقین
مجتہد ہین زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ مصیب کو دو ثواب اور مخطی کو ایک ثواب ملیگا اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ سیکڑون اور
ہزارون بلکہ لاکھون خون اہل اسلام کے ہدر و مباح ہو جائینگے پس اے مسلمانو کون سی قباحت اس سے ارفع
اور کون سی شناعت اس سے اشنع ہے اور یہ مضمون محض خیالی نہین ہے بلکہ ابتدا سے قتل خلیفۂ ثالث سے
آج تک یہی ہوتا آیا ہے اور کچھ شک نہین ہے کہ اسی مسئلہ کے سبب امت کو خلفا پر خروج کرنے کی جرأت
ہوئی اور فسق و فجور و کفر و الحاد خلفاے بنی امیہ و بنی عباس نے اور بھی اس مسئلہ کی انفاذ کی مساعدت کی
اگر بعد رسول خدا صلعم معصوم بحکم خدا و رسول خلیفہ و امام ہوتے ہین اونکی تمام امت اطاعت
کرتی اور اعتراض نہ ہوتے کیونکہ آیات و احادیث صریحہ کو نسیاً منسیاً کر دیتے یا ابتغاء الفتنۃ اونکی تاویل کے
درپے نہ ہوتے تو کاہے کو اس کثرت خون کی نوبت آتی اور یہ امت تہتر فرقے کیون ہو جاتے و لکن اختلفوا
فمنہم من آمن و منہم من کفر شاید کوئی صاحب کہین کہ خلافت اولی و ثانیہ مین کیون اختلاف
ہوا تو ہم جواب دینگے ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ہم لوگون کو خانہ جنگی جب ہی سوجھتی ہے کہ جب غیر
دشمنون کی طرف سے اطمینان ہو اوس زمانے مین بسبب کثرت کفا مسلمانون کو آپس کی نزاع و جدال کی
فرصت ہی نہین ملی لیکن چونکہ مادہ فاسدہ مسائل اباحت اختلاف امام و رعایا و تحلیل دماء مومنین و مسلمین موجود
تھا لہذا جب اطمینان ہوا تو بسبب اختلاف آرا آپس مین لڑنا شروع کیا بغیاً بینہم شاید کوئی سنی صاحب کہین
کہ یہ اطمینان بھی تو شیخین کے سبب سے حاصل ہوا تو ہم کہینگے کہ مبحث ارتداد مین کہ جو شروع کتاب مین ہے ہم اسکی
تحقیق لکھ چکے ہین اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے اور یہان بھی ہم چند جواب مختصر دیتے ہین اول یہ کہ جب
دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ خلافت رسول حق ائمہ معصومین تھا تو غاصبین خلافت کا کوئی عمل مقبول
نہین ہو سکتا دوم خود صحیح بخاری جزو دوم کتاب الجہاد ص ۱۱۲ مطبوع مطبع میمنیہ مصر مین یہ
حدیث موجود ہے ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر ترجمہ تحقیق اللہ البتہ تائید کرتا ہے اس
دین کی ساتھ مرد فاسق کے اور مثل اسکے بہت سی احادیث صحاح اہل سنت و جماعت مین موجود ہین سوم

خلفای بنی امیہ کے وقت مین اوربھی زیادہ ترقی دین اسلام ہوئی حالانکہ ان لوگون کا فسق و فجور بلکہ کفر و
الحاد باتفاق فریقین ثابت ہی اور ہم اسکو کسیقدر بحث آیہ استخلاف مین لکھ بھی چکے ہین من شاء فلیرجع الیہ شاید
کوئی سنی صاحب کہین کہ آیت ما بعد اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم سے ہمارا مطلب ثابت ہے
یعنی فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر
ذلک خیر واحسن تاویلا ترجمہ موضح القرآن پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز مین تو اسکو رجوع
کرو طرف اللہ کے اور رسول کی اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہی انتہی
اس سے ثابت ہی کہ امام و خلیفہ سے نزاع کرنا رعیت کو جائز ہے لیکن اس نزاع مین خدا و رسول کیطرف
رجوع کرنا چاہیے تو ہم جواب دینگے کہ یہ تمھاری غلط فہمی ہے اس سے نزاع فیما بین رعایا مراد ہے نہ فیما بین خلیفہ
و رعایا اور تمھارے ابطال مذہب پر یہ دلیل بین موجود ہے کہ خلفاے رسول بعد رسول ہوتے ہین پس
اگر کسی مسئلہ شرعیہ مین ما بین خلیفہ و رعایا نزاع ہوگی تو رسول کیطرف کیونکر رجوع کرینگے پس اگر تم
کہوگے کہ بعد رسول خدا و رسول کیطرف رجوع کرنے سے یہ مراد ہے کہ قرآن و حدیث کیطرف رجوع کرین تو
ہم جواب دینگے کہ یہی تو محل نزاع ہی اگر قرآن و حدیث کی فہم مین نزاع و اختلاف ہو جیسا کہ اس امت
مین موجود ہی تو پھر کسکی طرف بعد رسول رجوع کرینگے اسکا جواب تمھارے پاس کچھ نہین ہے لیکن اگر تم ہمسے
یہ سوال کروگے کہ ہمنے تسلیم کیا کہ اس آیت مین نزاع فیما بین امت مراد ہی لیکن بعد رسول اس نزاع مین کسکی
طرف رجوع کرینگے تو ہم جواب دینگے کہ خلیفہ و امام معصوم کیطرف کہ جو امت مین جانشین و قائم مقام رسول
ہی اگر تم کہوگے کہ اس آیت مین تو فقط اللہ و رسول کیطرف رجوع کرنیکا حکم ہے خلفا کا کہان ذکر ہے تو ہم کہینگے
کہ یہ اعتراض تمھارے فخر رازی صاحب کا ہی اور اسکا جواب عنقریب انکی کلام حیرت انجام کی رد مین آتا ہی
فاصبروا ولا تصبروا اور نیز سنیون کی کتب معتبرہ مین بہت سی حدیثین اس آیت کی تفسیر مین موجود ہین کہ وہ اولو الامر
کی اطاعت بغیر کسی قید کی علی الاطلاق مثل اطاعت خدا و رسول دلالت کرتی ہین اور مین معالم التنزیل سے
فقط ایک حدیث کے لکھنے پر اکتفا کرتا ہون چنانچہ تفسیر مذکور مطبوع مطبع شاخ فتح الکریم واقع
بمبئی جلد اول کی آخر ص ۲۳۶ سے ص ۲۳۷ تک یہ حدیث بروایت ابوہریرہ منقول ہے

قال رسول اللہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص نے میری اطاعت کی پس تحقیق اوس شخص نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے کہ میری نافرمانی کی پس تحقیق اوس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص کہ امیر کی اطاعت کرے پس تحقیق اوس شخص نے میری اطاعت کی اور جو شخص کہ امیر کی نافرمانی کرے پس تحقیق اوس شخص نے میری نافرمانی کی انتہی اس حدیث سے بھی بخوبی ثابت ہوگیا کہ امیر کی طاعت مثل اطاعت خدا و رسول مطلقاً واجب ہے اور امیر اور اولوالامر کے ایک ہی معنی ہیں پس ثابت ہوگئی عصمت اولوالامر اس سبب سے کہ خدا و رسول غیر معصوم کی مطلق اطاعت کا کیونکر حکم دے سکتے ہیں اور باطل ہوگئی تقریر اہل سنت و جماعت کہ جب امیر و خلیفہ خلاف حکم خدا و رسول حکم کرے تو اوسکی اطاعت نکرنا چاہیے اس سبب سے کہ معصوم کی شان سے یہ امر احل دور ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ خلاف خدا و رسول حکم کرے پس جس بات کا وہ حکم کریگا وہ عین حق و صدق و موافق حکم خدا و رسول ہوگا اگرچہ غیر معصوم کی عقل ناقص اوسکی مصلحت کو دریافت نکر سکے پس امت کو چاہیے کہ ہر حکم میں خلیفہ برحق رسول کی بلا حجت و تکرار اطاعت کرے اور اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اب ایک اور خدا کی قدرت اور اوسکی اتمام حجت کو ملاحظہ فرمائی و بہ الحجۃ البالغہ پر ایمان لائی کہ آپکے امام فخر رازی صاحب اس بات کے قائل ہوگئے کہ اولوالامر کا معصوم ہونا ضرور ہے چنانچہ تفسیر کبیر جزء ثالث مطبوع مطبع باطنیہ مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری کے آخر ص ۱۴۱ سے ص ۲۴۲ تک اسی آیہ اطیعوا اللہ الایہ کی ذیل تفسیر میں لکھی یہ عبارت ہے ان اللہ تعالی امر بطاعۃ اولی الامر علی سبیل الجزم فی ہذہ الآیۃ و من امر اللہ بطاعتہ علی سبیل الجزم والقطع لا بد ان یکون معصوما عن الخطا اذ لو لم یکن معصوما عن الخطا کان بتقدیر اقدامہ علی الخطا یکون قد امر اللہ بمتابعتہ فیکون ذلک امرا بفعل ذلک الخطا والخطا لکونہ خطا منہی عنہ فہذا یفضی الی اجتماع الامر والنہی فی الفعل الواحد بالاعتبار الواحد وانہ محال فثبت ان اللہ تعالی امر بطاعۃ اولی الامر علی سبیل الجزم وثبت ان کل من امر اللہ بطاعتہ علی سبیل الجزم وجب ان یکون معصوما عن الخطا

فثبت قطعا ان اولی الامر المذکور فی ھذہ الآیۃ لابد ان یکون معصوما ترجمہ تحقیق اللہ تعالی نے
حکم کیا ہے واسطے اطاعت اولو الامر کے حتماً اس آیت مین اور جو شخص کہ اللہ اوسکی اطاعت کا حتماً و قطعاً حکم کرے
ضرور ہے کہ وہ شخص معصوم ہو خطا سے اس سبب سے کہ اگر نہو گا وہ شخص معصوم خطا سے تو وہ جب خطا کا
مرتکب ہوگا تو چونکہ اللہ تعالی نے اوسکی متابعت کا حکم دیا ہے پس ثابت ہو جاویگا کہ یہ خطا کی ارتکاب
کرنیکا حکم ہے حالانکہ خطا بسبب اوسکی خطا ہونیکے منہی عنہ ہے یعنی اوسکے ارتکاب سے نہی کی گئی ہے پس امر
پہونچا ہوگا طرف مجتمع ہونے امر اور نہی کی فعل واحد مین ساتھ اعتبار واحد کی اور یہ محال ہے پس ثابت ہے
کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے واسطے اطاعت اولی الامر کی حتماً اور ثابت ہے یہ بات بھی کہ جس شخص کی اطاعت کے
واسطے اللہ تعالی حتماً حکم کرے واجب ہے کہ وہ شخص معصوم ہو خطا سے پس ثابت ہو گیا قطعاً کہ تحقیق اولو الامر جو اس
آیت مین مذکور ہین ضرور ہے کہ وہ معصوم ہون انتہی یہ ضعیف کہتا ہے کہ یہ دلیل قطعی ہے اولو الامر کے
معصوم ہونے پر کہ جو اس آیت مین مذکور ہین اور کلام حق ہے کہ جو حق سبحانہ وتعالی نے امام المجیب منکر مذہب
حق کی زبان پر جاری کر دیا ہے او بمقتضائے الحق یعلو ولا یعلی اس دلیل محکم کی متانت و رزانت ظاہر ہے
لیکن چونکہ بمقتضائے کل شیء یرجع الی اصلہ امام صاحب نے بعد اس دلیل حق کے بیان کرنیکے پھر باطل کی طرف
رجوع کی لہذا اونکے اوس قول باطل کی رکاکت و مخالفت بھی قابل دید ہے واضح ہو کہ امام المشککین کے
جب ذہن مین آیا کہ اولو الامر کا معصوم ہونا ضروری و لابدی ہے اور اپنے یہان کے خلفا مین خود اونکو اونکے
اعتراف سے کہ جو سابق مین بیان ہو چکا ہے کسیکو معصوم نپایا اور ہمارے ائمہ معصومین و خلفائے ہادیین
و مہدیین پر اولو الامر کا اطلاق کرنے مین مذہب سنیین سے خروج لازم آیا لہذا ناچار انھون نے ایسے شخص نامشخص کو
معصوم قرار دیا کہ جو نہ انسان ہے نہ حیوان نہ فرشتہ ہے نہ شیطان نہ نبات ہے نہ جماد نہ خاک ہے نہ ہوا ہے نہ باد
نہ اوسکی جواہر مین نہ اعراض مین ہے نہ آب ہے نہ برق ہے نہ سحاب نہ نار ہے نہ برف نہ ظروف ہے نہ ظرف صورت رکھتا ہے
نہ جسم ہے نہ طلسم نہ ہنستا ہے نہ روتا ہے نہ جاگتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے نہ کبھی
نظر آتا ہے نہ کبھی خارج مین پایا جاتا ہے اب کوئی بغیر امام صاحب کی بنائی ہوئی اس پہیلی کو بوجھ لے تو ہم جانین
چونکہ ممکن نہین لہذا ہم خود بتائے دیتے ہین کہ امام اہل حدیث امام صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اجماع امت ہے

چنانچہ قبل دلیل مذکور کے ذکر کرنے کے اونھون نے فرمایا ہے (المسئلۃ الثالثۃ) اعلم ان قولہ واولی الامر
منکم یدل عندنا علی ان اجماع الامۃ حجۃ والدلیل علی ذلک انّ ترجمہ آگاہ ہو کہ تحقیق
قول اللہ تعالی کا واولی الامر منکم دلالت کرتا ہے ہمارے نزدیک اس بات پر کہ اجماع امت کا حجت ہے[1] اور
دلیل اسپر یہ ہے کہ تحقیق انتہی اسکے بعد بلا فاصلہ اس دلیل متین وقطعی کو بیان کیا ہے کہ جو ابھی ہم نقل کر چکے ہین اور
حق سبحانہ وتعالی نے اونکی زبان سحر بیان پر اعجاز آجاری کر دی ہے بعد اوسکے ایک تقریر طویل مین اپنی دانست
مین اجماع امت کو مصداق لفظ اولو الامر قرار دیا ہے چنانچہ ہم اوس کلام نافرجام کی ایک مختصر کہ جو باوصف ایجاز واختصار کافی
ووافی ہے لکھتے ہین پہلے ناظرین کتاب کی خدمت مین التماس ہے کہ بنظر غور وتامل ملاحظہ فرمائین کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین جو
لفظ اولو الامر ہے اوس سے ایک مفہوم کلی ومفروض ذہنی یعنی اجماع امت مراد لینا کسقدر امر عجیب وغریب ہے اور تعجب باعث
ضحک ہوتا ہے اور ضحک خصائص انسانی مین سے ہے پس چند کلمات مضحکہ جو طغیانی قلم سے نکل گئے ہین اوسکی بابت مجھسے مواخذہ
نکرین اور اس کلام کو بعدم تہذیب پر محمول نفرمائین قال امام المشککین ثم نقول ذلک المعصوم اما مجموع الامۃ او
بعض الامۃ لا جائز ان یکون بعض الامۃ لانا بینّا ان اللہ تعالی اوجب طاعۃ اولی الامر
فی ہذہ الآیۃ قطعا وایجاب طاعتہم قطعا مشروط بکوننا عارفین بہم قادرین
علی الوصول الیہم والاستفادۃ منہم ونحن نعلم بالضرورۃ انّا فی زماننا
ہذا عاجزون عن معرفۃ الامام المعصوم عاجزون عن الوصول الیہم
عاجزون عن استفادۃ الدین والعلم منہم واذا کان الامر کذلک علمنا ان المعصوم
الذی امر اللہ المومنین بطاعتہ لیس بعضا من ابعاض الامۃ ولا
طائفۃ من طوائفہم ولما بطل ہذا وجب ان یکون ذلک المعصوم الذی
ہو المراد بقولہ واولی الامر اہل الحل والعقد من الامۃ وذلک یوجب القطع بانّ
اجماع الامۃ حجۃ ترجمہ امام صاحب فرماتے ہین کہ بعد اس دلیل کے ہم کہتے ہین کہ یہ معصوم یا کل امت ہے

[1] شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہین کہ امام صاحب نے اجماع امت کو حجت قرار دیا ہے معصوم نہین کہا تو ہم جواب دینگے کہ یہ تمھاری نافہمی ہے اس سبب سے کہ حجیت اجماع کی وجہ سوا معصومیت کل اور کوئی نہین ہو سکتی چنانچہ اونکا کلام مابعد سے جو عنقریب نقل کیا جائیگا ظاہر ہے فتدبر ۱۲ منہ

یا بعض امت یہ جائز نہین ہے کہ بعض امت ہو اس سبب سے کہ ہم بیان کر چکے ہین کہ تحقیق اللہ تعالی نے واجب کی ہے اطاعت اولوالامر کی اس آیت مین قطعاً اور واجب ہونا اونکی اطاعت کا قطعاً مشروط ہے ساتھ اس بات کے کہ ہم اونکو پہچانتے ہون اون تک پہونچ سکتے ہون اور اونسے استفادہ کر سکتے ہون حالانکہ ہم جانتے ہین بالضرورۃ کہ ہم اس زمانے مین امام معصوم کے پہچاننے سے عاجز ہین اوسکے پاس پہونچنے سے عاجز ہین اوس سے دین اور علم کا استفادہ کرنے سے عاجز ہین اور جب یہ حال ہے تو ہمنے جان لیا کہ جس معصوم کی اطاعت کا اللہ نے مومنون کو حکم دیا ہے وہ کوئی ایک شخص ہے امت کے لوگون مین سے اور نہ کوئی ایک گروہ ہے اونکے گروہون مین سے اور جسوقت کہ باطل ہو گیا یہ امر تو واجب ہوا یہ امر کہ یہ معصوم کہ جو مراد ہے ساتھ قول اللہ تعالی واولی الامر کے اہل حل وعقد ہین امت مین سے اور یہ امر واجب کرتا ہے یقین کو ساتھ اس بات کے کہ اجماع امت حجت ہے

اقول وباللہ استعین اس کلام حیرت انجام سے امام صاحب نے کل مذاہب اہل سنت وجماعت کو رد کر دیا اس سبب سے کہ جن لوگون کو حضرات سنیہ اولی الامر سمجھتے ہین وہ سب بعض امت ہین چنانچہ اونکی تفصیل خود امام صاحب نے اسکے بعد بلا فاصلہ بیان کی ہے کما سیاتی اب رہگیا فقط خود امام صاحب کا مذہب پس اوسکی رد بھی خود اسی کلام مسلسل الانتظام مین موجود ہے اس سبب سے کہ حاصل اس کلام کا یہ ہے کہ معصوم جو اولوالامر کا مفہوم ہے وہ کل امت ہے نہ بعض امت حالانکہ اہل حل وعقد کہ جن پر امام صاحب نے اپنے آخر کلام مین اولوالامر کا اطلاق کیا ہے وہ بعض امت ہین نہ کل امت چند وجوہ سے **اوّل** یہ کہ اونھون نے جو خود من الامۃ کہا ہے اس مین من صریحاً تبعیض پر دلالت کرتا ہے **دوّم** یہ کہ اگر یہ لوگ بعض امت نہ ہوتے تو انکا نام سے اہل حل وعقد نہ رکھا جاتا پس یہ نام خود اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ بعض امت اہل حل وعقد ہین اور بعض نہین ہین کما لا یخفی **سوم** یہ کہ خلافت شاہ ولایت باجماع اہلسنت وجماعت اجماع اہل حل وعقد سے منعقد ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ اکثر امت نے قبل معاویہ اور اوسکے اتباع کے آپ کی بیعت نہین کی پس ثابت ہو گیا کہ اہل حل وعقد بعض امت ہین اور چہارم یہ کہ امام صاحب نے کہا ہے کہ اس زمانے مین بالضرورۃ ہم امام معصوم کے پہچاننے سے اور اوسکے پاس پہونچنے اور اوس سے دین وعلم کا استفادہ کرنے سے عاجز ہین تو ہم کہتے ہین کہ بالضرورۃ ہم اس زمانے مین اہل حل وعقد کے پہچاننے سے اور انکے پاس پہونچنے سے اور اونسے

دین وعلم کا استفادہ کرنے سے بھی عاجز ہین پس اسکا جو کچھ امام صاحب کے بارہ مین جواب دین وہی جواب
ہماری طرف سے امام معصوم کے باب مین سمجھ لین اگر وہ کہینگے کہ قرون اولی مین جو اہل حل وعقد تھے اونکے اخبار وآثار
موجود ہین اونکا اتباع کرو تو ہم بھی کہینگے کہ ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے بھی اخبار وآثار واقوال موجود
ہین اونکا اتباع کرو وفرید بران تمھارے یہان کے اہل حل وعقد کہ جو باعث انعقاد خلافت تھے سب فنا ہو گئے
اور ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام مین سے حضرت صاحب الامر علیہ السلام زندہ وقایم وموجود ہین
اگر تم کہوگے کہ اون تک کوئی پہونچ نہین سکتا پھر اونکے وجود کا کیا فائدہ ہے تو ہم جواب دینگے کہ اونکا وجود
فیض آمود تو فوائد کثیرہ وہدایات نامحصورہ پر مشتمل ہے دنیا ہی اونکے سبب سے قائم ہے لیکن تفصیل کا یہ مقام
نہین لہذا ہم اسیقدر پر اکتفا کرتے ہین کہ اونکے وجود مسعود کی برکات مین سے ایک یہ امر بھی ہے کہ جو لوگ
بمصداق یومنون بالغیب اونکی امامت پر ایمان لائے ہین اونکے آپس مین مطلق اختلاف نہین یعنی تمام فرقہ
حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ فی البریہ کا ایک ہی مذہب ہے اور ایک ہی عقاید ہے خواہ وہ لوگ مشرق مین ہون خواہ
مغرب مین خواہ جنوب مین خواہ شمال مین اور آیت مین خدا ورسول کی طرف رجوع کرنے کی شرط بدلیل
فان تنازعتم تنازع فیما بین ہے اور بعد رسول کے قائم مقام امام معصوم ہے چنانچہ ہم عنقریب اسکو ثابت
کردینگے پس ہمارے آپس مین کچھ تنازع نہین ہے کہ ہمکو امام معصوم علیہ السلام کیطرف رجوع کرنیکی
ضرورت ہو بلکہ اونکے آثار واخبار ہمارے لیے کافی ہین اور جو لوگ کہ اہل حل وعقد کی حقیت کے قائل ہین اونکے
آپسمین اختلاف کثیر ہے چنانچہ تہتر فرقون مین سے بچاس فرقون سے زیادہ اہلسنت وجماعت کیطرف
منسوب ہین مثل اشاعرہ وماتریدیہ ومعتزلہ وکرامیہ وجہمیہ وغیرہ کے اگر تم کہوگے کہ شیعون کی طرف بھی
بہت سے فرقے منسوب ہین مثل زیدیہ واسمعیلیہ وغیرہ کے تو ہم جواب دینگے کہ ذرا سمجھکے بات کہو یہ لوگ
بسبب امامت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی تمھاری طرح منکر ہین ہم تو اون لوگون کے اتفاق
وعدم تنازع فیما بین کو کہتے ہین جو آپکی امامت پر ایمان لائے ہین یعنی امامیہ اثنا عشریہ اگر تم کہوگے
کہ اگر وہ حضرت ظاہر ہوتے تو مخالفین پر بھی اتمام حجت ہوتا اور وہ لوگ بھی آپکی امامت پر ایمان لاتے
تو ہم جواب دینگے کہ گیارہ امام ظاہر ہوئے اونپر بھی مخالفین کب ایمان لائے بلکہ بعض کو شہید کیا

بعض کو زہر دغا سے شہید کیا قال اللہ تعالی فلما جاءھم الحق من عندنا قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی موسی اولم یکفروا بما اوتی موسی من قبل پس جب اتمام حجت بالغ وجوہ ہو چکا تو حکمت الٰہی اسکی مقتضی ہوئی کہ خاتم الائمہ ایک مدت تک غائب و مستتر رہین تاکہ شر مخالفین سے محفوظ رہین اور جب حکم الٰہی ہو تو ظاہر ہوں اور دنیا کو عدل و داد سے پر کر دین کما ملئت ظلماً و جوراً اور تمام عالم میں ایک مذہب حق ہو جاے پس ہم کو حکمت الٰہی میں کیا دخل ہے واعلموا ان اللہ عزیز حکیم قال امام المشککین فان قیل المفسرون ذکروا فی اولی الامر وجوھا اخری سوی ما ذکرتم ترجمہ پس اگر اعتراض کیا جاے کہ مفسرون نے وجوہ وجوہ کہ اولوا الامر کی تفسیر میں ذکر کیے ہیں وہ اسکے سوا ہین کہ جسکا تمنے ذکر کیا ہے اقول و باللہ استعین اسکے بعد امام صاحب نے اون وجوہ کی تفصیل لکھی ہے چونکہ نقل عبارت و ترجمہ میں طول فضول ہے لہذا میں اونکا حاصل مطلب لکھے دیتا ہون کہ پہلے امام فخر رازی صاحب نے مفسرین اہلسنت و جماعت کے تین قول بیان کیے ہین اول یہ کہ اولوا الامر سے مراد خلفاے راشدین ہین دوم یہ کہ امراے جیوش ہین یعنی جنکو جناب رسول خدا اپنی ساتھ کسی لشکر پر امیر کر کے جہاد کے لیے بھیجتے تھے سوم یہ کہ علما ہین کہ جو احکام شرعیہ میں فتوے دیتے ہین اور لوگون کو اونکا دین سکھلاتے ہین اسکے بعد ہمارے اوپر رافضی کا اطلاق کر کے فرمایا ہے کہ اون لوگون سے منقول ہے کہ مراد اولوا الامر سے ائمہ معصومین ہین اسکے بعد اپنے قول کی رد مین فرمایا ہے قال امام المشککین ولما کانت اقوال الامۃ فی تفسیرہ ھذہ الایۃ محصورۃ فی ھذہ الوجوہ وکان القول الذی نصرناہ خارجاً عنہا کان ذلک باجماع الامۃ باطلا ترجمہ اور جب کہ اقوال امت اس آیت کی تفسیر مین منحصر ہین ان وجوہ مین اور تمھارا قول (یعنی مجموع امت کا اولوا الامر ہونا) خارج ہے اونسے تو یہ قول باجماع امت باطل ہوگیا اقول و باللہ استعین یہ اعتراض صحیح ہے اور امام صاحب کا جواب جو اسکے بعد وہ لکھینگے وہ غلط ہے چنانچہ بعد اسکے نقل کرنیکے اوسکی تغلیط کر دی جائیگی قال امام المشککین السوال الثانی ان نقول حمل اولی الامر علی الامراء والسلاطین اولی مما ذکرتم ویدل علیہ وجوہ ترجمہ سوال یعنی اعتراض دوسرا یہ ہے کہ ہم کہتے ہین کہ حمل کرنا اولوا الامر کا امرا و سلاطین پر اولی ہے اوس قول سے کہ جسکا تمنے ذکر کیا ہے اور اوسپر کئی وجہین

دلالت کرتے ہین اقول وباللہ استعین یہ دوسرا اعتراض امام صاحب نے اپنے قول واہی
پر وارد کیا ہی اور ہم کو بھی اسکی صحت مین کلام ہی یعنی سلاطین جور بالیقین وباتفاق فخر رازی صاحب
اولوالامر سے مراد نہین ہوسکتے اس سبب سے کہ اولوالامر کو ہم بھی معصوم سمجھتے ہین اور فخر رازی صاحب بھی
اب تک امر الیس اگر اونسے امراسے غیر معصوم مراد ہین تو اسکے غلط ہونے مین ہم بھی فخر رازی صاحب سے موافق
ہین اور اگر امراسے معصومین مراد ہین تو سوا ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام کے اور لوگ نہین ہوسکتے اور یہ
مراد صحیح و حق و صدق ہی چنانچہ اسکا بیان پہلے کچھ ہوچکا ہی اور کچھ عنقریب آئیگا اسکے بعد فخر رازی صاحب نے
اس اعتراض کی صحت مین اپنے خیالات کیطرف سے تین وجہین لکھی ہین کہ اونکے بیان مین طول فضول ہے
لیکن اسقدر ہم لکھتے ہین کہ تیسری وجہ مین مبالغہ طاعت امرا مین فخر رازی صاحب نے بھی وہ حدیث نقل
کی ہے کہ جو ہم تفسیر معالم التنزیل چھاپ بمبئی جلد اول کے صفحہ ۲۳۹ سے نقل کرچکے ہین یعنی من اطاعنی فقد
اطاع اللہ الحدیث اسکے بعد فخر رازی صاحب فرماتے ہین قال المشکلین فھذا ما یمکن ذکرہ
من السوال علی الاستدلال الذی ذکرناہ والجواب انہ لا نزاع ان جماعۃ من الصحابۃ والتابعین
حملوا قولہ واولی الامر منکم علی العلماء فاذا قلنا المراد منہ جمیع العلماء من اھل العقد
والحل لم یکن ھذا قولا خارجا عن اقوال الامۃ بل کان ھذا اختیارا لاحد اقوالھم
وتصحیحا لہ بالحجۃ القاطعۃ
فاندفع السوال الاول ترجمہ پس ان سوالات کا وارد کرنا ہمارے استدلال مذکور پر (یعنی مجموع امت
کی اولوالامر ہونے پر) ممکن ہے اور جواب یہ ہی کہ اسبات مین کچھ نزاع نہین ہے کہ تحقیق ایک گروہ نے
صحابہ و تابعین مین سے قول حق سبحانہ وتعالی واولی الامر منکم کو علما پر حمل کیا ہے پس جب ہمنے کہا کہ
مراد اوس سے کل علما ہین اہل عقد و حل سے تو یہ قول اقوال امت سے خارج نہوا بلکہ اونکے اقوال
مین سے ایک قول کا اختیار کرنا اور حجت قاطعہ کے ساتھ اسکی تصحیح کردینا ٹھہرا پس دفع ہوگیا
سوال اول اقول وباللہ استعین ہرگز سوال اول دفع نہین ہوا اس سبب سے کہ امام
صاحب کا یہ قول واہی اقوال امت سے نہ کسی قول کا اختیار کرنا ہے اور نہ کسیکی تصحیح حجت قاطعہ سے

بیان اسکا یہ ہے کہ امام صاحب نے قول ثالث کو اختیار کیا ہے یعنی اولوالامر سے علما کا مراد ہونا اور یہ ظاہر ہے
کہ علما بعض امت ہین حالانکہ امام صاحب نے صدر دلیل علیل مین حصر کیا ہے معصوم کا دو چیزون مین یعنی
معصوم مجموع امت ہے یا بعض امت بعد اوسکے اونھون نے اپنی دانست مین عدم جواز بعض امت
ثابت کیا ہے پس بنا بر اونکے مذہب کے مجموع امت کا معصوم ہونا معین ہو گیا اور علما بعض امت ہین
پس قول امام صاحب کا قول ثالث کے ساتھ منطبق نہ ہوا مزید بران آخر دلیل مین اونھون نے خلاف
اپنے مفروض کے اولوالامر سے مراد اہل حل و عقد لی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ مجموع امت سے اخص ہین
اور یہان اونھون نے علماے اہل حل و عقد مراد لی ہے اور یہ اوس سے بھی اخص ہے اور قول ثالث
جسکے ساتھ امام صاحب نے تمسک کیا ہے اوسمین جو لفظ علما ہے وہ مجموع امت سے اخص ہے اور اہل حل و
عقد و علماے اہل حل و عقد ان دونون سے اعم ہے پس تمسک کرنا امام صاحب کا ساتھ قول ثالث کے
تمسک کرنا ہے ساتھ اخص کے اور بناء اونکا قول یعنی اہل حل و عقد کا اولوالامر قرار دینا یہ اخص ہے اور یہان اونکا
علماے اہل حل و عقد مراد لینا یہ اخص اخص ہے حالانکہ اونھون نے صدر دلیل مین اثبات اعم کا ارادہ
کیا تھا یعنی مجموع امت کا اولوالامر سے مراد ہونا فهذا اخلف مخلف مخلف ہر چند کہ اس تقریر و تحریر سے
خود اونکے کلام سے اونکے مذہب مختار کی رد کامل ہو گئی ولکن لدینا مزید ہم تمام حجت کی لیے اور دلائل قاطعہ
لکھتے ہین وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام اولہا ہم اونکی ماموین سے پوچھتے ہین کہ تمہارے امام صاحب نے
جو معصوم سے مجموع امت یا اہل حل و عقد علی تناقض قولہ مراد لی ہے اس سے مفہوم جمع مقصود ہے یعنی
مجموع امت یا اہل حل و عقد یا معنی مصدری یعنی اجماع امت یا اجماع اہل حل و عقد پس اگر شق اول کو
اختیار کرو گے تو یہ صریح باطل ہے اس سبب سے کہ بالبداہتہ نہ کل امت معصوم ہے نہ اہل حل و عقد بلکہ تمہارے
یہان مجموع امت میں سے کوئی ایک شخص بھی معصوم نہین اور اگر شق ثانی اختیار کرو گے تو یہ بھی باطل ہے
اس سبب سے کہ اجماع امت ایک مفہوم ہے کہ نہ از قبیل اشخاص و اعیان ہے نہ خارج مین پایا جاتا ہے اور لفظ
واولی الامر منکم جو آیت مین ہے وہ صریح اشخاص و اعیان پر دلالت کرتی ہے پس اولوالامر سے ایک
مفہوم محض مراد لینا ایسی عجیب و غریب بات ہے کہ عقل سلیم ہرگز اوسکو تسلیم نہین کر سکتے بلکہ باعث

مضحکہ طفلان و نسوان ہے کما لا یخفی علاوہ اسکے اجماع امت ایک مفہوم ہے یعنی راے امت اور یہ امر
واحد ہے پس لفظ اولوا الامر کو جو بصیغہ جمع ہے اوس سے امر واحد کیونکر مراد ہو سکتا ہے حالانکہ اس مقام مین کوئی تاویل تعظیم
وغیرہ کی بھی نہین ہو سکتی ثانیہا آیت مین جو لفظ واولوا الامر منکم ہے اوس مین حرف من سے تم تبیین
مراد لوگے یا تبعیض اگر شق اول کو اختیار کروگے اور کل امت مراد لوگے تو یہ بالبداہۃ باطل ہے اس سببسے
کہ مطیع اور مطاع مین کچھ فرق باقی نرہیگا اور معاذ اللہ معنی کلام الٰہی یہ ہو جاینگے کہ تم لوگ سب اپنے نفوس کی
اطاعت کرو اور کلام الٰہی کی ایسے معنی غیر مستقیم مراد لینا صریح کفر ہے پس جب یہ معنی مراد نہین ہو سکتے
تو باطل ہو گیا قول فخر رازی کہ معصوم یہی مجموع امت مراد ہے اونہین کی اطاعت واجب ہے اور اگر شق
ثانی کو اختیار کروگے تو باطل ہو جایگا قول فخر رازی لاجائزان یکون بعض الامۃ اور اسکی دلیل علیل ہے
اس سببسے کہ قرآن کی معارضہ مین کوئی دلیل لانا باطل بلکہ کفر محض ہے پس ثابت ہو گیا کہ اولوا الامر سے
بعض امت مراد ہین اور سوا ہمارے ائمہ معصومین کے وہ اور لوگ نہین ہو سکتے اس سببسے کہ تمھارے
یہان کوئی معصوم نہین ہے ثالثہا یہ امر مسلمات مین سے ہے کہ مجموعہ نواقص کا ناقص ہوتا ہے جبتک کہ
کوئی فرد کامل اوسمین شامل نہو اور افراد نوع انسان سوا معصوم کے سب ناقص ہین اور تمھارے یہان کوئی
معصوم نہین پس اجماع امت یا اجماع اہل حل وعقد جو کچھ تم کہو وہ بھی ناقص ہوگا اور خطا سے معصوم نہوگا
رابعًا اجماع امت سے تمھارا یہ مقصود ہے کہ خلافت اولی کو ثابت کرو اور ہم اس اجماع ہی کو مسلم نہین
سمجھتے اور کہتے ہین کہ ہرگز حضرت ابوبکر پر اجماع امت نہین ہوا و نقض اجماع خود تمھارے یہان کی کتب
معتبرہ سے مبحث آیہ استخلاف مین ہم ثابت کر چکے ہین کہ بنی ہاشم و زبیر وغیرہ جناب فاطمہ کے بیت الشرف
مین جمع ہوتے تھے اور خلافت حضرت ابوبکر کے درہم و برہم ہونے کے مشورے کرتے تھے اور اسی بنا پر
حضرت عمر اوس گھر کو کہ مہبط ملائکہ تھا جلانے کے لیے تشریف لیگئے تھے پس ثابت ہو گیا کہ ان
لوگون نے اس خلافت کو تسلیم نہین کیا اور اس واقعہ کے بعد اگر اونکا بیعت کرنا ثابت بھی ہو جاے تو
جبرًا ہوگا اور یہ حضرات الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان والا ان تتقوا منہم تقیۃ کی بحث مین داخل
ہونگے اور سعد بن عبادہ کہ سید انصار تھے اونھون نے تو باتفاق فریقین ہمیشہ انکار کیا اور کبھی بیعت نہین کی

پس کون مسلم و دنیادار اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ بنی ہاشم عموماً اور اونمین سے علیؑ بن ابیطالب خصوصاً
یعنی تمام خاندان رسالت و زبیر عوام و سعد عبادہ ان لوگون کو اہل حل و عقد مین داخل ہونے کی لیاقت
نہ تھی پس بغیر ان لوگون کے اتفاق کے اجماع امت کیونکر منعقد ہوسکتا ہے اور بسبیل تنزل ہم کہتے ہین
کہ بالفرض اگر تمھارے یہان اجماع محقق بھی ہو تو ہمارے اوپر تمھارا قول کیونکر حجت ہوسکتا ہے ہمارے تو
اعتقادات مین یہ بات داخل ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے مع اور بنی ہاشم و نیز آپ کے خواص اصحاب نے
کبھی بیعت نہین کی الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان پس منہدم ہوگیا اساس دلیل علیل فخر رازی
اور ثابت ہوگئی امامت ائمہ معصومین علیہم السلام اس سبب سے کہ خود فخر رازی نے بشد و مد تمام اس
بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ اولوالامر سے مراد معصوم ہے اور سوا ہمارے ائمہ کے بعد رسول خدا امت
مین کوئی معصوم نہین ہرچند کہ ابطال مذہب مختار فخر رازی پر ہم اور دلائل بھی لکھ سکتے ہین لیکن
خوف تطویل مانع ہے لہذا انھین چار دلیلون پر اکتفا کرتے ہین اور حضرات سنیہ کو یہ عدد پسند بھی ہے
قال امام المشککین و اما سوالہم الثانی فہو مدفوع لان الوجوہ التی ذکروہا وجوہ ضعیفۃ والذی
ذکرناہ برہان قاطع فکان قولنا اولی علی انا نعارض تلک الوجوہ بوجوہ اخری
اقوی منہا ترجمہ اور لیکن اونکا دوسرا سوال (یعنی اولی ہونا حمل اولی الامر کا امرا و سلاطین پر) پس وہ
دفع ہے اس سبب سے کہ جو وجوہ اون لوگون نے ذکر کیے ہین وہ وجوہ ضعیفہ ہین اور جو کچھ ہمنے ذکر کیا ہے
(یعنی دلیل عصمت اولوالامر) برہان قاطع ہے پس ہوگا قول ہمارا اولی علاوہ اسکے ہم معارضہ کرتے ہین
ان وجوہ ضعیفہ کا ساتھ اور وجوہ کے کہ جو اون سے قوی تر ہین اقول و باللہ استعین جن وجوہ کو کہ
فخر رازی صاحب نے ضعیف کہا ہے ہم امرا و سلاطین جو رغیر معصومین پر لفظ اولوالامر کے حمل کرنے مین ضعیف کیا
بلکہ اونکو باطل محض سمجھتے ہین لیکن ہمارے ائمہ معصومین علیہم السلام پر لفظ اولوالامر کے حمل کرنے مین
بھی دلیلین قوی ہو سکتی ہین لیکن بسبب استغنا و خوف طوالت ہمنے اونکو نقل نہین کیا اور اونھون نے دلیل
عصمت اولوالامر کو جو برہان قاطع کہا ہے ہم بھی اوسکو تسلیم کرتے ہین بلکہ یہ ہمارے ہی یہان کی دلیل ہے
کہ جو حق سبحانہ و تعالی نے اتماماً للحجۃ فخر رازی صاحب کی زبان پر جاری کردی ہے اور یہ جو اونھون نے

کہا ہے کہ ہمارا قول اولی ہے نہیں حق یہ ہے کہ اولی کیسا لفظا اولو الامر کا حمل کرنا نہ امراو سلاطین جور پر صحیح ہے
نہ بنا بر قول فخر رازی اجماع امت پر اور یہ جو انھون نے کہا ہے کہ ہم معارضہ کرتے ہین ساتھ وجوہ آخری
کی کہ جو اقوی ہین وجوہ حمل لفظ اولو الامر سے امراو سلاطین پر پس اسکے بعد انھون نے پانچ وجہین بیان
کی ہین کہ انمین سے کوئی وجہ ہمارے فائدے سے خالی نہین ہے لیکن ہین وجہ ثانی و رابع دو وجہون
کی نقل کرنے پر یہان اکتفا کرتا ہون کہ وہ دونون اوضح و اجلی ہین **قال امام المشککین** (دوئیمہا)
ان حمل الایۃ علی طاعۃ الامراء یقتضی ادخال الشرط فی الایۃ لان طاعۃ
الامراء انما تجب اذا کانوا مع الحق فاذا حملناہ علی الاجماع لا یدخل الشرط فی الایۃ
فکان ھذا اولی ترجمہ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تحقیق حمل کرنا آیت کا اوپر اطاعت امرا کے مقتضی ہے ادخال
شرط کا آیت مین اس سبب سے کہ تحقیق اطاعت امرا کی سوا اسکے نہین ہے کہ اوسوقت واجب ہوتی ہے
کہ جب وہ لوگ حق کے ساتھ ہون (یعنی وہ لوگ جو حکم کرین وہ حق ہو) پس جسوقت کہ حمل کرینگے ہم
اوسکو اجماع پر تو نہ داخل ہوگی شرط آیت مین پس یہ اولی ہے یعنی حمل کرنا آیت کا اجماع پر **اقول**
و باللہ استعین یہ بھی ہمارے بہانکی دلیل ہے کہ اوسکو فخر رازی صاحب نے بنا بر سنن اسلاف
غصب کرکے اوسمین تین طرح تغلب و تصرف و تبدل کیا ہے **تصرف اول** خلفاء ثلثہ و امراء
سرایا و علما و حکام و سلاطین ان سب پر آیت کی حمل کرنیکو یہ دلیل باطل کرتی ہے اور فخر رازی صاحب نے
اس آیت مین فقط امرا پر اقتصار کیا اور دلیل تین ایسکی یہ ہے کہ یہ لوگ غیر معصوم ہین پس خواہ مخواہ انکی اطاعت مین ادخال
شرط لازم ہے چنانچہ تخصیص امرا کی نہین ہے **تصرف دوم** ائمہ معصومین کے مقام پر لفظ اجماع لکھی ہے اور
اوسکو ہم پہلے ہی باطل کرچکے ہین پس ائمہ معصومین علیہم السلام پر آیت کا حمل کرنا معین ہوگیا کہ اور کوئی امت مین
باتفاق فریقین معصوم نہین **تصرف سوم** واجب بلکہ اوجب کی جگہ لفظ اولی لکھی ہے حالانکہ فخر رازی
صاحب نے برہان قاطع سے ثابت کردیا کہ اولو الامر کا معصوم ہونا لابدی ہے اور باتفاق فریقین مجموع امت مین سوا ائمہ
معصومین کے کوئی معصوم نہین اور فخر رازی صاحب جو ایک قول واہی کے قائل ہوئے کہ معصوم سے
مراد اجماع ہے ہمنے اوسکو دلائل و براہین قطعیہ بلکہ اونھین کے کلام سے باطل کردیا تو ائمہ معصومین پر اس آیت کا

حمل کرنا بعد خدا ورسول واجب لازم ہوگیا نہ اولی و نہ واجب پس اب ہم اس دلیل مین کو بعد اصلاح مخالفین پیہ وارد کرتے
ہین کہ بتحقیق حمل کرنا آیت کا خلفاے ثلثہ وغیرہا و امراے سرایا و علما و سلاطین پیہ مقتضی ہے ادخال شرط کا آیت
مین اس سبب سے کہ بتحقیق اطاعت ان لوگون کی اوسوقت واجب ہوسکتی ہے کہ جب یہ لوگ حق کی ساتھ
ہون اسلیے کہ یہ غیر معصوم ہین پس جسوقت کہ حمل کرینگے ہم اس آیت کو بعد خدا ورسول ائمہ معصومین پیہ
تو نہ داخل ہوگی شرط آیت مین پس واجب ولازم ہوگیا حمل کرنا آیت کا بعد خدا ورسول ائمہ معصومین پیہ **قال
امام المشککین** در البہام ان طاعۃ اللہ و طاعۃ رسولہ واجبۃ قطعاً و عندنا ان طاعۃ
اھل الاجماع واجبۃ قطعاً و اما طاعۃ الامراء والسلاطین فغیر واجبۃ قطعاً بل الاکثر
انہا تکون محرمۃ لانہم لا یامرون الا بالظلم و فی الاقل تکون واجبۃ بحسب الظن الضعیف فکان
حمل الآیۃ علی الاجماع اولی لانہ ادخل الرسول و اولو الامر فی لفظ واحد وھو قولہ اطیعوا اللہ
و اطیعوا الرسول و اولی الامر فکان حمل اولی الامر الذی ھو مقرون بالرسول علی المعصوم اولی من
حملہ علی الفاجر الفاسق ترجمہ تحقیق اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکی رسول کی واجب ہے قطعاً اور ہمارے
نزدیک اطاعت اہل اجماع کی بھی واجب ہے قطعاً ولیکن اطاعت امرا و سلاطین کی پس غیر واجب ہے قطعاً
بلکہ اکثر یہ ہے کہ وہ حرام ہے اس سبب سے کہ وہ لوگ نہین حکم کرتے ہین مگر ساتھ ظلم کے اور اقل واجب ہوگی بحسب
ظن ضعیف پس ہوگیا حمل کرنا آیت کا اوپر اجماع کے اولی اس سبب سے کہ تحقیق حق سبحانہ وتعالی نے داخل
کیا ہے رسول اور اولی الامر کو ایک لفظ مین اور وہ قول اوسکا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر ہے پس ہوگیا
حمل کرنا اولوالامر کا کہ جو نزدیک ہین ساتھ رسول کے اوپر معصوم کے اولی حمل کرنے سے اوسکے فاجر و فاسق پیہ
اقول و باللہ استعین یہ دلیل بھی ہمارے بیانکی ہے کہ فخر رازی صاحب نے اوسکو غصب
کرلیا اور علاوہ اون تصرفات کی کہ جو ہمنے دلیل ثانی مین بیان کیے ہین اور الفاظ بھی بسبب ضرورت
اثبات امر باطل زائد کیے ہین لہذا ہم اس دلیل کو بھی حشو و زوائد و تصرفات و تبدلات فخر رازی صاحب سے
پاک کرکے اپنے مخالفین پر وارد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تحقیق اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول کی
واجب ہے قطعاً اور ہمارے نزدیک اطاعت ائمہ معصومین کی بھی واجب ہے قطعاً ولیکن اطاعت خلفاے ثلثہ

وغیرہا و امرای سرایا و علمای عامہ و سلاطین پس غیر واجب ہے قطعاً بلکہ اکثر احکام مین حرام ہے اس سبب سے کہ یہ لوگ بسبب اپنے غیر معصوم
ہونیکے اپنے اکثر احکام مین خطا کرتے ہین اور بعض صناعت تو انمین سے سوا ظلم و جور کے اور کوئی حکم ہی نہین دیتے پس حمل کرنا
آیت کا ائمہ معصومین پر واجب و لازم ہوگیا اس سبب سے کہ تحقیق داخل کیا ہے حق سبحانہ وتعالی نے رسول و اولو الامر کو ایک لفظ
مین اور وہ قول و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر کا ہے پس گویا حمل کرنا اولی الامر کا کہ جو مقرون ہین ساتھ رسول کے ائمہ معصومین پر واجب لازم
اور غیر جائز ہوا حمل کرنا اوسکا فاجر و فاسق و غیر معصوم پر اب اسکے بعد امام المشککین صاحب نے ہماری طرف توجہ مبذول
فرمائی ہے اور عنان قلم کو اون محذورات وہمیہ و سفسطیہ کے لکھنے کیطرف منعطف کیا ہے کہ جو تسویلات نفسانی و تسویلات شیطانی کی
کسبب سے اونکی قوت متخیلہ مین حضرات ائمہ معصومین کی اولو الامر ہونے مین مرتسم ہوئے ہین چنانچہ بعد بیان دلیل شیعہ کے فرماتے ہین
و اما حمل الآیۃ علی الائمۃ المعصومین علی ما تقولہ الروافض ففی غایۃ البعد انتہی ترجمہ لیکن حمل کرنا آیت
کا ائمہ معصومین پر بنا بر قول روافض کے نہایت بعید ہے کئی وجہون سے **اقول و باللہ استعین** کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
ان یقولون الا کذبا بلکہ نہایت قریب ہے بلکہ عین حق و صواب ہے چنانچہ فخر رازی صاحب نے تو وجہین بعید کو ثابت کرنے مین
لکھی ہین اونکے جوابات سے امر حق واضح ہو جائیگا اور جو منصف مزاج ہوگا وہ یہی کہیگا کہ فبعداً للقوم الظالمین لا اتباع
المعصومین المطہرین **قال امام المشککین** احدہا ما ذکرناہ ان طاعتہم مشروطۃ بمعرفتہم و
قدرۃ الوصول الیہم فلو اوجب علینا طاعتہم قبل معرفتہم کان ہذا تکلیف ما لا یطاق و لو
اوجب علینا طاعتہم اذا صرنا عارفین بہم و بمذاہبہم صار ہذا الایجاب مشروطاً وظاہر
قولہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یقتضی الاطلاق و ایضاً ففی الآیۃ
ما یدفع ہذا الاحتمال و ذلک لانہ تعالی امر بطاعۃ الرسول و طاعۃ اولی الامر فی
لفظۃ واحدۃ و ہو قولہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و اللفظۃ الواحدۃ لا یجوز ان
تکون مطلقۃ و مشروطۃ معاً فلما کانت ہذہ اللفظۃ مطلقۃ فی حق الرسول وجب ان
تکون مطلقۃ فی حق اولی الامر ترجمہ ایک اون وجوہ مین سے وہ ہے کہ جسکو ہمنے پہلے ذکر کیا ہے کہ تحقیق طاعت اونکی مشروط ہے
ساتھ اونکے پہچاننے کی اور اونکے پاس پہونچ سکنے کی پس اگر واجب کرے اللہ ہمارے اوپر طاعت اونکی قبل اونکی معرفت کے تو یہ
تکلیف ما لا یطاق ہوگی اور اگر واجب کرے ہمارے اوپر طاعت اونکی جسوقت کہ ہم اونکو اور اونکے مذاہب کو پہچان لین تو یہ

واجب کرنا مشروط ہوگا اور ظاہر قول اللہ تعالی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم مقتضی ہی اطلاق کا وغیرہ آیت
مین بھی وہ بات ہے کہ جو دفع کرتی ہی اس احتمال کو اور وہ یہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہی ساتھ طاعت رسول و طاعت اولی الامر کے
ایک لفظ مین اور وہ قول اوسکا واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہی اور لفظ واحد نہین جائز ہی کہ وہ مطلق بھی ہو اور مشروط بھی
ساتھ ہی پس جس وقت کہ یہ لفظ مطلق ہوئی حق رسول مین تو واجب ہوئی یہ بات کہ مطلق ہو حق اولی الامر مین اقول وباللہ
استعین سنیو کہ امام صاحب نے یہ دلیل کیا بیان کی ہی گویا موتی پرو دیے ہین فتحلفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان
سحیق ہر چند کہ اس طرح کی ہفوات قابل جواب نہین ہوتی لیکن بمجبوری مین اسکا جواب لکھتا ہون لیکن چونکہ یہ کلام امام صاحب کا نہایت
بعید الفہم ہی خصوصاً افہام عوام سی لہذا پہلے مین نے اونکی پوری عبارت کا ترجمہ لکھدیا ہی بعد اوسکے اب مین وہی ترجمے کے ہر ہر
فقرے کو علٰحدہ کرکے جواب لکھتا ہون تاکہ قریب الفہم ہو جاے اور لفظ قولہ واقول سے اونکی اور اپنی کلام مین فصل
کر دیا ہی فجعلھم جذاذا الا کبیرا لھم قولہ ایک اون وجہ مین سے وہ ہی کہ جسکو ہم پہلے ذکر کیا ہی کہ تحقیق طاعت اونکی
مشروط ساتھ اونکی پہچاننے کی اور اونکی پاس پہونچ سکنے کی پس جو ایجاب کرے اللہ ہمارے اوپر طاعت اونکی قبل اونکی معرفت کی تو یہ تکلیف
مالایطاق ہوگی اقول یہی تقریر بعینہ خدا و رسول کی باب مین بھی ہو سکتی ہی کہ طاعت اونکی مشروط ہی ساتھ اونکے
پہچاننے کی الخ کچھ تخصیص ائمہ کی نہین ہے وغیرہ فخر رازی صاحب نے جو مصداق اولی الامر اہل حل و عقد کو قرار دیا ہے
اونکی باب مین بھی یہی تقریر بعینہ ہو سکتی ہے قولہ اور اگر واجب کری اللہ ہمارے اوپر طاعت اونکی جسوقت کہ ہم اونکو اور اونکے
مذاہب کو پہچان لین تو یہ واجب ہونا مشروط ہوگا اور ظاہر قول اللہ تعالی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم مقتضی ہے
اطلاق کا اقول یہ تقریر بھی بعینہ خدا و رسول کی باب مین ہو سکتی ہے وغیرہ اہل حل و عقد کی باب مین کہ جنکو فخر رازی صاحب
مصداق اولو الامر و معصوم و واجب الاطاعت سمجھتے ہین قولہ وغیرہ اس آیت مین بھی وہ بات ہی کہ جو دفع کرتی ہی اس احتمال کو اور وہ یہ ہی کہ تحقیق
اللہ تعالی نے حکم کیا ہی ساتھ اطاعت رسول اور اطاعت اولی الامر کی ایک لفظ مین اور وہ قول اوسکا واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہی
اور لفظ واحد نہین جائز ہے کہ وہ مطلق بھی ہو اور مشروط بھی ہو ساتھ ہی پس جسوقت کہ یہ لفظ مطلق ہوئی حق رسول مین تو واجب
ہوئی یہ بات کہ مطلق ہو حق اولی الامر مین اقول فخر رازی صاحب نے شرط اطاعت ائمہ تو اونکی پہچانے
کو اور اونکے پاس پہونچ سکنے کو بیان کیا مگر یہ کچھ نفرمایا کہ اطاعت رسول اس شرط سے کیونکر خالی
ہو سکتی ہے وغیرہ یہ بھی نفرمایا کہ اطاعت اہل حل و عقد کیونکر مطلق اور اس شرط سے خالی ہے شاید اونکے

ماموہین میں سے اب کوئی صاحب یہ کہیں کہ شروع آیت میں یا ایہا الذین آمنو ہی کہ جو خطاب ہے مومنون سے اور سب مومن
رسول کو پہچانتے تھے اور اونکی پاس پہونچ سکتے تھے پس اونکی اطاعت میں یہ شرط باقی رہی اور اوسکا اطلاق ثابت ہوگیا انکو ہم
جواب دینگے کہ اوسی رسول نے اولی الامر بھی مقرر فرمادیے ہیں اور سب کو پہنچوادیے ہیں یعنی غدیر خم میں ہزارہا آدمیوں کے سامنے
علی بن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا ہے و نیز یہ بھی بیان فرمادیا ہے کہ بعد اونکے ائمہ معصومین انکی اولاد
سے واجب الاطاعت ہونگے اور یہی حضرات اولی الامر ہیں پس ان حضرات کے باب میں یہ شرط مرتفع ہوگئی پس اگر تم کہو گے
کہ ہم اوسکو تسلیم نہیں کرتے تو ہم جواب دینگے کہ یہ تمہارا مکابرہ ہے اور انکار بعد اقرار ہے یعنی غدیر خم میں سب تمہارے اسلاف
موجود تھے اور سب نے اسکا اقرار کیا ہے اگر تم کہو گے کہ ہم اسکو تسلیم نہیں کرتے کہ معرکہ غدیر خم اظہار خلافت و امامت علی
بن ابیطالب کے لیے ہوا تھا بلکہ حدیث کے ہم اور معنی سمجھتے ہیں تو ہم جواب دینگے کہ علاوہ صدہا دلائل قاطعہ کے خود یہ دلیل
فخر رازی صاحب کی تمہارے اوپر اس بات کو واجب و لازم کرتی ہے کہ تم اس امر کو تسلیم کرو کہ جناب رسولخدا اپنی زندگی ہی میں
اولی الامر مقرر فرما گئے تھے کہ لوگ میرے بعد اونکی اطاعت کریں اور گمراہ نہوں اور بیان اسکا یہ ہے کہ خود فخر رازی صاحب کی اس دلیل سے
ظاہر ہو گیا ہے کہ اولی الامر کی اطاعت اونکی پہچاننے کی تکلیف کے ساتھ مشروط نہیں بلکہ مطلق ہے جسطرح کہ رسول کی اطاعت
مطلق ہے اور رسول کی اطاعت کے اطلاق کے سوا اسکی اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ سب مومن اونکو پہچانتے تھے اور رسول
جانتے تھے پس اطاعت اولو الامر کے اطلاق کی بھی سوا اسکے اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ رسول نے اپنے سامنے اونکو مقرر
فرمادیا ہو اور امت کو پہنچوادیا ہو پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کو یہ امر ضروری و لابدی تھا کہ اپنے سامنے اولوالامر کو کہ مراد
اونسے اوصیا و خلفا ہیں مقرر فرماجاتے اور بدیہی ہے کہ سوائے معرکہ غدیر خم کے جناب رسولخدا نے اور کوئی مجمع عام ایسا نہیں کیا
کہ جو امر خلافت و وصایت و تعیین اولوالامر پر دلالت کرے پس واجب ہوگیا حمل کرنا احادیث غدیر خم کا امر خلافت و وصایت پر
اب رہے اہل حل و عقد پس نہ اونکی مطلق اطاعت کا واجب ہونا ثابت ہے نہ مشروط کا اس سبب سے کہ اولوالامر کی اطاعت کا
شرط تکلیف معرفت سے خالی ہونا سوا اسکے اور کسی بناپر نہیں ہو سکتا کہ رسول نے اونکو مقرر فرمادیا ہو اور اہل حل و عقد کی بابت میں
خود بنا بر مذہب اہلسنت و جماعت کے بھی یہ امر مفقود ہے پس اونکی اطاعت بھی مطلق نہ ہوئی اور دلیل عقلی و نقلی کی ضرورت
اونکی معرفت میں باقی رہی اور چونکہ کوئی دلیل قطعی اونکی اجماع کی حجت ہونے پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ اجماع ہی کا منعقد
ہونا ثابت نہیں ہے لہذا اونکی اطاعت مشروط بھی ثابت نہ ہوئی اب رہی قدرت وصول پس جسطرح اہل اسلام

رسولخدا کی حیات مین اپکی پاس پہونچ سکتی تھی اوسیطرح آئمہ معصومین کی زمانہ ظہور مین اونکی پاس بھی پہونچ سکتی تھی اور زمانہ
غیبت مین جسطرح قران وحدیث موجود ہی اوسیطرح کلام آئمہ معصومین بھی موجود ہی کہ اہل اسلام نی جو قران وحدیث مین
اختلاف کیا ہی اوسکو بخوبی رفع کرسکتا ہی اب ہی اہل حل وعقد پس اونکی معتقدین کی اپسمین خود ہی اختلاف ہی اور یہ لوگ
فرق کثیرہ مین منقسم ہین پس ثابت ہوگیا کہ اونکی آثار واقوال رافع نزاع امت نہین ہین اور ہماری ائمہ اثنا عشر کی معتقدین جو ہین
اونکی آپسمین کچھہ اختلاف نہین بلکہ ان سبکا ایک ہی فرقہ ہی پس ثابت ہوگیا کہ ان حضرات کی آثار واقوال رافع نزاع امت ہین
یعنی اگر کل امت انکا اتباع کری تو ہرگز اونمین اختلاف نہو جیسا کہ اونکی اتباع مین نہین ہی اور بعد رسولخدا کی اولوالامر کی
مقرر فرمانیکا یہی فائدہ ہی کہ امت نزاع و اختلاف سی محفوظ رہی یہہ تقریر بہی الزام واسکات مخالفین کیلئی کی ہی اور جواب
تحقیقی کہ جس سی محرر ازالۃ الخفا کا مغالطہ باسانی رفع ہوسکتا ہی یہہ ہی کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین بلاشبہ وشک اولوالامر کی مطلق
اطاعت مثل اطاعت رسول واجب ہی اور یہی اطلاق کی یہہ معنی ہین کہ اوسمین یہہ شرط نہین ہی کہ اگر اولوالامر حق کا حکم کرین تو اونکی اطاعت
واجب ہی اور باطل کا حکم کرین تو اونکی اطاعت واجب نہو اس سبب سی کہ وہ سب حضرات کہ مراد اوسی ائمہ معصومین ہین مثل رسول کی
معصوم ہین اور سوا حق کی باطل کا حکم کرہی نہین سکتی نہ یہہ کہ مطلق رسول واولوالامر کی اطاعت واجب ہو اور اسمین کوئی محذور عقلی ونقلی
لازم نہین آسکتا کہ شخص مقید ومشروط کی اطاعت مطلق واجب ہو پس اطلاق متعلق ہی لفظ اطیعوا سی نہ لفظ رسول واولی الامر سی
پس رفع ہوگیا اعتراض محرر ازالہ صاحب کا کہ ایک ہی لفظ کی ساتہہ ہی مطلق ومشروط ہونا جایز نہین اس سبب سی کہ اطیعوا واولی الامر
دو لفظین ہین نہ ایک یہہ جو بہی کہا کہ مطلق رسول کی اطاعت واجب نہین پس دلیل بہی اسکی یہہ ہی کہ لفظ رسول کی معنی فرستادہ
کی ہین اور یہہ عام ہی حتی کہ کفار وشیاطین کی فرستادہ پر بہی رسول کا اطلاق ہوسکتا ہی پس خواہ مخواہ اطاعت
رسول مین اس بات کی شرط ہوگئی کہ خدا کا بہیجا ہوا ہو لیکن بعد اسکی بہی یہہ لفظ اس امت کیلئی مخصوص نہ ہوگا جبتک کہ
خاتم کی ساتہہ مقید نہ ہو اس سبب سی کہ اور انبیا ورسل کی اطاعت مطلق من جمیع الوجوہ ہمارا اوپر واجب نہین ہی اس سبب سی
کہ بعض احکام اون حضرات کی ہمارا رسول کی شرع شریف سی منسوخ ہوگئی ہین اور یہی سبب ہی کہ اس آیت کریمہ مین لفظ
رسول مطلق نہین آیا ہی بلکہ الف ولام عہد کی ساتہہ مقید ہی پس جب خود کلام مجید مین لفظ رسول مقید ہی تو مطلق رسول کی
اطاعت کیونکر واجب ہوسکتی ہی پس ثابت ہوگیا کہ اطلاق لفظ اطیعوا سی متعلق ہی نہ لفظ رسول سی اور جو یہہ بہی کہا کہ مطلق
اولوالامر کی اطاعت واجب نہین ہی پس دلیل بہی اسکی یہی ہی کہ لفظ اولوالامر بہی عام ہی حتی کہ کفار کی صاحبان حکم پر بہی

اسکا اطلاق ہوسکتا ہی پس خواہ مخواہ اطاعت اولوالامر مین وہ بات کی شرط ہوگی کہ اہل اسلام مین سے ہوون چنانچہ حق سبحانہ وتعالی
خود اس لفظ کو منکم کے ساتھہ مشروط ومقید فرمایا ہی اور باتفاق فخر رازی صاحب عصمت کی بھی شرط ہوگی اس سبب سے کہ ہر حاکم اہل اسلام
کی کہ جو فاسق وفاجر ہو اطاعت جسکی واجب نہین ہوسکتی پس ثابت ہوگیا کہ اطلاق لفظ اطیعوا جو متعلق ہی لفظ اولی الامر سے اور امر حق
وصدق کہ جو ہمارا اعتقاد ہی یہہ ہی کہ جسطرح حق سبحانہ وتعالی کی الوہیت اور جناب رسول خدا کی رسالت دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت ہی
اسیطرح اولوالامر کی امامت بھی ثابت ہی اور ہر مکلف پر جسطرح کہ معرفت خدا ورسول واجب ہی اسیطرح معرفت اولوالامر کی بھی جس سے مراد بارہ
ائمہ معصومین ہین واجب ہی پس اس معرفت مین کوئی فارق نہ باقی رہا کہ خدا ورسول کی مطلق اطاعت واجب ہی اور اولوالامر کی شروط بعصمت
اور جو منکر ہو انکار کا تو کچھہ علاج نہین جسطرح لوگ خداوند عالم کی الوہیت اور اوسکے رسول کی رسالت کے منکر ہین اسیطرح اولوالامر کی امامت
ولله الحجة البالغة بحمد الله لایزال ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہی کہ جو شخص امام قوم مشہور ہو وہ ایسی تقریر لایعنی کری اور اسطرح کا مغالطہ دے
کہ ادنی طالب علم کی سمجھہ مین نہین آسکتا ولیکن فخر رازی صاحب کو اپنی اسلاف کی محبت نے اسکا مصداق کردیا ہی کہ حبک الشیئ یعمی ویصم **قال**
امام المشککین الثانی انه تعالی امر بطاعة اولی الامر واولو الامر جمع وعندهم لا یکون فی الزمان الا امام
واحد وحمل الجمع علی الفرد خلاف الظاهر **ترجمہ** دوسری دلیل یہہ ہی کہ تحقیق اللہ نے حکم کیا ہی ساتھہ اطاعت اولی الامر کے
اور لفظ اولوالامر جمع ہی اور نزدیک امامیہ کے ایک زمانہ مین ایک ہی امام ہوتا ہی اور حمل کرنا جمع کا ایک پر خلاف ظاہر ہی **اقول وبالله**
استعین اس دلیل کو بیان کرتے ہین فخر رازی صاحب اپنے مذہب کو بھی بھول گئے کیون نہین یہہ تمہارے کیسے امام ہین ثبوت انکے بھولنے کا
یہہ ہی کہ آیۂ استخلاف سے وہ اپنے یہان کے خلفا مراد لیتے ہین حالانکہ اوس آیت مین جن لوگون سے وعدہ استخلاف ہی وہ سب بلفظ جمع مذکور ہین
ایک مرتبہ نہین بلکہ کئی مرتبہ چنانچہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم لیمکنن لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی
لا یشرکون یہہ سب صیغے جمع کے ہین پس اے فخر رازی صاحب آیہ اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر مین صیغہ جمع ہی تو آپ اس بنا پر ہمارے
ائمہ معصومین کو اولوالامر سے خارج کئے دیتے ہین اور اس آیہ کریمہ مین جو استعمال الفاظ بلفظ جمع مذکور ہین تو انمین اپنے خلفا کو کیونکر داخل
رکھینگا حالانکہ جسطرح ہمارے یہان ہر زمانے مین ایک امام ہوتا ہی اسیطرح انکے یہان بھی ہر زمانے مین ایک ہی خلیفہ ہوتا ہی ایسے قصور معاف ہون ہم اس
نقل کے لکھنے مین معذور ہین کہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ یہہ دلیل امام صاحب کی محض ہیچ ولایعنی ہی اس سبب سے
کہ ہمارے رسول خاتم النبیین والمرسلین ہین اور اونکا دین قیامت تک قایم ہی اور احکام قرآن وحدیث بھی قیامت تک جاری و
نافذ ہین جسکے خطاب تک اوسکے عام ہین مثلاً یا ایہا الذین آمنوا قرآن مجید وفرقان حمید مین صدہا جگہہ ہی

اور اکثر مقام میں اس خطاب میں سب مومنین کہ جو قیامت تک ہونگے داخل ہیں کچھ تخصیص کسی
ایک زمانی کی نہیں ہی اور اگر ایسا ہو تو احکام قران بھی ایک زمانی کی ساتھ مخصوص ہو جائیں اور اس قول کا قائل ہونا
کفر محض ہی مثلا قران شریف میں صدہا جگہہ ہی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ پس کون مسلمان اسبات کا قائل ہو سکتا ہے
کہ خدا سی ڈرنیکا حکم فقط مومنین موجودہ زمانہ جناب رسول خدا کو تھا اور آپکی بعد قیامت تک سب مومنین اس خطاب میں داخل
نہیں ہیں اسیطرح اکثر احکام ہیں کہ حق سبحانہ و تعالی نے بعد خطاب یا ایہا الذین امنو کی بیان فرمای ہیں اور وہ سب قیامت تک
عام ہیں حالانکہ بصیغہ جمع حاضر واقع ہوئی ہیں پس جب یہہ معلوم ہو گیا تو اس سی یہہ بھی ثابت ہو گیا کہ آیۂ
دافی ہدایہ میں جو خطاب یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہی اس میں سب مومنین کہ جو قیامت
تک ہونگی داخل و شامل ہیں اور سبکو خدا و رسول و اولوالامر کی اطاعت کا حکم ہی اور اولوالامر سی بھی سب اولوالامر مراد ہیں کہ
جو اہل اسلام میں قیامت تک قائم ہوں کچھہ تخصیص کسی زمانی کی نہیں ہی اور جب دلیل قطعی سی ثابت ہو گیا کہ اولوالامر کے
لئی عصمت ضروری ہی اور سوا ہماری آئمہ معصومین کی اس امت میں اور کوئی معصوم نہیں ہی تو یہہ بھی ثابت ہو گیا
کہ اس آیت میں سوا اون حضرات کی اور لوگ مراد نہیں ہو سکتی اور وہ حضرات بارہ ہیں پس لفظ اولوالامر اس سبب سی
بصیغہ جمع ارشاد ہوا ہی کہ اون سب معصومین کو شامل ہو اگرچہ وہ حضرات ازمنہ مختلفہ میں ہوں اس سبب سی کہ ثابت
ہو گیا کہ احکام قران عام ہیں ای حضرات سنیہ اس آیت میں تو لفظ اولوالامر بصیغہ جمع حاضر مذکور نہیں ہی اور نہ کوئی
ایسا لفظ ہی کہ جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ سب اولوالامر کا ایک زمانہ میں موجود ہونا ضرور ہو اسکا تم کیا جواب دوگے
کہ حق سبحانہ و تعالی سورہ مومنون میں فرماتا ہی کہ وجعلنا ابن مریم و امہ ایۃ و آوینہما الی ربوۃ ذات قرار و معین
یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات و اعملوا صالحا انی بما تعملون علیم ترجمہ اور گردانا ہمنی ابن مریم یعنی
عیسی اور اوسکی ماں کو معجزہ اور جگہہ دی ہمنی اون دونوں کو طرف ایسی زمین بلند کی کہ جہاں ٹھہرنیکی جگہہ اور
چشمہ صاف تھا کہا ہمنی کہ ای رسولو کھاو تم پاکیزہ چیزیں اور عمل کرو تم نیک تحقیق میں ساتھ اوسکی کہ کرتی ہو عالم
ہوں انتہی آیۂ کریمہ میں الرسل بصیغہ جمع ہی اور حرف ندا اوسپر داخل ہی اور صریحا ثابت ہی کہ یہہ ندا اور
خطاب ہی سب رسولوں سی اور سب رسولوں کا ایک زمانہ میں موجود ہونا صریحا محال ہی پس اپنی مفسرین کا اتباع
کر کی جسقدر کہ احتمال اس آیت کی معنی و تفسیر میں تم بیان کرو گی خدا کی قدرت اور اوسکی اتمام حجت کو ملاحظہ کرو کہ

وہ سب ہماری مفید مطلب ہین پس اگر کہوگے کہ سب انبیا و رسل مراد ہین اور اپنی اپنی زمانیون مین خطاب کو یا
مخاطب ہین نہ یہ کہ ایک زمانہ مین موجود و مخاطب ہون جیسا کہ تمہاری بعض مفسرین نے مثل قاضی بیضاوی وغیرہ کے
کہا ہی تو یہی ہمارا عین مطلب ہی کہ لفظ اولو الامر سے ہر امام معصوم اپنی اپنی زمانہ مین مراد ہی نہ یہ کہ ایک
سب مجتمع ہون اور اگر تم کہوگے کہ یہہ خطاب ہی حضرت عیسیٰ کی طرف یا خطاب ہی محمد مصطفےٰ سے اور لفظ جمع بنا بر تعظیم ہی
جیسا کہ تمہارے بعض مفسرین نے کہا ہی تو یہ بھی ہمارا عین مطلب ہی ہم بھی کہینگے کہ لفظ اولو الامر سے خاص امام
مراد ہین اور لفظ جمع بنا بر تعظیم ہی اور انکی بعیت سے سب ائمہ بالعرض اسمین داخل ہین کہ سب معصوم ہین اور اپنے اپنے وقت
مین ہر امام صاحب الامر ہی جیسا کہ عموم آیہ یا ایہا الرسل سے کوئی رسول بلکہ کوئی نبی خارج نہین ہو سکتا گو خطاب
خواہ ہمارے کہ اس آیت مین حضرت عیسیٰ بن مریم یا ہمارے رسول خدا سے خطاب ہی اس سبب سے کہ کوئی مسلمان اس
بات کا قائل نہین ہو سکتا کہ کسی سوائے اس نبی کو پاکیزہ چیزون یعنی **حلال** کے کھانیکا اور عمل نیک کرنیکا حکم نہین ہی
اور اس آیت یا ایہا الرسل کی تفسیر بحوالہ تفاسیر اہلسنت وجماعت شعاع ششم ذیل سبب نزول آیہ انما ولیکم اللہ بہ تفصیل
مناسب ہم لکھ چکے ہین لہذا یہان اسیقدر پر اکتفا کرتے ہین و نیز خود امام فخر رازی صاحب نے بھی تین احتمال لکھے ہین جن سے
ہمارا مطلب ثابت ہی اور اگر نہ لکھتے تو کیا کرتے اتمام حجت و الزام خصم کے یہہ معنی ہین چنانچہ تفسیر کبیر مطبوعہ مطبع باطبیہ
مصر مذکور کی جز سادس ص ۱۹۵ مین جسکا جی چاہی ملاحظہ فرمالے مزید برآن اسی صفحہ مین انکی یہ عبارت ہی
ومثله الذین قال لهم الناس وهو نعیم بن مسعود پس اے اہل انصاف ملاحظہ کرو کہ ناس کا اطلاق فقط
ایک نعیم بن مسعود پر کرنے مین تو فخر رازی صاحب کو کچھ تامل اور تردد نہین ہی لیکن ہمارے ائمہ معصومین کو اولوالامر کا
اطلاق کرنے مین یہہ عذر پیش کرتے ہین کہ وہ حضرات ایک وقت خاص مین مجتمع نہ تھے بلکہ ہر امام اپنے اپنے وقت مین امام تھا
کیا عداوت ہی خاندان رسالت کی اور کیا عصبیت و ناصبیت ہی اے **ناظرین** کتاب ہذا خود تامل ملاحظہ کرکے
ہمکو بتاؤ کہ حضرات سنیہ جو آیہ استخلاف سے اپنے خلفا کی خلافت پر استدلال کرتے ہین تو علمائے شیعہ مین سے کسی ایک شخص
نے بھی آجتک یہہ وجہ ناموجہ انکی اخراج مین پیش نہین کی حالانکہ بہت سی صیغ جمع کی آیہ کریمہ مین موجود ہین
جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین اور فخر رازی صاحب نے کہ جو انکے پہلے متکلمین کے امام ہین اسی وجہ کو ائمہ معصومین کو لفظ
اولوالامر سے خارج کرنے مین پیش کیا اسکا کیا سبب ہی کیا سوائے اسکے اور کچھ سبب ہو سکتا ہی کہ شیعون کا مذہب ایسا حق ہے

کہ اوسکی ہر مطلب اور مقصود پر ہزارہا دلائل قطعیہ موجود ہین پس اونکو ایسی دلائل واہیہ کو پیش کرنیکی کیا ضرورت ہی چنانچہ اس
عبد ضعیف نی بحث آیہ استخلاف مین دلائل قطعیہ و نیز تفاسیر و کتب معتبرہ حضرات سنیہ سی ثابت کر دیا ہی کہ اس آیہ وافی ہدایہ سے
ہرگز خلفائی ثلثہ مراد نہین ہین اور نہ اونکی خلافت اسکی تحت مین داخل ہی یہہ بحث اس کتاب مین موجود ہی ناظرین نی
ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ کوئی دلیل علیل مثل اس دلیل فخر رازی صاحب کی اسمین نہین ہی اور سنیونکا مذہب ایسا ضعیف و صریح البطلان
ہی کہ اونکو کوئی دلیل قوی تو اوسکی کسی مطلب و مقصود کی اثبات مین ملتی نہین ہی لہذا بمقتضائی الغریق یتشبث بکل حشیش
ایسی دلائل باطلہ کو ساتھہ کہ جو مثل خس و خاشاک کی ہین تشبث و تمسک کرتی ہین **قال امام المشککین وثالثہا**
انہ قال فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ولو کان المراد باولی الامر الامام المعصوم لوجب ان
یقال فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی الامام فثبت ان الحق تفسیر الآیۃ بما ذکرناہ ترجمہ اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ
حق سبحانہ تعالی نی فرمایا ہی **ترجمہ ایت** پس اگر نزاع کرو تم کسی شی مین تو رجوع کرو طرف اللہ کی اور رسول کی اور اگر ساتھ
اولوا الامر کی امام معصوم مراد ہوتا تو البتہ واجب ہوتی یہہ بات کہ کہا جاتا کہ پس اگر نزاع کرو تم کسی شی مین تو رجوع کرو طرف امام
پس ثابت ہوگئی یہہ بات کہ تحقیق حق تفسیر آیت کی یہی ساتھہ اوس چیز کی کہ جو ہمنی ذکر کیا ہی **اقول و باللہ استعین** یہہ وجہ
پہلی دونون وجہونسی بھی زیادہ ناموجہ و صریح البطلان ہی چنانچہ پہلی تو ہم امام صاحب اور اونکی ناموسین سی یہہ سوال کرتی ہین کہ اگر
اپکی مذہب کی بنا پر اولوا الامر سی مراد اجماع امت یا اہل حل و عقد علی تناقض قولکم ہوتی تو آیت مین یہ کیون نہ ہوتا کہ اگر تم لوگ
آپسمین تنازع کرو تو اہل حل و عقد کی طرف رجوع کرو پس اسکا جو کچھہ تم لوگ جواب دو وہی ہماری طرف سی بھی سمجھہ لیجئے بعد اوسکی ہم
اسکی تحقیق لکھتی ہین اس سبب سے کہ چونکہ ہمکو احقاق حق و اتمام حجت منظور ہی لہذا ہمنی کسی مسئلہ مین فقط الزام خصم پر اکتفا نہین کی ہی
جبتک کہ بعنایات الہی و برکات رسالت پناہی حق کو بیان واضح و روشن سی ثابت نکر دیا ہو **واضح ہو** کہ اگر آیہ کریمہ
معاذ اللہ موافق رائی فخر رازی کی نازل ہوتا یعنی اللہ و رسول کی جگہہ فقط امام معصوم کی طرف رجوع کرنیکا حکم ہوتا تو زمانہ
رسول مع اطاعت رسول اس سی خارج ہو جاتا اسلئی کہ اطاعت امام اگرچہ عین اطاعت خدا و رسول ہی مگر حضرت کی
زمانہ مین امام کی اطاعت بدون اطاعت رسول کیونکر واجب ہو سکتی تھی اور احکام قران عام ہین زمانہ رسول
و ما بعد رسول دونونکو شامل ہین اور اسکی عکس مین جیسا کہ آیت مین ہی یعنی خدا و رسول کی طرف رجوع کرنیکا تنازع
مین حکم ہی اور امام کا ذکر صریحا نہین ہی اس سی امام کیطرف رجوع کرنا اور اوسکی اطاعت کرنا خارج نہین ہو سکتا

بلکہ بالیقین وجوہ داخل ہے اس سبب سے کہ اکثر احکام جو جناب رسول خدا کے ساتھ مخصوص ہین وہ آپکے بعد آپکے خلیفہ و جانشین
کے ساتھ باجماع امت مخصوص ہوجاتے ہین اور اسمین کوئی شخص نزاع نہین کرسکتا مگر اتمام حجت و مزید وضاحت کے
لئے ہم یہان دو مثالون پر قرآن مجید و فرقان حمید سے اکتفا کرتے ہین **اول** یہہ کہ حق سبحانہ و تعالی سورہ تحریم مین فرماتا ہے
یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم ومأواہم جہنم وبئس المصیر ترجمہ ای نبی جہاد کر
کافرون سے اور منافقون سے اور سختی کر اون پر اور جگہہ اونکے رہنے کی دوزخ ہے اور بری ہے وہ جگہہ بازگشت کی انتہی
پر ظاہر ہے کہ رسول خدا نے منافقون سے کبھی جہاد نہین کیا کہ آپکے وقت مین اوسکی ضرورت نہین ہوئی علی بن ابیطالب
آپکے خلیفہ برحق نے بیشک منافقون سے جہاد کیا پس ہم سنیون سے پوچھتے ہین کہ اللہ تعالی تو عالم الغیب ہے اور یہہ جانتا تھا
کہ رسول کو جہاد منافقین کی ضرورت نہ ہوگی پھر آپکو یہہ حکم کیون فرمایا پس اسکا جواب سوا اسکے اور کچھہ نہین ہے کہ
اس آیت مین جو رسول کی طرف خطاب ہے اوسمین آپکے خلیفہ برحق بھی داخل ہین چنانچہ اونھون نے بنا بر اس
حکم کے منافقین سے جہاد کیا البتہ ہم جانتے ہین کہ تم اپنے بعض مفسرین کا اتباع کرکے یہہ کہوگے کہ کفار سے جہاد بالسیف
اور منافقین سے جہاد باللسان کا حکم ہے تو ہم جواب دینگے کہ شیعہ امامیہ اولوالامر سے جو ائمہ معصومین مراد لیتے ہین تو
اوسپر تمہارے امام فخر رازی صاحب نے زبردستی یہہ اعتراض کیا کہ ظاہر آیت کے خلاف ہے حالانکہ بالکل موافق ہے
اس سبب سے کہ آیت مین واولی الامر منکم بلفظ جمع ہے اور ائمہ معصومین بھی بارہ ہین اور فخر رازی صاحب نے
جو توجیہہ کی اوسکی سخافت ظاہر ہے چنانچہ ابھی ہم بیان کرچکے ہین پھر تمہین انصاف کرو کہ ہم تمہاری اس
تاویل کو کہ جو صریح ظاہر آیت کی خلاف ہے کیونکر تسلیم کرلینگے اور ہم فقط یہہ نہین کہتے کہ ظاہر آیت کے خلاف ہے بلکہ
یہہ کہتے ہین کہ باطل محض ہے چند وجوہ سے **اول** یہہ کہ آیت مین مطلق جہاد کا حکم ہے پھر تمنے یہہ قید بالسیف و
باللسان کی کہان سے نکالی تمہارے یہان تو کوئی مفسر معصوم بھی نہین ہے کہ ہم اوسکے قول کو تسلیم کرلین **دوم**
لفظ الکفار معطوف علیہ ہے اور لفظ المنافقین معطوف ہے اور دونون لفظین بنا بر مفعولیت منصوب ہین اور
پر ظاہر ہے کہ معطوف او معطوف علیہ کا ایک ہی حکم ہوتا ہے خصوصاً جبکہ ایک ہی فعل کی اون دونونکی طرف اسناد ہو پھر
ہم بغیر کسی دلیل بین کے کیونکر تسلیم کرین کہ کفار سے جہاد بالسیف اور منافقین سے جہاد باللسان کا حکم ہے **سوم**
ضمائر مابعد بھی کفار و منافقین سبکی طرف راجع ہین اونمین کچھہ تفریق نہین **چہارم** جہنم کو حق سبحانہ و تعالی نے

نے کفار و منافقین سبکے جگہہ فرمادی ہے اسمین بھی کچھہ تفریق نہین باتفاق است یہہ لوگ سب اہل
جہنم مین ہین گو درکات کا فرق ہو پھر یہہ تمہاری تفریق کہان سے ثابت ہوگی اور ایسی تفسیر
بالرای کو کہ جسپر کوی لفظ آیت کی دلالت نہین کرتی ہو کون مسلم تسلیم کریگا اگر تم کہوگے کہ جن لوگون
سے علی بن ابیطالب نے قتال کیا اونکا منافق ہونا ثابت نہین ہے تو ہم جواب دینگے کہ تم
غلط کہتے ہو بیشک ثابت ہو چند وجوہ سے اول یہہ کہ اگر علی بن ابیطالب کا منافقین
سے جہاد کرنا ثابت نہو تو اس آیت کا حکم عبث و بیفائدہ ہوجائیگا اس سبب سے کہ رسول خدا
نے باتفاق فریقین منافقین سے جہاد نہین کیا اور خلفاء ثلاثہ نے بھی نہین کیا اور اللہ
علیم حکیم ایسا حکم عبث نہین دیسکتا کہ جس پر عمل کرنے کی کبھی ضرورت نہو دوم خود جناب
امیر کا اون لوگون کو قتل کرنا اسپر شاہد ہے کہ وہ لوگ منافق تھے اس سبب سے کہ تمام بنی نوع
انسان تین قسمون سے باہر نہین ہین مومن یا منافق یا کافر کافر تم اون لوگون کو کہہ نہین سکتے
پس اگر وہ لوگ منافق نہون تو مومن ہونگے اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ وصی رسول و
زوج بتول نے مومنون کو عمداً قتل کیا وہ خود مومن نہین ہے سوم تمہارے کتب معتبرہ
مین احادیث صحیحہ سے ثابت ہو کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر کو تین قسم کے لوگون سے
قتال کرنیکا حکم دیا ہے ناکثین و قاسطین و مارقین چنانچہ شیعہ و سنی دونو کتب مین ہم اسکو کسی قدر بیان
بھی کرچکے ہین پھر تمہین انصاف سے بتاو کہ نکث بیعت کرنا اور ظالم ہونا اور دین سے باہر
نکلجانا یہہ مومن کی صفات مین سے ہو یا منافقین کی چہارم خود قول مخبر صادق سے اون
لوگون کا منافق ہونا صریحاً ثابت ہو چنانچہ **جامع الترمذی جلد ثانی مطبوع مطبع**
مجتبائی واقع دہلی صص ۲۱۵ مین یہہ حدیث ہو عن علی قال لقد عہد الی النبی الامی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق **ترجمہ** علی سے منقول ہو کہ انہی فرمایا
کہ تحقیق عہد کیا ہی مجھسے نبی امی نے کہ نہین دوست رکھتا ہی تجکو مگر مومن اور نہین دشمن
رکھتا ہے تجکو مگر منافق **انتہی** اور اسطرح کی صدہا حدیثین کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت مین

منقول ہین اب ہم سے سنی ہی بتائین کہ جو لوگ علی بن ابیطالب سے لڑتے تھے اور آپکی جان کے
خواہان تھے وہ اسکے دوست کیونکر ہو سکتے ہین پس لامحالہ دشمن تھے اور جب دشمن
ہوئے تو لامحالہ اونکا نفاق بھی بقول جناب مخبر صادق بلاشک وشبہ ثابت ہوگیا وہو المقصود
با این ہمہ چونکہ ہمکو طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم دوسری مثال مین ایک ایسی آیت کلام مجید
سے لکھتے ہین کہ جسکے تسلیم کر لینے مین تمکو مطلق عذر و حجت نہو چنانچہ جزو دہم سورۃ الانفال
مین یہ آیت ہے واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی
والیتمی والمساکین وابن السبیل الایہ ترجمہ اور آگاہ ہو کہ جو کچھ غنیمت پاو تم کافرون
کسی قسم کی پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے اوسکا پانچوان حصہ اور واسطے رسول کے اور واسطے
صاحب قرابت رسول کے اور یتیمون کے اور فقیرون اور مسافرونکے الایہ اب ہم تمسے پوچھتے
ہین کہ اہل قرابت رسول کو تو تمنے محروم ہی کر دیا ہے اب بتاو کہ بعد رسول مال غنیمت مین سے
خمس کسکا حق قرار دوگے سوا اسکے تم کو کچھ چارہ نہین ہے کہ کہو کہ خلیفہ رسول کا حق ہے کہ جو اون
حضرت کا قایم مقام ہوتا ہے پھر ہم تمسے سوال کرینگے کہ اس آیت مین تو خلفاء کا ذکر نہین ہے اسکا
جواب تمہارے پاس سوا اسکے کچھ نہین ہے کہ اس بات کے قایل ہو جاو کہ اکثر امور جو رسول
خدا کے لئے مخصوص ہین وہ اونکے بعد خلفا کے لیئے مخصوص ہو جاتے ہین وہو المطلوب
پس ثابت ہوگیا کہ اس آیہ وافی ہدایہ کا یہی مطلب ہے کہ اہل اسلام کے آپسمین میں جو رسول خدا
کے سامنے نزاع واختلاف ہو تو آپ کی طرف اور جو آپ کے بعد ہو تو خلیفہ برحق و امام
معصوم کی طرف رجوع کرین کہ یہ عین رجوع ہے رسول کی طرف اور رسول کی طرف
رجوع کرنا عین رجوع ہے اللہ کی طرف پس دفع ہوگیا اعتراض فخر رازی صاحب کا اور
معلوم ہوگیا کہ رسول کی اطاعت مین ائمہ معصومین کی اطاعت داخل ہے اور اونکی طرف رجوع
کرنا عین رسول کی طرف رجوع کرنا ہے پس اس آیہ مین تصریح لفظ امام کی ضرورت باقی
نرہی ہذا ما عملنی ربی یہہ ہین جوابات اعتراضات فخر رازی صاحب کے کہ بتوفیقات الہی و برکات

رسالت پناہی اس عبد نحیف و ضعیف نے بلا فکر و رویۃ قلم برداشتہ لکھے ہین اور یہہ وہ فخر رازی ہی
ہین کہ جو امام المتکلمین کہلاتے ہین اور سنیون کو اونکے تبحر و تمہر فلسفہ دانی و سحر بیانی پر فخر و ناز ہے
اہل انصاف ملاحظہ فرمائین کہ جب ایسے شخص کا کلام اس آسانی کے ساتھہ رد ہو جاتا ہی تو پھر بیچارے
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کس شمار و قطار مین ہین جب مین بچپنے خود خیال کرتا تھا تو مجکو نہایت
تعجب ہوتا تھا کہ تحفہ اثنا عشریہ سی مہمل کتاب کی طرف ہمارے یہان کے علماے اعلام و فضلاے
کرام نے کیون اسقدر توجہ مبذول فرمای اور اوسکے جوابات مین کس واسطے اس مرتبہ بذل جہد
و استفراغ وسع کرکے اپنے نفوس زکیہ کو زحمت دی لیکن مین یہہ نہین جانتا تھا کہ مین خود ایک
ایسے پنجابی کے مباحثہ و مناظرہ مین مبتلا ہونگا کہ جسکو بات کرنے کی بھی تمیز نہین ہے انزلنی
الدہر ثم انزلنی الدہر اور حق بات یہہ ہے کہ فخر رازی کی فلسفیت و منطقیت مین کچھہ شک نہین ہی
لیکن وہ بیچارے اپنے مذہب کی بطلالت و سخافت سے مجبور ہین جب کسی مسئلہ باطلہ کو اثبات
کا بنا بر رعایت مذہب ارادہ کرتے ہین تو خواہ مخواہ اونکی تحریر و تقریر بھی خراب ہو جاتی ہے
باطل کی اصل و بنیاد کیا ہی ان الباطل کان زہوقا اور جب کوی کلمہ حق اونکے مونہہ سے نکلجاتا
ہے تو اوسپر جو دلیل قایم کرتے ہین وہ نہایت مستحکم ہوتی ہے چنانچہ ملاحظہ فرماے کہ عصمت
اولی الامر چونکہ امر حق تھا لہذا اوسپر جو دلیل اونھون نے قائم کی وہ کیسے متین و رزین ہی
کہ اگر ہزار عالم مجتمع ہون تو اوسپر کوی نقض وارد نہین کر سکتے لیکن بعد اوسکے اونھون نے جب
باطل کیطرف میل کیا اور مصداق اولی الامر ایک امر باطل کو قرار دیا تو پھر اونکی دلیل کیسی ضعیف
و علیل ہوگئی اور پھر بعد اوسکے جب ہمارے ائمہ معصومین کی اطفاے نور مین تفوہ کیا تو مقتضاے
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
اونکا کلام کیسا ناقص و ناتمام ہوگیا **دلیل چہارم** حق سبحانہ تعالی سورہ بقر مین فرماتا ہے
کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین
والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین فمن بدلہ بعد ما سمعہ

۵۱
جزو بست و ششم
سورہ الصفت ۱۲

فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ط ان اللہ سمیع علیم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب از ص ۲۹ قران مطبوع مطبع مجتبائی چھاپ خانی مذکور الصدر زیر ایت لکہا گیا اوپر تمہارے جسوقت حاضر ہوے ایک تمہارے کو موت اگر چھوڑ جاوے مال وصیت کرنا واسطے ماں باپ کے اور قرابت والون کے ساتھ اچھی طرح کی حق ہوا اوپر پرہیزگارون کے پس جو کوی بدل ڈالے اوسکو پیچھے اوسکے کہ سنا اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر اون لوگون کے ہے کہ بدل ڈالتے ہین اوسکو تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے انتہی یہہ ایت سراپا ہدایت وصیت کی واجب موکد ہونے پر صریح دلالت کرتی ہے بیان وجوب یہہ ہے کہ کلام مجید مین لفظ کتب ہر جگہہ امر واجب کے لیئے آیا ہے نیز اس ایت کے ماقبل مین کتب علیکم القصاص اور مابعد مین کتب علیکم الصیام ہے اور ظاہر ہے کہ قصاص اور صیام دونون چیزین باتفاق است واجب ہین اور تاکید کی اثبات مین خود اسی آیت مین حقا علی المتقین موجود ہے پس اے نام کی مسلمانون تم کیون کر اس بات کے قائل ہو کہ وصیت ہر مومن و متقی پر مال ہی کے باب مین تو واجب ہو اور جناب رسول خدا خود دین مبین کے باب مین اوسکو ترک کرکے بغیر اپنا کوی وصی و خلیفہ مقرر کیئے ہوے دنیا سے رحلت فرمائین حاشا و کلا کوی مسلم دیندار اسکو تسلیم نہین کرسکتا شاید کوی سنی صاحب کہین کہ قران و حدیث موجود ہونے کی حالت مین اپکو وصی و خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم اسکے دو جواب دینگے اول یہہ کہ والدین و اقربین کے سہام و حصص مال متروکہ میت مین خود حق سبحانہ تعالی نے اپنی کلام مجید مین مقرر فرما دیے ہین پھر اس باب مین وصیت کیون واجب فرمائی تھا ہو جواب کم ہو جواب دوم یہہ کہ قران و حدیث ہی کے باب مین تو وصیت فرمانے کی اور اپنا وصی خلیفہ مقرر کرجانے کی ضرورت تھی کہ تحریف و تبدیل ضالین و مضلین و مبطلین و مفسدین سے محفوظ رہے اس سبب سے کہ جو امام خلیفہ برحق ہو وہی حفاظت تامہ قران و حدیث کی کرسکتا ہے پس ثابت ہوگیا کہ آپ کا استخلاف کرنا ایک امر ضروری ولابدی تھا لہذا آپنے اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا لیکن اکثر امت نے اوسکی

اطاعت نہ کی اور اپنے بنائے ہوئے خلفا کے پیرو ہوئے پس یہہ لوگ فمن بدلہ
بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ میں داخل ہیں اور قرآن و حدیث یہہ
دونو چیزیں بھی تحریف و تبدیل سے محفوظ نہیں حدیث میں تحریف کا ہونا لفظاً و معناً یہہ تو باتفاق
فریقین ثابت ہے کہ ہر فریق دوسرے کی یہان کی اکثر احادیث کو منحرف بلکہ کذب و مفتری بتاتے ہیں اور سنی
تو خود اپنی یہان کی ہزارہا حدیثوں کو موضوع قرار دیتے ہیں اور قرآن میں تحریف لفظی کا ہونا گو ثابت نہیں
لیکن تحریف معنوی باتفاق فریقین ثابت ہے کہ ایک فریق دوسرے کی تفسیر کو اکثر آیات میں غلط کہتا ہے
دلیل پنجم یہہ امر مسلم ہے کہ جناب رسول خدا نے کوئی امر کلی و جزئی امور دنیا و آخرت میں سے
امت کی رائے پر محول و منحصر نہیں فرمایا گو کیسا ہی سہل و آسان ہو حتی کہ کھانا اور پینا اور کپڑے پہننا اور
زینت کرنا اور سونا اور جاگنا ان سب کے طریقے اور آداب اپنی امت کو بہ تفصیل تمام بتا دئے اور
سکھلا دئے پھر کیونکر یہہ بات قابل التسلیم ہو سکتی ہے کہ امر عظیم خلافت و امامت کہ قوام دین و ملت
و انتظام ملک و رعیت بعد جناب رسالت اوسی پر موقوف و منحصر تھا اوسکو امت کی رائے کے
اوپر محول کر کے دنیا سے تشریف لیگئے اور اس باب میں بخلاف انبیائے ماسلف کچھ ارشاد
نفرمایا حالانکہ آپ خاتم النبیین تھے اور جانتے تھے کہ میرے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی
مبعوث نہیں ہو سکتا حاشا و کلا کوئی مسلم دیندار کہ جو کچھ بھی خدا سے خوف اور اپنے نبی سے
شرم رکھتا ہوگا وہ ہرگز اسکو تسلیم نکریگا پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا ایک
امر ضروری اور لابدی تھا **دلیل ششم** فعل صحابہ ہے بعد وفات جناب رسول خدا کے مشغول
نصب خلیفہ میں کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں مجتمع ہو کر اسقدر اس باب میں مصروف و منہمک ہوئے
کہ اپنے رسول کی تجہیز و تکفین کو بھی طاق نسیان پر رکھدیا پس اگر یہہ امر ضروری نہ تھا تو ان لوگوں
نے کیوں اسکا اسقدر اہتمام فرمایا پس ثابت ہوگیا کہ تعیین خلیفہ اسلام میں ایک امر ضروری و
لابدی تھا اور جو امر کہ ضروری و لابدی ہو اوسکی تبلیغ کو ہرگز جناب رسول خدا ترک نہیں فرما سکتے
تھے پس ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا استخلاف کرنا ضروری و لابدی تھا اور جب دلیل قطعی

سے ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا کا وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ضروری ولابدی تھا تو اوسکا واقع ہونا بھی ضروری ہوا اور جب اوسکا واقع ہونا ضروری ہوا تو معلوم ہوا کہ صحابہ نے جو آپکے وصی و خلیفہ برحق کی اطاعت سے انحراف و استکبار و استنکاف کر کے اپنی راے سے ایک دوسرا خلیفہ مقرر کرنے کے لئے جمع کیا وہ لوگ سب فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ میں داخل ہیں اور انکا اجماع جو خلاف قرآن و حدیث فقط اتباع اہوا نفسانیہ کے سبب سے تھا وہ باطل محض ہے دلیل ہفتم خود فعل حضرت ابوبکر خلیفہ اوّل صاحب کا ہے کہ اونھوں نے مرتے وقت حضرت عمر صاحب کو خلافت کی بابت وصیت نامہ لکھدیا اور اپنا وصی و خلیفہ اونکو مقرر فرما گئے پس اس سے بھی ثابت ہوگیا کہ وصی و خلیفہ کا مقرر کرنا ایک امر ضروری و لابدی تھا اور جو امر ضروری و لابدی ہو اوسکو رسول خدا ترک نہیں فرما سکتے تھے پس ثابت ہوگیا کہ آپنے استخلاف کو ترک نہیں فرمایا یعنی اپنا وصی و خلیفہ مقرر کرجانا اپنی زندگی میں ایک امر ضروری و لابدی تھا کیوں حضرات سنیہ تم کیسے مسلمان ہو کہ حضرت ابوبکر جو اپنے مرتے وقت وصیت نامہ لکھیں تو اس فعل کو برحق سمجھو اور اوسکا اتباع کرو اور حضرت عمر بھی اپنے اجتہاد سے عدول کر کے اور اپنے مطلب کے موافق سمجھکے اس تحریر کے ممد و معاون ہوں اور حسبنا کتاب اللہ کو بھول جائیں اور جب جناب رسول خدا وصیت نامہ لکھنے کا ارادہ فرمائیں اور بتصریح ارشاد کریں کہ آؤ میں تمکو ایسی تحریر لکھدوں کہ قیامت تک تم لوگ اوسکی سبب سے گمراہ نہو تو یہہ قول جناب رسول خدا کا ہذیان سمجھا جاے اور غلبہ مرض کے سبب سے تجویز کیا جائے اور لوگ یہہ وصیت نامہ ہرگز آپکو لکھنے ندیں اور سردار مانعین خلیفہ ثانی حضرت عمر کے وقت نظر کو تم لوگ مستحق صد آفرین و ہزار تحسین سمجھو جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ کے ص ۲۹۹ سے یہہ مضمون باب سابق میں نقل ہوچکا ہے چونکہ طول بہت ہوگیا ہے لہذا میں انھیں ثبات دلیلوں یہاں اکتفا کرتا ہوں ناظر منصف مزاج اور طالب حق کے لئے کچھ یہہ بھی کم نہیں ہے اور جاحد اور منکر کے لئے تو قرآن و حدیث بھی کافی نہیں ہے فبای حدیث بعدہ یومنون اب میں متوکلاً علی اللہ تعالی شروع کرتا ہوں بیان دلائل قسم دوم میں قسم دوم وہ دلائل ہیں

کہ جیسا استحقاق علی بن ابیطالب علیہ السلام واسطے خلافت وامامت کی ثابت ہوتا ہی و نیز ہویدا و معلوم
ہوتا ہی کہ اس باب مین اکثر آیات قرانی نازل ہوئی تھین و نیز جناب رسول خدا کے اقوال و افعال ابتدا
بعثت سے اسپر شاہد تھے کہ اپ علی بن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ مجمع عام مین قریب رحلت و
انتقال حسب سنن ابنیا سے ماسلف ضرور مقرر فرماوینگے دلیل اول حق سبحانہ تعالے
سورہ ال عمران مین فرماتا ہی انّ مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثمّ
قال لہ کن فیکون الحقّ من ربّک فلا تکن من الممترین فمن حاجّک فیہ
من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا و
نساءکم وانفسنا وانفسکم ثمّ نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ
موضح القران از حاشیہ صفحہ ۶۱ و ۶۲ قران شریف مطبوع مطبع
مجتبائی موصوف ف تحقیق عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال ادم کی
بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہوجا وہ ہوگیا ف نصاری اس بات پر حضرت سے
بہت جھگڑے کہ عیسی بندہ نہین اللہ کا بیٹا ہی اخر کہنے لگے کہ اگر وہ اللہ کا بیٹا نہین تو تم بتاو
کہ کس کا بیٹا ہی اسکے جواب مین یہہ آیت اوتری کہ ادم کو تو ماں نہ باپ عیسی کو باپ نہو تو
کیا عجب ہے ۸ حق بات ہی تیرے رب کیطرف سے پھر تومت رہ شک مین ف ۹
پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجھکو علم تو تو کہہ اؤ بلاوین ہم
اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان
پھر دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹوں پر ف اللہ تعالے نے حکم فرمایا کہ نصاری اسقدر
سمجھانے سے بھی اگر قائل نہون تو اسکے ساتھ قسم کرو یہہ بھی ایک صورت فیصلہ کی ہے
کہ دونون طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہون اور دعا کرین کہ جو کوئی ہم مین
جھوٹا ہے اوسپر لعنت پڑے اور عذاب پڑے پھر حضرت اپ حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام
حسین اور حضرت علی کو لیکر گئے اون انصار [illegible] تھے اونھون نے مقابلہ نہ کیا اور

جزیہ دینا قبول کیا ونیز تفسیر جلالین مطبوع مطبع حیدری واقع بمبی ۱۲۹۹ ہجری کے صفحہ ۴۴ میں انہیں آیات بینات کی تفسیر میں لکھا ہے وقد دعا صلی اللہ علیہ وسلم وفد نجران لذالک لما حاجوہ فیہ فقالوا حتی ننظر فی امرنا ثم نأتیک فقال ذو رایہم لقد عرفتم نبوّتہ وانہ ما باھل قوم نبیا الا ھلکوا فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوہ وقد خرج ومعہ الحسن والحسین وفاطمۃ وعلی رضی اللہ عنہم وقال لہم اذا دعوت فامنوا فابوا ان یلاعنوا وصالحوہ علی الجزیۃ ترجمہ اور تحقیق بلایا رسول خدا نے اہنو الون کو نجران کی اسی کے لیئے یعنی مباہلہ کے لئے جس وقت کہ حجت کی اون لوگون نے آپ سے حضرت عیسی کے باب میں پس جواب میں کہا اون لوگون نے کہ ہم اپنے امر کو سمجھ لیں تو پھر آپ کے پاس آئین پس کہا اوس شخص نے کہ جو اون لوگون میں عقلمند تھا کہ تحقیق تم لوگ انکی نبوت کو پہچان چکے ہو اور تحقیق جس قوم نے کہ اپنے نبی سے مباہلہ کیا ہو وہ ہلاک ہو گئی ہے پس وعدہ صلح کرو اس شخص سے یعنی رسول خدا سے اور چلے جاو پس اسکے وہ ایسی حالت میں کہ جناب رسول خدا باہر نکل چکے تھے اور اسکے ساتھ حسن حسین اور فاطمہ اور علی تھی اور فرمایا تھا آپنے انہین حضرات سے کہ جس وقت میں دعا کرون تو تم لوگ آمین کہنا پس انکار کیا انھا ہونے سے نے مباہلہ کرنے سے اور صلح کر لی آپ سے جزیہ دینے پر ونیز تفسیر بیضاوی مجلد اول مطبوع مطبع نولکشور کو ص ۱۴۰ میں انہین آیات کی تفسیر میں لکھا ہے روی انہم لما دعوا الی المباھلۃ قالوا حتے ننظر فلما تخالوا قالوا للعاقب وکان ذا رایہم ما تری فقال واللہ لقد عرفتم نبوتہ ولقد جاءکم بالفصل فی امر صاحبکم واللہ ما باھل قوم نبیا الا ھلکوا فان ابیتم الا الف دینکم فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوا رسول اللہ وقد غدا محتضنا الحسین اخذا بید الحسن

فاطمہ تمشی خلفہ و علی خلفہا و هو یقول اذا انا دعوت فامنوا فقال اسقفہم یا معاشر النصاریٰ انی لاری وجوہا لو ساءلوا اللہ ان یزیل جبلا من مکانہ لازالہ فلا تباہلوا فتہلکوا فاذعنوا لرسول اللہ و بذلوا لہ الجزیۃ کل عام الفی حلۃ حمراء و ثلثین درعا من حدید فقال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ لو تباہلوا لمسخوا قردۃ و خنازیر و لاضطرم علیہم الوادی نارا و لاستاصل اللہ نجران و اہلہ حتی الطیر علی الشجر و ہو دلیل علی نبوتہ و فضل من اتی بہم من اہل بیتہ ترجمہ مروی ہے کہ تحقیق وہی نصاریٰ جس وقت بلائے گئے مباہلہ کی طرف تو اونھوں نے مہلت طلب کی پس جسوقت کہ اون لوگون نے آپس مین خلوت کی تو سید نے عاقب سے کہا کہ وہ اونمین صاحب عقل تھا کہ تیری کیا رائے ہے پس اوسنے کہا کہ واللہ تم اوسکی نبوت کو یعنی رسول خدا کی نبوت کو پہچان چکے ہو اور تحقیق کہ لایا ہی وہ تمہارے پاس قول حق کا باطل سے جدا کرنے والا تمہارے صاحب یعنی عیسیٰ کے باپ مین واللہ نہین مباہلہ کیا ہے کسی قوم نے نبی سے مگر وہ ہلاک ہو گئی ہے پس اگر اپنے دین کے محبت کے سبب سے تم مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہو تو صلح کر لو اس شخص سے یعنی رسول خدا سے اور چلے جاؤ پس آئے وہ لوگ رسول خدا کے پاس ایسی حالت مین کہ صبح کیوقت آپ تشریف لائے تھے اس طرح کہ حسین کو گود مین لیئے تھے اور حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فاطمہ اپکے پیچھے تشریف لاتی تھین اور علی اونکے پیچھے تھے اور رسول خدا فرماتے تھے کہ جس وقت مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس اونکی اسقف یعنی عالم نے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ کے تحقیق مین البتہ ایسی لوگ دیکھتا ہون کہ اگر سوال کرین اللہ سے کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دے تو البتہ وہ ہٹا دے پس نہ مباہلہ کرو تم لوگ کہ ہلاک ہو جاؤ گے پس اطاعت کی اون لوگون نے رسول خدا کی اور آپ کو جزیہ دینا قبول کیا ہر سال دو ہزار حلہ سرخ اور تیس زرہین لوہی کی پس فرمایا رسول خدا نے کہ قسم ہے اوسکی

کہ میری جان جسکے دست قدرت مین ہے کہ اگر وہ گروہ لوگ مباہلہ کرتے تو بندر اور سئور ہوجاتی
اور میدان اونکے اوپر آگ ہوجاتا اور البتہ ہلاک کردیتا اللہ نجران کو اور اوسکے رہنے والون کو
یہانتک کہ چڑیون کو درخت پر اور یہہ واقعہ دلیل ہے جناب رسول خدا کی نبوت کی حقیقت پر
اور آپکے اہلبیت کی فضیلت پر کہ جنکو آپ اپنے ہمراہ لائے تھے اور نیز تفسیر معالم التنزیل
جلد اول مطبوع مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبی کے آخر ص ۱۶۳ سے بلکہ ۱۶۴
تک بھی قصہ مباہلہ اسی طرح پر لکھا ہوا ہے مین نے بخوف طوالت اسلئے عبارت نقل نہین
کی و نیز تفسیر در منثور جز ثانی مطبوع مطبع میمنیہ مصر ۱۳۱۴ کے ص ۳۸ سے
ص ۳۹ تک کئی حدیثین اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہین اور مین بخوف طوالت یہان دو
حدیثون پر اکتفا کرتا ہون آخر ص ۳۸ سے شروع ص ۳۹ تک یہہ حدیث
ہے واخرج الحاکم وصححہ وابن مردویہ وابونعیم فی الدلائل عن جابر قال
قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العاقب والسید فدعاھما الی الاسلام فقالا
اسلمنا یا محمد قال کذبتما ان شئتما اخبرتکما بما یمنعکما من الاسلام قالا فہات
قال حب الصلیب وشرب الخمر واکل لحم الخنزیر قال جابر فدعاھما الی
الملاعنۃ فوعداہ الی الغد فغدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بید علی
وفاطمۃ والحسن والحسین ثم ارسل الیہما فابیا ان یجیباہ واقراہ فقال والذی
بعثنی بالحق لو فعلا لامطر الوادی علیہما نارا قال جابر فیہم نزلت تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم الایۃ قال جابر انفسنا وانفسکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ ترجمہ اوسکا یہ ہے
اس حدیث کو حاکم نے اور اوسکی تصحیح بھی کی ہے اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم نے کتاب
دلائل مین جابر سے کہ اونھون نے کہا کہ آئے رسول خدا کے پاس عاقب اور سید یہہ دونو
نصاری کی سردارون مین سے تھے پس دعوت کی رسول خدا نے اون دونو

کی طرف اسلام کی پس کہا اون دونون نے کہ اسلام لا چکے ہین ہم اسسے محمد آپ نے فرمایا کہ تم دونون جھوٹ کہتے ہو اگر تم دونون چاہو تو مین بتلا دون کہ تمکو کونسی چیز اسلام لانے سے مانع ہے اون دونون نے کہا کہ بتلا دیجیئے اپنے فرمایا کہ محبت صلیب کی اور پینا شراب کا اور کہا ناسور کے گوشت کا یا نے کہا ہے کہ پس آپنے اون دونون کو طرف ملاعنہ یعنی مباہلہ کے بلایا پس اون دونون نے دوسرے دن کی صبح کا وعدہ کیا پس صبح کو رسول خدا نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا بعد اوسکے اون دونون کے پاس کہلا بھیجا کہ مباہلہ کے لئے آئین پس اون دونون نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا اور آپکے لیئے اقرار کیا یعنی جزیہ دینا قبول کر لیا پس آپنے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی کہ جس نے مجھکو ساتھ حق کے بھیجا ہے یعنی اللہ کہ اگر کرتے وہ دونون یعنی مباہلہ البتہ یہہ میدان اونکے اوپر آگ کو برساتا جابر نے کہا کہ انھین لوگون کے باب مین یہہ آیت نازل ہوئی ہے تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم آخر آیت تک کہا ہے جابر نے کہ انفسنا و انفسکم رسول خدا اور علی ہین اور ابنائنا حسن و حسین ہین اور نساءنا فاطمہ ہین اور حسن وغیرہ کے اور اخر مین یہہ حدیث ہے واخرج مسلم والترمذی وابن المنذر والحاکم والبیہقی فی سننہ عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا و فاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی ترجمہ اور نکالا ہے اس حدیث کو مسلم نے اور ترمذی نے اور ابن منذر نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنی سنن مین سعد بن ابی وقاص سے کہ اونھون نے کہا کہ جسوقت نازل ہوئی یہہ آیت قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم تو بلایا رسول خدا نے علی کو اور فاطمہ کو اور حسن کو اور حسین کو بعد اوسکے فرمایا کہ بار خدایا یہی لوگ میرے اہل ہین یعنی اہلبیت نیز تفسیر کبیر جز ثانی مطبوع مطبع باطنیہ مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری کے ص ۱۷۴ مین یہہ قضیہ مباہلہ بعبارت طویلہ لکھا ہوا ہے اور اوسی مین یہہ عبارت ہے و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج و علیہ مرط من شعر اسود و کان قد

اخضن الحسین واخذ بید الحسن و فاطمۃ تمشی خلفه و علی رضی اللہ عنه خلفها
وهو یقول اذا دعوت فامنوا فقال سقف نجران یا معشر النصاری انی لاری
وجوها لو سالوا الله ان یزیل جبلاً من مکانه لازاله بها فلا تباهلوا
فتهلکوا ولا یبقی علی وجه الارض نصرانی الی یوم القیمة ترجمه اور جناب رسولخدا
باہر تشریف لائے اور سیاہ بالون کی ایک چادر اوڑہے ہوئے تھے اور حسین کو گود مین لئے ہوئے
تھے اور حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فاطمہ اونکے پیچھے تشریف لاتی تھین اور علی اونکے پیچھے
تھے جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ جسوقت مین دعا کرون تو تم لوگ آمین کہنا پس سقف یعنی عالم
نجران نے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ کے تحقیق مین البتہ ایسے لوگ دیکھتا ہون کہ اگر سوال کرین اللہ سے
کہ پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹا دے تو البتہ وہ ہٹا دے پس نہ مباہلہ کرو تم لوگ کہ سب ہلاک ہو جاؤ گے
اور تمام روے زمین پر کوئی نصرانی قیامت تک باقی نہ رہیگا و نیز اسی ص مین عبارت
منقولہ کے کئی سطرون کے بعد یہہ حدیث شروع ص ۲۷۴ تک ہی
وروی انه علیه السلام لما خرج فی المرط الاسود فجاء الحسن رضی الله عنه
فادخله ثم جاء الحسین رضی الله عنه فادخله ثم فاطمة ثم علی رضی الله عنهما
ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا واعلم
ان هذه الروایة کالمتفق علی صحتها بین اهل التفسیر والحدیث ترجمہ
اور مروی ہے کہ تحقیق جبکہ رسول خدا ایک سیاہ چادر اوڑہے ہوی باہر تشریف لائے تو حسن آئے
پس آپ نے اونکو اوس چادر مین داخل کیا بعد اوسکے حسین آئے اونکو بھی داخل کرلیا
بعد اوسکے فاطمہ اور علی کو بھی داخل کیا پھر آیۂ تطہیر کو پڑہا ترجمہ آیت سوا اسکے نہین ہی کہ ارادہ
کرتا ہی اللہ کہ دور کرے تم سے رجس کو اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو جو پاک کرنے کا حق ہی
بعد اسکے فخر رازی صاحب فرماتی ہین اور آگاہ ہو کہ تحقیق یہہ روایت مانند اون روایتون کی
ہے کہ جسکی صحت پر اہل تفسیر و حدیث متفق ہین انتہی ابن عبدالبر کہتا ہی کہ یہہ روایت

خود حضرت ام المومنین عائشہ سے مروی ہے مگر امام صاحب نے اونکا نام کسی مصلحت سے
نہین لکھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون چنانچہ خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے کہ انہین امام صاحب
کے ماموم و مقلد علامہ نیشاپوری کے زبان پر کلمہ حق جاری ہوگیا اور اونھون نے اپنی تفسیر
مین اس روایت کو اسطرح لکھدیا تفسیر مذکور مطبوعہ ۱۲۸۰ سنہ ہجری مطبع ناصر العلوم
جلد اول کی ص ۳۲۹ مین پہلی مفصل بیان قصہ مباہلہ کا ہے بعد اوسکی یہہ حدیث
اسطرح لکھی ہوئی ہے وروی عن عائشۃ انہ لما خرج فی المرط الاسود
جاء الحسن فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ ثم فاطمۃ ثم علی ثم قال انما یرید اللہ
لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا وھذہ الروایۃ کالمتفق
علی صحتھا بین اھل التفسیر والحدیث ترجمہ اور روایت کی گئی ہے عائشہ سے کہ
جناب رسول خدا جسوقت ایک چادر سیاہ اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو حسن آئے پس آپنے
اونکو اوس چادر مین داخل کر لیا بعد اوسکے حسین آئے اونکو بھی داخل کر لیا بعد اوسکے فاطمہ اور
علی کو بھی داخل کر لیا بعد اوسکے آیہ تطہیر پڑہی اور یہہ روایت مانند اون روایتون کے ہے کہ جنکی
صحت پر اہل تفسیر و حدیث متفق ہین و نیز تفسیر کشاف جزء اول مطبوعہ مصر مطبع محمد مصطفے
افندی ۱۳۰۸ سنہ ہجری کی ص ۳۰۷ مین قصہ مباہلہ کا مفصل بیان ہے
و نیز یہہ حدیث بھی اس طرح لکھی ہے وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن
فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ ثم فاطمۃ ثم علی ثم قال انما یرید اللہ لیذھب
عنکم الرجس اھل البیت چونکہ یہہ حدیث مثل اوسی حدیث کی ہے کہ جو ابہی تفسیر نیشاپوری سے
نقل کی ہے لہذا ترجمے کی کچھہ ضرورت نہین معلوم ہوئی اب یہہ عبد ضعیف و نحیف کہتا ہے
کہ اس آیہ مبارکہ مباہلہ مین جو یہہ تین لفظین ہین ابناءنا و نساءنا و انفسنا اور تفاسیر معتبرہ اہلسنت و جماعت
سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا سوا حسنین و جناب فاطمہ زہرا اور علی مرتضی علیہم السلام کے اور کسیکو

اپنی ہمراہ مباہلہ کے لیے نہین لیگئے تھے پس اس سے ثابت ہو کہ ابناءنا سے حسنین اور نساءنا سے جناب
سیدہ اور انفسنا سے علی مرتضی مراد ہین اور اس آیت سے رایاہا آیت و تفاسیر معتبرہ اہل سنت وجماعت کی عبارت
نقل کرنیسے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوے اوّل شعاع پانزدہم مین جو ہم اپنے یہان کے خطبہ مبارکہ غدیر خم
کی یہہ عبارت لکھی ہے معاشر الناس ذریۃ کل نبی من صلبہ و ذریتی من صلب علی ترجمہ ای گروہ مردم ذریت
ہر نبی کی اوسکی پشت سے ہے اور ذریت میری علی کی پشت سے ہے اور اس امر کے ثبوت مین کہ اولاد علی و
فاطمہ اولاد رسول خدا ہین چند احادیث کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سے نقل کی ہین وہ اس آیت سے
بھی ثابت ہوگیا کہ خود حق سبحانہ و تعالی نے حسنین کو ابناء رسول فرمایا ہے کہ لفظ ابناءنا اس پر دلیل واضح ہی
دوم ظاہر ہے کہ جناب حسنین مباہلہ کے وقت نہایت صغیر سن تھے لیکن اس سن مین حق سبحانہ و تعالی
نے اونکو ایسی بزرگی عطا فرمائی کہ اپنے رسول کو مباہلہ مین اونکے ساتھہ لیجانے کا حکم دیا اور رسول خدا نے اونکو
والدین کے ساتھہ اونسے بھی فرمایا کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس اس سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت
رسول خدا کے خورد و بزرگ برابر ہین اور ایام طفولیت ہی سے ان حضرات کو وہ بزرگی حاصل ہوتی
ہے کہ جو اور لوگون کے شیوخ و کہول کو نہین حاصل ہوسکتی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم و نیز حضرات سنیہ جو یہہ فرمایا کرتے ہین کہ جناب علی مرتضی بعثت جناب رسولخدا
کے وقت صغیر سن تھے لہذا اونکی سبقت اسلام کا اعتبار نہین ہے اونکا کلام مورد ملام خود کلام الہی سے رد
ہوگیا کہ جناب امیر حسنین علیہم السلام سے زیادہ صغیر سن نتھے بلکہ ان دونو شاہزادون کا سن مباہلہ کے وقت پانچ یا چہہ
برس سے زیادہ ثابت نہین ہوسکتا اور جناب امیر کا سن بعثت رسولخدا کے وقت دس برس سے زیادہ کا ثابت ہوتا ہے سوم
ازواج جناب رسولخدا کہ جو امہات مومنین ہین موجود تھین لیکن اونمین سے کسیکو ہمراہ لیجانیکا حکم نہین ہوا اور باوجود
اسکی کہ خود کلام مجید مین کئی جگہہ ازواج رسولخدا کو حق سبحانہ و تعالی نے بلفظ یا نساء النبی خطاب فرمایا ہے
مگر یہان لفظ نساءنا سے وہ بیان خارج کردی گئین اس سبب سے کہ فقط جناب رسولخدا اپنی صاحبزادی جناب سیدہ کو
ہمراہ لیگئے پس ثابت ہوگیا کہ بضعۂ رسول کا مرتبہ ازواج رسول سے بہت زیادہ ہے چہارم جب لفظ نساءنا
مین ازواج رسول داخل نہوئین تو اس سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت رسول مین بھی وہ داخل نہین

مرتبہ جو مراتب عالیہ اہلبیت علیہم السلام کا اس آیہ مبارکہ سے ثابت ہوئی اوس سے وہ لی بیان محروم رہتین پنجم
جناب سیدہ کا بحر لا لنجیا سے ثابت ہوگیا کہ لفظ نسا رجو جمع ہی اوسکا اطلاق حق سبحانہ تعالی نے فقط ایکی ذات
واحدہ پر فرمایا ہی اور جب یہہ ثابت ہوگیا تو اس سے یہہ بھی ثابت ہوگیا کہ اطلاق لفظ جمع کا واحد پر کلام عرب
مین اسقدر شائع ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے بھی موافق اونکے محاورات کا استعمال فرمایا ہی پس آیات قرآنی مین مثل
انما ولیکم اللہ وغیرہا کی جو لفظ جمع کا اطلاق فقط ذات واحد جناب امیر المومنین پر ہوا ہی اسمین جسقدر سنیونکی
اعتراضات واستبعادات تھے وہ سب مندفع ہوگئی ششم لفظ انفسنا سے ثابت ہوگیا کہ حق سبحانہ تعالی نے علی
بن ابیطالب کو نفس رسول فرمایا ہی پس جو شخص کہ نفس رسول ہیا اوس پر دوسرے شخص کو بعد رسول ترجیح
بتفضیل دینا صریح تکذیب ہی کلام الہی کی شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہین کہ علی بن ابیطالب پر
اس لفظ کا اطلاق فقط قرابت قریبہ کے سبب سے ہی تو ہم جواب دینگے کہ شرف قرابت قریبہ رسول ایکی تو
مسلم لیکن یہہ ظاہر ہے کہ خود چچا چچا کے بیٹے سے اقرب ہوتا ہی اور معلومات یہی ہی کہ خود حضرت عباس عم
حقیقی رسول و دیگر بنی اعمام آپ کی مثل عبداللہ بن عباس وغیرہ کے اوسوقت موجود تھے اور مسلمان ہوچکے
تھے پس جب انمین سے کسی کو جناب رسول خدا اپنی ساتھ نہین لیگئے تو ثابت ہوگیا کہ باوصف قرابت
قریبہ یہہ لوگ لفظ انفسنا مین داخل نہین تھے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر جو انفسنا مین
داخل ہوئی تو باعث اسکا اور فضائل وخصائص ہین کہ جو بالفوق قرابت قریبہ ہین پس ثابت ہوگیا کہ
جناب امیر کل اقارب واباعد سے بعد رسول افضل ہین وہو المقصود [illegible] بیضاوی وتفسیر کبیر
وغیرہا مین جو یہہ قول اسقف نصاری کا لکھا ہوا ہے کہ اے گروہ نصاری مین ایسے وجوہ دیکھتا ہون
کہ اگر سوال کرین اللہ سے کہ پہاڑ کو اپنی مقام سے ہٹادے تو البتہ ہٹادے [illegible] مباہلہ کروگے
تم لوگ کہ ہلاک ہوجاوگے اس سے صاف ثابت ہی کہ نصاری کو اہلبیت کی فقط اوضاع
واطوار وصورت وبشرہ دیکھنے سے یہہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ یہہ لوگ حق پر ہین اور افضل خلق
ہین اور انکی دعا ضرور مستجاب ہوگی لیکن کمال افسوس ہے کہ اہل اسلام پر باوصف صحبت
شبانہ روز اہلبیت کی افضلیت ثابت نہوئی مگر ظاہر ہی کہ کوئی شخص [illegible] ثابت ہوئی لیکن

جسطرح انصار سے باوصف ثبوت حقیت محبت دین ابای کو بسبب اسکے اسلام نہ لاسکے اسیطرح یہہ حضرات بھی بہ سبب طمع جاہ و ریاست و نفسانیت مطیع اہلبیت عصمت و طہارت نہہوی اور غیر ونکو ان حضرات پر ترجیح دی فلا نزاع فی ہذا القول ہشتم تفسیر درمنثور کے ص ۳۹۰۳ سی جو حدیث بروایت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہو اوسکی اخر مین خود حضرت جابر انصاری کا قول موجود ہو کہ لفظ النساء وانفسکم سے رسول خدا و علی مرتضی اور ابناءنا سی حسن و حسین اور نساءنا سی جناب فاطمہ مراد ہین ہر چند کہ خدا ان حضرات کا ہمراہ لیجانا اس مراد پر شاہد عادل ہو مگر چونکہ اس قول مین اسکی تصریح تھی لہذا ہم نے اوسکا بھی ذکر کردیا نہم جو احادیث کہ ہمنے درمنثور کے آخر ص ۳۹ سے اور تفسیر کبیر کے صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸ سے اور تفسیر نیشاپوری کے صفحہ ۲۳۹ سے اور تفسیر کشاف کی صفحہ ۳۰۴ سے نقل کی ہین اون سے صاف ثابت ہوگیا کہ آیہ تطہیر مین سوای پنجتن پاک کی اور کوی مرد یا عورت داخل نہین ہے پس رد ہوگیا قول بعض حضرات سنیہ کا کہ جو زبردستی خواہ مخواہ ازواج رسول کو داخل آیہ تطہیر سمجھتے ہین دہم اس آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سے اور رسول خدا کی حضرات حسنین و جناب سیدہ و علی مرتضی کے معرکہ مباہلہ مین ہمراہ لیجانے سے مثل آفتاب کی روشن ہوگیا کہ یہہ حضرات بعد رسول خدا سب سے افضل تھے ورنہ اگر کوی دوسرا مرد یا عورت افضل کیا انکی برابر بھی ہوتا تو جناب رسول خدا ضرور اوسکو اپنے ہمراہ لیجاتے اور اپنی دعا کرنیکے وقت امین کہنے کا حکم فرماتے فتلک عشرۃ کاملہ اب ہم رجوع کرتے ہین اپنی دلیل اول کی تہذیب و تقریر تحریر کی طرف وہی ہذہ واضح ہو کہ یہہ آیہ مبارکہ ایسی دو دلیلون پر مشتمل ہو کہ اونسے جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب کا خلافت و امامت کیلئے احق و اولے ہونا قطعًا و جزمًا و حتمًا و عقلاً و نقلاً ثابت ہوتا ہے اور ان دونون سے ایک اخص ہے اور ایک اعم ہے پہلی مین اخص کو بیان کرتا ہون الفضل الفضل سے ثابت ہے کہ جناب امیر بعد رسول افضل امت ہین اس سبب سے کہ نفس رسول پر کسی دوسرے کو ترجیح نہین ہوسکتی اور جو افضل امت ہو لامحالہ وہی شخص امامت و خلافت کیلئے اولے و احق ہے اس سبب کہ ترجیح مرجوح و تفضیل مفضول نہ عقلاً جایز ہے نہ نقلاً پس ثابت ہوگیا کہ جناب امیر بلافصل امام

کے لیئے اولی واحق ہین اور بیان اظہر یہ ہے کہ جن حضرات اہلبیت کو جناب رسولخدا مباہلہ کے لئیے اپنے ہمراہ لیگئے تھے وہ افضل امت ہین جیسا کہ ہم ثابت کر چکے اور جو لوگ کہ افضل امت ہوں وہی خلافت وامامت کے لئیے احق واولی ہین پس ثابت ہوگیا کہ اہلبیت خلافت وامامت کے لئیے احق واولی ہین اور چونکہ جناب سیدہ بسبب انوثیت کے خلافت وامامت کی مستحق نہ تھین اور حسنین علیہما السلام صغیر السن تھے اپنے والد ماجد سے بدلیل احادیث مذکورہ کتب سنیہ ابوہما افضل منہما پس ثابت ہوگیا کہ بعد جناب رسولخدا کے زمرۂ اہلبیت سے جناب امیر خلافت وامامت کیلئے احق واولی تھے اور بعد انکے حسنین اور بعد حسنین کے ائمہ معصومین علیہم السلام کہ سب ذریت طاہرہ رسول وجگر گوشہ علی وبتول وطیب وطاہر ومعصوم ہین اور اہلبیت رسالت مین داخل وشامل پس جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہوگیا کہ جناب امیر بسبب افضلیت خلافت وامامت کیلئے احق اور اولیٰ تھے اور یہ امر دلائل قسم اول مین ہم ثابت کر چکے ہین کہ جناب رسولخدا کا اپنی زندگی مین کسی کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری ولابدی تھا پس یہہ امر بھی ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کو جناب امیر کا وصی وخلیفہ فرمانا ایک امر ضروری ولابدی تھا اس سبب سے کہ جو شخص خلافت کے لیئے احق واولیٰ ہو کیونکر ممکن تھا کہ جناب رسولخدا اوسکو ترک کرکے دوسرے کو اپنا وصی وخلیفہ مقرر فرماتے **دلیل دوم** حدیث نور ہے اور یہہ حدیث مبارک کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت مین بالفاظ مختلفہ وطرق متعددہ منقول وماثور ہے اور بعض کتب کی عبارت مین کہ جو اس حدیث سے متعلق ہے طول ہے لہذا مین اسی مضمون کی ایک حدیث کتاب مودۃ القربے سید علی ہمدانی سے نقل کرتا ہون کہ باوصف قلت الفاظ جامع ہے چنانچہ **کتاب مذکور مطبوع مطبع مرزا محمد ملک الکتاب ص ۲۹ ذیل احادیث مودۃ ثامنہ مین منقول ہے** وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ ادم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ ادم رکب فی صلبہ فلم یزل فی شیٔ واحد حتی افترقا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ وفی علی الخلافۃ ترجمہ سلمان فارسی رضی اللہ

عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ پیدا کیا گیا ہون مین اور علی ایک نور سے قبل انبیاء کے
پیدا کرنے اللہ آدم کو چار ہزار برس پس جسوقت کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو تو ملا دیا اس نور کو اوس کی [illegible]
مین پس ہمیشہ وہ نور ایک ہی چیز تھا یہانتک کہ جدا ہو گیا پشت عبد المطلب مین (یعنی ایک حصہ حضرت
عبداللہ کی پشت مین آیا اوس سے جناب رسول خدا پیدا ہوئے اور ایک حصہ حضرت ابو طالب
کی پشت مین آیا اوس سے علی مرتضی پیدا ہوئے) پس مجھ مین نبوت ہی اور علی مین خلافت ہی
انتہی یہہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ یہہ حدیث بتنویر تبیین و تفسیر ہے آیہ مباہلہ کی کہ [illegible]
انفسنا سے ثابت ہی کہ جناب رسولخدا و علی مرتضے ایک جان و دو قالب ہین اور اس حدیث سے
روشن ہی کہ نبی خدا اور ولی خدا ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہین ۵ نبی و علی ہر دو [illegible]
دو تا و یکے چون زبان قلم۔ اے ناظرین کتاب تمکو کچھ معلوم ہی کہ یہہ کونسا نور ہی یہہ وہ نور ہے
کہ جو علت غائی ممکنات و باعث بقاے موجودات و سبب قیام ارض و سماوات و موجب رزق
ہر ذیحیات و جہت افاضہ فیوضات و نعمات و ذریعہ نزول برکات و منبع ارشادات و ہدایات و وسیلہ
نجات و قاید المومنین الی الجنات ہی اسی نور کو حق سبحانہ تعالے نے صلب آدم مین ودیعت رکھا
اور بعد اوسکے اصلاب طاہرہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوتا چلا آیا یہی نور باعث فخر و
مباہات انبیا و مرسلین تھا کہ جو ہمارے نبی و علی کے اجداد مین معدود ہین اور ایک بزرگ
دوسرے بزرگ کو اوسکی بابت وصیت کرتا چلا آیا اور بلا شبہ و شک حق سبحانہ تعالی نے اسی
نور کی بابت فرمایا ہے کہ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھہم و یابی اللہ الا
ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون ط پس ظاہر ہے کہ جو شخص اس نور مین جناب
سید المرسلین کا شریک و سہیم ہوا اوسپر کوئی دوسرا شخص کیونکر مقدم و مرجح ہو سکتا ہی پس مثل
آفتاب کے روشن ہو گیا کہ شاہ ولایت وصایت و خلافت جناب رسالت و امامت امت کے
لئے احق و اولی تھے اور ضرور تھا کہ جناب رسالتمآب اپکو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرماتے و ہو المطلوب
علاوہ اسکے خود اسی حدیث مبارک کی آخر مین کہ جو صاحب مودۃ القربی نے نقل کی ہی قول جناب رسولخدا

موجود ہی کہ فیفی النبوہ وفی علی الخلافۃ **یعنی** پس محمد مین نبوت ہی اور علی مین خلافت ہی پس ہمکو کوئی ضرورت ہی دلیل وبرہان قائم کرنیکی باقی نہی **واضح** ہو کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین پہلی اس حدیث نور کو ناقص وناتمام نقل کیا ہی بعد اوسکو اپنی دانست مین موضوع قرار دیا ہی اور بہت کچھہ کلام مہمل ولا یعنی کیا ہی اوسکو جواب مین جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ نے ایک مجلد ضخیم لکھا ہے کہ چوسات سو چہیاسی صفحے کا ہی اور مطبع مشرق الانوار لکھنو سنہ ١٣٠١ ہجری مین مطبوع ہوا ہے اور مجلد ہشتم ہی منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار کا پس ہمکو اس مختصر مین کچھہ ضرورت شاہ صاحب کی کلام نافرجام کے نقض وابرام کی باقی نہین ہے جس شخص کا جی چاہے مجلد مذکور کی طرف رجوع کرے کہ جناب افضل المتکلمین موصوف نے کوئی دقیقہ تحقیق وتدقیق وادراکات والزام خصم واتمام حجت کا باقی نہین رکہا وکفی اللہ المومنین القتال **تنبیہ** چونکہ یہہ کتاب مودۃ القربی غلط بہت چہپی ہی اور اس حدیث مین اغلاط صریحہ معلوم ہوتی تہی لہذا اپنی مجلد ہشتم عبقات الانوار مذکور الصدر کی طرف رجوع کی تو اوسکے صفحہ ١٩٧ مین یہہ حدیث نکلی معلوم ہوا کہ اس حدیث مین تین غلطیان کاتب کی ہین **اول** اربعۃ الاف عام کی جگہہ اربعۃ الف عام لکہا ہے **دوم** رکب کی جگہ فلذلک النور نہین ہی **سوم** ففی النبوۃ کی جگہہ ونفی النبوۃ لکہا ہی چونکہ نقل مطابق اصل ہونا چاہیے لہذا اپنے متن مین ان الفاظ کی تصحیح نہین کی لیکن ترجمہ صحیح لکہا ہی **دلیل سوم** حدیث منزلت ہی یعنی جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابیطالب سے فرمایا ہی کہ انت منی بمنزلۃ هارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی **ترجمہ** اے علی تو مجہسے مثل ہارون کی ہی موسی سے لیکن یہہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا **واضح** ہو کہ یہہ حدیث اسقدر مشہور ومعروف ہی کہ بخاری و مسلم نے بہی اپنی اپنی صحیح مین باختلاف یسیر باوصف عصبیت وعناد اسکو درج کیا ہی اور ایک مجلد ضخیم کہ کچہ نو سو ستتر صفحہ کا ہی اور مجلد ثانی ہی منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار کا مطبع مطلع نور لکہنو سنہ ١٢٩٥ ہجری مین مطبوع ہو کر شائع ومشتہر ہو چکا ہے اور اوسمین جس شرح وبسط کی ساتہہ اس حدیث شریف کا بیان ہی وہ قابل ملاحظہ اہل عرفان ہی اور چالیس دلیلین عقلی ونقلی اس بات پر قائم ہین کہ اس

مبارک سے خلافت بلا فصل علی بن ابیطالب ثابت و محقق ہی اور ہر دلیل امنین سے لاجواب ہی چنانچہ
مین شعاع دہم مین بھی اسکا ذکر کر چکا ہون لہذا اس مختصر مین بہاہ اسکی بیان کی کچہہ ضرورت نہین ہی جسکا
جی چاہی وہ مجلد مذکور کیطرف رجوع کرے اور طریق استدلال اس حدیث مبارک سے بطور ایجاز و اختصار
اس طرح پر ہی کہ جب علی بن ابیطالب بقول مخبر صادق آپ سے اوس مرتبی پر ہین کہ جس مرتبہ پر حضرت ہارون
حضرت موسی سے تھے تو لا محالہ جسطرح حضرت ہارون خلیفہ حضرت موسی تھے اسیطرح جناب امیر بھی خلیفہ جناب
رسالتماب ہوئے اور جو فضائل کہ حضرت ہارون کے لیئے بعد حضرت موسی کے بنی اسرائیل مین ثابت تھے
وہی سب فضائل جناب امیر کے لیئے اس امت مین ثابت ہوئے شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ مشبہ و مشبہ بہ
مین من جمیع الوجوہ مشابہت ضروری نہین ہی بلکہ بعض وجوہ مشابہت بھی کافی ہین تو ہم جواب دینگے کہ خود
کلام معجز نظام حضرت خیر الانام مین اسکا جواب موجود ہی کہ چونکہ امر نبوت بعد جناب رسالتماب حضرت امیر مین
ممکن نہ تہا کہ آپ خاتم النبیین ہین لہذا اوسکو خود آپنے مستثنے فرمایا پس اس سے ثابت ہوگیا کہ سوا امر نبوت کے
اور سب فضائل ہارونی جناب مرتضوی کے لیئے ثابت ہین ورنہ اگر کوئی دوسرا امر ثابت نہوتا تو اوسکو بھی
مخبر صادق مستثنے فرمادیتے اور مین یہان بعون اللہ تعالی چند وجوہ مشابہت کو بیان کرتا ہون **اول** یہہ
کہ جب حضرت موسی کوہ طور پر تشریف لیجانے لگے تو حضرت ہارون کو بنی اسرائیل مین اپنا خلیفہ بحکم حق سبحانہ تعالی
مقرر فرمایا چنانچہ کلام الہی اسپر شاہد ہی وقال موسی لاخیه هرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع
سبیل المفسدین ترجمہ اور کہا موسی نے اپنی بھائی ہارون سے کہ خلیفہ ہو میرا میری قوم مین اور اصلاح
کر اور نہ پیروی کر مفسدین کی راہ کی انتہی لیکن بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کی اطاعت نکی اور سامری کے
بہکانیسے گوسالہ کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہہ قصہ قرآن سے ثابت ہی اسیطرح جناب رسولخدا نے جب علی بن
ابیطالب کو اپنا خلیفہ مقرر فرماکے اس عالم فانی سے رحلت فرمائی تو اس امت نے بھی انکی اطاعت نکی اور غیرون
کی پیروی کرنے لگے اور ہم مبحث ارتداد مین کہ جو شروع کتاب مین ہی اوسکو بتفصیل مناسب بیان کر چکے ہین
دوم یہہ کہ جناب رسولخدا نے جسطرح مقام غدیر خم مجمع عام مین علی مرتضی کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اسیطرح
حضرت موسی نے بھی حضرت ہارون کو مجمع عام بنی اسرائیل مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا **سوم** یہہ کہ

جس روز حضرت موسی نے حضرت ہارون کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا وہ روز نوروز تھا اور جب جناب رسولخدا نے جناب
امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا وہ بھی روز نوروز تھا **چہارم** یہہ کہ حضرت موسی نے حضرت ہارون کی اولاد مین امر
خلافت و امامت بطناً بعد بطنٍ مقرر فرمادیا تھا چنانچہ خود توریت مین یہہ کیفیت مفصل لکھی ہوئی ہے اسیطرح جناب
امیر کی اولاد مین بھی امر وصایت و خلافت بحکم حضرت رسالت بطناً بعد بطنٍ مقرر ہوا اور ہم شروع بحث غدیر مین
بعد سیاق نامہ ذیل استخلاف انبیا و رسل علیہم السلام مین حضرت ہارون اور اونکی اولاد کی خلافت کا بروز نوروز
بمجمع عام مین مقرر ہونا ثابت کر چکے ہین **پنجم** یہہ کہ جسطرح حضرت ہارون کے دو صاحبزادے امام تھے شبیر و شبر اسیطرح حضرت
علی بن ابیطالب کے بھی دو صاحبزادے امام تھے حسن و حسین بلکہ زبان عربی مین ترجمہ ہے شبیر و شبر کا اور یہہ امر احادیث
کثیرہ مسلمہ فریقین سے ثابت ہے **دلیل چہارم** حدیث مواخاۃ ہے اور ہم اسکو شعاع ہجدہم مین ثابت کر چکے
ہین کہ جناب رسولخدا نے جب اپنے اصحاب مین سے ایک کو دوسرے کا بھائی مقرر کیا تو جناب امیر کو اپنے لیے مخصوص کر کے
فرمایا کہ انت اخی فی الدنیا والآخرۃ **یعنی** یا علی تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت مین پس اس سے جناب امیر کی فضیلت
جمیع صحابہ پر ثابت ہوگئی اور افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے جیسا کہ ہم دلیل اول مین بیان کر چکے ہین
شاید کوئی سنی صاحب کہین کہ یہہ امر بسبب قرابت تھا نہ بوجہ فضیلت تو ہم اسکا جواب دینگے کہ خود قرابت
موجب افضلیت ہے اور کون مسلم و دیندار اسکو تسلیم کر سکتا ہے کہ قرابت رسول کو صحابیت پر ترجیح و فضیلت نہ
ہو لیکن ہم اسیقدر پر اکتفا نہین کرتے بلکہ ہمارا تو یہہ دعوی ہے کہ جناب رسولخدا نے جو جناب امیر کو اپنی اخوت
کے لیے مخصوص فرمایا اسکا باعث محض قرابت نہ تھا بلکہ ایسے فضائل و خصائص حضرت امیر تھے کہ جو مافوق
قرابت تھے اور دلیل بین اسپر یہہ ہے کہ یہہ معاملہ مواخاۃ ابتدای ہجرت مین مدینہ منورہ مین واقع ہوا ہے گو اوس وقت
تک حضرت عباس کا ایمان لانا ثابت نہین لیکن جناب رسولخدا کے اقارب مین سے علاوہ جناب امیر کے تین
شیر دلیر اور موجود تھے کہ جو بدرجہا حضرت عباس سے افضل ہین **اول** حضرت حمزہ عم حقیقی و برادر رضاعی
جناب رسولخدا کہ جو باتفاق فریقین لقب سید الشہدا و اسد اللہ سے ملقب ہین اور جنگ احد مین شہید ہوکے
فردوس اعلی مین تشریف لیگئے **دوم** عبیدہ بن حارث ہین کہ جو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے
بیٹے تھے اور جنگ بدر مین مرتبہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے **سوم** حضرت جعفر طیار بن ابیطالب ہین کہ جو علی مرتضی

کی بڑی بھائی تھی اور جنگ موتہ مین شہید ہوئی اور چونکہ جہاد مین اپکی دونو بازو ی مبارک قلم ہوگئی تھی لہذا باتفاق فریقین اپکو دو پر زمرد سبز کے عطا ہوئی کہ آپ فرادیس جنان مین اونسی ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتے ہین اوراسی سبب سی طیار اپکا لقب ہی پس جب باوصف ان تین بزرگون کی موجود ہونیکی جناب رسولخدا نی حضرت علی مرتضی کو اپنی اخوت کی لئی مخصوص فرمایا تو اس سی بخوبی روشن ہوگیا کہ جناب امیر مین کوئی ایسا امر فضیلت کا تھا کہ جو مافوق قرابت و نیز مافوق اون سب فضائل کی تھا کہ جو شہدای ثلثہ موصوفہ مین موجود تھی فہذا ہو المطلوب **دلیل پنجم** حدیث علی منّی وانا من علی ہی یعنی جناب رسولخدا نی فرمایا ہی کہ علی مجھسی ہی اور مین علی سی ہون اور یہہ حدیث بھی دلیل افضیلت علی بن ابیطالب ہی اور افضیلت موجب استحقاق خلافت ہی جیسا کہ بیان ہوچکا ہی اور ہم اس حدیث مبارک کو شعاع شانزدہم و شعاع ہفدہم مین سنیون کی کتب معتبرہ سی ثابت کر چکی ہین و نیز **جزء ثانی صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر کو صفحہ ۱۸۴ باب مناقب علی بن ابیطالب مین پہلی حدیث یہہ ہی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی** انت منی وانا منک ترجمہ اور فرمایا جناب رسولخدا نے علی سی کہ تو مجھسے ہی اور مین تجھسے ہون مؤلف کہتا ہی کہ بعد آیہ مباہلہ کی مینی ان چار حدیثون کو اس سبب سی لکھا ہی کہ مثل آیہ موصوفہ کی یہہ حدیثین بھی ہمارے نبی و علی دونون بھائیون کی اتحاد و یک جہتی پر دلالت کرتی ہین کما لا یخفی **دلیل ششم** شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین ہی اور ہم شعاع ہجدہم کی لفظ چہارم خلیفتی کے ثبوت مین سنیون کے کتب معتبرہ سے ثابت کر چکی ہین کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی ہی تو جناب رسولخدا نی بنی ہاشم کو جمع کرکے صاف فرمایا ہی کہ علی تم لوگون مین سی میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہی پس اسکی اطاعت کرو پس جب ابتدای بعثت و رسالت مین جناب رسولخدا نی جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تو کوئی وجہہ نہ تھی کہ اپنی آخر عمر مین آپکو اس عہدے سی معزول کردیتی بلکہ ثابت ہوگیا کہ یہہ امر ضروری ولابدی تھا کہ جس طرح ابتدای بعثت مین آپکو مجمع بنی ہاشم مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا اوسی طرح اواخر ایام نبوت مین بھی قریب رحلت و انتقال آپکو مجمع کل اہل اسلام خواص و عوام اقارب و اباعد مین اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرماتی تا کہ اتمام حجت باحسن وجوہ واکمل طرق عمل مین آتا اور یہہ امر ظاہر و آشکار ہی کہ کچھہ ضرورت اسپر دلیل و برہان

ہین ہے مگر جحد و انکار کا تو کچھ علاج نہین ہی **دلیل ہفتم** سبقت اسلام علی مرتضی علیہ السلام ہی اور ہم اس
امر کو شعلۂ یازدہم مین سنیون کی بہت سی معتبر کتابون سی ثابت کر چکے ہین کہ مردون مین سب سی پہلی آپ ہی ایمان
لائی ہین پس سبقت موجب افضلیت و اولویت ہی اور افضلیت سبب استحقاق خلافت کما مر اور ایمان لانا حضرت
ابیبکر کا قبل جناب امیر جیسا کہ بعض کتب اہلسنت مین مذکور ہی اگر مان بھی لیا جاوے تو بہ اعتبار اس دلیل کا قادح نہین
دو سبب سی **اول** یہہ کہ علی بن ابیطالب کا اسلام مسبوق بکفر نہ تھا یعنی باتفاق فریقین آپنی کبھی بت پرستی
نہین کی اور نہ کبھی کوئی کلمہ کفر کہا اور حضرت خدیجۃ الکبری سلام اللہ علیہا کی باب مین یہ فضیلت متحقق نہین پس
اونکی افضلیت بھی جناب امیر سے ثابت نہین ہوسکتی **دوم** گفتگو مردون مین ہی عورتین اس بحث سی خارج ہین اس
سبب سی کہ اونمین سی کسیکو لیاقت خلافت و امامت کی حاصل نہین ہو سکتی گو کسی مرتبہ عالیہ پر فایز ہون علاوہ
برین حضرت خدیجۃ الکبری کا انتقال جناب رسولخدا کی سامنی قبل ہجرت ہو چکا تھا **دلیل ہشتم** علاوہ سبقت اسلام
کی یہہ امر بھی ثابت ہی کہ جناب امیر نی بدو فطرت سی سوا معبود حقیقی کی اور کسیکو سجدہ نہین کیا پس بالضرورۃ ثابت
ہو گیا کہ آپ مدعیان خلافت سی کہ جو سن شیخوخت تک بت پرستی مین مبتلا رہی احق و اولی بالخلافۃ
ہین **دلیل نہم** حدیث ثقلین ہی اور اوسکو ہم قبل بحث غدیر خم و اعظم صاحب کی تقریر کی جواب مین بہ تفصیل
مناسب بیان کر چکے ہین کہ یہہ حدیث عصمت اہلبیت پر دلالت کرتی ہی اور جو لوگ کہ بعد رسولخدا کی معصوم
ہون وہی احق و اولی بالخلافۃ ہین بلکہ واجب و لازم ہی کہ اونہین کی خلافت تسلیم کیجاوی نہ غیر معصوم کی اور
ہم اس امر کو بھی مکرر کہہ چکی ہین کہ جب ثابت ہو گیا کہ مستحق خلافت اہلبیت ہین تو بعد رسولخدا خلافت جناب امیر
معین ہو گی اسلئی کہ آپ بالاتفاق افضل اہلبیت ہین اور شعلۂ چہارم مین بھی اس حدیث کا ذکر ہو چکا ہی اور
یہہ حدیث مبین و مفسر ہی آیۂ تطہیر کی اور باقی مفصل بیان اس حدیث اور آیت کا انشاء اللہ العزیز باب پنجم کی
جواب مین آویگا کہ در باب تعریف اہلبیت ہی اور وہان ہم سنیون کی کتابون سی بہ تفصیل اس بات کو ثابت کرینگی
کہ اہلبیت سی مراد اصحاب کسا ہین یعنی پنجتن پاک علیہم السلام اور باقی ائمہ اثنا عشر بھی شامل ہین و نیز دلیل اول مین
الغرض جو احادیث کہ ہم نی درمنثور و تفسیر کبیر و تفسیر کشاف و تفسیر نیشاپوری سی لکھی ہین اون سی بھی بخوبی ثابت ہو چکا ہی
کہ آیۂ تطہیر مین سوا پنجتن پاک کی اور کوئی مرد یا عورت داخل نہین ہی و نیز ایک مجلد ضخیم کہ جو مجلد ثانی عشر ہی کتاب

مستطاب عبقات الانوار کا بمطبع مطلع الانوار لکھنو میں حدیث ثقلین کے بیان میں مطبوع ہو کر شائع و مشتہر
ہو چکا ہے اوسمین کا پہلا حصہ جو ۳۸۸ صفحے کا ہے مجکو پہنچا ہے اور باقی کے معاینہ سے میں ابھی تک محروم ہون
لہذا مجکو معلوم نہین ہے کہ حصہ دوم میں کسقدر صفحے ہین **دلیل دہم** آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ
والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و ھم راکعون ہے اسکو ہم [illegible]
کی شعاع پنجم میں مفصل بیان کر چکے ہین اور سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت کر چکے ہین کہ یہ آیت شان علی بن ابیطالب
مین نازل ہوئی ہے اور اس امر پر دلائل قطعیہ قایم کر چکے ہین کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین لفظ ولی سے سوا امام کے اور
کوئی معنی مراد نہین ہو سکتی پس جب دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ یہ آیہ وافی ہدایہ امامت و خلافت علی
بن ابیطالب کی باب مین نازل ہوا ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ امر ضروری تھا کہ جناب رسولخدا صلعم آخر عمر
قریب رحلت و انتقال حسب سنن انبیای ماسلف اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمائیں تاکہ اس آیہ کریمہ کی تبیین و
تفسیر باحسن وجوہ و اکمل طرق ہو جاے اور اتمام حجت عمل مین آئے اور کسیکو اشتباہ لفظ تاویل و تشکیک کی
گنجایش باقی نرہے چنانچہ غدیر خم مین ایسا ہی ہوا ہے اور یہی باعث ہے کہ جو لفظ حق سبحانہ و تعالی نے امامت علی
بن ابیطالب کی باب مین اس آیت مین نازل فرمایا ہے اوسی لفظ سے جناب رسولخدا صلعم نے بھی اس امامت و خلافت
کا بیان کیا ہے چنانچہ لفظ مولی جو حدیث غدیر مین ہے اوسکی اور لفظ ولی کی کہ جو اس آیت مین ہے ایک ہی معنی ہیں
اور دونون کا ایک ہی مادہ ہے علاوہ اسکی اکثر روایات معتبرہ اہلسنت و جماعت مین حدیث غدیر خم مین لفظ
مولی کی جگہہ لفظ ولی موجود ہے چنانچہ شعاع چہارم مین جو حدیث خصائص نسائی و نیز کتاب کنز العمال کی
بھی نقل کی ہے اوسمین اسطرح ہے من کنت ولیہ فعلی ولیہ و نیز جس شخص کا جی چاہے وہ مجلد حدیث غدیر
و مجلد حدیث ثقلین کتاب عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے کہ اوسمین اکثر احادیث غدیر خم لفظ ولی کے
ساتھ ملاحظہ کریگا اور ہمارے خطبہ مبارکہ مین تو لفظ مولی اور لفظ ولی دونون موجود ہین پس اہل بصیرت
و متتبعین کتاب و سنت پر یہ امر واضح و لایح ہے کہ یہ آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ توطیہ و تمہید ہے حدیث مبارک
غدیر خم کا **دلیل یازدہم** حدیث ان علیا منی و انا منہ و ہو ولی کل مومن بعدی ہے یعنی تحقیق علی
مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہر مومن کا ہے میرے بعد پس ظاہر ہے کہ یہ حدیث بھی تفسیر

ایہ انما ولیکم اللہ کی اور تو طیہ اور تمہید ہی حدیث غدیر خم کی کہ ان تینون مین لفظ ولی ہی اور اسکی تقیید جو لفظ بعدی کے
ساتھ ہی وہ صریح اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ لفظ ولی کی معنی اس ایت و حدیث مین امام و خلیفہ کی ہین اس
سبب سے کہ دوست و ناصر مراد لینی مین کسیطرح معنی حدیث مستقیم نہین ہو سکتی کما ہو الظاہر اور اس
حدیث کو ہم شعاع ہفدہم مین سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت کر چکی ہین اور خیانت صاحب مشکوۃ اور اوسکی
پیرو شیخ عبد الحق صاحب کی جامع الترمذی کی نقل عبارت سے ظاہر کر چکے ہین اور ایک مجلد ضخیم کتاب
عبقات الانوار کا اس حدیث کی بیان مین چھپکر شائع ہو چکا ہی **دلیل دوازدہم** آیہ مبارکہ انما انت
منذر ولکل قوم ہاد **یعنی** سوا اسکی نہین ہی کہ تو ای محمد ڈرانی والا ہی اور واسطی ہر قوم کی ایک ہادی ہی شعاع
ششم مین ہم تفاسیر معتبرہ اہلسنت و جماعت سے ثابت کر چکی ہین کہ یہہ آیہ وافی ہدایہ جناب رسولخدا اور علی
مرتضی دونون بھائیون کی شان مین نازل ہوا ہی اور منذر سے مراد جناب رسولخدا اور ہادی سے مراد علی
مرتضی ہین اور آپنی بتصریح فرمادیا ہی کہ مین منذر ہون اور یا علی تو ہادی ہی اور میری بعد تیری سبب سے
لوگ ہدایت پاوینگی پس اس آیت کی تفسیر سے امر امامت و خلافت علی بن ابیطالب ایسا واضح اور روشن
ہی کہ کسی دلیل کے قائم کرنیکی اسپر ضرورت نہین ہی خصوصا لفظ بعدی سے **دلیل سیزدہم** حدیث
هذا والله قاتل القاسطين والناكثين والمارقين من بعدى ہے اور ہم اسبات کو شعاع
سیزدہم مین کتب معتبرہ اہلسنت و جماعت سے ثابت کر چکی ہین کہ جناب رسولخدا نی اپنی اصحاب کو حکم فرمایا ہی
کہ میرے بعد علی کی ساتھہ ہو کر ناکثین و قاسطین و مارقین سے قتال کرین اور یہہ حکم اشعار ہی امامت و خلافت
علی بن ابیطالب کیطرف کہ اوسکا بیان جناب رسولخدا کو اپنی اخر عمر مین ضروری اور لابدی تھا تاکہ اتمام
حجت بابلغ وجوہ عمل مین آوی اور باتفاق فریقین ناکثین سے مراد طلحہ و زبیر و حضرت ام المومنین عائشہ
اور اونکا لشکر ہی اور قاسطین سے معاویہ اور اوسکی اصحاب اور مارقین سے خوارج **دلیل چہاردہم** آیہ
وتعیہا اذن واعیہ ہی اور ہم شعاع ہجدہم کی نقطہ سوم کی ثبوت مین سنیون کی تفاسیر معتبرہ سے لکھہ چکی ہین
کہ اس آیت مین اذن واعیہ سے مراد گوش مبارک جناب امیر ہین اور جناب رسولخدا نی بتصریح فرما دیا ہی کہ یا علی
خداوند نی حکم دیا ہی کہ مین تجھکو علم عطا کرون پس تیری کان میری علم کی سننی والی ہین اور تو میری علم کا یاد رکھنی

دالا ہی اور جناب امیر نی فرمایا ہی کہ بعد اس آیت کی نازل ہونیکی پھر مین کوی بات نہین بھولا اور نہین بھولتا ہون پس اس سی صریح ظاہر ہی کہ سوای امام معصوم کی یہہ کسی ادمی کی شان نہین ہی کہ سہو و نسیان سی بری ہو ثابت ہوگیا استحقاق خلافت علی بن ابیطالب **دلیل پانزدہم** ثبوت لفظ امیر المومنین بزبان پیغمبر خدا سے علی بن ابیطالب کے باب مین چنانچہ شعاع ہجدہم لفظ وصی کی ثبوت مین جو ایک حدیث ہمنی مطالب السئول سی نقل کی ہی اوس سی ثابت ہی کہ جناب رسولخدا نی جناب امیر کو امیر المومنین و سید المسلمین و قائد الغر المحجلین و خاتم الوصیین ارشاد فرمایا ہی اور اس حدیث کی آخر سی یہہ بھی ثابت ہی کہ انہی فرمایا ہی کہ یا علی تو میری بعد احکام خدا کو میری طرف سی ادا کریگا اور لوگون کو میری اواز سنائیگا اور اونکی اختلاف کیوقت امر حق کو ظاہر کریگا اور یہہ حدیث کتاب حلیة الاولیا حافظ ابونعیم مین بھی موجود ہی **وشیر** شعاع بستم مین جو پہلی حدیث ہمنی کتاب مودة القربی سی لکھی ہی اوس سی ثابت ہی کہ لوح محفوظ مین علی بن ابیطالب امیر المومنین لکھا ہوا ہی اور جو دوسری حدیث ہمنی اوسی کتاب سی نقل کی ہی اوس سی ثابت ہی کہ جناب امیر قبل خلقت آدم لقب امیر المومنین سی ملقب ہوئی ہین اور جو تیسری حدیث ہمنی اس کتاب سی نقل کی ہی اوس سی ثابت ہی کہ جسطرح حق سبحانہ و تعالی نی بروز الست سب بندون سی اپنی ربوبیت اور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کا اقرار لیا ہی اوسیطرح حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا بھی اقرار لیا ہی پس ای حضرات سنیہ انصاف سی جواب دو کہ اس امارت سی کہ جو لوح محفوظ مین لکھی ہوئی تھی اور بروز الست اوسکا اقرار لیا گیا سوا امامت و خلافت کی اور کوی امر مراد ہو سکتا ہی **دلیل شانزدہم** ثبوت لفظ امام ہی اور ہمنی شعاع بست و یکم مین بعض اخر خطبہ مبارکہ کتاب توضیح الدلائل سید شہاب الدین احمد صاحب سی نقل کی ہین اونسی ثابت ہی کہ جناب پیغمبر خدا نی جناب امیر کو سید المسلمین و امام البررة المتقین و قائد الغر المحجلین ارشاد فرمایا ہی **وشیر** شعاع بست و دوم مین جو حدیث ہمنی کتاب مودة القربی سی لکھی ہی اوسمین جناب رسولخدا کا یہہ قول مبارک موجود ہی کہ من کنت ولیہ فعلی امامہ **وشیر** اسی شعاع مین جو پہلی حدیث ہمنی حلیة الاولیا حافظ ابونعیم سی نقل کی ہی اوسمین یہہ قول جناب رسولخدا کا موجود ہی کہ رب العالمین نی مجھسے عہد کیا ہی کہ علی رایة الہدی و منار الایمان و امام اولیائی **وشیر** اسی کتاب سی دوسری حدیث جو نقل کی ہی اوسمین بھی یہی الفاظ بہ سند دیگر منقول ہین **وشیر** اسی شعاع مین ایک حدیث ہمنی کنز العمال سی نقل کی ہی اوسمین موجود ہی کہ جناب رسولخدا نی حضرت علی کو فرمایا کہ مرحبا سید المسلمین و امام المتقین

حضرات سنیہ کیا اب بھی تم امامت علی بن ابیطالب پر ایمان نہ لاؤ گے اور رسل اور خلفا کی اکو بھی آدمیون کا بنایا ہوا
امام سمجھو گے اور اسکا یقین نکرو گے کہ مجمع غدیر خم آپ ہی کا اعلان و اظہار امامت و خلافت کے لیے منعقد ہوا تھا ولیل
منعقد پنجم وہ حدیث ہے کہ ہمنے شعاع بست و سوم مین مودۃ ثالثہ کتاب مودۃ القربی سے نقل کی ہے و نیز کتاب
کنز العمال جز سادس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدرآباد ص ۱۵۳ مین یہ حدیث ہے اما
ترضین انی زوجتک اول المسلمین اسلاما و اعلمہم علما فانک سیدۃ نساء امتی کما
سادت مریم قومہا اما ترضین یا فاطمۃ ان اللہ اطلع علی اہل الارض فاختار منہم
رجلین فجعل احدہما اباک والاخر بعلک * (ک) * وتعقب * عن ابی ہریرۃ (طب
ک) * وتعقب * خط عن ابن عباس * ترجمہ کیا نہین راضی ہے تو اسبات سے کہ تحقیق تزویج کیا ہے
مینے تجھکو ایسے شخص سے کہ جو اول ہے سب مسلمانون کا اسلام مین اور اعلم ہے اون لوگون کا علم مین پس تحقیق
تو سردار ہے میری امت کی عورتون کی جسطرح کہ سردار تھی مریم اپنی قوم کی کیا نہین راضی ہے تو اے فاطمہ اسبات سے
کہ تحقیق مطلع ہوا اللہ اہل زمین پر پس اختیار کیا اونمین سے دو مردون کو پس گردانا ایک کو اون دونون مین سے تیرا باپ اور
دوسرے کو تیرا شوہر و نیز اسی کتاب کی اسی مجلد کے ص ۳۹۱ مین یہ حدیث ہے عن ابن
عباس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ من علی قالت فاطمۃ یا رسول اللہ زوجتنی
من رجل فقیر لیس لہ شیء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضین ان اللہ اختار
من اہل الارض رجلین احدہما ابوک والاخر زوجک (خط فیہ) و سندہ حسن
ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ بوقت تزویج کیا رسول خدا نے فاطمہ کو علی سے تو فاطمہ نے کہا کہ اے رسول خدا
آپنے تزویج کیا مجھکو ایک مرد فقیر سے کہ اوسکے پاس کچھ نہین ہے پس فرمایا رسول خدا نے کہ کیا تو راضی نہین ہے اسبات سے
کہ تحقیق اللہ نے اختیار کیا اہل زمین مین سے دو مردون کو ایک اون دونون مین کا تیرا باپ ہے اور دوسرا تیرا شوہر
یہہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ یہ احادیث مبین و مفسر و مخصص ہین آیہ وافی ہدایہ وربک یخلق ما یشاء
ویختار ما کان لہم الخیرۃ کو کہ جسکو ہم دلائل قسم اول کی دلیل دوم مین مع تفسیر لکھ چکے ہین اور سلب
اختیار خلق نبی و امام کے مقرر کرنے مین ثابت کر چکے ہین اپس کا اہلسنت و جماعت خود بانصاف دیکھین کہ

حق سبحانہ و تعالی نے نبی و علی دونوں بھائیوں کو سواے تمام اہل زمین سے اختیار کیا سوا اسکے ان حضرات کو کچھ چارہ
نہیں ہے کہ کہیں کہ جناب رسول اللہ کو نبوت کے لیے بلکہ خاتم النبیین بنانے کے لیے اختیار کیا پھر علی ابن ابیطالب کو باب میں
کیا کہینگے اور بعد نبوت کے سوا امامت کے اور کونسا عہدہ ایکے لیے ثابت کرینگے حالانکہ ان احادیث سے سوا اسکے اور
کوئی امر ثابت نہیں ہو سکتا کہ جناب رسولخدا کو حق سبحانہ و تعالی نے نبوت و خاتمیت کے لیے اختیار کیا اور جناب علی مرتضی
اونکی خلافت کے لیے کہ جو امامت ہے تمام خلق کی پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسولخدا کو اپنی اخر عمر میں اتمام حجت کیلیے اس
امامت و خلافت کو حسب سنن انبیاء و سلف مجمع عام میں بیان فرمانا ضروری و لابدی تھا کہ کسیکو کوئی شک
و شبہ باقی نہ رہے جیسا کہ اپنے غدیر خم میں کیا دلیل ہشتم وہ حدیث کہ جو ہمنے شعاع ہشتم میں کتاب کنز العمال جزو
سادس مذکور المستدرک کے صفحہ ۳۹۱ سے نقل کی ہے و نیز اسی کتاب کی اسی مجلد کی ص ۱۵۳ میں یہہ
حدیث ہے ما انزل اللہ تعالی آیۃ یا ایہا الذین امنوا الا و علی راسہا و امیرہا عن
ابن عباس ترجمہ نہیں نازل کی ہے اللہ تعالی نے کوئی آیت لفظ یا ایہا الذین امنوا سے مگر علی اوسکا سردار
ہے اور امیر ہے انتہی اس حدیث سے دو فائدہ جلیلہ حاصل ہیں اول یہہ کہ صدہا آیتوں کا جناب امیر کی شان میں
نازل ہونا باحسن وجوہ ثابت ہے دوم یہہ کہ جو مومنین کہ قرآن شریف میں ممدوح ہیں اون سبکی امارت
ایکے لیے محقق ہے اور امارت مومنین عین امامت و خلافت ہے و ہو المقصود دلیل نوزدہم حدیث تشبیہ ہے
اور یہہ حدیث کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول تصنیف علامہ کمال الدین
محمد بن طلحہ شافعی مطبوع مطبع جعفری لکھنو کی ص ۲۲ میں بروایت بیہقی اسطرح
لکھی ہوئی ہے ومن ذلک ما رواہ الامام البیہقی فی کتابہ المصنف فی فضائل
الصحابۃ یرفعہ بسندہ الی رسول اللہ انہ قال من اراد ان ینظر الی ادم فی علمہ والی نوح
فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسی فی ہیبتہ والی عیسی فی عبادتہ فلینظر الی علی
بن ابیطالب ترجمہ فضائل علی بن ابیطالب میں سے وہ حدیث ہے کہ بیہقی نے اوسکی روایت کی ہے اپنی اوس کتاب
میں کہ جو فضائل صحابہ میں تصنیف کی ہے رفع کیا ہے اوسکو ساتھ اپنی سند کے طرف رسولخدا کے تحقیق فرمایا
جناب رسولخدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ نظر کرے طرف آدم کی اونکی علم میں اور طرف نوح کی

اونکی تقویٰ مین اور طرف ابراہیم کی اونکی حلم مین اور طرف موسیٰ کی اونکی ہیبت مین اور طرف عیسیٰ کی اونکی عبادت
مین پس چاہیی کہ نظر کرے طرف علی بن ابیطالب کی نیز کتاب مودۃ القربیٰ مذکور کی ص ۲۹ مین
یہہ حدیث اس طرح لکھی ہی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی ہیبتہ والی میکائیل فی رتبتہ والی جبرئیل فی جلالتہ والی آدم
فی سلمہ والی نوح فی خشیتہ والی ابراہیم فی خلتہ والی یعقوب فی حزنہ والی یوسف فی جمالہ
والی موسیٰ فی مناجاتہ والی ایوب فی صبرہ والی یحییٰ فی زہدہ والی عیسیٰ فی سنتہ والی یونس
فی ورعہ والی محمد فی حسنہ وخلقہ فلینظر الی علی فان فیہ لتسعین خصلۃ من خصال
الانبیاء جمع اللہ فیہ ولم یجمع فی احد غیرہ وعد جمیع ذلک فی جواہر الاخبار ترجمہ
حضرت جابر رض سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے اسبات کا کہ نظر کرے طرف اسرافیل
کی اوسکی ہیبت مین اور طرف میکائیل کی اوسکی مرتبہ مین اور طرف جبرئیل کی اوسکی بزرگی مین اور طرف آدم
کی اوسکی اطاعت مین اور طرف نوح کی اونکی خوف مین اور طرف ابراہیم کی اونکی خلت مین اور طرف
یعقوب کی اونکی حزن مین اور طرف یوسف کی اونکی جمال مین اور طرف موسیٰ کی اونکی مناجات مین
اور طرف ایوب کی اونکی صبر مین اور طرف یحییٰ کی اونکی زہد مین اور طرف عیسیٰ کی اونکی سنت مین اور
طرف یونس کی اونکی ورع مین اور طرف محمد کی اونکی حسن مین اور اونکی خلق مین پس چاہیی کہ نظر
کرے طرف علی کی پس تحقیق اوسمین نوّی خصلتین ہین خصائل انبیا علیہم السلام مین سے کہ جمع کی
ہین اللہ نی اوس مین اور نہین جمع کی ہین کسی اور شخص مین سوا اوسکی اور یہہ سب خصلتین کتاب
جواہر الاخبار مین لکھی ہوی ہین انتہی اس حدیث مبارک سے افضلیت علی بن ابیطالب کی ظاہر
ہی کچھہ ضرورت دلیل و برہان قائم کرنیکی نہین اور افضلیت باعث استحقاق خلافت ہی کما مر واضح ہو
کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے اس حدیث کو تحفہ اثنا عشریہ مین اپنی نزدیک موضوع قرار دیا ہی اور اوسکی
جواب مین جناب فخر المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ نی ایک مجلد ضخیم لکھا ہی اور وہ مطبع
مطلع نور لکھنو محلہ نخاس نخاس ۱۳۰۱ ہجری مین دو حصی کرکے چھپا ہی پہلا حصہ ۵۰۴ صفحے کا ہی اور دوسرا حصہ

۳۴۸ صفحہ کا ہے اور مجلد ششم ہے منہج ثانی کتاب مستطاب عبقات الانوار کا پس ہمکو اب کچھ ضرورت رد کلام شاہ صاحب
کی باقی نہیں ہے وکفی اللہ المومنین القتال دلیل ستم حدیث طیر ہے اور یہہ حدیث مبارک کتاب
جامع الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی دہلی جلد ثانی کی صفحہ ۲۱۳ باب مناقب علی بن ابیطالب
مین اسطرح لکھی ہے عن انس بن مالک قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال
اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معہ ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے کہ اونسے کہا کہ جناب رسولخدا کی پاس ایک طایر تھا پس آپنے فرمایا کہ بار خدایا میری پاس ایسے شخص کو بھیجدے
کہ اپنی تمام خلق سے تو اوسکو زیادہ دوست رکھتا ہو کہ میری ساتھہ اس طایر کو کہاوے پس آئے علی اور آپکے ساتھہ نوش فرمایا
انتہی چونکہ ترمذی صاحب نے اس حدیث کی الفاظ مین کمال اختصار و اقتصار فرمایا ہے لہذا مین اس حدیث کو جلد
سادس کنز العمال مذکور کی ص ۴۰۶ سے بھی نقل کرتا ہون اور یہہ حدیث اسی صفحہ مین
دو جگہہ لکھی ہوئی ہے مگر بخوف طوالت ایک ہی کی نقل پر اکتفا کرتا ہون بسند انس
عن عمرو بن دینار عن انس قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بستان فاھدی لنا طائر
مشوی فقال اللھم ائتنی باحب الخلق الیک فجاء علی بن ابیطالب فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مشغول فرجع ثم جاء بعد ساعۃ ودق الباب ورددتہ مثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا انس افتح لہ فقال ما رددتہ فقلت یا رسول اللہ کنت اطمع ان یکون رجلا من
الانصار فدخل علی بن ابیطالب فاکل معہ من الطیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المرء یحب قومہ ذکرہ ابن النجار ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اونسے کہا کہ مین رسولخدا کی ساتھہ ایک باغ
مین تھا پس ہماری لئے ایک طایر بھنا ہوا ہدیہ بھیجا گیا پس فرمایا رسولخدا نے کہ بار خدایا بھیجدے تو ایسے شخص کو جسکو
تمام خلق سے تو زیادہ دوست رکھتا ہو پس آئے علی بن ابیطالب پس مینے کہا کہ رسولخدا کام مین ہین پس آپ پھر گئے
بعد اوسکے پھر ایک گھڑی بھر کے بعد آئے اور دروازے کو کہٹکہٹایا اور مین نے اونکو مثل پہلی کی پھیر دیا بعد اوسکے
فرمایا رسولخدا نے کہ اے انس کھولدے تو اوسکے واسطے دروازہ کہ تو دیر سے اوسکو پھیر پھیر دیتا ہے پس مینے کہا کہ اے
رسولخدا مین اس بات کی طمع کرتا تھا کہ جس شخص کیواسطے اپنے دعا کی ہے وہ کوئی مرد انصار مین سے ہو پس داخل ہوئے علی

بن ابیطالب اور کہا یا آپکی ساتھہ طایر مین سے پس فرمایا رسولخدا نے کہ آدمی اپنی قوم کو دوست رکھتا ہے انتہی اس
حدیث سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جناب علی مرتضی احب الخلق الی اللہ تھے اور جو شخص کہ احب الخلق الی اللہ ہو لا محالہ وہ
افضل خلق بھی ہو گا اور جو شخص کہ افضل خلق ہو وہی مستحق خلافت رسول ہے نہ مفضول ورنہ تفضیل مفضول لازم آئیگی
پس ثابت ہو گیا استحقاق علی بن ابیطالب کا واسطے امامت و خلافت کے و ہو المقصود واضح ہو کہ شاہ عبد العزیز
صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین اس حدیث مبارک مین بھی موافق اپنی عادت کے کلام بمغیر و لا یعنی کیا ہے اور اوسکے جواب
مین ایک مجلد ضخیم کتاب عبقات الانوار کا کہ جو مجلد رابع ہے مجلدات منہج ثانی مین سے مطبع بستان مرتضوی سنہ ۱۳۰۶
ہجری مین چھپکر شائع ہو چکا ہے اور اوسکے دو حصے ہین پہلا حصہ پانسو بارہ ۵۱۲ صفحے کا ہے اور دوسرا حصہ دو سو بتیس ۲۳۲
صفحے کا فکفی اللہ المومنین القتال بجاہد حسین **دلیل بست و یکم** حدیث خیبر ہے اور یہہ حدیث مبارک جزو سادس
کنز العمال مطبوعہ حیدرآباد کے ص ۳۹۵ مین اسطرح الٰہی ہے عن ضمرة بن ربیعة عن مالک
بن انس عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاعطین الرایة رجلا یحب اللہ و رسوله ویحبه اللہ و رسوله کرارا غیر فرار یفتح اللہ علیه
جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره فبات الناس متشوقین فلما اصبح قال این علی قالوا
یارسول اللہ ما یبصر قال ایتونی به فلما اتی به فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ادن منی فدنا منه
فتفل فی عینیه ومسحهما بیده فقام علی من بین یدیه کانه لم یرمد قط خط ف رواه مالک
کر ترجمہ عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت ایسے مرد کو کہ وہ دوست رکھتا ہے
وہ اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور اوسکا رسول مکرر حملہ کرنیوالا ہے بھاگنے والا نہین ہے
فتح دیگا اللہ اوسکو جبرئیل اوسکے داہنی طرف ہو گا اور میکائیل اوسکے بائین طرف ہو گا پس لوگون نے رایت ملنے کی
شوق مین شب بسر کی پس جب صبح ہوئی تو فرمایا رسولخدا نے کہ علی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا رسولخدا وہ تو
کچھہ دیکھتے نہین ہین (یعنی آنکھون مین رمد ہے) فرمایا رسولخدا نے کہ اوسکو میرے پاس لاؤ پس جسوقت لوگ آپکو
لائے تو فرمایا رسولخدا نے کہ میرے قریب آؤ پس آپ قریب آئے تو رسولخدا نے اپنا آب دہن اپنے ہاتھ سے آپکی آنکھون
مین مل دیا پس کھڑے ہو گئے علی سامنے رسولخدا کے گویا کہ اونکی آنکھون مین کبھی آشوب نہ تھا انتہی اس حدیث

مبارک کو بخاری نے باب فضائل علی بن ابیطالب مین دو جگہہ اپنی صحیح مین لکہا ہے اور مسلم نے چار جگہہ اور ترمذی نے ایک جگہہ مگر بسبب ہول و ہیبت و خوف و دہشت شیعیان اہلبیت رسالت لفظ کرار غیر فرار کو حذف کر دیا ہے کہ یہہ دونو لفظین اصل واقعہ و سبب اعطای رایت پر دلالت کرتے ہین مگر اس سے کیا ہوتا ہے جو واقعہ کہ تمام کتب تواریخ و احادیث مین مشہور و معروف ہے وہ کسکے چہپانے سے چہپ سکتا ہے بیچارے ابن ماجہ نے البتہ اپنی صحیح مین اس حدیث مبارک مین لفظ لیس بفرار لکہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے حضرات سنیہ اوسکا مرتبہ صحیح ثلثہ سے کم سمجہتے ہین اب ہم اصل واقعہ کو بیان مختصر کیطرف رجوع کرتے ہین اس سبب سے کہ ہماری اس دلیل کا اتمام اوسپر موقوف ہے چنانچہ جزء سادس کنز العمّال مذکور کے صفحہ ۳۹۴ مین بعبارت طویل یہہ حدیث بروایت عبد الرحمن بن ابی لیلی لکہی ہے صدر حدیث کا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ جناب امیر جاڑے مین گرمی کے کپڑے پہنتے تہے اور گرمی مین جاڑے کے پس لوگون نے ابو لیلی سے کہا کہ آپسے اسکا سبب دریافت کرے جب اوسنے پوچہا تو آپنے اسکے جواب مین فرمایا قال او ما کنت معنا یا ابا لیلی بخیبر قال بلی واللہ کنت معکم قال فانّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا بکر فسار بالناس فانہزم حتی رجع علیہ وبعث عمر فانہزم بالناس حتی انتہی الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلاً یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ لہ لیس بفرار فارسل الیّ فدعانی فاتیتہ وانا ارمد لا ابصر شیئا فتفل فی عینی وقال اللّٰہم اکفہ الحر والبرد فما اذانی بعدہ حر ولا برد[1] ش حم ہ والبزار و ابن جریر وصححہ طس ک ق فی الدلائل ض[2] ترجمہ فرمایا علی مرتضی نے کہ اے ابو لیلی کیا تو خیبر مین ہمارے ساتہہ نہ تہا جواب دیا ابو لیلی نے کہ ہان بیشک واللہ مین آپ لوگون کے ساتہہ تہا فرمایا علی مرتضی نے کہ پس تحقیق بہیجا رسولخدا نے ابو بکر کو اور وہ لوگون کے ساتہہ گئے پس لڑائی سے بہاگے یہانتک کہ آنکے پاس پہر آئے اور عمر کو بہیجا پس وہ بہی لوگون کو لیکے بہاگے یہانتک کہ آپ ہی کے پاس آگے دم لیا پس فرمایا رسولخدا نے

[1] یعنی مصنف ابن ابی شیبہ و مسند احمد بن حنبل و سنن ابن ماجہ ۱۲ منہ

[2] یعنی طبرانی فی الاوسط و حاکم فی المستدرک و بیہقی فی الدلائل و ایضاً المقدسی فی المختارہ ۱۲

کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت ایسے شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور اوسکا رسول فتح بخشیگا اللہ اوسکو کہ وہ بھاگنے والا نہین ہے پھر مجکو بلا بھیجا اور مین حاضر ہوا ایسی حالت مین کہ میری آنکھین پر آشوب تھین کچھ مین دیکھ نہین سکتا تھا پس میری آنکھون مین اپنا آب دہن مبارک ڈالدیا اور فرمایا الٰہی یا خدایا دفع کردے تو اس سے گرمی کو اور سردی کو پس نہین اذیت دی مجکو بعد اوسکے گرمی نے اور نہ سردی نے (یعنی اوس روز سے پھر کبھی گرمی و سردی کا اثر نہین معلوم ہوا) و نیز تاریخ ابو الفدا جلد ثانی مطبوعہ لیڈن کہ جسمین خط انگریزی و عربی دونو ہین اور صفحون کا شمار بائین طرف سے ہو اوسکے صفحہ [illegible] یعنی ۱۲۹ سے صفحہ [illegible] یعنی ۱۳۲ تک یہہ عبارت ہے وروی ان رسول الله ربما کانت تاخذه الشقيقة فيلبث اليوم واليومين لم يخرج فلما نزل خيبر اخذته فاخذ ابو بكر الصديق الراية فقاتل قتالا شديدا ثم رجع فاخذها عمر بن الخطاب فقاتل قتالا اشد من الاول ثم رجع فاخبر ذلك رسول الله فقال اما والله لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله كرارا غير فرار يأخذها عنوة فتطاول المهاجرون والانصار وكان علي بن ابي طالب غائبا فجاء وهو ارمد قد عصب عينيه فقال له صلعم ادن مني فدنى منه فتفل في عينيه فزال وجعهما ثم اعطاه الراية فنهض بها وعليه حلة حمراء وخرج مرحب صاحب الحصن وعليه مغفر وهو يقول ؎ قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح بطل مجرب فقال علي ؎ انا الذي سمتني امي حيدره * اكيلكم بالسيف كيل السندره * فاختلفا ضربتين فقدت ضربة علي المغفر وراس مرحب فسقط على الارض وروى ابن اسحاق خلاف ذلك والذي ذكرناه هو الاصح وفتحت المدينة على يد علي وذلك بعدما بضع عشر ليلة وحكى ابو رافع مولى رسول الله قال خرجنا مع علي حين بعثه رسول الله الى خيبر فخرج اليه اهل الحصن فقاتلهم فضربه رجل من اليهود فطرح ترسه من يده فتناول بابا كان عند الحصن فترس به فلم يزل في يده وهو

یقاتل حتی فتح اللہ علیہ ثم القاہ من یدہ فلقد رایتنی فی سبعۃ نفر انا ثامنہم نجہد
علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبہ ترجمہ اور مروی ہے کہ تحقیق رسولخدا کو اکثر درد نیم سر عارض
ہوتا تھا پس آپ ایکدن یا دو دن باہر نہیں تشریف لاتے تھے پس جب خیبر میں پہونچے تو وہاں بھی یہہ درد
عارض ہوا پس ابوبکر صدیق نے رایت لیا اور خوب لڑے بعد اوسکے پھر آئے پھر عمر بن خطاب نے رایت لیا اور اوس
سے بھی زیادہ لڑے بعد اوسکے پھر آئے پس یہہ خبر رسولخدا کو معلوم ہوئی پس فرمایا کہ آگاہ ہو واللہ میں کل
ایسے مرد کو رایت عطا کرونگا کہ جو اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے حملہ کرنیوالا ہے بھاگنے والا
نہیں ہے چھین لیگا اس قلعہ کو لڑکے پس گردنیں بڑہائیں مہاجر و انصار نے واسطے رایت لینیکی طمع کی اور علی
بن ابیطالب موجود نہ تھے بعد اوسکے آئے ایسی حالت میں کہ آنکھوں پر آشوب تھا اور پٹی باندہے ہوئے تھے پس
فرمایا رسولخدا نے کہ میرے پاس آؤ پس آپکے نزدیک آئے تو آپنے اونکی دونوں آنکھوں میں آب دہن مبارک
ڈالدیا پس دونوں آنکھونکا مرض زائل ہوگیا بعد اوسکے اونکو رایت عطا فرمایا پس علی بن ابیطالب رایت
کو لیگئے اور سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور مرحب جو قلعہ کا سردار تھا باہر نکلا اور اوسکے سر پر خود تھا اور وہ یہہ شعر
رجز میں پڑہتا تھا ترجمہ شعر تحقیق خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتیار لگائے ہوئے بہادر ہوں تجربہ کار
پس کہا علی نے ترجمہ شعر میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے تلوار سے تمکو پورا پیمانہ دونگا
یعنی اچھی طرح قتل کرونگا کہ کوئی کسر باقی نہ رہجائیگی پس دونو آدمیوں میں دو ضربیں رد و بدل ہوئیں پھر
علی کی ضرب نے مرحب سے خود سر کی خود اور سر کو شگافتہ کردیا پس وہ زمین پر گر پڑا اور روایت کی ابن اسحاق
نے اسکے خلاف اور جو کچھ کہ ہمنے کہا ہے یہی زیادہ صحیح ہے اور فتح ہوگیا شہر علی کے ہاتھ پر اور یہہ دس راتوں سے زیادہ
حصار کرنیکے بعد ہوا اور ابورافع رسولخدا کے غلام نے حکایت کی ہے کہ ہم علی کے ساتھ تھے جس وقت کہ رسولخدا نے
اونکو خیبر کیطرف بھیجا پس اونکی طرف قلعہ کے لوگ نکلے اور علی اونسے لڑنے لگے پس ایک شخص نے یہود میں سے ایک ایسی
ضرب لگائی کہ اونکے ہاتھ سے سپر گر پڑی پس آپنے قلعہ کے دروازیکو اوکھاڑکے سپر بنالیا پس اوس دروازے کو ہاتھ میں لئے
ہوئے آپ لڑتے تھے یہانتک کہ اللہ نے آپکو فتح عطا فرمائی بعد اوسکے اپنے اوس دروازیکو اپنے ہاتھ سے پہینکدیا اور ابورافع
کہتا ہے پس تحقیق میں اور سات اور آدمیوں نے یعنی آٹھ آدمیوں نے اوسکے اوٹھانے پر کوشش کی کہ اوس دروازہ کو

اولیٹ دین لیس نہ اولٹ سکو اُسکو ہم لوگ انتہی اس تاریخ مین یہہ قصہ نہایت اختصار کے ساتھہ لکھا تھا اس سبب سے ہمنے نقل کیا اور کتاب روضۃ الاحباب مطبوعہ مطبع انوار محمدی لکھنوکی جلد اول مین صفحہ ۳۶۱ سے صفحہ ۳۶۴ تک اور کتاب روضۃ الصفا مطبوعہ مطبع نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۷۴ سے صفحہ ۳۷۵ تک یہہ قصہ نہایت تفصیل کے ساتھہ لکھا ہوا ہی اور حدیث مین لفظ کرار غیر فرار بھی موجود ہی اور تاریخ کامل ابن اثیر مطبوعہ مطبع ذات التحریر مصر کی جزو ثانی مین صفحہ ۹۳ سے ص ۹۴ تک یہہ قصہ مفصل لکھا ہی لیکن حدیث مین لفظ کرار غیر فرار علامہ ابن اثیر نے بتقلید بخاری و مسلم نہین لکھا اور تاریخ ابن الوردی جزو اول مطبوعہ مطبع مصر کی ص ۱۲۶ مین یہہ قصہ بطور اختصار لکھا ہی لیکن حدیث مین لفظ کرار غیر فرار موجود ہی اور ان سب تواریخ مین حضرات شیخین کا پہلے رایت لیکے جانا اور بغیر فتح کے پھر آنا اور بعد اوسکے رسولخدا کا اس حدیث کو فرمانا اور علی بن ابیطالب کو رایت عطا کرنا اور آپکا تشریف لیجانا اور مرحب کو مارنا اور دروازہ قلعہ کا اوکھاڑ لینا اور اوسکو سپر بنانا اور قلعہ کا فتح کرنا یہہ سب مفصل لکھا ہوا ہی مین نے بخوف طوالت ان تاریخونکی عبارت نقل نہین کی و نیز تفسیر معالم التنزیل جلد رابع مطبوعہ مطبع شاخ فتح الکریم واقع بمبئی ذیل تفسیر سورہ انا فتحنا صفحہ ۷ مین یہہ عبارت ہی وروی حدیث خیبر جماعۃ سهل بن سعد وابو هريرة يزيدون وينقصون وفيه ان رسول الله صلعم كان قد اخذته الشقيقة فلم يخرج الى الناس فاخذ ابو بكر راية رسول الله صلعم ثم نهض فقاتل قتالا شديدا ثم رجع فاخذها عمر فقاتل قتالا شديدا هو اشد من القتال الاول ثم رجع فاخبر رسول الله صلعم بذلك فقال لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يفتح الله على يديه فدعا علي بن ابيطالب فاعطاها اياه ترجمہ اور روایت کی ہی حدیث خیبر کی ایک جماعت نے سہل بن سعد اور ابوہریرہ سے بعضون نے زیادہ الفاظ نقل کئی ہین اور بعضون نے کم اور اسی حدیث مین یہہ ہی کہ تحقیق رسولخدا کو درد نیم سر عارض ہوا پس لوگون کے پاس باہر نہین تشریف لائی پس ابوبکر نے آپکی رایت لی بعد اوسکو لڑنے گئی اور خوب لڑی بعد اوسکی پھر آئی پھر عمر نے رایت لی اور اونسی بھی زیادہ لڑی بعد اوسکی پھر

آئی پس رسولخدا کو خبر اسبات کی دیگئی پس آپنی فرمایا کہ البتہ عطا کرونگا مین رایت کل صبح کو ایسی مرد کو کہ دوست رکہتا ہی اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور اوسکا رسول فتح کریگا اللہ قلعہ کو اوسکی ہاتھ پر پس بلایا علی بن ابیطالب کو اور رایت اونکو عطا فرمائی **انتہی** اس عبارت کی ماقبل اور مابعد اس تفسیر مین مفصل قصہ جنگ خیبر لکہا ہی بخوف طوالت مینی اوسی قدر عبارت کی نقل پر اکتفا کی ان سب کتابو مین حضرات سنیہ نی شیخین کا پاس ادب کرکے انہزم کی جگہہ لفظ رجع لکہا ہی حالانکہ لڑائی سی بہاگ آنا اور بغیر فتح کے پہر آنا دونوںکا ایک ہی مطلب ہی لیکن ہم بہی سنیون کی خاطر سی بہاگنی کی لفظ کا استعمال نہین کرتے اور یہہ کہتی ہین کہ جب کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت سی ثابت ہوگیا کہ شیخین مع الجیش لڑائی سی پہر آئی اور قلعہ کو فتح نکر سکے تو رسولخدا نی یہہ فرمایا کہ کل مین دوسرے شخص کو رایت عطا کرونگا پس جن صفات کیساتہہ کہ اپنی اوس شخص موعود کو موصوف فرمایا ضرور ہی کہ وہ صفات شیخین مین نہون ورنہ کلام مخبر صادق معاذ اللہ بلاغت سی خالی ہوگا کہ امر مابہ الامتیاز نرہیگا پس ثابت ہوگیا کہ نہ شیخین کرار غیر فرار تہی اور نہ خدا و رسول کو دوست رکہتی تہے اور نہ خدا ورسول اونکو دوست رکہتی تہے اور جو شخص خدا اور رسول کو دوست نرکہی وہ قابل خلافت کیسا مومن نہین ہوسکتا پس جب ثابت ہوگئی عدم لیاقت شیخین خلافت کی لیئی تو محقق ہوگیا استحقاق خلافت علی بن ابیطالب اس سبب سی کہ امر خلافت دائر ہی دو امرون مین یعنی بعد رسولخدا یا شیخین خلیفہ برحق تہی یا علی بن ابیطالب بلافاصلہ خلیفہ برحق تہی پس جب پہلا امر باطل ہوگیا تو لامحالہ دوسرا امر محقق و ثابت ہوگیا وہو المطلوب **دلیل بست و دوم** - جزء سادس **کتاب کنز العمال** مطبوع حیدرآباد کی **صفحہ ۱۵۹** مین یہہ **حدیث** ہی من لم یقل علی خیر الناس فقد کفر (الخطیب عن ابن مسعود ۱۱ عن علی) **ترجمہ** جو شخص کہ قائل ہوا سبات کا کہ علی سب آدمیون سی بہتر ہے پس تحقیق وہ شخص کافر ہی **انتہی** اسطرح کی احادیث سی علی بن ابیطالب کی افضلیت اظہر من الشمس ہی اور جو لوگ کہ غیرون کو آپ پر ترجیح وتفضیل دیتی ہین اونکی اسلام کا حال بہی معلوم اور افضلیت باعث استحقاق خلافت ہی کما مر مرارًا **دلیل بست و سوم** ۔ **کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۳** مین یہہ **حدیث** ہی علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی (خط عن البراء ۱ دفر عن ابن عباس)

ترجمہ علی مجھسے بمنزلہ میری سر کی ہے میرے بدن سے انتہی کیون حضرات سنیہ اب بہی تم کو علی بن ابیطالب کی افضلیت مین شک ہے اور اگر ہو تو اسکی قبل کی حدیث تمہاری لئے موجود ہی **دلیل بست و چہارم** ؛ کتاب مذکور کے صفحہ ۵۳ مین یہہ حدیث ہے اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انك لیس بنبی انه لا ینبغی لی ان اذهب الا وانت خلیفتی رحم عن ابن عباس ، ترجمہ کیا تہین راضی ہو تو اس بات سے کہ ہوئے مجھسے بمنزلہ ہارون کی موسی سے مگر یہہ کہ تو نبی نہین ہے تحقیق مجھکو سزاوار نہین ہی یہہ امر کہ مین جاؤن مگر یہہ کہ تو میرا خلیفہ ہو یعنی بغیر تجھکو خلیفہ کئی ہوئی مین نہین جا سکتا) انتہی کیون حضرات سنیہ اب بھی آپ لوگون کو اسمین کچھہ شک ہی کہ جناب رسولخدا کو علی ابن ابیطالب کا خلیفہ کر جانا ایک امر ضروری و لابدی تھا **دلیل بست و پنجم** ؛ کتاب مذکور کی صفحہ ۵۴ مین یہہ حدیث ہی ان وصیی و موضع سری و خیر من اترك بعدی و ینجز عدتی و یقضی دینی علی ابن ابیطالب رطب عن ابی سعید عن سلمان ترجمہ تحقیق میرا وصی اور میرے راز کا مقام اور جن لوگون کو کہ مین چھوڑتا ہون اپنی بعد ان سب سے بہتر اور میری وعدہ کا پورا کرنیوالا اور میرے قرض کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے انتہی اس حدیث مین وصایت کی بھی تصریح ہی اور افضلیت کا بھی بیان ہی اور جن باتون کی تفصیل ہی ظاہر ہی کہ وہ خلیفہ رسول سے متعلق ہین **دلیل بست و ششم** ؛ **کتاب مذکور کی صفحہ ۵۶ مین یہہ حدیث** ہی من اطاعنی فقد اطاع الله عز وجل و من عصانی فقد عصی الله و من اطاع علیا فقد اطاعنی و من عصی علیا فقد عصانی (ك) عن ابی ذر) ترجمہ جو شخص کہ اطاعت کرے میری پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ عز و جل کی اور جو شخص کہ نافرمانی کری میری پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور جو شخص کہ اطاعت کری علی کی پس تحقیق اوسنے اطاعت کی میری اور جو شخص کہ نافرمانی کرے علی کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے میری انتہی یہہ حدیث صحیح عصمت علی بن ابیطالب پر دلالت کرتی ہی اسلئے کہ رسول خدا غیر معصوم کی مطلق اطاعت کا حکم نہین دی سکتے اور حق سبحانہ تعالی کی اطاعت کی لئے یہہ حکم کر سکتی ہین چنانچہ دلائل قسم اول کی دلیل سوم کی ضمن مین خود عبارت فخر رازی صاحب تفسیر

اطیعوا اولو الامر مین یہہ امر ثابت ہو چکا ہی کہ جسکی مطلق اطاعت مثل اطاعت خدا و رسول واجب ہو وہ بالضرورۃ معصوم ہوگا اور عصمت دلیل امامت ہی اور یہہ امر اسطرح کی احادیث سے آفتاب سے زیادہ روشن ہی کہ جناب سوا امام و خلیفہ کے اور کسیکی اطاعت مطلق کو اسطرح نہین بیان کر سکتے تھے اور نہ انبیا اور اللہ عز و جل کی اطاعت کے مثل فرما سکتے تھے کما ہو الظاہر دلیل بست و ہفتم ؛ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک (ت عن ابی سعید) ترجمہ یا علی نہین حلال ہی واسطی کسی شخص کی یہہ بات کہ حالت جنابت مین داخل ہو اس مسجد مین سوا میرے اور سوا تیری انتہی ظاہر ہے کہ یہہ تخصیص بعد نبی سوائی اوسکی وصی و خلیفہ کی اور کسیکی لئی نہین ہو سکتی اور اسی مضمون کی دو حدیثین صفحہ ۱۵۹ مین ہین اور انہین احادیث کی مؤید صفحہ ۱۵۸ مین یہہ حدیث ہی اما بعد فانی امرت بسد ھذہ الابواب غیر باب علی فقال فیہ قائلکم وانی واللہ ما سددت شیئا ولا فتحتہ ولکن امرت بشیء فاتبعتہ (حم ص عن زید بن ارقم) ترجمہ لیکن بعد حمد و نعت کی پس تحقیق مین مامور ہوا واسطے بند کرنے ان دروازون کی سوا علی کی دروازی کی پس تم مین سی بعض لوگون نی اسمین قیل و قال کیا حالانکہ واللہ نہین بند کیا ہی مینی کوئی دروازہ اور نہ اوسکو کھولا ہی لیکن مجھکو حکم کیا گیا ساتھ ایک شی کے پس مینی اوسکی متابعت کی و نیز اس حدیث کی بعد بلا فاصلہ یہہ حدیث ہی سدوا ھذہ الابواب الا باب علی (حم ص عن زید بن ارقم) ترجمہ بند کر دو ان دروازون کو سوا علی کی دروازی کی و نیز ص ۱۵۲ مین پہلی حدیث اسی مضمون کی ہے دلیل بست و ہشتم ؛ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۰ مین یہہ حدیث ہی انا و ھذا حجۃ علی امتی یوم القیمۃ یعنی علیا (الخطیب عن انس) ترجمہ مین اور یہہ حجت ہون اپنی امت پر قیامت کی دن یعنی علی انتہی اس حدیث سے بھی امامت و خلافت بلا فاصلہ علی بن ابیطالب ظاہر ہی دلیل بست و نہم ؛ کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۹ مین یہہ حدیث ہی یا علی یدک فی یدی تدخل معی یوم القیمۃ حیث ادخل (ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر عن عمر) ترجمہ یا علی ہاتھہ تیرا میری ہاتھہ مین ہوگا داخل ہوگا تو میری ساتھہ قیامت

کی دن جس جگہہ کہ مین داخل ہوگا **انتہی** اس تخصیص سی بھی خلافت بلافاصلہ علی بن ابیطالب ثابت ہی

دلیل سی اُم ؛ **کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۶ مین یہہ حدیث ہی** انّ ھذا اوّل من اٰمن

وھو اوّل من یصافحنی یوم القیمہ وھذا الصّدیق الاکبر وھذا فاروق ھذہ الامۃ

یفرق بین الحق والباطل وھذا یعسوب المومنین والمال یعسوب الظالمین ؛ قالہ

لعلیؓ ؛ طب عن سلمان وابی ذرمعا (ھق ؛ عد عن حذیفہ) **ترجمہ** تحقیق

یہہ پہلا وہ شخص ہی کہ ایمان لایا اور وہی پہلا وہ شخص ہی کہ مجہسی مصافحہ کریگا قیامت کی دن اور یہہ صدیق اکبر ہی

اور یہہ فاروق ہی اس امت کا کہ فرق کردیگا درمیان حق اور باطل کی اور یہہ یعسوب ہی مومنون کا اور مال یعسوب

ہی ظالمون کا فرمایا ہی اسکو جناب رسولخدا نی واسطی علیؓ کی **انتہی** اس حدیث سی استحقاق خلافت علی بن

ابیطالب بھی ظاہر ہی اور یہہ امر بھی ثابت ہی کہ صدیق و فاروق یہہ دونون لقب بھی مثل خلافت کی آپسی

غصب کرلیئی گئے **دلیل سی و یکم** ؛ **کتاب مذکور کی صفحہ ۲۰۴ مین یہہ حدیث ہی** یا

معاشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدہ ابدا ھذا علی فاحبوہ

بحبی واکرموہ بکرامتی فانّ جبرئیل امرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عزّ وجلّ

(عدل) **ترجمہ** ای گروہ انصار آگاہ ہو کہ بتلاتا ہو مین تمکو وہ بات کہ اگر تمسک کرو تم ساتھہ اوسکی تو ہرگز

نہ گمراہ ہو میرے بعد قیامت تک یہہ علیؓ ہی پس دوست رکھو تم اوسکو مثل میرے دوست رکھنی کی اور بزرگی

کرو اوسکی مثل میری بزرگی کے پس تحقیق جبرئیل نی مجکو حکم دیا ہی ساتھہ اسبات کی کہ مینی تمسی کہا ہی اللہ عزوجل

کی طرف سی **انتہی** اس حدیث سی صریح معلوم ہوگیا کہ جناب رسولخدا نی مرض الموت مین فرمایا تھا کہ مجہکو

اسباب لکہا دو کہ مین تمکو ایسا کچہہ لکہدون کہ میرے بعد قیامت تک گمراہ نہو وہ امر خلافت علی بن ابیطالب

تھا مگر حضرت عمرؓ لکہنے نہ دیا **دلیل سی و دوم** ؛ **کتاب مذکور کی ص ۲۰۴ مین یہہ حدیث**

ہی وبھذا الاسناد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف

المومنون من بعدی **ترجمہ** اور ساتھہ اسی اسناد کی علیؓ سی منقول ہی کہ فرمایا رسولخدا نی کہ یا علی اگر تو

نہوتا تو میرے بعد مومن پہچانی نجاتے **انتہی** اس حدیث کی ما قبل ایک اور حدیث ہی اوسکی اسناد کیطرف اس حدیث

مین اشارہ ہی لیکن چونکہ وہ طویل تھی اس سبب سے مینی اوسکو نہین لکھا ہرچند کہ مفید مطلب تھی اور اس سی بھی بخوبی ہمارا مطلب ثابت ہی یعنی انحصار ہی مومنون کی وجود کا بعد جناب رسولخدا وجود علیؑ بن ابیطالب میں معلوم ہوا کہ سوا آپکی اور کوئی خلیفہ برحق و بلافصل رسولخدا کا نہ تھا ورنہ کوئی وجہہ نہین ہی کہ آپکی نہ ہونی سی مومن نہ پہچانی جاتی

دلیل سی و سوم کتاب مذکور کی آخر صفحہ ۲۰۷ سی صفحہ ۴۰۰ تک یہہ حدیث ہی عن علی قال وجعت وجعاً فاتیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاقامنی فی مکانہ وقام یصلی والقی علی طرف ثوبہ ثم قال برئت یا ابن ابیطالب فلا باس علیک ما سالت اللّٰہ لی شیئاً الا سالت لک مثلہ ولا سالت اللّٰہ شیئاً الا اعطانیہ غیر قیل لی انہ لا نبی بعدک فقمت فکانما اشتکیت (ابن ابی عاصم و ابن جریر و صححہ طس و ابن شاھین فی السنۃ) ترجمہ علیؑ سی منقول ہی کہ آپنی فرمایا کہ مین ایک مرض مین مبتلا ہوا پس رسولخدا کی پاس آیا پس مجھکو میری مقام مین کھڑا کیا اور خود نماز پڑہنی لگی اور میری اوپر اپنا دامن ڈالدیا بعد اوسکی فرمایا کہ صحت ہوگئی تجھکو ای بیٹی ابوطالب کی پس تیری اوپر کچھہ خوف نہین ہی مینی کسی چیز کا اللّٰہ سی اپنی لئی سوال نہین کیا مگر یہہ کہ تیری لئی بھی مثل اوسکی سوال کیا اور نہین سوال کیا مینی اللّٰہ سی کسی چیز کا مگر یہہ کہ مجھکو اللّٰہ نی وہ چیز عطا فرمائی سوا اسکی کہ مجھسی کہا گیا کہ تیری بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا حضرت علیؑ مرتضی کہتی ہین کہ پس مین کھڑا ہو گیا گویا کہ بیمار ہی نہ تھا انتہی اس حدیث سی صاف ظاہر ہی کہ سوا نبوت کی جو کچھہ حق سبحانہ و تعالی نی اپنی نبی کو عطا فرمایا وہ اپنی ولی کو بھی عطا فرمایا پس معلوم ہو گیا کہ جو فضائل کہ جناب رسولخدا مین تھی سوا نبوت کی وہ سب فضائل علیؑ مرتضی مین تھی پس اس سی زیادہ استحقاق خلافت اور کیا ہو سکتا ہی

دلیل سی و چہارم کتاب مذکور کی صفحہ ۳۹۹ مین یہہ حدیث ہی عن جندب بن ناجیۃ او ناجیۃ بن جندب لما کان یوم غزوۃ الطائف قام النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مع علی ملیاً ثم مر فقال لہ ابوبکر یا رسول اللّٰہ لقد طالت مناجاتک علیاً منذ الیوم فقال ما انا انتجیتہ ولکن اللّٰہ انتجاہ (طب) ترجمہ جندب بن ناجیہ سی یا ناجیہ بن جندب سی منقول ہی کہ جب روز غزوۃ طائف تھا تو کھڑی ہوی رسولخدا علیؑ کی ساتھہ دیر تک بعد اوسکی چلی گئی پھر کہا آپسی ابوبکر نی کہ ای رسولخدا آج آپکو راز کہتی مین علیؑ کی ساتھہ بہت طول ہوا

پس فرمایا رسول خدا نے کہ مین اوس سے راز نہین کہتا تھا ولیکن اللہ اوس سے راز کہتا تھا انتہی اس سے بھی افضلیت علی بن ابیطالب کی ظاہر ہے خصوصًا حضرت ابوبکر سے وہو المطلوب ونیز اسی کتاب کی ص ۱۵۲ مین یہہ حدیث صحیح ترمذی سے اسطرح لکھی ہے ما انا انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (ت) عن جابر ترجمہ مینے علی سے راز نہین کہی ولیکن اللہ نے اوس سے راز کہی دلیل سی و پنجم۔ کتاب مذکور کی ص ۱۵۳ مین یہہ حدیث ہے علی مع القران والقران مع علی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (ک طس) عن ام سلمہ ترجمہ علی ساتھہ قران کی ہے اور قران ساتھہ علی کی ہے ہرگز نہ جدا ہونگے دونون ایک دوسرے سے یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر انتہی یہہ حدیث مخصص ہے حدیث ثقلین کو لہذا مین نے علحدہ اس دلیل مین لکھی ورنہ حدیث ثقلین کا بیان ماسبق مین بہ تفصیل مناسب ہو چکا ہے دلیل سی و ششم کتاب مذکور کی ص ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہے ذکر علی عبادة (فر) عن عائشہ ترجمہ ذکر علی عبادت ہے ونیز اس حدیث کی بعد یہہ حدیث بلا فاصلہ ہے النظر الی وجہ علی عبادة (طب ک) عن ابن مسعود وعن عمران بن حصین ترجمہ نظر کرنا علی کیطرف عبادت ہے انتہی ان دونون حدیثون سے بھی افضلیت علی بن ابیطالب ظاہر ہے دلیل سی و ہفتم اعلمیت علی بن ابیطالب ہے اور اوسکو اثبات مین صدہا حدیثین کتب معتبرہ اہلسنت وجماعت مین مذکور ہین اور مین یہان چند احادیث پر اکتفا کرتا ہون کتاب مذکور کی صفحہ ۱۵۲ مین یہہ حدیث ہے انا دار الحکمة وعلی بابہا (ت) عن علی ترجمہ مین گھر ہون حکمت کا اور علی اوسکا دروازہ ہے ونیز اس حدیث کی بعد بلا فاصلہ یہہ حدیث ہے انا مدینة العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب (عق عد طب ک) عن ابن عباس (عد ک) عن جابر ترجمہ مین شہر ہون علم کا اور علی اوسکا دروازہ ہے پس جو شخص کہ ارادہ کرے علم کا پس چاہیے کہ دروازے سے آئے انتہی ہر چند کہ یہہ حدیث اظہر من الشمس ہے مگر شاہ عبد العزیز صاحب نے موافق اپنی عادت کی تحفہ اثنا عشریہ مین اس حدیث مین بھی کلام کیا ہے اور ہم اونکا جواب چند وجوہ سے یہان نہین لکھتے ہین اول یہہ کہ ایک مجلد ضخیم عبقات الانوار مین اس حدیث کی تحقیق مین اور شاہ صاحب کے کلام کی رد مین عنقریب مطبوع ہوکر شائع ہوا چاہتا ہے دوم طول بہت ہو گیا ہے اور ہمارے احباب ہم سے تقاضا کرتے ہین کہ اس بحث کو ہم جلد تمام کرین سوم ہم چند احادیث لکھتے ہین کہ

اوس سے اعلم الناس ہونا جناب امیر کا بعد رسولخدا کی کالشمس روشن ہو جائیگا چنانچہ کتاب کنز العمال مذکور مجلد مسطور کے صفحہ ۱۵۳ مین ہی زوجتک خیر اہلی اعلمہم علماً وافضلہم حلماً واولہم سلماً * قالہ لفاطمۃ * (الخطیب فی المتفق والمفترق عن بریدۃ) ترجمہ تزویج کیا مینی تجہکو ایسی شخص کے ساتھ کہ جو میری اہل سے بہتر ہی اور اون سب سے اعلم ہی علم مین اور اون سب سے افضل ہی حلم مین اور اون سب سے اوّل ہی اسلام مین فرمایا ہی اسکو رسولخدا نی فاطمہ سے و نیز اس حدیث کی بعد بلا فاصلہ یہہ حدیث ہی لقد زوجتکہ وانہ لاول اصحابی سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما (طب عن ابی اسحاق، انّ علیا لما تزوج فاطمۃ قال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ) * ترجمہ تحقیق تزویج کیا مینی تجہکو اوس شخص کہ جو میری سب اصحاب کا اوّل ہی اسلام مین اور اون سب سے زیادہ ہی علم مین اور اون سب سے اعظم ہی عقل مین تحقیق علی کا عقد فاطمہ سے ہوا تو رسولخدا نی اونسی یہہ ارشاد فرمایا و نیز کتاب مذکور کی ص ۱۵۳ مین ہی اعلم امتی من بعدی علی بن ابیطالب (الدیلمی عن سلمان) ترجمہ اعلم میری امت کا بعد میری علی بن ابیطالب ہے و نیز کتاب مذکور کی صفحہ ۳۹۰ مین یہہ حدیث ہی عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ زوجتک خیر امتی اعلمہم علماً وافضلہم حلماً واولہم سلماً (خط فی المتفق) ترجمہ بریدہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نی فاطمہ سے کہ مینی تجہکو تزویج کیا ہی ایسی شخص سے کہ جو میری سب امت سی بہتر ہی اور اون سب سے اعلم ہی علم مین اور افضل ہی عقل مین اور اوّل ہی اسلام مین و نیز کتاب مذکور کی صفحہ ۳۹۲ مین یہہ حدیث ہی عن علی قال خطب ابوبکر وعمر فاطمۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہما فقال عمر انت لہا یا علی قال مالی من شئی الّا درعی وجملی وسیفی فتعرض علی ذات یوم لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ہل لک من شئی قال جملی ودرعی ارہنہما فزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ فلما بلغ فاطمۃ ذلک بکت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک تبکین یا فاطمۃ واللہ لقد انکحتک اکثرہم علما وافضلہم حلما واقدمہم سلما * وفی لفظ * اولہم سلما (ابن جریر * وصححہ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ) ترجمہ علی سے منقول ہی کہ ابوبکر وعمر نی جناب رسولخدا سے حضرت

فاطمہ کو درخواست کی پس انکار کیا رسولخدا نے اون دونون سے پس عمر نے کہا کہ یا علی تو اوسکے لایق ہے اپنے جواب دیا کہ میرے پاس سوا زرہ اور اونٹ اور تلوار کے اور کوئی چیز نہیں ہے پس ایکدن علی نے رسولخدا سے عرض کیا پس اپنے فرمایا کہ اے علی تیرے پاس کچھہ ہے علی نے جواب دیا کہ اونٹ ہے اور زرہ ہے انہین دونون کو رہن کرونگا علی مرتضی فرماتے ہین کہ پس تزویج کیا میرے ساتھہ رسولخدا نے فاطمہ کو پس جب فاطمہ کو یہہ خبر پہونچی تو رونے لگین پس اونکے پاس جناب رسولخدا تشریف لیگئے اور فرمایا کہ کیون روتی ہے اے فاطمہ واللہ تحقیق مینے نکاح کیا ہے تیرا اوس شخص سے کہ جو اون سب سے زیادہ ہے علم مین اور اون سب سے افضل ہے عقل مین اور اون سب سے مقدم ہے اسلام مین اور ایک لفظ حدیث مین ہے کہ اون سب سے اول ہے اسلام مین انتہی ان احادیث سے اعلم ہونا باب العلوم کا مثل آفتاب کے روشن ہوگیا اور اعلمیت باعث استحقاق خلافت ہے اور اوسکے ساتھہ اور فضائل بھی ثابت ہوئے کہ ہر ایک اونمین سے استحقاق کا موجب ہے علاوہ اسکے اور بہت سے دلائل ہین کہ جنسے آپکی اعلمیت ظاہر و باہر ہے ازانجملہ یہہ ہے کہ خلفاء ثلثہ کو اپنے عہد خلافت مین جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تھا تو آپ ہی کیطرف رجوع کرتے تھے اور آپ ہی اوسکو حل فرماتے تھے اور کسی سنی کی مجال نہین ہے کہ اس امر سے انکار کرسکے لہذا کچھہ ضرورت ثبوت کی لکھنے کی نہین ہے چنانچہ ایسے ہی مواقع مین صدہا مرتبہ حضرت عمر نے فرمایا ہے کہ لولا علی لہلک عمر یعنی اگر نہوتے علی تو ضرور ہلاک ہوجاتا عمر اور یہہ قول حضرت عمر کا اس قدر مشہور ہے کہ نحو کی چھوٹی چھوٹی کتابون مین بھی لکھا ہوا ہے وازانجملہ یہہ امر ہے کہ معاویہ باوصف اسکے کہ دشمن جانی جناب امیر کا تھا مگر جب کوئی مسئلہ مشکل پیش آتا تھا تو کسی نہ کسی کی معرفت آپ ہی سے اوسکو دریافت کرتا تھا سب سنی اسکو جانتے ہین اور اونکی معتبر کتابونمین لکھا ہوا ہے مگر خوف طوالت مانع تفصیل ہے وازانجملہ یہہ امر ہے کہ اگر بنظر غور و تامل ملاحظہ کیا جائے تو دنیا مین جسقدر علوم ہین سبکی نسبت آپ ہی کیطرف کیجاتی ہے اور ہر علم کے اہل کو آپ ہی سے اوس علم کے اخذ کا دعوی ہے اگرچہ بعض کا دعوی بسبب بطالت علم صحیح نہو مگر بلاشبہہ جو علوم کہ حق اور مباح اور ضروری ہین اونکے اخذ کی نسبت آپ تک صحیح ہے مثلا حضرات صوفیہ آپ ہی سے اخذ تصوف کا دعوی کرتے ہین اور صرفی و نحوی بھی آپ کو موجد اونکا قرار دیتے ہین اور مہوس علم کیمیا کی آپ ہی کی طرف نسبت کرتے ہین اور جفار علم جفر کی اور رمال رمل کی حتی کہ جو فنون سپہگری کے ہین وہ بھی سب آپ ہی کی طرف منسوب ہین اور علم مصارعت کی تو یہہ کیفیت ہے کہ کوئی

کُشتی گیر ہندو ہو یا مسلمان ایسا نہین ہی کہ اکہاڑی مین اترتا ہو اور پہلی آپ کا نام نہ لیلیتا ہو سب علوم سی افضل و اعلی علم تفسیر و قرآن ہی اوسکی یہہ کیفیت ہی کہ حضرت عبداللہ بن عباس کو جو راس و رئیس مفسرین ہین وہ بالاتفاق آپ ہی کی شاگرد ہین اور مشہور ہی کہ لوگون نی عبداللہ ابن عباس سی سوال کیا کہ آپکی علم کو آپکی ابن عم یعنی علی ابن ابیطالب کی علم سی کیا نسبت ہی آپنی جواب مین کہا کہ جو ایک قطرہ کو نسبت ہی دریای محیط سی اور علم فقہ کا یہہ حال ہی کہ سنیون کی امام اعظم ابو حنیفہ صاحب ہین اور اس بات پر سنیون کو فخر و ناز ہی کہ ابو حنیفہ شاگرد حضرت امام جعفر صادق کی تھی اور آپکی علم کا جناب امیر کیطرف منتہی ہونا ظاہر ہی اور دوسری امام سنیون کی مالک ہین اور وہ شاگرد ہین ربیعہ کی اور ربیعہ شاگرد ہین عکرمہ کی اور عکرمہ شاگرد ہین عبداللہ ابن عباس کے اور عبداللہ ابن عباس شاگرد ہین علی بن ابیطالب کے تیسری امام شافعی ہین اور وہ شاگرد ہین مالک کی چوتھی امام احمد ابن حنبل ہین اور وہ شاگرد ہین شافعی کی پس ان ائمہ اربعہ کی علم کی انتہا بھی بقول سنیون کی آپ ہی طرف ہوتی ہی اور علم کلام کی یہہ کیفیت ہی کہ اوستاد کل معتزلہ کی واصل بن عطا ہین اور وہ شاگرد ہین ابو ہاشم کی اور وہ شاگرد ہین حضرت محمد ابن الحنفیہ اپنی والد کی اور ظاہر ہی کہ وہ شاگرد ہین اپنی والد ماجد علی بن ابیطالب کے اور اوستاد کل اشاعرہ کی ابو الحسن اشعری ہین اور وہ شاگرد ہین ابو علی جبّائی کی کہ جو مشائخ معتزلہ مین سی تھی اور لامحالہ اونکا علم منتہی ہوگا واصل ابن عطا کیطرف اور ماتریدیہ فرع ہین اشاعرہ کے اور علوم اہلبیت کا آپ ہی سی ماخوذ ہونا ظاہر و آشکار ہی و از انجملہ آپکا کلام معجز نظام ہی کہ شیعون کی یہان بکثرت اور سنیون کے یہان بہ قلت مذکور و معروف ہی تاہم اگر حضرات سنیہ بنظر غور و تامل فقط اوس کلام کو ملاحظہ کرین کہ جو اونکی یہان اونکی کتابون مین مرقوم ہی تو علاوہ فصاحت و بلاغت کی کہ جو دون کلام خدا و رسول و مافوق کلام ہر متکلم ہی اونکو معلوم ہو جاوی کہ کسقدر حقائق و دقائق و علوم و معارف پر مشتمل ہی کہ سوا اعجاز و کرامت کی اور کچھہ اوسکی نسبت نہین کہا جا سکتا اور ممکن نہین کہ سوا معصوم کی اور کسیکی زبان و قلب سی ایسا کلام نکل سکی پس ای حضرات سنیہ تم کیون کر اعلم و غیر اعلم کو برابر سمجھتی ہو بلکہ غیر اعلم کو اعلم پر ترجیح دیتی ہو حالانکہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب ترجمہ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کہ کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جو علم رکھتی ہین اور وہ لوگ کہ جو علم نہین رکھتی ہین سوا اسکی نہین ہی کہ نصیحت قبول کرتی ہین صاحبان عقل دلیل سی و ہم مستقیم علم قضا سے

یعنی فیصلہ قضایا اور یہہ ایک فرع ہی اُنکو علاوہ ازانتا ہیہ کو لیکن چونکہ امور رعایا مین اسکو دخل تام ہو لہذا اسکا علحدہ ذکر کیا اور یہان اسکو نبوت مین دو حدیثون پر اکتفا کرتی ہین کتاب مذکور کو ص ۱۵۴ مین یہہ حدیث ہی یا علی اخصمك بالنبوۃ ولا نبوۃ بعدی وتخصم لسبع ولا یحاجك فیھا احد من قریش انت اولھم ایمانا باللہ واوفاھم بعھد اللہ واقومھم بامر اللہ واقسمھم بالسویۃ واعدلھم فی الرعیۃ وابصرھم بالقضیۃ واعظمھم عند اللہ مزیۃ رحل عن معاذ ترجمہ یا علی غالب ہوتا مین تجہپر بسبب نبوت کو کہ میری بعد نبوت نہین ہی اور غالب ہی تو بسبب سات خصلتون کو کہ کوئی شخص قریش مین سی اون خصلتون کی بابت تجہسی حجت نہین کرسکتا تو اون سب سی پہلی ایمان لایا ہی ساتھ اللہ کے اور اون سب سی زیادہ وفا کرنیوالا ہی ساتھ عہد خدا کی اور اون سب سی زیادہ قائم رکہنیوالا ہی حکم خدا کا اور اون سب سے زیادہ تقسیم کرنیوالا ہی برابر (یعنی تیری تقسیم مین سوا عدل کی ظلم و جور نہین ہی) اور اون سب سی زیادہ عدل کرنیوالا ہی رعیت کی باب مین اور اون سب سی زیادہ بصیرت رکہنیوالا ہی فیصلہ قضایا مین اور اون سب سی زیادہ بزرگ ہی نزدیک اللہ کی زیادتی مرتبی مین انتہی ان سات خصلتون سی کہ جو جناب رسولخدا نی بیان فرمائین جیسا کہ استحقاق خلافت ثابت ہوتا ہی وہ محتاج بیان نہین ونیز اوس سی یہی ظاہر ہوتا ہی کہ جناب رسولخدا بسبب نبوت کی علی مرتضی سی افضل تھی اور بعد آپکو علی مرتضی تمام قریش سی افضل ہین پس جب قریش سی افضل ہوی تو تمام امت سی افضل ہوئی مین کچہہ کلام نہین ہوسکتا اور اپکی فضیلت کو اس حدیث مبارک مین جناب رسولخدا نی بتصریح بیان فرمایا ہی کچہہ کنایہ واشارہ نہین ہی اس سبب سی کہ سب صیغہ افعل التفضیل کی ہین اور مثل اسی حدیث کی ایک اور حدیث اسی کتاب کی اسی صفحے مین بعد اس حدیث کی بلافاصلہ ہی یا علی لك سبع خصال لا یحاجك فیھا احد یوم القیمۃ انت اول المومنین باللہ ایمانا واوفاھم بعھد اللہ واقومھم بامر اللہ وارأفھم بالرعیۃ واقسمھم بالسویۃ واعلمھم بالقضیۃ واعظمھم مزیۃ یوم القیمۃ رحل عن ابی سعید ترجمہ یا علی تجہہ مین سات خصلتین ہین کہ نہین حجت کرسکتا ہی کوئی شخص تجہسی اون خصلتون مین بروز قیامت تو پہلا ہی مومنون کا اللہ کی ساتھ ایمان لانیمین اور اون سب سی زیادہ وفا کرنیوالا ہی عہد خدا کا اور اون سب سی زیادہ

قایم رکہنی والا ہی حکم خدا کو اور اون سب سی زیادہ مہربانی کرنیوالا ہی ساتھہ رعیّت کی اور اون سب سی زیادہ تقسیم کرنیوالا ہی برابر اور اون سب سی زیادہ علم رکہنی والا ہی ساتھہ قضایا کی اور اون سب سی عظیم ہی زیادتی مراتب مین بروز قیامت انتہی ان دونون حدیثون مین جن صفات حسنہ مین جناب امیرؑ کا تمام خلق سی افضل و اعلیٰ ہونا ثابت ہوا اونہین کی ضمن مین یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپ تمام خلق سی فیصلہ قضایا مین اعلم تھی اور یہہ بات اسقدر ظاہر و مشہور ہی کہ عرب مین ایک مثل ہو گئی تھی کہ بعد وفات جناب امیر جب کوئی قضیہ پیش آتا تھا تو وہ لوگ کہتی تھی قضیۃ ولا ابا حسن لہا یعنی یہہ قضیہ مشکل ہی اور کوئی شخص مثل ابو الحسن کی نہین ہی کہ اوسکا فیصلہ کری ۞ اور یہہ مثل اسقدر مشہور ہی کہ اکثر نحو کی کتابون مین لکھی ہوئی ہی دلیل سی و نہم آپکی شجاعت ہی اور یہہ محتاج بیان نہین لیکن ہم اسبات مین بھی دو حدیثین لکھتی ہین کتاب مذکور کے صفحہ ۵۰۱ مین یہہ حدیث ہی لما اسری بی الی السماء دخلت الجنۃ فرایت فی ساق العرش الایمن مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بعلی (طب عن ابی الحمراء) ترجمہ جب شب معراج کو مجھی آسمان پر لیگئی تو مینی عرش کی داہنی طرف لکھا ہوا دیکھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مدد کی مینی اوسکی ساتھہ علی کی اور نصرت کی مینی اوسکی ساتھہ علیؑ کی ۞ نیز اسکی بعد یہہ حدیث ہی مکتوب فی باب الجنۃ قبل ان یخلق السموات والارض بالفی سنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی (عق عن جابر) ترجمہ لکھا گیا ہے بہشت کے دروازے پر اسمانون اور زمینون کی پیدا کیی جانی سی دو ہزار برس پیشتر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مدد کی اوسکی مینے ساتھہ علی کی انتہی اسطرح کی احادیث کی تصدیق و تصحیح کیلیئے معارک بدر و احد و خندق و خیبر و حنین وغیرہا شاہد عادل ہین کہ یہہ سب لڑائیان اور مثل اسکی اور غزوات اسد اللہ کی شمشیر آبدار سی فتح ہوی ہین اور سنیون کی کتابون مین ان فتوحات کی حالات مفصل لکھی ہوی ہین اور جو لوگ کہ آپکی طرف مقابل بلکہ آپسے افضل اور امامت و خلافت مین آپ پر اقدم سمجھی جاتی ہین اون حضرات کا کسی ایک کافر کو بھی قتل کرنا خود سنیون کی کتابون سے ثابت نہین ہی بلکہ معرکہ خیبر مین خصوصًا و معرکہ احد و حنین مین عمومًا ان حضرات کا کفار سی فرار اختیار کرنا خود حضرات سنیہ کی تفاسیر و کتب معتبرہ سی ثابت ہی اور خود شاہ عبد العزیز صاحب بھی اسکی قائل و مقر و معترف ہین چنانچہ بحث استخلاف مین جہان صلح

حدیثیہ کا ذکر آیا ہے وہان ہم اس امر کو ثابت کر چکے ہین ۱ سے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ اور
پر ظاہر ہے کہ جو شخص کہ خلیفہ رسول و امام تمام خلق ہو اوسکو چاہیے کہ اشجع الناس ہو اور کرار غیر فرار نہ فرار
غیر کرار اور کچھہ انہین صفات پر منحصر نہین ہے بلکہ کل صفات حسنہ و اخلاق کریمہ جناب علی مرتضی کی ذات
والا صفات مین بدرجہ کمال تھے مثل عبادت و ریاضت و خوف و خشیت الہی و زہد و ورع و تقوی و
توکل و قناعت و صدق و ادائے امانت و جود و کرم و سخاوت و حلم و کظم غیظ و مروت و رحمت و شفقت
و رافت وغیرہا کی کہ اگر ان سب کا علحدہ علحدہ بالاجمال بھی بیان کیا جاوے تو نہایت طول ہو جاوے اور
تفصیل کے لیے تو دفاتر مبسوطہ بھی کافی نہین ہو سکتی اگر حضرات سنیہ اپنی ہی کتب معتبرہ تفاسیر و احادیث
و تواریخ و سیر کی طرف رجوع کرین اور بنظر تامل و غور و انصاف ملاحظہ فرماوین تو اونکو بخوبی ثابت ہو جاوے
کہ اس امت پر کیا موقوف ہے امم سابقہ مین بھی کوئی ایسا شخص جامع کمالات صوری و معنوی نہین پیدا ہوا
یہی باعث ہے کہ جناب مخبر صادق نے آپکو حدیث تشبیہ مین کہ جسکا ذکر دلیل نوزدہم مین ہو چکا ہے ملائکہ و
رسولان اولوالعزم سے مشابہ فرمایا ہے ۲ سے حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ
خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ **جز سادس کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۴۱۲**
مین مسطور ہے ؛ ایضاً ؛ عن هبيرة بن مريم قال سمعت الحسن قام
خطيباً فخطب الناس فقال يا ايها الناس لقد فارقكم امس رجل ما سبقه الاولون
ولا يدركه الاخرون لقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعثه المبعث
فيعطيه الراية فما يرجع حتى يفتح الله عليه جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن
شماله ما ترك بيضاء ولا صفراء الا سبعمائة درهم فضلت من عطائه
اراد ان يشتري بها خادماً ش حم وابو نعيم كر ؛ واورده ابن جرير
من طريق الحسن عن الحسين ؛ ترجمہ ہبیرہ بن مریم سے روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ مینے
خود سنا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کھڑے ہوکے خطبہ ارشاد کیا اور لوگون سے خطاب کرکے فرمایا کہ اے
گروہ مردم تحقیق جدا ہوا ہے تم سے کل ایسا شخص کہ نہین سبقت لیگئے ہین اوس سے پہلے لوگ

(حاشیہ) ۱ [illegible]
(حاشیہ) ۲ [illegible]

اور نہیں پہونچ سکتے ہین اوسکو پچھلے لوگ اور تحقیق رسولؐ خدا اوسکو جہاد کے لئے بھیجتے تھے اور رایت عطا فرماتے تھے پس نہین پھرتا تھا وہ یہانتک کہ فتح بخشتا تھا اوسکو اللہ جبرئیل اوسکی داہنی طرف ہوتے تھے اور میکائیل اوسکے بائین طرف نہین چھوڑا ہے اوسنے چاندی کو اور نہ سونیکو مگر سات سو درہم کہ جو اوسکی بخشش سے فاضل ہوے تھے ارادہ تھا اوسکا کہ اوس سے ایک خادم مول لے (یہہ حضرت امام حسنؑ نے بعد وفات جناب امیرؑ ارشاد فرمایا تھا) انتہی اور سب سے اعجب یہ امر ہے کہ آپ مین اضداد جمع تھے یعنی بعض صفات ایسی تھی کہ جو بعض کی ضد ہین کہ اگر اونمین سے ایک صفت کسی شخص مین ہو تو پھر دوسرا اوسمین نہین پاے جاسکتی مثلاً آپکی غذا کی یہ کیفیت تھی کہ آپنے کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کے نہین نوش فرمائی اور قوت کی یہ کیفیت تھی کہ خیبر کا دروازہ اوکھاڑ لیا اور اوسکو سپر بنایا چنانچہ ہم اسکا ذکر دلیل بست و یکم مین کر چکے ہین **نیز مجلد سادس کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۳۹۸ مین مسطور ہے** ؛ ایضاً انّ علیًّا حمل الباب یوم خیبر حتی صعد المسلمون ففتحوھا وانّہ جرّب فلم یحملہ الا اربعون رجلا (ش) ؛ حسن ترجمہ تحقیق علی اوٹھائے رہے خیبر کے دروازے کو یہانتک کہ مسلمان اوسپر چڑھے اور اوس قلعہ کو فتح کیا اور تحقیق تجربہ کیا گیا تو چالیس آدمی سے کم اوس دروازے کو نہ اوٹھا سکے **انتہی** اور فقر کی یہہ کیفیت تھی کہ ایکے یہان سوا ایک مینڈھے کی کھال کے اور کچھہ فرش نہ تھا کہ دنکو اوسپر اونٹ چارا کہاتا تھا اور شبکو آپ اور جناب سیّدہ دو نو معصوم اوسی پر آرام فرماتے تھے چنانچہ **کتاب کنز العمال مذکور کی ص ۴۰۹ مین مسطور ہے** عن علی قال نکحت ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس لنا فراش الا فروۃ کبش فاذا کان اللیل بتنا علیھا واذا اصبحنا فعلّفنا وعلفنا علیھا الناضح (العسکری) ترجمہ علی سے منقول ہو کہ انہون فرمایا کہ مینے رسولخدا کی صاحبزادی سے عقد کیا حالانکہ ہمارے پاس سوا ایک پوست گوسفند کے اور کوئی فرش نہ تھا پس جب رات ہوتی تھی تو ہم دونون آدمی اوسی پر سو رہتے تھے اور جب صبح ہوتی تھی

تو اوسکو اولٹ کے اوسی پر اونٹ کو چارہ دیتے تھے انتہی اور سخاوت کی یہ کیفیت تھی کہ سورہ ہل اتی آپ کی شان مین نازل ہوا چنانچہ شعاع ہفتم مین ہم اس سورہ کی شان نزول کو تفاسیر معتبرہ اہلسنت وجماعت سے لکھ چکے ہین اور شجاعت کی کیفیت ظاہر و باہر ہے اور حلم اور کظم غیظ کی کیفیت مین ایک حکایت مولوی روم نے کہ جنکو سنی مولوی معنوی کہتے ہین اپنی مثنوی مین لکھی ہے اوسی پر اور کوائف کا بھی قیاس کرنا چاہیے چنانچہ مثنوی مذکور مطبوعہ مطبع منشی نولکشور سنہ ۱۳ ہجری کی ص ۹۲ سے ص ۹۹ تک سے منتخب کرکے مین چند اشعار لکھتا ہون اس سبب سے کہ اس حکایت کی نظم مین بہت اشعار مولوی معنوی صاحب کی ہین

از علی اموز اخلاص عمل ؛ شیر حق را دان منزه از دغل

در غزا بر پہلوانی دست یافت ؛ زود شمشیری براورد و شتافت ؛ او خدو انداخت بر روی علی

افتخار ہر نبی و ہر ولی ؛ او خدو انداخت بر روی که ماه ؛ سجده ارد پیش او در سجده گاه

در زمان انداخت شمشیر ان علی ؛ کرد او اندر غزایش کاہلی ؛ گشت حیران آن مبارز زین عمل

از نمودن عفو و رحم بی محل ؛ گفت بر من تیغ تیز افراشتی ؛ از چه افگندی مرا بگذاشتی

آن چه دیدی تا چنین خشمت نشست ؛ تا چنین برقی نمود و باز جست ؛ ان چه دیدی بہتر از کون مکان

که به از جان بود و بخشیدیم جان ؛ در شجاعت شیر ربانیستی ؛ در مروت خود که داند کیستی

در محل قہر این رحمت ز چیست ؛ اژدہا را دست دادن کار کیست ؛ گفت امیر المومنین با آن جوان

که به ہنگام نبرد ای پہلوان ؛ چون خدو انداختی بر روی من ؛ نفس جنبید و تبه شد خوی من

نیم بہر حق شد و نیمی ہوا ؛ شرکت اندر کار حق نبود روا ؛ شیر حقم نیستم شیر ہوا

فعل من بر دین من باشد گوا ؛ گبر این بشنید نوری شد پدید ؛ در دل او تا که زناری برید

گفت من تخم جفا می کاشتم ؛ من ترا نوعی دگر پنداشتم ؛ عرضه کن بر من شہادت را که من

من ترا دیدم سر فراز زمن ؛ قرب پنجه کس ز خویش و قوم او ؛ عارفانه سوی دین کردند رو

او به تیغ حلم چندین خلق را ؛ واخرید از تیغ چندین حلق را ؛ تیغ حلم از تیغ آہن تیزتر

بل زمد شکر ظفر انگیز ترش **دلیل چہلم** تمام تواریخ اہلسنت وجماعت اس بات پر شاہد ہین
کہ جناب امیر کو جناب رسول خدا نے کبھی کسی ایک جیش کا محکوم نہین کیا اور حضرات شیخین کبھی عمرو عاص
کے محکوم رہے اور کبھی اسامہ بن زید کے اور اس باب مین کوئی سُنّی اختلاف نہین کرسکتا اور یہہ صحیح
دلیل بیّن ہے اس امر پر کہ جناب رسولخدا علی بن ابیطالبؑ کو کل امت کا حاکم یعنی اپنا خلیفہ مقرر کئے ہوئے
تھے اس سبب سے اُنکو اپنی زندگی مین دوسرے کا محکوم نہین کیا ورنہ اور کوئی وجہ اس تخصیص کی
نہ تھی اسواسطے کہ جناب رسولخدا نے جنگ موتہ مین حضرت جعفر طیار تک کو زید بن حارثہ کا محکوم فرمایا
ہے **واضح ہو** کہ جو کچھ ہمنے یہانتک فضائل علی بن ابیطالب مین لکھا ہے یہہ ایک قطرہ ہے دریائے بے پایان
سے اور ایک ذرہ ہے ریگ صحرا مین سے اور کلیہ اس مقام پر یہہ ہے کہ جو فضیلت افضلیت جناب
شاہ ولایت پر دلالت کریگی وہ اُنکے استحقاق خلافت پر بھی دلالت کریگی اس سبب سے کہ تفضیل مفضول
و ترجیح مرجوح نہ عقلاً جائز ہے نہ نقلاً جسقدر آیات قرآنی کہ عقلاً و نقلاً اُنکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین اُنکا
لکھنا اور اہلسنت وجماعت کی تفاسیر و کتب معتبرہ کی عبارتین نقل کرنا اور جسقدر احادیث کہ آپکے فضائل مین سینکڑون
کی کتابون مین لکھے ہوئے ہین اون سبکا جمع کرنا یہہ ایک امر عظیم و خطیر ہے کہ اس کتاب مختصر
کی گنجایش و وسعت سے بہت زیادہ ہے اور اُنکی فضیلت اور آئمہ معصومین کی امامت پر جو دلائل کہ
ہمارے یہان کے علما نے قائم کئے ہین وہ بھی بیحد و انتہا ہین اور سب قرآن و حدیث سے
ماخوذ چنانچہ جناب علامہ حلی علیہ الرحمۃ والرضوان نے کتاب الفین جو تصنیف فرمائی ہے اوسمین
ایک ہزار دو دلائل عقلیہ و نقلیہ قائم کئے ہین اور پھر آخر کتاب مین فرمایا ہے کہ وهو بعض الادلۃ
فان الادلۃ علی ذلک لا تحصے یعنی یہہ بعض دلیلین ہین اس سبب سے کہ تحقیق دلیلین اس پر بیشمار ہین
اور زیادہ تر اس کتاب مین آیات قرآنیہ سے استدلال کیا ہے پس اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے
کہ صدہا آیات قرآنی امامت جناب امیر المومنینؑ و حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام پر دال ہین بدلالت
عقلیہ و نقلیہ اور یہہ کتاب سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین مطبوع بھی ہوچکی ہے اور ہر شخص کو بآسانی دستیاب ہوسکتی
ہے اور یہہ ایسی کتاب لاجواب ہے کہ صدہا برس سے مشہور و معروف ہے اور آجتک کسی عالم سُنّی کو

اسکے جواب مین قلم اوٹھانے کی جرات نہ ہوئی چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین بھی جابجا اس کتاب مستطاب کا ذکر کیا ہی مگر یہہ جرأت و قدرت نہ ہوے کہ اوسمین کی دو چار دلیلین بھی نقل کر کے اوسکا جواب لکھتے اور اس کتاب کے اواخر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ علامہ علیہ الرحمہ نے سنہ ۱۲ ہجری مین سلطان اولجائتو خدابندہ کی عہد سلطنت مین یہہ کتاب تصنیف فرمائی ہے یہہ بادشاہ آپ ہی کے فیض صحبت کے سبب سے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ہوگیا تھا پس تاریخ ختم تصنیف کتاب موصوف سے آجتک کہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری ہین چھہ سو پانچ برس کا زمانہ منقضی ہوا اور ہمیشہ یہہ کتاب مثل آفتاب کی روشن رہی کبھی مخفی و مستتر نہین ہوئی اس سبب سے کہ سلطان اولجائتو موصوف کے وقت سے شیعون کا تقیہ برطرف ہوگیا تھا پس کیا سبب ہے کہ علماے سنیہ مین سے کسینے آجتک اسکا جواب نہ لکھا حالانکہ یہہ کتاب کچھ بہت طول و طویل نہین ہے بلکہ مجموع اسکے دو سو بیاسی ۲۸۲ صفحے ہین گویا یہہ علامہ ممدوح کی کرامت ہی کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے یعنی اسقدر صفحات مین اسقدر دلیلین لکھی ہین **قسم سوم**

وہ دلائل و قرائن ہین کہ جو واقعہ غدیر خم سے متعلق ہین اور اون سے ثابت ہوتا ہی کہ بلا شبہہ و شک جناب رسولخدا نے اس مقام مبارک مین علی بن ابیطالب کو مجمع عام مین اپنا وصی و خلیفہ حسب سنت انبیاے ماسلف مقرر فرمایا ہی **دلیل اوّل** جب دلائل قاطعہ قسم اول سے ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کا کسیکو اپنی زندگی مین وصی و خلیفہ مقرر کرجانا ایک امر ضروری و لابدی تھا اور دلائل ساطعہ قسم ثانی سے ثابت ہوگیا کہ علی بن ابیطالب مستحق وصایت و خلافت تھے تو یہہ امر بھی ثابت ہوگیا کہ جناب امیر کو وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری و لابدی تھا دو دلیلون سے **اوّل** یہہ کہ باوجود مستحق خلافت غیر مستحق کو خلیفہ مقرر کرنا ساحت عزت و جلالت نبوت و عصمت سے براحل بعید ہی **دوم** یہہ کہ اغیار مین سے کسیکا خلیفہ منصوص و منصوب من اللہ و من الرسول ہونا اسکا تمام امت بہتر فرقون مین سے کوئی فرقہ قائل نہین پس جب ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا کا جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمانا ایک امر ضروری و لابدی تھا تو بالضرورہ ثابت ہوگیا کہ جو امر ضروری و لابدی ہو اوسکا ایقاع بھی جناب رسولخدا کو ضروری و لابدی تھا اور جب یہ ثابت ہوگیا تو یہ امر بھی

ثابت ہوگیا کہ جناب رسولخدا نے مقام غدیر خم مین جناب امیر کو بلاشبہ و شک اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا اس سبب سے کہ اور کوئی دوسرا مجمع عام سواے غدیر خم کے ایسا نہین ثابت ہوتا کہ امر خلافت و وصایت پر دلالت کرے اور الفاظ مشترکہ احادیث سے مثل مولی و ولی کے بلاشبہ و شک معنی امامت و خلافت مراد ہین اس سبب سے کہ بالاتفاق لفظ مشترک اوسی معنی پر دلالت کریگی کہ جسپر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو فھذا الدلیل القاطع والبرھان الساطع والبینة الظاھرة والقرینة الواضحة اور ہم بحمد اللہ تعالی ماسبق مین ثابت کرچکے ہین کہ لفظ مولی بہت سے ایسے معنی پر مشتمل ہے کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتی ہین مثل سید و مالک و ولی امر و متولی امر و متصرف فی الامور و غیرہا کی کہ یہہ سب مترادف ہین اولی بالتصرف کی **دلیل دوم** آیہ وافی ہدایہ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لایھدی القوم الکافرین ہے ترجمہ اے رسول پہونچادو جو کچھہ نازل کیا گیا ہے تیری طرف تیرے پروردگار کی جانب سے اور اگر یہہ نہ کیا تو نے تو نہ پہونچایا تو نے اوسکی رسالت کو اور اللہ محافظت کریگا تیرے لوگون کی شر سے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا ہے کافرونکے گروہ کو انتہی اور ہم شعاع اول مین بحمد اللہ تعالے تفاسیر معتبرہ اہلسنت و جماعت سے ثابت کرچکے ہین کہ یہ آیت علی بن ابیطالب کی باب مین نازل ہوئی ہے اور اسی آیت کے حکم کی موافق جناب رسولخدا نے غدیر خم مین آپکا ہاتھہ پکڑکے فرمایا ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ و نیز یہہ امر بھی ثابت کرچکے ہین کہ اس آیہ مبارکہ مین نام نامی و اسم گرامی علی بن ابیطالب موجود تھا اور جناب رسولخدا کے عہد کرامت عہد مین یہہ آیت اسطرح پڑھی جاتی تھی یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین و نیز مجلد عاشر کتاب عبقات الانوار کی جلد ثانی کی حصہ اول مطبوعہ مطبع مطلع نور لکھنو کی ص ۲۶۹ سے ص ۴۸۵ تک اس آیت کا مفصل بیان ہے اس کتاب کی شعاع اول کے دیکھنے سے جس شخص کی تسکین نہو اوسکو چاہیئے کہ مجلد کتاب مذکور کیطرف رجوع کرے حالانکہ من لایکفیہ الیسیر لایکفیہ الکثیر دوم دلیل مختصر و جامع جو اس آیہ وافی ہدایہ سے ظاہر و ہویدا و واضح و ہویدا ہے یہہ ہے کہ جب سنیون کی کتب معتبرہ

سے ثابت ہوگیا کہ یہ آیت باب علی بن ابیطالب مین نازل ہوئی تھی تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اونکی امامت و
خلافت کی بابت نازل ہوئی ہے چند وجوہ سے **اول** یہہ کہ تمام قران مین کسی حکم کے تبلیغ کی بابت اسقدر
تاکید و تہدید ثابت نہین ہوتی کہ جسقدر اس آیت کے حکم مین ثابت ہوتی ہے پس اس سے ثابت ہوگیا
کہ جس امر کا اس آیت مین حکم ہے وہ جمیع احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا اور کوئی حکم جمیع احکام شرعیہ
سے اہم و ضروری نہین ہوسکتا سوا تقرر و تعیین حاکم کے کہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اوسی سے متعلق
ہوتی ہے اور بعد رسول وہی حاکم خلیفہ رسول و امام امت ہے پس ثابت ہوگیا کہ یہہ آیت خلافت و امامت
علی مرتضی کی بابت نازل ہوئی ہے **دوم** یہہ کہ جب سنیون کی تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوگیا کہ یہہ آیت شان
علی مرتضی علیہ السلام مین نازل ہوئی ہے تو اب دو حال سے خالی نہین یا آپ کی دوستی و محبت کی بابت
نازل ہوئی ہے یا اونکی امامت و خلافت کے بابت اول باطل ہے اس سبب سے کہ ہرگز کسی کی عقل سلیم
اس بات کو قبول نہین کرسکتی کہ حق سبحانہ و تعالی نے فقط دوستی و محبت کے بیان کے لئے اسقدر تاکید
کی ہو اور اپنے رسول محبوب سے فرمایا ہو کہ اگر تو اس حکم کو نہ پہونچائیگا تو میری رسالت ہی نہ پہونچائی پس
امر دوم ثابت و محقق ہوگیا و ہو المقصود **سوم** یہہ کہ اس آیت سے صریح ثابت ہے کہ جناب رسولخدا کو
اس حکم کی تبلیغ مین لوگون کا خوف تھا کہ اوسکے رفع کے لئے حق سبحانہ و تعالے نے اپنے حبیب سے حفاظت
کرنیکا وعدہ فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ بیان دوستی و محبت علی بن ابیطالب مطلق محل خوف نہین ہوسکتا
نہ کہ اسقدر کہ حق سبحانہ و تعالے اوس سے حفاظت کا وعدہ فرمائے پس ثابت ہوگیا کہ یہہ امر امامت و خلافت
علی مرتضی تھا کہ اسکا اظہار و بیان بسبب کثرت منافقین کہ جو معاندین جناب امیر المومنین تھے نہایت مخوف
و پرخطر تھا اسلئے کہ یہہ لوگ ہر وقت مثل گرگ بغل و مار آستین کے جناب رسولخدا کے ہمراہ رہتے تھے پس ان
لوگون کے شر سے محفوظ رہنا بغیر حفاظت حق سبحانہ و تعالی ممکن نہ تھا چنانچہ قصہ اصحاب عقبہ اسپر شاہد ہے
یعنی سنیون کی کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ چند منافقون نے راستہ مین شب کیوقت ایک پہاڑ کی گھاٹی
مین ارادہ کیا تھا کہ جناب رسولخدا کو شہید کرین لیکن حق سبحانہ و تعالے نے اون لوگون کے شر سے اپنے حبیب کو محفوظ
رکھا چنانچہ **قران شریف مطبوع مطبع مجتبائی مذکور کے ص ۱۴۲ کے حاشیہ پر**

مولوی شاہ عبد القادر صاحب موضح القرآن کی یہ عبارت ہی سورہ توبہ بعد ثلث تفسیر آیہ
وہموا بما لم ینالوا مین بارہ شخص نے سفر مین آدھی رات کو جمع ہوکر چاہا کہ حضرت پر ہاتھ چلاوین ایک
صحابی ساتھ تھے حذیفہ انکو فرمایا کہ انکو مارو تب لگے سے بھاگے حذیفہ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنا حکم نہ تھا انتہی
اور سنیون کی تفاسیر بسوطہ مین یہ حال مفصل لکھا ہوا ہی خصوصا تفسیر در منثور سیوطی مین اور اکثر تفاسیر سے ثابت ہے
کہ حضرت حذیفہ بن الیمان و حضرت عمار یاسر یہ دونون بزرگ کہ جو خواص اصحاب مین سے تھے آپکے ہمراہ رکاب تھے
اور بعض روایات سے ثابت ہوکہ جن منافقین نے آپ پر حملہ کیا تھا وہ پندرہ آدمی تھے غرض اس حکایت کی لکھنے سے فقط یہ
تھی کہ جناب سرور کائنات اسی وقت مین منافقون کے شر سے مامون نہ تھے اور بسبب حفاظت حق سبحانہ و تعالی اونسے محفوظ
رہتے تھے تقریر دلیل سوم جسقدر اہتمام و انتظام و مجمع عام جناب خیر الانام نی مقام غدیر خم مین تبلیغ حکم الہی کے
لیو فرمایا ثابت نہین ہوتا کہ ابتدائے بعثت سے آخر ایام رسالت یعنی زمانہ انتقال و رحلت تک کسی حکم کی تبلیغ کی بابت
اسقدر اہتمام فرمایا ہو پس ثابت ہوگیا کہ یہ حکم تمام احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا اور کوئی حکم جمیع احکام
شرعیہ سے زیادہ ضروری و اہم نہین ہوسکتا سوا اسکے کہ تعین حاکم کے کہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اوس سے
متعلق ہوتی ہو اور بعد رسول وہی حاکم خلیفہ رسول و امام امت ہی پس ثابت ہوگیا کہ یہ حکم تبلیغ خلافت و امامت
شاہ ولایت کی بابت تھا و ہو المقصود اب رہا بیان اہتمام و انتظام سو اسپر چند واقعات دلالت کرتے ہین
اول کل اہل اسلام کا جمع فرمانا کہ سنیون کی معتبر کتابون سے ثابت ہی کہ لاکھ آدمیون سے زیادہ تھی اس امر کے
اثبات مین اسیقدر کافی ہی کہ جب آپ حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کیطرف مراجعت فرمائی سے تو راستہ
مین مقام غدیر خم مین یہ مجمع عام فرمایا ہی اور ظاہر ہی کہ اس آخری حج مین سب مسلمان آپکے ہمراہ رکاب تھے چنانچہ
کتاب روضۃ الصفا جلد دوم مطبوع مطبع نولکشور کے صفحہ ۲۱۳ مین یہ عبارت ہے
ذکر حجۃ الوداع درین سال حضرت مقدس نبوی حج گذارد و تفصیل این اجمال آنکہ رسول اللہ بعد از تصمیم عزیمت
بجانب قبائل عرب کہ شرف اسلام دریافتہ بودند خبر فرستاد کہ توجہ بجانب حرم محترم دارم ہر کس داعیہ
حج گذاردن دارد باید کہ از منازل خویش بیرون آمدہ با ما یار شود و چون این اشارت بسمع دور و نزدیک رسید
خلقی بسیار کہ محاسب وہم از تعداد آن عاجز آید از اطراف و دیار عرب روی بمدینہ نہادند و در ذی القعدہ

مجمع گشتند تا ما انجم رکاب فلک فرسای بوده آداب مناسک حج بیاموزند انتہی اس عبارت سے کثرت
اہل اسلام ظاہر ہے اور چونکہ یہ امر محل نزاع نہین ہے لہذا مین اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون ورنہ اور بہت سی
کتب معتبرہ حضرات سنیہ سے اس کثرت کا ثبوت ممکن تھا اور یہ امر کہ جب آپنے حجۃ الوداع سے مراجعت
فرمائی تو مقام غدیر خم مین سب مسلمانون کو جمع کرکے اس حکم محکم کی تبلیغ فرمائی اسکا ثبوت اون احادیث مین
موجود ہے کہ جو ہمنے شعاع چہارم مین زید بن ارقم کی روایت سے نقل کی ہین دیکھو اوس حدیث کو کہ جو ہمنے
خصائص نسائی کے صفحہ ۵ سے نقل کی ہے و نیز اوس حدیث کو کہ جو ہمنے جلد سادس کتاب کنز العمال
کے ص ۳۹۰ سے نقل کی ہے و نیز اوس حدیث کو کہ جو اسی کتاب کے اسی صفحہ سے بعد حدیث سابق کے نقل کی ہے
اور یہ امر بھی محل نزاع نہین ورنہ اور بہت سی کتب ہون سے اسکا ثبوت ممکن تھا و نیز جسکا زیادہ تفصیل پر مطلع
ہونے کو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار مجلد ثانی حصہ اول حدیث غدیر مطبوع مطبع نور لکھنو کے ص ۱۰ سے
ص ۴۳ تک روایات احادیث غدیر کو ملاحظہ کرے دوم گرمی کی شدت تھی اور سوا چند کیکر کے درختون
کے اور کچھ سایہ اوس مقام مین نہ تھا کہ جہان آپنے خطبہ مبارکہ غدیر خم ارشاد فرمایا ہے اور ظہر کا وقت تھا چنانچہ
جو حدیث کہ ہمنے شعاع چہارم مین جزو رابع مسند احمد بن حنبل کے ص ۳۷۲ سے نقل کی ہے اوس سے گرمی کی شدت
بھی ثابت ہے اور درختون پر جناب رسول خدا کے لیے سایہ کرنا بھی ثابت ہے اور جو حدیث کہ ہمنے کتاب مذکور
کے ص ۳۶۸ سے نقل کی ہے اوس سے ظہر کا وقت ہونا ثابت ہے اور یہ امر بھی محل نزاع نہین ہے و نیز
خوف طوالت مانع ہے ورنہ ہم اسکا اور بہت سا ثبوت لکھ سکتے تھے و نیز جسکا زیادہ تفصیل پر مطلع
ہونیکو جی چاہے وہ کتاب عبقات الانوار مجلد ثانی حصہ اول حدیث غدیر مذکور کے ص ۸۶ و ۹۴ و
۱۳۲ و ۱۹۲ و ۲۰۱ و ۲۰۰ و ۲۱۸ و ۲۳۵ و ۲۳۶ وغیرہا کو ملاحظہ کرے کہ ان صفحات مین روایات حدیث
غدیر سے شدت گرما ثابت ہے و ص ۴۳ و ۷۶ و ۸۵ و ۹۵ و ۹۹ وغیرہا کو مطالعہ کرے کہ ان سے ظہر کا وقت ہونا
ثابت ہے سوم منبر وہان کہان ممکن تھا لہذا ایسی ضرورت اس حکم کے تبلیغ کی تھی کہ جناب رسول خدا کے
اونٹون کی پالان جمع کرکے اوسکا منبر بنایا چنانچہ شعاع بست و چہارم مین شاہ عبدالعزیز صاحب و امام

سلے ... لفظ ... کا لکھا ہے جو اکثر احادیث میں ہے اور اس لفظ کا اطلاق ... کیکر کا درخت ... پر بھی ہوسکتا ہے ۱۲ منہ

فخر رازی صاحب کے شبہات کے جواب میں جو عبارت مینی کتاب روضۃ الصفا کی ص ۱۹۴ و ص ۲۱۲ سے بابۃ اظہار صاحب کی تحریف و تلبیس ثابت کرنیکے لیے نقل کی ہے اوسمیں یہ فقرات موجود ہیں کہ حضرت مقدس نبوی در وقت مراجعت از مکہ چون بغدیر خم رسید فرمود تا زیر درختان آن موضع را صفا دادند و پالانہای شتران اجمع کردہ بر یکدیگر نہادند آنگاہ باشارت آنحضرت بلال موذن ندا کرد کہ الصلوۃ جامعۃ پس لسے حضرات سنیہ جمیع الضادات سے بتاؤ کہ آیۂ تبلیغ کا اس تاکید و تہدید کے ساتھ نازل ہونا اور جناب رسولخدا کا اس اہتمام و انتظام کے ساتھ مین شدت گرما مجمع عام کرنا اور منبر کے عوض میں پالانہائے شتر کا جمع فرمانا اسی کا مقتضی تھا کہ آپ جناب امیر کو لیکے اوس منبر پر تشریف لیجا ئین اور یہ فقط اسقدر کہکر اوتر آئین کہ علی سب کا دوست ہی کسیکا دشمن نہین حاشا و کلا کوئی عاقل و ہشیار اسکو تسلیم نہین کرسکتا دلیل چہارم علاوہ اس سب اہتمام کے یہ امر بھی قابل غور و ملاحظہ ہے کہ جناب رسولخدا نے با وصف شدت گرما جو اسقدر تامل نہین فرمایا کہ مدینہ منورہ مین پہونچکر اس حکم کی تبلیغ فرمائین اسکا کیا سبب ہے عقل سلیم بالبداہتہ حکم کرتی ہے کہ اسکے دو سبب ہین اول یہ کہ آیہ تبلیغ مین ایسی تاکید و تہدید تھی کہ جناب رسولخدا تعمیل حکم الٰہی مین مطلق تامل نفرما سکے اور جس جگہ یہ آیت نازل ہوئی وہین ٹھہر گئے اور مطلق شدت گرما اور بیسر و سامانی کا خیال نفرمایا اور تمام اہل اسلام کو جمع کرکے تبلیغ حکم الٰہی اس شد و مد کے ساتھ عمل مین لائے دوم یہ ظاہر ہے کہ جب آپ مدینہ منورہ پہونچتے تو اسقدر مجمع اہل اسلام کا نرہتا بلکہ راستہ ہی سے قبایل عرب اپنے اپنے مقام پر چلے جاتے اور لوگ متفرق ہوجاتے پس ثابت ہوگیا کہ اس حکم محکم کی تبلیغ مجمع اہل اسلام مین ضروری تھی اور ظاہر یہی باعث ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے اپنے حبیب کو ایسی مقام مین اس تاکید کے ساتھ اس حکم محکم کی تبلیغ کا حکم فرمایا کہ جہان مجمع عام اہل اسلام تھا اور لوگ متفرق ہونا شروع نہین ہوئے تھے پس جس حکم محکم کے لیے اسقدر تاکید و تہدید نازل ہوا اور اوسکے تبلیغ کے لیے مجمع عام کی بھی ضرورت ہو ہرگز وہ فقط محبت و مودت نہین ہوسکتا کہ جو مومنون کی آپس مین ایک معمولی بات ہے پس جب یہ احتمال حضرات سنیہ کا حدیث من کنت مولاہ مین باطل ہوگیا تو ثابت ہوگیا مذہب حق شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کہ وہ اس حدیث سے امامت و خلافت علی ابن ابیطالب مراد لیتے ہین اس سبب سے کہ باجماع امت اس حدیث مبارک مین سوا ان دو احتمالون کے اور کوئی تیسرا احتمال نہین ہے پس جب ایک باطل ہوگیا تو لامحالہ دوسرا ثابت ہوگیا دلیل پنجم سب جانتے ہین کہ جب آپ نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کیطرف بقصد حج نہضت فرمائی تو اوخر زمانہ حیات مبارک تھا اور جمیع احکام شرعیہ کی تکمیل و تبلیغ

ہو چکی تھی از قبیل نماز و روزہ و زکوۃ و خمس و جہاد وغیرہا کوئی ایک مسئلہ بھی ایسا نہ تھا جسکی تعلیم باقی تھی وہ بھی حجۃ الوداع
مین باحسن طرق قولاً و فعلاً عمل مین آچکی پھر کیسی ہی نادانی ہے کہ جب آپ مکہ معظمہ سے مراجعت فرما کر غدیر خم مین
تشریف لائے تو کونسا حکم شرعی از قبیل عبادات و معاملات باقی رہگیا تھا کہ جسکی تبلیغ کے لیے آپ نے اسقدر اہتمام
بلیغ فرمایا کہ جو کسی حکم کی بابت نہین فرمایا تھا کیا یہی اتنی سی بات کہ علی ابن ابیطالب سب کے دوست ہین کسیکے دشمن
نہین سبحان اللہ کون عاقل و دیندار اسکو تسلیم کر سکتا ہے پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم سوا امر امامت و خلافت
شاہ ولایت کے اور کوئی نہ تھا اور ضرور تھا کہ آپ اسکو بعد تبلیغ جمیع احکام شرعیہ قریب زمانہ رحلت و انتقال
ارشاد فرماتے اور اسکی ضرورت ایسی ہی زمانے مین ثابت ہے شرعاً و عرفاً شرعاً چند وجوہ سے اوّل یہ کہ حق
سبحانہ نے ہر مومن کو حکم فرمایا ہے کہ اپنی وفات کے قریب اپنے مال متروکہ کی بابت وصیت کرے جیسا کہ ہم قسم اوّل کی
دلیل چہارم مین بیان کر چکے ہین پس کیونکر ممکن تھا کہ جناب رسول خدا اپنے اواخر ایام مین کسیکو دین اسلام کی بابت
اپنا وصی و خلیفہ نہ مقرر فرما جاتے دوم نازل ہونا آیہ تبلیغ کا اور اس امر کا سنیون کی کتابون سے ثابت ہو چکا کہ
یہ آیت سراپا ہدایت علی ابن ابیطالب کے باب مین نازل ہوئی ہے حتےٰ کہ آپ کا اسم مبارک بھی اسمین موجود تھا
اور اسی آیت کی بنا پر جناب رسول خدا نے حدیث غدیر خم ارشاد فرمائی پس ثابت ہو گیا کہ یہ امر عظیم سوا امر خلافت
و امامت کے اور کوئی نہ تھا اور اسکی تبلیغ اواخر عمر مین ضروری تھی سوم عقل سلیم بالبداہۃ حکم کرتی ہے کہ بعد تکمیل جمیع
احکام شرعیہ حاکم کے مقرر کرنے کی ضرورت ہے کہ جو حافظ و نافذ احکام شریعت و رافع نزاع امت ہو اور زمانہ اسکا
آخر ایام رسالت قریب انتقال و رحلت ہے چہارم کل انبیا و مرسلین ماسبق نے اپنے آخر ایام حیات مین اپنا وصی
و خلیفہ مقرر فرمایا ہے کچھ تخصیص جناب خاتم النبیین و المرسلین کی نہین ہے جیسا کہ ہم قسم اوّل کی دلیل اوّل مین بیان
کر چکے ہین پس آپ کے وصی مقرر کرنیکا بھی یہی زمانہ تھا اور عرفاً اسسبب سے کہ ہر شخص بادشاہ ہو یا امیر غنی ہو یا
فقیر اپنی آخر عمر مین اپنے امور کی بابت وصیت کرتا ہے اور کوئی ولیعہد مقرر کر جاتا ہے نہ قبل اسکے پس ان
دلائل و قرائن واضحہ سے صحیح ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم مین جو مجمع فرمایا اس مین سوا امر وصایت
و خلافت علی ابن ابیطالب اور کسی حکم کی تبلیغ منظور نہ تھی اور اسکی بابت جسقدر تکرار و تاکید و اہتمام و انتظام فرمایا گیا وہ
سب انسب و اولیٰ تھا اسسبب سے کہ احکام کے بیان فرمانے مین اور حاکم کے مقرر فرما جانے مین کہ جو انکا حافظ و

نافذ ہو بہت فرق ہے کما لا یخفی **دلیل ششم** صدر حدیث غدیر ہے کہ جسکا ذکر شاہ عبدالعزیز صاحب نے
بھی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین کیا ہے اور احمد الدین واعظ نے اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے ص ... مین کہ جسکا
مین جواب لکھ رہا ہون اسطرح لکھا ہے الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال
اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی پہلے جناب رسول خدا نے سب
حاضرین سے پوچھا کہ کیا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین مومنین کے نفسون سے اولی ہون جب سب نے اسکو تسلیم کیا
تو آپنے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمائی یعنی جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس بہت
واضح اور ظاہر ہے کہ اس حدیث مین جو لفظ اولی کے معنی ہین وہی لفظ مولی کے بھی ہین اب یہی امر کی تحقیق کہ
لفظ اولی کے صدر حدیث مین کیا معنی ہین پس واضح ہو کہ یہ حدیث ماخوذ ہے آیہ وافی ہدایہ النبی اولے
بالمومنین من انفسہم سے پس ظاہر ہے کہ جو لفظ اولی کے معنی اوس آیت مین ہونگے وہی اس حدیث مین بھی
ہونگے اور اسکا خود شاہ عبدالعزیز صاحب نے اقرار فرمایا ہے کہ یہ لفظ اس حدیث مین آیت مسبوق الذکر سے ماخوذ ہے
لیکن بعد اسکے موافق اپنی عادت کے دیدہ و دانستہ از راہ جحد و مکابرہ اوس آیت مین لفظ اولی بمعنی اولی
بالتصرف ہونے سے انکار کیا ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص
۱۳۳ مین اونکی یہ عبارت ہے واین لفظ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم الست اولی بالمومنین من انفسہم ماخوذ
از آیات قرآنی ست و از ہمین راہ اورا از مسلمات اہل اسلام قرار دادہ بروی تفریع حکم آیندہ فرمود و در قرآن
این لفظ جاے واقع شدہ کہ معنی اولی بالتصرف دانجا اصلا مناسبت ندارد وھو قولہ تعالی النبی اولی
بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ
انتہی موضع الحاجۃ شاہ صاحب کی اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لفظ اولی قرآن سے ماخوذ ہے
اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا نے اسکو مسلمات اہل اسلام قرار دیکے اسی پر تفریع حکم آیندہ کی فرمائی ہے
پس اس سے معلوم ہو گیا کہ جو معنی لفظ اولی کے آیت مین ہین وہی صدر حدیث مین ہین اور جو اولی کے معنی صدر
حدیث مین ہین وہی لفظ مولی کے معنی حدیث مین ہین کہ جناب رسول خدا کا من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ
فرمانا بھی تفریع حکم آیندہ ہے پس شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مین لفظ اولی جگہ واقع ہوئی ہے کہ معنی

اولی بالتصرف کو اوس جگہ اصلا مناسبت نہین ہے اور ہم کہتے ہین کہ اس آیت مین لفظ مولی بمعنی اولی بالتصرف ہے لہذا اعتراض کے رفع کے لیے ہم خود مفسرین معتبرین اہل سنت و جماعت کو حاکم کرتے ہین اور پہلے تفسیر جلالین کی نقل عبارت سے کہ جو نہایت مختصر تفسیر ہے ابتدا کرتے ہین تفسیر مذکور مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۹۹ ہجری جلد دوم کے ص ۹۰ مین یہ عبارت ہے النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم فیما دعاہم الیہ و دعتہم انفسہم الی خلافہ ترجمہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے اوس چیز مین کہ بلاوے انکو اوسکی طرف اور بلاتی ہین انکو اونکے نفس اوسکی خلاف کی طرف انتہی برائے خدا ناظرین کتاب ہمکو انصاف سے جواب دین کہ جسکی اطاعت اپنے نفس کی اطاعت سے زیادہ واجب ہوئی اوس سے زیادہ اور کون اولی بالتصرف ہو سکتا ہے اور یہ شان ہی رسول کی اور بعد اوسکے اوسکے خلیفہ و جانشین کی ونیز قرآن شریف چھاپہ حقانی کہ جسکا ذکر ہو چکا ہی اوسکے ص ۳۴۲ کی حاشیہ پر بعد ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب موضح القرآن کی یہ عبارت ہی ف نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان و مال مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ مین ڈالنی روا نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہے انتہی موضع الحاجۃ کیون حضرات سنیہ اب بھی تمکو کچھ شک باقی رہا کہ اس آیت مین لفظ اولی سے مراد اولی بالتصرف ہی لیکن البتہ ہمکو اس بات کا افسوس ہوگا کہ جب شاہ عبد العزیز صاحب نے انکار کیا تھا تو شاہ عبد القادر صاحب کو یہ وصیت کیون نہ کر گئے کہ اس آیت کی تفسیر مین ایسی کوئی لفظ نہ لکھدینا کہ اوس سے لفظ اولی بمعنی اولی بالتصرف ثابت ہو جاوے ونیز تفسیر بیضاوی جلد دوم مطبوعہ مطبع نولکشور کے ص ۱۷۵ مین یہ عبارت ہے النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم فی الامور کلہا فانہ لا یامرہم و لا یرضی منہم الا بما فیہ صلاحہم و نجاحہم بخلاف النفس فلذلک اطلق فیجب ان یکون احب الیہم من انفسہم و امرہ انفذ علیہم من امرہا و شفقتہم علیہ اتم من شفقتہم علیہا روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد غزوۃ تبوک فامر الناس بالخروج فقال ناس نستاذن اباءنا و امہاتنا فنزلت ترجمہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسون

سب امور میں اسی سبب سے کہ وہ نبی نہیں حکم کرتا ہی اونکو اور نہیں راضی ہوتا ہے اونسے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین اونکی بہتری اور نجات ہے برخلاف نفس کے پس اسی سبب سے اس آیت میں اطلاق کیا گیا ہے (یعنی آپ مطلقاً کل امور میں سب مومنوں کے ساتھ اونکی نفسون سے اولی ہین کسی امر کی تخصیص نہین ہے) پس واجب ہوگی یہ بات کہ وہ نبی اون لوگون کی طرف اونکی نفسون سے زیادہ دوست ہو اور اوسکا حکم اون لوگون پر اونکے نفسون کے حکم سے زیادہ نافذ اور شفقت اون لوگون کی اوسکے اوپر اپنے نفسون پر شفقت کرنے سے زیادہ کامل ہو روایت کی گئی ہے کہ جناب رسول خدا نے جب جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو لوگون کو باہر نکلنے کا (یعنی ہمراہ جانیکا) حکم دیا پس لوگون نے کہا کہ ہم اپنے ماں باپ سے اجازت لیلین تو ہمراہ چلین پس یہ آیت نازل ہوئی انتہی اس عبارت سے صاف صراحتہ ثابت ہے کہ جناب رسول خدا مطلقاً ہر چیز مین مومنون کے نفس سے اولی ہین محبت مین بھی اور شفقت مین بھی اور اطاعت مین بھی اور جو ایک روایت اخیر مین لکھی ہے اوس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ماں باپ کی اطاعت سے بھی زیادہ رسول کی اطاعت واجب ہے اور یہی شیعون کا مقصود ہے کہ جسطرح نبی کی اطاعت و محبت واجب ہے اوسی طرح امام کی بھی اطاعت و محبت واجب ہے اب ہمکو سنی بتائین کہ اولی بالتصرف کا اور کیا معنی ہین و نیز تفسیر معالم التنزیل جلد ثالث مطبوع بمبئی مذکور کے ص ۱۶۱ مین یہ عبارت ہے

النبی اولی بالمومنین من انفسھم ای من بعضھم ببعض فی نفوذ حکمہ فیھم و وجوب طاعتہ علیھم وقال ابن عباس وعطاء یعنی اذا دعاھم النبی ودعتھم انفسھم الی شیء کانت طاعۃ النبی اولی بھم من طاعتھم انفسھم وقال ابن زید النبی اولی بالمومنین من انفسھم فیما قضی فیھم کما انت اولی بعبدک فیما قضیت علیہ وقیل ھو اولی بھم فی الحمل علی الجھاد وبذل النفس دونہ وقیل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الی الجھاد فیقول قوم نذھب ونستاذن من ابائنا وامھاتنا فنزلت الایۃ ترجمہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے یعنی اونکے بعض سے ساتھ بعض کے اوسکے حکم کے جاری ہونے مین اونکے درمیان مین اور اوسکی اطاعت کے واجب ہونے مین اون لوگون پر اور کہا ہے ابن عباس نے اور عطاء نے کہ مراد یہ ہے کہ

که جسوقت بلاوے اون مومنون کو نبی اور بلائین اونکو اونکے نفوس طرف کسی شی کی تو ہوویگی اطاعت نبی کی اولی ساتھ
اونکے اون لوگون کے نفوس کی اطاعت سے اور کہا ہے ابن زید نے کہ نبی اولی ہے ساتھ مومنون کے اونکے نفوس
بیچ حکم کرنے کے اونکے درمیان مین جیسا کہ تو اولی ہے ساتھ اپنے غلام کے حکم کرنے مین اور بعض بعضون
نے کہا ہے کہ وہی نبی اولی ہے ساتھ اونہین مومنون کے حمل کرنے مین اوپر جہاد کے اور فدا کرنے مین جان کے
سامنے اوسکے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب نبی جہاد کیطرف تشریف لیجاتے تھے تو ایک گروہ کہتا تھا کہ
ہم جاکے اپنے مان باپ سے اجازت لیلین پس یہ آیت نازل ہوئی انتہی جو مطالب کہ عبارت تفسیر
بیضاوی سے حاصل ہوئی تھی وہی اس تفسیر کی عبارت سے بھی حاصل ہین فریدہ بران یہ بھی ثابت ہوا کہ جس طرح
آقا اور مالک کا حکم اوسکے غلام پر نافذ ہوتا ہے اوسی طرح نبی کا حکم مومنون پر نافذ ہے اور یہی معنی اولی بالتصرف کے ہین
ونیز تفسیر نیشاپوری جلد سوم کہ جسکے صفحون پر ہندسے نہین ہین اور مطبع کا نام بھی
نہین لکھا ہے غالبا طہران کی چھاپے کی ہے مطبوعہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری اوس مین اس آیت
کی تفسیر مین عبارت طویل لکھی ہے مین بخوف طوالت اسقدر عبارت پر اکتفا
کرتا ہون ویعلم من اطلاق الآیة انه اولی بهم من انفسهم فی کل
شیء من امور الدنیا والدین ترجمہ اور معلوم ہوا اطلاق آیت سے کہ تحقیق وہی نبی اولی ہے ساتھ اونہین
مومنون کے اونکے نفسون سے ہر شی مین امور دنیا و دین سے انتہی ظاہر ہے کہ یہی معنی اولی بالتصرف کے ہین
ونیز تفسیر کشاف مطبوعہ مطبع محمد مصطفی افندی جزء ثانی کی ص ۲۰۶ مین عبارت
ہے النبی اولی بالمؤمنین فی کل شیء من امور الدین والدنیا من انفسهم
ولهذا اطلق ولم یقید فیجب علیهم ان یکون احب الیهم من انفسهم وحکمه
انفذ علیهم من حکمها وحقه آثر لدیهم من حقوقها وشفقتهم علیه
اقدم من شفقتهم علیها وان یبذلوها دونه ویجعلوها فداءه اذا اعضل
خطب ووقاءه اذا لحقت حرب وان لا یتبعوا ما تدعوهم الیه نفوسهم ولا
ما تصرفهم عنه ویتبعوا کل ما دعاهم الیه رسول الله صلی الله علیه

وسلم وصرفهم عنه لان کل ما دعا الیه فهو ارشاد لهم الیٰ نیل النجاة و الظفر بسعادة الدارین وما صرفهم عنه فاخذ بحجزهم لئلا یتهافتوا فیما یرمی بهم الی الشقاوة وعذاب النار ٭ ترجمہ نبی ولی ہے ساتھ مومنون کے ہر چیز مین امور دین و دنیا سے اونکے نفسون سے زیادہ اور اسی سبب سے اولویت کو مطلق فرمایا ہے اور مقید نہین کیا پس واجب ہے اوپر مومنون پر یہ بات کہ ہووے وہی نبی زیادہ دوست اونکی طرف اونکی جانون سے اور حکم اوسکا زیادہ نافذ ہو اون لوگون پر اونکی جانون کے حکم سے اور حق اوسکا مقدم ہو نزدیک اونکے اونکی جانون کے حقوق سے اور شفقت اون لوگون کی اوپر اوسی نبی کے اقدم ہو شفقت سے اون لوگون کی اوپر اونکی جانونکی اور واجب ہے اون لوگون پر یہ بات کہ نثار کرین اپنی جانونکو اوسکے اوپر اور گردانین وہ لوگ اپنی جانون کو اوسکا فدیہ جس وقت کہ کوئی مشکل پیش آئے اور گردانین ہی اپنی جانونکو اوسکی ہر وقت کہ کوئی آڑی ہو اور واجب ہے یہ بات کہ پیروی کرین وہ لوگ اوس چیز کی کہ بلاتا ہے اون لوگونکو طرف اوسکی اور منع کرین نفوس اور پیروی کرین اوس چیز کی کہ بازرکھین اونکے نفوس اون لوگون کو اوس سے اور پیروی کرین ہر اوس چیز کی کہ بلاتے ہین اون لوگون کو طرف اوسکے رسول خدا اور بازرکھین وہی حضرت اون لوگون کو اوس سے اس سبب سے کہ بتحقیق ہر وہ چیز کہ بلاتے ہین وہی حضرت طرف اوسکے پس وہی ارشاد ہے واسطے اون لوگونکو نجات پانیکی طرف اور فتحمندی ہے ساتھ سعادت دارین کے اور جو چیز کہ بازرکھتے ہین وہی حضرت اون لوگون کو اوس سے پس حاصل کرنا ہے اونکی حفاظت کا تاکہ نہ پڑین وہ لوگ اوس چیز مین کہ ڈالتی ہے وہی چیز اون لوگون کو طرف شقاوت کی اور عذاب آتش دوزخ کے انتہی اب اگر اسپر بھی کوئی سنی صاحب کہین کہ ان تفسیرون سے لفظ اولی کے معنی اس آیت مین اولی بالتصرف کے ثابت نہین ہوتے تو اس مرض جحد و انکار کا کچھ علاج نہین ہے فزادہم اللہ مرضا اس سبب سے کہ ان تفاسیر مین جو مفہوم تفسیر لفظ اولی کا ہے وہی مفہوم اولی بالتصرف کا ہے اور مفسرین اہل سنت وجماعت نے جو معنی لفظ اولی کے مراد لیے ہین وہ مخصوص ہین جناب رسولخدا کی ساتھ کہ سوا آپکی اور آپکے قائم مقام کے کہ جو آپکے بعد آپ کا وصی و خلیفہ ہو دوسرے شخص پر اوسکا اطلاق نہین ہوسکتا وہو المقصود پس باطل ہوگیا قول شاہ عبد العزیز صاحب کا کہ در قرآن این لفظ جاے واقع شدہ کہ معنی اولی بالتصرف

ور آنجا اصلاً مناسبت ندارد و ثابت ہوگیا ہمارا مذہب بشہادت تفاسیر علماے اہلسنت وجماعت و افضل اہل
ما شہدت بہ الاعداء۔ دلیل ہفتم قول شاہ عبدالعزیز صاحب اور سنیون کے امام فخر رازی صاحب کا
جو معنی تفسیر لفظ مولی کی بابت ہے اور اسکے جوابات جو ہمنے لکھے ہین اونمین سے جواب پنجم مین باثبات تحریف
و تلبیس اعظا صاحب جو عبارت روضۃ الصفا سے نقل کی ہے اوسمین صریحاً قول جناب رسول خدا کا ترجمہ یون
لکھا ہے کہ آنحضرت فرمود کہ ای گروہ مردم کیست اولی بشما از نفسہای شما مجموع جواب دادند کہ خدا و رسول
او فرمود کہ ہرکہ من بہ او اولی ام از نفس او علی بہ او اولی است از نفس او و دست علی را گرفتہ از پا لا نہاد تا ہمہ
بہ بینند چنانچہ قدم امیر بہ سر زانوی پیغمبر رسید و فرمود ہرکہ را من مولاے اویم علی مولاے اوست انتہی
موضع الحاجۃ اسمین تصریح ہے اس بات کی کہ جناب رسول خدا نے صاف صاف فرما دیا کہ جسکے نفس سے میں اولی ہون
علی بھی اوسکے نفس سے اولی ہے پس اب کوئی ضرورت دلیل و برہان بیان کرنے کی باقی نہین رہی و نیز اس حدیث غدیر کے
بعض دیگر طرق مین من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ و بعض طرق مین من کنت ولیہ و اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ کے الفاظ موجود ہین
چنانچہ بروایت مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی کتاب مفتاح النجا اور کتاب نزل الابرار مین اور بروایت قاضی ثناء اللہ پانی پتی
شاگرد شاہ ولی اللہ صاحب پدر شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کتاب سیف مسلول مین اور بروایت یوسف بن قزغلی
سبط ابن الجوزی کتاب تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمۃ مین کتاب مستطاب عبقات الانوار جلد ثانی حدیث غدیر
حصہ اول کے صفحہ ۳۵۲ و جلد مذکور کے حصہ ثانی صفحہ ۱۸۰ سے ۱۹۰ تک یہ روایتین قابل دید ہین اور یہ دونون حصے
جلد ثانی حدیث غدیر کے مطبع مطلع نور لکھنؤ مین ۱۲۹۴ سنہ ہجری مین مطبوع ہوئی ہین پس چونکہ ان روایات مین بجاے
من کنت مولاہ کے من کنت اولی بہ من نفسہ وارد ہے لہذا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ مولی بمعنی
اولی ہے لان الحدیث یفسر بعضہ بعضاً و نیز یہ امر بھی واضح ہے کہ لفظ ولی بھی اس حدیث مین بمعنی اولی ہی ہے اس سبب
کہ کلام بلاغت نظام جناب خیر الانام مین یہ احتمال کیونکر ممکن ہے کہ لفظ ما قبل اور معنون مین ہو اور لفظ مابعد دوسرے معنون
پر ہو حالانکہ سیاق حدیث سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا کو اولویت جناب امیر کا مثل اپنی اولویت کے بیان فرمانا
منظور تھا و نیز جلد ثانی حصہ اول مذکور کے صفحہ ۵ سے ص ۴۴ تک اگر طرق و روایات حدیث غدیر کو
بامعان نظر ملاحظہ کیا جاوے تو بہت سے الفاظ اس حدیث مبارک مین ایسی موجود ہین کہ جو تصریح تمام لفظ مولی

کے معنی اولی ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جو بعد رسول سب مومنوں کی نفوس سے اولی ہو وہی آپکا نائب اور
وصی اور خلیفہ ہے پس ثابت ہو گیا کہ جناب رسولخدا نے غدیر خم میں جو مجمع عام کیا اوسکا باعث بیان خلافت
و وصایت و امامت جناب امیر المومنین تھا نہ فقط اظہار دوستی و محبت **دلیل ششم** وجود لفظ بعدی ہے
اس حدیث مبارک غدیر میں چنانچہ عبقات الانوار جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول مذکور ہے کہ صفحہ ۷۷ میں
اسطرح لکھی ہوئی ہے روایت معمر بن راشد حدیث غدیر را پس حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر الدمشقی الشہیر
بابن کثیر در تاریخ خود در بیان طرق حدیث غدیر گفتہ قال عبد الرزاق انا معمر عن علی بن زید بن
جدعان عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال نزلنا مع رسول الله صلی
الله علیه وسلم عند غدیر خم فبعث منادیا ینادی فلما اجتمعنا قال الست اولی بکم
من انفسکم قلنا بلی یا رسول الله قال الست الست قلنا بلی یا رسول الله قال
من کنت مولاه فان علیا بعدی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
فقال عمر بن الخطاب هنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت الیوم ولی کل مؤمن
یعنی عبد الرزاق نے معمر سے اوسنے علی بن زید بن جدعان سے اوسنے عدی بن ثابت سے اوسنے
براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ براء بن عازب نے کہا کہ ہم اوترے ساتھ رسولخدا کے نزدیک غدیر خم
کے پس آپ نے ایک منادی کو مقرر کیا کہ ندا کرے پس جب ہم لوگ مجتمع ہوئے تو فرمایا کہ کیا نہیں ہون
میں اولی ساتھ تمھارے تمھارے نفسوں سے ہم نے کہا کہ سچ ہے یا رسول خدا آپ ایسے ہی ہیں اسکو جناب رسول
خدا نے کئی بار ارشاد فرمایا اور ہمنے تصدیق کی فرمایا کہ جس شخص کا میں مولا ہوں پس تحقیق علی بھی بعد میرے
اوس شخص کا مولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو اوسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو اوسکو دشمن رکھے
پس کہا عمر بن خطاب نے کہ مبارک ہو آپکو اے بیٹے ابو طالب کے کہ آج کے روز آپ ہر مومن کے ولی ہوئے و نیز
اسی مجلد کے صفحہ ۱۷۶ میں کتاب فضائل صحابہ سمعانی سے حدیث غدیر منقول ہے اوسمیں یہ الفاظ مع تہنیت حضرت عمر
موجود ہیں ہذا ولیکم من بعدی الامر وال من والاه الخ و نیز اسی مجلد کے ص ۳۹۰ میں شان نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
میں بھی روایت ابو نعیم احمد بن عبد الله اصفہانی کتاب ما نزل من القرآن فی علی سے منقول ہے اوسمیں یہ الفاظ ہیں

کہ جناب رسول خدا نے بعد نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الایہ فرمایا اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضی الرب برسالتی و بالولایۃ لعلی من بعدی الخ ترجمہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت کے اور ساتھ ولایت کے واسطے علی کے سب بعد انتہی اور یہ پوری روایت قبل ساقی نامہ جواب کلام احمد الدین واعظ میں ہم نقل کر چکے ہیں ونیز اسی مجلد کے صفحہ ۴۹۸ سے صفحہ ۵۰۳ تک جو روایت ابراہیم بن المؤید بن عبد اللہ حموینی کتاب فرائد السمطین سے شان نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم میں منقول ہے اوسکے آخر میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضا الرب برسالتی والولایۃ لعلی من بعدی الخ ونیز جو اشعار حسان بن ثابت متضمن امامت و خلافت جناب امیر المؤمنین میں کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت میں منقول ہیں انمین کا ایک شعر یہ ہے شعر فقال لہ قم یا علی فاننی ۔ رضیتک من بعدی اماما و ہادیا ۔ ترجمہ پس فرمایا جناب رسول خدا نے واسطے اونکو کہ کھڑے ہو اے علی پس تحقیق کہ پسند کیا میں نے تمکو اپنے بعد امام اور ہادی انتہی یہ اشعار عنقریب انشاء اللہ العزیز ہم کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے نقل کرینگے فانتظرہ پس جب لفظ بعدی کا حدیث مبارک غدیر میں ہونا ثابت ہو گیا تو کوئی شک و شبہہ اس میں باقی نرہا کہ لفظ مولی و ولی سے وہی معنی مراد ہیں جو خلافت و امامت علی ابن ابیطالب پر دلالت کرتے ہیں اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ امام و خلیفہ بعد رسول ہوتا ہے اور اگر دوستی و محبت مراد لیجاے تو کسی طرح معنی حدیث کے مستقیم نہیں ہو سکتے ہمکو کوئی سنی صاحب بتائیں کہ یہ معنی کیونکر صحیح ہونگے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ علی میرے بعد سب کا دوست و محب ہے کیا آپکے سامنے جناب امیر سب کے دوست نتھے پس اس سے زیادہ دلیل بین اور قرینہ واضح اور کیا ہو سکتا ہے شاید کوئی سنی صاحب اس مقام پر کہیں کہ اکثر روایات حدیث غدیر میں لفظ بعدی نہیں ہے پس اگر بعض میں ہوے تو ہم اوسکا اعتبار نہیں کرتے لہذا ہم اسکے کئی جواب دیتے ہیں اوّل مجلد غدیر جلد ثانی حصہ دوم کے صفحہ ۱۳۰ میں جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی یہ عبارت اس سوال کے رد میں کافی و وافی ہے سیوم تقیید بعدی ہرگاہ در نفس حدیث غدیر مروی باشد دیگر طرق کہ دران این لفظ مروی نیست بران محمول خواہد شد فان الحدیث یفسر بعضہ بعضا کما فی فتح الباری وغیرہ دوم ہمکو اپنے اثبات مطلب کے لیے بعض علماء کے کلام

مخالفین کی روایت بھی کافی ہی جیسا کہ داب فن مناظرہ ہی سوم شعاع ہفتم مین جو حدیث کہ ہمنے کتاب کنز العمال
جز سادس کی صفحہ ۳۹۹ سے اور خصایص نسائی کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ سے اور جامع الترمذی کی صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳ سے
نقل کی ہی اوسمین یہ قول مخبر صادق موجود ہی انّ علیا منی و انا منہ و ہو ولی کل مومن من بعدی[1] و نیز کتاب مجلد
ششم کتاب مستطاب عبقات الانوار کہ جو پانسو پچاسی صفحہ کا ہی اسی حدیث کے بیان مین سنہ [illegible] ہجری مین مطبع جعفری
واقع لکھنؤ مین مطبوع ہوکر شایع ہو چکا ہی اور مجلد حدیث ولایت کے نام سے مشہور ہے پس اگر حضرات سنیہ
تم لوگ حدیث غدیر مین لفظ بعدی کی موجود ہونے پر ایمان نہ لاؤ تو اب اس حدیث پر ایمان لاتے ہیں ہمکو کیا عذر
ہو سکتا ہے حالانکہ ان دونون حدیثون کا ایک ہی مفہوم و مقصود ہی کہ بعض طرق حدیث غدیر مین لفظ مولی ہی
اور بعض مین لفظ ولی اور اس حدیث ولایت مین لفظ ولی ہے اور ظاہر ہے کہ لفظ مولی اور ولی دونون کا
ایک ہی مادہ ہی اور دونون لفظون کی ایک ہی معنی ہو سکتے ہین علاوہ اسکے ان دونون حدیثون کی ارشاد
فرمانے کا زمانہ بھی قریب ہی قریب ہے اس سبب سے کہ جب یمن سے لوگ آپکے آئے تھے تو جناب رسول خدا
نے اون لوگون سے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی کہ جو جناب امیر سے اوسوقت مخالف تھی چنانچہ کتاب خصایص نسائی
کی صفحہ ۱۷ سے جو حدیث ہمنے شعاع ہفتم مین نقل کی ہے اوسمین یہ موجود ہی اور یہ ظاہر ہے کہ یمن مین یہ
آپنے اپنی اواخر ایام رسالت مین قریب انتقال علی بن ابیطالب کو امیر کرکے لشکر بھیجا تھا کہ جس مین لوگون کو
جناب امیر سے شکایت ہوئی چنانچہ جناب امیر نے اوس لڑائی کو فتح کرکے معاودت فرمائی ہی تو آپ سے
اور جناب رسول خدا سے مکہ معظمہ کے قریب ملاقات ہوئی تھی جب آپ حجۃ الوداع کی لیے تشریف لائے
تھے اور اسی حج سے جب آپنے مدینہ منورہ کیطرف مراجعت فرمائی ہے تو راستے مین مقام غدیر خم مین
جناب امیر کو اپنا وصی و خلیفہ بحکم الٰہی مقرر فرمایا ہے اور حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے پس
ان دونون حدیثون پر ایمان لانے کا ایک ہی نتیجہ ہے فبای حدیث بعدہ یومنون

دلیل نہم

وہ الفاظ حدیث مبارک غدیر خم مین کہ جو ہمنے شعاع چہارم مین کتاب خصایص نسائی مطبوع
مصر سنہ ۱۳۰۸ ہجری کے صفحہ ۱۵ سے اور کتاب کنز العمال جلد سادس مطبوع مطبع نظامیہ حیدرآباد کے صفحہ

[1] ترجمہ تحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور وہ ولی ہر مومن کا ہے میرے بعد ۱۲ منہ

موقوف و منحصر نہین ہے بلکہ بہت سے طرق حدیث غدیر مین اسطرح کی الفاظ اسی سیاق سے موجود ہین جسکا جی چاہے مجلدات حدیث غدیر و حدیث ثقلین عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے و من الاکتفیہ الیسیر لا تکفیۃ الکثیر دلیل نہم وہ الفاظ حدیث مبارک غدیر خم ہین کہ جو شیخ شعلع لبست وکم مین کتاب توضیح الدلائل سید شہاب الدین احمد سے نقل فرمایا ہے عبقات الانوار مین نقل کی ہین اور اسکا ترجمہ اور کچھ شرح بہی الفاظ مناسب کیسا تھ اسی مقام مین لکھی ہے اور چند فوائد بھی بیان کیے ہین بخوف تکرار و تطویل ہم اونکا اعادہ اس رسالہ مین نہین کرتے جس کا جی چاہے کتاب مذکور کیطرف رجوع کرے خدا کی قدرت کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ حق مثل آفتاب کے روشن ہے دلیل یازدہم وہ الفاظ مبارکہ ہین کہ جو شیخ شعلع لبست و دوم مین کتاب مودۃ القربی سید علی ہمدانی کی تعلیم بلا واسطہ نقل کی ہین یعنی عن فاطمۃ علیہا الصلوٰۃ والسلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ ترجمہ جناب فاطمہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جسکا مین ولی ہون پس اوسکا علی ولی ہے اور جسکا مین امام ہون پس اوسکا علی امام ہے انتہی پس ظاہر ہے کہ سیاق اس حدیث کا مثل سیاق حدیث غدیر خم ہے پس یہ امر صحیح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اکثر راویان و ناقلین نے لفظ امام کو حدیث غدیر سے بنا بر عناد و عصبیت حذف کر دیا ہے اور حق سبحانہ و تعالی نے بعض کی زبان پر اتمام حجت کیلئے اس لفظ مبارک کو جاری کر دیا ہے اور مؤید اسکی اور بہت سی حدیثین ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر پر لفظ امام کا اطلاق فرمایا ہے چنانچہ جس عبارت سید شہاب الدین کو شیخ شعلع لبست وکم مین نقل کیا ہے اور ابھی دلیل نہم مین اوسکا حوالہ دیا ہے اوسمین یہ الفاظ موجود ہین کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اوحی الی فی علی انہ سید المسلمین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین یعنی وحی کیا گیا ہے میری طرف میرے پروردگار کیطرف سے اوس علی کے باب مین تین باتون کی کہ تحقیق وہی علی سردار ہے مسلمانون کا اور امام ہے پرہیزگارون کا اور پیشوا ہے اون لوگون کا کہ جنکے منہ اور ہاتھ اور پاؤن نورانی ہون طرف بہشت کی و نیز کتاب حلیۃ الاولیاء ابو نعیم سے شیخ نے بہی شعلع لبست و دوم مین دو حدیثین نقل کی ہین کہ ایک مین قول جناب رسول خدا اسطرح پر ہے کہ ان رب العالمین عہد الی عہدا فی علی بن ابیطالب فقال انہ رایۃ الہدی و منار الایمان

وامام اولیائے ونور جمیع من اطاعنی اور دوسرے مین یہ الفاظ مبارک ہین قال رسول اللہ ص
ان اللہ عہد الیّ فی علی عہدا فقلت یا رب بیّنہ لی فقال اسمع فقلت سمعت
فقال انّ علیًا رایۃ الھدی وامام الاولیائے ونور من اطاعنی انتہیٰ
ونیز اسی شعاع مین ایک حدیث ہمنے کنز العمال جزء سادس سے نقل کی ہے اوسمین یہ الفاظ موجود ہین کہ فرمایا
جناب رسول خدا نے واسطے علیؑ کے کہ مرحبا سید المسلمین وامام المتقین پس با وصف ایسے ثبوت بیّن کے
کہ جس سے امامت علی ابن ابیطالب اظہر من الشمس ہے کون عاقل و دیندار اس بات کا قائل ہوسکتا ہے کہ حدیث
غدیر خم مین لفظ مولیٰ ایسے معنی پر دلالت نہین کرتی کہ جس سے امامت امام المتقین ثابت ہو دلیل دوازدہم
شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین ہے اور ہم شعاع ہیجدہم کے لفظ چہارم خلیفتی کے ثبوت مین سنیون
کی کتب معتبرہ سے ثابت کر چکے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہے تو جناب رسول خدا نے بنی ہاشم کو جمع کر کے
صاف فرمادیا ہے کہ علیؑ تم لوگون مین سے میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے پس اسکی اطاعت کرو اور
دلائل قسم دوم مین ہمنے اسکو دلیل ششم قرار دیا ہے پس جس طرح یہ حدیث استحقاق خلافت علیؑ ابن ابیطالب
پر دلالت کرتی ہے اوسی طرح اس امر کو بھی ثابت کرتی ہے کہ حدیث غدیر خم مین معانی مشترکہ لفظ مولیٰ سے
وہ معنی مراد ہین کہ جو آپ کی امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہین نہ فقط دوستی و محبت پر اس سبب سے
کہ جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ جناب رسول خدا نے بعض مواقع مین تصریح فرمادیا کہ علیؑ میرا وصی اور خلیفہ ہے
اوسکی اطاعت کرو اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ لفظ مولی ایسے معنی پر دلالت کرتی ہے کہ جن سے خلافت
اور امامت ثابت ہوتی ہے تو پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ لفظ مولی کی مدلولات سے حدیث غدیر خم
مین یہ معنی خارج کر دیے جاوین دلیل سیزدہم جسقدر دلائل عقلیہ و نقلیہ اس کتاب کی ابتدا سے شعاع
بست و چہارم تک نیز جو بعد اوسکے دلائل قسم اول و دوم مین امامت و خلافت علی ابن ابیطالب پر دلالت
کرتے ہین ونیز جسقدر دلائل کہ [illegible] اس امر پر قائم کیے ہین ونیز جسقدر آیات و حدیث اس
باب مین نازل و وارد ہوئی ہین اور نیز جسقدر تفسیر آیات و احادیث کتب سنیہ مین ایسی لکھی ہین کہ جو اس امر پر دلالت
کرتی ہین ونیز جسقدر فضائل و مناقب کتب معتبرہ شیعہ و سنیہ و دیگر فرق اسلامیہ مین اس امر پر دال ہین

وہ سب دلائل قاطعہ وقراین اضحہ ہین بات پر کہ حدیث غدیر خم مین معانی مشترکہ لفظ مولی سے وہی معنی مراد ومقصود ہین کہ جو امامت وخلافت پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ کسیکی عقل سلیم اسکو قبول نہین کرسکتی کہ جسکی امامت وخلافت پر صدہا آیات واحادیث دلالت کرین اور ہزارہا دلائل عقلیہ نقلیہ قائم ہون جب اوسکی باب مین جناب مخبر صادق کہ جو افصح الفصحا وابلغ البلغا تھے مجمع عام مین اس انتظام واہتمام کی ساتھ فرمائین کہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ تو لفظ مولا کی مدلولات سے یہ معنی خارج ہوجائین چنانچہ دلیل دوازدہم مین جس حدیث کی طرف ہمنے اشارہ کیا ہے اوسی پر اور سب کو بھی قیاس کر لینا چاہیے دلیل چہاردہم وہ حدیث ہی کہ جو جناب افضل المتکلمین آیۃ اللہ علی العالمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب نے کتاب مستطاب عبقات الانوار مجلد ثانی حدیث غدیر حصہ دوم مین دلیل یازدہم مین نقل کی ہے چنانچہ فرمایا ہے دلیل یازدہم آنکہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم در مستدرک علی الصحیحین کہ دو تا نسخہ عتیقہ آن پیش این بےبضاعت حاضر در ذکر زید بن ارقم از کتاب معرفۃ الصحابہ گفتہ اخبرنی محمد بن علی الشیبانی بالکوفۃ ثنا احمد بن حازم الغفاری ثنا ابو نعیم ثنا کامل ابو العلاء قال سمعت حبیب بن ابی ثابت یخبر عن یحیی بن جعدہ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہینا الی غدیر خم فامر بروح فکسح فی یوم ما اتی علینا یوم کان اشد حرا منہ فحمد اللہ واثنی علیہ قال یا ایہا الناس انہ لم یبعث نبی قط الا ما عاش نصف ما عاش الذی کان قبلہ وانی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم ما لن تضلوا بعدہ کتاب اللہ عز وجل ثم قام فاخذ بید علی رضی اللہ عنہ فقال یا ایہا الناس من اولی بکم من انفسکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ترجمہ زید بن ارقم سے باسناد مذکورہ بالا مروی ہی کہ اونھون نے کہا کہ ہم رسول خدا کے ساتھ باہر نکلے یہانتک کہ غدیر خم مین پہونچے پس آپکے حکم سے درختون کے نیچے جھاڑو دیگئی ایسے دن مین کہ اوس سے زیادہ گرمی کی شدت کا کوئی دن ہمارے اوپر نہین آیا پس آپ حمد وثنائے الہی بجالائے اور فرمایا کہ ای گروہ مردم کوئی نبی نہین مبعوث ہوا ہے مگر یہ کہ اوسنے اپنے نبی سابق سے نصف زندگی کی ہے اور قریب ہے کہ مین آخرت کیطرف بلایا جاؤن پس جانا قبول کرون مین تم لوگون مین ایسی چیز چھوڑتا ہون کہ تم لوگ اوسکے بعد ہرگز گمراہ نہوگے وہ کتاب اللہ عز وجل

بعد اوسکے آپ کھڑے ہوے اور علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ ای گروہ مردم کون ہے اولی ساتھ تمھارے تمھاری
جانون سے سب نے جواب دیا کہ اللہ اور اوسکا رسول اس بات کو زیادہ جانتا ہے آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون
پس علی اوسکا مولی ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور نہین نکالا ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے **انتہی** اس حدیث کی
نقل کرنے سے چند فواید جلیلہ حاصل ہوے **اوّل** یہ کہ ثابت ہو گیا کہ روز غدیر خم نہایت شدت کی گرمی تھی
اور ایسی گرمی کی شدت مین آپ کا خطبہ ارشاد فرمانا نہین ہو سکتا مگر کسی امر اہم و ضروری کے لیے کہ وہ امر خلافت
و امامت شاہ ولایت بحکم رب العزت ہی کا امر ارادہ **دوم** یہ کہ قول حاکم سے ثابت ہو گیا کہ با وصف اسکے کہ
یہ حدیث صحیح الاسناد ہی مگر بخاری و مسلم نے اپنے صحیحین مین اسکو نہین درج کیا پس اسکا باعث سوای عصبیت و عناد
مولی المومنین اور کیا ہو سکتا ہے اس سبب سے کہ کوئی سنی صاحب شیخین کی جہالت و عدم علم کے قائل نہین ہو سکتے
سوم یہ کہ جناب رسول خدا کا اپنی موت کی خبر دینا صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ آپ نے غدیر خم مین
ارشاد فرمایا وہ امر وصیت تھا اپنے مابعد کے لیے اور ظاہر ہے کہ سوا خلافت و وصایت جناب امیر کے اور کوئی
دوسرا امر نہین ہو سکتا **چہارم** یہ کہ جناب رسول خدا نے من اولی بکم من انفسکم استفہاما ارشاد فرمایا اور
اوسکے جواب مین سب نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول اعلم ہے تو ضرور تھا کہ جناب رسول خدا اوس شخص کو بتا دیتے
کہ جو سب مومنون کے ساتھ اونکی نفس سے اولی ہے پس جب آپ نے اون لوگون کے جواب کے بعد ارشاد فرمایا کہ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو صریح اس سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ مولی اس حدیث مین بمعنی اولی ہے اور جس طرح کہ
اولویت جناب رسالت مآب سب مومنون کی نسبت ثابت ہے اوسی طرح اولویت جناب ولایت مآب بھی ثابت ہے
فہذا ہو المقصود **دلیل پانزدہم** وہ حدیث ہے کہ جو مجملہ مذکور عبقات الانوار کی دلیل ہفتہم مین مسطور ہے چنانچہ
جناب مولوی سید حامد حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہین دلیل ہفتہم آنکہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب
النسائی در خصائص[1] گفتہ انبانا زکریا بن یحیی نا یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر عن مهاجر بن مسمار قال اخبرتنی عائشۃ بنت سعد عن
سعد قالت قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق مکہ وہو متوجہ الیہا فلما بلغ غدیر خم وقف الناس ثم رد من

---

[1] خصائص نسائی مطبوع مطبع سلطانی واقع لاہور میرے پاس موجود ہے اور اوسکے ص ۵ مین یہ حدیث لکھی ہوئی ہے لیکن اغلاط کاتب کی
جہت سے لہذا مین نے یہ حدیث اوس کتاب سے نہین نقل کی ۱۲ منہ

مضی و لحقہ من تخلف فلما اجتمع الناس الیہ قال ایہا الناس ہل بلغت قالوا نعم قال اللہم ثلث مرات یقولہا ثم قال یا ایہا الناس من ولیکم قالوا اللہ و رسولہ اعلم ثلثا ثم اخذ بید علی فقال من کان اللہ ولیہ فہذا ولیہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ

ترجمہ نسائی نے باسناد مذکورہ متن سعد سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ ہم لوگ رسول خدا کے ساتھ مکے کے راستے مین تھے پس جب آپ غدیر خم مین پہونچے تو لوگون کو توقف کرنیکا حکم دیا بعد اوسکے جو لوگ آگے بڑھ گئے تھے اونکو پھیر لیا اور جو لوگ پیچھے رہگئے تھے وہ آپکے پاس پہونچگئے پس جس وقت کہ سب لوگ آپکے پاس جمع ہوگئے تو آپنے فرمایا کہ اے گروہ مردم آیا مین نے تبلیغ احکام الٰہی کی ہے سب نے کہا کہ ہان بیشک آپنے تین مرتبہ اللہم کہا بعد اوسکے فرمایا کہ اے گروہ مردم تمہارا ولی کون ہے سب نے تین مرتبہ کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہم سے زیادہ جانتا ہے بعد اوسکے آپنے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس شخص کا کہ اللہ ولی ہے پس یہ بھی اوسکا ولی ہے بارخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسی علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسی علی کو انتہی

بمانت ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ ولی سے مراد ولی امر مومنین بعد سید المرسلین ہے اس سبب سے کہ اگر ولی سے مراد اس مقام مین محب یا ناصر ہوتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ صحابہ اسکو نہ سمجھتے اور اپنی لاعلمی بیان کرتے پس ثابت ہوگیا کہ صحابہ نے اس استفہام جناب رسول خدا سے یہی بات سمجھی کہ آپ ولی امر کی نسبت دریافت فرماتے ہین اور چونکہ عوام صحابہ اس بات سے اچھی طرح واقف نہ تھے کہ بعد رسول خدا ہمارا ولی امر کون ہے لہذا اونھون نے سوال رسول خدا کے جواب مین کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے ہین کہ ہمارا ولی امر کون ہے پس بعد اس سوال و جواب کے جناب رسول خدا کا یہ فرمانا کہ جسکا اللہ ولی ہے پس اوسکا یہ علی بھی ولی ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مراد ولی سے اس حدیث مین ولی امر ہے بعد رسول خدا **و نیز** دو امر اور اس حدیث مین ایسے ہین کہ جو اس دلیل متین کی تائید و تشیید کرتے ہین **اول** یہ کہ پہلے جو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا ایہا الناس ہل بلغت یہ صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تبلیغ رسالت جناب سرور کائنات کا زمانہ بسبب قرب وفات کے قریب ختم تھا ورنہ آپ یہ سوال نہ فرماتے کہ آیا مین نے رسالت کو پہونچا دیا یا نہین **دوم** یہ کہ جناب علی ابن ابیطالب کا ہاتھ پکڑ کے آپنے من کان اللہ ولیہ فہذا ولیہ جو فرمایا یہ صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کو اوس شخص کی

ولایت کو بیان فرمانا منظور تھا کہ جو بعد آپ کے سب مومنوں کا ولی امر یعنی حاکم و اولی بالتصرف ہو مراد اوس سے اپنی حیات کی زمانے مین خود جناب رسول خدا اور بعد آپ کے آپ کا خلیفہ و جانشین ہے کہ جو امام امت ہے اور اوسکے ولی ہونیکو حق سبحانہ و تعالی کے ولی ہونے سے جو قرین کیا اوسکے دو سبب ہین اول اسواسطے کہ یہ حکم ہر مومن و مسلمان کے لیے عام ہو دوم اسواسطے کہ لوگ اچھی طرح سمجھ لین کہ رسول خدا تو اس دار فانی سے طرف ملک جاودانی کے انتقال فرما ئینگے لہذا جسطرح آپ اپنی زندگی مین بعد حق سبحانہ و تعالی ہمارے ولی امر تھے اسیطرح بعد آپ کی رحلت و انتقال کے علی بن ابیطالب بعد حق سبحانہ و تعالی کے ہمارے ولی امر ہونگے دلیل ستائیسویں وہ الفاظ حدیث غدیر ہین کہ خصائص نسائی مطبوع لاہور مین صفحہ ۵ سے صفحہ ۶ تک منقول ہین اخبرنا احمد بن شعیب اخبرنی عبد الرحمن

ذکریا بن یحیی السجستانی قال حدثنی محمد بن عبد الرحیم قال اخبرنا ابراهیم قال حدثنا معن قال حدثنی موسی بن یعقوب عن المهاجر بن مسمار عن عائشة بنت سعد عامر بن سعد عن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال اما بعد ایها الناس فانی ولیکم قالوا صدقت ثم اخذ بید علی فرفعها[1] ثم قال هذا ولیی والمودی عنی وال اللہ من والاہ وعاد من عاداہ

ترجمہ نسائی نے باسناد خود سعد سے روایت کی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لیکن بعد حمد و نعت کے اے گروہ مردم پس تحقیق مین تمہارا ولی ہون سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین بعد اوسکے علی کا ہاتھ پکڑکے بلند کیا پھر کہا کہ یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے پہونچا نیوالا ہے (یعنی احکام الہی کا) دوست رکھ یا اللہ اوس شخص کو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسکو انتہی اظہر من الشمس ہے کہ اس حدیث مین لفظ ولیی سے مراد ولی عہد رسول خدا ہے کہ جو امام و خلیفہ ہے بقرینہ قول مخبر صادق المودی عنی اس سبب سے کہ بعد رسول سوا اوسکے نائب و خلیفہ کے اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے کہ جو احکام الہی کو اوسکی جانب سے ادا کرے اور امت کو پہونچاوے اور کچھ تخصیص خصائص نسائی کی نہین ہے بلکہ اور

[1] یہ چھاپہ بہت غلط ہے چنانچہ کاتب کی غلطی سے فرفعها کی جگہ فرجها لکھا تھا مین نے اسکی تصحیح کر دی ۱۲ منہ

بہت سے طرق حدیث غدیر میں یہ لفظا ور مثل اسکے اور الفاظ مل سکتے ہیں جسکا جی چاہے مجلدات حدیث غدیر
عبقات الانوار کیطرف رجوع کرے ولیل منصفہم وہ الفاظ حدیث ہیں کہ جو کتاب مودۃ القربیٰ سید علی
ہمدانی مطبوع مطبع مرزا الملک ککتاب سنہ ۱۳۱۰ ہجری کی مودۃ خامسہ صفحہ ۵ میں منقول ہیں عن ابی
الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنبئکم بسنة لاحد من بعد فانه لاحدث
ما سمعت اذنای ورات عینای اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی دخل علی عائشة
فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرای العین علم
ان غیرہ دعی فخرج من عندها حتی دخل علی حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب
فبعثت الی عمر فدعته حتی اذا صار کرای العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندها
حتی اذا دخل علی ام سلمة رضی اللہ عنها وکانت من خیرهن فقال ادعی لی سید العرب
فبعثت الی علی فدعته ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ائتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب
وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال لی ائتنی بصحیفة
من ادم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوة فقال یا معاشر الناس الیس اللہ اولی
بی عن نفسی یامرنی وینهانی مالی علی اللہ امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول اللہ فقال الست
اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم مالکم علی امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول اللہ
فقال من کان اللہ مولاه وانا مولاه فهذا علی مولاه یامرکم وینهاکم مالکم علیہ
من امر ولا نهی اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من
خذله اللهم انت شهیدی علیهم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرئت
الصحیفة علیهم ثلثا ثم قال من شاء ان یستقیله ثلثا فقلنا نعوذ باللہ وبرسولہ
ان نستقیله ثلثا ثم ادرج الصحیفة وختمها بخاتمه

ثم قال یا علی خذ الصحیفة الیک فمن نکث الخ

۱؎ یہ فقرہ مسبین حفصہ کا ذکر ہے مودۃ القربیٰ کے اس نسخہ میں نہیں کہ جس سے ہم نے یہ حدیث نقل کی ہے اور قلمی نسخوں میں ہے ۱۲ منہ

فاتل بالصحیفة فاکون انا خصیمه ثم تلا هذه الآیة ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا فتکونوا کبنی اسرآئیل اذ اشهدوا علی انفسهم فشهد الله علیهم ثم تلا فمن نکث فانما ینکث علی نفسه الآیه ؛

ترجمہ ابو الحمراء خادم رسول خدا سے منقول ہے کہ اوسنے اپنے بڑھاپے مین اپنے ایک رفیق سے کہا کہ البتہ بیان کرتا ہون مین تجھسے جو کچھ کہ میرے کانون نے سنا ہے اور آنکھون نے دیکھا ہے جناب رسول خدا عائشہ کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے ابوبکر کو بلا بھیجا پس جب وہ آپکے سامنے آئے تو آپنے جانا کہ میرے مقصود کے خلاف دوسرا شخص بلایا گیا ہے پس آپ عائشہ کے پاس سے نکل کر حفصہ کے پاس تشریف لائے اور اونسے بھی کہا میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے عمر کو بلا بھیجا جب آپنے دیکھا کہ یہ بھی میرا مطلوب نہین ہے تو آپ حفصہ کے پاس سے نکل کر ام سلمہ کے پاس آئے اور وہ سب ازواج سے بہتر تھین اور فرمایا کہ میرے پاس سردار عرب کو بلا دو پس اونھون نے علیؑ کو بلا بھیجا بعد اوسکے مجھسے فرمایا کہ ای ابو الحمراء جا اور میرے پاس سو آدمیون کو قریش مین سے اور اسی آدمیون کو عرب مین سے اور ساٹھ آدمیون کو موالی مین سے اور چالیس آدمیون کو حبشیون مین سے بلا لا پس جسوقت کہ لوگ مجتمع ہوئے تو مجھسے فرمایا کہ میرے پاس ایک کاغذ لا چمڑے کا پس مین وہ لایا پس آپنے اون لوگون کو مثل نماز کے صف کے کھڑا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا نہین ہے اللہ اولی ساتھ میرے نفس کے امر کرتا ہے مجھکو اور نہی کرتا ہے مجھکو نہین ہے واسطے میرے اوپر اللہ کے کوئی امر اور نہ کوئی نہی سب نے کہا کہ سچ ہے ای رسول خدا بعد اوسکے فرمایا کہ کیا نہین ہون مین اولی ساتھ تمھارے نفسون کے امر کرتا ہون مین تمکو اور نہی کرتا ہون مین تمکو نہین ہے تمکو اوپر میرے کوئی امر اور نہ نہی سب نے کہا کہ ہان سچ ہے ای رسول خدا فرمایا کہ جس شخص کا اللہ اور مین مولا ہون پس یہ علی بھی اوسکا مولا ہے امر کریگا تمکو اور نہی کریگا تمکو نہین ہے تمھارے واسطے اوپر اوسکے کوئی امر اور نہ نہی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور مدد کر اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو بار خدایا تو میرا گواہ ہے اون لوگون پر کہ تحقیق مین نے پہونچایا رسالت کو اور نصیحت کی

بعد اوسکے آپنے حکم کیا کہ پڑھا گیا کاغذ اوپر ہمارے تین مرتبہ بعد اوسکے فرمایا کہ جس شخص کا جی چاہے فسخ کرے اس کاغذ کو تین مرتبہ پس ہم لوگون نے کہا کہ ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوسکے رسول کی اس بات سے کہ فسخ کرین اوسکو تین مرتبہ بعد اوسکے اون لوگونکی مہرین کردا کے اوس کاغذ کو لپیٹ دیا اور فرمایا کہ یا علی اس کاغذ کو اپنے پاس رکھو اور جو شخص کہ توڑ ڈالے تیرے عہد کو پس اس کاغذ کو پڑھیو پس مین اوس توڑنے والا کا مدعی ہونگا بعد اوسکے آپنے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اور نہ توڑو تم عہدون کو بعد اونکے استحکام کے حالانکہ کر دیا ہے تمنے اللہ کو اوپر اپنے ضامن پس ہو جاؤ گے تم لوگ مانند بنی اسرائیل کی جسوقت کہ تشدد کیا اون لوگون نے اپنے نفسون پر پس تشدد کیا اللہ نے اوپر اونکے بعد اوسکے آپنے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جس شخص نے عہد شکنی کی پس سوا اسکے نہین ہے کہ عہد شکنی کی اپنے اپنے نفس کے ضرر پہونچانے کو آخر آیہ تک انتہی ظاہر ہے کہ یہ حدیث مبارک نص قاطع ہے اس بات پر کہ مولائیت جناب امیر کی امامت و خلافت کے معنون مین ہے نہ فقط دوستی و محبت کے معنون مین کوئی ضرورت کسی دلیل و برہان قائم کرنے کی نہین ہے **دلیل ہیجدہم** نزول آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ہے **یعنی** حق سبحانہ وتعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ آج کے روز کامل کیا مین نے تمہارے واسطے تمہارے دین کو اور پورا کیا مین نے تمہارے اوپر اپنی نعمت کو اور پسند کیا مین نے واسطے تمہارے اسلام کو دین **واضح ہو** کہ اہل سنت وجماعت کی روایات اس آیہ کریمہ کی مقام نزول مین مختلف ہین بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آیہ کا نزول عرفات مین ہوا ہے جیسا کہ احمد الدین واعظ نے بھی اسی رسالہ مجمع الاوصاف مین تفسیر کبیر اور روضۃ الصفا سے لکھا ہے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مقام غدیر خم مین جب جناب رسول خدا نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے تو اوسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہے چنانچہ حصہ اول مجلد ثانی حدیث غدیر مین مجلدات عبقات الانوار مطبوع مطبع مطلع نور لکھنؤ کے صفحہ ۲۵۴ سے ۲۷۹ تک اون علماے اعلام ومحدثین عظام وروات فخام اہل سنت وجماعت کے نام مذکور ہین کہ جن لوگون نے اس آیہ کریمہ کا واقعہ غدیر خم مین نازل ہونا بیان کیا ہے اور اپنی کتابون مین لکھا ہے اور صفحہ ۲۸۰ سے ۳۰۵ تک اون علما کی عبارتین منقول ہین اور مین جواب کلام واعظ صاحب مین قبل سابق نام اون علما کے مع

عبارتیں نقل کرچکا ہوں اور دیباچہ میں لکھ چکا ہوں پس سبب اس اختلاف کا جو کچھ اس قلیل البضاعہ پر منکشف ہوا ہے وہ یہ ہے
کہ اہل حق کو بیان ثابت ہے کہ جب جناب رسول خدا حجۃ الوداع کے لیے تشریف لیگئے اور عرفات میں وقوف
فرمایا تو حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور حق سبحانہ وتعالی کا جو حکم محکم آپکے پاس لائے اسکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ اے
محمد تمہارا زمانہ رحلت و انتقال قریب ہے اور ہر نبی نے قبل اپنی وفات کے میرے حکم سے اکمال دین و اتمام نعمت
اپنی امت پر کیا ہے یعنی اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا ہے لہذا تم بھی علی کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر کردو اور اوسکی ولایت سب پہ
ظاہر کردو کہ یہ باعث اکمال دین و اتمام نعمت کا ہے ہر مومن و مومنہ پر لیکن چونکہ جناب رسول خدا کو اہل نفاق و شقاق
سے خوف تھا کہ یہ لوگ مرتد ہوجاینگے اور مجھکو اور میرے بھائی کو ضرر پہونچاینگے لہذا آپنے تامل فرمایا اور حق سبحانہ
وتعالی سے اپنی اور اپنے بھائی کی حفاظت کی دعا فرمائی ہیں جب آپ غدیر خم میں پہونچے اور وہاں آیت
عصمت بعد تاکید تبلیغ رسالت نازل ہوئی تو آپ وہی مقام پر ٹھہر گئے اور با وصف دھوپ کی شدت کے
ایسے میدان میں کہ جہان سوا چند درختون کے اور کوئی سایہ نہ تھا آپنے مجمع عام کرکے تبلیغ رسالت فرمائی اور
جناب امیر کا ہاتھ پکڑکے سب پر ظاہر کردیا کہ میرے بعد یہی تم لوگون کا مولی ہے اور میرا وصی و خلیفہ ہے
اور کل امت کا امام ہے چنانچہ جو اسنے بیان کی روایت جناب امام محمد باقر سے مع خطبہ غدیر خم جسے اس
کتاب میں نقل کیا ہے اوس میں ان سب مضامین کی تفصیل تام موجود ہے اور چونکہ جناب رسول خدا کو
معلوم تھا کہ حق سبحانہ وتعالی نے سبب اکمال دین و اتمام نعمت اور باعث اپنی رضا کا امامت و خلافت
علی ابن ابیطالب کو قرار دیا ہے لہذا خطبہ بارکہ میں بھی اسکا ذکر فرمایا ہے پس جب جناب رسول خدا مقام غدیر
خم میں جناب امیر علیہ السلام کی خلافت و امامت و ولایت کو بیان فرماچکے تو جس مضمون کی کہ حق سبحانہ
وتعالی نے اپنے حبیب کی طرف وحی فرمائی تھی کہ خلافت علی باعث اکمال دین و اتمام نعمت و رضای رب العزت ہے
اوسی مضمون کی آیت بھی نازل فرمائی کہ قرآن میں داخل ہو اور قیامت تک پڑھی جاوے اور لوگ اس اکمال دین و اتمام
نعمت کو یاد رکھیں تا کہ یعنی الیوم اکملت لکم دینکم الایہ اور لوگ ابھی متفرق نہیں ہونے پائے تھے کہ یہ آیت سراپا
ہدایت نازل ہوئی ہیں چونکہ جو وحی کہ عرفات میں جناب رسول خدا پر علی ابن ابیطالب کے وصی و خلیفہ مقرر کرنیکے
باب میں نازل ہوئی اوسمیں مضمون اکمال دین و اتمام نعمت بھی تھا لہذا بعض حضرات نے یہ مضمون امامت

خلافت کو تو بھول گئے یا عمداً بھلا دیا اور دوسرا مضمون اونکو یاد رہا اور اوسکے بتقییر اسطرح پر کی کہ آیہ الملت لکم دینکم عرفات میں نازل ہوئی ہے اور بعض حضرات سنیہ کو کہ بسبب قلت کذب جنکا حافظہ قوی تھا یا بسبب خوف خدا کتمان امر حق سے ڈرتے تھے اونھون نے اس آیہ وافی ہدایہ کا نازل ہونا بروز غدیر خم بیان کیا یہ کہ انما الہمہ حق سبحانہ وتعالی ذاتکی زبان پر کلمہ حق کو جاری کر دیا بہرحال جب کلام بعض علماء ومحدثین و رواۃ و ناقلین معاندین ومنکرین سے اس آیہ کریمہ کا مقام غدیر خم مین بسبب وصایت وخلافت سید الوصیین امیر المؤمنین نازل ہونا ثابت ہو تو اہل حق کے استدلال کرنے کے لیے کافی ووافی ہے اور منکرین وجاحدین پر اونکی حجت تمام ہے اگرچہ بعض مخالفین کی روایت اسکے خلاف ہو علاوہ اوسکے خود یہ آیہ کریمہ اس امر پر شاہد عادل ہے کہ باب امامت وخلافت امیر المؤمنین مین نازل ہوا ہے اس سبب سے کہ سوا امر خلافت وامامت کا اور کوئی دوسرا امر ایسا نہین ہو سکتا کہ جو باعث اکمال دین واتمام نعمت ہوا ہو خود حضرات سنیہ کوئی سبب ضعیف بھی ایسا نہین بیان کر سکتے کہ جس سے یہ امر متحقق ہو حالانکہ خود ما قبل آیت یعنی الیوم یئس الذین کفروا من دینکم مین ونیز خود اس آیت مین لفظ الیوم باواز بلند ندا کر رہی ہو کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی امر کوئی ایسا واقع ہوا تھا کہ جسکے سبب سے کفار دین اسلام مین رخنہ اندازی کرنے سے مایوس ہو گئے تھے اور دین کامل ہو گیا تھا اور نعمت تمام ہو گئی تھی اور حق سبحانہ وتعالی راضی ہوا تھا پھر کیا ہو سکتی ہے بتایئن کہ سوا امر خلافت وامامت کے کہ جو متمم رسالت ہی ہو اور کون سا دوسرا امر تھا دلیل نوزدہم تہنیت خلیفہ الثانی حضرت عمر کی یعنی جب رسول خدا حدیث غدیر فرما چکے تو سنیون کی خلیفہ صاحب نے جناب امیر کو مبارکباد دی اور یہ امر جمیع روایات حدیث غدیر سے ثابت ہو اور اکثر روایات مین بلفظ ہنیئاً لک ہے اور بعض مین بلفظ بخ بخ لک اور بعضی مین دونون لفظون کا ایک ہے ونیز خود واعظ صاحب نے جو حدیث غدیر اسی رسالہ تحیح الاوصاف مین مشکوۃ سے نقل کی ہے اوسمین یہ الفاظ ہین فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ هنيئا يا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولا کل مؤمن ومؤمنۃ لیکن ترجمہ اس قول عمر کا واعظ صاحب نے اسی رسالہ تحیح الاوصاف کی صفحہ ۹ مین اسطرح لکھا ہے کہ اسکے بعد حضرت عمر حضرت علی سے ملے پھر کہا عمر نے کہ اے بیٹے ابیطالب کے جیتے رہو خوش آپ ہوئے صبح وشام یعنی ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے واضح ہو کہ واعظ صاحب نے اس ترجمے مین دو چالاکیان کی ہین اول

دلیل نوزدہم

ہیہ کہ مولی کے معنی دوست ومحب کے لکھی ہین تاکہ عوام سمجھین کہ حدیث وقول عمر کا یہی مطلب ہے اس سبب سے کہ وہ بیچارے عربی نہین جانتے اونکو چاہیے تھا کہ جس لفظ کے معنون مین تنازع تھا یعنی مولی اوس لفظ کو بعینہ لکھدیتے تاکہ عوام فریب نہ کھاتے اور دام کید مکر مین نہ آتے دوم ہنیاً کا ترجمہ جیتے رہو خوش نہین معلوم کس لغت سے لکھا ہے حالانکہ تہنی اور تہنیت کا ایک ہی مادہ ہے اور عوام بھی جانتے ہین کہ تہنیت کے معنی مبارکباد دینے کے ہین خلاف تعزیت لیکن بموجب مثل مشہور کہ دروغگو را حافظہ نباشد خود واعظ صاحب اپنے اس کید کو بھول گئے اور اسی رسالہ مجمع الاوصاف کے صفحہ ۱۲۰ مین جہان روضۃ الصفا کی عبارت کمی وبیشی کرکے نقل کی ہے اوسکے ترجمے مین خود لکھدیا کہ پس صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمر نے فرمایا کہ مبارکباد آپ کو اے ابن ابیطالب پس قول حضرت عمر سے معلوم ہو گیا کہ مولی سے مراد اس حدیث مین فقط دوست نہین ہے ورنہ اونکا کلام مہمل وبیمعنی وبیموقع ہو جائیگا اس سبب سے کہ مبارکباد ایسے ہی مقام مین کسی شخص کو دیجاتی ہے کہ وہ کسی مرتبہ عالی جدید پر فائز ہو پس یہان فقط دوستی کیونکر مراد ہو سکتی ہے کہ جو مومنین کے آپس مین ایک معمولی بات ہے اور سب مومن آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ وتعالی والمومنین والمومنات بعضہم اولیاء بعض پس ثابت ہو گیا کہ لفظ مولی کہ اس حدیث مبارک مین ہے وہ معنی مراد ہین کہ جو امامت وخلافت علی بن ابیطالب پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ سوا اس معنی کے اور کوئی مرتبہ جدید ثابت نہین ہو سکتا کہ جو آپ کو بروز غدیر خم حاصل ہوا ہو اور تہنیت نہین دیجاتی مگر کسی مرتبہ جدید کے حاصل ہونے پر دلیل بستم تہنیت ومبارکباد دینا کل اصحاب و امہات مومنین کا ہے جناب امیر کو بحکم جناب رسول خدا بروز غدیر خم چنانچہ عبارت واعظ صاحب جو صفحہ ۱۲۰ رسالہ مجمع الاوصاف سے ابھی ہمنے نقل کی ہے کہ سب صحابہ کرام سے پہلے حضرت عمر نے فرمایا کہ مبارکباد آپ کو اے ابن ابیطالب الخ اس سے ثابت ہے کہ پہلے حضرت عمر نے مبارکباد دی بعد اوسکے اور صحابہ کرام نے ونیز کتاب معارج النبوۃ ملا معین مطبوع مطبع منشی نولکشور کے رکن چہارم کے صفحہ ۱۳۸ مین بعد ذکر حدیث غدیر کے یہ عبارت ہے آوردہ اند کہ بیشتر اصحاب بلکہ امہات مومنین رضی اللہ عنہن وعنہم امیر المومنین علی را رضی اللہ عنہ درین امر تہنیت بجاے آوردند امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ گفت اے علی یادکردی ومولاے من ومولاے مومنین ومومنات شدی ونیز کتاب

روضۃ الصفا مطبوع مطبع نولکشور جلد دوم کی صفحہ ۱۵۴ مین بعد بیان حدیث غدیر کے یہ عبارت لکھی ہے پس فرود آمد و در خیمہ خاص بنشست و فرمود که امیر المومنین علی در خیمہ دیگر بنشیند بعد از ان طبقات خلایق را امر کرد که بخیمہ علی رفتند و زبان بتہنیت آنحضرت کشادند و چون مردم ازین مر فارغ شدند امہات بفرمودہ خواجہ کائنات نزد علی رفتہ او را تہنیت گفتند از جملہ اصحاب عمر بن الخطاب گفت خوشا حال تو ای علی که صباح کردی مولای من و مولای جمیع مومنین و مومنات انتہی برای خدا اب ہمکو سنی ہی انصاف سے تبلائین کہ جس بات کی حاصل ہونے پر حضرت عمر نے جناب امیر کو مبارکباد دی اور جناب رسول خدا نے آپ کو دوسرے خیمے مین بٹھایا اور تمام خلایق کو حکم کیا کہ آپ کو تہنیت دین حتے کہ ازواج کو بھی اس تہنیت کا حکم فرمایا وہ کون سی بات تھی کیا فقط یہی اتنی سی بات کہ علی سب کے دوست ہین کسی کے دشمن نہین حاشا اللہ کوئی عاقل و دیندار اسکو تسلیم نہین کر سکتا اور کسیکے ذہن مین یہ بات نہین آسکتی پس اس دلیل بین و قرینہ واضحہ سے ثابت ہوگیا کہ سوا امر خلافت و امامت شاہ ولایت کے یہ اور کوئی دوسرا امر نہ تھا اور بالیقین معلوم ہوگیا کہ معانی مشترکہ لفظ مولی سے وہی معنی مراد ہین کہ جو امامت و خلافت علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ تمام امت کے اس باب مین فقط دو قول ہین یا یہ کہ اس حدیث مین لفظ مولی سے فقط دوست و محب و ناصر مراد ہی یا امام و خلیفہ پس جب بسبب قیام قراین واضحہ قول اول باطل ہوگیا تو خواہ مخواہ فقط قول ثانی باقی رہگیا وہو المطلوب دلیل بست و یکم اشعار حسان بن ثابت ہین کہ جو انھون نے بروز غدیر بعد ارشاد حدیث غدیر باجازت جناب رسول خدا تہنیت امامت و خلافت جناب علی بن ابیطالب مین نظم کیے ہین جیسا کہ شاعرون کا دستور ہوتا ہی کہ جب کوئی عہدہ جلیلہ یا مرتبہ عالی کسیکو حاصل ہوتا اوسکی شان مین اشعار نظم کرتے ہین چنانچہ کتاب تذکرہ خواص الامۃ شیخ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی کہ جسکا ایک نسخہ قلمی میرے پاس موجود ہے اوسمین یہ عبارت سبط ابن جوزی کی مع اشعار حسان لکھی ہوئی ہے

وقد اکثرت الشعراء فی یوم غدیر خم فقال حسان بن ثابت ینادیہم یوم الغدیر

ینادیہم یوم الغدیر نبیہم بخم فاسمع بالرسول منادیا ؛ وقال فمن مولاکم و ولیکم ؛

فقالوا ولم یبدوا ہناک التعامیا ؛ الٰہک مولانا وانت ولینا ؛ ومالک منا

فی الولایۃ عاصیا ۞ فقال له قم یا علی فاننی ۞ رضیتک من بعدی اماما وهادیا ۞ فمن کنت مولیٰه فهذا ولیه ۞ فکونوا له انصار صدق موالیا ۞ هناک دعا اللّٰهم وال ولیه ۞ وکن للذی عادی علیا معادیا ۞ ویروی ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لما سمع منه هذه الابیات قال له یا حسان لا تزال مؤیدا بروح القدس ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانک ۞

ترجمہ — اور تحقیق اکثر شاعرون نے بروز غدیر خم شعر کہے چنانچہ حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے ترجمہ اشعار ندا کرتے تھے انکو بروز غدیر اونکے نبی ۞ مقام خم مین پس کسقدر قابل سننے کے ہین رسول جبکہ ندا کرنیوالے ہون ۞ دران حالیکہ فرمایا اوسی رسول نے کہ تمھارا کون مولی اور ولی ہے ۞ پس اون لوگون نے کہا ایسی حالت مین کہ اوس مقام مین کوئی اس بات سے ناواقف ظاہر نہین ہوتا تھا ۞ کہ ای نبی تیرا معبود ہمارا مولی ہے اور تو ہمارا ولی ہے ۞ اور نہین ہے تیرے واسطے ہم مین سے باب ولایت مین کوئی شخص نافرمان ۞ پس فرمایا رسول خدا نے کہ اوٹھو اے علی پس تحقیق مین نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی ۞ پس جسکا مین مولی ہون اوسکا یہ ولی ہے ۞ پس تم لوگ اوسکے واسطے سچے مددگار اور فرمان بردار ہوجاو ۞ اوس جگہ جناب رسول خدا نے دعا فرمائی کہ بار خدا علیؑ کے دوست کو دوست رکھ ۞ اور جو شخص علیؑ سے دشمنی کرے اوسکا دشمن ہوجا ۞ اور مروی ہے کہ جب جناب رسول خدا نے حسان کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ ای حسان تو ہمیشہ روح القدس کی تائید پائیگا جب تک کہ ہماری مدد کرے یا ہماری طرف سے اپنی زبان کی ساتھ ہمارے دشمنون کا مقابلہ کرے **ونیز کتاب** مستطاب عبقات الانوار جلد ثانی حدیث غدیر حصہ اول مطبوعہ مطبع نور لکھنو کے ص ۲۶۰ مین یہ عبارت جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ کی ہے **اما روایت ابو المؤید موفق بن احمد بن اسحاق المعروف باخطب خوارزم** اشعار حسان را پس اخطب در مناقب جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ بعد تلاش و تفحص کثیر بعنایت رب قدیر یک نسخہ آن در ارض اقدس کربلائے معلی بدست خوردم و بعد آن یک نسخہ اش از دہلی بتفحص بعض اعلام کرام بدست آمد گفتہ اخبرنی سید الحافظ ابو منصور شهردار بن شیرویه بن شهردار الدیلمی فیما کتب الی من همدان قال اخبرنا ابو الفتح عبدوس بن عبد الله بن عبدوس الهمدانی کتابة قال حدثنا عبد الله بن اسحاق البغوی قال حدثنا

الحسن بن عقیل الغنوی قال حدثنا محمد بن عبد الرحمن الذارع قال حدثنا قیس
بن حفص قال حدثنی علی بن الحسین بن الحسن العبدی عن ابی هارون العبدی عن
ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم دعا الناس الی غدیر خم امر
بما کان تحت الشجرۃ من الشوک فقم وذلک یوم الخمیس ثم دعا الناس الی علی فاخذ بضبعیہ
فرفعہا حتی نظر الناس الی بیاض ابطہ ثم لم یتفرقا حتی نزلت ہذہ الآیۃ الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی الرب برسالتہ
والولایۃ لعلی بن ابیطالب ثم قال اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ فقال حسان بن ثابت یا رسول اللہ ائذن لی
ان اقول ابیاتا قال قل علی برکۃ اللہ تعالی فقال حسان بن ثابت یا معشر مشیخۃ
قریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادیہم یوم الغدیر
نبیہم بخم واسمع بالرسول منادیا ٭ بانی مولاکم وولیکم ٭ فقالوا ولم یبدوا
ہناک التعامیا ٭ الہک مولانا وانت ولینا ٭ فلا تجدن فی الخلق للامر
عاصیا ٭ فقال لہ قم یا علی فاننی رضیتک من بعدی اماما وہادیا

ترجمہ ابو سعید خدری سے

منقول ہے کہ تحقیق رسول خدا نے جس روز لوگون کو غدیر خم کی طرف بلایا تو حکم دیا کہ جو کچھ درختون کے نیچے کانٹے
وغیرہ تھے وہ سب صاف کر دیئے گئے اور پنجشنبہ کو یہ امر ہوا اوسکے آپ نے لوگون کو علی کی طرف دعوت کی
اور اونکا شانہ پکڑکے بلند کیا اسقدر کہ لوگون نے آپکی بغل کی سفیدی کو دیکھا بعد اوسکے لوگ ابھی متفرق نہین
ہوے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ پس فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین
اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت کے اور علی بن ابیطالب کی ولایت کے
بعد اوسکے فرمایا کہ بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن

رکھو اوسی علی کو اور مدد کر تو اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو پس کہا حسان بن ثابت نے کہ اے رسول خدا مجھکو اجازت دیجیے کہ مین اشعار کہون آپ نے فرمایا کہ کہو اوپر برکت اللہ تعالی کی پس کہا حسان بن ثابت نے کہ اے گروہ بزرگان قریش سنو تم گواہی کو رسول خدا کی ترجمہ اشعار ندا کرتے تھے اون لوگون کو بروز غدیر اونکے نبی مقام خم مین اور کسقدر قابل سننے کی ہین رسول جبکہ ندا کرنے والے ہون ساتھ اس بات کی کہ تحقیق مین مولی تمھارا ہون اور ولی تمھارا ہون پس ان لوگون نے کہا ایسی حالت مین کہ اوس مقام مین کوئی اس بات سے ناواقف ظاہر نہین ہوتا تھا کہ اے نبی تیرا معبود ہمارا مولی ہے اور تو ہمارا ولی ہے پس نہ پائیگا تو خلق مین واسطے اس امر کے کسی شخص کو نافرمان پس فرمایا رسول خدا نے کہ اوٹھو اے علی پس تحقیق مین نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی پس چونکہ بخوف طول دو کتابون کے حوالے پر اکتفا کی ہے ورنہ اکثر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین یہ اشعار حسان بن ثابت منقول ہین جسکا زیادہ تفصیل دیکھنی کو جی چاہے وہ مجلد مذکور عبقات کی صفحہ ۲۰ سے صفحہ ۹۸ تک ملاحظہ کرے اب ہم چند فوائد کو بیان کرتے ہین کہ جو ان دونون روایتون کے اور ان اشعار آبدار گوہر بار کے نقل کرنے سے ظاہر و آشکار ہین **فائدہ اولی** اس روایت ثانیہ اہل سنت وجماعت سے بھی معلوم ہوا کہ آیہ وافی ہدایہ الیوم اکملت لکم دینکم بروز غدیر خم باب ولایت علی بن ابیطالب مین نازل ہوا ہے **فائدہ ثانیہ** اکثر شعرا کا عموما جیسا کہ عبارت تذکرہ خواص الامہ سے ثابت ہے اور حسان بن ثابت کا خصوصا جیسا کہ ان دونون روایتون سے ثابت ہے بروز غدیر خم اشعار نظم کر کے پڑھنا صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جناب امیر کو اوس روز کوئی عہدہ جلیل و منصب عظیم حاصل ہوا تھا اور ظاہر ہے کہ وہ سوا خلافت اور امامت کے اور کوئی دوسرا عہدہ نہین ہو سکتا **فائدہ ثالثہ** روایت ثانیہ سے معلوم ہوا کہ حسان بن ثابت نے یہ اشعار حسب اجازت جناب رسول خدا موزون کیے تھے اور یہ امر اور بھی زیادہ مؤید ہے فائدہ ثانیہ کا **فائدہ رابعہ** ان اشعار صدق شعار مین تصریح اس بات کی موجود ہے کہ جناب رسول خدا نے حدیث غدیر مین لفظ بعدی ارشاد فرمائی تھی **فائدہ خامسہ** ان اشعار در بار مین جو یہ مصرع ہے کہ رضیتک من بعدی اماما وہادیا اسمین صریح لفظ امام وہادی موجود ہے پس یہ لفظ دو حال سے خالی نہین یا جناب رسول خدا نے یہ دونون لفظین جناب ولایت مآب کے باب مین ارشاد فرمائی تھین جیسا کہ ہمارے بعض خطبے مین مکرر موجود ہین اور یا حسان نے لفظ مولی وولی کے معنی امام اور ہادی کے سمجھے اور دونون طرح ہمارا مطلب حاصل ہے

فائدہ ساوسہ جناب رسول خدا کا اجازت دینا اور حسان کا اپنے سامنے ان اشعار کا پڑھنا اور بعد اوسکے آپ کا پسند کرنا بلکہ یہ فرمانا کہ ای حسان تو ہمیشہ روح القدس کی تائید پاویگا جبتک کہ ہماری مدد کرے اور اپنی زبان کے ساتھ ہماری حمایت کرے یہ سب امور دلالت قاطعہ ہین اس بات پر کہ جو مضمون و مطلب کہ ان اشعار میں ہے وہ سب حق و صدق ہے پس امامت علی بن ابیطالب بالکل وجوہ بعد جناب رسول خدا ثابت ہوگئی کہ ان اشعار میں خود قول جناب رسول خدا اسطرح منقول ہے فقال لہ قم یا علی فانّنی رضیتک من بعدی اماماً وھادیا یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ اوٹھو اے علی پس تحقیق مین نے پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی ٭ پس اس سے زیادہ اور کیا تصریح ہو سکتی ہے فائدہ سابعہ ظاہر ہے کہ جب حسان بن ثابت نے یہ اشعار گوہر نثار پڑھے ہین تو مجمع عام صحابہ کا تھا کہ سب عرب تھے اور حضرات ثلثہ بھی موجود تھے پس اگر حسان ان اشعار میں کوئی بات خلاف حدیث غدیر کے نظم کرتے تو ضرور تھا کہ اون مین کوئی صاحب خصوصاً حضرت ثانی لاثانی اونسے تعرض کرتے کہ جو بات جناب رسول خدا نے نہین فرمائی وہ تمنے ان اشعار مین کیون نظم کی ہے کیا خدا اور رسول پر افترا کرتے ہو پس جب ان مین سے کسی صاحب نے دم نہین مارا تو ثابت ہوگیا کہ لفظ امام یا حدیث غدیر خم مین موجود تھی جیسے کہ ہمارے یہان کے خطبے مین ہے اور سنیون نے نکال ڈالی یا لفظ مولی کے معنی سب نے علی العموم امام کے سمجھے پس ثابت ہوگئی امامت امیر المومنین و امام المتقین بعد سید المرسلین اسطرح پر کہ کوئی ضرورت کسی دلیل و برہان و قرینہ و بیّنہ کے باقی نرہی فاحمد اللہ علی ذلک حمد الشاکرین دلیل بست و دوم اشعار صدق آثار قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری ہین اور یہ اشعار کتاب تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی مین کہ جسکا ذکر ہم دلیل بست و یکم مین کر چکے ہین بعد اشعار حسان بن ثابت اسطرح لکھے ہوے ہین قال قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری وانشدھا بین یدی علی بصفین ؎ قلت لما بغی العدو علینا ٭ حسبنا ربنا ونعم الوکیل ٭ وعلیٌّ امامنا وامام ٭ لسوانا به اتی التنزیل ٭ یوم قال النبی من کنت مولاہ ٭ فھذا مولاہ خطب جلیل ٭ انما قالہ النبی علی الامۃ ٭ حتماً ما فیہ قال و قیل ٭ ترجمہ کہا قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے اور پڑھا ہے ان اشعار کو سامنے علی کے صفین مین ترجمہ اشعار کا یہ ہے

جسوقت کہ فضاوت کی دشمن نے اوپر ہمارے ٭ کافی ہے ہمکو پروردگار ہمارا اور وہ اچھا وکیل ہے ٭ اور علی امام ہے
ہمارا اور خلیفہ ہے ہمارا سواسب کے لیے آئی ہے ساتھ اسکے وحی ٭ جس روز کہ فرمایا نبی نے کہ جسکا مین ہون
مولی ٭ پس یہ علی بھی اوسکا مولی ہے یہ امر عظیم ہے ٭ سوا اسکے نہین ہے کہ فرمایا ہے اوسکو نبی نے اوپر
امت کے ٭ حتم کرنے کہ اوسمین کچھ قال وقیل نہین ہے ٭ ان اشعار صدق آثار سے صاف صاف ظاہر و
آشکار ہے کہ مراد حدیث غدیر سے امامت وخلافت جناب شاہ ولایت ہے نہ فقط دوستی ومحبت اس سبب
کہ قیس بن سعد نے کہ صحابہ کرام مین سے ہین بحضور تمام باغیان شام کے مقابلے مین جناب امیر کے سامنے
بیان کر دیا ہے کہ علی امیر اور سب سواسب کے امام ہین اور قرآن شریف انکی امامت کے باب مین
نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب خیر الانام نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی ہے اور اس مین کچھ
قیل وقال کی گنجایش نہین ہے بلکہ یہ حکم جناب رسالتمآب کا تمام امت پر حتمی ہے پس اب بھی حضرات
سنیہ کا اس باب مین گفتگو کرنا خارج ہونا ہے امت جناب رسالتمآب سے اور صریح مخالفت ونافرمانی
کرنا ہے حکم خدا ورسول کی اور داخل ہونا ہے گروہ بغاۃ وطغاۃ مین ٭ دلیل بست وسوم اشعار
کمیت بن زید اسدی ہین کہ جو سبط ابن الجوزی نے کتاب تذکرہ خواص الامہ مین کہ جسکا ذکر ہم دلیل
بست ویکم و دلیل بست ودوم مین کر چکے ہین بعد اشعار قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کے نقل کیے ہین
وقال الکمیت نفی عن عینک الارق الهجوعا ٭ وهما یمتری عنه الدموعا لدی الرحمن
یشفع بالمثانی ٭ فکان لنا ابو حسن شفیعا ٭ ویوم الدوح دوح غدیر خم ٭ ابان
له الولایة لو اطیعا ٭ ولکن الرجال تبایعوها ٭ فلم ار مثلها خطرا مبیعا ٭ ولهذه
الابیات قصة عجیبة حدثنا بها شیخنا عمر بن صافی الموصلی رحمه الله تعالی قال انشد بعضهم
هذه الابیات وبات مفکرا فرای علیا کرم الله وجهه فی المنام فقال له اعد علی ابیات الکمیت فانشده
[illegible] قال الله تعالی اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدی فما ربحت تجارتهم وما کانوا مهتدین ٭ وایضا قال تعالی
ولبئس ما شروا به انفسهم لو کانوا یعلمون ٭ وایضا قال تعالی فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قلیلا
فبئس ما یشترون ٭

ایاها حتی بلغ الی قوله خطرا مبیعا فانشد علی بیتاً اخر من قوله زیادة فیها سه فلم ار مثل ذاک
الیوم یوماً ٭ ولم ار مثله حقاً اضیعا ٭ فانتبه الرجل مذعورا ٭٭

ترجمہ دور کردیا ہے تیری آنکھ سے بیخوابی نے رات کے سونیکو ٭ اور اون دونون آنکھون سے آنسو بہتے ہین ٭ نزدیک رحمان کی شفاعت کیجائیگی ساتھ ایات قرآن کے ٭ بسبب کرہین واسطے ہمارے ابوالحسن شفیع ٭ اور یاد کر تو درختون کے دن کو کہ وہ درخت غدیر خم کی تھی ٭ ظاہر کردیا جناب رسول خدا نے واسطے اونہین ابوالحسن کے ولایت کو کاش آپ کی اطاعت کیجاتی ٭ ولیکن لوگون نے آپسمین خرید و فروخت کی اوسی ولایت کی ٭ پس نہین دیکھا ہے مین نے مثل اوسی ولایت کے کسی مرتبہ عالی کو کہ بیع کیا گیا ہو ٭ اور واسطے ان اشعار کے ایک قصہ عجیب ہے سبط ابن جوزی کہتے ہین کہ بیان کیا ہمسے ہمارے شیخ عمرو بن صافی موصلی نے کہ ایک شخص نے ان اشعار کو پڑھا اور فکر کی حالت مین سو گیا پس اوسنے علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے اوس سے فرمایا کہ میرے واسطے ابیات کمیت پھر دوبارہ پڑھ پس اوس شخص نے آپکے سامنے یہ اشعار پڑھے یہان تک کہ خطرا مبیعا کمیت کے اس قول تک پہونچا پس حضرت علی نے اپنے قول سے ایک شعر اور زیادہ کرکے پڑھا کہ اوسکا ترجمہ یہ ہے ترجمہ شعر پس نہین دیکھا ہے مین نے مثل اوس دن کے کوئی دن ٭ اور نہین دیکھا ہے مین نے مثل اوسکے کوئی حق کہ ضائع کیا گیا ہو ٭ پس چونک اوٹھا وہ شخص در انحالیکہ خوفناک تھا انتہی ان اشعار صدق آثار سے صاف صاف ظاہر و آشکار ہے کہ ولایت حیدر کرار سے حدیث غدیر مین امامت و خلافت مراد ہے نہ فقط دوستی و محبت لیکن لوگون نے جناب رسولخدا کی اس حکم محکم کو قبول نہین کیا اور اس ولایت کو آپس مین ایک دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا یعنی بعض صحابہ نے بعض کو ولی عہد جناب رسول خدا قرار دیدیا اور خلیفہ بنا دیا اور حق امام برحق علی بن ابیطالب کو ضائع کردیا فبئس ما یشترون ٭ اب اگر کسی سنی صاحب کا جی چاہے کہ یوسف بن قزاغلی سبط ابن الجوزی اور اونکی کتاب تذکرہ خواص الامہ کی توثیق کو ملاحظہ کرے تو حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات الانوار کے صفحہ ۵۰۳ سے صفحہ ۵۳۰ تک مطالعہ کرے کہ یہ مجلد مطبع مطلع نور لکھنؤ مین چھپکر ۱۳۲۹ ہجری مین شائع ہوکر عرصہ ہوا ختم بھی ہوگیا ہے

دلیل بست و چہارم اشعار گوہر بار معجز آثار خود جناب حیدر کرار غیر فرار صاحب ذوالفقار قاتل کفار ہین کہ جو آپکے دیوان مین مرقوم و مسطور ہین اور ملا حسین میبذی نے اس دیوان کی شرح

لکھی ہے اور اوسکا مضمون یہ ہے وہی ہذہ ﴿ لقد علم الاناس بان سہمی ✤ من الاسلام یفضل کل سہم ✤ واحمد النبی اخی وصہری ✤ علیہ اللہ
صلی وابن عمی ✤ وانی قائد للناس طرا ✤ الی الاسلام من عرب وعجم ✤ وقاتل کل صندید رئیس ✤ وجبار من الکفار ضخم ✤ وفی القرآن
الزمہم ولائی ✤ واوجب طاعتی فرضا بعزم ✤ کما ہرون من موسی اخوہ ✤ کذاک انا اخوہ وذاک اسمی ✤ لذاک اقامنی لہم اماما
واخبرہم بہ بغدیر خم ✤ فمن منکم یعادلنی بسہمی ✤ واسلامی وسابقتی ورحمی ✤ فویل ثم ویل ثم ویل ✤ لمن یلقی الالہ غدا بظلمی
وویل ثم ویل ثم ویل ✤ لجاحد طاعتی ومرید ہضمی ✤ وویل للذی یشقی سفاہا ✤ یرید عداوتی من غیر جرمی ﴾ ترجمہ ہر اینہ
تحقیق آگاہ ہین سب لوگ ساتھ اس بات کے کہ تحقیق میرا حصہ اسلام سے زیادہ ہے ہر حصے سے (یعنی مین سب مسلمانون سے
افضل ہون) اور احمد نبی میرے بھائی ہین اور میرے خسر ہین ✤ اور پر اونکے اللہ درود بھیجے اور میرے چچا کے بیٹے ہین
اور مین کھینچنے والا ہون کل آدمیون کا ✤ اسلام کی طرف عرب مین سے ہون یا عجم مین سے ✤ اور مین قتل کرنیوالا
ہون ہر سردار رئیس کا ✤ اور ہر سرکش کافرون مین سے کہ جو قوی وفربہ تھا ✤ اور قرآن مین لازم کی ہے اللہ نے
اون لوگون پر (یعنی مسلمانون پر) دوستی میری ✤ اور واجب کی ہے اطاعت میری درحالیکہ فرض ہے
بالنص ✤ جس طرح کہ ہارون موسی کے بھائی تھے ✤ اسی طرح مین خاتم الانبیا کا بھائی ہون اور یہ میرا نام ہے ✤ اسی سبب سے
حاکم کیا ہے اونہین رسول خدا نے مجھکو مسلمانون کے لیے امام ✤ اور خبر دی ہے اونہین مسلمانون کو ساتھ اس امر کے
غدیر خم مین ✤ پس کون شخص تم مین سے میرے حصے کی برابری کرسکتا ہے ✤ اور میرے اسلام کی اور میرے
سبقت کی اور میرے قرابت کی رسول خدا سے ✤ پس عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے ✤
واسطے اوس شخص کے کہ ملاقات کرے اللہ سے کل کے دن (یعنی روز قیامت) میرے ظلم کے ساتھ (یعنی جن لوگون
نے مجھپر دنیا مین ظلم کیا ہے) اون لوگون کے لیے قیامت مین عذاب ہے ✤ اور عذاب ہے بعد اوسکے پھر عذاب ہے بعد اوسکے
پھر عذاب ہے ✤ واسطے اوس شخص کے کہ جو میری اطاعت کا انکار کرنے والا ہو اور میری شکست کا خواہان ہو ✤ اور
عذاب ہے واسطے اوس شخص کے کہ شقاوت مین مبتلا ہوتا ہے بسبب حماقت کے ✤ ارادہ کرتا ہے عداوت کا بغیر
اسکے کہ مین نے کچھ گناہ کیا ہو ✤ **کتاب فواتح شرح دیوان جناب امیر علیہ السلام مطبوع**
مطبع فخر المطابع لوہارو کے صفحہ ۴۰۸ سے صفحہ ۴۰۹ تک بعد شرح چند اشعار
دربارے میر **حسین میبذی کی یہ عبارت ہے (حکایت)** امام احمد از براء

بن عازب و زید بن ارقم روایت کند کہ چون مصطفے صلعم در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست علی بگرفت و گفت الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم گفتند آری فرمود اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ پس عمر او را دید و گفت هنیئاً یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولی کل مومن و مومنة ثعلبی روایت کند کہ پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم این سخن بعد از آن فرمود کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ؁

[1] شارح گوید و بر اہل توفیق پوشیدہ نیست کہ آیہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ الخ این حدیث است و نیز اسی کتاب فواتح کے صفحہ ۴۰۹ مین بعد تمام ہونے اشعار صحیح آثار کے اور اوسی شرح کے میر حسین میبذی کی یہ عبارت ہے (حکایت) امام غزالی بن احمد واحدی [2] از ابو ہریرہ روایت کند کہ مرتضے این ابیات در حضور ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبد الرحمن و ابو ذر و مقداد و سلمان و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرمود انتہی واضح ہو کہ یہ اشعار صحیح آثار و نیز دو روایتین جو ہم نے شیخ میر حسین میبذی سے نقل کی ہین چند دلائل فاطعہ و براہین ساطعہ پر مشتمل ہین کہ بعض اونمین سے جناب امیر کے استحقاق خلافت پر دلالت کرتے ہین اور بعض غدیر خم مین آپکے امام و خلیفہ مقرر ہونے پر اول پہلے شعر مین جو آپنے فرمایا ہے کہ سب لوگ سے اسلام مین سبقت کی ہے اس بات سے واقف ہین کہ میرا حصہ اسلام مین سب سے زیادہ ہی وہ صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کل امت سے افضل ہین اور افضلیت موجب استحقاق خلافت ہے جیسا کہ ہم دلائل قسم دوم مین بیان کر چکے ہین دوم دوسرے شعر مین جو آپنے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا میرے بھائی اور میرے خسر اور میرے چچا کے بیٹے ہین یہ سب

[1] کتاب منقول عنہ مین اسمقام میں جگہ چھوٹی ہوئی تھی لہذا مین نے اوسی طرح جگہ چھوڑ دی ہے اور ظاہر ہے کہ یہان کچھ عبارت لکھنے کو رہ گئی ہے ۱۲ منہ

[2] لفظ غزالی کاتب کی غلطی سے لکھی گئی ہے صحیح علی بن احمد واحدی ہے ۱۲ منہ

صفات مجموع من حیث المجموع آپ کے لیے مخصوص ہین کہ سوا آپ کے کسی فرد بشر مین مجتمع نہین ہین اور یہ قرب و قرابت بھی دلیل افضلیت ہے اور افضلیت موجب استحقاق خلافت کما مر **سوم** تیسرے شعر مین آپ نے فرمایا ہے کہ مین قائد ہون کل آدمیون کا اسلام کیطرف عرب مین سے ہون یا عجم مین سے یہ قول آپکا باواز بلند ندا کر رہا ہے کہ آپ خلیفہ رسول و امام کل امت ہین کما لا یخفی علی اولی الالباب **چہارم** چوتھے شعر مین جو آپ نے اپنی شجاعت کا ذکر فرمایا یہ مسلم الثبوت بین الفریقین ہے اور صحابہ پر کیا منحصر ہے کوئی شخص اولین و آخرین مین سے آپ کی شجاعت کو نہین پہونچ سکتا اور حضرات ثلاثہ کا تو ایک کافر کو بھی قتل کرنا خود سنیون کی کتابون سے ثابت نہین ہو سکتا پس یہ شجاعت بھی باعث افضلیت و سبب استحقاق خلافت و موجب لیاقت امامت ہی **پنجم** پانچوین شعر مین جو آپ نے ارشاد فرمایا ہی کہ قرآن مین حق سبحانہ و تعالی نے لوگون پر میری دوستی لازم کی ہی اور میری اطاعت سب پر واجب اور فرض کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ آپکی امامت و خلافت بنص قرآن ثابت ہی اس سبب سے کہ بعد جناب رسول خدا اور کوئی شخص سوا خلیفہ و امام کے واجب الاطاعۃ نہین ہو سکتا **ششم** چھٹے شعر مین جو آپ نے فرمایا ہی کہ جسطرح ہارون موسی کے بھائی تھے اوسی طرح مین جناب رسول خدا کا بھائی ہون یہ اشارہ ہے طرف حدیث منزلت کے اور اس سے صریح ثابت ہی کہ جسطرح حضرت ہارون حضرت موسی کے خلیفہ تھے اوسی طرح جناب امیر جناب رسول خدا کے خلیفہ ہین ورنہ کوئی وجہ اس شباہت کی تخصیص کی آپ کے ساتھ نہین ہے اس سبب سے کہ اور بھی جناب رسول خدا کے بنی اعمام تھے کہ جو قبل ہجرت ایمان لا چکے تھے اور انہین سے کسیکو نہ جناب رسول خدا نے حضرت ہارون کے ساتھ تشبیہ دی اور نہ خود ان بزرگون کو اس تمثیل کی جرأت ہوئی **ہفتم** ساتوین شعر مین تو آپ نے اس بات کی تصریح کر دی ہی کہ جناب رسول خدا نے بروز غدیر خم مجھکو سب کا امام مقرر فرمایا ہی پس اب کون سی گنجائش تشکیک و تاویل کی باقی رہگئی **ہشتم** آٹھوان شعر تاکید ہے پہلے شعر کی اور اوسمین آپ نے سب صحابہ کو مخاطب کر کے بتصریح فرما دیا کہ تم لوگون مین سے کوئی میری برابری نہین کر سکتا نہ اسلام مین نہ سبقت مین نہ قرابت مین اور اس سے آپ کی افضلیت سب کے اوپر مانند آفتاب کے روشن ہے **نہم** نوین اور دسوین شعر مین آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اوپر ظلم کریگا اور میری اطاعت سے انکار کریگا اور میری شکست کا خواہان ہوگا جب وہ حق سبحانہ و تعالی سے ملاقات کریگا

بروز قیامت تو او سپر ویل ہی اور ظاہر ہی کہ ویل کلمہ عذاب ہے پس جن لوگون نے کہ آپ کا حق غصب کیا اور آپ پر ظلم کیا
اور آپکی اطاعت سے انکار کیکے آپ سے مخالفت کی اونکا حال معلوم ہوگیا دہم گیارھوین شعر مین آپ نے یہ فرمایا ہے
کہ ویل ہی واسطے اوس شقی کی کہ جو حماقت سے میری عداوت کا بغیر کسی گناہ کے ارادہ کرتا ہی اس سے صاف ظاہر
ہوگیا کہ حضرات مخاطبین مین سے بعض ایسے تھے کہ آپ سے عداوت رکھتے تھے اور علی ہذا القیاس نوین اور دسوین
شعر سے بھی ظاہر ہے کہ بعض اونمین سے آپ پر ظلم کرنیوالے اور آپکی اطاعت کا انکار کرنیوالے اور
آپکا حق غصب کرنیوالے تھے **یازدہم** میر حسین میبذی شارح دیوان کی عبارت جو ہمنے صفحہ
۸۰۸ فواتح سے نقل کی ہے اوسمین حدیث غدیر بھی موجود ہی اور تہنیت حضرت عمر بھی مذکور ہی اور یہ بھی ثابت ہے
کہ جناب رسول خدا نے آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الایہ کے نازل ہونے کے بعد
حدیث غدیر ارشاد فرمائی ہے اور یہ بھی شارح کے کلام سے ثابت ہی کہ آیہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم اسی
حدیث کے موافق ہے **دوازدہم** جو عبارت میر حسین میبذی کی ہمنے صفحہ ۸۰۹ فواتح سے نقل
کی اوس سے ثابت ہی کہ جناب علی مرتضی نے یہ اشعار ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار
و عبد الرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبد اللہ بن مسعود کے سامنے پڑھی تھی اور اس سے اظہر من الشمس ہے
کہ آپ نے کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہین رکھا اور جو بیعت روز غدیر خم آپ کی امامت و خلافت
کی بابت لوگون کی گردنون مین تھی اوسکو بخوبی یاد دلوادیا اور دعوی امامت علے روس الاشہاد کیا
فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیوتیہ اجرا عظیما
واضح ہو کہ میر حسین میبذی مشاہیر علماے اعلام اہل سنت و جماعت مین سے ہین جس شخص کو انکی توثیق
ملاحظہ کرنیکو جی چاہے وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلدات حدیث غدیر کیطرف رجوع کرے
دلیل بست و پنجم انکار کرنا حارث بن نعمان فہری کا قبول مولائیت جناب شاہ ولایت سے اور
اوسکی سر پر آسمان سے ایک پتھر کا گرنا اور اوسکا واصل جہنم ہونا اور اس آیت سرایا ہدایت کا نازل ہونا
سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع کہ جو اول سورہ معارج مین ہے اور یہ حکایت سنیون کی کتب
و تفاسیر معتبرہ مین منقول و ماثور ہے چنانچہ احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری نے اس حکایت کو

اپنی تفسیر میں بتفصیل تمام لکھا ہے اور یہ ثعلبی رأس و رئیس مفسرین اہل سنت وجماعت میں سے ہیں اور
یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمہ میں کہ جسکا ایک
نسخہ قلمی میرے پاس ہے یہ حکایت تفسیر ثعلبی مذکور سے اسطرح نقل کی ہے اتفق علماء السیر علی ان
الغدیر کانت بعد رجوع النبیّ صلعم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ
وکانوا مائۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلی اللہ علیہ
وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحٰق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار و بلغ ذلک
الحارث بن نعمان الفہری فاتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء
فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلعم فقال یا محمد انک امرتنا ان
نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک وانک امرتنا ان نصلی
خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ ونصوم رمضان ونحج البیت ونزکی اموالنا فقبلنا منک
ذلک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس و
قلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیء منک او من اللہ تعالی فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الہ الا ہو انہ من اللہ ولیس
منی قالہا ثلاثا فقام الحارث وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد
حقا فارسل علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم قال فواللہ ما
بلغ ناقتہ حتی رماہ اللہ بحجارۃ من السماء فوقع علی ہامتہ فخرج
من دبرہ ومات وانزل اللہ تعالی سال سائل بعذاب واقع
للکافرین لیس لہ دافع

ترجمہ اتفاق کیا ہے علمائے سیر نے اس بات پر کہ قصہ غدیر کا جناب رسول خدا کے حج وداع سے مراجعت
کرنے کے بعد ہوا تھا اٹھارہویں ذی الحجہ میں آپ نے جمع کیا صحابہ کو اور وہ ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور فرمایا کہ

جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے نص کردی ہی جناب رسول خدا نے اوپر اسکے ساتھ
صریح عبارت کی کچھ کنایہ و اشارہ نہین کیا اور ذکر کیا ہی ابو اسحق ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کے ساتھ کہ
تحقیق جناب رسول خدا نے جب یہ ارشاد فرمایا تو تمام شہر و دیار مین مشہور ہو گیا اور حارث بن نعمان فہری کو
بھی یہ خبر پہونچی پس وہ اپنے ناقے پر سوار ہو کے آیا اور مسجد کے دروازے پر اوسکو بٹھایا اور اوسکے پاون
باندھ دیا اور خود مسجد کے اندر داخل ہوا اور جناب رسول خدا کے سامنے بیٹھ گیا اور کہا کہ ای محمد تحقیق تو نے
ہمکو حکم دیا کہ ہم گواہی دین اس بات کی کہ سوا اللہ کے اور کوئی معبود نہین ہے اور تو رسول ہی اللہ کا پس ہمنے
تجھسے یہ قبول کیا اور تو نے ہمکو حکم دیا کہ ہم شب و روز مین پانچ وقت کی نماز پڑھین اور رمضان مین
روزے رکھین اور خانہ کعبہ کا حج کرین اور اپنے اموال مین سے زکوۃ دین پس ہمنے تجھسے یہ سب قبول
کیا بعد اسکے تو اسپر بھی راضی نہوا یہانتک کہ تو نے اپنے چچا کے بیٹے کے دونون بازو پکڑکے اوسکو بلند
کیا اور سب آدمیون پر اوسکو فضیلت دی اور کہا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولی ہی پس یہ چیز
بھی تیری طرف سے ہی یا اللہ تعالی کیجانب سے پس فرمایا جناب رسول خدا نے درانحالیکہ آپ کی آنکھین سرخ
ہو گئی تھین کہ قسم ہے اوس اللہ کی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ تحقیق یہ حکم اللہ کیجانب سے ہی میری طرف سے
نہین ہے اسکو آپ نے تین دفعہ فرمایا پس کھڑا ہو گیا حارث اور کہتا تھا کہ بارخدایا جو کچھ محمد نے کہا ہی اگر وہ حق ہے
تو گرا دے تو اوپر ہمارے ایک پتھر آسمان سے یا مبتلا کر تو ہمکو عذاب دردناک مین راوی کہتا ہی کہ پس قسم ہے
اللہ کی کہ نہین پہونچا تھا وہی حارث اپنے ناقے تک کہ مارا اوسکو اللہ نے ساتھ ایک پتھر کے آسمان سے پس
پڑا وہ پتھر اوسکے سر پر اور اوسکے اسفل سے نکل گیا اور وہ ملعون مر گیا اور نازل کیا اللہ تعالی نے
سال سائل الایۃ ترجمہ آیت سوال کیا ایک سوال کرنے والے نے ساتھ ایسے عذاب کے کہ جو واقع ہونے والا
واسطے کافرون کے نہین ہے کوئی اوسکا دفع کرنیوالا انتہی اس روایت کے نقل کرنے سے چند فوائد حاصل
ہوتے فائدہ اولے یہ ہے کہ خود سبط ابن الجوزی اس بات کے قائل ہو گئے کہ حدیث غدیر نص صریح ہے
کچھ کنایہ و اشارہ نہین ہے چنانچہ اونھون نے بعد اس حکایت حارث بن نعمان فہری کے نقل کرنے کے
بلا فاصلہ لفظ مولی کے دس معنی ثابت کیے ہین کہ اونمین سے دسوین معنی اولی لکھے ہین اور یہ ثابت

کر دیا ہی کہ اس حدیث مین سوا اولی کے اور کوئی معنی لفظ مولی کر مراد نہین ہو سکتے چونکہ سب عبارت کے نقل کرنے مین طول ہوتا لہذا مین اخیر کی عبارت نقل کرتا ہون وہی ہذہ والمراد من الحدیث الطاعۃ المحضۃ فتعین العاشر ومعناہ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی اولی بہ وقد صرح بھذا المعنی الحافظ ابو الفرج یحیی بن سعید الثقفی الاصبہانی فی کتابہ المسمی بمرج البحرین فانہ روی ھذا الحدیث باسنادہ الی مشائخہ وقال فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی علیہ السلام فقال من کنت ولیہ واولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ فعلم ان جمیع المعانی راجعۃ الی الوجہ العاشر ودل الیہ ایضا قولہ علیہ السلام الست اولی بالمؤمنین من انفسہم وھذا نص صریح فی اثبات امامتہ وقبول طاعتہ وکذا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وادار الحق معہ حیث دار فیہ دلیل علی انہ ما جری خلاف بین علی وبین احد من الصحابۃ الا والحق مع علی وھذا باجماع الامۃ الا تری ان العلماء انما استنبطوا احکام البغاۃ من وقعۃ الجمل وصفین ❊

ترجمہ اور مراد حدیث سی فقط اطاعت ہی پس معین ہو گئے دسوین معنی اور معنی اوس حدیث کے یہ ہین کہ جس شخص کے ساتھ کہ مین اولی ہون اوسکے نفس سے پس علی بھی اولی ہے ساتھ اوسکے اور تحقیق تصریح کر دی ہے اس معنی کی حافظ ابو الفرج یحیی بن سعید ثقفی اصفہانی نی اپنی کتاب مین کہ جسکا مرج البحرین نام ہے اس سبب سے کہ تحقیق روایت کی ہی اوسنے اس حدیث کی اپنی اسناد سے اپنے مشایخ کیطرف سے اور کہا ہے اوس مین کہ پس پکڑا رسول خدا نے ہاتھ علی کا اور فرمایا کہ جس شخص کا مین ولی ہون اور اولی ہون ساتھ اوسکے اوسکے نفس سے پس علی بھی اوسکا ولی ہے پس معلوم ہو گیا کہ تحقیق سب معانی دسوین وجہ کیطرف پھرتے ہین اور اسپر قول رسول خدا بھی دلالت کرتا ہے کہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم یعنی کیا نہین ہون مین اولی ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے اور یہ نص صریح ہے اثبات امامت علی مین اور اونکی اطاعت قبول کرنے مین اور اسی طرح قول جناب رسول خدا کا ہے و

ادر الحق معہ حیث دار یعنی او پھیر دی تو حق کو اے اللہ ساتھ اوس علی کے جس جگہ کہ وہ پھرے اس مین دلیل ہے
اس بات پر کہ نہین جاری ہوا کوئی خلاف درمیان علی کے اور درمیان کسی شخص کے صحابہ مین سے مگر حق علی کے
ساتھ تھا اور یہ باجماع امت ثابت ہے کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ تحقیق علما سوا اسکے نہین ہے کہ احکام باغیون کے
واقع جمل او صفین سے استنباط کرتے ہین انتہی قول سبط ابن الجوزی سے صاف صاف ثابت ہو گیا
کہ حدیث غدیر نص صریح ہے اثبات امامت شاہ ولایت مین وہذا ہو المطلوب اور یہ سبط ابن جوزی مثل اپنے
دادا ابن الجوزی کے مشاہیر علماے اہل سنت وجماعت مین سے ہین اور اکثر علماے مابعد نے انکے اقوال اپنی
کتابون مین سنداً نقل کیے ہین اور اس کتاب خواص الائمہ کی بھی اکثر عبارتین لکھی ہین افسوس کہ طول بہت
ہوتا جاتا ہے ورنہ ممکن تھا کہ مین بہت سے علما وفضلاے حضرات سنیہ کی عبارتین انکی اور کتاب خواص الائمہ
کی توثیق مین نقل کر دیتا اور چندان ضرورت بھی نہین ہے دو سبب سے **اول** یہ ایک مشہور عالم سنیون کے
ہین اور یہ کتاب بھی مشہور ہے **دوم** کتاب مستطاب عبقات الانوار کی مجلد حدیث غدیر کے حصہ چہارم مین
انھین سبط ابن الجوزی اور اس کتاب خواص الائمہ کی توثیق بشد ومد تمام کئی جگہ لکھی ہوئی ہے جس شخص کا جی چاہے
اوسکی طرف رجوع کرے **فائدہ ثانیہ** عبارت سبط ابن الجوزی سے ثابت ہو گیا کہ ابو اسحاق الثعلبی نے
یہ حکایت حارث بن النعمان فہری اپنی تفسیر مین لکھی ہے اور کچھ سبط ابن الجوزی پر موقوف نہین ہے بہت سے
علماے اعلام حضرات سنیہ نے اسی تفسیر سے اپنی کتابون مین اس حکایت کو نقل کیا ہے جسکا تفصیل پر مطلع
ہونے کو جی چاہے وہ مجلد حدیث غدیر کے حصہ چہارم کے شروع سے دلیل ششم کو ملاحظہ کرے کہ اوس مین اٹھارہ
نام علماے کرام وفضلاے عالیمقام اہلسنت وجماعت کے لکھے ہوے ہین کہ جنھون نے اپنی کتابون مین اس حکایت
حارث بن نعمان فہری کو نقل کیا ہے بعض نے اس تفسیر ثعلبی سے اور بعض نے اپنی اسناد سے اور دوسری کتابون سے اور اون سب
علما کی عبارتین اور کتب منقول عنہا کے نام بھی لکھے ہوے ہین اور خود تفسیر ثعلبی کی عبارت بھی منقول ہے اور بعد اس
عبارت کی نقل کرنے کے ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی کے محامد ومحاسن کلام علماے اعلام حضرات سنیہ سے
اس شد ومد وتفصیل کے ساتھ لکھی ہوئی ہین کہ اونکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ثعلبی راس رئیس مفسرین اہل سنت وجماعت
مین سے ہین مگر سب علما کا کلام مطالعہ کرنے کے لیے کسی سنی صاحب دماغ وفا کرے یا ...

کی عربی عبارتین سمجھ مین نہ آئین تو فقط کتاب ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت کو کہ جو فارسی مین ہے ص حصہ چہارم مجلد غدیریہ کو سی ملاحظہ کرنا شروع کرے اور پھر دیکھے کہ فرقہ اہل سنت مین ثعلبی صاحب کس مرتبے کے مفسر تھے فائدہ ثالثہ اس روایت سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ حدیث من کنت مولاہ جناب شاہ ولایت کی افضلیت پر سب آدمیون سے صریحاً دلالت کرتی ہے اس سبب سے کہ حارث بن نعمان فہری باوصف اسکے کہ اس معرکے مین موجود نہ تھا لیکن جب اوسنے اس حدیث کو سنا تو جھٹ اس بات کا اوسکو علم بلا شبہہ و شک حاصل ہو گیا کہ علی مرتضی کو جناب رسول خدا نے سب آدمیون پر افضلیت دی اور جب اوسنے آپ کے پاس آکے اس مطلب کو بیان کیا تو آپ نے اسکا انکار نہین فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اوسکا فہم غلط ہوتا تو جناب رسول خدا اسپر تنبیہ کرتے اور فرما دیتے کہ ابوبکر و عمر و عثمان علی سے افضل ہین تو علی کی افضلیت کا کیونکر قائل ہوتا ہے پس جب یہ امر ثابت ہو گیا تو اب ہم سنیون سے سوال کرتے ہین کہ یہ افضلیت جناب شاہ ولایت کی کس بنا پر تھی آیا اسی بنا پر کہ جناب رسول خدا نے آپ کو اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا تھا یا اور کسی دوسری بنا پر اگر شق اول کو اختیار کرینگے تو نعم الوفاق ہمارے اونکے کوئی نزاع باقی نہ رہیگی اور اگر شق ثانی کو اختیار کرینگے تو پھر ہم اونسے پوچھینگے کہ تمھین بتاؤ کہ یہ حدیث مبارک اور کون سے ایسے معنی پر دلالت کرتی ہے کہ جس سے جناب علی مرتضی کی افضلیت سب آدمیون پر بعد جناب رسول خدا کی ثابت ہوتی ہو حاشا و کلا سوا امامت و خلافت کے اور کوئی ایسے معنی اس حدیث کے وہ بیان نہین کر سکتے اس سبب سے کہ دوستی و ناصریت جو اونکا مختار ہے یہ ایسے معنی نہین ہین کہ جو جناب امیر کے لیئے مخصوص ہون اور کسی دوسرے شخص مین پائے نجاتے ہون بلکہ سب مومن آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین بدلیل قول حق سبحانہ و تعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض لیکن ہم بسبیل تنزل کہتے ہین کہ جب افضلیت جناب امیر کی سب آدمیون پر ثابت ہو گئی گو کسی بنا پر ہو تو اس سے بھی ہمارا مطلب بخوبی حاصل ہے اور مذہب حق ثابت ہے اس سبب سے کہ تفضیل مفضول عقلاً جایز نہین

---

[1] کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی کے مقصد دوم ص ۲۷ [illegible] ثعلبی کی عبارت سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جس طرح ابو حنیفہ حنفیون کے سرگروہ ہین او [illegible] شافعیون کے او [illegible] نقش بند نقشبندیون کے اور معین الدین چشتی چشتیون کے او ابو الحسن اشعری علم کلام کے اوسی طرح ثعلبی و واحدی علم تفسیر مین سرگروہ ہین ۱۲ منہ

نقلاً پس با وصف آپ کی موجود ہونے کے دوسرا شخص کہ جو مفضول ہو کیونکر امام و خلیفہ مقرر ہو سکتا ہے اور ہم اس مطلب کو دلائل قسم دوم میں مکرر بیان کر چکے ہیں لیکن یہاں یہ بھی ثابت کئے دیتے ہیں کہ علماے اعلام اہل سنت و جماعت بھی اس بات کے قائل ہیں کہ تفضیل مفضول جائز نہیں ہے چنانچہ کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی مقصد اول صفحہ ۱۶ مین خود شاہ ولی اللہ صاحب والد شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی یہ عبارت ہے واز لوازم خلافت خاصہ آنست کہ خلیفہ افضل امت باشد در زمان خلافت خود عقلاً و نقلاً انتہی موضع الحاجۃ و نیز اسی کتاب مین بعد چند سطرون کے اوسی صفحہ ۱۶ مین شاہ صاحب کی یہ عبارت ہے پس چنانکہ استنبار شخصے دلالت می کند بر فضلیت وے بر امت تا قبح ارتستنی جل ذکرہ مرتفع گردد ہمچنان استخلاف شخصے بر امت دلالت میکند بر افضلیت وے بر امت واز انجہت کہ عامل ساختن شخص مفضول خیانت ست عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعمل رجلاً من عصابۃ و من تلک العصابۃ من هو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ و خان رسولہ و خان المومنین و عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی من امر المسلمین شیئاً فامر علیہم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا حتی ید خلہ جہنم اخرجہما الحاکم ترجمہ عبارت عربیہ عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص نے عامل مقرر کیا کسی شخص کو کسی گروہ مین سے اور اس گروہ مین ایسا شخص موجود ہو کہ اللہ اوس سے زیادہ راضی ہو بہ نسبت اوس عامل کے (یعنی وہ شخص افضل ہو اوس عامل سے) پس تحقیق خیانت کی اوس عامل مقرر کرنیوالے نے اللہ کی اور خیانت کی اوسکے رسول کی اور خیانت کی مومنون کی اور ابو بکر صدیق سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص مالک ہو مسلمانون کے امر مین سے کسی چیز کا پس امیر کرے وہ شخص اون مسلمانون پر کسی شخص کو رعایۃً (یعنی بغیر استحقاق و فضلیت کی) پس اوپر اوس امیر مقرر کرنیوالے کے لعنت ہے خدا کی نہ قبول کریگا اللہ اوس سے توبہ کو اور نہ فدیہ دینے کو یہانتک کہ داخل کرے اوسکو جہنم مین نکالا ہے ان دونون حدیثون کو حاکم نے انتہی ان احادیث سے ثابت ہے کہ ادنی حکومت مین

بھی با وصف افضل کے مفضول کا مقرر کرنا جائز نہیں ہے پس امر خلافت و امامت میں کیونکر جائز ہوگا چنانچہ خود شاہ صاحب بعد دونون حدیثون کے نقل کرنے کے فرماتے ہین کہ ازینجا می توان دانست کہ حال خلافت کبری چہ خواہد بود ہم اس مطلب کو سنیونکی اور بہت سی معتبر کتابون سے ثابت کر سکتے ہین لیکن چونکہ طول بہت ہو گیا ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبد العزیز صاحب کے بھی باپ ہین لہذا ہمنے اونھین کی عبارت پر اکتفا کی **فائدہ رابعہ** حارث بن نعمان فہری پر کہ جو دشمن جناب امیر تھا اس حدیث غدیر کا اسقدر گران اور دشوار ہونا کہ اوسنے اپنے لیئے عذاب الٰہی طلب کیا صریح اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حدیث کسی امر عظیم کو ثابت کرتی تھی کہ جو کبھی مسلمانون مین سے کسی شخص کے لیئے حاصل نہ ہوا تھا ورنہ اوس ملعون کو اسقدر رشک وحسد جناب امیر کا نہ ہوتا اور منغص ہو کر انکار نکرتا اور عذاب الٰہی طلب نکرتا اور یہ سوای امامت وخلافت کی ہرگز کوئی دوسرا امر نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ اگر مراد اس حدیث سے فقط ناصریت ومحبت جناب امیر ہوتی تو یہ بات آپکے دشمنون کو اسقدر ناگوار نہین ہو سکتی تھی کہ وہ اسکی متحمل نہ ہوتے اور کافر ہو جاتے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرتے اور اوسکو اختیار کرتے اس سبب سے کہ محبت ایک امر قلبی ہے کہ کسی پر ظاہر نہین ہو سکتا ممکن تھا کہ دشمنان علیؑ ابن ابیطالب ظاہر مین آپ کی محبت کا اقرار کر لیتے اور باطن مین آپ سے عداوت رکھتے جیسا کہ منافقون کا طریقہ ہے **فائدہ خامسہ** حارث بن نعمان فہری کا جناب رسول خداؐ سے یہ کہنا کہ آپ نے شہادتین کا حکم دیا اور ہمنے قبول کر لیا اور آپ نے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کا حکم دیا ہمنے قبول کر لیا اب آپ اپنے بھائی کو ہمپر فضیلت دیتے ہین آیا یہ آپکی طرف سے ہے یا خدا کیجانب سے اور جناب رسول خداؐ کا اس سوال پر غضبناک ہونا اور قسم کھا کر فرمانا کہ تحقیق یہ حکم بھی اللہ کیجانب سے ہے صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جناب رسول خداؐ نے مقام غدیر خم مین جو کچھ اپنے بھائی کے باب مین ارشاد فرمایا تھا وہ حکم محکم بھی مثل اقرار توحید و رسالت و ادای نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کے واجب و لازم تھا اور یہ امر سوا امر خلافت و امامت کے کوئی دوسرا نہین ہو سکتا کما ہو الظاہر **فائدہ سادسہ** حارث بن نعمان فہری کے انکار و استنکاف و استکبار پر قبول مولائیت حیدر کرار سے عذاب خدائے جبار کا نازل ہونا صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ امر نہایت جلیل و عظیم تھا کہ جو سوائے خلافت و امامت وولایت اور کوئی دوسرا نہین ہو سکتا **فائدہ سابعہ** حارث بن نعمان فہری پر عذاب

نازل ہونیکے باب مین قرآن ناطق کا نازل ہونا باکمل وجوہ جلالت قدر جناب امیرؑ و عظمت حکم محکم حدیث غدیر و قباحت انکار و شناعت استکبار منکر و مستکبر پر دلالت کرتا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ بعد توحید و رسالت سوا خلافت و امامت کی اور کوئی امر ایسا عظیم و جلیل نہین ہوسکتا دلیل بست و ششم قول حضرت عمر ہے کہ جو اکثر سنیون کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہی اور مین یہان کتاب صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوع مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۱۲ ہجری کی صفحہ ۲۶ سی یہ عبارت نقل کرتا ہون واخرج ایضا انہ قیل لعمر انک تصنع لعلی شیئا لا تصنعہ باحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای ترجمہ اور نکالا ہی اس روایت کو بھی دارقطنی[1] نے کہ کہا گیا واسطے عمر کے کہ تو علی کیواسطے جو کچھ کرتا ہی وہ کسی شخص کے ساتھ اصحاب نبی مین سے نہین کرتا پس کہا عمر نے کہ تحقیق وہ میرا مولا ہی انتہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمر بسبب حدیث غدیر کے جناب امیر کو سب صحابہ سے افضل سمجھتے تھے اگرچہ بسبب طمع حکومت و ریاست اپنے فہم پر خود اونھون نے عمل نہین کیا لیکن حق سبحانہ و تعالی کلمہ حق کو اتمامًا للحجۃ زبان پر جاری کر دیتا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اس حدیث مین لفظ مولی بمعنی محب و ناصر ہو تو یہ امر باعث افضلیت کل صحابہ پر نہین ہوسکتا پس جب یہ معنی باطل ہو گئے تو وہ معنی ثابت ہو گئے کہ جو شیعہ لفظ مولی سے مراد لیتے ہین یعنی ولی بالتصرف کہ جو امامت و خلافت شاہ ولایت پر دلالت کرتے ہین اس سبب سے کہ باجماع امت اور کوئی تیسرے معنی اس حدیث مین لفظ مولی سے مراد نہین ہین پس لامحالہ جب ایک معنی باطل ہو جائینگے تو دوسرے معنی ثابت ہو جائینگے وللہ الحجۃ البالغۃ دلیل بست و ہفتم قول حضرت عمر ہے کہ جو کتاب مستطاب عبقات الانوار مجلد غدیر کے حصہ چہارم دلیل بست و سوم صفحہ ۲۲۱ سے صفحہ ۲۲۲ تک چند کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے منقول ہی اور مین یہان ایک کتاب کی نقل عبارت پر کتاب موصوف کی صفحہ ۲۲۲ سے اکتفا کرتا ہون جناب افضل المتکلمین مولوی سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہین واحمد بن عبد القادر العجیلی در کتاب ذخیرۃ المال فی شرح عقد جواہر اللآل گفتہ واخرج بعض الدارقطنی ایضا انہ جاء اعرابیان یختصمان فاذن لعلی فی القضاء بینہما فقضی فقال احدہما ہذا یقضی بیننا ؞ ؞

[1] اسکے ماقبل کی حدیث صواعق محرقہ مین دارقطنی سے منقول ہے لہذا اس مین لکھدیا ہے اخرج ایضا اس سے بھی مراد وہی دارقطنی ہے ۱۲ منہ

فوثب عمر واخذ بتلابیبه وقال ویحك ماتدری من هذا هذا مولای ومولی کل مومن ومؤمنة ومن لم یکن مولاه فلیس بمؤمن ترجمہ ذکر کیا ہے دارقطنی نے اس روایت کو بھی کہ دو اعرابی آپس مین نزاع کرتے ہوئے آئے پس اجازت دی عمر نے علیؑ کو کہ اونکا فیصلہ کر دین پس آپ نے فیصلہ کر دیا تو ایک نے ان دونون مین سے کہا کہ یہ شخص ہمارے آپس مین فیصلہ کرتا ہے پس عمر اوٹھے اور اوس شخص کے گریبان کو پکڑ لیا اور کہا وا ے ہو تیرے اوپر تو کیا جانتا ہے کہ یہ کون شخص ہے یہ مولی ہے میرا اور مولی ہے ہر مومن اور مومنہ کا اور جس شخص کا یہ مولی نہو پس وہ مومن نہین ہے انتہی اس روایت سے ظاہر ہے کہ لفظ مولی کے معنی یہان محب وناصر کے درست نہین ہو سکتے اس سبب سے کہ اعرابی احمق وجاہل نے جناب امیر کے حکم کی تحقیر کی تھی پس حضرت عمر نے جو تنبیہا اوسکا گریبان پکڑا اور کہا کہ یہ شخص میرا اور ہر مومن ومومنہ کا مولی ہے اور جس شخص کا یہ مولی نہو وہ مومن نہین ہے اس سے صریح ثابت ہے کہ حضرت عمر کا یہ مطلب تھا کہ یہ شخص واجب الاطاعت ہے اور اسکے حکم کی تعمیل کرنا لازم ہے پس ثابت ہوگیا کہ مولائیت شاہ ولایت سے آپ کا اولی بالتصرف ہونا مراد ہے نہ محض محب وناصر ہونا

دلیل بست وہشتم وہ حدیث ہے کہ جو سبط ابن الجوزی نے کتاب تذکرہ خواص الامہ مین کتاب الفضائل احمد بن حنبل سے نقل کی ہے اور وہ یہ ہے قال احمد فی الفضائل حدثنا یحیی بن ادم ثنا حنش بن الحارث بن لقیط النخعی عن رباح بن الحارث قال جاء رهط الی امیر المومنین فقالوا السلام علیك یا مولنا وکان بالرحبة فقال کیف اکون مولیکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاه فعلی مولاه قال رباح فقلت من هولاء فقیل نفر من الانصار فیهم ابو ایوب الانصاری صاحب رسول اللہ صلعم ترجمہ رباح بن حارث سے منقول ہے کہ ایک گروہ امیر المومنین کے پاس آیا اور اون لوگون نے کہا کہ السلام علیک یا مولانا اور آپ اوسوقت رحبہ مین تھے کہ جو ایک محلہ ہے کوفہ کا پس آپ نے فرمایا کہ مین تمھارا مولی کیونکر ہو سکتا ہون حالانکہ تم لوگ قوم عرب ہو اون لوگون نے جواب دیا کہ ہم نے رسول خدا کو روز غدیر خم یہ فرماتے سنا ہے کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علیؑ بھی مولا ہے رباح نے کہا کہ یہ لوگ کون ہین لوگون نے کہا کہ یہ ایک گروہ ہے انصار مین سے کہ اونمین ابو ایوب

انصاری صاحب رسول خدا سے ہین انتھی ظاہر ہے کہ ابو ایوب انصاری و دیگر صحابہ نے جناب امیر علیہ السلام کو
جو السلام علیک یا مولانا کہا اس سے اون لوگون کا لفظ مولی سے آپ کا محب یا ناصر ہونا مقصود تھا ورنہ
جناب امیر یہ نہ فرماتی کہ مین تمھارا مولا کیونکر ہو سکتا ہون حالانکہ تم لوگ قوم عرب ہو اسلیے کہ قوم عرب کا
محب و ناصر ہونا یہ کوئی تعجب کی بات نہین تھی بلکہ آپ سے عرب کے ساتھ قرب تھی پس صاف ظاہر ہے
کہ صحابہ کا لفظ مولانا کے اطلاق سے یہ مقصود تھا کہ آپ ہمارے مالک اور متصرف فی الامور ہین اور ہم آپکے
غلامون کی مانند ہین اور چونکہ لوگون نے حدیث غدیر کو فراموش کر کے اور آپ کی ولایت سے عدول کر کے غیر کو
اپنا امام اور خلیفہ بنا لیا تھا لہذا آپ نے یہ کلام بطور تعجب ارشاد فرمایا کہ اتمام حجت باکمل وجوہ عمل مین آئے اور آپ کی
حقیت باب امامت و خلافت کی نص صریح حدیث غدیر کلام صحابہ سے ثابت ہو جاوے اور یہ دلیل
و قرینہ ایسا ظاہر اور واضح ہے کہ کسی عاقل و دیندار کو کسی طرح کا شک و ارتیاب باقی نہین رہ سکتا فالحمد للہ علی
ذلک حمد الشاکرین دلیل بست و ہشتم کتاب صواعق محرقہ مطبوع مطبع میمنیہ مصر کے ص ۲۶
مین قول ابن حجر مکی اسطرح لکھا ہوا ہے سلمنا انہ اولی لکن لا نسلم ان المراد انہ
الاولی بالامامۃ بل بالاتباع والقرب منہ وھو کقولہ تعالیٰ ان اولی الناس بابراھیم
للذین اتبعوہ ولا قاطع بل و لا ظاھر علی نفی ھذا الاحتمال بل ھو الواقع اذ ھو الذی فھمہ
ابو بکر و عمر و ناھیک بھما من الحدیث فانھما لما سمعاہ قالا لہ امسیت یا ابن ابی طالب
مولی کل مومن و مومنۃ اخرجہ الدارقطنی واخرج ایضا انہ قیل
لعمر انک تصنع بعلی شیئا لا تصنعہ باحد من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای

ترجمہ ہم نے تسلیم کیا کہ مولی اس حدیث مین بمعنی اولی ہے لیکن ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ مراد اولی بالامامت ہے
بلکہ اولی بالاتباع و بالقرب ہے پس وہ مانند قول حق سبحانہ و تعالیٰ کے ہے ان اولی الناس بابراھیم
للذین اتبعوہ اور نہین ہے کوئی قطع کرنے والا اس احتمال کا بلکہ نہین ظاہر ہے کوئی امر اس احتمال کی نفی
پر بلکہ یہ احتمال واقع ہے اس سبب سے کہ وہ ایسا احتمال ہے کہ سمجھا ہے اوسکو ابو بکر اور عمر نے اور کافی ہے

سمجھکو اون دونون کا حدیث سے مطلب کا سمجھنا اس سبب سے کہ جب اون دونون نے اس حدیث کو سنا تو علی علیہ السلام سے کہا کہ ہوئے تم لے بیٹے ابوطالب کے مولی ہر مومن اور مومنہ کے نکالا ہے اسکو دارقطنی نے اور اوسی دارقطنی نے یہ روایت بھی نکالی ہے کہ عمر کے واسطے کہا گیا کہ تو علی کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ کسی شخص کے ساتھ اصحاب نبی مین سے نہین کرتا پس عمر نے جواب دیا کہ وہ علی میرا مولی ہے انتہی کلام ابن حجر سے صاف صاف ظاہر ہو گیا کہ اس حدیث مین مولی کے معنی اولی بالاتباع ہین اور یہی معنی شیخین بھی سمجھے تھے اور یہ ظاہر ہے کہ جو اولی بالاتباع ہو وہی امام اور خلیفہ ہے اس سبب سے کہ اتباع کے معنی پیروی کرنیکے ہین اور جس شخص کی پیروی کرنا اولی ہو وہ سوا امام اور خلیفہ کے اور کوئی شخص دوسرا نہین ہو سکتا نہایت تعجب ہے کہ سنیون کے دونون امام اور خلیفہ تو جناب علی مرتضی کو اولی بالاتباع سمجھین اور سنی خود اون دونون کو باوصف آپ کی موجودگی کے اولی بالاتباع قرار دین یہ تو وہی مثل ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست اور ابن حجر نے جو آیت قرآن مجید یہان مثال مین لکھی ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب نے اونکی تقلید کر کے یہی آیت تحفہ اثنا عشریہ مین ذیل جوابات حدیث غدیر مین لکھی ہے اور رشید الدین خان صاحب ہمارے مخاطب نے اونکی تقلید کر کے یہی آیت جامع الاوصاف کے صفحہ ۹ مین لکھی ہے اوسکا جواب وافی انشاء اللہ تعالی جلد چہارم مین ہم لکھ چکے ہین من شاء فلیرجع الیہ **دلیل سی ام** قول ابن حجر مکی ہے کہ جو کتاب **صواعق محرقہ** مذکور کے صفحہ مسطور الصدر مین **مرقوم ہے** ان کون المولی بمعنی الامام لم یعھد لغۃ ولا شرعا اما الثانی فواضح واما الاول فلان احدا من ائمۃ العربیۃ لم یذکران مفعلا یاتی بمعنی افعل وقولہ تعالی ماوٰکم النار ھی مولٰکم ای مقرکم وناصرتکم مبالغۃ فی نفی النصرۃ کقولھم الجوع زاد من لا زاد لہ ایضا فالاستعمال یمنع من ان مفعلا بمعنی افعل اذ یقال ھو اولی من کذا دون مولی من کذا او اولی الرجلین دون مولاھما و حینئذ فانما جعلنا من معانیہ المتصرف فی الامور نظرا للروایۃ الاتیۃ من کنت ولیہ ؛؛ **ترجمہ** تحقیق ہونا مولی کا معنون مین امام کے لغت مین ہے نہ شرع مین لیکن ثانی یعنی شرع مین ہونا پس واضح ہے و لیکن اول لیس اس سبب سے کہ تحقیق کسی شخص نے ائمہ عربیت سے نہین ذکر کیا ہے اس بات کا کہ تحقیق مفعل افعل کے معنون مین آتا ہے اور قول اللہ تعالی

ماویکم النار ھی مولیکم مین جو مولاکم متفرکم یا ناصرکم کے معنون مین ہے یہ مبالغہ ہی واسطے نفی نصرت
کی مثل اون لوگون کی قول کی کہ کرسنگی زادہ راہ ہی اوس شخص کی کہ جسکے لیے کوئی زادہ نہو وغیرہ پس استعمال بھی منع
کرتا ہی اس بات سی کہ مفعل افعل کی معنی مین ہو اس سبب سی کہ اولی من کذا کہا جاتا ہی مولی من کذا نہین کہا جاتا
اور اولی الرجلین کہا جاتا ہے مولی الرجلین نہین کہا جاتا اور اسوقت پس سوا اسکے نہین ہے کہ کر دانتے ہین ہم
معانی معنی اسی مولی کی متصرف فی الامور سبب اوس روایت کی کہ جو آگے آویگی کہ اوسمین من کنت ولیہ ہے
انتہی ای حضرات سنیہ خدا کی قدرت اور اوسکی اتمام حجت کو ملاحظہ کرو کہ یہ کتاب صواعق محرقہ تمھارے علامہ فہامہ
امام ہمام ابن حجر مکی نی شیعونکی رد مین لکھی ہے اور پھر انھین کی کلام سے شیعون کا مذہب حق کیسا ثابت ہوتا ہے
دیکھو دلیل بست و ششم و دلیل بست و نہم کو کہ جو مین لکھ چکا ہون اور اس دلیل سی ام مین جو مین نے یہ عبارت ابن حجر
صاحب کی لکھی ہی اوسکو بھی خوب غور سی بچشم عبرت معاینہ کرو کہ کسقدر انکی کلام مین تناقض و تہافت ہی خود یہان
تو فرماتے ہین کہ لفظ مولی بمعنی امام نہ لغت مین آئی ہے نہ شرع مین اس سبب سی کہ ائمہ عربیت نی مفعل کے
معنی افعل نہین کہے اور اسمین بہت مبالغہ کیا ہی بعد اوسکے اخیر مین فرمادیا ہی کہ ہم یہان مولی کی معنی متصرف فی الامور
کی گردانتے ہین اس سبب سی کہ آگے جو روایت آئیگی اوس مین لفظ من کنت ولیہ ہے پس جب اونکی کلام سے ثابت ہوگیا کہ
حدیث غدیر مین لفظ ولی جو اکثر طرق مین منقول ہی اوسکے معنی متصرف فی الامور کی ہین تو شیعون کا مذہب کالشمس فی رابعۃ النہار
ثابت و واضح و روشن ہوگیا اس سبب سی کہ متصرف فی الامور اور اولی بالتصرف دونون کی ایک ہی معنی ہین کچھ فرق
نہین ہے پس جو شخص کہ بعد رسول خدا کی امت کی امور مین متصرف ہوگا وہی امام و خلیفہ ہی نہ غیر اوسکا کما ہو الظاہر پس ملاحظہ کرو
کہ خود ابن حجر کی کلام مابعد سی اونکا کلام ماقبل کیسا رد ہوگیا اور شیعون کا مذہب کس خوبی کی ساتھ ثابت ہوگیا وللہ الحجۃ
البالغۃ علاوہ اسکی ابن حجر نی اپنی کلام کی فقط اسیقدر رد پر اکتفا نہین کی بلکہ جو عبارت اونکی ہمنے دلیل بست و نہم مین
نقل کی ہی وہ اس عبارت کی بعد اسی صفحہ ۲۶ مین ہے اور اوسمین اونھون نی صاف صاف لکھدیا ہی کہ حضرات شیخین سے
لفظ مولی کی معنی اولی بالاتباع کی سمجھی تھے اب کوئی اونکی روح سے اور اونکی مریدون سے پوچھی کہ تمنے تو خود یہی کہا کہ
زبان عرب مین جو لفظ مفعل کی وزن پر ہوتی ہی اوسکے ایسی معنی نہین آتے کہ جو افعل کی وزن پر ہون پھر تمھارے
شیخین نے لفظ مولی کی معنی کہ جو مفعل کی وزن پر ہے اولی بالاتباع کی کیونکر سمجھے کہ جو افعل کے وزن پر ہے

دلیل یہی دیکھو وہ کلام حق انجام ابوحامد الغزالی ہی کہ جو اونکی کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین میں موجود ہے اور سبط ابن الجوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ خواص الامہ کے باب چہارم میں ایک شخص کی حکایت نقل کرنیکے بعد کہ جسکو وہ مجنون سمجھتے تھے حالانکہ وہ عاقل تھا اس کلام کو نقل کیا ہے وذکر

ابو حامد الغزالی فی کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین الفاظاً تشبہ ہذا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ قال وہذا تسلیم ورضاء وتحکیم ثم بعد ہذا غلب الہوی حباً للریاسۃ وعقد البنود وخفقان الرایات وازدحام الخیول فی فتح الامصار وامر الخلافۃ ونہیہا فحملہم علی الخلاف فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون

ترجمہ ذکر کیے ہیں ابو حامد غزالی نے کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین میں ایسے الفاظ کہ جو مشابہ ہیں اسی شخص کے قول کے (یعنی جس شخص کی حکایت پہلے نقل کی گئی ہے اور بسبب کلمات حق کہنے کے اوسکو مجنون بنایا ہے) پس کہا ہے ابو حامد غزالی نے کہ فرمایا رسول خدا نے واسطے علی کے بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس کہا عمر بن الخطاب نے مبارک ہو مبارک اے ابو الحسن کہ آج تم میرے مولا اور ہر مومن اور مومنہ کے مولی ہوگئے کہا ہے غزالی نے کہ یہ تسلیم کر لینا ہے اور راضی ہونا ہے اور حاکم بنانا ہے بعد اسکے غالب ہوگئی خواہش نفس بسبب محبت ریاست کے اور باندھے جانے علموں کے اور ہلنے نشانوں کے اور کثرت فوج کی فتح کرنے میں ملکوں کے اور امر ونہی خلافت کے پس حمل کیا اس خواہش نفسانی نے انھیں صحابہ کو اوپر خلاف حدیث غدیر کے پس ڈالدیا ان لوگوں نے اوسی حدیث کو اپنے پس پشت اور مول لی ساتھ اوسکے تھوڑی سی قیمت پس برا ہے جو کچھ کہ مول لیا انھوں نے کیوں حضرات سنیہ ابھی تم نے حجۃ البالغہ پر ایمان لائے یا نہیں دیکھو کہ حق سبحانہ وتعالی نے کیا سچ امام غزالی کی زبان پر کہ جسکو تم نے حجۃ الاسلام کا خطاب دیا ہے کیسا کلمہ حق صاف صاف جاری کر دیا کہ کسی طرح کی گنجایش تاویل وتشکیک کی باقی نہیں والحمد علی ذلک اب تمکو سوا اسکے کچھ چارہ نہیں ہے کہ مثل اسکے

پیر و مرشد شاہ عبد العزیز صاحب کے ایک حرکت مذبوحی کرو اور کہو کہ کتاب سر العالمین ابو الحامد غزالی کی تصنیف نہین ہے چنانچہ شاہ صاحب موصوف نے تحفہ اثنا عشریہ کی بیست و یکم مین یہی حرکت کی ہے لیکن اس سے کیا ہوتا ہے امر حق کہین چھپانے سے چھپتا ہے خود سبط ابن الجوزی کی عبارت جو ہمنے تذکرۃ الخواص الامہ سے نقل کی اوس سے ثابت ہوگیا کہ کتاب سر العالمین غزالی کی تصنیف ہے اور اوس مین یہ کلام اونکا موجود ہے اور اگر تمکو اسقدر کافی نہو تو چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم تمھارے علامہ ذہبی[1] کی کلام سے بھی کہ جنکی تحقیق و تدقیق و تنقید پر تمکو فخر و ناز ہے ثابت کیے دیتے ہین کہ کتاب سر العالمین ابو حامد غزالی کی تصنیف ہے چنانچہ کتاب میزان الاعتدال فی نقد الرجال مطبوع مطبع انوار محمدی کہ جو تیغ بہادر کے اہتمام سے چھپی ہے اوسکے جلد اول کی ص ۲۰۴ مین الحسن بن الصباح الاسماعیلی کے ترجمے مین علامہ ذہبی کی یہ عبارت ہے قال ابو حامد الغزالی فی کتاب سر العالمین شاهدت قصة الحسن بن الصباح لما تزهد تحت حصن الموت فكان اهل الحصن يتمنون صعوده اليهم ترجمہ کہا ہے ابو حامد غزالی نے کتاب سر العالمین مین کہ دیکھا مین نے قصے کو حسن بن صباح کے جس وقت کہ زہد اختیار کیا اوسنے نیچے قلعہ الموت کے اور قلعہ کے لوگ آرزو کرتے تھے اوسکے اوپر چڑھنے کی اور اونکے پاس آنے کی انتہی موضع الحاجۃ کیون حضرات سنیہ اب تم کس منہ سے کہوگے کہ کتاب سر العالمین ابو حامد غزالی کی تصنیف نہین ہے اور کیونکر شاہ عبد العزیز صاحب کی تقلید کروگے اب تمکو سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ یا مذہب اہل حق اختیار کرو یا غزالی کو مذہب اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھو کہ اونھون نے صریح سب صحابہ کیا ہے اور حدیث غدیر پر عمل نکرنیکے سبب سے اونکے اوپر اوس آیت کا اطلاق کیا ہے کہ جو کفار کے باب مین نازل ہوئی ہے لیکن تمکو یہ دونون باتین مشکل ہین اول یہ سبب تقلید مذہب آبائی اور دوم بسبب محبت ابو حامد غزالی کہ جنکو تمنے حجۃ الاسلام کا

[1] یہ علامہ ذہبی وہ ہین جنکو خود شاہ عبد العزیز صاحب نے امام اہل الحدیث کہا ہے دیکھو تحفہ اثنا عشریہ مطبوع مطبع نول کشور واقع لکھنؤ ص ۲۳۵ مین جواب حدیث چہارم یعنی حدیث طیر کو ۱۲ منہ

خطاب دیا ہی اور تمھارے بعض علمای اعلام کا تو یہ قول ہی کہ اگر بعد خاتم الانبیاؐ کی کوئی دوسرا نبی ہوتا تو غزالی ہوتے[1] اور کچھ امام غزالی پر موقوف نہین ہے بلکہ حق سبحانہ وتعالی نی بہت سی علماء عالی شان سنیہ کی زبان پر کلمہ حق کو اتماما للحجہ جاری کر دیا ہی دیکھو عبارت شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی کی جو انہون نے کتاب مطالب السؤل باب دوم فصل چہارم مین تحقیق معانی لفظ ولی مین نقل کی ہی اور دیکھو عبارت سبط ابن جوزی کی جو انہون نے اپنی ضمن دلیل سوم ہشتم مین نقل کی ہے کہ اونھون نی صاف صاف لکھدیا ہی کہ حدیث غدیر نص صریح ہی اثبات امامت شاہ ولایت مین اور کتاب حدیقۃ الحقیقہ مطبوعہ مطبع نول کشور کی ص ۲۶۹ مین حکیم سنائی کا یہ شعر ہے نائب مصطفے بروز غدیر کردہ بر شرع خود مراو را امیر[2] اور شیخ فرید الدین عطار کی مثنوی مظہر حق مین اپیشعار مین سے

چون خدا گفتہ است در خم غدیر
زانکہ از حق آمدہ پیغام او
ہر چہ حق گفتہ است من خود آن کنم
من بگویم با شما از نہفت
ہر تضے والی درین ملک من ست

یا رسول اللہ ز آیات منیر
گفت تو کن با خلائق این ندا
ہر تو من اسرار حق آسان کنم
اینچنین گفتہ است قہار جہان
ہر کہ این سر را ندا او زن ست

ایہا الناس این بود الہام او
نیست این خود ز سولم بر شما
چونکہ جبریل آمد و بر من بگفت
حق و قیوم خدای غیب دان
اور کچھ انہین علماء فضلا پر موقوف

نہین ہے بلکہ حصہ چہارم مجلد حدیث غدیر عبقات الانوار کی صفحہ ۴۴۲ سے ص ۶۰۰ تک بہت سے علماے سنیہ وصوفیہ صافیہ کی عبارتین منقول ہین کہ جنکے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے باب

[1] علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی ایک کتاب مین جو ہر صدی کی مجدد کی تحقیق مین تصنیف کی ہی ابو حامد غزالی کو پانچوین صدی کا مجدد لکھا ہے اور نہایت مدح وثنا کی ہے از انجملہ ایک فقرہ اونکا قابل ملاحظہ ہے قال بعض العلماء الاکابر الجامعین بین العلم الظاہر والباطن لو کان بعد النبی نبی لکان الغزالی وانہ یحصل ثبوت معجزاتہ ببعض مصنفاتہ ترجمہ بعض علماء بزرگ اپنے کہ جنکو علم ظاہر وباطن دونون حاصل تھی کہا ہی کہ اگر بعد ہمارے نبی کے کوئی نبی ہوتا تو البتہ غزالی ہوتا اور تحقیق اوسکی معجزات کا ثبوت اوسکی بعض تصانیف سے حاصل ہوتا ہی انتہی چونکہ میرے پاس کتاب موجود نہ تھی لہذا یہ عبارت مین نے حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات الانوار کی صفحہ ۴۴۹ سے نقل کی ہے منہ

[2] چونکہ مثنوی مظہر حق میرے پاس موجود نہ تھی لہذا یہ اشعار شیخ فرید الدین عطار کے مین نے حصہ چہارم حدیث غدیر عبقات الانوار مطبوعہ مطبع [illegible] لکھنؤ سنہ ۱۳۰۶ھ کی ص [illegible] سے نقل کئے ہین منہ

خلافت و امامت شاہ ولایت مین کوئی دقیقہ اتمام حجت کا نہین باقی رکھا کہ مخالفین کی زبان پر کلمات حق کو جاری کر دیا ہی وللہ الحجۃ البالغۃ **دلیل سی و دوم** وہ حدیث ہی کہ جو **صحیح بخاری مطبوع مطبع میمنیہ مصر کی جزء ثانی ص ۱۲۳ باب الصلوۃ علی من ترک دینا مین منقول ہی** حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فلیح عن ہلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی بہ فی الدنیا والاخرۃ اقرءوا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن مات وترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا ومن ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ ؛ ترجمہ بخاری نی باسناد مذکور ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ تحقیق جناب رسول خدا نی فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہین ہے کہ مین دنیا و آخرت مین اوسکے ساتھ اولی نہون اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس جو مومن کہ مرجاے اور کچھ مال چھوڑے تو چاہیے کہ اوسکے وارثون کا گروہ اوسکو میراث مین لیے جو لوگ کہ ہون اور جو مومن کہ کچھ قرض اپنے ذمہ یا عیال و اطفال کو چھوڑے تو چاہیے کہ وہ میرے پاس آئے کہ مین اوسکا مولی ہون **ونیز ایک حدیث اسی مضمون کی صحیح بخاری مذکور کی جزء ثالث ص ۱۰۹ مین مرقوم ہے** اور مین اس حدیث کو قبل شروع دلائل کے جواب دہم کلام واعظ صاحب و شاہ عبد العزیز صاحب و فخر رازی صاحب مین مع ترجمہ نقل کر چکا ہون اور ظاہر ہے کہ اس حدیث مین لفظ مولی کی معنی سوا اولی بالتصرف و ولی امر و متولی امر و صاحب امر و مربی و والی و مالک و خداوند کی اور کچھ نہین ہو سکتے اور ان معانی مین سے ولی امر و متولی امر و مربی اس مقام مین زیادہ مناسب ہین اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے جو فرمایا کہ مین متوفی کی قرض و عیال و اطفال کا مولی ہون اسکا مطلب سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ مین اوسکے قرض کو ادا کرونگا اور اوسکے عیال و اطفال کی پرورش کرونگا اور یہ امر بھی ظاہر و آشکار ہی کہ اس حدیث کا سیاق بھی مثل سیاق حدیث غدیر ہے اس سبب سے کہ جسطرح اس حدیث مین جناب رسالت مآب نے پہلے اپنی اولویت مومنون کے نفسون سے حسب مفاد آیہ کریمہ بیان فرمائی ہے اور بعد اسکے اپنی مولائیت کا ذکر کیا ہی اوسی طرح حدیث غدیر مین بھی پہلے اپنی اولویت مومنون کی نفسون سے بیان فرمائی ہے اور بعد اوسکی اپنی اور اپنے بھائی کی مولائیت کا ذکر کیا ہی پس کوئی وجہ نہین ہے کہ جو لفظ مولی کی معنی اس حدیث مین مراد ہون

وہ حدیث غدیر مین مراد ہوون حالانکہ اولویت جناب رسول خداؐ کا بیان حدیث غدیر مین اس حدیث سے
زیادہ موکد ہے اس سبب سے کہ اس حدیث مین جناب رسول خداؐ نے فقط اپنی اولویت کی پہلی خبر دی ہے اور
بعد اوسکے اپنی مولائیت کو بیان فرمایا ہے اور حدیث غدیر مین پہلے اپنی اولویت کی بابت سب مسلمانون سے
مکرر استفسار کیا ہے اور جب اون لوگون نے اسکا اقرار و اقبال کیا ہے کہ ہان بیشک آپ ہماری نفسون سے
اولی ہین تو آپ نے اپنی اور اپنے بھائی کی مولائیت کا ذکر فرمایا ہے اور ظاہر مین ایسا ہے کہ اپنی اولویت کی بابت
آپکا مکرر سوال کرنا اور سب سے اسکا مکرر اقرار لینا دلیل واضح ہے کہ یہ امر توطیہ اور تمہید ہے کسی امر اہم و عظیم کے
بیان کرنیکے لیے اور اپنے ساتھ کسی دوسرے کی اولویت ثابت کرنیکے لیے پس کون عاقل و دیندار
اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ اوس حدیث مین تو لفظ مولی کی معنی ولی امر و متولی امر و مربی و مالک وغیرہ کے لیے
جائین کہ جو مترادف ہین اولی بالتصرف کی اور اس حدیث مین یہ معنی مراد نہ لیے جائین حالانکہ جناب رسول خداؐ نے
اپنی اولویت کا اقرار لینے کے بعد بھی فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی بھی مولا ہے پس ثابت ہوگئی امامت و خلافت
علیؑ بن ابیطالب کی اس سبب سے کہ بعد جناب رسول خداؐ کے سوا امام اور خلیفہ کے اور کوئی مسلمانون کے امر کا ولی اور متولی
اور اونکا مربی و مالک و خداوند نہین ہوسکتا **دلیل سی و سوم** وہ حدیث ہے کہ **صحیح مسلم مطبوع
مطبع انصاری دہلی جلد دوم کے ص ۲۳۰ مین لکھی ہوئی ہے** وحدثنی زھیر
بن حرب قال جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی فکلکم عبید اللہ ولکن لیقل
فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قال نا ابو
معاویۃ ح قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا وکیع کلاھما عن الاعمش
بھذا الاسناد وفی حدیثھما ولا یقل العبد لسیدہ مولای وزاد فی حدیث
ابی معاویۃ فان مولاکم اللہ ؛ ؛ ؛ ؛ **ترجمہ** ابوہریرہ سے منقول ہے کہ
جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص تم لوگون مین سے اپنے غلام کو اپنا عبد نکہے اس سبب سے کہ تم لوگ سب
عبد ہو خدا کے ولیکن چاہیے کہ فتای کہے (یعنی میرا جوان) اور کوئی غلام اپنے مالک کو اپنا رب نکہے

دلیکن چاہیے کہ اپنا سید کہے اور ابو سعید اشج اور وکیع نے جو اعمش سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ جو اوپر مذکور ہے اسمین یہ الفاظ ہین کہ کوئی غلام اپنے سید کو اپنا مولی نہ کہے اور ابو معاویہ کی حدیث مین اسقدر الفاظ اور زیادہ ہین کہ پس تحقیق مولی تمہارا اللہ ہے انتہی اس حدیث مین جسطرح غلام کے لیے اپنے مالک کو اپنا رب کہنے کی ممانعت ہے اسی طرح مولی کہنے کی بھی ممانعت ہے اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ لفظ مولی سے وہ معنی متبادر ہوتے ہین کہ جو سوا دوست وناصر کے ہین بلکہ مافوق سید ومالک ہین اور یہ معنی سوا اولی بالتصرف کے اور کوئی نہین ہوسکتے کہ جو حق سبحانہ وتعالی کے لیے بنابر الوہیت ثابت ہین اور جناب رسالت مآب کے لیے بنابر رسالت اور آپکے قائم مقام وجانشین کے لیے بنابر امامت وخلافت پس جناب رسول خدا نے جو غدیر خم مین اسقدر اہتمام وانتظام کے بعد اپنے تئین اور اپنے بھائی کو سب مومنون کا مولی کہا ہے گر عقل سلیم اسکو تسلیم نہین کر سکتی کہ اوس سے مراد فقط محب وناصر لیجاے اور ان معنی سے کہ جو لفظ مولی سے متبادر ہوتے ہین عدول کیا جاے دلیل سی وچہارم استشہاد جناب امیر ہے یعنی آپ نے صحابہ سے حدیث غدیر کی سماعت پر گواہی طلب کی ہے چنانچہ کتاب خصائص نسائی مطبوع مطبع سلطانی لاہور کے ص ۱۵ مین یہ حدیث ہے

اخبرنا محمد بن یحیی بن عبد اللہ النیسابوری واحمد بن عثمان بن حکیم قالا حدثنا عبد اللہ بن موسی قال اخبرنا هانی بن ایوب عن طلحة الایامی قال حدثنا عمرو بن سعد انه سمع علیا وهو ینشد فی الرحبة من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقام ستة نفر فشهدوا

ترجمہ عمرو بن سعد سے باسناد مذکورہ منقول ہے کہ اوسنے علی کو سنا کہ وہ لوگون کو قسم دلواتے تھے رحبہ مین جو ایک محلہ ہے کوفے کا کہ جس شخص نے رسول خدا کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہو وہ گواہی دے پس چھ آدمی کھڑے ہوئے اور انھون نے گواہی دی اور نیز کئی حدیثین اسی مضمون کی اسی کتاب کے ص ۱۵ سے ص ۱۶ تک منقول ہین اور نیز کتاب تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی مین منقول ہے قال احمد بن حنبل فی المسند ثنا ابن نمیر ثنا عبد الملک بن ابی عبد الرحیم الکندی عن زادان قال سمعت علی بن ابی طالب یقول فی الرحبة وهو ینشد الناس

یقول انشد الله رجلاً سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی یوم غدیر خم من کنت مولاه فعلی مولاه فقام ثلثة عشر رجلاً من الصحابة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذالک ترجمہ احمد بن حنبل نے مسند بن ابن نمیر سے اوسنے عبد الملک بن عبد الرحیم کندی سے اوسنے زادان سے روایت کی ہے کہا اوسنے کہا کہ مین نے علی بن ابیطالب کو مقام رحبہ مین کہتے ہوئے سنا دران حالیکہ وہ لوگون کو قسم دلواتے تھے فرماتے تھے کہ قسم دلواتا ہون مین اللہ کی اوس شخص کو کہ جسنے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاه فعلی مولاه کہتے ہوئے سنا ہو پس تیرہ مرد صحابہ مین سے کھڑے ہوگئے اور گواہی دی کہ اونھون نے رسول خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے **و نیز کتاب اسد الغابة فی معرفة الصحابة جزء رابع مطبوعہ مطبع وہبیہ مصر سنہ ١٢٨٠ ہجری ص ٢٨ مین منقول ہے** انبانا ابو الفضل ابن ابی عبید الله الفقیه باسناده الی احمد بن یحیی بن علی انبانا القواریری حدثنا یونس بن ارقم حدثنا یزید بن زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شهدت علیا فی الرحبة ینشد الناس انشد الله من سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاه فعلی مولاه لما قام قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدریا کانی انظر الی احدهم علیه سراویل فقالوا نشهد انا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم الست اولی بالمؤمنین من انفسهم و ازواجی امهاتهم قلنا بلی یا رسول الله فقال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وقد روی مثل هذا عن البراء بن عازب وزاد فقال عمر بن الخطاب یا ابن ابیطالب اصبحت الیوم ولی کل مومن ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے باسناد مذکورہ متن منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے علی کو مقام رحبہ مین دیکھا کہ آپ لوگون کو قسم دلواتے تھے فرماتے تھے کہ قسم دلواتا ہون مین اللہ کی اوس شخص کو کہ جس نے رسول خدا کو بروز غدیر خم من کنت مولاه فعلی مولاه کہتے ہوئے سنا ہو کہ کھڑا ہو جاے عبد الرحمن نے کہا کہ پس بارہ شخص بدری کھڑے ہوگئے گویا مین ایک شخص کو اونمین سے دیکھ رہا ہون

کہ وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھا پس کہا سب نے کہ گواہی دیتے ہین ہم اس بات کی کہ سنا ہے ہمنے رسول خدا کو روز غدیر خم کہتے ہوئے
کہ کیا نہین ہون مین اولی ساتھ مومنون کے اونکے نفسون سے اور میری ازواج اونکی مائین نہین ہمنے کہا کہ ہان سچ ہے یا رسول اللہ
پس آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے بارخدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ
تو اوس شخص کو کہ دشمن رکھے اوسکو و تحقیق روایت کی گئی ہے مثل اس حدیث کی براء بن عازب سے اور اوسمین زیادہ کیا ہے
کہ پس کہا عمر بن الخطاب نے اے بیٹے ابوطالب کے آج کے دن تم ہر مومن کے ولی ہوئے انتہی اور کچھ انھین کتابون پر منحصر
نہین ہے اکثر کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین روایات کثیرہ در جناب امیر بنسبت سماعت حدیث غدیر
بعبارات مختلفہ منقول ہین اور یہ ظاہر ہے کہ اگر جناب امیر اس حدیث کو دلیل اپنی امامت وخلافت کی نہ سمجھتے تو
اسکے سننے پر صحابہ کو قسم دیکے اونسے گواہی نہ طلب کرتے اسواسطے کہ محبت و ناصریت جناب امیر کوئی ایسا
امر نہین تھا کہ اوسپر گواہی طلب کرنیکی ضرورت ہوتی **دلیل سی و پنجم** وہ حدیث ہے کہ جو ہم شعاع
چہارم مین مسند احمد بن حنبل مطبوع مطبع میمنیہ مصر جز رابع کے ص ۳۷۰ سے نقل کر چکے ہین اس حدیث کا بھی یہی مضمون
ہے کہ جناب امیر نے رحبہ مین لوگون کو جمع کیا اور حدیث غدیر کے سننے پر گواہی طلب کی اور تیس آدمیون نے اور
بقول ابونعیم بہت سے آدمیون نے اوٹھکے گواہی دی اور اوس حدیث کے آخیر مین ابوالطفیل کہ جسکی طرف اس حدیث کی
اسناد منتہی ہوتی ہے اوسکا یہ قول ہے قال فخرجت وکان فی نفسی شیئا فلقیت زید بن ارقم
فقلت له انی سمعت علیا رضی الله تعالی عنه یقول کذا وکذا قال فما تنکر قد
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك له ترجمہ ابوطفیل نے کہا کہ پس مین باہر نکلا اور گویا
میرے دل مین کچھ شک تھا پس ملاقات کی مین نے زید بن ارقم سے اور اونسے کہا کہ مین نے علی کو ایسا ایسا
کہتے ہوئے سنا ہے اوسنے جواب دیا کہ پھر تو کیون انکار کرتا ہے مین نے خود رسول خدا کو یہ علی کے باب مین
کہتے ہوئے سنا ہے **ونیز خصائص نسائی مذکور کے ص ۵۵ سے ص ۵۶** تک اسی مضمون کی
ایک حدیث اسی ابوطفیل سے اور اوسکا شک کرنا اور زید بن ارقم کی تصدیق منقول ہے ان احادیث سے
دلیل سی و چہارم کی جیسی تائید و تشیید ہوتی ہے وہ ظاہر ہے ونیز ابوالطفیل کا شک کرنا دلیل واضح ہے
اس امر پر کہ اوسنے یہی بات سمجھی تھی کہ یہ حدیث غدیر کیسی منصب عظیم و مرتبہ جلیل پر دلالت کرتی ہے

کہ جو کسی صحابی کے لیے حاصل نہین ہوا اور یہ امر سوا امامت اور خلافت کے دوسرا نہین ہو سکتا اور بدیہی ہے کہ
اگر ابو الطفیل لفظ مولی کے معنی محب یا ناصر سمجھتا تو کوئی وجہ اوسکو تعجب وحیرت و استبعاد کی نتھی کہ جسکے سبب سے اوسکو
شک پیدا ہوتا کون عاقل اس بات کو تسلیم کریگا کہ ابو الطفیل کو علیؑ بن ابیطالب کے دوست و ناصر ہونیکی بابت شک پیدا
ہوا ہو ایسا شک تو کسی سفیہ اور فاتر العقل کو بھی نہین ہو سکتا اور پھر جب ابو الطفیل نے زید بن ارقم سے اپنے شک کو
بیان کیا تو چاہیے تھا کہ وہ کہدیتے کہ محب و ناصر ہونا یہ کونسا ایسا امر عظیم ہے کہ جسکے سبب سے تو اس حدیث مین شک
کرتا ہے لیکن اونھون نے فقط حدیث کی تصدیق پر اکتفا کی پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی اس حدیث مین لفظ مولی
کے ایسے ہی معنی سمجھے تھے کہ جو امامت و خلافت پر دلالت کرتے ہین اور چونکہ ابو الطفیل دیکھ چکا تھا کہ ابھی تین خلیفہ
گذر چکے ہین کہ جنکی خلافت کو لوگون نے تسلیم کرلیا ہے لہذا جب اوسنے ایسی حدیث سنی کہ جو علیؑ بن ابیطالب
کی خلافت کے مخصوص ہونے پر دلالت کرتی تھی تو اوسکو شک پیدا ہوا اور زید بن ارقم چونکہ اپنے کانون سے
اس حدیث کو سن چکے تھے لہذا اونھون نے خلوت مین سوا تصدیق و اقرار کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور اگر مجمع عام مین
ابو الطفیل اونسے پوچھتا تو کیا بعید تھا کہ انکار بھی کرجاتے چنانچہ اسکی کیفیت دلیل آیندہ مین معلوم ہوگی **دلیل سی
وششم** عذاب الٰہی مین مبتلا ہونا اون صحابہ کا ہے کہ جنھون نے کتمان حدیث غدیر کیا اور جب جناب امیرؑ نے
کوفے مین اس حدیث کی سماعت پر گواہی طلب کی تو اون لوگون نے شہادت حقہ کو چھپایا چنانچہ شعاع
چہارم مین رکن سادس کتاب شواہد النبوۃ ملا جامی سے جو عبارت ہمنے نقل کی ہے اوسمین صراحت
لکھا ہوا ہے کہ ایک دن جناب امیرؑ نے حاضران مجلس کو قسم دی کہ جس شخص نے جناب رسول خدا سے حدیث
من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو سنا ہو وہ گواہی دے بارہ آدمیون نے انصار مین سے کہ جو موجود تھے گواہی
دی ایک شخص نے گواہی نہ دی جناب امیرؑ کی بددعا سے اوسکے بشرہ پر ایسا داغ سفید ظاہر ہوگیا
کہ عمامے سے نہین چھپ سکتا تھا اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ مین بھی اوسی مجلس مین یا مثل اوسکے
دوسری مجلس مین موجود تھا اور اون لوگون مین سے تھا کہ جنھون نے حدیث غدیر کو سنا تھا لیکن مین نے
گواہی نہ دی اور اوسکو چھپایا خدا تعالی نے مجھکو اندھا کردیا اور یہ زید بن ارقم ہمیشہ اپنی گواہی نہ دینے پر
اظہار ندامت کرتے تھے اور خدا تعالے سے امرزش چاہتے تھے **انتہی و نیز کتاب کنز العمال جز**

ساوس مطبوعہ مطبع نظامیہ حیدر آباد سنہ ۱۳۱۳ھ کے ص ۳۹۷ مین یہ
حدیث اس طرح لکھی ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال خطب علیؑ فقال انشد الله
امرءً انشدة الاسلام سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم اخذ بیدی
یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا رسول الله قال
من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من
نصره واخذل من خذله الا قام فشهد فقام بضعة عشر رجلا فشهدوا
وکتم قوم فما فنوا من الدنیا الا عموا وبرصوا (خطی الاولاد)[1] ترجمہ عبد الرحمن بن
لیلی سے منقول ہے کہ علیؑ نے ایکدن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم دلواتا ہون مین اللہ کی ہر مرد کو قسم دلواتا اسلام
کی کہ جس شخص نے رسول خدا کو بروز غدیر خم میرا ہاتھ پکڑ کے فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کیا نہین ہون مین اولی تم
لوگون کے ساتھ اے گروہ مسلمین تمھاری جانون سے سب نے کہا کہ سچ ہے اے رسول خدا آپ نے فرمایا کہ جس کا
مین مولا ہون پس علی بھی اوسکا مولا ہے بار خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ
اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور مدد کر اوس شخص کے کہ مدد کرے اوسکی اور چھوڑ دے اوس شخص کو کہ چھوڑ دے
اوسکو وہ شخص کھڑا ہو جاے اور گواہی دے پس دس آدمیون سے زیادہ کھڑے ہوئے اور گواہی دی اور ایک
قوم نے چھپایا پس نہین فنا ہوئے وہ لوگ دنیا سے مگر یہ کہ اندھے ہو گئے یا کوڑھی ہو گئے و نیز کتاب اسد الغابہ
فی معرفة الصحابہ جزو ثالث مطبوعہ مصر مذکور کے ص ۳۲۱ مین مرقوم ہے عن
عبد الرحمن بن مدلج اورده ابن عقده وروی باسناده عن ابی غیلان سعد
بن طالب عن ابی اسحاق عن عمرو ذی مر ویزید بن نثیع وسعید بن وهب
وهانی بن هانی قال ابو اسحق وحدثنی من لا احصی ان علیا نشد الناس فی
الرحبة من سمع قول رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی
مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام نفر

[1] یعنی خطیب ۱۲ منہ

فشهدوا انهم سمعوا ذالک من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکتم
قوم فما خرجوا من الدنیا حتی عموا واصابتهم افة منهم یزید بن
ودیعة وعبد الرحمن بن مدلج اخرجه ابن موسی

ترجمہ وارد کیا ہے اس حدیث کو ابن عقدہ نے اور روایت کی ہے اوسنے ساتھ اپنی اسناد کے ابو غیلان
سعد بن طالب سے اوسنے ابو اسحاق سے اوسنے عمرو ذومر سے اور یزید بن شیع سے اور سعد بن وہب سے اور ہانی
بن ہانی سے ابو اسحاق نے کہا ہے کہ ان لوگون کے سوا اور اسقدر لوگون نے اس حدیث کو مجھسے بیان کیا ہے
کہ مین اونکا شمار نہین کر سکتا تحقیق علیؑ نے قسم دلوائی لوگون کو رحبہ مین کہ جس شخص نے سنا ہو قول رسول خداؐ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰہم وال من والاہ وعاد من عاداہ پس کھڑا ہو گیا ایک گروہ پس گواہی دی کہ سنا ہے
اون لوگون نے اس حدیث کو رسول خداؐ سے اور چھپایا ایک قوم نے پس نہین نکلے وہ لوگ دنیا سے یہانتک
کہ اندھے ہو گئے اور پہونچی انکو کوئی نکوئی آفت اونھین مین سے یزید بن ودیعہ ہے اور عبد الرحمن بن مدلج ہے
نکالا ہے حدیث کو ابو موسی نے **و نیز عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی نیشاپوری**
نے کہ جو جمال الدین محدث کے لقب سے مشہور ہے اور کتاب روضۃ الاحباب بھی
انھین کی تصانیف مین سے ہے اونھون نے کتاب اربعین فضائل جناب
امیر المومنین مین یہ حدیث لکھی ہے ہر چند کہ میرے پاس یہ کتاب قلمی تھی لیکن
مین اسقدر نشان بتلاتا ہون کہ ذیل بیان حدیث غدیر مین کہ جسکو جمال الدین
محدث نے حدیث ثالث عشر قرار دیا ہے یہ حدیث لکھی ہوئی ہے در رواہ
زر بن حبیش فقال خرج علی من القصر فاستقبله رکبان منقلد والسیوف
علیهم العمائم حدیث عهد بسفر فقالوا السلام علیك یا امیر المومنین
ورحمة الله وبرکاته السلام علیك یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام من
ههنا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام اثنا عشر رجلا منهم
خالد بن زید ابو ایوب الانصاری وخزیمة بن ثابت ذو الشهادتین وثابت

بن قيس بن شماس وعمار بن ياسر وابو الهيثم بن التيهان وهاشم بن عتبة
بن ابي وقاص وحبيب بن بديل بن ورقا فشهدوا انّهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم غدير خم يقول من كنت مولاه فعليّ مولاه الحديث فقال علي لانس
بن مالك والبراء بن عازب ما منعكما ان تقوما فتشهدا فقد سمعتما كما
سمع القوم فقال اللّهمّ ان كان كتماها معاندةً فابلهما فامّا البراء فعمي فكان
يسال عن منزله فيقول كيف يرشد من ادركته الدّعوة واما انس فقد برصت
قدماه وقيل لمّا استشهد عليّ عليه السّلام على قول النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم
من كنت مولاه فعليّ مولاه اعتذر بالنسيان فقال اللّهمّ ان كان كاذبا فاضربه ببياض
لا تواريه العمامة فبرص وجهه فسدل بعد ذلك
برقعا على وجهه ؛ ؛ **ترجمہ** اور روایت کی ہے اُسی حدیث غدیر کی
زر بن جبیش نے پس کہا ہے کہ علیؑ قصر سے باہر نکلے پس آپکے سامنے ایک گروہ سوار نکلا آیا کہ وہ تلواروں کو لٹکائے ہوئے
تھے اور اونکے سروں پر عمامے تھے سفت سے وہ لوگ آئے تھے پس اون لوگوں نے کہا کہ سلام ہو اوپر تمھارے
اے امیر المومنین اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہو اے مولا ہمارے پس علیؑ نے اونکو سلام کا جواب دینے کے
بعد فرمایا کہ اسجگہ اصحاب رسول خداؐ میں سے کون کون شخص ہے پس بارہ آدمی کھڑے ہوئے اونمیں سے خالد بن زید ابو ایوب
انصاری اور خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم
بن تیہان اور ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا بھی تھے پس گواہی دی اس بات کی کہ
اون لوگوں نے رسول خداؐ کو بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ آخر حدیث تک کہتے ہوئے سنا ہے
پس کہا علیؑ نے انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہ تم دونوں کو کون امر اس بات سے مانع ہوا کہ اوسکی
گواہی دو حالانکہ تحقیق تم دونوں نے بھی سنا ہے جیسا کہ سب لوگوں نے سنا ہے بعد اوسکے فرمایا کہ
بار خدایا اگر ان دونوں نے دشمنی کی راہ سے اس حدیث کو چھپایا ہے تو ان دونوں کو کسی بلا میں مبتلا کر
پس براء بن عازب تو اندھا ہو گیا اور لوگوں سے اپنا مکان پوچھتا تھا پس کہتا تھا کہ کیونکر راہ پاوے وہ شخص کہ

کہ جسکو بد دعا لگ گئی ہو اور انس بن مالک کی دونون پانون سفید ہوگئے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ
کہ جب علیؑ نے قول جناب رسول خدا من کنت مولاہ فعلی مولاہ پر گواہی طلب کی تو انس نے نسیان کا عذر کیا
پس آپ نے فرمایا کہ بار خدایا اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اوسکو ایسی سفیدی مین مبتلا کر کہ اوسکو عمامہ چھپا سکے پس
اوسکے منہ پر برص ہوگیا پس بعد اوسکے وہ اپنے منہ پر برقع ڈالے رہتا تھا انتہی ان روایات کے نقل
کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئے فائدہ اولی دلیل سی وچہارم کی جیسی تائید و تشئید و تکمیل
ہوگئی وہ ظاہر ہے فائدہ ثانیہ سنیون کا مذہب سراپا باطل ہوگیا اس سبب سے کہ وہ کہتے ہین کہ الصحابۃ
کلہم عدول یعنی صحابہ سب عادل ہین پھر اب ہمکو سنیّ ہی بتائین کہ جن لوگون نے دیدہ و دانستہ شہادت
حقہ کو چھپایا اور جناب امیر کی بد دعا سے عذاب الٰہی مین مبتلا ہوئے اونکی عدالت کیونکر قائم رہ سکتی ہے
حالانکہ حق سبحانہ وتعالی سورۂ بقرہ مین فرماتا ہے ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ یعنی اور کون شخص
زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے کہ چھپاوے وہی شخص گواہی کو کہ جو اوسکے پاس ہو اللہ کی جانب سے فائدہ
ثالثہ معلوم ہوا کہ اکثر صحابہ علی بن ابیطالب سے دشمنی رکھتے تھے ورنہ اور کوئی وجہ شہادت حقہ کے
چھپانے کی اور لا تکتموا الشہادۃ سے انحراف کرنے کی اور عذاب الٰہی مین مبتلا ہونے کی نہ تھی اور خود جناب
امیر المومنین کی بد دعا کے الفاظ اسپر شاہد ہین کہ اون لوگون نے عداوت کے سبب سے حق گواہی کو
چھپایا تھا فائدہ رابعہ ظاہر ہے کہ جناب امیر نے یہ گواہی اپنے عہد خلافت مین طلب کی تھی اور اوسوقت
اوسکے اظہار مین نہ کسی طرح کا خوف تھا اور نہ کتمان مین کسی طرح کا نفع دنیا سوا مجرد عداوت کے متصور تھا
جب ایسی حالت مین مشاہیر صحابہ نے مثل زید بن ارقم و انس بن مالک و براء بن عازب وغیرہ کے
آپکے حق کو چھپایا تو ظاہر ہے کہ خلافت اولی وثانیہ وثالثہ مین کیا کیا آپ کی حق پوشی نہ ہوئی ہوگی
پس پورا خطبہ خم غدیر اگر سنیون کی کتابون مین نہ ملے تو اسکا کیا تعجب ہے تعجب اس بات کا ہے کہ اکثر
اجزا اوس خطبۂ مبارکہ کے کہ جو امامت وخلافت بلا فصل امیر المومنین پر دلالت کرتے ہین ابتک
اونکی کتابون مین موجود ہین چنانچہ بعض کو ہمنے اس کتاب مین نقل بھی کیا ہے اور بعینہ اسکی مثال یہ ہے
کہ اوصاف اسیکے کہ توریت وانجیل مین ہمارے جناب رسول خدا کے وقت سے یا اوسکے قبل سے

یہود و نصاریٰ نے تحریف شروع کی ہے اور اتبک برابر ہوا کرتی ہے لیکن تاہم اب بھی و نمین ایسی عبارتین ملجاتی ہین
کہ جو جناب خاتم النبیین و سید المرسلین کی نبوت و رسالت پر دلالت کرتی ہین اور اس دنیا مین آپکے تشریف
لانیکی بھی بشارت دیتے ہین اور یہ اظہار حق و اتمام حجت ہی حق سبحانہ و تعالی کی جانب سے وللہ الحجۃ البالغۃ **فائدہ**
خامسہ ظاہر ہے کہ معاندین جناب امیر المومنین نے جو اس حدیث کو چھپایا تو وہ اوسکو آپکی امامت و خلافت
پر دلیل واضح سمجھتے تھے ورنہ وہ لوگ اگر مولی کے معنی محب و ناصر کے سمجھتے تو کوئی وجہ اونکو اس حدیث کی چھپانے
کی نہتھی اس سبب سے کہ یہ کون سی ایسی فضیلت تھی کہ جسکے سبب سے اونکو رشک و حسد ہوتا اور وہ اوسکو چھپاتے **فائدہ**
سادسہ جناب امیر المومنین کا اس حدیث کی چھپانے والون پر بد دعا کرنا اور اونکا عذاب الٰہی مین مبتلا ہونا
دلیل بین و ظاہر ہے اس بات پر کہ یہ حدیث غدیر جناب امیر کی کسی فضیلت عظیمہ و منقبت فخیمہ پر مشتمل ہے
اور یہ فضیلت سواے امامت و خلافت کے اور کوئی دوسری نہین ہوسکتی دلیل سی و **ہفتم** وہ حدیث ہے
کہ جو سنیون کے امام حافظ شمس الدین محمد جزری نے کتاب اسنی المطالب فی مناقب امیر المومنین
علی بن ابیطالب مین ذیل بیان حدیث غدیر مین لکھی ہے اور یہ کتاب میرے
پاس قلمی ہے اس سبب سے صفحے کا نشان مین نے نہین لکھا لیکن بہت آسانی
سے مل سکتی ہے اس سبب سے کہ شروع کتاب سے چند صفحات کے بعد ہے

والطف طریق وقع لھذا الحدیث واغربہ ما حدثنا بہ شیخنا خاتمۃ الحفاظ ابوبکر
محمد بن عبد اللہ بن محب المقدسی مشافھۃ اخبرتنا الشیخۃ ام محمد زینب
ابنۃ احمد بن عبد الرحیم المقدسیۃ عن ابی المظفر محمد بن فتیان بن المثنیٰ
اخبرنا ابوموسی محمد بن ابی بکر الحافظ انا ابن عمتہ والدی القاضی ابو القسم
عبد الواحد بن محمد بن عبد الواحد المدینی بقراءتہ علیہ انا ظفر بن داعی
العلوی باستراباذ انا والدی وابو احمد بن مطرف المطرفی قالا حدثنا ابو سعید
الادریسی اجازۃ فیما اخرجہ فی تاریخ استراباذ حدثنی محمد بن محمد بن الحسن ابو العباس
الرشیدی من ولد ھرون الرشید بسمرقند وما کتبناہ الا عنہ ثنا ابو الحسن

محمد بن جعفر الحلوانی ثنا علی بن محمد بن جعفر الاهوازی مولی الرشید ثنا بکر بن احمد القصری ثنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمة و زینب و ام کلثوم بنات موسی ابن جعفر قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمة و سکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنها قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ و قوله صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی علیهما السلام هکذا اخرجه الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابه المسلسل بالاسماء و قال هذا الحدیث مسلسل من وجه آخر و هو ان کل واحد من الفواطم تروی عن عمة لها فهو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منهن عن عمتها

ترجمہ باسناد مذکور جناب فاطمہ بنت حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے کہ اونھون نے جناب فاطمہ و زینب و ام کلثوم حضرت موسی کاظمؑ کی صاحبزادیون سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ حضرت امام جعفر صادقؑ کی صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ حضرت امام محمد باقرؑ کی صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے حضرت فاطمہ حضرت زین العابدینؑ کی صاحبزادی سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ اور سکینہ حضرت امام حسینؑ کی صاحبزادیون سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے اور اونھون نے جناب فاطمہ بنت جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھول گئے قول جناب رسول خداؐ کا بروز غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور قول آپ کا انت منی بمنزلة ہارون من موسی اسیطرح نکالا ہے اس حدیث کو حافظ کبیر ابو موسی مدینی نے اپنی کتاب مین کہ جو مسلسل ہے ساتھ اسماء کے اور کہا ہے یہ حدیث مسلسل ہے دوسری وجہ سے بھی اور وہ یہ ہے کہ

ہے بی بی نے اون بی بیون سے کہ جنکا فاطمہ نام تھا روایت کی ہے اپنی پھوپھی سے پس وہ روایت ہے پانچ
صاحبزادیون کی کہ ہر صاحبزادی نے اپنی پھوپھی سے روایت کی ہے انتہی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ صحابہ نے
حدیث غدیر و حدیث منزلت ان دونون حدیثون کے مفہوم و مقتضا پر عمل نہین کیا ورنہ جناب فاطمہ سیدہ
علیہا السلام اون لوگون کو مخاطب کر کے یہ نفرماتین کہ کیا تم ان دونون حدیثون کو بھول گئے پس ظاہر ہو گیا
کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی کے معنی محب و ناصر کے نہین مین اس سبب سے کہ کوئی سنی اسکا قائل نہین ہو سکتا کہ بعد وفات
جناب سید ورکائنات جناب سیدۃ النسا کی حیات مین صحابہ نے علی بن ابیطالب کی محبت کو ترک کر دیا تھا اور
آپکے دشمن ہو گئے تھے اور معرکہ جمل و صفین مین جو مخالفت مولی المومنین اور صحابہ و ام المومنین سے ظہور مین
آئی وہ جناب سیدہ نساء العالمین کی وفات کے بہت مدت کے بعد ہے پس ثابت ہو گیا کہ حدیث غدیر و حدیث
منزلت سے مراد امامت و خلافت علی ابن ابیطالب ہے اور صحابہ نے ان دونون حدیثون کے مفہوم و مراد کو ترک کر کے
حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا لیا اور استحقاق علی بن ابیطالب کو بھول گئے لہذا جناب سیدہ علیہا السلام نے اون
لوگون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم قول رسول خدا کو کہ جو روز غدیر خم فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی
مولاہ و نیز آپکے قول کو انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی بھول گئے و ہذا ظاہر فی کمال الظہور دلیل ہشتم
سنیون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ جو شخص اٹھارہ دین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکو ساٹھ مہینے کے روزون کا
ثواب ملیگا کتاب مودۃ القربے مطبوع مطبع فخر المحمد ملک ایکتا سنہ ۱۳۰۱
ہجری کے صفحہ ۱۶ مین یہ حدیث ہے وعن ابی ہریرۃ رض قال من صام یوم الثامن
عشر من ذی الحجۃ کان کصیام ستین شہرا وھو الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بید علی فی غدیر خم فقال علیہ الصلوۃ والسلام من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ
وعن الامام الباقر مثل ذلک بل یروی عن کثیر الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ ھذا الخبر
ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ جو شخص اٹھارہ دین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکے لئے ساٹھ مہینے
کے روزون کے برابر ثواب ہے اور اٹھارہ دین ذی الحجہ وہ دن ہے کہ اوس مین رسول خدا نے مقام

غدیر خم مین علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس شخص کا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے اوسکو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے اوسکو اور چھوڑ دے تو اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے اوسکو اور مدد کر تو اوس شخص کی کہ جو مدد کرے اوسکی اور حضرت امام محمد باقر سے بھی مثل اس حدیث کی مروی ہے بلکہ بہت سے صحابہ نے مقامات مختلفہ مین اس حدیث کی روایت کی ہے انتہی ظاہر ہے کہ جس حکم محکم وامر عظیم کا یہ شرف ہو کہ اوسکے واقع ہونیکے سبب سے اٹھارہ دین ذی الحجہ کے روزے کا ثواب ساٹھ مہینون کے روزون کے برابر ہو وہ بعد رسالت سوا سے امامت وخلافت کے اور کوئی دوسرا امر نہین ہو سکتا پس یہ دلیل واضح ہے اس امر پر کہ جناب رسول خدا نے بروز غدیر خم علی بن ابیطالب کو اپنا وصی و خلیفہ و امام امت مقرر فرمایا تھا نہ سب کا فقط دوست و ناصر اور ایک روایت مثل ساتھ نامہ کتاب الخصائص ابو الفتح محمد بن ابراہیم النطنزی سے جو الکتاب عبقات الانوار ہم لکھ چکے ہین اوس سے بھی بروایت ابو ہریرہ ثابت ہے کہ جو شخص اٹھارہ دین ذی الحجہ کو روزہ رکھے تو اوسکو ساٹھ مہینے کے روزون کا ثواب عطا ہوگا دلیل یہی وجہ ہے اٹھارہ دین ذی الحجہ کا روز عید قرار پایا ہے چنانچہ کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول تصنیف علامہ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی مطبوع مطبع جعفری لکھنو کے ص ۹۵ مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے واما مواخاة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ایاه وامتزاجه به وتنزیله ایاه منزلة نفسه و میله الیه وایثاره ایاه فهذا بیانه فانه قد روی الامام الترمذی فی صحیحه بسنده عن زید بن ارقم رض انه قال لما اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه جاءه علی ع تدمع عیناه فقال یا رسول الله ص اخیت بین اصحابك ولم تواخ بینی وبین احد فسمعت رسول الله یقول انت اخی فی الدنیا والاخرة وروی بسنده ایضا ان رسول الله ص قال من کنت مولاه فعلی مولاه وهذا اللفظ بمجرده رواه الترمذی ولم یزده علیه وزاد غیره ذکر الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول الله ص من حجة الوداع فی یوم الثامن عشر من ذی الحجة وذکر المکان وهو بین

مكة والمدينة يسمى خمّاً في غدير هناك فسمّي ذلك اليوم يوم غدير خم و
قد ذكره في شعره الذي تقدم وصار ذلك اليوم يوم عيد او موسماً لكونه كان
وقتاً خص رسول الله عليّاً بهذه المنزلة العلية وشرفه بها دون الناس كلهم
ونقل عن زادان قال سمعت عليّاً في الرحبة وهو ينشد الناس من شهد منكم رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم وهو يقول ما قال فقام ثلثة عشر رجلاً
فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه

ترجمہ ولیکن بھائی ہونا رسول خدا کا اور علی کا اور دونون صاحبون کا امتزاج اور جناب رسول خدا کا اونہین علی کو بمنزلہ اپنے نفس کے قرار دینا اور اونکی طرف میل کرنا اور اونکو اختیار کرنا پس یہ اوسکا بیان ہے کہ تحقیق روایت کی ہے امام ترمذی نے اپنی صحیح مین اپنی سند کے ساتھ زید بن ارقم سے کہ اونھون نے کہا کہ جب رسول خدا نے اصحاب مین سے ایک کو دوسرے کا بھائی قرار دیا تو علی آپکے پاس آئے در انحالیکہ آپ کی آنکھون سے آنسو بہتے تھے اور کہا کہ یا رسول خدا آپنے اپنے اصحاب کے درمیان مین مواخات کی اور میری اور کسی شخص کے درمیان مین مواخات نہ کی زید بن ارقم نے کہا ہے کہ پس سنا مین نے رسول خدا کو کہ آپ فرماتے تھے کہ تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت مین اور روایت کی ہے اوسی ترمذی نے اپنی سند سے یہ بھی کہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور فقط اسیقدر الفاظ کی ترمذی نے روایت کی ہے اور کچھ زیادہ نہین لکھا اور ترمذی کے سوا اور محدثین نے دن کا بھی ذکر کیا ہے اور مقام کا بھی ذکر کیا ہے پس ذکر کیا ہے زمانہ کا کہ یہ معرکہ بعد رسول خدا کے حج وداع سے مراجعت کرنے کے اٹھارہوین ذی الحجہ کو واقع ہوا ہے اور ذکر کیا ہے مقام کا اور وہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے کہ اوسکا خم نام ہے کہ اوس جگہ ایک غدیر ہے (یعنی چشمہ پانی کا) پس اوس دن کا نام یوم غدیر خم رکھا گیا اور تحقیق ذکر کیا ہے اوسکا علی نے اپنے اشعار مین کہ جو پہلے گذر چکے ہین اور قرار پایا یہ دن عید اور موسم بسبب اوسکے ایسا وقت ہونیکے کہ خاص کیا رسول خدا نے علی کو ساتھ اوس مرتبہ بلند کے اور شرف دیا اونکو ساتھ اس مرتبے کے اور کل آدمیون مین سے اور کسیکو یہ شرف نہین بخشا اور منقول ہے زادان سے کہ اوسنے کہا کہ مین نے

علیؑ کو رحبہ مین سنا کہ وہ قسم دلواتے تھے لوگون کو کہ جو شخص تم لوگون مین سے رسول خدا کے پاس
بروز غدیر خم حاضر رہا ہوا اسوقت کہ جب فرماتے تھے جو کچھ کہ فرماتے تھے پس وہ کھڑا
ہو جاے پس کھڑے ہوگئے تیرہ آدمی اور گواہی دی کہ اونھون نے رسول خداؐ کو من کنت مولاہ
فعلی مولاہ کہتے ہوئے سنا ہے انتہی یہ احادیث جسقدر فوائد و مناقب و فضائل پر مشتمل ہین ظاہر ہین
اور تفصیل مین طول ہے یہان مین نے فقط اسواسطے اس عبارت کو لکھا ہے کہ اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ روز غدیر خم یعنی اٹھارہوین ذی الحجہ روز عید قرار پایا ہے اس سبب سے کہ جناب رسول خداؐ نے جناب
علیؑ مرتضی کو اوس روز ایسا مرتبہ عالی اور ایسا شرف عطا فرمایا کہ جو کل آدمیون مین سے کسیکو نہین عطا فرمایا
اور یہ ظاہر ہے کہ بعد رسالت سوا امامت و خلافت کے اور کوئی دوسرا مرتبہ عالی ایسا نہین ہو سکتا
کہ جسکے سبب سے وہ دن عید کا دن قرار پائے کہ جس دن یہ مرتبہ حاصل ہوا ہو دلیل چہلم قول خود شاہ
عبد العزیز صاحب دہلوی کا ہے جواب حدیث غدیر مین کہ جو کتاب تحفہ اثنا عشریہ مطبوع
مطبع نولکشور واقع لکھنؤ کے صفحہ ۳۲۹ مین مرقوم ہے دوم آنکہ اگر مولی
بمعنی ولی ہم باشد صلہ ورا بالتصرف قرار دادن از کلام لغت منقول خواہد شد چہ احتمال است اولی بالمحبۃ
و اولی بالتعظیم مراد باشد انتہی اسکا جواب تو ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ جب لفظ مولی بمعنی اولی ثابت ہوگی
تو جیسا قرینہ ہوگا ویسا ہی اوسکا صلہ قرار دیا جاویگا ان سب کے لیے لغت کہان مساعدت کر سکتی ہے
خود شاہ صاحب نے جو اولی بالمحبۃ و اولی بالتعظیم کہا ہے یہ دونون صلہ کس لغت سے منقول ہون گے
اور ہم بہت سے دلائل و قرائن بحمد اللہ تعالی لکھ چکے کہ جنسے اظہر من الشمس ہوگیا کہ مولی سے مراد اولی بالتصرف ہے
لیکن یہان بر سبیل تنزل کہتے ہین کہ اگر شاہ صاحب اور اونکے مریدون کی زبردستی سے ہم تھوڑی
دیر کے لیئے یہ بھی تسلیم کر لین کہ مولی سے مراد اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہے تب بھی ہمارا مطلب
بخوبی حاصل اور سنیون کا مذہب بالکلیہ باطل ہوتا ہے اس سبب سے کہ جو معنی لفظ مولی کے اس حدیث مین
ثابت ہونگے وہ بالعموم ثابت ہونگے چند وجوہ سے اول یہ کہ لفظ من جو ابتدائے حدیث من کنت
مولاہ مین ہے وہ بالاتفاق مفید عموم ہے دوم مولائیت جناب رسول خداؐ بھی بالاتفاق عام ہے

اور جو شخص کہ آپ کو اپنا مولی نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں ہے پس جب آپ نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علیؑ
بھی مولا ہے تو مولائیت شاہ ولایت مثل جناب رسالتؐ عام ہوگئی اور علیؑ ابن ابیطالب بھی مثل جناب رسولخدا
کے ہر مومن و مومنہ کے مولی ہوئے سوم خود قول حضرت عمر کا ہے کہ اونھون نے بعد اس حدیث کے سننے
کے فرمایا کہ مبارک ہو آپ کو اے علیؑ بن ابیطالب کہ آجکے دن آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے مولی ہوئے
جیسا کہ بکرات و مرات ہم لکھ چکے پس جب آپ ہر مومن و مومنہ کے لیے اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہوئے
تو خواہ مخواہ سب سے افضل بھی ہوئے اس سبب سے کہ فاضل کے موجود ہونے کی حالت مین نہ مفضول اولی
بالمحبۃ ہو سکتا ہے اور نہ اولی بالتعظیم اور جب آپ سب سے افضل ہوئے تو آپکی امامت اور خلافت بھی
ثابت ہو گئی اس سبب سے کہ ترجیح مرجوح و تفضیل مفضول نہ عقلاً جائز ہے نہ شرعاً نہ عرفاً جیسا کہ
مکرر بیان ہو چکا ہے پس کیونکر ممکن ہے کہ افضل کی موجودگی کی حالت مین مفضول امام و خلیفہ بنا
لیا جاوے اور افضل اوسکی رعایا قرار دیا جاوے اور پھر اوس مفضول کی خلافت صحیح بھی ہو حاشا و کلا کوئی
عاقل و دیندار اسکو تسلیم نہین کر سکتا کہ جناب علیؑ مرتضی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان
ان سب سے اولی بالمحبۃ اور اولی بالتعظیم ہون اور پھر آپ ان سب کی رعایا ہو جاوین اور یہ لوگ آپکے
امام اور حاکم اور پیشوا قرار دیے جاوین مالکم کیف تحکمون یہانتک اس عبد ضعیف و نحیف نے چالیس
دلیلین اس امر پر بیان کین کہ حدیث غدیر سے سوا امامت و خلافت شاہ ولایت کے اور کوئی دوسرا
امر مراد نہین ہو سکتا اور چالیس دلیلین استحقاق خلافت جناب علیؑ مرتضی علیہ السلام پر قسم دوم مین
لکھ چکا ہون اور سات دلیلین ضرورت استخلاف جناب رسول خداؐ پر قسم اول مین قائم کر چکا ہون سب
ملا کے ستاسی دلیلین ہوئین آور سبحان اللہ کہ مین نے بہت اختصار کیا ہے ورنہ صدہا
دلائل و قرائن کا لکھنا بعون اللہ تعالی ممکن تھا اور جس شخص کا مادہ قابل قبول ہدایت ہو اور تھوڑی
سی بھی توجہ و رغبت طلب ہدایت کی طرف کرے اوسکے لیے اسیقدر کافی و وافی ہے اور منکرین
و جاحدین کے لیے تو کلام مجید و فرقان حمید بھی کافی نہ ہوا فبای حدیث بعدہ یومنون شاید کوئی سنی صاحب
اسقدر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ و قرائن واضحہ کے سننے کے بعد بھی امامت و خلافت بلا فصل

شاہ ولایت پر ایمان نہ لائیں اور از راہ مکابرہ اور سخن پروری یہ فرمائیں کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے و جناب
رسول خدا کو اگر مقام خم غدیر میں علی ابن ابیطالب کو امام و خلیفہ کرنا منظور تھا تو اس لفظ کثیر المعنی کا اس باب مین
فرمانا کیا ضرور تھا کہ اوسکے فہم معنی مین اسقدر تکلفات کی ضرورت ہوئی چاہیے تھا کہ کسی لفظ متحد المعنی
کا استعمال فرماتے کہ اوس سے بلا شائبہ تکلف امامت و خلافت علی ابن ابیطالب کی سمجھ مین آجاتی
اور کسیکو اوسکے تسلیم کرنے مین کوئی عذر باقی نرہتا اور کسی طرح کی بحث و تکرار نہ ہوتی تو ہم جواب
دینگے کہ ہمنے پہلے ہی تسلیم کر لیا ہے کہ لفظ مولی کثیر المعنی ہے اور لفظ کثیر المعنی کی شان یہ ہے
کہ اپنے معانی مین ایسے معنی پر دلالت کرے کہ جسپر کوئی دلیل و قرینہ قائم ہو و نیز احمد الدین صاحب نے فقط
بھی ہم سے دلیل و قرینہ طلب کیا تھا چنانچہ صفحہ ۹ رسالہ جمع الاوصاف مین اونکا یہ قول ہے کہ پس
اس حالت مین معانی مشترکہ سے بعض معنی کا حدیث بالا مین متعین کرنا بلا دلیل و قرینہ کے کچھ اعتبار
نہین رکھتا لہذا ہمنے بہت سے دلائل اور قرائن اس امر پر قائم کر دیے کہ حدیث غدیر مین لفظ مولی کے
سوا ایسے معانی کے کہ جو امامت و خلافت شاہ ولایت پر دلالت کرین اور کوئی معنی مقصود و مراد نہین
ہو سکتے پس تمکو اب اسپر ایمان لانے مین باوصف اسقدر دلائل و قرائن واضحہ کے کوئی عذر باقی نہین ا
لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم کہتے ہین کہ لسان فصیح و بلیغ کی شان یہ ہے کہ اوسکے
الفاظ کثیر المعنی ہوتے ہین اور زبان عربی سب زبانون سے افصح و ابلغ ہے لہذا اوسکے لغات بھی کثیر المعنی
ہین اور یہ ضعیف دعوی کر کے کہتا ہے کہ زبان عرب مین کوئی لفظ متحد المعنی ایسا بھی نہین کہ جو امامت
و خلافت پر اسطرح دلالت کرے کہ کوئی دوسرا احتمال اوسمین پیدا نہو سکے اگر تمکو ہمارے اس کہنے کا
یقین نہین ہے تو تعیین بتاؤ کہ اگر جناب رسول خدا کو جناب امیر کا امام و خلیفہ مقرر فرمانا منظور تھا تو
کون سے ایسے الفاظ کے ساتھ اس مطلب کو ادا فرماتے کہ جسمین کوئی دوسرا احتمال پیدا نہوتا اس سبب
کہ ہر لفظ مین تشکیک و تاویل ہو سکتی ہے اگر تم کہو گے کہ جناب رسول خدا یہ فرماتے کہ علی میرے
بعد سب کا امام ہے تو ہم کہینگے کہ امام کے معنی فقط پیشوا کے ہین یہ کیا ضرور ہے کہ اوس سے ریاست
کبری و خلافت مطلقہ مراد لیا جائے ممکن ہے کہ لفظ امام سے کسی خاص بات کا پیشوا ہونا مراد ہو اور سنیونکے

یہان تو یہ لفظ ایسی سبک آسان ہے کہ ادنی ادنی شخص پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ اونکے محدثین و مفسرین
وفقہا وعلما مین سے صدہا بلکہ ہزارہا شخص ایسے ہین کہ جو امام کہلاتے ہین پس ایسی لفظ عام سے تم کیونکر تسلیم
کرلیتے کہ اس سے مراد ریاست کبری ہے علاوہ اوسکے ہم ماقبل مین مکرر ثابت کرچکے ہین کہ جناب رسولخدا
نے شاہ اولیا پر مقامات متعددہ مین امام کا اطلاق فرمایا ہے پھر تم اون احادیث پر کیون نہین ایمان لاتے
ہو چنانچہ شعاع بست ویکم مین جو الفاظ خطبہ خم غدیر ہمنے کتاب توضیح الدلائل سید شہاب
الدین احمد سے نقل کیے ہین اونمین جناب رسولخدا کا یہ قول مذکور ہے کہ علی سردار ہین مسلمانون کے اور امام
ہین نیکوکارون کے اور پرہیزگارون کے اور شعاع بست و دوم مین جو حدیث ہمنے کتاب مودۃ القربی
سید علی ہمدانی سے نقل کی ہے اوسکا یہ مضمون ہے کہ جسکا مین ولی ہون اوسکا علی ولی ہے اور جسکا
مین امام ہون اوسکا علی امام ہے اور دو حدیثین جو کتاب حلیۃ الاولیا حافظ ابونعیم سے
ہمنے نقل کی ہین اونمین یہ قول جناب رسول خدا کا موجود ہے کہ رب العالمین نے مجھسے عہد کیا ہے
کہ علی بن ابیطالب نشان ہے ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستون کا اور دو حدیثین جو کتاب کنز العمال سے
ہمنے نقل کی ہین اونمین سے ایک مین یہ قول جناب رسولخدا کا علی بن ابیطالب کے باب مین ہے کہ مرحبا
بسید المسلمین وامام المتقین اور ایک مین اسطرح ہے کہ علی امام البررۃ اور اگر تم کہوگے کہ جناب رسول خدا نے
لفظ وصی ارشاد فرمائی ہوتی کہ اوس سے وصایت علی بن ابیطالب ثابت ہو جاتی تو ہم کہینگے کہ اس لفظ
کے باب مین بھی تم یہ کہہ سکتے تھے کہ وصایت کسی امر خاص مین بھی ہو سکتی ہے پھر ہم اسکو کیونکر تسلیم کرلین کہ اس
وصایت سے مراد ریاست کبری و امامت و خلافت ہے علاوہ اسکے ہم ماقبل مین مکرر ثابت کرچکے ہین کہ جناب
رسول خدا نے جناب علی مرتضی کو اپنا وصی ارشاد فرمایا ہے پھر تم اون احادیث پر کیون نہین ایمان لاتے
چنانچہ شعاع ہجدہم مین ہم ثابت کرچکے ہین کہ یہ بات اسقدر مشہور ہے کہ جناب امیر کا لقب وصی ہوگیا ہے چنانچہ
غیاث اللغات مین لفظ وصی کے معنون مین لکھا ہے کہ کنایہ باشد از علی اور کتاب حلیۃ الاولیا
حافظ ابونعیم سے جو حدیث ہمنے نقل کی ہے اونمین جناب علی مرتضی کے باب مین یہ الفاظ جناب
رسولخدا کے موجود ہین امیر المومنین و سید المسلمین و قاید الغر المحجلین و خاتم الوصیین و نیز شان نزول آیہ

وانذر عشیرتک الاقربین میں جو حدیثیں کہ ہمنے تمہاری کتب معتبرہ سے نقل کی ہیں اوسمیں بھی لفظ وصی کا ثبوت بخوبی
موجود ہی اور اگر تم کہو گے کہ جناب رسول خدا یہ فرماتے کہ علی میرا خلیفہ ہے تو ہم کہینگے کہ اس لفظ مین بھی تم بہت سے
احتمال نکال سکتے تھے از انجملہ یہ ہے کہ لفظ خلیفہ مشتق ہے خلف سے اور خلف کی معنی پیچھے کے ہیں پس ایسے ہر
شخص کو کہ جو کسی شخص کی وفات کے پیچھے باقی رہے اوسکو اوس شخص کا خلیفہ کہہ سکتے ہین پس ممکن ہے کہ جناب
رسولخدا نے اس لفظ کے فرمانے سے یہ مراد لی ہو کہ علی میرے بعد تم لوگون مین باقی رہیگا پس بسبب
میری قرابت کے تم لوگ رعایت کرنا اس سے ریاست کبری و خلافت عظمی کیونکر مراد ہو سکتی ہے علاوہ اسکے
ہمنے شعاع ہجدہم مین ثبوت لفظ خلیفتی بھی شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین مین جو حدیثیں سنیون کی کتب
معتبرہ سے نقل کی ہین مثل **تفسیر معالم التنزیل و کتاب کنز العمال و تاریخ کامل علامہ ابن اثیر
جزری و تاریخ ابو الفداء** کے اوسمین صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے علی بن ابیطالب کی
گردن مین ہاتھ ڈالکے یہ فرمایا کہ **هذا اخی و وصیی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له و اطیعوا**
یعنی تحقیق یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تم لوگون مین پس سنو تم اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو
پھر ان حدیثون پر تم لوگ کیون نہین ایمان لاتے تمھین انصاف سے بتاؤ کہ اس کلام معجز نظام مین کونسا دقیقہ اتمام
حجت کا باقی رہگیا ہے اور اس سے زیادہ تصریح امامت و خلافت شاہ ولایت کی اور کیا ہو سکتی ہے لیکن تمنے
ان سب احادیث کو اپنے پس پشت ڈالدیا ہے اور ہرگز کسی پر ایمان نہین لاتے اور سب کی تاویلین اپنے مطلب کے
موافق کیے ہو تمھین بتاؤ کہ مقام خم غدیر مین اس سے زیادہ جناب رسول خدا اور کیا تصریح فرماتے اور کون سے
الفاظ ارشاد کرتے کہ جسکے سبب سے تم امامت و خلافت بلا فاصلہ جناب علی مرتضی پر ایمان لاتے یہانتک تو
ہو چکا ہے کہ تمھارے یہانکے بعض علماے اعلام نے جب حدیث خم غدیر کو امامت و خلافت پر حمل کرنے کے
سوا کچھ چارہ نہ دیکھا تو یہ فرمایا کہ ہمنے اسکو تسلیم کر لیا کہ حدیث غدیر امامت و خلافت جناب امیر پر دلالت کرتی ہے
لیکن یہ کہانسے معلوم ہوا کہ آپکی خلافت بلا فاصلہ مراد ہے بلکہ ممکن ہے کہ بعد خلفاے ثلثہ کے مراد ہو دیکھو کتاب
صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوع مطبع میمینہ مصر کے صفحہ ۲۶ کے آخیر سے صفحہ ۲۷
تک اور کچھ انھین الفاظ پر موقوف اور منحصر نہین ہے بلکہ جو لفظ مثل امیر و سید وغیرہ کو فرض کیجیے اوسمین منکرہ

جاحد تاویل کر سکتا ہے حالانکہ یہ سب الفاظ جناب امیرؑ کی شان مین جناب رسولخداؐ کی زبان مبارک سے مقامات
متعددہ مین تمہاری ہی کتب معتبرہ سے ہم اس کتاب مبارک مین ثابت کر چکے ہین درحق یہ ہے کہ جناب رسولخداؐ نے کوئی
دقیقہ اتمام حجت کا مقام خم غدیر مین باقی نہین رکھا اور کوئی لفظ ایسا نہین ہے کہ جو امامت و خلافت علی ابن ابیطالبؑ
پر دلالت کرتا ہو اور آپ نے ارشاد نہ فرمایا ہو چنانچہ جو خطبہ خم غدیر کہ ہمنے بروایت حضرت امام محمد باقرؑ سے
ہمارے کتابون سے نقل کیا ہے اوسمین سب کچھ موجود ہے اور کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہین ہے لیکن کالذین
نسوا حظا مما ذکروا به اپنے اسلاف کے چھپانے کے سبب سے تم اکثر الفاظ اوس خطبہ مبارکہ کو بھول گئے ہو اور
اقل قلیل تمہارے یہانکی کتابون مین پائے جاتے ہین او جسقدر کہ باقی رہ گئے ہین اور پائے جاتے ہین بلکہ
جسقدر ہمنے اونمین سے اس کتاب مین نقل کیے ہین وہ بھی اتمام حجت کے لیے کافی و وافی ہین جیسا کہ ضمن
ادلہ قاطعہ مین بیان ہو چکا ہے **حاصل کلام یہ ہے** کہ تمہارا یہ عذر عند اللہ و عند الرسول کسی طرح مسموع
نہین ہو سکتا کہ لفظ مولیٰ کثیر المعنی ہے اور جناب رسولخداؐ نے ایسے لفظ کا کیون استعمال فرمایا کہ جسکے سبب سے شک
و شبہ واقع ہوا اور امر امامت و خلافت صاف صاف ظاہر نہوا اس سبب سے کہ کوئی لفظ زبان عرب مین ایسا
نہین کہ امر خلافت و امامت پر اس طرح دلالت کرے کہ اوسمین کوئی دوسرا احتمال نہ پیدا ہو سکے جیسا کہ ہم
ابھی بیان کر چکے ہین شاید تم اس مقام پر کہو کہ اس سے معلوم ہوا کہ زبان عربیہ ناقص ہے تو ہم کہینگے کہ لفظ
کا کثیر المعنی ہونا موجب نقص نہین ہے بلکہ سبب کمال ہے یہ منکرین و جاحدین کے فہم کا نقص ہے اور اونکی عقل کا
فتور اور اونکی طبیعت کی کجی کا قصور ہے کہ باوجود صدہا دلائل و قرائن قائم ہونے کے جو معنی حق و صدق ہین وہ
مراد نہین لیتے اور ناحق کیطرف جاتے ہین اور کوئی کلام فصیح و بلیغ ایسا ہو ہی نہین سکتا کہ جو محل نظر علماء
عقلا ہو اور اونکی آپس کی نفسانیت یا غرض نفسانی و طمع دنیاوی شریک ہونے سے اوسکے معنی مین اختلاف
نہ پیدا ہو جاوے تم قرآن مجید و فرقان حمید کو نہین دیکھتے ہو کہ اوسکی ہر ہر آیت کے معنی کی بابت امت کے
درمیان مین کس قدر اختلاف ہے اور ہر شخص اپنے مذہب کے موافق معنی اوسکے کرتا ہے پھر اس سے کیا
معاذ اللہ کچھ قرآن مین نقص ثابت ہوتا ہے حاشا و کلا بلکہ یہ خلق کے فہم کا قصور ہے کہ جو طمع زخارف دنیویہ
وغیرہ آپس کی نفسانیت کے سبب سے پیدا ہو گیا ہے اور اس مین کچھ شک نہین ہے کہ اگر طمع ریاست و حب جاہ

وحکومت واہل اسلام کو آپس کی نفسانیت نہوتی تو پھر قرآن کی فہم مین اسقدر اختلاف نہوتا کہ جسکے سبب مذاہب مختلفہ پیدا ہوجاتے چنانچہ خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ترجمہ اور نہین اختلاف کیا ہے اون لوگون نے کہ جنکو کتاب عطا کی گئی مگر بعد اوسکے کہ آیا اونکے پاس علم یہ اختلاف اون لوگون نے آپس کی بغاوت کی سبب سے کیا ہے انتہی اور اسمضمون کی آیتین کلام مجید مین بہت ہین اور تاویل وتشکیک کا باب تو یہان تک وسیع ہی کہ بعض ملاحدہ کا یہ کلام ہم تک پہونچا کہ قرآن شریف مین جو کفار کے باب مین آیا ہے کہ لہم عذاب عظیم اس سے یہ مراد ہے کہ اون لوگون کو لذت عظیم حاصل ہوگی اس سبب سے کہ عذاب مشتق ہی عذاب سے اور اوسکے معنی خوشگوار اور پاک کے ہین پس ای حضرات سنیہ تمھین انصاف سے بتاؤ کہ ایسے منکرین وجاحدین کا ایسے وقت مین کہ جب جہاد پر قدرت نہو سوا اسکے اور کیا جواب ہے کہ دلائل وبراہین سے اونکو قائل کیا جائے پس تمھین بتاؤ کہ جسقدر دلائل ہمارے یہانکے علمائے عموماً اور اس عبد ضعیف ونحیف نے اس کتاب مین خصوصاً اس امر پر قائم کیے ہین کہ معرکۂ غم غدیر سے مراد امامت وخلافت علی ابن ابیطالب ہی اس سے زیادہ اور کسی مطلب اور مقصود کی اثبات پر کیا دلائل قائم ہوسکتے ہین اور یہ دلائل قاطعہ کچھ فقط اسی بات پر نہین دلالت کرتی ہین کہ لفظ مولی کی معنی کثیرہ مین سے وہی معنی مراد ومقصود ہین کہ جو امامت وخلافت شاہ ولایت پر دال ہین بلکہ اسنسے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم مین فقط من کنت مولاہ فعلی مولاہ اسیقدر الفاظ کے فرمانے پر اکتفا نہین فرمائی تھی بلکہ کوئی دقیقہ اتمام حجت کا بیان خلافت وامامت علی مرتضی مین باقی نہین رکھا تھا پس اے حضرات سنیہ باوصف صدہا دلائل وقرائن قائم ہونے کے تم اسبات پر ایمان لاتے ہو کہ لفظ مولی کے معانی مین سے وہی معنی مراد ہین کہ جنسے امامت وخلافت علی ابن ابیطالب ثابت ہوتی ہی اور نہ اون الفاظ پر ایمان لاتے ہو کہ جو جناب رسول خدا نے جناب علی مرتضی کے باب مین مقام غدیر خم ودیگر مقامات مین ارشاد فرمائی ہین اور تمھاری ہی کتب معتبرہ مین لکھی ہوئی ہین اور ہم اس کتاب مین نقل کرچکے ہین مثل لفظ امام وامیر وسید وولی وخلیفہ ووزیر وغیرہ کہ دیکھو شعاع ہفتم وشعاع ششم وشعاع ہشتم

لہ جزو سوم سورۂ آل عمران ع منہ

وشعاع ہجدہم وشعاع بستم وشعاع بست ویکم وشعاع بست ودوم وغیرہا کو پس ہمارے پاس اب تمہارے مرض نفسانی کا کچھ علاج نہین ہے فاللہ یحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون لیکن چونکہ ہمکو محبت اسلامی باعث ہوتی ہے لہذا ہم ایک بات اور کہتے ہین شاید حق سبحانہ وتعالی تمکو ہدایت کرے فمن یہدی اللہ فہو المہتد اور وہ یہ ہے کہ ہمنے جو خطبہ مبارکہ غدیر خم اپنے یہانکی کتابون سے نقل کیا ہے گو اوسمین لفظ امام ووصی وخلیفہ سب الفاظ موجود ہین اور اتمام حجت کا کوئی دقیقہ باقی نہین ہے لیکن مین کنت مولاہ فعلی مولاہ یہ الفاظ بھی ہین اور تمہارے یہانکی کتب معتبرہ مین بھی وہ سب الفاظ موجود ہین لیکن روایات حدیث مین یہ دو یہی الفاظ ہین کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس کوئی حدیث غدیر خواہ شیعونکی روایت سے ہو خواہ سنیونکی روایت ہو لفظ مبارکہ مولی سے خالی نہین ہے البتہ سنیونکی بعض روایتون مین بجاے لفظ مولی کے لفظ ولی ہے اور ہمارے یہانکے خطبہ مبارکہ مین تو یہ دونون لفظین موجود ہین لیکن ظاہر ہے کہ ان دونون لفظون کا ایک ہی مادہ ہے اور معنی مین بھی چندان فرق نہین ہے پس یہ عبد ضعیف ونحیف کہتا ہے کہ لفظ امام وخلیفہ وامیر وغیرہا ان سب الفاظ سے بروز غدیر خم جناب رسول خدا کا لفظ مولی ارشاد فرمانا اولی وانسب واشمل وابلغ ہے چند وجوہ سے

اوّل یہ کہ لفظ مولی کے بہت سے ایسے معنی ہین کہ جو خلافت وامامت پر دلالت کرتے ہین مثل مالک وخداوند وسید ومربی وولی امر ومتولی امر ومتصرف فی الامور واولی بالتصرف کے چنانچہ بعون اللہ تعالی ہم ان سب معنی کو شعاع بست وچہارم مین خود کلام مجید وفرقان حمید سے بحوالہ تفاسیر معتبرہ اہل سنت وجماعت ثابت کر چکے ہین اور لفظ امام وخلیفہ کے فقط ایک یا دو معنی ایسے ہین کہ جو امامت وخلافت کبری پر دلالت کرتے ہین پس لفظ مولی کا ارشاد فرمانا اولی وانسب وابلغ ہوا گویا ایک ہی لفظ کے ارشاد فرمانے سے جناب رسول خدا نے بکرار تمام تاکید بیان خلافت وامامت علی مرتضی کی فرمائی اور یہ انتہا ہے فصاحت وبلاغت وبامعنیت کلام معجز نظام حضرت خیر الانام ہے ولکن لا تفقہون **دوم** یہ کہ لفظ مولی مین معنی محبت وناصریت بھی پائے جاتے ہین پس جناب رسولخدا کا لفظ مولی کا ارشاد فرمانا صریح اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ علی ابن ابیطالب کو نہ صرف امام وخلیفہ بھی سمجھو کہ وہ مثل میرے تم لوگون کا مالک وسید واولی بالتصرف ہے اور اوس سے اپنے دل سے محبت بھی رکھو اور ہر حالت مین اوسکی مدد کرو یہ نہین کہ زبان سے تو اقرار اوسکی حقیت کا کرو اور دل مین

مثل منافقین کے جو سے عداوت رکھو سوم یہ کہ آیہ انما ولیکم اللہ الایہ جناب امیر کی شان مین پہلے ہی نازل ہو چکا تھا چنانچہ ہم شواہد علم میں اسکی شان نزول کو کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے لکھ چکے ہین اور دلائل و براہین قاطعہ سے امامت ووزارت وخلافت شاہ ولایت بھی اس آیہ مبارکہ سے ثابت کر چکے ہین پس جناب رسول خدا نے بھی بمقام غدیر خم مین امامت وخلافت علی ابن ابیطالب لفظ مولی اور لفظ ولی کے ساتھ بیان فرمائی تاکہ آیہ کریمہ کے مطابق ہوا اور اگر بچشم انصاف دیکھا جاے تو حقیقت مین حدیث غدیر مفسر ومبین ہے آیہ انما ولیکم اللہ کی کما لا یخفی علی اولی الالباب چہارم یہ کہ جناب رسول خدا کا اولی بالتصرف ہونا کہ جو بعد حق سبحانہ وتعالی کے شان ہے رسول کی قرآن مین بلفظ اولی ہے چنانچہ جناب رسول خدا نے بھی صدر حدیث غدیر مین آیہ کریمہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم سے اپنی اولویت پر استدلال کیا ہے لہذا اس استدلال کے ضرور تھا کہ آپ ایسی لفظ ارشاد فرماتے کہ جو صدر کلام کے مطابق ہو لہذا آپ نے اپنی و اپنے بھائی کی اولویت پر لفظ مولی کا اطلاق فرمایا اور اس کلام کا حسن انتظام اہل علم وفہم پر ظاہر ہے کہ دونون لفظون کا ایک ہی مادہ ہے پنجم یہ کہ چونکہ جناب رسول خدا کو بعد بیان امامت وخلافت علی ان لوگون کے حق مین دعا فرمانا بھی منظور تھا کہ جو علی ابن ابیطالب سے تولا کرین لہذا آپ نے اپنے بھائی کی امامت وخلافت کو ایسی لفظ کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ جو ذو جہتین ہے یعنی اوسکے معنی اولی بالتصرف کے بھی ہین اور محبوب کے بھی ہین پس جہت اول کے سبب سے صدر حدیث سے مطابق ہے اور جہت ثانیہ کے سبب سے آخر حدیث یعنی لفظ اللہم وال من والاہ کے لیے مناسب ہے اور یہ انتہای بلاغت وجامعیت کلام ہے کہ سوا معصوم کے اور کسی کی زبان سے ایسے کلام کا ادا ہونا ممکن نہین ششم یہ کہ لفظ مولی وولی کا اطلاق خدا ورسول خدا و نائب رسول کہ جو امام وخلیفہ ہے تینون پر ہو سکتا ہے اور سوا ان دونون لفظون کے اگر اور کسی لفظ کا بھی اطلاق اس طرح ہو سکے مثل سید ومالک وغیرہ کے تو وہ الفاظ لفظ مولی وولی کے معنون مین داخل ہین لیکن وہ جامعیت اونمین کہان کہ جو لفظ مولی وولی مین ہے اور لفظ امام وخلیفہ کا اطلاق ہرگز اس طرح پر نہین ہو سکتا اگرچہ امام کا اطلاق بمعنی اعم رسول پر ہو سکتا ہے لیکن خدا پر نہین ہو سکتا ہے اور خلیفہ کا اطلاق بمعنی اخص یعنی صاحب خلافت مطلقہ کہ جس سے مراد نیابت رسول وامامت امت ہے نہ خدا پر ہو سکتا ہے نہ رسول پر پس ایسے لفظ کا جناب علی مرتضی کے باب مین ارشاد فرمانا کہ جسکا اطلاق خدا ورسول پر بھی ہو سکتا ہو آپکے کمال عظمت وجلالت قدر پر دلالت کرتا ہے علاوہ اسکے

اکثر طرق حدیث غدیر سے ثابت ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ان اللہ مولای وانا ولی کل مومن ثم اخذ
بید علی فقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ ترجمہ تحقیق اللہ میرا مولی ہے اور مین ہر مومن کا ولی ہون بعد اوسکے علی کا
ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ جس کا مین ولی ہون پس اوسکا علی ولی ہے انتہی اور بعض طرق حدیث مین ہے کہ خدای عز وجل میرا مولا ہے
اور مین سب مومنون کا مولی ہون اور جسکا مین مولی ہون پس علی بھی اوسکا مولی ہے چنانچہ شعاع چہارم
بلیل نہم مین ہم ان الفاظ مبارکہ کا ذکر کر چکے ہین ظاہر ہے کہ سیاق ان احادیث مبارکہ کا مطابق ہے سیاق آیہ انما
یہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیۃ کی کہ اوس آیت مین بھی حق سبحانہ وتعالی نے پہلے اپنی ولایت کو
بیان کیا ہے بعد اوسکے اپنے رسول کی ولایت کو اور بعد اوسکے اپنے رسول کے نائب وزیر جناب امیر کی ولایت
کو اور اس سے بالغ وجوہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب علی مرتضی کی اطاعت مثل اطاعت خدا ورسول واجب ہے اور
آپ کی حقیت کا انکار مثل انکار رسالت رسول وانکار الوہیت حق سبحانہ وتعالی ہے پس یہ بلاغت وحقیقت
سوا لفظ مولی اور ولی کے اور کسی لفظ کے استعمال کرنے سے مثل امام وخلیفہ کے حاصل نہین ہو سکتی تھی اس سبب سے
کہ اون الفاظ کا اطلاق خدا ورسول ونائب رسول تینون پر نہین ہو سکتا ہفتم یہ کہ لفظ مبارک مولی وولی
مقبول بارگاہ صمدیت ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنی ذات منزہ صفات کے لیے ان دونون لفظون کو پسند
فرمایا ہے چنانچہ کلام مجید وفرقان حمید کی آیات بینات مین بکثرت جناب رب العزت کی ذات پاک پر ان دونون
لفظون کا اطلاق ہے اور مین یہان فقط اون آیات کو لکھتا ہون کہ جنمین لفظ مولی کا اطلاق حق سبحانہ وتعالی پر آیا ہے
چنانچہ آخر سورہ بقرہ مین ہے ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا
فانصرنا علی القوم الکافرین ترجمہ ای پروردگار ہمارے اور نہ رکھ تو ہمارے اوپر ایسا بار کہ جسکے اوٹھانے کی ہم مین طاقت
نہو اور معاف کر ہمسے اور بخش دے ہمکو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا مولی ہے پس فتح دے تو ہمکو کافرون کے قوم پر تفسیر
بیضاوی مین اس آیت مین لفظ مولی کے معنی سید کے لکھے ہین اور تفسیر جلالین وتفسیر کشاف مین سید
ومتولی امور دو معنی لکھی ہین اور جزو چہارم سورہ آل عمران مین ہے بل اللہ مولیکم وہو خیر
الناصرین ترجمہ بلکہ اللہ تمھارا مولی ہے اور وہ سب مدد کرنے والون سے بہتر ہے انتہی اس آیت مین مولی
کے معنی ناصر کے ہو سکتے ہین اور جزو ہفتم سورہ انعام مین ہے ثم ردوا الی اللہ مولیہم

الحق یعنی بعد اوسکے پھیرے جاوینگے طرف اللہ کی کہ جو اونکا مولی ہی حق تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی مالک کی لکھی ہین اور ترجمہ فتح الرحمن مین خداوند کی اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین کارساز کے اور تفسیر جلالین مین مالک کے اور تفسیر بیضاوی مین متولی امر کے اور جزو نہم سورۃ الانفال مین ہے وان تولوا فاعلموا ان اللہ مولکم نعم المولی ونعم النصیر یعنی اور اگر پھر جاوین وہ لوگ پس آگاہ ہو تم کہ تحقیق اللہ مولی تمہارا ہی اچھا مولی ہے اور اچھا مددگار ہی انتہی اس آیت مین مولی کی معنی ناصر کے ہوسکتے ہین اور جزو یازدہم سورۂ یونس مین ہے وردوا الی اللہ مولٰہم الحق یعنی اور پھیرے جاوینگے وہ لوگ طرف اللہ کی کہ جو اونکا مولی حق ہی تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین مالک کے لکھی ہین اور تفسیر بیضاوی مین رب اور متولی امر کے لکھے ہین اور جزو دہم سورۂ توبہ مین ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولنا یعنی کہہ اے محمد کہ ہمکو ہرگز نہ پہونچیگا مگر جو کچھ کہ لکھدیا ہے اللہ نے واسطے ہمارے وہ ہمارا مولی ہی تفسیر موضح القرآن مین اس ایت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن اور ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین کارساز کی اور تفسیر جلالین اور تفسیر بیضاوی مین متولی امور کے لکھی ہین اور جزو ہفدہم سورۃ الحج مین ہے فاقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واعتصموا باللہ ھو مولکم نعم المولی ونعم النصیر یعنی پس قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور مضبوط پکڑو تم طاعت کو اللہ کی وہی تمہارا مولی ہی پس اچھا مولی ہے اور اچھا مددگار تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن مین خداوند کی اور تفسیر جلالین اور تفسیر بیضاوی مین متولی امور کے لکھے ہوئے ہین اور جزو بست و ششم سورہ محمد مین ہے ذٰلک بان اللہ مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولی لھم یعنی یہ اس سبب سے ہی کہ تحقیق اللہ مولی اون لوگون کا کہ جو ایمان لائے اور تحقیق کافرون کے لیے کوئی مولی نہین ہے ترجمہ فتح الرحمن و ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی کارساز کے لکھے ہین اور ناصر کے بھی معنی

ہوسکتے ہین اور خبر بست وہشتم سورۃ التحریم مین ہے واللہ مولٰکم یعنی اللہ تمھارا مولی ہے
تفسیر موضح القرآن مین اس آیت مین لفظ مولی کی معنی صاحب کے اور ترجمہ فتح الرحمن مین کارساز کے
اور تفسیر بیضاوی مین متولی امر کے لکھے ہوئے ہین اور پھر اسی سورہ تحریم مین ہے وان تظاہرا
علیہ فان اللہ ھو مولٰہ وجبرئیل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذلک ظہیر ۝
یعنی اور اگر باہم متفق ہو گی تم دونون (یعنی حفصہ و عایشہ) پیغمبر کے ضرر پہونچانے پر پس تحقیق اللہ اوسکا مولی ہے
اور جبرئیل اور صالح المومنین اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہین انتہی اس آیت مین لفظ مولی کے معنی ناصر کی ہو سکتے
ہین ۔ ان آیات بینات کی نقل کرنے سے چند فوائد جلیلہ حاصل ہوئی فائدہ اولی تفاسیر و تراجم معتبرہ اہل سنت
وجماعت سی اکثر آیات مین لفظ مولی کی معنی سید و متولی امور و مالک و خداوند و کارساز و صاحب کہ جو اردو کے
محاورے مین مالک کے معنون مین مستعمل ہے ثابت ہوئے اور بغرض اختصار ہمنے اسیقدر پر اکتفا کی ورنہ اور کئی
معنی لفظ مولی کی ہمارے مطلب کے موافق ثابت ہو سکتے تھے چنانچہ شعاع بست و چہارم مین جو تحقیق معانی لفظ مولی
کی ہمنے لکھے ہین اوسمین انمین سے بعض آیات بینات بھی ہمنے نقل کیے ہین اور سنیون کی تفاسیر و تراجم معتبرہ سے
یہ معنی بھی ثابت کیے ہین اور انکے علاوہ اور بھی کئی معنی ثابت کیے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بعد خدا و رسول سوا امام و
خلیفہ کے کہ جو نائب رسول خدا ہے اور کوئی شخص سید و متولی امر و خداوند و مالک تمام امت کا نہین ہو سکتا پس
ثابت ہو گیا کہ لفظ مولی کی اطلاق کے لیے پہلے حق سبحانہ و تعالی احق و اولی ہے اور بعد اوسکے اوسکا رسول بعد
اوسکے اوسکا نائب کہ جو امام و خلیفہ ہے تمام امت کا اسی سبب سے جناب رسول خدا نے مقام غدیر خم مین جس طرح
اپنی مولائیت کو سب مسلمانون پر ثابت کیا ہے اوسی طرح اپنے بھائی و وصی و خلیفہ کی مولائیت کو بھی سب
مسلمانون پر ثابت کیا ہے کسی طرح کا فصل اور فرق نہین فرمایا فائدہ ثانیہ جہان کہین ان آیات مین سے
ہمنے لکھدیا ہے کہ اس آیت مین مولی کی معنی ناصر کے ہو سکتے ہین وہان مفسرین اہل سنت و جماعت نے بھی لفظ
مولی کی معنی ناصر کے لکھے ہین پس اب ہمکو سنی ہی بتائین کہ اسکا کیا سبب ہے کہ اونکی مفسرین نے کہین تو لفظ
مولی کی معنی سید و خداوند و مالک وغیرہ کے لکھے ہین اور کہین ناصر کے لکھے ہین سوا اسکے اور کیا ہے اونکے پاس جواب
نہین ہے کہ جہان جیسا قرینہ پایا ہے ویسے معنی مراد لیے ہین اور حق بھی یہی ہے پس اب ہم اون حضرات سے

پوچھتے ہین کہ کیا سبب ہے کہ تم حدیث غدیر مین لفظ مولی کے معنی سید وخداوند و مالک وغیرہ کے مراد نہین لیتے ہو کہ جو امامت
و خلافت کبری پر دلالت کرتے ہین حالانکہ جسقدر دلائل و قرائن ہم لکھ چکے ہین اس سے زیادہ اور کس بات کی اثبات
کے لیے درکار ہو سکتے ہین پس حاشا و کلا اب امامت و خلافت بلا فاصلہ شاہ ولایت پر ایمان لانے مین کوئی
عذر تمکو باقی نہین ہے لیکن دیدہ و دانستہ امر حق سے انکار کرنے کی تو بات ہی اور ہے وجحدوا بها واستيقنتها
انفسهم ظلما و علوا [عله] فائدہ ثالثہ ہمنے جو دعوی کیا تھا کہ حق سبحانہ و تعالی کو لفظ مولی پسند ہے کہ اوسنے اپنی ذات
پاک پر اپنے کلام مجید مین بہت جگہ اس لفظ کا اطلاق فرمایا ہے وہ ہمارا دعوی ان آیات بینات کی نقل کرنے سے
بخوبی ثابت ہو گیا اور لفظ امام و خلیفہ وغیرہ پر لفظ مولی کی ترجیح کی وجہ بھی معلوم ہو گئی حالانکہ جناب علی مرتضی
کے باب مین جناب رسول خدا کا لفظ امام و امیر و سید و وصی و خلیفہ و وزیر وغیرہا ان الفاظ کا ارشاد فرمانا بھی
کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت سے بعون اللہ تعالی ہم اسی کتاب مبارک و مستطاب مین مکرر ثابت کر چکے ہین پس
اب حضرات سنت و جماعت اس عبد ضعیف و نحیف نے بپاس اخوۃ اسلامی حتی الوسع کوئی دقیقہ تمھاری نصیحت کا
باقی نہین رکھا ہے ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان الله یرید ان یغویکم هو ربکم و
الیه ترجعون اب مین بعون اللہ تعالی احمد الدین واعظ صاحب کے اوس کلام مہمل و بیمعنی کی رد کی طرف
متوجہ ہوتا ہون کہ جو اس باب اول مین باقی رہ گیا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب قولہ دیکھو خود مجتہد
ہی مذہب شیعہ کی معتبر کتاب اخبار ماتم مطبوعہ مطبع حسینی رام پوری کی مجلس اول صفحہ ۶ مین مروی ہے فلما خرجوا
من عنده علیه السلام فی مرضه وبقی عنده العباس والفضل وعلی واهل بیته خاصة فقال
له العباس یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان یکن هذا الامر فینا مستقرا
من بعدك فبشرنا وان کنت تعلم انا نغلب علیه فاوص بنا فقال انتم المستضعفون
من بعدی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرض الموت مین جب سب حاضرین ان کے پوچھنے آنحضرت
کے گھر سے نکلے اور باقی رہے عباس و فضل و علی علیہم السلام تو عباس بولے کہ اے رسول خدا اگر امر خلافت بعد
آپکے ہمکو ملے تو آپ اسکی بشارت دین اور اگر آپ جانتے ہین کہ ہم باز رہینگے اوس سے تو ہمین وصیت کر

عله یہ عبارت اخبار ماتم میں اس مقام پر نہیں ہے ۱۲ منہ

پس جواب یا انحضرت علیہ السلام نے کہ تم عاجز ہوا وٹھانے بوجھ امارت سے بعد میرے تم کلام من عینہ اقول واعظ صاحب اخبار ماتم کو مذہب شیعہ کی معتبر کتاب لکھتے ہین حالانکہ یہ ایک شخص روضہ خوان کی تالیف ہے چنانچہ مؤلف بیچارے کتاب مذکور کے صفحہ ۵ مین بعد حمد و نعت کے خود ہی لکھتے ہین کہ اما بعد راقم سطور اتم معترف بالقصور محتاج غفران لم یزلی محمد حسین بن محمد علی ابن حاجی محمد بابا بن آقا علی نقی کہ لقب کہاجی سے زبان زد اہل روزگار ہے ورق یادگار دہر اور نخاطر محبین پر حسن اعلان سے خلاصہ نگار ہے کہ والد میرے قوم ترک قبیلہ افشار شہر ارومیہ کی جانب سے نوجوان اذربایجان سے ہندوستان کو آئے شوق روضہ خوانی مین اساتذہ کامل آقا حاجی ابوطالب اور شاہ حسین رضوان مکان کی خدمت بجالائے مجھکو بھی بدو فطرت سے یہ فن سعادت مآل وراثت مین ملا انتہی کلامہ اب اہل بصیرت انصاف فرمائین کہ کلام علما و فقہا و محدثین و مفسرین کا معتبر سمجھا جاتا ہے یا روضہ خوانون اور مرثیہ گویون کا با این ہمہ اگر فقط یہی جو فروشی و گندم نمائی ہوتی تو خیر لیکن چونکہ واعظ صاحب کا مطلب ان روضہ خوان کی بھی تحریر سے نہ نکلا لہذا اونھون نے بمقتضائے فطرت اصلی و عادت جبلی اس نقل مین کئی طرح کی تحریف و خیانت کی ہے اول نقل الفاظ مین کمی و بیشی و تقدیم و تاخیر کی ہے حالانکہ نقل کو چاہیے کہ کالاصل ہو ورنہ صریحی خیانت ہے جسکا جی چاہے اصل کتاب سے اور واعظ صاحب کی نقل سے مقابلہ کرکے ملاحظہ کرے اور بعض اختلافات کو مین نے حاشیہ پر لکھدیا ہے دوم اس کتاب اخبار ماتم مین مؤلف نے جو عبارت عربی درج کی ہے اوسکا ترجمہ بھی لکھدیا ہے واعظ صاحب نے اوس ترجمے کو تو چھوڑ دیا ہے اپنا طبع زاد ترجمہ لکھا ہے اور پھر آخر مین لکھدیا ہے کہ تم کلامہ من عینہ تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ یہ ترجمہ بعینہ مؤلف اخبار ماتم کا ہے اس تلبیس و تدلیس کی بھی کچھ انتہا ہے سوم جو خود ترجمہ لکھا ہے وہ بالکل عبارت عربی کے خلاف اور اپنے مطلب کے موافق معلوم نہین کہ اس طرح کی حرکات سے اس شخص کو کیا فائدہ چنانچہ اسکی کسی قدر تفصیل مین بیان کرتا ہون کہ عبارت حدیث ہے ان یکن ھذا الامر فینا مستقرا من بعدک فبشرنا اوسکا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ اگر امر خلافت بعد آپ کے ہمکو ملے تو آپ اسکی بشارت ہمکو دین اسکو کوئی واعظ صاحب سے پوچھے کہ مستقر کا مصدر تو استقرار ہے اوسکے معنی ملنے کے آپ نے کس لغت سے لکھے ہین اور وان کنت تعلم انا نغلب علیہ فاوص بنا کا ترجمہ لکھا ہے کہ اور اگر آپ جانتے ہین کہ ہم باز رہینگے اوس سے

تو ہمین وصیت کرو برائے خدا کوئی انصاف کرے کہ انا نتغلب علیہ کا ترجمہ ہم باز رہینگے اوس سے کیونکر صحیح ہو سکتا
یہ تو ایسی لفظ ہے جو صریحا حضرات ثلاثہ خصوصا اول و ثانی کے غصب خلافت کرنے پر دلالت کرتی ہے
چنانچہ یہ عبارت خود واعظ صاحب نے کتاب اخبار ماتم سے نقل کی ہے فقال له العباس یا رسول الله
ان یکن هذا الامر فینا مستقرا من بعدك فبشرنا وان کنت تعلم انا نتغلب علیه فاوص بنا
اور ترجمہ اوسکا غلط لکھا ہی صحیح ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ پس کہا اون حضرت سے عباس نے کہ ای رسول خدا اگر یہ امر (یعنی
خلافت) ہم مین بعد آپکے قرار پاوے تو آپ ہمکو بشارت دیں اور اگر آپ جانتے ہون کہ ہم اس امر کی بابت
مغلوب کر دیے جائینگے تو ہمین وصیت کیجیے انتہی ظاہر ہے کہ مغلوب کر دیے جانے سے مراد صریح غصب
خلافت ہی اور جواب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسپر دلیل بین ہے چنانچہ صحیح ترجمہ فقال انتم المستضعفون
من بعدی کا یہ ہے کہ پس جواب دیا جناب رسول خدا نے کہ تم لوگ ضعیف سمجھے جاوگے میرے بعد (یعنی خلافت تم لوگو
غصب کر لیجائیگی) واعظ صاحب نے بسبب کمال خیانت یہ تحریف کی ہے کہ اس عبارت کا ترجمہ یون لکھا ہی کہ تم
عاجز ہوا وٹھا نی بوجھ امارت سی بعد میرے ظاہر ہے کہ یہ ترجمہ بالکل مکر و خدع ہے یخادعون الله والذین
امنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون اور اس بندہ ضعیف نے جو ترجمہ کیا ہے
اوسکی صحت مین کوئی اہل علم و فہم کلام نہین کر سکتا بلکہ خود ہی قرآن مجید و فرقان حمید سے اور اس امر کو ثابت کرتا ہے
کہ جناب سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ نے تمام پیشین گوئی پر مشتمل ہے چنانچہ جو لفظ حضرت ہارون نے اپنے
باب مین ارشاد فرمائے تھے جبکہ سامری نے بنی اسرائیل کو متفق کر کے آپکی خلافت کو غصب کر لیا تھا وہی لفظ ہمارے
حضرت نے اپنے اہلبیت علیہم السلام کے باب مین ارشاد فرمائی چنانچہ اس امت مین بھی ثانی سامری نے اول کو گوسالہ قرار دیا اور اکثر
امت نے مثل بنی اسرائیل اون دونون کی پیروی کی اور خلافت کو اہلبیت علیہم السلام سے غصب کر لیا صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویشهد بصدق کلامه روحی وجسمی وجلدی و
شعری وسوادی وبیاضی وما انا من المکذبین المعاندین والحمد لله رب العالمین پس ای حضرات سنیہ کلام حضرت
ہارون کو یاد کرو کہ وہ کیا تھا اور اگر تم مین سے کسیکو خصوصا واعظ صاحب کو یاد نہ آوے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد
تو ہم یاد دلاتے ہین اور کلام مجید مین جزو نہم سورہ اعراف کا پتہ بتاتے ہین لیکن اگر تمنے اندھون کی طرح قرآن دیکھا

کیا ہی اور کچھ نہین سمجھتے تو ہم اس اجمال پر اکتفا نہین کرتے اور با وصف اسکے کہ اوّل کتاب مین لکھ چکے ہین پھر یہان مکرر بیان کرتے ہین کہ جب حضرت موسی کوہ طور پر شریعت لینگے اور حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے جیسا کہ کلام مجید مین حق سبحانہ وتعالی نے خبر دی ہے یعنی وقال موسی لاخیہ ہارون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین[1] ترجمہ اور کہا موسے نے اپنے بھائی ہارون کو کہ خلیفہ ہو میرا میری قوم مین اور اصلاح کرو اور پیروی نکرو مفسدون کی راہ کی انتہی اور آپکی قوم نے باغواے سامری گوسالہ پرستی اختیار کی اور حضرت ہارون کا کہنا نہ مانا اور اونکی خلافت کو تسلیم نکیا اور حضرت موسی کوہ طور سے جب واپس آئے اور قوم کی تنبیہ کے لیے حضرت ہارون پر غضبناک ہوے تو آپنے جواب مین یہی فرمایا کہ جسکی حق سبحانہ وتعالی خبر دیتا ہے کہ قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی ترجمہ کہا حضرت ہارون نے کہ اے میری مان کے بیٹے تحقیق قوم نے مجھکو ضعیف سمجھا اور قریب تھا کہ مجھکو مار ڈالین پس اب انصاف کرو کہ استضعفوا اور یستضعفون مین کیا فرق ہے کیا یہ دونون لفظین ایک نہین ہین چونکہ حضرت ہارون نے حضرت موسی کو اپنی مصیبت گذشتہ کی خبر دی تھی لہذا لفظ ماضی کا استعمال فرمایا اور ہمارے جناب رسولخدا نے اپنے اہلبیت کی مصیبت آیندہ کی پیشین گوئی فرمائی لہذا لفظ مفعول ارشاد فرمائی کہ جو زمانہ آیندہ پر دلالت کرتی ہے اور قید من بعدی سے اسکی تصریح کر دی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ اب شیعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کہینگے شاید اونکو غدیر خم کا دن یاد نتھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت خلافت کا سوال کرتے تھے کیا یہ نہین جانتے تھے کہ غدیر کے دن حضرت علی من اللہ ورسولہ خلیفہ بن چکے ہین اب پھر پوچھنا خطا ہے اور یہان تو حضرت علی بھی حاضر ہی تھے یہ کیون نہ بولے کہ مین غدیر کے دن خلیفہ بن چکا ہون اب پھر وہی سوال کرنا فضول ہی اقول شیعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حق مین یہ کہینگے کہ اونکو غدیر خم کا دن بخوبی یاد تھا اور وہ معرکہ ایسا نہین تھا کہ کوئی اوسکو بھول جاتا اور یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ حضرت علی من اللہ ورسولہ خلیفہ بن چکے ہین لیکن یہ بھی وہ جانتے تھے کہ حضرت علی کے معاند بہت ہین اور اپنی تھے اوسے بعد وفات جناب سرور کائنات اونکو مسند خلافت پر متمکن ومستقر ہونے دینگے اصحاب عقبہ کو بھی بخوبی پہچانتے تھے اور جو مشورے کہ اصحاب النار مین ہوا کرتے تھے اونسے بھی واقف تھے تخلف جیش اسامہ کو بھی

[1] جزو نہم سورۂ اعراف ۱۲ منہ

کہ جو غصب خلافت ہی کو پیش ہوا تھا اپنی آنکھ سے دیکھ چکے تھے اور منع قرطاس کے معرکے کو بھی ملاحظہ کر چکے تھے لہذا اونھون نے مخبر صادق سے پوچھا کہ اگر آپ کے بعد آپ کے حکم کی تعمیل کیجاے اور خلافت ہم مین بموجب آپ کے حکم کے مستقر ہو تو بعلم نبوت آپ ہمکو بشارت دیجیے اور اگر آپ جانتے ہون کہ اہل باطل ہمکو مغلوب کر دینگے تو ہمکو وصیت فرمایے کہ ہم کیا کرین اور اہل بصیرت اس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ حضرت عباس نے جو خلافت کی تعبیر ہذا الامر کے ساتھ کی وہ اسپر شاہد ہے کہ پہلے سے امر خلافت خُم غدیر مین معین و مشخص ہو چکا تھا اور اگر ایسا نہوتا تو آپ ہذا الامر کا اشارہ کسکی طرف کرتے کیا یہ بھی ممکن ہے کہ مشار الیہ غیر معین کی طرف کوئی اشارہ کرے خصوصا وہ شخص کہ جو فصحاے عرب مین سے ہو اور حضرت علی بھی بیشک حاضر تھے اور حضرت عباس کے سوال کا مطلب بخوبی سمجھتے تھے پس کوئی وجہ منع کرنیکی نہ تھی اور جناب رسولخدا نے جو فرمایا کہ انتم المستضعفون من بعدی یہ بعلم نبوت حضرت عباس کے سوال کا جواب دیا کہ تم لوگ میرے بعد ضعیف سمجھے جاؤگے اور منافقین اور معاندین میرے حکم کی تعمیل نکرینگے اور میرے اہلبیت مین خلافت کو مستقر ہونے دینگے چنانچہ ہم اس بات کو ثابت کر چکے اور اپنے دعوی پر ایک آیہ وافی ہدایہ سے ایک دلیل بھی لا چکے اگر اسے بھی جاحدین و معاندین انکار کرین تو ہم ایک دوسری آیت پیش کرتے ہین حق سبحانہ وتعالی سورۂ قصص مین بنی اسرائیل کے باب مین فرماتا ہے ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ۝ ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون وھامان وجنودھما منھم ما کانوا یحذرون ترجمہ اور ارادہ کرتے تھے ہم اس بات کا کہ احسان کرین ہم اون لوگون پر کہ ضعیف سمجھے گئے تھے زمین مین اور بنائین ہم اونکو امام اور بنائین ہم اونکو وارث اور تمکین دین ہم انکو زمین مین اور دکھلائین ہم فرعون کو اور ہامان کو اور اون دونون کے لشکرون کو اور اون لوگون سے اوس چیز کو کہ جس سے وہ ڈرتے تھے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین استضعفوا بصیغہ مجہول ہے اور ہمارے حضرت کے کلام مین مستضعفون بصیغہ مفعول اور ظاہر ہے کہ مفعول فعل مجہول سے بنتا ہے پس ان دونون لفظون مین کیا فرق ہے اور انکے معنی مین کیونکر اختلاف ہو سکتا ہے افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا

شاید کوئی سنی صاحب اپنی نافہمی سے کہین کہ خلافت تو حضرت علی کے لیے تھی حضرت عباس نے یہ کیون پوچھا
کہ اگر یہ امر خلافت ہم مین بعد آپکے قرار پاوے تو آپ ہمکو بشارت دین اور اگر آپ جانتے ہون کہ ہم اس امر کی بابت
مغلوب کردیے جاوینگے تو ہمین وصیّت کیجیے تو اس شبہہ کا جواب ظاہر ہے کہ حضرت عباس نے لفظ فینا
بصیغہ جمع متکلم مع الغیر ارشاد فرمائی ہے اور استقرار خلافت جناب علی مرتضی کی اصطلاح تعبیر کرنا کہ اگر خلافت
ہم مین قرار پائے کوئی محل تعجب وشک نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ حضرت عباس اور جناب علی مرتضی حقیقی
چچا اور بھتیجے تھے کوئی غیر نہ تھے پس جب خلافت جناب علی مرتضی سے غصب کر لی گئی تو فی الحقیقت
تمام خاندان رسالت ضعیف کردیا گیا ازانجملہ حضرت عباس بھی تھے چنانچہ جواب رسول خدا انتم المستضعفون
بعدی یعنی تم لوگ ضعیف سمجھے جاؤگے میرے بعد اسپر شاہد عادل ہے **قولہ** اب دوسری روایت شیعہ کی
سنو وہی شیعہ کتاب اخبار ماتم مطبع مذکور صفحہ ۱۱ پر دوسری روایت سے لکھتا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مرض الموت مین خادم سے بولے کہ ردّوا الی اخی علی بن ابیطالب وعمّی فحضرا[۱] فلمّا
استقر بهما المجلس قال رسول الله صلعم یا عباس[۲] یا علی تقبل وصیّتی
وتنجز عهدی[۳] وتقضی دینی فقال العباس یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
عمّك شیخ کبیر ذو عیال کثیر وانت تبار الریح[۴] سخاءً وکرمًا[۵] وعلیك وعد لا ینهض به عمك
فاقبل علی علیٌّ یعنی پکار و بھائی میرے علی اور چچا میرے عباس کو کچھ کہنا ہے جب وہ دونون بزرگوار
دولتسرا مین آکر خدمت اقدس مین روبرو بیٹھے تو فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے ای عباس ای چچا میرے
وصیّت میری گوش قبول مین سنو اور وعدون کو وفا اور قرض کو ادا کرو میرا خلیفہ بنو پس عباس نے
جواب دیا کہ ای حبیب خدا تمھارا چچا بہت بوڑھا ہے یعنی پیری مین ہے اور بال بچون والا ہے تم
سخا وکرم مین طوفان ہو وعدہ عطا وجود بے پایان ہے اوسے عم غریب آپکا وفا نہین کرسکتا الی آخرہ

[۱] اخبار ماتم مین اس عبارت کی اول مین ہے فلما حضرا من عنده وغلط صاحب نے اس عبارت کو یہان سے تحریف کرکے پہلی عبارت جو نقل کی ہے اوسکی اول مین لکھدیا ہے ۱۲ منہ [۲] کتاب اخبار ماتم مین یا عم رسول الله ہے ۱۲ منہ [۳] کتاب اخبار ماتم مین عدتی ہے ۱۲ منہ [۴] کتاب اخبار ماتم مین تباری الریح ہے ۱۲ منہ

من عینه اقول اس ترجمے میں واعظ صاحب نے عجیب غریب حرکت کی ہے کہ میرا خلیفہ ہو اپنی طرف سے بڑھایا ہے
حالانکہ متن میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے کہ جو اس معنی پر دلالت کرے اور پھر آخر میں الی آخرہ من عینه لکھدیا ہے
تاکہ جاہل اور ناقہم یہ سمجھیں کہ واعظ جی نے یہ ترجمہ کتاب اخبار ماتم سے بعینہ نقل کیا ہے لہذا مجھکو ضرور ہوا
کہ مولف اخبار ماتم نے جو ترجمہ بطور حاصل مطلب[1] کے لکھا ہے وہ اس مقام پر صفحہ ۱۷ کتاب مذکور مطبوع مطبع حسینی
واقع لکھنؤ پورا نقل کرون وہی ہذہ ہیہ کہ بھائی علی اور چچا عباس کو پکار کچھ کہتا ہے سامنے
بلالو وہ دونون بزرگوار پھر دولت سرا میں پھرے خدمت اقدس میں روبرو بیٹھے فرمایا ای عم کرام خیر الانام
کہ میری وصیت گوش قبول میں سنو اور وعدون کو وفا قرض کو ادا کرو عباس نے جواب دیا کہ ای حبیب خدا تمہارا
چچا بہت بوڑھا اور بال بچون والا ہے تم سخا و کرم میں طوفان وعدہ عطا جود بے پایان اوس سے تم غریب
وفا نہیں کرسکتا پس امیر المومنین علی کی جانب خطاب کیا انتہی یہ بندہ ضعیف کہتا ہے کہ شیعہ و سنی دونوں
اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ الحیاء من الایمان پس کیا یہی معنی حیا کے ہیں کہ قطع نظر
اور اختلافات کے واعظ صاحب نے ایک فقرہ یعنی (میرا خلیفہ ہو) اپنے مطلب کے موافق ایسا بڑھا دیا کہ نہ
عبارت عربی میں موجود ہے نہ مولف اخبار ماتم کے ترجمے میں اور باوصف اسکے کہ یہ عبارت نقل
کی کہ فاقبل علی علی لیکن اوسکا ترجمہ نہ لکھا کہ جسکا ترجمہ صاحب اخبار ماتم نے یہ لکھا ہے پس امیر المومنین
علی کی جانب خطاب کیا اور پھر لکھدیا کہ من عینه تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ بعینہ مولف اخبار ماتم کا ترجمہ نقل کیا ہے
اگر اس شخص کو خدا و رسول سے حیا نہ تھی تو اس بات کے خیال کرنے سے بھی شرم نہ آئی کہ فحول علما و
متکلمین شیعہ میں سے جو شخص تھوڑی سی توجہ بھی کریگا وہ اوسکا کشف استار و ہتک ستار کردیگا
قولہ یہ روایت اگرچہ اہلسنت کے نزدیک بالکل ہیچ ہے مگر شیعہ کو بھی خوب دکھتی ہے اقول تمام
واعظ صاحب کی دوسری خیانت کا اظہار کیا جاتا ہے بعد اوسکے اونکی بات کا جواب دیا جائیگا
اور وہ یہ ہے کہ انھون نے مثل فساق و فجار کے کہ لا تقربوا الصلوۃ سے ترک نماز پر استدلال کرتے ہیں اور
وانتم سکارے کو چھوڑ دیتے ہیں اخبار ماتم کی عبارت ناقص و ناتمام لکھی ہے اور جناب رسول خدا کا

[1] اخبار ماتم کے صفحہ میں خود مولف کہتے ہیں کہ ترجمہ میں حاصل مضمون کی رعایت رکھی ۱۲ منہ

حضرت عباس سے خطاب کرنا جس امر کی توطیہ و تمہید کیلیے تھا اوسکو ترک کردیا ہے چنانچہ اخبار ماتم مین بعد قال قبل
علی علی کی جو عبارت ہے وہ یہین ویسکی مع ترجمہ مؤلف کہ جو بطور حاصل مضمون کی ہے نقل کرتا ہون فقال یا اخی
تقبل وصیتی وتنجز عدتی وتقضی دینی فقال نعم یا رسول اللہ پس امیر المومنین علی کیجانب خطاب کیا
فرمایا اے بھائی میری وصیت یاد رکھنا جو وعدہ کیا ہے وفا و جتنا قرض ہے وہ سب ادا کرنا۔ عرض کی
بہت اچھا اے رسول خدا فقال له ادن منی فدنی منه فضمه الیه ونزع خاتمه من یده فقال له
خذ ھذا فضعه فی یدك یہ جواب سنکے رسالت مآب نے اونکو پاس بلایا جب نزدیک آئے تو سینے
لگا لیا ویاسے نبوت اور امامت کو جوش الفت مین ملایا ابواب علوم اور فتوح کی رموز کا طریقہ سنایا انگشتری
مہر دست مبارک سے اوتاری اور تاجدار ولایت کو عطا کی فرمایا یہ نشانی ہماری اولیٔے انگشت مشکل کشا مین
پہنو ودعا بسیفه ودرعه وجمیع الامته فدفع ذلك الیه پس نبی اللہ نے شمشیر خاص اور جوشن زرہ
اور سارا سامان منگایا۔ ہرگاہ وہ جمع مولا شاہ اولیا کو عنایت کیا والتمس عصابة کان یشد ھا علی بطنه
اذا لبس درعه سردار اوصیائی وہ پٹکا مانگا جو زرہ پہنکے کمر شکم مین باندھا جاتا ان جبرئیل
نزل بھا من السماء فجیٔ بھا الیه فدفعھا الی امیر المومنین یہ پٹکا جبرئیل امین ایکروز لائے تھے وہ کمربند آسمان سے
ہدیہ لائے تھے رسول مجید نے وہ بھی طلب کیا جب آیا تو اپنی پشت وپناہ امیر المومنین کو دیا وقال له اقبض ھذا
فی حیاتی فرمایا اے جان پاک میری حیات مین اس مال پر قبضہ کرو پھر مآل مین دیکھا چاہیے کیا انقلاب ہو
ودفع الیه بغلته وسرجھا وقال امض علی اسم اللہ الی منزلك اپنا مرکب سواری اور ساز و زین
منگایا شاہ دین کو سونپکے کہا اپنے گھر لیجاؤ بامان خدا انتھی اب اہل انصاف ملاحظہ فرماوین کہ جو عطا
صاحب نے جو اس روایت کو شیعہ کی رد قرار دی ہے تو یہ رد ہے یا ثبوت مذہب حق اور یہ جو اونھون نے
کہا ہے کہ یہ روایت اہلسنت کی نزدیک بالکل ہیچ ہے یہ بھی اونکا کذب محض اور دروغ بیفروغ ہے اونکے
یہانکی اکثر کتب معتبرہ اسطرح کی روایات سے مملو ہین کہ جس سے جناب رسولخدا کا جناب امیر کو اپنا وصی مقرر کرنا
اور حضرت امیر کا آپکے ادائے قرض اور وفائے عہود کا ذمہ دار ہونا بخوبی ثابت ہے و نیز جناب
رسول خدا کا اپنے سب تبرکات جناب امیر کو خاص کر دے جانا یہ بھی حضرات سنیہ کی اکثر کتب

معتبرہ مین لکھا ہوا ہی لیکن ایسے شخص مہمل کی جواب مین زیادہ طول دینے کے لیے میرا دماغ وفا نہین کرتا لہذا مین ان آیات وحدیث کی نقل سے اس مقام مین اعراض کرتا ہون اور امر وصایت جناب امیر اسقدر مشہور و معروف ہی کہ اہل لغت معنی لفظ وصی کی بیان مین جناب امیر کا نام لکھدیتے ہین چنانچہ غیاث اللغات جو اہلسنت کی ایک مشہور و معروف کتاب لغت ہی اوسکے صفحہ ۲۲۳ مین کہ جو مطبوعہ مطبع نولکشور ہی لکھا ہوا ہی وصی آنکہ با او وصیت کردہ باشد از منتخب ونیز کنایہ از حضرت علی کرم اللہ وجہہ ونیز اسی لفظ کی ثبوت مین شعاع ہجدہم مین ہم بہت کچھ لکھ چکے ہین **قولہ** کیونکہ اگر حضرت علی کی خلافت خم غدیر کے دن مقرر ہوتی تو پھر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس کو کسلیے خلافت کا امر کرتے **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین جناب رسولخدا نے حضرت عباس کو کب خلافت کا امر کیا تھا جو آپ یہ اعتراض کرتے ہین **قولہ** ابتدا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مرض الموت مین خلیفہ بنانا کیا وجہ تھی **اقول** کوئی وجہ نہ تھی نہ جناب رسولخدا نے حضرت عباس کو مرض الموت مین خلیفہ بنایا لیکن واعظ صاحب نے جو کچھ بہتان افترا کیا ہے اور ترجمہ حدیث منقول کتاب اخبار ماتم مین (میرا خلیفہ ہو) یہ لفظ اپنی طرف سے بڑھائی ہے اوسکا فرق اونکو بعد مرنے کے معلوم ہوگا **قولہ** شاید شیعہ کی نزدیک رسولخدا صلعم معاذ اللہ ایسے سہو ونسیان مین مبتلا تھے کہ دو اڑھائی مہینے کی ہی عرصے کی بات جو غدیر کے دن سے مرض الموت تک گذرے تھے بھول گئے اور یاد نہ رہا کہ مجمع عام مین بروز غدیر حضرت علی کو خلیفہ کر چکا ہون **اقول** شیعہ کل انبیا علیہم السلام کو اول عمر سے آخر عمر تک ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ سے معصوم اور سہو ونسیان سے مبرا سمجھتے ہین اور اپنے رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب انبیاے مرسلین کا سید وسردار جانتے ہین اور سب سے افضل وبہتر کہتے ہین پھر اونکی سہو ونسیان کے کیون قائل ہونے لگے سنی البتہ ایسی باتونکو سب انبیا علیہم السلام کی نسبت عموماً اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی نسبت خصوصاً جائز سمجھتے ہین لیکن دیکھا کیا کرین جب اونکی پیر و مرشد خلیفہ ثانی صاحب نے معاملہ طلب دوات وقلم وقرطاس مین جناب سرور کائنات علت غائی ممکنات کیطرف ہذیان کہنے کی نسبت کی تو اونکو ایسے ہفوات مین کیا باک ہے الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنوا فی الدنیا والآخرۃ ولہم عذاب الیم برائے خدا کوئی منصف مسلمان ہمکو انصاف سے جواب دے کہ اسلام اسی کو کہتے ہین کہ یہ شخص کہ جسکا احمد الدین نام ہے اور واعظ تخلص ہے خود ہی یہ فقرہ (میرا خلیفہ ہو)

اخبار ماتم کی عبارت منقولہ کے بیچ مین جعلسازی کرکے اپنی طرف سے بڑہائی اور خود ہی جناب رسولخدا پر سہو و نسیان کی تہمت لگائی اور نسبت اوسکی شیعونکی طرف کری ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص قیامت کا قائل نہین ہے اور روز جزا و سزا پر ایمان نہین لایا اور یہ ظاہر ہے کہ جو روایت کہ ایک شخص روضہ خوان نے کتاب اخبار ماتم مین لکھی ہے اگر شیعہ اوسکو تسلیم بھی کرلین تو اس سے اونکے مذہب کی تائید ہوتی ہے نہ تردید اس سبب سے کہ صاف ظاہر ہے کہ حضرت عباس چونکہ جناب رسول خدا و علی مرتضے کے چچا تھے لہذا بزرگی کا خیال کرکے جناب رسول خدا نے پہلے اونکی طرف خطاب فرماکے کہا کہ میری وصیت کو قبول کرو اور میرے وعدون کو پورا کرو میرے قرض کو ادا کرو تاکہ اونکو محل شکایت نہو اور آپ کو علم نبوت سے معلوم تھا کہ وہ اس بار گران کے متحمل نہین ہوسکتے تھے چنانچہ جب اونھون نے انکار کیا تو آپ نے اپنے مقصود اصلی کیطرف رجوع کی اور علی بن ابیطالب کیطرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ میری وصیت کو قبول کرو اور میرے وعدون کو پورا کرو اور میرے قرض کو ادا کرو پس جب اونھون نے اوسکو قبول کیا تو جناب رسول خدا نے اونکو اپنے سینے سے لگایا اور سب تبرکات آپنے اوس جناب کو عطا فرمائے اور ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ جناب رسول خدا نے اسواسطے کیا کہ جو تبرکات نبی کے بعد اوسکے وصی و خلیفہ و جانشین کے لیے مخصوص ہوتے ہین اونپر آپکی حیات ہی مین علی مرتضے علیہ السلام کا قبضہ ہوجاے اور حضرت عباس کو کوئی محل شکایت و نزاع باقی نرہے اور جب خود وصی حقیقی پر اتمام حجت ہوجائیگا تو اور بنی اعمام پر بدرجہ اولی و اکمل ہوجائیگا چنانچہ خود آپکا یہ قول اس حدیث مین اس مطلب و مقصود پر شاہد عادل ہے کہ وقال له اقبض هذا فی حیاتی یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے واسطے علی مرتضے کے کہ ان تبرکات پر میری زندگی مین اپنا قبضہ کرلو اور اسمین اور حدیث غدیر خم مین کسیطرح کی منافات نہین ہے اسواسطے کہ وہ حکم محکم خلافت و امامت علی بن ابیطالب تمام امت کے لیے عام تھا اور یہ خاص کرکے اپنے گھر کا انتظام تھا اسمین اور اوسمین کسیطرح کا تناقض نہین ہوسکتا علاوہ اسکے اس مین بھی کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے کہ جناب رسولخدا کو بعلم نبوت معلوم تھا کہ میرے بعد حکم محکم خم غدیر پر لوگ عمل نکرینگے اور علی مرتضے کو مسند خلافت و امامت پر مستقر و متمکن ہونے دینگے اور خود خلیفہ بن بیٹھینگے لہذا سب تبرکات آپنے اپنی زندگی مین جناب علی مرتضے کو دیدیے کہ مخالفین و معاندین مثل خلافت کے آپکے بعد اوسکو بھی غصب نکرلین چنانچہ صاحب اخبار ماتم نے فقرہ مذکورہ کے

ترجمے کے بعد اسکی طرف اشارہ بھی کیا ہے یعنی کہا ہے کہ فرمایا ای جان پاک میری حیات میں سال بھر قبضہ کر دیکھیے تال مین
دیکھا چاہیے کیا انقلاب ہو **قولہ** اب حضرات شیعہ جب یہ روایات اپنی معتبر کتابون مین دیکھتے ہین تو پھر انکی بدبختی
کی خدا جانے کیا وجہ ہے **اقول** شیعونکی معتبر کتابون سے نہ آج تک کبھی سنیونکا کوئی دعویٰ ثابت ہوا ہے اور نہ
کوئی اونکا مطلب حاصل ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہوگا اس سبب سے کہ اونکا دعوی احادیث و روایات موضوعہ
باطلہ کاذبہ سے ثابت ہوتا ہے اور اسی سے اونکا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر شیعونکی کتابون مین جھوٹی اور
بنائی ہوئی حدیثین کہان مل سکتی ہین البتہ سنیون کی صدہا بلکہ ہزارہا کتابون سے علماے شیعہ ہمیشہ اپنے مذہب اور
مطلب کو ثابت کرتے چلے آئے ہین اس سبب سے کہ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ سنیونکی کتابون مین گو اکثر حدیثین جھوٹی
اور وضعی ہین اور بطمع دنیا بنائی گئی ہین لیکن بعض حدیثین سچی اور صحیح بھی ہین اور اونھین سے شیعونکا مذہب ثابت
ہوتا ہے اور حضرات سنیہ باوصف اسکے کہ ان روایات واحادیث کو اپنی معتبر کتابون مین دیکھتے ہین لیکن پھر
اون پرکسی طرح ایمان نہین لاتے اسکا سبب سواے اسکے اور کیا سمجھا جاے کہ ختم اللہ علی قلوبہم و
علی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ **قولہ** اور شیعہ نے منہج الانصاف کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ جو قول وفعل حضرت علی مرتضے سے واقع ہوگا وہی صحیح و واجب القبول ہوگا مثل قول وفعل محمد مصطفے کے
اقول آمنا وصدقنا یہ تو ہمارا دین وایمان ہے **قولہ** پس اب یہ نیازمند حضرت علی کا قول ذکر کرتا ہے
اقول سنیون کی کتابون سے تاکہ شیعہ اسکو دیکھکے خدا و رسول و خلیفہ رسول پر جھوٹھ باندھنے والون اور تہمت
اور افترا کرنے والون پر کچھ کہین اور واعظ صاحب اسکو سنکر خوش ہون **قولہ** جیسا مشکوۃ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی
مین بصفحہ ۵۵۹ باب مناقب العشرۃ مین منقول ہے عن علی رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم من نؤمر بعدک قال ان تؤمروا ابابکر تجدوہ امینا زاھدًا فی الدنیا راغبا
فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لایخاف فی اللہ
لومۃ لائم **انتہی** یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم سے امارت دینیہ کا سوال کیا
گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر امیر دین کا بناؤ تم ابی بکر کو تو پاؤگے اوسکو امانت دار تقوی دین مین پرہیز کرنے والا دنیا سے
اور رغبت آخرت مین اور اگر امیر کر دوگے تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو پاوگے اوسکو قوی یعنی قادر اور ٹھانسنے

جوتمہ امارت پراور پاؤگے تم اوسکو امین یعنی اوسنے خیانت نہین سرزد ہوگی اور نہ خوف کریگا وہ جاری کرنے احکام دین مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ۔ رواہ احمد **اوّل** مین اوائل کتاب مین لکھ چکا ہون کہ احمد الدین واعظ نے جو یہ رسالہ لکھا ہے اور نام اوسکا مجمع الاوصاف رکھا ہے تو وا قعی یہ رسالہ مصنف صاحب کے بہت اوصاف کا مجمع ہی چنانچہ یہان اس عبارت مشکوۃ کی نقل کرنے مین بھی اونھون نے اپنے چار وصفون کو ثابت کیا ہے **اوّل** حماقت اور ثبوت اسکا یہ ہے کہ شیعون کے مقابلے مین اونھون نے ایک حدیث مشکوۃ سے نقل کی ہے کہ جو بروایت احمد حنبل اوسمین مرقوم ہے حالانکہ شیعہ صاحب مشکوۃ اور احمد حنبل دونون کو کاذب اور مفتری سمجھتے ہین پس ان دونون کا کلام اونپر کیونکر حجت ہوسکتا ہے اگر شیعہ کوئی حدیث خلفاے ثلاثہ کی مذمت مین اپنی کتابون سے نقل کرین تو کیا سنی اوسکو مان لینگے **دوم** ناصبیت یعنی عداوت شاہ ولایت اور ثبوت اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث جو واعظ صاحب نے مشکوۃ سے نقل کی ہے اوسکے اخیر کی عبارت حذف کردی ہے کہ وہ جناب علی مرتضے کی فضیلت و استحقاق خلافت پر مشتمل تھی اور وہ عبارت یہ ہے وان تومروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الصراط المستقیم ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم علی کو حالانکہ مین تمکو یہ کرنیوالا نہین دیکھتا ہون تو پاؤگے اوسکو ہدایت کرنے والا ہدایت پانے والا لیجائیگا تمکو سیدھی راہ **واضح ہو** کہ مشکوۃ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی جسکا واعظ صاحب نے حوالہ دیا ہے وہ تو میرے پاس اسوقت موجود نہین ہے لیکن مین نے یہ تتمہ حدیث کتاب اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد رابع باب مناقب العشرۃ صفحہ ۹ سے نقل کیا ہے جو عبارت حدیث کہ واعظ صاحب نے نقل کی ہے اوسکے بعد بلا فاصلہ یہ عبارت ہے جو مین نے نقل کی ہے **سوم** خیانت کہ اپنی ہی کتاب سے جو عبارت اپنے مفید مطلب تھی وہ تو لکھلی اور جو شیعون کے مفید مطلب تھی وہ حذف کردی **چہارم** عاجز ہونا شیعونکے مناظرہ سے اس سبب سے کہ خصم کے مقابلے مین اپنے مذہب کی کتاب سے سند لانا یہ بات مناظر کے کمال عجز پر دلالت کرتی ہے **الحاصل** واعظ صاحب اور اونکے احزاب کا تو اس حدیث کے نقل کرنے سے کوئی مطلب نہین نکلا اس سبب سے کہ مخالفین کا قول شیعون پر حجت نہین ہوسکتا لیکن شیعون کی البتہ چند مطالب عمدہ حاصل ہوگئے **اوّل** ثابت ہوگیا کہ مناظرین سنیہ ایسے عاجز ہین کہ شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون سے سند لاتے ہین **دوم** اس حدیث کی عبارت سے

معلوم ہوا کہ خود اس حدیث کے بنانے والے کے نزدیک بھی حضرت عثمان کو لیاقت خلافت کی نہ تھی کہ حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر کے بعد جناب علی مرتضے کا ذکر کیا ہے اور حضرت عثمان کو بیچ سے مثل حرف ثقیل کے
حذف کر دیا ہے سوم اس حدیث مین جو یہ لفظ ہے کہ ولا اراکم فاعلین یعنی مین گمان یہ کرنے والا ہین کہتا
ہون کہ علی کو امیر کرو اس سے صاف ثابت ہے کہ اکثر لوگ جناب علی مرتضی سے عداوت رکھتے تھے چہارم
خود سنیون کی روایت سے ثابت ہو گیا کہ پیروی جناب علی مرتضے کی صراط مستقیم ہے لیکن بعد جناب رسول خدا
کی اکثر لوگون نے اوسکو پسند نہین کیا لہذا گمراہ ہو گئے اور صدر روایت مین جو شیخین کی تعریف ہے وہ
غیر معتبر ہے اور شیعون پر حجت نہین ہو سکتی **قوله** اور سنن ترمذی مطبوعہ میرٹھ جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ مین منقول ہے
عن علی بن ابیطالب رضی الله عنه قال کنت مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذ
طلع ابوبکر وعمر رضی الله عنهما فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم هذان سیدا
کهول اهل الجنة من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین یعنی علی مرتضے سے مروی ہے
کہ تھا مین آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ اچانک ظاہر ہوئے صدیق اکبر و فاروق رضی اللہ عنہما پس فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ یہ دونون سردار ہین بزرگون اہل بہشت کے اولین و آخرین مین سے بجز رسولون اور نبیون کے مظاہر حق
مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ پر اس حدیث کے نیچے یہ لکھا ہے کہ اولین سے مراد اگلے پیغمبرون کی امتین ہین پس
یہ دونون افضل ہین اصحاب کہف سے اور آخرین سے مراد اولیاء و علماء و شہداء اس امت کے ہین اور حضرت علی
رضی اللہ عنہ بھی اس مین سے ہین **اقول** ترمذی بھی بڑا وضاع شخص ہے اور اوسنے بھی بہت سی جھوٹی
حدیثین اپنی کتاب مین درج کی ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہے اور چونکہ جناب حسنین کی باب مین یہ حدیث مشہور ہے
کہ الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وابوهما خیر منهما یعنی حسن اور حسین سردار ہین
جوانان اہل بہشت کے اور باپ ان دونون کا ان دونون سے بھی بہتر ہے لہذا سنیون نے اوس حدیث
کے مقابلے مین یہ حدیث بنائی کہ ابوبکر و عمر کہول اہل بہشت کے سردار ہین حالانکہ کہول کہل کی جمع ہے
اور اوسکے معنی بڈھے کے ہین اور بہشت مین کوئی بڈھا نہو گا بلکہ سب جوانون کی صورت و حالت مین ہونگے
یہی پہلو بچانے کے واسطے صاحب نے لفظ کہول کا ترجمہ بزرگون لکھا ہے اور صاحب مظاہر حق نے جو اس حدیث کے

استدلال کیا ہے وہ بنا الفاسد علی الفاسد ہے اسواسطے کہ جب شیعہ اس حدیث کو غلط اور کذب محض سمجھتے ہین تو سنیون کا
استدلال اس حدیث سے اونکے اوپر کیونکر تمام ہوسکتا ہے **قولہ** اب اس حدیث سے خود حضرت علی کی ہی بانسبت
خلفاے ثلثہ کا افضل ہونا ثابت ہوگیا **اقول** اگر خصم کے مقابلے مین اپنی کتابون سے اپنا مطلب ثابت
کرنا کافی ہے تو ہم لیتے یہانکی کتابون سے جناب علی مرتضےٰ اور خود جناب رسولخداؐ کی زبان مبارک سے خلفاے
ثلاثہ کا کفر وارتداد بلکہ یہودیت و فرعونیت و امانیت ثابت کرسکتے ہین اگر سنیون کو ایسی حدیثین بنانیکا شوق
ہوا اور ہمکو اجازت دین تو ہم صدہا ایسی حدیثین لکھ سکتے ہین اور یہ بھی عجیب غریب بات ہے کہ واعظ صاحب
اسمقام مین اسقدر بدحواس ہوگئے ہین کہ جو دو حدیثین اونھون نے مشکوۃ اور سنن ترمذی سے نقل کی ہین
ان مین تو فقط اونکے دو خلیفہ کا ذکر ہے اور یہان لکھتے ہین کہ خلفاے ثلاثہ کا افضل ہونا ثابت ہوگیا
ایسے شخص مختل الحواس کا کوئی کیا جواب دے **قولہ** اور یہ مسلمات مین سے ہے کہ افضل جملہ امور مین کل لوگون سے
مقدم ہوتا ہے **اقول** لہذا اس کتاب مستطاب مین جسقدر احادیث ہمنے سنیون کی کتب معتبرہ سے ایسی
لکھی ہین کہ اونسے افضلیت جناب علی مرتضےٰ کل صحابہ پر ثابت ہوتی ہے اون سب احادیث سے آپکی
خلافت بلافاصلہ بھی ثابت ہوتی ہے اور خود واعظ صاحب کی زبان پر حق سبحانہ و تعالی نے اس کلمۂ حق کو
جاری کردیا ہے **قولہ** اسیواسطے حق تعالی نے خلفاے ثلاثہ کو جملہ صحابہ پر مقدم کیا ہے **اقول** خلفاے ثلاثہ
کی افضلیت کہان ثابت ہوئی جو وہ جملہ صحابہ پر مقدم ہوگئے ہیہی چند وضاعین و کذابین و طماعین کے قول
سبحانک ھذا بہتان عظیم اور اس قول مین واعظ صاحب کی جرأت و جسارت کو ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ خلفاے ثلاثہ کو مقدم تو چند صحابہ نے کیا ہے کہ جسکا نام اہل سنت نے اجماع رکھا ہے اور واعظ صاحب
فرماتے ہین کہ حق تعالے نے خلفاے ثلاثہ کو جملہ صحابہ پر مقدم کیا ہے لیکن ممکن ہے کہ کوئی واعظ صاحب
کی طرف سے یہ جواب دے کہ سنیون کے جو پیر و مرشد ہین وہ تو ہمہ اوست کے قائل ہین اور ہر سگ و خوک
کو عیاذاً باللہ خدا سمجھتے ہین اگر احمد الدین واعظ نے صحابہ پر حق تعالی کا اطلاق کیا تو اس مین کونسی تعجب کی
بات ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا **قولہ** اسی لیے امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر
مطبوعہ مصر کی جلد ۸ صفحہ ۵۰۶ پر لکھا ہے کہ نزلت سورۃ واللیل فی ابی بکر و انفاقہ علی المسلمین وفی

اصیۃ بن خلف و بخلہ و کفرہ باللہ یعنی سورہ واللیل نازل ہوئی ہے حضرت ابابکر کی شان مین اور اونکے خرچ کرنے مال میں مسلمانون پر اور بحق امیہ بن خلف اور اوسکے بخل و کفر مین حق تعالی کے ساتھ **اقول** امام المشککین نے بالکل غلط لکھا ہے حضرت ابوبکر کی مدح میں نہ کوئی سورہ قران کا نازل ہوا ہے نہ کوئی آیت ذم میں البتہ بہت سی آیتیں موجود ہین ازانجملہ سورہ والعادیات مین یہ آیتیں شیخین و عمرو بن عاص کے باب مین نازل ہوئی ہین ان الانسان لربہ لکنود وانہ علی ذلک لشہید ° وانہ لحب الخیر لشدید افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور وحصل ما فی الصدور ان ربہم بہم یومئذ لخبیر جبکہ وہ جنگ وادی الرمل مین کفار سے بھاگے ہین بعد اوسکے حیدر کرار غیر فرار نے بحکم جناب رسول مختار جا کے اوس لڑائی کو فتح کیا ہے چنانچہ آیات کثیر الہدایات والعادیات ضبحا فالموریات قدحا فالمغیرات صبحا فاثرن بہ نقعا فوسطن بہ جمعا جو ان آیات کے ماقبل ہین وہ آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی ہین اگر سنی ہم سے اسکا ثبوت طلب کرین تو ہم اپنی بہت سی کتابون سے لکھ سکتے ہین جیسے کہ احمد الدین واعظ نے اپنے یہان کی کتابون سے لکھا ہے پس اگر سنی ہماری کتابون کو نمانین تو خود ہی انصاف سے بتلادین کہ ہم اونکی کتابون کو کیون تسلیم کرنے لگے اور احمد الدین واعظ نے جو ہمارے مقابلے مین سنیوں کی کتابون کی عبارتین نقل کی ہین اس سے کیا فائدہ ہوا بیکار کاغذ اور روشنائی کا نقصان کیا ہے یا نہین **قولہ** اسی کتاب کی جلد مذکور صفحہ ۳۰۵ پر لکھا ہے ان الامۃ مجمعۃ ان افضل الخلق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر **انتھی** یعنی حضرت محمد علیہ السلام کی امت اسپر متفق ہے کہ رسول علیہ السلام کے پیچھے مخلوقات کے افضل حضرت ابوبکر ہین **اقول** ہم اوس امت کو کہ جو حضرت ابوبکر کی افضلیت کی قائل مین اس حدیث کا مصداق سمجھتے ہین کہ جو جزو سادس **کتاب کنز العمال مطبوع حیدر آباد کے صفحہ ۲۴۴ مین** لکھی ہوئی ہے انا اخذ بحجزکم اقول اتقوا النار اتقوا الحدود فاذا مت ترکتکم وانا فرطکم علی الحوض فمن ورد فقد افلح فیؤتی باقوام فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول یارب امتی فیقول انہم لن یزالوا بعدک یرتدون علی اعقابہم [۱] حم طب [۲] ابونصر السجزی فی الابانۃ عن ابن عباس

[۱] یعنی مسند احمد بن حنبل ۱۲ منہ [۲] یعنی معجم کبیر طبرانی ۱۲ منہ

ترجمہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ مین تمہارا روکنے والا ہون کہتا ہون کہ ڈرو تم آتش جہنم سے ڈرو تم حدود حدود سے
پس جسوقت کہ مین مرجاونگا تو تمکو چھوڑ جاونگا اور مین تمہارا پیشرو ہون اوپر حوض کے پس جو شخص کہ
وارد ہوا اوسپر پس تحقیق اوسنے رستگاری پائی اور لائی جاوینگی ایسی قومین بھی کہ کھینچی جاوینگی وہ بائین طرف
(یعنی جہنم کی طرف) پس کہونگا مین کہ ای میرے پروردگار یہ میری امت ہے پس حق سبحانہ تعالی فرمائیگا کہ یہ
لوگ تیرے بعد ہمیشہ ارتداد مین مبتلا رہے انتہی اور ایک حدیث اسی مضمون کی اسی کتاب کے اسی صفحے
سے جو کہ اس حدیث کے بعد ہے ہم بحث ارتداد مین مع ترجمہ نقل کر چکے ہین و نیز اسکے بعد اور کئی حدیثین اسی
مضمون کی سنیون کے صحاح مختلفہ سے منقول ہین و نیز کئی حدیثین اسی مضمون کی جلد چہارم صحیح بخاری کی
کتاب الفتن مین لکھی ہوئی ہین اور کچھ انھین احادیث پر موقوف اور منحصر نہین ہے سنیونکی بہت سی کتب معتبرہ مین
اسی طرح کی حدیثین بکثرت مل سکتی ہین چنانچہ بعض کو ہم بحث ارتداد مین نقل بھی کر چکے ہین اور خود حضرت ابوبکر
کو اون اصحاب کا سردار اور پیشوا سمجھتے ہین کہ جنکے باب مین جلد چہارم صحیح بخاری مطبوع مطبع
میمنیہ مصر کے صفحہ ۱۳۶ مین یہ حدیث لکھی ہوئی ہے حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا
ابو عوانہ عن مغیرۃ عن ابی وائل قال قال عبد اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا دونی
فاقول ای رب اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین تمہارا
پیشرو ہون حوض کوثر پر البتہ آئینگے میری طرف بہت سے آدمی تم مین سے یہانتک کہ جسوقت
مین ارادہ کرونگا کہ اونکو لے لون تو مضطرب ہونگے میرے قریب پس مین کہونگا کہ ای پروردگار
یہ میرے اصحاب ہین پس فرمائیگا کہ نہین جانتا تو کہ کیا بدعت کی ہے ان لوگون نے
تیرے بعد انتہی یہ حدیث و نیز اسکے بعد کئی حدیثین اسی مضمون کی ہم بحث ارتداد مین صحیح مسلم
و مسند احمد بن حنبل وغیرہ سے نقل کر چکے ہین قولہ اس جگہ ہم منکر اجماع کے حق مین کچھ نہین کہہ سکتے
منصفین شیعہ خود دانا ہین سمجھ لیوین اقول ہان بیشک ہم بخوبی سمجھتے ہین کہ جو لوگ اوس امت
کے اجماع کے منکر ہین اور اون اصحاب کو دشمن ہین کہ جو حوض کوثر سے نکالے جاوینگے اور جہنم کی طرف

کھینچے جائینگے جیسا کہ سنیون کی احادیث کتب معتبرہ سے ثابت ہے جب یہ لوگ حوض کوثر پر اپنے رسول کے پاس وارد ہونگے تو آپ ساقی کوثر حیدر صفدر کو حکم دینگے کہ وہ ان لوگون کو حوض کوثر سے سیراب کرینگے فلا نظمؤن ولا یجوعون بعدہ ابدا **قولہ** اور مشکوۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلوی کے صفحہ ۵۵۶ پر منقول ہے عن ابی بکرۃ ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت کان میزانا انزل من السماء فوزنت انت وابوبکر فرجحت انت ووزن ابوبکر وعمر فرجح ابوبکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فساء ذلک رسول اللہ یعنی فساءہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یؤتی اللہ الملک من یشاء رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے جو ایک معتمد علیہ صحابی تھا مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور آنحضرت علیہ السلام کے یون عرض کی کہ مین نے خواب دیکھی ہے گویا ایک ترازو آسمان سے اوتری ہے پس تولے گئے آپ اور حضرت ابابکر صدیق پس غالب ہوگئے آپ اور تولے گئے ابابکر و حضرت عمر پس غالب آئے ابابکر اور تولے گئے عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما پس غالب آئے حضرت عمر پھر اوٹھائی گئی وہ ترازو پس غمگین ہوئے آنحضرت پس فرمایا آپ نے یہ جو تمنے دیکھا ہے خلافت نبوت ہے پھر دیویگا حق تعالی ملک جسکو چاہیگا **اقول** اس جھوٹی حدیث کو دشمنان علی مرتضے نے بنایا ہے اور جو دشمن علی ہے وہ دشمن خدا ہے اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے باتفاق فریقین آپ کے حق مین فرمایا ہے کہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوس شخص کو کہ جو دشمن رکھے علی کو۔ اور جو شخص جناب رسالت مآب کی دعا کو مقبول نہ سمجھے وہ مسلمان نہین ہے اور اس حدیث بنانے والون کی عداوت بہ نسبت شاہ ولایت کے کئی وجہون سے ثابت ہے اول یہ کہ واضعان حدیث نے جو یہ لکھا ہے کہ عمر و عثمان کے تولے جانے کے بعد ترازو اوٹھالی گئی اسکا صاف یہ مطلب ہے کہ علی ابن ابیطالب کو استعداد لیاقت بھی نہ تھی کہ عثمان کے ساتھ تولے جاتے چنانچہ خود واعظ صاحب کا قول یا جو کہ جواب آگے لکھا جائیگا اسپر دلیل واضح ہے دوم واضعان حدیث نے

جو جناب مخبر صادق پہ یہ تہمت کی ہے کہ آپنے اصحاب ثلاثہ کے تولے جانے کے بعد پھر ترازو کے اوٹھا لیے
جانے کی تعبیر اسطرح پر دی کہ مراد اس سے خلافت نبوت ہے بعد اوسکے اللہ تعالی جسکو چاہیگا ملک عطا
فرمائیگا اس سے اس حدیث کے بنانے والے کی صریح یہ غرض ہے کہ خلافت جناب علی مرتضے کی خلافت
نبوت نہ سمجھی جاے بلکہ بادشاہت سمجھی جاے اور جس شخص کا یہ اعتقاد ہو وہ دین اسلام سے خارج ہے
کما مرق السہم من الرمیہ اور خوارج مین داخل **سوم** یہ جھوٹھ جو اون لوگون نے بنایا ہے کہ رسول خدا
اس خواب کے سننے سے غمگین ہوئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ جناب رسول خدا صلعم جناب امیر کو دوست رکھتے تھے
اس سبب سے کہ وہ آپکے چچا کے بیٹے اور داماد تھے اور اس خواب سے کچھ مرتبہ اونکا ثابت نہ ہوا لہذا آپکو
اس بات کا رنج ہوا اور یہ صریح تعرض ہے جناب رسالت مآب پر پس معلوم ہوا کہ جن لوگون نے
یہ حدیث بنائی ہے وہ لوگ مسلمان بھی نہین تھے گو ظاہر مین اظہار اسلام کرتے ہون **قولہ** آنحضرت نے
جان لیا تھا کہ حضرت عمر کی خلافت کے بعد ظہور فتنونکا ہوگا اسیواسطے غمناک ہوے **اقول** یہ تو
اس حدیث کی عبارت سے نہین نکلتا بلکہ وہی سبب متبادر ہوتا ہے کہ جو ہمنے تیسری وجہ مین لکھا ہے **قولہ**
اور اس خواب سے تعبیر وہی ہے کہ میرے پیچھے شیخین پر خلافت میری سنت کے مطابق کامل ہوگی اور
اوسکے پیچھے بھی خلافت ہوگی مگر وجہ اولین نرکھے گی اور تیس سال مین ختم ہوگی کما مر من حدیث سفینہ
اقول واعظ بیچارے نے اپنی کتابون سے جھوٹی حدیثین تو نقل کی ہین لیکن شیعون کے خوف و دہشت
وہول و ہیبت سے بیچارہ ایسا حواس باختہ ہوگیا ہے کہ خود نہین سمجھتا کہ مین کیا کہتا ہون اب ہم کہتے ہین
کہ جناب واعظ صاحب اس جھوٹی حدیث سے یہ کہان ثابت ہوتا ہے کہ فقط شیخین
پر سنت کی مطابق خلافت کامل ہوگی بلکہ آپکے تینون پر سنت خلافت کا جاری ہونا ثابت ہے معلوم نہین
کہ حضرت عثمان سے آپکو کیا عداوت ہے کہ اونکی خلافت کو آپ اس شرف سے خارج کیے دیتے ہین
سچ ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے **قولہ** اور اس حدیث مین ایک رمز ہے وہ یہ ہے
کہ وزن اون چیزون مین ہوتا ہے کہ جو ایک دوسرے سے قرابت رکھتے ہون اور اگر دیکھنے
مین باہم مساوی دکھائی نہ دیوین تو وزن مین کچھ معنی نہین رکھتین مثلا ایک خروار کو دس خروار سے

وزن نہین کیا جاتا پس خلفاے ثلاثہ کا رسول کے ساتھ تولے جانے سے وجہ بوجہ اتصال او قرابت
رکھنے کی دلیل ہے **اقول** ہم اوائل کتاب مین کہہ چکے ہین کہ سب سنی جناب علی مرتضیٰ سے عداوت
رکھتے ہین اور خوارج مین اور ان لوگون مین فقط اسقدر فرق ہے کہ وہ لوگ اس عداوت کا اعلان
کرتے ہین اور یہ لوگ کتمان لیکن جو بات آدمی کے دل مین ہوتی ہے وہ کبھی نہ کبھی زبان پر آہی جاتی ہے
چنانچہ اس حدیث کے بنانے والون کی عداوت کے ثبوت مین جو ہمنے پہلی وجہ لکھی تھی اوسکو واعظ صاحب نے
اپنی اس عبارت سے بخوبی ثابت کر دیا اور واقعی یہ بات صحیح ہے کہ وزن اونھین دو چیزون مین ہوتا ہے
کہ جنکی کمی و زیادتی مین بادی النظر مین کچھ شبہہ معلوم ہو اور ایک خروار کو دس خروار سے وزن کرنیکی کچھ ضرورت
نہین ہے کہ اونکی کمی و بیشی ظاہر ہے پس ثابت ہوگیا کہ سنیون کا اس حدیث کے بنانے سے یہ مطلب ہے
کہ حضرت ابوبکر کا ایسا مرتبہ تھا کہ جناب رسول خدا کے مرتبے سے قریب و مشابہ تھا لہذا آپ کے ساتھ اون کا
وزن کیا گیا لیکن رسول خدا مرتبے مین غالب آگئے اور حضرت عمر کا مرتبہ حضرت ابوبکر کے مرتبے سے
قریب و مشابہ تھا لہذا وہ اونکے ساتھ وزن کیے گئے لیکن ابوبکر غالب آگئے اور عثمان کا مرتبہ حضرت
عمر کے مرتبے کے قریب و مشابہ تھا لہذا وہ اونکے ساتھ وزن کیے گئے لیکن حضرت عمر غالب آگئے
اور حضرت علی کے واسطے کوئی ایسا مرتبہ نہ تھا کہ عثمان کے مرتبے سے قریب و مشابہ ہوتا بلکہ ایک
خروار اور دس خروار کی نسبت تھی یا اسقدر بھی نتھی لہذا ترازو اوٹھالی گئی **قولہ** اور مولانا علی کے
وزن نہونے سے صریح ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت مین ظہور فتنون کا ہوگا
اور خلیفہ ثالث سختیون مین پڑینگے اونکے وزن ہونیکے بعد میزان کا اوٹھایا جانا اسی پر دلالت کرتا ہے
اقول یہ عجب کلام مہمل اور بیمعنی ہے میزان کا اوٹھایا جانا اسپر تو نہین دلالت کرتا ہے بلکہ
اوسی امر پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی شخص حضرت عثمان کا ہم پلہ نتھا اور علی کو اونکے مرتبے سے
کچھ نسبت نتھی لہذا میزان اوٹھا لیگئی جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین اور واعظ صاحب نے جو
کہا ہے کہ ایک خروار کو دس خروار سے وزن نہین کیا جاتا یہ کلام اونکا بھی اسپر شاہد ہے **قولہ** جیسا کہ
اونکو رسول خدا نے ایک اور وقت مین امر مذکور کی صریح خبر دی تھی دیکھو صحیح مسلم مین بلفظہا

عن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ھو ابوبکر فبشرتہ فحمد اللہ ثم جاء عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ثم جاء عثمان فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فاخبرتہ فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان انتھی ملخصًا ومختصرًا **ترجمہ واعظ صاحب جلیشیہ**

یعنی حضرت ابن موسیٰ سے مروی ہے کہ مین آنحضرت کے ساتھ مدینے کے ایک باغ مین تھا کہ ایک مرد نے داخل ہونے کے لیے دروازہ کھلوانا چاہا اسپر مجھے رسول خدا نے فرمایا کہ اسکے لیے دروازہ کھولدے اور اوسکو جنت کی بشارت دے پس جب مین نے دروازہ کھولدیا تو اچانک وہ حضرت ابوبکر تھے بشارت دی مین نے اونکو وہ کہنے لگے الحمد للہ پھر حضرت عمر نے دروازہ کھلوانا چاہا فرمایا مجھے آپنے کھولدے دروازہ اونکے لیے اور بشارت دے اوسکو جنت کی پس مین نے ایسا ہی کیا اونھون نے الحمد للہ کہا پھر حضرت عثمان آئے فرمایا آپنے بشارت دے اوسکو جنت کی ایک بلائے عظیم پر جو پہونچیگی اوسکو کہا اونھون نے الحمد للہ پھر کہنے لگے اللہ تعالیٰ سے طلب مدد کیجاتی ہے واعظ عفی عنہ

اقول واعظ صاحب کی عادت ہے کہ جو حدیث اپنے یہانکی کتابون سے نقل کرتے ہین اوس مین بھی تحریف وتبدیل کردیتے ہین اور نام اوسکا تلخیص اور اختصار رکھتے ہین چنانچہ اس حدیث کا صحیح مسلم سے کوئی شخص مقابلہ کرکے دیکھے تو معلوم ہوجائے کہ اونھون نے کسقدر کمی وبیشی کی ہے ہم طول کے خیال سے یہان صحیح مسلم کی عبارت نقل نہین کرتے ہین اور نہ کچھ ہمکو اسکی حاجت ہے اسواسطے کہ ہم صحیح مسلم کو وضع حدیث مین ترمذی وابوداود کا بھی اوستاد سمجھتے ہین لہذا ایسی جھوٹی حدیثون کو کب مانتے ہین لیکن جس مطلب کے لیے کہ واعظ صاحب نے یہ حدیث نقل کی ہے وہ مطلب اس سے حاصل نہوا اسواسطے کہ اونھون نے جو کہا تھا کہ مولانا علی کے وزن نہونے سے صریح ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت مین ظہور فتنون کا ہوگا اور خلیفہ ثالث سختیون مین پڑینگے انکے وزن ہونے کے بعد میزان کا اوٹھایا جانا اسی پر دلالت کرتا ہے یہ

مطلب اوس چھوٹی حدیث سے ہرگز نہین نکلتا کہ جو اونھون نے مشکوۃ سے بروایت ترمذی ابوداؤد
نقل کی ہے اور یہ چھوٹی حدیث جو اونھون نے صحیح مسلم سے نقل کی ہے اس سے اور اوس سے
کوئی تعلق نہین ہے اسکا اور مضمون ہے اوسکا اور مضمون ہے **قولہ** قطعہ بعد احمد امتی محکوم حاکم
چار اند ٭ ناصران دین نبوی در ورع ہشیار اند ٭ صدق گویان و رضا جویان اللہ بے نیاز ٭ نازنین
مصطفی و قاتل کفار اند ٭ ہر کہ داند دشمن ایشان راشود ملعون حق ٭ زانکہ مقبولان صادق بر دغفار اند ٭
اقول واعظ صاحب جو زبان اردو مین غلطیان کرتے تھے اور مذکر کو مونث اور مونث کو مذکر لکھتے
تھے اور خلاف محاورہ الفاظ لکھتے تھے اسمین ہم اونکو معذور سمجھتے تھے اس سبب سے کہ وہ بیچارے
پنجاب کے رہنے والے ہین اور محاورات اردو کے معنے سے واقف نہین ہین اور زبان اردو اون
لوگون کی معتبر ہے کہ جو دہلی یا لکھنؤ کے رہنے والے ہین لیکن فارسی زبان سے تو تمام اہل ہند کی
نسبت برابر ہے پس ان اشعار سے معلوم ہوا کہ واعظ صاحب کو فارسی زبان مین بھی کچھ لیاقت نہین ہے
اور طبیعت بھی ناموزون ہے اور مین ان اشعار کا جواب لکھنا پسند نہین کرتا ہون دو سبب سے اول
یہ کہ ایسے کلام ناموزون کا جواب لکھنا اہل علم و فہم کی شان سے بعید ہے دوم واعظ صاحب نے
ان اشعار ثلاثہ مین خلفاے ثلاثہ کی مدح و ثنا کی ہے اور جواب اسکا یہی ہے کہ ہم اونکی مذمت مین
کچھ اشعار نظم کر دین اور اگر ہم ایسا کرین تو خواہ مخواہ سنیون کا دل دکھے گا اور ہمکو اس کتاب کے لکھنے
سے اون لوگون کا ہدایت پانا مقصود ہے نہ ایذا رسانی اور دل دکھانا واللہ یہدی من یشاء الی
صراط مستقیم اگر یہ خیال نہوتا تو مین بحمد اللہ تعالی شعر کہنے مین کبھی عاجز نہین ہون اور واعظ صاحب
کیطرح میری طبیعت ناموزون نہین ہے چنانچہ جو ساقی نامہ مین نے ابتداے بحث نذیر خمسہ مین
لکھا ہے اوس سے میری نظم کی حالت ظاہر ہے اور واعظ صاحب نے جو اوصاف ان اشعار ناموزون مین موزون کیے ہین
اونکا خلفاے ثلاثہ مین ہونا اونکی کتابون سے ثابت نہین مثلاً اونھون نے لکھا ہے کہ قاتل کفار اند لیکن خلفاے ثلاثہ کا کسی کافر کا ذکر
بھی مارنا سنیون کی کتابون سے ثابت نہین ہوتا البتہ معرکہ احد و حنین وغیرہا سے فرار کرنا بخوبی ثابت ہے جسکا جی چاہے
کتب تواریخ کی طرف رجوع کر کے دیکھ لے **قولہ** اور سنن ترمذی مطبوعہ مطبع مجتبائی

دہلوی جلد ۲ مین صفحہ ۲۲۹ پر مروی ہے عن جبیر بن مطعم قال اتت النبی صلعم امرأۃ فکلمتہ فی شیء فامرھا ان ترجع قالت یا رسول اللہ صلعم ارأیت ان جئت ولم اجدک کانھا ترید الموت قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر یعنی انحضرت علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور اوسنے کسی چیز کے بارہ مین کلام کی یا کوئی حاجت چاہی پس فرمایا اوسکو رسول خدا نے کہ پھر کسی وقت آئیو اوس عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آؤن اور نپاؤن آپ کو گویا ارادہ کرتی تھی حضرت کی وفات کا پس فرمایا انحضرت نے کہ اگر نپاوے تو مجھے تو آئیو حضرت ابوبکر کے پاس — اس عورت کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت کی مرض الموت مین حاضر خدمت اقدس ہوئی تھی پس یہ حدیث حضرت ابابکر کی خلافت پر صریح دال ہے **اقول** جب صحیح بھی ہو جھوٹی حدیث کسی مطلب پر کیونکر دلالت کرسکتی ہے خلفائے ثلاثہ کی مدح وثنا مین ہزارون حدیثین بنائی گئی ہین اونمین سے ایک یہ بھی ہے لیکن ہم سنیون سے یہ پوچھتے ہین کہ آپ لوگ تو بہت سی ایسی حدیثین بیان کرتے ہین کہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بلکہ حضرت عثمان کی بھی خلافت پر دلالت کرتی ہین پھر آپ اس بات کے کیون قائل ہین کہ جناب رسول خدا نے اپنی زندگی مین کسیکو خلیفہ نہین مقرر کیا بلکہ امت کو اختیار دیگئے کہ جسکو چاہین اپنا خلیفہ بنالین چنانچہ خلیفہ اول صاحب کی خلافت اجماع اہل حل وعقد سے منعقد ہوئی پس اسکا جواب سنیونکے پاس کچھ نہین ہے اور سوا اسکے اونکو کچھ چارہ نہین ہے کہ یا اون حدیثون کو کہ جو خلفائے ثلاثہ کی خلافت پر دلالت کرتے ہین کذب وافترائے محض سمجھین یا اپنے مذہب کو باطل جانین اور اوسکو چھوڑ دین لیکن بمقتضائے المرء اذا ابتلی ببلیتین اختار اھونھما اونکو آسان یہی ہے کہ ان حدیثون کو کذب وافترا سمجھین فنعم الوفاق **قولہ** ونیز ترمذی جلد مذکور کے صفحہ ۲۲۰ پر مروی ہے عن عبد اللہ بن حنطب فقال ان النبی صلعم رای ابابکر وعمر فقال ھذان السمع والبصر یعنی انحضرت علیہ السلام نے حضرت ابوبکر اور عمر کو دیکھکر فرمایا کہ یہ دونون بمنزلہ چشم وگوش کے ہین یعنی جیسے بدن مین چشم وگوش باقی اعضا سے عزیز اور مشرف تر ہین ویسے ہی دین مین یہ دونون عزیز اور مشرف زیادہ ہین **اقول** ابتدائے رسالہ مجمع الاوصاف سے یہانتک جسقدر حدیثین احمد الدین واعظ نے خلفائے ثلاثہ کی مدایح مین لکھی ہین وہ سب کذب محض اور

اقرار ہے کہ بحث ہین اوران حدیثونکے بنانے والے اون حدیثونکی مصداق ہین کہ جو جلد اول صحیح بخاری باب
اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھی ہوئی ہین مین ان مین سے بعض کو نقل کرتا ہون
حدثنا علی بن الجعد قال اخبرنا شعبۃ قال اخبرنی منصور قال سمعت ربعی بن حراش یقول سمعت علیا
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیلج النار
ترجمہ جناب علی بن ابی طالب سے باسناد مذکور منقول ہے کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ میرے اوپر
جھوٹھ نہ باندھو پس تحقیق جو شخص کہ میرے اوپر جھوٹھ باندھے اسے چاہیے کہ وہ آتش دوزخ مین داخل ہو
ونیز اس حدیث کے بعد بلا فاصلہ یہ حدیث ہے حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن جامع بن شداد عن
عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ قال قلت للزبیر انی لا اسمعک تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کما یحدث فلان وفلان قال اما انی لم افارقہ ولکن سمعتہ یقول من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار
ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے اپنے باپ زبیر سے پوچھا
کہ مین تمکو رسول خدا سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہین سنتا ہون جیسے کہ فلان وفلان شخص حدیث
بیان کرتے ہین زبیر نے کہا کہ آگاہ ہو کہ مین کبھی آپ سے جدا نہین ہوا ہون لیکن مین نے آپ کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جھوٹھ باندھے پس اوسکو چاہیے کہ اپنی جگہ آتش دوزخ مین قرار دے
انتہی اسکے بعد اور کئی حدیثین اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہین **قولہ** چشم وگوش دو رکن ہین ابوبکر وعمر
ہر کہ شد منکر بود چشم وگوش فاقد البصر۔ **اقول** اس بیت کا بھی دوسرا مصرعہ ناموزون ہے جی تو نہین چاہتا
مگر احمد الدین واعظ کی خاطر سے بلکہ اونکی تفہیم کے لیئے مین بھی ایک شعر موزون کیے دیتا ہون ؎
چشم وگوش سفیان بود ہمد بوبکر وعمر۔ فقد النسیان کردہ است این دوستان اکور وکر۔ اس شعر مین کچھ
شیخین کی ایسی مذمت بھی نہین کہ سنیون کو اسکا دیکھنا ناگوار ہو **قولہ** پس جب رسول خدا کی راے
عالی مین شیخین رضی اللہ عنہما امت کے دین متین مین بمنزلہ چشم وگوش کے نظر آئے اور چشم وگوش کے سوا
بینائی وشنوائی ممکن نہین اسی واسطے رسول خدا صلعم نے حضرت ابابکر صاحب کو بہین حیات خود

له جلد اول صحیح بخاری مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر صفحہ ۲۰ منہ له حب الشئ یعمی ویصم ۱۲ منہ

جملہ جہان کا پیشوا کرکے اپنی مسجد شریف مین اپنے مصلے پر مقرر فرمایا جسکا خلاصہ انشاء اللہ باب وفات النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین آیگا **اقول** جب جناب رسول خدا نے اپنی حین حیات مین حضرت ابوبکر کو جملہ جہان کا
پیشوا کیا تھا تو پھر کسلیے سنی کہتے ہین کہ رسول خدا نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہین کیا اور خلافت و امامت
کو امت کی اختیار مین جانتے ہین اور ہر سنی اپنے مذہب سے واقف ہے اور اس سے انکار نہین کر سکتا لیکن
چونکہ واعظ صاحب کی سنیت مین بھی ہمکو شک ہے لہذا ہم خود شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت کتاب تحفہ
اثنا عشریہ سے کہ جو اونھون نے شروع باب ہفتم مین جو باب امامت ہے لکھی ہے نقل کرتے ہین[1] **باب
ہفتم در امامت** باید دانست کہ اول مسائل خلافیہ این باب آنست کہ اہلسنت گویند کہ بر مکلفین
واجب است کہ شخصے را از میان خود رئیس گردانند و اتباع او در آنچہ موافق شرع است لازم گیرند و
او را در امور شرع و عمدہ و معاون باشند زیرا کہ جبلی انسان است کہ ہر فرقہ برائے خود رئیسے مقرر می کنند اس
عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سنیون کا اصل اعتقاد یہ ہے کہ امام و خلیفہ کا مقرر کرنا امت کے
اختیار مین ہے **ونیز** شاہ عبد الحق صاحب دہلوی کی عبارت اونکی ایک رسالۃ اعتقادیہ سے کہ جسکا
تکمیل الایمان نام ہے ہم بحث آیہ لیستخلفنہم فی الارض مین ذیل دلیل اول مین نقل کر چکے ہین
اوسمین اونھون نے بدلائل و براہین ثابت کیا ہے کہ ابوبکر کی خلافت پر کسی نص کا وجود نہین ہے
چنانچہ ایک فقرہ اوس عبارت کا یہ ہے و اگر نصے بر خلافت ابوبکر موجود میبود تقاول مہاجرین و انصار
کہ منا امیر و منکم امیر درست نبودے و بردو بدل آن احتیاج نمی شد چنانچہ در قضیہ نصب خلافت
در کتب مذکور است کیون واعظ صاحب اب ہم آپکا قول صحیح سمجھین یا شاہ عبد العزیز صاحب
اور شاہ عبد الحق صاحب کا اگر اسپر بھی آپ نہ مانیے تو دیکھیے کہ کتاب **تاریخ الخلفا علامہ
جلال الدین سیوطی مطبوع مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۳۰۲ کے
صفحہ ۵ مین یہ حدیث بخاری اور مسلم سے لکھی ہوئی ہے** واخرج الشیخان
عن عمر انہ قال حین طعن ان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی یعنی ابابکر وان اترککم فقد

[1] تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع نولکشور واقع لکھنؤ صفحہ ۲۴۲ ۱۲ منہ

ترکہ من ہو خیر منی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور نکالا ہی اس حدیث
کو شیخین یعنی بخاری اور مسلم نے عمر سے کہ اونھون نے کہا جب وقت کہ وہ زخمی کیے گیے کہ اگر استخلاف کرون مین (یعنی
کسیکو خلیفہ مقرر کر جاؤن) تو تحقیق استخلاف کیا ہے اوس شخص نے کہ جو مجھسے بہتر تھا یعنی ابوبکر نے (یعنی وہ مجھکو
خلیفہ مقرر کر گئے ہین) اور اگر چھوڑ دون مین تمکو پس تحقیق کہ چھوڑ دیا ہے تمکو اوس شخص نے کہ جو مجھسے بہتر تھا یعنی
رسول خدا نے انتھی کیون واعظ صاحب آپ تو یہ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا نے اپنی حین حیات مین
حضرت ابوبکر کو جملہ جہان کا پیشوا کیا تھا اسکا یہ مطلب ہی کہ حضرت ابوبکر کو تمام امت کا امام و خلیفہ مقرر کر گئے
تھے اور حضرت عمر یہ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا نے امت کو بغیر کسی خلیفہ کے چھوڑ دیا تھا اب آپ ہی فرمایئے
کہ ہم آپ کو سچا سمجھین یا آپ کے حضرت عمر کو حالانکہ نہ آپ سچے ہین نہ وہ بلکہ حق یہ ہے کہ جناب رسول خدا
جناب علی مرتضے کو تمام خلق کا امام و خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور جیسا کہ ہمنے خدا کے فضل و احسان سے
اس کتاب مین اپنے اس دعوی کو قرآن اور حدیث اور خود سنیون کی کتابون سے ثابت کر دیا ہے اس سے
زیادہ کسی بات کا ثبوت ممکن نہین اب آپ لوگون کو اختیار ہے کہ ایمان لاے یا نہ لا اکراہ فی الدین قد
تبین الرشد من الغی الحمد للہ کہ احمد الدین واعظ صاحب کی جو عبارت ابتداے رسالہ مجمع الاوصاف سے
آخر باب اول تک تھی اوسکا جواب یہان ختم ہوگیا جو احادیث کہ اونھون نے فضائل یا اثبات خلافت
خلفاے ثلاثہ مین سنیون کی کتابون سے نقل کی ہین اوسکے جواب مین ہمکو فقط اسقدر کہدینا کافی تھا کہ یہ
حدیثین غلط اور وضعی ہین لیکن ہمنے اون حدیثون کے جواب مین مختصر تقریرین بھی اس سبب سے کر دی ہین کہ
کہ ناظرین کتاب کو معلوم ہو جاے کہ علماے اہل سنت و جماعت اپنے مذہب کی ابطالات کے سبب سے اسقدر
عاجز اور مجبور ہین کہ اپنے مطلب اور مذہب کو اپنی کتابون سے بھی ثابت نہین کر سکتے فیخبطون خبط
العشواء اور کچھ واعظ بیچارے پر موقوف نہین ہے کل علماے اہل سنت و جماعت کا ابتدا سے یہی حال ہے
کہ جب شیعون کے مقابلے اور مناظرے مین عاجز اور مبہوت ہو جاتے ہین تو اپنی ہی کتابون کی عبارتین نقل کرنے
لگتے ہین اس سبب سے کہ شیعون کی کتابون سے اونکے کسی مطلب کا اثبات ممکن نہین وانی لہم التناوش من مکان
بعید خود شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین صدہا حدیثین سنیون کی کتابون سے اپنے

مطالب کے اثبات مین نقل کی ہین اور علمائے شیعہ کا تو ہمیشہ سے یہی دستور ہے کہ مخالفین کی کتابون سے اپنے مطلب و مذہب کو ثابت کر دیتے ہین جیسا کہ ہمنے اس کتاب مین کیا ہے اور اپنے مطلب پر اپنی کتاب سے استدلال کرنا حرام جانتے ہین جو شخص کہ اس کتاب کو ملاحظہ کریگا اور منصف مزاج ہوگا وہ انصاف سے کہیگا کہ احمد الدین واعظ اور اونکے رسالہ مجمع الاوصاف کی یہ حیثیت و لیاقت نہ تھی کہ ایسی کتاب لاجواب و سکے جواب مین لکھی جاتی مگر بعونہ تعالی و حسن توفیقہ اس عبد ضعیف نے یہ کتاب مستطاب تمام ہندوستان کے سنیون کی ہدایت و اصلاح کے لیے لکھی ہے رسالہ مجمع الاوصاف کے جواب کا ایک نام ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب اب مین بتوفیق اللہ تعالی اپنے اوسی وعدے کو وفا کرتا ہون کہ جو مین نے اسبق مین کیا تھا واضح ہو کہ حضرت سنیہ جو شیعونکے مقابلے مین اپنی کتابونسے استدلال کیا کرتے ہین ہر چند کہ اوسکے جواب مین شیعون کا فقط انکار کافی ہے اور اونکی کسی کتاب کی کوئی حدیث و روایت اہل حق کے اوپر حجت نہین ہو سکتی لیکن چونکہ ہمکو ہر طرح اتمام حجت منظور ہے لہذا ہم اس مقام مین یہ امر بھی ثابت کیے دیتے ہین کہ اونکے یہانکی کتابون مین جو حدیثین در باب فضائل خلفائے ثلاثہ و صحابہ مرتدین علی اعقابہم مین لکھی ہوئی ہین وہ سب غیر معتبر ہین ہر چند کہ یہ مبحث بہت طویل ہے اور اس کتاب مین اب طول بھی بہت ہو گیا ہے لیکن ہم اس دعوی کو بطور اجمال و اختصار چار وجہون کے ضمن مین ثابت کرتے ہین لان ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ وجہ اول خود علما و محدثین اہل سنت و جماعت اس بات کے قائل ہین کہ اونکی کتب حدیث مین بہت سی ایسی حدیثین فضائل صحابہ مین لکھی ہوئی ہین کہ جو وضعی ہین چنانچہ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور جلد چہارم کے صفحہ ۶۴۶ مین شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی یہ عبارت ہے باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ احادیث در مناقب و فضائل وی رضی اللہ عنہ از صحاح و حسان و ضعاف بسیار وارد شدہ و بعضے محدثان بر بعضی ازانہا حکم بوضع کردہ اند انجملہ است اسکے بعد شیخ صاحب نے بعض احادیث وضعیہ کو بھی بیان کیا ہے مین نے بخوف طول اونکی اسی قدر عبارت نقل کی و نیز اسی کتاب کے صفحہ ۶۴۷ مین شیخ صاحب

موصوف کی یہ عبارت ہی باب مناقب علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مناقب وے رضی اللہ عنہ بسیار اند خارج از حد حصر و احصا اند کور ست در کتب حدیث بیشتر از انچہ مذکور ست مر غیر او را از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و بعضے از انہا را وضع نیز راہ یافتہ باشد و شیخ مجد الدین شیرازی چنانکہ در بعضے احادیث منقولہ در فضائل ابوبکر صدیق حکم بوضع کرد و گفت بطلان آن ببدیہہ عقل معلوم ست اینجا نیز گفتہ کہ در فضائل علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ احادیث بیشمار وضع کردہ اند انتہی اب ہمکو سنیوں سے یہ کہنا ہے کہ جب انکے یہانکے علما خود اس بات کے قائل ہین کہ انکے یہانکی کتابون مین جھوٹی حدیثین لکھی ہوئی ہین تو پھر شیعہ انکا کیونکر اعتبار کر سکتے ہین اور انکا بعض احادیث کی نسبت کہنا کہ یہ وضعی ہین اور بعض کی نسبت کہنا کہ یہ صحیح ہین اہل حق کے نزدیک کیونکر معتبر ہو سکتا ہے مین نے طول کے خیال سے فقط شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی نقل عبارت پر اکتفا کی ہے ورنہ اور بہت سے علماے اہل اسلام سنیہ کے کلام سے اس دعوی کا اثبات ممکن تھا اور خود شیخ صاحب موصوف نے اپنے یہان کے اور محدثین کا حوالہ دیا ہی

تنبیہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کی عبارت اخیرہ کے نقل کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ معلوم ہو گیا کہ جناب علی بن ابیطالب کے فضائل مین جسقدر حدیثین سنیونکی کتابون مین لکھی ہوئی ہین اوسقدر اور کسی دوسرے کے فضائل مین نہین ہین اور وہ بے انتہا ہین کہ انکا شمار نہین ہو سکتا ہے اور یہ اتمام حجت ہے خلق پر خالق علیم و حکیم و رؤف و رحیم کی طرف سے کہ باوصف اسکے کہ بعد وفات جناب سرور کائنات معاندین و مخالفین ہمیشہ اطفاے نور شاہ ولایت مین کوشش و سعی کرتے رہے لیکن بمقتضاے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون اس نور امامت و ولایت کی روشنی ہمیشہ زیادہ ہوتی گئی یہان تک کہ جسقدر آپ کی شان مین سنیونکی کتابون مین حدیثین مذکور ہین اوسقدر دوسرے کی شان مین نہین ہین خواہ حضرت ابوبکر ہون خواہ حضرت عمر خواہ اور کوئی صحابی یہ قول شیخ عبد الحق صاحب کا کہ ابوبکر صدیق کے فضائل مین حدیثین وضع کی گئی ہین بالاتفاق صحیح ہے اور اسکے صحت کی وجہ وجیہ بھی موجود ہے کہ جو زمانہ وضع حدیث کا تھا اوس زمانہ مین خود خلفاے ثلاثہ و دیگر معتقدین خلافت خلیفہ اول کہ جو اکثر معاندین جناب علی مرتضی تھے سریر خلافت و امارت و حکومت و بادشاہت پر متمکن رہے

اونکی خوشامد سے بطمع زخارف دنیا لوگون نے خلیفہ اول کے فضائل مین حدیثین وضع کی ہونگی لیکن
یہ قول شیخ صاحب موصوف کا کہ علی بن ابیطالب کے مناقب مین بھی حدیثین وضع کی گئی ہین کسی طرح صحیح
نہین ہوسکتا اور نہ اسکے صحت کی کوئی وجہ ہے اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ زمانہ خلفاے ثلاثہ مین
ان احادیث کے وضع کیے جانے کی کوئی وجہ نتھی نہ خود سنی اسکے قائل ہوسکتے ہین کہ اوس
زمانے مین بھی جھوٹی حدیثین بنائی جاتی تھین بعد اونکے خود عہد خلافت جناب علی مرتضے ہے پس
کون مسلم و دیندار اسکو تسلیم کرسکتا ہے کہ جناب امیر المومنین اپنی شان مین جھوٹی حدیثون کا بنانا پسند کرتے
اور واضعین کو سزاے سخت نہ دیتے اوسکے بعد زمانہ خلافت بنی امیہ ہے اور ظاہر ہے کہ سب خلفاے
بنی امیہ باستثناے عمر بن عبد العزیز دشمن خاندان رسالت تھے اور جناب علی مرتضے پر خاک بدہان
شان علانیہ ممبرون پر لعن و طعن کرتے تھے اور جو کوئی آپ کی فضیلت مین کوئی حدیث بیان کرتا
تھا یا آپ کی محبت کا اظہار کرتا تھا وہ قتل کیا جاتا تھا پھر ہمکو سنی ہی بتائین کہ اوس زمانے مین کون ایسا
شخص احمق و سفیہ و نادان ہوسکتا ہے کہ آپ کی شان مین جھوٹی حدیثین بنا کر اور جناب رسول خدا
پر افترا کرکے مستحق نار جہنم بھی ہوتا اور اپنی جان بھی کھوتا جو شخص کاذب و مفتری و بے ایمان کوئی
جھوٹی حدیث بناتا ہے تو بادشاہون سے یا حاکمون سے یا امیرون سے انعام لینے کے لیے
یا اپنی جان بچانے کے لیے رہا زمانہ عمر بن عبد العزیز پس وہ شخص بالاتفاق ایسا نہین معلوم ہوتا کہ جھوٹی
حدیثون کے بنانے پر راضی ہوتا اور پھر اوسکو اس سے غرض کیا تھی کہ علی مرتضے کی شان مین
جھوٹی حدیثین بنائی جائین کیونکہ وہ آپ کا مرتبہ خلفاے ثلاثہ سے زیادہ نہین سمجھتا تھا بلکہ شاید
اونکے برابر بھی نجانتا ہو اس سبب سے کہ آخر وہ بھی سنی ہی تھا بعد اوسکے خلفاے عباسیہ
کا زمانہ آیا کہ وہ لوگ بھی عداوت خاندان رسالت مین کچھ بنی امیہ سے کم نہ تھے پھر ہمکو سنی ہی
بتائین کہ جناب علی مرتضے کے فضائل مین حدیثین کب وضع کی گئین اور کیونکر وضع کی گئین

وجہ دوم علماے اعلام و فضلاے عالیمقام و مجتہدان عظام و مفتیان با احتشام حضرات
سنیہ کا بادشاہون کے لیے بطمع دنیا خلاف حکم خدا و رسول فتوی دینا اور حرام کو حلال کردینا

اور اون لوگون سے انعام لینا یہ خود سنیون ہی کی معتبر کتابون مین لکھا ہوا ہے چنانچہ مین یہان برعایت
اختصار ہارون رشید خلیفہ عباسی اور سنیون کے امام قاضی ابو یوسف صاحب کے چند معاملات لکھنے
پر اکتفا کرتا ہون **کتاب تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مطبوع مطبع محمدی واقع**
لاہور سنہ ۱۳۰۴ھ کی صفحہ ۱۹۰ سے صفحہ ۱۹۶ تک ذیل حالات خلافت ہارون
رشید مین مرقوم ہے **فصل فی نبذ من اخبار الرشید** عفا اللہ عنہ اخرج السلفی فی
الطیوریات بسندہ عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المہدی
فراودھا علی نفسہا فقالت لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغف بہا فارسل الی ابی یوسف
فسالہ اعندک فی ہذا شیء فقال یا امیر المومنین اوکلما ادعت امۃ شیئا ینبغی ان تصدق لا
تصدقہا فانہا لیست بمامونۃ قال ابن المبارک فلم ادر ممن اعجب من ہذا الذی وضع یدہ فی دماء
المسلمین واموالہم یتحرج من حرمۃ ابیہ او من ہذہ الامۃ التی رغبت بنفسہا عن امیر المومنین او
من ہذا فقیہ الارض وقاضیہا قال اہتک حرمۃ ابیک واقض شہوتک وصیرہ فی رقبتی واخرج
ایضا عن عبد اللہ بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف انی اشتریت جاریۃ وارید ان اطاءہا
الان قبل الاستبراء فہل عندک حیلۃ قال نعم تہبہا لبعض ولدک ثم تتزوجہا
واخرج عن اسحاق بن راہویہ قال دعا الرشید ابا یوسف لیلا فافتاہ
فامر لہ بمائۃ الف درہم قال ابو یوسف ان رای امیر المومنین
امر بتعجیلہا قبل الصبح فقال عجلوہا فقال بعض من عندہ ان
الخازن فی بیتہ والابواب مغلقۃ فقال ابو یوسف فقد کانت الابواب
مغلقۃ حین دعانی ففتحت **ترجمہ** فصل بیان مین بعض اخبار
رشید کے عفو کرے اللہ اوس سے نکالا ہے سلفی نے طیوریات مین ساتھ اپنی سند کے ابن مبارک سے
کہ وہ کہتا کہ جب خلافت رشید کو پہونچی تو اوسکے دل مین ایک لونڈی کی محبت واقع ہوئی کہ جو مہدی[1] کی لونڈیون مین سے تھی

[1] مہدی ہارون رشید کا باپ تھا ۱۲

پس اوس سے صحبت کی درخواست کی پس اوس لونڈی نے کہا کہ مین تیرے لایق نہین ہون اس سبب سے
کہ تیرا باپ میرے پاس ہوگیا ہے پس رشید چونکہ اوس لونڈی پر عاشق تھا لہذا اوسنے ابو یوسف
کو بلا بھیجا اور اوس سے کہا کہ کیا تیرے پاس اس باب مین کوئی شے ہے (یعنی کسطرح اس لونڈی کو تو
میرے اوپر حلال کرسکتا ہے) پس ابو یوسف نے کہا کہ ای امیر المومنین کیا کچھ ضرور ہے کہ جس بات کا
لونڈی دعوی کرے اوسکو تو سچ سمجھے اوسکی تصدیق کر اس سبب سے کہ وہ قابل اعتبار نہین ہے کہا ہے
ابن مبارک نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ کس شخص سے زیادہ تعجب کرون آیا اوس شخص سے کہ جسنے
اپنا ہاتھ مسلمانون کے خون مین اور اونکے اموال مین ڈالا تھا (یعنی سب مسلمانون کا خلیفہ اور مالک
بنا تھا) اپنے باپ کی حرمت سے اپنا کام نکالتا تھا یا اوس لونڈی سے کہ جو اپنے نفس کے واسطے
امیر المومنین سے راضی نہوئی یا اوس شخص سے کہ جو فقیہ اور قاضی کل روی زمین کا تھا (یعنی ابو یوسف)
کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ کی ہتک حرمت کر اور اپنی خواہش نفس کو پورا کر اور اس گناہ کو میری گردن مین
ڈالدے اور عبد اللہ بن یوسف سے اوسی سلفی نے اس روایت کو بھی نکالا ہے کہ اوسنے کہا کہ
رشید نے ابو یوسف سے کہا کہ مین نے ایک لونڈی مول لی ہے اور مین چاہتا ہون کہ اسی وقت
قبل استبرا کے اوس سے صحبت کرون پس آیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے ابو یوسف نی کہا کہ ہان
تو اپنی اولاد مین سے کسی کو وہ لونڈی بخشدے بعد اوسکے اپنی زوجیت مین لیلے اور نکالا ہے
اوسی سلفی نے اسحاق بن راہویہ سے کہ اوسنے کہا کہ بلایا رشید نے ابو یوسف کو رات کیوقت
پس ابو یوسف نی اوسکو ایک فتوی دیا پس رشید نی اوسی ابو یوسف کو لاکھ درہم انعام دینے کا حکم
کیا پس کہا ابو یوسف نی کہ اگر امیر المومنین کی راے ہو تو حکم دیوے کہ مجھکو یہ درہم جلد ملجائین قبل
صبح کے پس کہا رشید نے کہ اسکے دینے مین تعجیل کرو پس بعض لوگون نے کہ جو اوسکے پاس تھے کہا کہ
تحقیق خزانہ دار اپنے گھر مین ہے اور دروازے بند ہین پس کہا ابو یوسف نی کہ تحقیق دروازے
بند تھے جس وقت کہ مجھکو رشید نی بلایا تھا پس کھولدیے گئے یعنی اسی طرح خزانے کے دروازے بھی
کھل سکتے ہین انتہی اور یہ قاضی ابو یوسف صاحب سنیون کے امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کے ارشد تلامذہ

ہین اور بعض علماء اعلام سنیہ نے محمد بن حسن شیبانی پر بھی اونکو ترجیح دی ہے اور سنیون کے امام احمد بن حنبل کے اوستاد ہین کتاب تاج المکلل تالیف نواب بھوپال علامہ صدیق حسن خانصاحب مطبوعہ مطبع صدیقی واقع بھوپال ۱۲۹۹ ہجری کے صہ ۱ سے صہ ۹۲ تک انکی مدح وثنا قابل دید ہے چنانچہ صہ ۹۲ مین یہ مضمون ہے کہ اگر ابو یوسف نہوتے تو کوئی ابوحنیفہ کا نام بھی نہ لیتا اس سبب سے کہ انھین نے اونکے علوم کو پھیلایا ہے اور اسکے ماقبل مین یہ بھی لکھا ہے کہ اصحاب ابوحنیفہ مین کوئی ابو یوسف کا مثل نہ تھا و نیز تاریخ ابن خلکان جلد ثانی مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر کا صہ ۳۰۰ سے ۳۰۳ اور کتاب فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ تالیف مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی مطبوعہ مطبع چشمہ فیض کا صہ ۲۲۵ و ۲۲۶ اور کتاب حدائق الحنفیہ مطبوعہ مطبع نولکشور جو زبان اردو مین ہے اوسکے صہ ۱۱۷ سے صہ ۱۲۰ تک انکے حالات قابل لاحظہ ہین مین نے بخوف طوالت اون کتابون کی عبارتین نقل نہین کین اور کچھ انھین کتابون پر موقوف نہین ہے سنیون کی صدہا کتابون مین انکی مدح وثنا لکھی ہوئی ہے کیون حضرات سنیہ آپ ہی لوگ انصاف سے بتلایے کہ جب آپکے بڑے بڑے امامون اور مجتہدون کا یہ حال تھا تو خلفاء و سلاطین و امرا کی خوشی کے لیے اور اونسے انعام لینے کی طمع پر خلفاے ثلاثہ کے فضائل مین جھوٹی حدیثون کا بنانا اون لوگون سے کیا بعید ہے اور شیعہ بیچارون نے تو ہمیشہ تقیہ اور خوف جان مین بسر کی ان لوگون کو جھوٹی حدیثین بنانے مین سوا جان جانے کے کس بادشاہ کے انعام پانے کی امید تھی اور جس زمانے سے کہ ان لوگون کا تقیہ برطرف ہوا وہ زمانہ جھوٹی حدیثونکے بنانے کا باقی نہین رہا اس سبب سے کہ کل کتب احادیث شیعہ و سنی پہلے ہی تالیف ہو چکی تھین وجہ سوم سنیون کی کتابون مین بہت سی ایسی حدیثین موجود ہین کہ جو فی نفسہ اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ خلفا کی خوشی کے لیے بطمع دنیا وضع کی گئی ہین مین یہان برعایت اختصار فقط دو حدیثون کے لکھنے پر اکتفا کرتا ہون کتاب تاریخ الخلفا مطبوعہ مطبع مذکور کے صہ ۱ مین مرقوم ہے وقال الدارقطنی فی الافراد حدثنا عبد اللہ بن علی القمی

بن المهتدی حدثنا محمد بن هرون السعدی حدثنا احمد بن ابراهیم الانصاری
عن ابی یعقوب بن سلیمان الهاشمی قال سمعت المنصور یقول حدثنی ابی عن جدی
عن ابن عباس رض ان النبی صلی الله علیه وسلم قال للعباس اذا سکن
بنوک السواد ولبسوا السواد وکان شیعتهم اهل خراسان لم یزل الامر فیهم حتی یدفعوه
الی عیسی بن مریم (احمد بن ابراهیم لیس بشیء وشیخه مجهول والحدیث ضعیف حتی ان ابن الجوزی
ذکره فی الموضوعات) وله شاهد اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن احمد بن داود المکی عن محمد بن اسمعیل
بن عون النبلی عن الحارث بن معاویة بن الحارث عن ابیه عن جده عن امه عن ام سلمة مرفوعا
الخلافة فی ولد عمی وصنوابی حتی یسلموها الی المسیح واخرجه الدیلمی من وجه اخر عن ام سلمة
ترجمہ دارقطنی نے افراد میں باسناد خود ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تحقیق نبی نے عباس سے
کہا کہ جس وقت تیری اولاد سیاہ مکانوں میں رہیگی اور سیاہ کپڑے پہنے گی اور شیعہ اونکے اہل خراسان
ہونگے تو ہمیشہ امر خلافت اونھیں میں رہیگا یہانتک کہ عیسی بن مریم کو دیدیں (احمد بن ابراہیم
کہا ہے کہ یہ حدیث کچھ چیز نہیں ہے اور شیخ اوسکا مجہول ہے اور حدیث ضعیف ہے یہانتک کہ
تحقیق ابن جوزی نے اسکا ذکر موضوعات میں کیا ہے) اور واسطے اسی حدیث کے شاہد بھی ہے کہ
نکالا ہے اوسکو طبرانی نے کبیر میں باسناد مذکور متن ام سلمہ سے مرفوعاً کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ
کہ خلافت میرے چچا اور میرے باپ کی بھائی کی اولاد میں رہیگی یہانتک کہ وہ اوسی خلافت کو مسیح
کو دیدیں (اور نکالا ہے اسی حدیث کو دیلمی نے دوسرے طریقہ سے ام سلمہ سے) انتہی ان حدیثوں کا
یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی کے نازل ہونے تک بنی عباس میں خلافت قائم رہیگی حالانکہ صدہا برس
ہوئے کہ اونکی خلافت زائل ہوگئی اور ابھی تک حضرت عیسی کا نزول نہیں ہوا پس بالیقین معلوم
ہوگیا کہ یہ حدیثیں وضعی ہیں اور علماے سنیہ نے خلفاے عباسیہ سے انعام لینے کے لیے بنائی ہیں
اور مخبر صادق پر افترا و بہتان کیا ہے شاید کوئی سنی صاحب کہیں کہ پہلی حدیث ہمارے
یہاں خود ضعیف سمجھی جاتی ہے بلکہ ابن جوزی نے اوسکو موضوعات میں شمار کیا ہے تو ہم

جواب دینگے کہ علامہ سیوطی نے وہ حدیثین اور اسکی صحت کی شہادت مین پیش کی ہین بیشک وہ ضعیف یا موضوع ہی اور ہمنے تسلیم کیا کہ علماے سنیہ ان حدیثونکو ضعیف یا موضوع ہی سمجھتے ہین پھر بس سے ہمارا دعوی اور مدلل ہوگیا اور ہمپر کچھ نقص وارد ہوا اس سبب سے کہ دعوی ہمارا تو یہی ہے کہ خلفا کی خوشی کے لیے سنیون کے یہان حدیثین وضع کیجاتی تھین پس باتفاق فریقین ثابت ہوگیا اور جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ خلفاے عباسیہ کی مطلب کی موافق حدیثین بنائی جاتی تھین تو خلفاے ثلاثہ اور اون خلفا کی مطلب کی موافق کہ جو اونکے معتقد تھے حدیثون کی بنائے جانے مین کوئی محل استبعاد و استعجاب و استغراب باقی نرہا وہو المطلوب وجہ چہارم سنیون کی صحاح و مسانید مین صدہا حدیثین ایسی موجود ہین کہ جو بادی النظر مین وضعی و جھوٹی معلوم ہوتی ہین بلکہ بعض تو اونمین سے ایسی ہین کہ جو شخص اونکی تصدیق اور اونکی صحت کا اعتقاد رکھے وہ مسلمان نہین رہ سکتا اسکی تفصیل مین تو ایک بہت بڑی کتاب لکھی جا سکتی ہے لیکن مین یہان برعایت اختصار فقط صحیح بخاری سے چند احادیث کی نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہون کہ حضرات سنیہ اوسکو اپنی سب کتابون سے اصح سمجھتے ہین اور معاذ اللہ مثل قرآن مجید کے اوسکی صحت پر ایمان لائے ہین از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری جلد ثالث مطبوع مطبع میمنیہ مصر کی صفحہ ۷۰ الکتاب تفسیر القرآن باب ولا تخزنی یوم یبعثون مین لکھی ہوئی ہی وقال ابراهيم بن طهمان عن ابن ابي ذئب عن سعيد بن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام راى اباه يوم القيمة عليه الغبرة والقترة الغبرة هي القترة حدثنا اسمعيل حدثنا اخي عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابراهيم اباه فيقول يارب انك وعدتني ان لا تخزني يوم يبعثون فيقول الله اني حرمت الجنة على الكافرين ترجمہ حدیث اول

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام دیکھینگے اپنے باپ کو قیامت کے دن کہ بدن اونکا تیرہ و سیاہ ہوگا اور غبیرہ کہ وہی معنی ہین کہ جو قترہ کے

معنی ہین یعنی جو علامت اہل جہنم ہی وہ اونمین پائی جائیگی ترجمہ حدیث دوم بخاری نے باسناد خود ابوہریرہ سے
روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ابراہیم اپنے باپ سے ملاقات کرینگے پس کہینگے کہ اے پروردگار میرے
تونے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھکو قیامت کے دن ذلت نہ دیگا پس اللہ کہیگا کہ مین نے البتہ حرام کیا ہی جنت کو کافرونپر
یعنی حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جب اہل جہنم مین سے دیکھینگے اور اوسکو اپنی ذلت کا باعث سمجھینگے تو حق سبحانہ
وتعالی سے اونکی شفاعت کرینگے لیکن وہ قبول نہوگی انتہی مقصود دوسری حدیث کا لکھنا تھا مگر پہلی حدیث
مین نے اسسبب سے نقل کی ہی کہ دوسری حدیث کی وضاحت ہوجاے اور مطلب اوسکا اچھی طرح ناظرین کی سمجھ
مین آجاے اور یہ حدیث صریح وضعی ہی اسسبب سے کہ قرآن کریم سے بالکل مخالف ہی اور بیان مخالفت یہ ہے
کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے کلام مجید مین فرماتا ہی[1] وماکان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدة
وعدہا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراہیم لاواہ حلیم ترجمہ اور نہین تھا استغفار ابراہیم کا
واسطے اپنے باپ کے مگر وعدہ کے سبب سے کہ اوسنے اوس سے کیا تھا پس جسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے ابراہیم کے یہ بات کہ
بتحقیق وہ دشمن ہی اللہ کا بیزار ہوگیا وہی ابراہیم اوس سے تحقیق ابراہیم البتہ بہت نرم دل اور بردبار تھا
انتہی پس اے مسلمانو انصاف سے کہو کہ جس شخص کیواسطے استغفار کرنیکے لیے حضرت ابراہیم کو ممانعت ہوئی
اور اپنپر ظاہر ہوگیا کہ وہ دشمن خدا ہی اور آپنے دنیا مین اوس سے تبرا کیا اوسکے لیے آپ آخرت مین کیونکر شفاعت
کرسکتے ہین کہ نوبت رد کی آئے اور حق سبحانہ وتعالی اوسکو قبول نفرماے پس معلوم ہوگیا کہ جن لوگون نے
یہ حدیث بنائی ہی اونھون نے جناب سید المرسلین خلیل الرحمن ونعوذ باللہ پیغمبرون پر افترا کیا ہی واضح ہو کہ
اس بات پر سنی وشیعہ فریقین کا اتفاق ہی کہ جس شخص کے باب مین یہ آیت کہ جو ہمنے نقل کی ہی اور مثل اسکے اور
آیتین کہ جس سے اوسکا کفر ثابت ہی نازل ہوئی ہین وہ شخص آزر بت تراش ہے لیکن اختلاف اس بات مین ہے
کہ شیعہ کہتے ہین کہ وہ حضرت ابراہیم کا چچا تھا اور سنی کہتے ہین کہ باپ تھا اور وجہ سنیون کے اس قول نامعقول
کی یہ ہے کہ وہ جناب خاتم الانبیا کی آباواجداد کو کافر سمجھتے ہین لہذا اوسکی تائید اپنے اس قول سے کرتے ہین
اور اصل وجہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ اونکے خلفاے ثلاثہ کی آباواجداد کافر تھے لہذا اونھون نے کفر کی تہمت جناب

[1] جزو یازدہم سورہ توبہ ۱۲ منہ

رسول خدا اور جناب خلیل اللہ کے آباو اجداد پر بھی لگائی ہے اور اونکے علماکی سنت ہو وہ انکے اثبات میں اس آیہ
آیہ وافی ہدایہ سے دلیل لاتے ہیں واذ قال ابراہیم لابیہ آزر اتتخذ اصناما آلھة انی اراک وقومک
فی ضلال مبین ترجمہ اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہ کیا بناتا ہے تو بتوں کو خدا تحقیق میں دیکھتا
ہوں تجھکو اور تیری قوم کو گمراہی صریح میں انتہی اور مثل اسکے اور بھی آیتیں کلام مجید میں ہیں کہ جس سے وہ استدلال
کرتے ہیں از انجملہ وہ آیت بھی ہے جو ہمنے پہلے لکھی ہے اور ہم جواب دیتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے والد جناب حضرت تارخ
تھے چنانچہ توریت میں بھی یہی لکھا ہوا ہے اور آزر آپ کا حقیقی چچا تھا لیکن چونکہ آپ کی صغر سن میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا
اور آزر نے آپ کی پرورش کی تھی لہذا آپ اوسکو باپ کہتے تھے اور موافق آپ کے محاورے کے حق سبحانہ وتعالی نے بھی
کلام مجید میں فرمایا ہے اور چچا کو باپ کہنا عربی وفارسی اردو سب زبانوں میں شائع ہے اور خود کلام مجید میں صریح چچا پر
باپ کا اطلاق موجود ہے کہ حضرات سنیہ بھی کچھ اسمیں گفتگو نہیں کرسکتے چنانچہ جزو اول سورہ بقرہ میں یہ آیہ کریمہ ہے
ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰھک
والٰہ آبائک ابراہیم واسمعیل واسحاق الٰھا واحدا ونحن لہ مسلمون ۵ ترجمہ
کیا تم حاضر تھے جسوقت کہ پہونچی یعقوب کو موت جسوقت کہ کہا اونہوں نے اپنے بیٹوں سے کہ کس چیز کی عبادت کروگے
تم لوگ میرے بعد کہا اون لوگوں نے عبادت کرینگے ہم تیرے معبود کی اور تیرے باپوں کے معبود کی کہ جو ابراہیم اور
اسمٰعیل و اسحاق ہیں ایسا معبود کہ جو واحد ہے اور ہم اوسکے واسطے مسلمان ہیں انتہی ظاہر ہے کہ حضرت اسمٰعیل حضرت
یعقوب کے چچا تھے اور اس آیت میں حق سبحانہ وتعالی نے اونکی اولاد کی زبانی حضرت اسمٰعیل کو اونکا باپ فرمایا ہے لطیفہ دو
ایک سنی میرا دوست تھا اور اپنی قوم کے عمائد و علما میں سے تھا اور مجھسے اور دوستی [illegible] اکثر مناظرہ مذہبی ہوا کرتا تھا ایک
روز اونہوں نے مجھسے کہا کہ تم لوگ جو اصحاب و ازواج جناب رسول خدا کو برا کہا کرتے ہو تو تمکو روح مبارک جناب رسول خدا سے
شرم نہیں آتی کیا آپ کو یہ برا نہ معلوم ہوتا ہوگا کیا یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص کسی کے ازواج و اصحاب کو برا کہے اور اسکو
ناگوار نہو میں نے جواب دیا کہ ہم بھی اصحاب و بعض ازواج کو اسی سبب سے برا کہتے ہیں کہ بالیقین جانتے ہیں کہ اون لوگوں نے
اہلبیت رسالت پر نہایت ظلم کیا ہے اور اونکا حق غصب کر لیا ہے لیکن تم ہمکو یہ بتاؤ کہ جو شخص کہ اوسکی ازواج و اصحاب کا

۱ جزو ہفتم سورہ انعام ۱۲ منہ

برا کہنا زیادہ ناگوار ہوتا ہی یا اوسکی آباواجداد کا اوسنی جواب دیا کہ نہین اباواجداد کا برا کہنا بیشک زیادہ ناگوار ہوگا
مین نی کہا کہ پھر آباواجداد جناب رسولخدا نی تمھارا کیا قصور کیا ہی کہ تم اونکو کافر بتاتی ہو اور اہل جہنم مین سی سمجھتی ہو تمکو جناب
رسولخدا کی شرم نہین آتی تمھین انصاف سی بتاؤ کہ آپ کو یہ بات ناگوار نہوتی ہوگی کیا یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص کسیکے
آباواجداد کو کافر کہی اور اہل جہنم مین سے سمجھی اور وہ اوسکو ناگوار نہو وہ سنی ساکت ہوگیا اور پھر کچھ اوسنی جواب نہین یاد رہی ہو کہ
مجھسے وہ دس شخص مذکور سی کئی برس تک مناظرہ رہا اور کوئی مسئلہ اختلافی اصول عقاید شیعہ و سنی مین باقی نہین رہا
کہ جسمین مباحثہ نہوا ہو آخر کو حق سبحانہ وتعالی نی اوسکی ہدایت فرمائی اور وہ شیعہ ہوگیا اور اسی مذہب حق پر انتقال کیا اللھم اعفر لہ
وتجاوز عن سیئاتہ از انجملہ وہ حدیث ہی کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی صفحہ ۱۳۵ باب وفات موسی مین
لکھی ہوئی ہی حدثنا یحیی بن موسی حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ابن طاوس عن ابیہ عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ارسل ملک الموت الی موسی فلما جاءہ صکہ فرجع الی ربہ فقال
ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت قال ارجع الیہ فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بما غطت یدہ بکل شعرۃ
سنۃ قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالآن قال فسئل اللہ ان یدنیہ من الارض المقدسۃ
رمیۃ بحجر قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت ثم
لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر قال واخبرنا معمر عن ھمام قال حدثنا
ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ؛ ترجمہ بخاری نی بابسناد خود
ابوہریرہ سی روایت کی ہی کہ ملک الموت موسی کیطرف بھیجی گئی پس جب وہ اونکی پاس آئی تو حضرت موسی نی اونکو خوب مارا پس وہ
اپنی پروردگار کیطرف پھر گئی اور کہا کہ تو نی مجھکو ایسی بندی کی پاس بھیجا کہ جو مرنا نہین چاہتا اللہ نی کہا کہ تو اوسکی پاس پھر جا
اور اوس سی کہہ کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھی اور جسقدر بال کہ اوسکی ہاتھ کی نیچی آجاوین ہر بال کی عوض مین اوسکو ایکسال
عمر عطا ہوگی حضرت موسی نی کہا کہ اى میرے پروردگار پھر اسکے بعد کیا ہوگا اللہ تعالی نی فرمایا کہ پھر اسکی بعد موت ہی حضرت
موسی نی کہا بس ابھی وقت بہتر ہے راوی نی کہا ہی کہ پس سوال کیا موسی نی اللہ سی کہ اونکو زمین مقدس سی قریب موت دی
بقدر ایک پتھر کی پھینکنی کی کہا ابوہریرہ نی کہ بعد اسکے فرمایا جناب رسولخدا نی کہ اگر مین وسجگہ ہوتا تو البتہ تمکو اپنی موسی
کی قبر دکھلا دیتا کہ وہ راستے کیطرف ریت کی ایک سرخ ٹیکری کی نیچی ہی بخاری نی کہا ہی کہ معمر نی ہمام سی ہمکو خبر دی ہی

کہ اونسے کہا کہ ہمسے بھی ابوہریرہ نے جناب رسولخدا کی زبانی مثل اس حدیث کے حدیث بیان کی ہے انتہی اس حدیث کو بیان
کرتے ہیں شیخ بخاری ملک الموت سے ڈر گئے کہ اونکی مار کھانیکا حال تو لکھا مگر آنکھ پھوٹ جانیکا حال نہیں لکھا اور مسلم نے
لکھا ہے جناب ہیں صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری واقع دہلی جلد دوم کے صفحہ ۲۶۴ میں دو حدیثیں اسی
مضمون کی لکھی ہوئی ہیں اور میں ایک حدیث کی نقل پر اکتفا کرتا ہوں حدثنا محمد بن رافع قال ثنا
عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت
الى موسى عليه السلام فقال له اجب ربك قال فلطم موسى عليه السلام عين ملك الموت ففقأها قال
فرجع الملك الى الله تعالى فقال انك ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عيني
قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك
على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت
قال فالآن من قريب رب امتني من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب الطريق
عند الكثيب الاحمر ترجمہ مسلم نے باسناد خود ابوہریرہ سے اونسے جناب رسولخدا سے کئی
حدیثوں کی روایت کی ہے کہ انھیں میں سے ایک یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ آئے ملک الموت موسی کے پاس پس اونسے کہا کہ اپنے
پروردگار کے حکم کو قبول کرو کہا ہے رسولخدا نے کہ پس طمانچہ مارا موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر اور اوسکو پھوڑ ڈالا کہا ہے رسولخدا نے
کہ پس ملک الموت پھر کے اللہ تعالی کے پاس گئے اور کہا کہ تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ مرنا نہیں چاہتا اور تحقیق
اوسنے میری آنکھ پھوڑ ڈالی کہا ہے رسول خدا نے پس اللہ نے پھر دوبارہ اوسکو آنکھ عطا فرمائی اور کہا کہ پھر میرے بندے کے پاس
جا اور کہہ کہ تو حیات کا ارادہ کرتا ہے پس اگر تو حیات کا ارادہ کرتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ پس جسقدر کہ تیرا ہاتھ
اوسکے بالوں میں سے چھپا لیگا تو اوتنے برس زندگی کریگا کہا موسی نے کہ پھر کیا ہوگا جواب دیا کہ پھر موت ہے کہا موسی
نے کہ پس ابھی جلد بہتر ہے اے میرے پروردگار مجھکو زمین مقدس کے قریب موت عطا فرما ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے
پر کہا رسولخدا نے کہ واللہ اگر میں وہاں ہوتا تو البتہ تم لوگوں کو انھیں موسی کی قبر کو دکھلا دیتا کہ وہ راستہ کی طرف

زینت کی سرخ ٹیکری کی پاس ہے انتہی ای منصفو انصاف سی بتاو کہ جو شخص اللہ تعالی پر اور اوسکی ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور روز جزا پر ایمان لایا ہوگا اور تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا وہ کیونکر اس حدیث کو وضعی نہ سمجھیگا اور کسطرح اسکا یقین کریگا کہ حضرت موسی نے اپنے خالق و مالک کی حکم کو نمانا اور اپنے پروردگار کی لقاسی کراہت کی اور حضرت عزرائیل کو ایسا طمانچہ مارا کہ اونکی آنکھ پھوٹ گئی سبحانک ہذا بہتان عظیم **لطیفہ ظریفہ** سنیون کی امام نووی صاحب نے اس حدیث مسلم کی شرح مین بقول المازری اس حدیث کی رفع اشکال کے لیے تین جواب دیے ہین عبارت اختصار مین ونکی تلخیص کر کے لکھتا ہون **اوّل** یہ کہ اسمین کچھ قباحت نہین ہے کہ ملک الموت کی امتحان کی لیے اللہ تعالی نے حضرت موسی کو اجازت دی ہو کہ وہ اونکو طمانچہ مارین یہ **عبد ضعیف** کہتا ہے کہ اگر اس حدیث پر ایمان لانے والا کافر و سفیہ ہی تو اس جواب کا دینے والا اکفر و اسفہ **دوم** یہ کہ آنکھ پھوڑ ڈالنے سی یہ مراد ہے کہ حضرت موسی حجت مین ملک الموت پر غالب آئے یہ **عبد ضعیف** کہتا ہے کہ اس جواب کا بعید العقل ہونا ظاہر ہے اور خود مجیب صاحب نے الفاظ حدیث سی اسکی تضعیف کر دی ہے فکفی اللہ المومنین القتال **سوم** یہ کہ حضرت موسی نے ملک الموت کو پہچانا نہین تھا اور اپنا دشمن سمجھکے اونکی آنکھ پھوڑ ڈالی اور اس جواب کو شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی پسند فرمایا کی تحفہ اثنا عشریہ کی کید نود و ششم مین لکھا ہے یہ **عبد ضعیف** کہتا ہے کہ کون عاقل و دیندار اسکو تسلیم کر سکتا ہے کہ ملک الموت حضرت موسی کی پاس روح مبارک قبض کرنیکو آئے اور صاف صاف اونسی کہا کہ اجب ربک یعنی اپنے پروردگار کی حکم کو قبول کرو لیکن اسپر بھی حضرت موسی نے اونکو نہ پہچانا اور اون بیچارے بیگناہ کی آنکھ پھوڑ ڈالی علاوہ اسکے اس حدیث مین صریح یہ لکھا ہے کہ جب معاذ اللہ ملک الموت کانے ہو گئے تو اونھون نے اللہ تعالی کے پاس جا کے حضرت موسی کی شکایت کی اور کہا کہ تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کی پاس بھیجا کہ وہ مرنا نہین چاہتا اور اوسنے میری آنکھ پھوڑ ڈالی پس اگر ملک الموت یہ جانتے کہ حضرت موسی نے اونکو نہین پہچانا تو وہ یہ کاہیکو کہتے ناظرین کتاب انصاف فرمائین کہ یہ ہفوات اس قابل ہین کہ کوئی عاقل و دیندار انکو قبول کرے **وازانجملہ** وہ حدیث ہی کہ جو **صحیح بخاری** مذکور جلد ثالث **کتاب تفسیر القرآن تفسیر سورہ نون والقلم باب یوم یکشف عن ساق** صفحہ ۱۲۹ مین مرقوم ہی **حدثنا** ادم حدثنا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن و مومنۃ و یبقی من کان
یسجد فی الدنیا ریاء و سمعۃ فیذھب لیسجد فیعود ظھرہ طبقا واحدا ترجمہ بخاری زبانسنا نہ
ابو سعید سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کھولیگا پروردگار ہمارا اپنی پنڈلی کو پس سجدہ
کریگا اوسکی واسطے ہر مومن و مومنہ اور باقی رہجائینگے وہ لوگ کہ جو دنیا مین دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ کرتے تھے پس
لوگ سجدہ کرنے جائینگے تو اونکی پیٹھ ایک ہڈی ہو جائیگی یعنی وہ لوگ سجدہ کے لیے جھک نہ سکینگے انتہی جو شخص کہ سبحانہ
و تعالی کی تنزیہ و تقدیس کا قائل ہوگا اور لیس کمثلہ شئی پر ایمان لایا ہوگا وہ ہرگز اس حدیث کی تصدیق نہین کر سکتا
اسواسطے کہ جب اللہ تعالی جل شانہ کی پنڈلی ہوئی تو بخواہ مخواہ اوسکی اور اعضا و جوارح بھی ہونگے اور وہ اپنی مخلوق سے
مشابہ ہو جائیگا تعالی اللہ عما یقولون الظالمون علوا کبیرا شیخ عبد القادر صاحب دہلوی نے اپنی تفسیر اردو کا موضح القرآن
نام رکھا ہے اور اوسمین جو پارہ سے نام سورہ ن والقلم کی تفسیر لکھی ہے اوسمین آیت یوم یکشف عن ساق کی تفسیر مین حدیث
بخاری کی خوب تفسیر کی ہے چنانچہ مین اونکی عبارت اواخر مبحث حدیث ثقلین مین نقل کر چکا ہون اور اس عبارت مین انہونے
علاوہ پنڈلی کے حق سبحانہ و تعالی کے لیے صورت بھی ثابت کی ہے اور پھر اوسکا صورت بدلنا بھی ثابت کیا ہے شاید کوئی سنی
صاحب کہین کہ خود قرآن مین یہ آیت موجود ہے یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون
ترجمہ جسدن کھولی جاوے پنڈلی اور بلائے جاوین وہ لوگ طرف سجدہ کے پھر نکر سکین انتہی پھر سنیونکی محدثین و مفسرین کا
اس مین کیا قصور ہے کہ وہ خداوند عالم کے لیے پنڈلی ثابت کرتے ہین تو ہم جواب دینگے کہ اے عقل کے دشمنو اور
نام کے مسلمانو قرآن مین تو فقط اسقدر ہے کہ پنڈلی کھولی جائیگی یہ قرآن سے کیونکر ثابت ہوا کہ پروردگار عالم اپنی پنڈلی
کھولیگا بخاری صاحب نے البتہ لفظ یکشف ربنا عن ساقہ لکھی ہے یعنی کھولیگا پروردگار ہمارا اپنی پنڈلی کو قرآن مین ساق
کی لفظ رب کی طرف کہان مضاف ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قرآن مجید عرب کی اصطلاح اور محاورہ کے موافق نازل ہوا ہے
اور اونکی بہا کی اصطلاح یہ ہے کہ جب کوئی امر شدید و ہولناک پیش آتا ہے تو وہ اوسکو کشف ساق کے ساتھ تعبیر کرتے ہین چنانچہ
تمہاری ہی معتبر تفسیر جلالین مین یوم یکشف عن ساق کی تفسیر مین لکھا ہے ھو عبارۃ عن شدۃ الامر یوم القیامۃ
للحساب والجزاء یقال کشفت الحرب عن ساق اذا اشتد الامر فیھا یعنی وہ کشف ساق عبارت ہے شدت امر سے بروز قیامت

لـہ مطبوعہ مطبع حیدری واقع بمبئی ۱۲۸۴ھ جلد ثانی ص ۱۲۴ - ۷۸ سطر

بسبب جناب ورخبراکی کہا جاتا ہی کہ کھولا لڑائی نے پنڈلی کو جسوقت کہ لڑائی مین شدت ہوتی ہی انتہیٰ و قاضی بیضاوی[۱] بھی
اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین یہ معنی لکھے ہین اور ایک شعر حاتم طائی کا اسی محاورے کی سند مین بھی لکھا ہی او یوم یکشف عن
اصل الامر و حقیقتہ بحیث یصیر عیانا مستعار من ساق الشجر و ساق الانسان و تنکیرہ للتہویل و التعظیم
ترجمہ اس آیت کریمہ کے معنی ہین کہ جسدن کھولا جاوے اصل امر اور اوسکی حقیقت اس حیثیت سے کہ ہو جاوے وہ امر عیان مستعار
کیا ہوا ہی یہ محاورہ ساق شجر اور ساق انسان سے یعنی ساق شجر سے مراد درخت کی جڑ ہے اور انسان کی پنڈلی بھی گویا اوسکی
جڑ ہے کہ وہ اوسپر قائم ہوتا ہی پس ہر امر کی اصل و حقیقت کے لیے ساق کا استعارہ کر لیا ہی اور نکرہ لانا اوسی لفظ ساق کا
بسبب ڈرانے کے یا بسبب تعظیم کے ہی انتہیٰ ظاہر ہے کہ قیامت کا دن کیسا ہولناک ہوگا اور اوسکی تعظیم بھی کچھ بعید نہین ہے
کہ حق سبحانہ و تعالی نے خود اوسکو یوم عظیم فرمایا ہی یہ عبد ضعیف کہتا ہی کہ یہ دونو معنی صحیح ہو سکتے ہین اس سبب
کہ بروز قیامت جیسی شدت ہوگی وہ ظاہر ہے اور اصل و حقیقت امر کا ظاہر ہو جانا یہ بھی صحیح ہی اس سبب
کہ جو امور دنیا مین مشتبہ ہین یا کفار جنکا انکار کرتے ہین وہ سب قیامت مین بلاشبہ ظاہر و عیان ہو جاوینگے
پس اے حضرات سنیہ اگر تمکو اہلبیت رسالت سے عداوت ہی اور اونکے کلام معجز نظام ہدایت انجام کیطرف نہین
رجوع کرتے ہو تو اپنے علما کی تفاسیر کو کیون نہین دیکھتے ہو اس سبب سے کہ چونکہ حق سبحانہ و تعالی خلق پر اپنے فضل
و رحمت سے ہر طرح اتمام حجت کرتا ہی لہذا اگرچہ تمھارے یہانکی کتب معتبرہ مین بعض اباطیل ہین لیکن بعض
کلمات حق بھی حق سبحانہ و تعالی نے تمھارے علما کی زبان پر جاری کر دیے ہین از انجملہ وہ حدیث ہی کہ جو صحیح
بخاری مذکور جلد ثانی کے ص ۱۵۱ مین لکھی ہوئی ہے حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا
شعبة عن قتادة قال سمعت ابا العالية حدثنا ابن عم نبيكم يعني ابن عباس عن النبي صلعم قال لا
ينبغي لعبد يقول انا خير من يونس بن متّى ترجمہ بخاری نے باسناد خود حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت
کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ کسی عبد کو سزاوار نہین ہے اس بات کا کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون انتہیٰ
یہ حدیث صریحاً عقائد مسلمین و قرآن مبین کے خلاف ہی بیان خلاف اول یہ ہے کہ رسولان اولو العزم بالاتفاق غیر اولو العزم
سے افضل ہین اور حضرت یونس بالاتفاق رسولان اولو العزم مین سے نہین ہین پس جب جناب رسولخدا حضرت یونس سے افضل

[۱] تفسیر بیضاوی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور جلد ثانی ص ۳۸۱ ۱۲ منہ

نہوئے تو یا اونکی برابر ہونگی یا اونسی مرتبے مین کم ہونگی اور ان دونون صورتون مین معاذ اللہ انکا اولو العزم ہونا ثابت ہوگا ونیز اور رسولان اولو العزم سی مثل حضرت نوح وحضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی کی آپکا مرتبہ خواہ نخواہ کم ہوگا حالانکہ باتفاق فریقین آپ اولوالعزم ہین ورب رسولان اولو العزم وغیر اولوالعزم سی افضل بلکہ سب کی سردار و سید آور بیان خلاف ثانی یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی سورہ ن والقلم مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے فرماتا ہے فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت ترجمہ پس صبر کر تو ای محمد واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور نہو تو مانند مچھلی کے صاحب کے (یعنی مانند حضرت یونس کے) اس آیہ وافی ہدایہ سی ہماری جناب رسولخدا کی فضیلت خاص کر کے حضرت یونس پر ثابت ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے اونکے مثل ہونے سے آپکو منع فرمایا ہے اور اسکے صریح یہ معنی ہین کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنی حبیب سے فرمایا ہے کہ چونکہ تیرا مرتبہ یونس سے بہت زیادہ ہے لہذا تو صبر بھی اونسے زیادہ کر اور مثل اونکے کفار پر عذاب کی طلب کرنے مین جلدی نکر و از انجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری جلد ثانی مذکور کی صفحہ ۱۵ مین لکھی ہوئی ہے اور اوس سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسی جناب رسولخدا سے افضل و بہتر ہین اور بخاری کی ان دونون حدیثون کی تائید اوس حدیث سی ہوتی ہے کہ جو صحیح مسلم مطبوع مطبع انصاری دہلی جلد دوم کی صفحہ ۲۶۶ مین مرقوم ہے لہذا مین یہان نقل عبارت صحیح مسلم صفحہ مذکور سی اکتفا کرتا ہون حدثنی زہیر بن حرب قال ثنا حجین بن المثنی قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن الفضل الہاشمی عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال بینما یہودی یعرض سلعتہ[1] اعطی بہا شیئا کرہہ اولم یرضہ شک عبد العزیز قال لا والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر قال فسمعہ رجل من الانصار فلطم وجہہ قال تقول والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا قال فذہب الیہودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا القاسم ان لی ذمۃ وعہدا وقال فلان لطم وجہی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم لطمت وجہہ قال قال یا رسول اللہ والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر وانت بین اظہرنا قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ

[1] سلعہ بالکسر متاع و اسباب و متاع تجارت ۱۲ منہ

علیہ وسلم حتی عرف الغضب فی وجہہ ثم قال لا تفضلوا بین انبیاء اللہ فانہ
ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ
قال ثم ینفخ فیہ اخری فاکون اول من بعث او فی اول من بعث فاذا
موسی علیہ السلام اخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقۃ یوم
الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی علیہ السلام وحدثنیہ محمد
بن حاتم قال ثنا یزید بن ہارون قال انا عبد العزیز بن ابی سلمۃ بہذا الاسناد سواء
ترجمہ مسلم نے باسناد خود ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس درمیان مین کہ ایک یہودی اپنا کچھ مال تجارت بیچ رہا
تھا اور اوسکے عوض مین اوسکو کچھ قیمت دیجاتی تھی اور وہ اوس سے کراہت کرتا تھا یا راضی نہین ہوتا تھا (یہ شک
عبد العزیز راوی حدیث کیطرف سے ہے) کہا اوسی یہودی نے کہ مین یہ قیمت نہ لونگا قسم ہے اوسی کی کہ جسنے برگزیدہ
کیا ہے موسی کو کل آدمیون پر راوی کہتا ہے کہ پس ایک شخص نے انصار مین سے اس قول کو سنا تو اوس یہودی
کے منھ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ قسم ہے اوسکی کہ جسنے موسی کو سب آدمیون پر برگزیدہ کیا حالانکہ
رسول خدا ہمارے درمیان مین موجود ہین راوی کہتا ہے کہ پس یہودی رسولخدا کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم تحقیق
میرے لیے ذمہ اور عہد ہے اور فلان شخص نے میرے منھ پر طمانچہ مارا ہے پس رسولخدا نے فرمایا کہ تونے کیون اوسکے
منھ پر طمانچہ مارا اوس انصاری نے کہا کہ یا رسولخدا اس یہودی نے کہا تھا کہ قسم ہے اوسکی جسنے موسی کو سب آدمیون پر برگزیدہ
کیا حالانکہ آپ ہمارے درمیان مین موجود ہین راوی کہتا ہے کہ پس غضبناک ہوئے رسولخدا یہانتک کہ آپکے بشرہ سے غضب
معلوم ہوتا تھا بعد اوسکے کہا کہ نہ فضیلت دو تم درمیان انبیاء اللہ کے پس جسوقت کہ صور پھونکا جائیگا او بیہوش ہو جاینگے
جو لوگ کہ آسمانون اور زمین مین ہین مگر جسکو اللہ چاہے فرمایا بعد اوسکے دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا پس پہلے مین اوٹھایا
جاؤنگا یا مین اون لوگون مین ہونگا جو پہلے اوٹھائے جائینگے پس ناگاہ موسی کو دیکھونگا کہ وہ عرش پکڑے ہوئے ہین
پس مین نہین جانتا ہون کہ یوم طور کی بیہوشی کافی سمجھی جائیگی (یعنی قیامت کے دن وہ بیہوش نہین ہونگے) یا مجھسے
پہلے اوٹھائے جائینگے اور مین نہین کہتا ہون کہ کوئی شخص افضل ہے یونس بن متی سے مسلم کہتے ہین کہ مجھسے حدیث
کی ہے محمد بن حاتم نے اونھون نے یزید بن ہارون سے اونھون نے عبد العزیز بن سلمہ سے ساتھ اس اسناد کے برابر انتہی اس

حدیث کے پہلے فقرہ کا یہ مضمون ہے کہ جناب مولیٰ نے انبیا کے درمیان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے سے منع فرمایا ہے
اور اخیر کا فقرہ بھی اسکا مساعد و مؤید ہے یعنی آپ نے فرمایا ہے کہ میں کسی شخص کو یونس بن متیٰ سے افضل نہیں کہتا ہوں
اور یہ صریح تہمت و افترا ہے اوس مخبر صادق پر اس سبب سے کہ قرآن مجید کے بالکل خلاف ہے حق سبحانہ و تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے
کہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض یعنی یہ رسول ہیں کہ فضیلت دی ہے ہمنے بعض کو اونمیں سے اوپر بعض کے ۔ اور
درمیان کے مضمون سے صریح فضیلت حضرت موسیٰ کی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوتی ہے اور یہ
خلاف معتقد اہل اسلام ہے اگر کسی سنی صاحب سے پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی کہینگے کہ ہم جناب سرور کائنات کو سب انبیا و مرسلین
علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں پس معلوم ہوا کہ جس بات کا یہ لوگ زبان سے اقرار کرتے ہیں دل سے اوسپر ایمان نہیں لاتے
اس سبب سے کہ انکی کتابوں میں اوسکے برخلاف لکھا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر تو یہ لوگ
جان دیتے ہیں اور جب ان دونوں کتابوں سے ثابت ہو گیا کہ رسولان اولو العزم درکنار جناب سرور کائنات کو حضرت یونس پر بھی
فضیلت نہیں ہے تو یہ لوگ آپکی افضلیت کے دل سے کیونکر قایل ہو سکتے ہیں زبان سے جو کچھ چاہیں کہیں از انجملہ وہ حدیث
ہے کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کے صفحہ ۹۹ سے صفحہ ۳ تک کتاب الصلح میں مرقوم ہے حدثنا
مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابی ان انسا رضی اللہ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی فانطلق الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رکب
حمارا فانطلق المسلمون یمشون معہ وھی ارض سبخۃ فلما اتاہ النبی صلعم فقال الیک عنی واللہ
لقد اذانی نتن حمارک فقال رجل من الانصار منہم واللہ لحمار رسول اللہ صلعم اطیب ریحا منک فغضب
لعبد اللہ رجل من قومہ فشتما فغضب لکل واحد منہما اصحابہ فکان بینہما ضرب بالجرید والایدی والنعال
فبلغنا انہا انزلت وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما ترجمہ بخاری نے باسناد خود انس سے روایت کی ہے
کہ اونسے کہا کہ رسول خدا سے کہا گیا کہ اگر آپ عبد اللہ ابن ابی کے پاس تشریف لیجاویں تو بہتر ہے پس آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اوسکی طرف
تشریف لیچلے اور مسلمان بھی آپکے ساتھ تھے اور وہ زمین شورہ زار تھی پس جب آپ اوسکے پاس پہنچے تو اوسنے کہا کہ مجھ سے
دور ہو واللہ تحقیق تیرے گدھے کی بدبو نے مجھکو اذیت دی ہے پس ایک مرد نے انصار میں سے کہ جو آپکے ہمراہیوں میں سے
تھا کہا کہ واللہ رسول خدا کا گدھا تجھسے زیادہ خوشبو ہے پس عبد اللہ کے سبب سے ایک شخص کو اوسکی قوم میں سے غصہ آیا

پس انصاری اور اوس شخص مین بحث کا ہی ہوئی پس ان دونون مین ہر شخص کے لیی اوسکی اصحاب کو غصہ آیا اور فریقین مین لکڑی اور جوتی اور ہاتھونسی مارپیٹ ہوئی پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی کہ نازل کی گئی یہ آیت کہ اگر دو گروہ مؤمنین مین سی لڑین تو اون دونوں کی آپسمین صلح کروا دو انتہی اس حدیث کو جو شخص صحیح سمجھ وہ صریحا کافر ہی اس سبب سی کہ کون مسلمان اسکا قائل ہوسکتا ہی کہ عبداللہ بن ابی سلول منافق اور اوسکی اصحاب پر حق سبحانہ وتعالی نی گروہ مؤمنین کا اطلاق فرمایا اور جب اون لوگونسی اور انصار رسولخدا سی لڑائی ہوئی تو یہ آیت نازل فرمائی اور انصار رسولخدا کو اور اصحاب عبداللہ ابن ابی کو برابر سمجھا لیکن سنیونکا تو اسلام ہی نرالا ہی اور اصل حقیقت یہ ہی کہ حضرات سنیہ کو دعای اسلام سی فقط غرض یہی کہ خلفای ثلاثہ خصوصا شیخین کی فضیلت اہلبیت رسول ورخود رسول سی ثابت کرین لہذا اہلبیت علیہم السلام کی تو بالاعلان منقصت کرتے ہین اور خلفای ثلاثہ کو اونپر ترجیح دیتی ہین اور جناب رسولخدا کی منقصت کو درپردہ درپے ہین اگر کسی طرح اونکی خلفا کی فضیلت آپ پر ثابت ہو جای ہرچند کہ یہ لوگ زبان سی اسکا اقرار نہین کرتے ہین کہ خلفای ثلاثہ جناب رسولخدا سی افضل تہی لیکن صدہا حدیثین انکی صحاح مین ایسی موجود ہین کہ جن سی یہ امر ثابت ہوتا ہی از انجملہ وہ حدیث ہی کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثالث صفحہ ۱۷۵ باب قولہ تعالی استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم مین مرقوم ہے حدثنا عبید بن اسمعیل عن ابی اسامہ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رض قال لما توفی عبداللہ بن ابی جاء ابنہ عبداللہ بن عبداللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ قمیصہ یکفن فیہ اباہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تصلی علیہ وقد نہاک ربک ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما خیرنی اللہ فقال استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ وساذیدہ علی السبعین قال انہ منافق قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ

ترجمہ بخاری نی باسناد خود عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اوسکا بیٹا کہ اوسکا بھی عبداللہ نام تھا رسولخدا کی پاس آیا اور آپسے سوال کیا کہ اوسکو اپنا قمیص

عطا فرمائین تا کہ وہ اپنے باپ کا کفن اوس سے بنائے پس آپنے اوسکو عطا فرمایا پھر اوسنے سوال کیا کہ اوسکے جنازے پر نماز پڑھین
پس تشریف لیگئے جناب رسولخدا نماز پڑھنے کے لیے پس عمر کھڑا ہوا اور اوسنے جناب رسولخدا کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ ای رسولخدا آپ اسکی
نماز پڑھتے ہین حالانکہ آپکو آپکے پروردگار نے اوسپر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے پس فرمایا رسولخدا نے کہ سوا اسکے نہین ہے کہ اختیار
دیا ہے مجھکو اللہ نے اور فرمایا ہے کہ استغفار کر تو اونکے واسطے یا نہ استغفار کر تو اونکے واسطے اگر استغفار کریگا تو اونکے واسطے ستر مرتبہ
تو ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو اور عنقریب زیادہ استغفار کرونگا مین اوسکے لیے ستر مرتبے سے کہا عمر نے کہ تحقیق وہ منافق
تھا اور وہی تھا ہے کہ پس نماز پڑھی اوسکے جنازے پر رسولخدا نے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت ترجمہ آیت اور نہ نماز
پڑھیو تو کسی شخص پر اونمین منافقون مین سے کہ مر گیا ہو کبھی اور نہ کھڑا ہو تو اوسکی قبر پر انتہی اس حدیث کے بعد ایک حدیث
اور صحیح بخاری کی اسی باب مین بروایت خود عمر بن خطاب اسی مضمون کی لکھی ہوئی ہے اور اوسکے بعد باب قولہ تعالی ولا
تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ مین ایک حدیث اور اسی مضمون کی بروایت عبداللہ بن عمر لکھی ہوئی ہے
اب پہلے تو ہم سنیوں سے پوچھتے ہین کہ جو حدیث کہ اس سے قبل ہمنے صحیح بخاری سے نقل کی ہے اوسکا تو یہ مضمون
ہے کہ اصحاب عبداللہ بن ابی اور انصار جناب رسولخدا سے جب لڑائی ہوئی تو اونکے باب مین یہ آیت نازل ہوئی
وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما اس حدیث سے ثابت ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے جس طرح انصار رسولخدا پر گروہ
مومنین کا اطلاق فرمایا اوسی طرح عبداللہ بن ابی اور اوسکے انصار پر بھی گروہ مومنین کا اطلاق فرمایا اور ان حدیثون سے ثابت
ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی ایسا منافق تھا کہ خود حضرت عمر نے اوسکو منافق کہا اور اوسکے جنازے پر نماز پڑھنے کو منع کیا اور
جناب رسولخدا نے اونکا کہنا نہ مانا تو حق سبحانہ وتعالی نے عمر کی رای کے موافق آیت نازل کی اور پیغمبر کی رای کی خطا ثابت
فرمائی اب ہمکو آپ ہی بتائی کہ ان دونوں حدیثون مین توفیق کیونکر ہوگی حق سبحانہ وتعالی آپ لوگون کو توفیق نیک عطا فرماوے
بعضے کتب مین جیسا احمد الدین و اعظ نے بھی ایسی رسالہ جمع الاوصاف کے باب ششم و باب ہفتم مرآت الحق میں جو سکا فیصلہ لکھا
ہے اور اپنی نسبت مین یہ ثابت کیا ہے کہ جناب رسولخدا مجتہد تھے اور اپنے اجتہاد مین اکثر خطا کرتے تھے چنانچہ صفحہ ۹۸ باب ششم
مین فرماتے ہین کہ بلا ان فصل مخلوقات کا اجتہاد کبھی کبھی بصواب کو نہین پہونچا اور ان دونوں بابون مین بہت سے ایسے مسائل
لکھے ہین کہ جس سے معاذ اللہ جناب رسولخدا کے اجتہاد کی خطا ثابت کی ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ جب جناب رسولخدا اور حضرت عمر کی
رای سے مین اختلاف ہوا تھا تو جناب رسولخدا کی رای خطا پر ہوتی تھی اور حضرت عمر کی رای صواب پر اور حضرت عمر کی رای

قرآن نازل ہوتا تھا چنانچہ اسی رسالہ کی باب ہفتم صفحہ ۱۱۵ میں فرماتے ہیں کیونکہ حضرت عمر رسول پاک کے مشیر صاحب تدبیر اور دانشمند
وزیر تھے اونکی رائے سلیم جملہ امور میں صائب تھی - بالفرض اگر جناب رسولخدا اونکی عرض پر توجہ نہ فرماتے تو اکثر اوقات
اونکی رائے کے موافق قرآن مجید نازل ہوجاتا تھا جو آیات ربانی حضرت جبرئیل حضرت عمر کی رائے کے موافق رسول
ثقلین پر لاتے تھے اگر سب یہاں لکھی جاتیں تو اس مختصر رسالہ میں گنجایش نہیں آتی تھی ورنہ کچھ احمد الدین غلط ہو ثبوت خود
نہیں ہے بلکہ سنیونکے کل علما و محدثین و مفسرین کی اسی طرح کی اقوال ہیں تفصیل میں بہت تطویل ہے لیکن حضرات
سنیہ تمہیں انصاف سے بتاؤ کہ اس طرح کی احادیث اور روایات سے اور تمہارے علما کے اقوال سے جناب رسولخدا کی منقصت
اور حضرت عمر کی اونپر فضیلت ثابت ہوتی ہے یا نہیں و ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ جو صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کے
صفحہ ۲۰۸ باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ المدینۃ میں مرقوم ہے حدثنی محمد بن المثنی حدثنا
غندر حدثنا شعبۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ ان ابا بکر دخل علیہا والنبی صلعم عندہا یوم فطر او
اضحی و عندہا قینتان تغنیان بما تقاذفت الانصار یوم بعاث فقال ابو بکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلعم
دعہما یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا ہذا الیوم ترجمہ بخاری نے باسناد خود عائشہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق ابو بکر انکے یعنی
عائشہ کے پاس گئے اور جناب رسولخدا انکے پاس موجود تھے عید فطر کے دن یا عید ضحی کے دن اور انکے یعنی عائشہ کے پاس دو گانیوالیاں
(یعنی گانیوالی لونڈیاں) گا رہی تھیں اوس لڑائی کو کہ جو انصار کے درمیان ہوئی تھی اوس دن کہ جسکو یوم بعاث[1] کہتے ہیں پس کہا
ابو بکر نے دو مرتبہ کہ یہ مزمار شیطان ہیں پس فرمایا رسولخدا نے کہ چھوڑ دے ان دونوکو اے ابو بکر اس سبب سے کہ تحقیق واسطے ہر قوم کے
عید ہوتی ہے اور تحقیق ہماری عید آج کے دن ہے انتہی یا للعجب سنیون نے ازواج جناب رسولخدا کو مثل بادشاہون اور
امیرونکے محلون کے مقرر کیا ہے کہ اونکے یہان گانیوالیاں ہوتی ہیں کہ ناچتی گاتی ہیں جس شخص کو کچھ بھی خدا و رسول سے شرم
معلوم ہوتی ہوگی وہ کیونکر اس حدیث کو صحیح نہ سمجھیگا اور کیونکر اس بات کی تصدیق کریگا کہ جناب رسولخدا عورتونکا گانا سنتے
تھے اور وہ ایسا اطہر تھا کہ حضرت ابو بکر کے منع کرنیسے بھی آپنے ترک نکیا لیکن سنیونکا تو مقصود ان احادیث کی بنا سے
یہ ہے کہ تقوی اور پرہیزگاری میں حضرت ابو بکر کی فضیلت جناب افضل المخلوقات پر ثابت ہوجاے ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ جو
صحیح بخاری مذکور جلد ثانی کتاب بدء الخلق باب قصہ الحبش صفحہ ۱۹۵ میں مرقوم ہے حدثنا یحیی بن بکیر

[1] یوم بعاث روز جنگ اوس و خزرج ۱۲ سنہ ۵ ... منتہی الارب

حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان ابابكر دخل عليها وعندها جاريتان في ايام منى تدففان وتضربان والنبي صلعم متغش بثوبه فانتهرهما ابابكر فكشف النبي صلعم عن وجهه فقال دعهما يا ابابكر فانها ايام عيد وتلك الايام ايام منى ترجمه بخاری نے باسناد خود عائشہ سے روایت کی کہ تحقیق ابوبکر آئے عائشہ کے پاس اور اونکے پاس دو لونڈیاں تھیں ایام منی میں کہ وہ دونون ناچ رہی تھیں اور باجا بجا رہی تھیں اور جناب رسولخدا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے پس ابوبکر نے اون دونون لونڈیون کو ڈانٹا پس رسولخدا نے اپنا منہ کھول دیا اور کہا کہ اے ابوبکر چھوڑ دے ان دونو کو اس سبب سے کہ تحقیق یہ ایام عید ہیں اور یہ ایام منی ہیں انتہی اس قول جو حدیث سے ہی اوس سے ناچ دیکھنا اور باجا سننا بھی ثابت ہو گیا اور ابوبکر کا تقوی اور پرہیزگاری میں جناب افضل المرسلین سے زیادہ ہونا اور اونکا منع کرنا اور اپکا نہ ماننا یہ تو ان دونون حدیثون سے ثابت ہے اور نیز اسی صحیح بخاری کے اسی صفحے میں یہ حدیث بلا فاصلہ لکھی ہوئی ہے وقالت عائشة رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني وانا انظر الى الحبشة وهم يلعبون في المسجد فزجرهم عمر فقال النبي صلعم دعهم امنا بني ارفدة يعني من الامن ترجمہ اور عائشہ نے کہا ہے کہ رسولخدا کو میں نے دیکھا کہ وہ مجھکو چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی اور وہ لوگ مسجد میں بازی کر رہے تھے پس عمر نے اونکو گھر کا پس رسول خدا نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دے کیونکہ بنی ارفدہ کو امان دی ہے انتہی یہ عبد ضعیف کہتا ہے کہ ترمذی صاحب نے اس حدیث حضرت عائشہ کی خوب تفصیل بیان کی ہے چنانچہ جامع الترمذی مطبوع مطبع مجتبائی واقع دہلی جلد ثانی کے صفحہ ٢١٠ میں مرقوم ہے عن عائشة قالت كان رسول الله صلعم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلعم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالى فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلعم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لي اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه ترجمہ ترمذی نے باسناد خود عائشہ سے روایت

ـــــــــــــ

[1] زفن بوزن ضرب یکبار اللفاء و رقص [illegible] گردید از حبشہ ١٢ منتہی الارب

لگی ہے کہ اوسنے کہا کہ رسولخدا لیٹے ہوئے تھے پس ہم دونون آدمیون نے تحلیف صدائین اور لڑکون کی آواز سنی پس اوٹھ کھڑے ہوگئے رسول خدا پس آپ نے دیکھا کہ ایک حبشن ناچ رہی ہے اور لڑکے اوسکے گرد ہین پس آپنے کہا کہ ای عائشہ یہان آ اور دیکھ تو پس مین گئی اور مین نے اپنی ٹھڈی رسولخدا کے کندھے پر رکھدی اور آپکے کندھے اور سر کے بیچ سے مین دیکھنے لگی پس آپ نے مجھسے کہا کہ کیا تیرا جی نہین بھرا کیا تیرا جی نہین بھرا عائشہ صاحبہ فرماتی ہین کہ پس مین نے کہنا شروع کیا کہ نہین تاکہ مین دیکھون کہ میرا مرتبہ رسول خدا کے نزدیک کسقدر ہے کہ ناگاہ عمر نکل آئے عائشہ نے کہا ہے کہ پس لوگ اوس حبشن کو چھوڑ کر بھاگ گئے عائشہ نے کہا ہے کہ پس کہا رسول خدا نے کہ تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون شیاطین جن وانس تحقیق عمر سے بھاگ گئے عائشہ نے کہا ہے کہ بعد اوسکے مین پھر آئی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے انتہی واضعان حدیث نے اس حدیث کے وضع کرنے سے حضرت عمر کی افضلیت جناب افضل الانبیاء والمرسلین پر ثابت کی ہے کہ جنکو خود آپنے شیاطین جن وانس فرمایا وہ آپسے مطلق نہ ڈرے بلکہ آپ خود اونکا ناچ اور تماشا دیکھتے رہے اور اپنی بی بی کو دکھلاتے رہے لیکن جب حضرت عمر تشریف لائے تو اونکی ہیبت سے وہ سب بھاگ گئے سبحانک ہذا بہتان عظیم نہایت تعجب کی بات ہے کہ علماء و محدثین سنیہ نے خلفا کی افضلیت اور ام المومنین عائشہ کی وجاہت ثابت کرنے مین اور اس باب مین جھوٹی حدیثین بنانے مین اسقدر مصروف و منہمک و مبہوت ہین کہ نہ خدا سے ڈرتے ہین نہ اوسکے رسول سے شرم کرتے ہین اور اوس جناب رسالتمآب کی طرف ایسے امور کی نسبت کرتے ہین کہ کوئی ادنی شریف اور وضعدار بھی اپنی نسبت اونکو گوارا نہین کرسکتا ہمکو سنی ہی بتائین کہ کوئی شریف اسکو گوارا کریگا کہ خود کھڑا ہوکے اپنی زوجہ کو مردون اور عورتون کا ناچ اور تماشا دکھلاتے فقبح اللہ افواہ الکاذبین المکذبین لعنا المضلین المفترین المبتدعین الفاسقین الہالکین اب مین اس مبحث کو بھی یہان ختم کرتا ہون اس سبب سے کہ فقط صحیح بخاری مین صدہا حدیثین ایسی موجود ہین کہ جو حق سبحانہ وتعالی کے جسم و صورت اور اوسکے رسولون کی منقصت اور خلفائے ثلثہ خصوصاً شیخین کی جناب رسول خدا سے افضلیت اور خود اپنی موضوعیت پر دلالت کرتی ہین اور اگر اور صحاح اہل سنت وجماعت سے اسطرح کی حدیثین منتخب کرکے اونکے ساتھ ضم کیجائین تو ہزارہا کی نوبت پہونچیگی پھر مین اس مختصر مین کہانتک لکھ سکتا ہون سبحان

ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين اب حضرات سنیہ کو
چاہیے کہ شیعون کے مقابلے مین اپنی کتابون کی حدیثین نقل کرنے سے توبہ کرین ورنہ سوا اونکے کشف
استار و تہتک اسرار کے اور کچھ فائدہ نہین ہے اور انصاف سے فرمائین کہ اہل حق اون کتابون کی حدیثونکو
کیونکر تسلیم کر سکتے ہین کہ جو اسطرح کی کفریات سے مملو ہون کلا ان کتاب الفجار لفی سجین ○

تم بعون اللہ تعالی المجلد الاول من قواضب الاسیاف ویلیہ انشاء اللہ المستعان مجلد
الثانی وہو ارغام الاناف ○

تمت

تحریر قمر تنویر ، بدر سماء التحقیق - شمس فلک التدقیق - المجتہد الغطریف - الحبر الغطریف
الذی سحاب افاداتہ مدرار - وغمام افاضاتہ فی الانہار - لا یبلغ الی علو ذراہ
ولا ینتہی الیٰ غایۃ فکرہ ومنتہاہ - الغائص فی بحار العلوم الشرعیۃ - الخائض
فی تیار المسائل الاصلیۃ والفرعیۃ الفائز فی جل العلوم بالقداح - السید السند الجحاجح
ینضی الیہ رکائب الطلب - وینائخ علے بابہ کلاکل نجبات الارب -
الحافظ لثغور الشرع بصوارم ہدایتہ الحامی حمی الدین بقواضب ارشادہ
وافادتہ - المظہر لخفیات الاسرار - الکاشف لخبیات المعانی تحت الاستار
المولی الاوحد الاجل السید مصطفیٰ المعروف بہ میر آغا دامت برکاتہ فی العالمین -
ومابرحت افاضاتہ علے اہل الحق والدین

بسم اللہ تعالےٰ

کتاب قواضب الاسیاف جو حقیقت مین اعداء دین ومخالفین جاحدین کے لئے ایک
سیف قاطع اور برق لامع ہے زبان اردو مین کوئی اسطرح کی کتاب جسمین اسطرح کے
ادلہ قاہرہ وحجج باہرہ وبراہین ساطعہ ودلائل لامعہ ہون آجتک معرض تحریر وتسطیر مین
نہین آئی جسکے مصنف عالیجناب ایالت ایاب البدر الزاہر والغیث الماطر الاکمل الاجل المبجل ذو المجد
المؤثل الکاسر بقواضب اسیافہ اعناق النواصب والرافع بلوامع تحقیقاتہ استار الشوائب قمر سماء العلوم
بدر معارج الفہوم السید الجید الاید والفاضل الافضل المؤید من اللہ ذی المنن جناب المولوی
السید مظہر حسن متع اللہ المومنین بوجودہ وبفیضہ وجودہ ہین جناب موصوف کا تشمیر
وجہد وسعی وجدا وسکے مقامات نقض وابرام ومعارضہ والزام واستدلالات رشیقہ وبیانات
انیقہ دیکھنے سے کالشمس فی رابعۃ النہار وکالنور علے شاہق الطور روشن وعیان ہوسکتا ہے
فجزاہ اللہ عن اہل بیتہ وعن المومنین خیر الجزاء فانہ لا یضیع من احسن عملا ؁

سید مصطفیٰ بن محمد العلماء
سید محمد ہادی

مہر آغا کحلی مہر

بسم اللہ الرحمان الرحیم

صورۃ ماکتبہ مقرظاً علی ہذا الکتاب المستطاب - المفیض کالسحاب - السید الفقیہ
والحبر النبیہ - وارث علوم اہل البیت علیہم السلام - المقتفی آثار اجدادہ البررۃ الکرام - محط رحال
العلماء الاعلام - ومہبط فیوض اللہ الملک العلام - ملاذ الانام - معاذ الایتام - حجۃ الاسلام
کاشف الظلام - نور الانوار - قمر الاقمار - قدوۃ الابرار - قائد الاخیار - بدر الدجی
شمس الضحی - طود النہی - کہف التقی - علم الہدی - المولی الرضی - الحبر الملی
المنہل الروی - الصراط السوی - السراج الوہاج - الماء الثجاج - البحر العجاج
النیر اللائح - الطیب الفائح - السحاب الہاطل - الغیث الہامل - البدر المشرق
الغدیر المغدق - نسیج وحدہ - وفرید عہدہ - ظہیر الشیعہ - ظہر الشریعہ - صاحب
الملکات الملکیہ - والقوۃ القدسیہ - عز المومنین غرّ الشامخین - منار المہتدین خیر الاتقین
فخر المحققین - صدر المدققین - آیۃ اللہ فی العالمین - وحجتہ علی الجاحدین
قامع اساس الضالین - قاطع اعناق الملحدین - الذی لا حظ لہ غیر الافادۃ
ولا شغل لہ سوی العبادۃ - الدر الفاخر - البحر الزاخر - العلم
الزاہر - جامع المناقب والمفاخر مولانا السید محمد باقر - ادام اللہ
ظل افضالہ علی رؤس المومنین واطال بقاءہ بمحمد والہ الطاہرین

صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

باسمه سبحانه وله الحمد

حبذا ما صنفه والفه ـ ورصعه ورصفه ـ السيد السند ـ والحبر المعتمد ـ والعلم المفرد ـ والطود العطود الموفق المؤید ـ المسدد ـ من لدن الفرد الصمد ـ السالک فی مناہج التصنیف والتالیف للجدد ـ والسابق فی حلباتہما سبق الجواد ـ اذا استولی علی الامد طود المجد الاشم ـ وعرنینہ الذی فیہ شمم ـ اس الشرف النامی ـ وفرعہ السامک السامی ـ ووبلہ الہامر الہامی ـ من آل النبی القرشی التہامی ـ الضارب بقواضب الاسیاف ـ اعناق اہل البغی والاعتساف والطاعن اکبادہم بکل لہذم رعاف والمجاہد بالبیض الخفاف ـ عصائب ارباب الشقاق والخلاف والمستاصل شافتہم ـ بالکر والایجاف بکل ابیض صارم لدی الضراب والثقاف ـ غرۃ جبہۃ الاماجد والاشراف ـ سلالۃ اشم المناجید من آل عبد مناف باقعۃ العصر ونادرۃ الزمن جناب المولوی السید مظہر حسن ـ اسبغ اللہ علیہ سوابغ المنن وکلاہ عن دوائر الفتن ـ وثوائر الاحن وفواقر المحن ـ ولنعم ما اودعہ فی ہذا المؤلف الشریف الجامع ـ لمحاسن الاوصاف ـ المؤسس بنیانہ علی العدل والانصاف ـ من بیان شاف ـ وتحریر واف ـ للہدی کاف ـ وعن العمی کاف ـ وتقریر اشہی من رحیق السلاف ـ وتحبیر اذہی فی عین کل ذی بصیرۃ وتصاف ـ من کل روضۃ میناف ـ والکان فی خناجر آخرین امر من الحنظل ـ واحر من الذعاف ـ فللہ درہ ولا شل عشرہ ـ وعلی اللہ اجرہ وعلیہ شکرہ وبرہ ـ جزاہ اللہ عن اہل بیت نبیہ وعن المؤمنین خیر جزاء المحسنین وادام توفیقہ فی حمایۃ ذمار الدین انہ خیر موفق ومعین ـ

لا الہ الا اللہ القوی
عبدہ محمد باقر بن ا[illegible] علی الرضوی